

کتابیات

قرب الاسناد	علل الشرائع	بلد الامین
بشارة المصطفى	دعائم الاسلام	امال الصدوق
فلاح السائل	عقائد	تفسیر الامام
ثواب الاعمال	مدت	امالی الشیخ
احتیاج	اعلام الوری	تحصیص
مجالس المفید	عیون والمحاسن	عمدة
فہرست النجاشی	عزرو الدرر	مصباح الشریعہ
جامع الاخبار	غنیۃ الشیخ	مصباحین
جمال الاسبوع	غوالی الثالی	معانی الاخبار
جنت	تحف العقول	مکارم الاخلاق
فرحت الغری	فتح الابواب	کامل الزیارة
کتاب الاختصاص	تفسیر علی بن ابراہیم	منہاج
منتخب البصائر	تفسیر زکات بن ابراہیم	موج الدعوات
عدد	کتاب الروضة	عیون اخبار الرضا
سرازم	کتاب العتیق الغروی	تنبیہ خاطر
محاسن	مناقب ابن شہر آشوب	کتاب نجوم
ارشاد	قیس المصباح	کفایہ
کشف الیقین	قضاء المحقوق	نہج البلاغہ
تفسیر العیاشی	اقبال الاعمال	غنیۃ المتعالی
قصص الانبیاء	دروع	ہدایت
استبصار	کمال الدین	تہذیب
مصباح الزائر	کافی	خراج
صحیفۃ الرضا	رجال الکشی	توحید
فہم الرضا	کشف القہ	بصائر الدرجات
ضوء التہذیب	مصباح الکفعی	طرائف
روضۃ الواعظین	کنز جامع القوائد	فضائل
ضراط المستقیم	تاویل الآیات النفاہر	کتابی المحسن بن سعید
امان الاخطار	معد	او لکتابہ والنوادر
طب الامتہ	خصال	من لا یحضرہ الفقیہ

بَحَارُ الْاَنْوَارِ (عربی جلد ۵۲، ۵۳) جلد دوم از دہم ۱۲

در حالات حضرت امام العصر صاحب الامر علیہ السلام

صفہ نمبر	عنوانات	صفہ نمبر	عنوانات
	باب ۲۴		باب ۲۳
	بہائے قریبی زمانے میں جو لوگ آپ کی زیارت سے مشرف ہوتے		غیبت کبریٰ میں دیدار امام
۳۶	جزیرۃ خضراء اور بحر امین کے واقعات	۲۱	آخری تویع امام زمانہ علی بن محمد کے نام
۳۶	رسالہ جزیرۃ خضراء و بحر امین	۲۲	امام قائم آیام حج میں
۳۶	مازندرانی کی روایت	۲۳	حضرت خضر دور غیبت میں امام قائم کے لیے مؤنس تہائی میں
۵۱	مولانا احمدار دہیلی کی ملاقات امام	۲۳	آپ بہ سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں
۵۲	امیر اسحاق استرآبادی	۲۴	صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہوں گی
۵۳	میرزا محمد استرآبادی	۲۵	بہترین جائے قیام طیب ہے
۵۳	ایک قاشانی کا واقعہ	۲۵	مقام روحاء کا سنہرا پہاڑ
۵۵	بحرین میں ایک انار پر خلفاء اربعہ کے نام مع کلمہ شہادتین	۲۶	دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا
	باب ۲۵	۲۸	غیبت طویل و قصیر
	علامات ظہور و خروج سفیانی	۲۹	امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے
	اور خروج و جمال کا ذکر	۳۰	دور غیبت میں لوگوں کے اقوال
		۳۱	چند علامتیں قبل از ظہور
		۳۲	غیبت میں آپ کا قول
۶۰	نزول حضرت عیسیٰ اور امام قائم کی اقتدار میں نماز ادا کرنا	۳۳	بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہے گا

اس کتاب "بھار الانوار" جلد دوم کے ترجمے کے
جلد حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں
نیز اس ترجمے کا کوئی جزو یا کُل کتاب کا بلا اجازت ناشر
شائع کرنا خلاف قانون مقصود ہوگا

مصنف	_____	علامہ محمد باقر مجلسیؒ
مترجم	_____	مولانا سید حسن امداد (ممتاز الافاضل)
کاتب	_____	سید محمد جعفر حسین زیدی - ۳۶ بی۔ لاندھی
طابع	_____	سندھ آفسٹ پریس - کراچی
ناشر	_____	محفوظ ایک ایجنسی مارٹن روڈ - کراچی
سن اشاعت	_____	محرم الحرام ۱۴۱۹ھ ہجری ۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

۳۰ اپریل ۱۹۹۸ء

باسمہ سبحانہ تم

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی شہرہ آفاق کتاب "بھار الانوار" طبع جدید کی
جلد ۵۲ء مشتمل بر حالات حضرت امام عمر رضی اللہ تعالیٰ فرجہ کا اردو ترجمہ پہلی بار
پہرہ نافذ رہا ہے۔ اس سے قبل جلد ۵۱ء کا ترجمہ جو کہ ۲۲ باب پر مشتمل تھا۔ آپ پڑھ
چکے ہیں۔ اب باب ۲۳ سے باب ۳۱ء کا ترجمہ حاضر خدمت ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ایک زبان کا ترجمہ دوسری زبان میں بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص ایک
شخص کا علم دوسری شخص میں اُنہی کے لئے کی کوشش کرے۔ اول تو اُنہی دیتے وقت کچھ دیکھ کر جائزہ لے
اور اگر بڑی احتیاط برتی، مگر نہ دیا تو وہی شخص میں کچھ لپٹا ہوا تو ضرور وہ جائزہ لے لے کر لاپورا
علم دوسری شخص میں منتقل نہیں ہو سکتا۔

یہی حال ترجمے کا ہے۔ مترجم کتنی ہی کوشش کرے اور امتیاز سے کام لے ایک
زبان کا لاپورا پورا مفہوم دوسری زبان میں ادا ہونا مشکل ہے اور وہ بھی آیات قرآنی احادیث رسولؐ
اور اقوال ائمہ معصومین علیہم السلام جن کے مفہیم کا اپنے تمام اعمان و بطون کے کسی ترجمے میں
سمت آنا تو ممکن ہی نہیں۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو تاروں میں سوہ ماے قرآنی کی قرأت لازم نہ مقرر
دی جاتی، بلکہ اس کا ترجمہ ہی پڑھ لینا کافی سمجھا جاتا۔

بہر حال کوشش کی گئی ہے کہ ترجمہ صاف و شستہ ہو اپنے متن کے دامن سے
والستہ رہے اور اپنے پڑھنے والوں کو مسلسل تک پہنچنے میں مدد و معاون ثابت ہو۔

وَالسَّلَامُ - سید حسن امداد - ممتاز الافاضل
"وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ"

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۹۳	آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور بدی کو نیکی سمجھا جائیگا	۱۱۳	مذائے آسمانی کو سیاحی اپنی زبان میں منیں گے
۹۴	خسعت البیدار۔ آیت اِنَّ اللہَ قَادِرٌ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ	۱۱۳	سفینی کی انتہائی خیانت
۹۵	ظہور امام قائم اور خروج سفینی دونوں حتی ہیں	۱۱۵	سپہی نذیر کی دوسری صدائیں کی گئی
۹۶	قبل از ظہور مسلسل کشت و خون	۱۱۵	جبریل صبح کو اعلان کریں، ابلیس شام کو
۹۷	زوالِ بنی عباس کی پیشین گوئی	۱۱۶	چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج گہن پندرہ
۹۸	ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی	۱۱۶	ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات
۹۹	فاستقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر	۱۱۶	ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی
۱۰۰	چند پیشینگوئیاں اور احادیث	۱۱۶	جب ساتھ آدمی دعویٰ نبوت کر لیں گے
۱۰۱	آیت وَرَآیَ... مِنْ مَّکَانَ بَعِیْدٍ کَافِیْرٍ	۱۱۶	توقیامت آئے گی
۱۰۲	خسعت بیدار اور لشکر سفینی	۱۱۶	قیامت سے پہلے دس علامات
۱۰۳	آیت "سَالِ سَائِلٌ بِعَذَابٍ..." کی تفسیر	۱۱۶	مابین حیرہ و کوفہ قتل کثیر کا ہونا
۱۰۴	حدیث رسول اللہ	۱۱۶	خراسانی، سفینی اور یانی سب ایک
۱۰۵	آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان	۱۱۶	دن خروج کریں گے۔
۱۰۶	جنگ کی بنیاد	۱۱۶	بنی فلاں کی حکومت کا زوال
۱۰۷	دجال کا خروج کہاں سے ہوگا	۱۱۶	کوفہ میں قتل عام
۱۰۸	عرص دنیا اور ریا کاری عام ہوگی	۱۱۶	موتِ احمر اور موتِ ابیض سے مراد
۱۰۹	علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے	۱۱۶	علاماتِ ظہور
۱۱۰	اسلام غریبوں میں رہیگا	۱۱۶	چوبیس بارشیں
۱۱۱	دشمنان آل محمد دجال کے ساتھ ہوں گے	۱۱۶	بنی عباس کی حکومت کا زوال
۱۱۲	علاماتِ ظہور امام زمانہ ۲ و خروج دجال	۱۱۶	خروج سفینی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا
۱۱۳	کیا دجال اور ابنِ صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں	۱۱۶	تزوین سے ایک شخص کا خروج
۱۱۴	ظہور امام قائم کی علامت	۱۱۶	فرج کی مجملہ علامات
۱۱۵	ظہور کی پانچ علامتیں	۱۱۶	ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا
۱۱۶	امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا	۱۱۶	سفینی کی مدتِ حکومت
۱۱۷	سفینی ماہِ حجب میں خروج کرے گا	۱۱۶	سفینی کا کوفہ میں ورود
۱۱۸	قبل از ظہور پانچ علامتیں	۱۱۶	علاماتِ ظہور

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۱۳۷	سفینی، یانی اور مروانی کا خروج	۱۱۳	مدتِ اقتدارِ سفینی۔ سفینی نصرانی کے جھنڈے
—	حضرت امام قائم سے قبل ہونا	۱۱۳	دریا سے فرات میں شدید سیلاب
۱۵۰	خراسانی و سفینی کا خروج	۱۱۵	خراسان سے سیاہ علم کوفہ میں آئیں گے
۱۵۲	مذائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو	۱۱۵	امام قائم کا لشکر قبیل سارے مشرق و مغرب
۱۵۲	ظہور کی علامات سے خوش بخت وہ جو۔۔۔	—	کوفہ فتح کرے گا
۱۵۳	ایک لاکھ جاہلوں کا قتل	۱۱۶	آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا۔
۱۶۰	فلاں کی موت کے بعد غضب	—	مسجد برآنا
۱۶۱	آیت "سَنُرِیْهِمْ..." کی تفسیر	۱۲۰	دجال اور اس کے ساتھیوں سے جنگ
۱۶۲	آیت عَذَابِ الْخِزْیِ... کی تفسیر	۱۲۱	علاماتِ ظہور کی ایک فہرست
۱۶۳	قبل از ظہور شدید گرمی	۱۲۳	اُخَاقِ اور اُنْفُس کی تفسیر
۱۶۳	علامتِ ظہور ۱۴ ماہ رمضان کو سورج گہن	۱۲۳	آفتاب کا ٹھہر جانا اور اس میں ایک انسانی
۱۶۴	آیت "سَالِ سَائِلٌ..." کی تاویل	—	چہرے کا نمودار ہونا
۱۶۴	مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کیلئے	۱۲۵	آسمان سے ایک آگ اور سرخی کا نمودار ہونا
—	خروج کرے گی	۱۲۵	اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے
۱۶۵	خراسانی خراسانی بختانی بختانی	۱۲۶	ظہور کی علامتیں
۱۶۶	بیعتِ طفلی بخورد سال	۱۳۳	مومنین اور منافقین چھانٹ کر الگ الگ
۱۶۶	ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت کا موقع	—	کر دیے جائیں گے
—	دیا جائے گا۔	۱۳۳	قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم
۱۶۶	وقتِ ظہور آبادی کا تناسب	۱۳۵	حاملانِ فرش کے خون کے آنسو
۱۶۷	بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے اُن کی	۱۳۶	آسمان کی گردش کا مطلب
—	زیارت کی ہے۔	۱۳۸	ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خون
۱۶۷	جنگ قیص	—	میں مبتلا ہوں
۱۶۸	ظہور سے چند سال پہلے کا حال	۱۳۸	آیت "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ..." کی تفسیر
۱۶۸	مقامِ قر قیسا میں خدائی دسترخوان	۱۳۹	ظہور قائم کی تین نشانیاں
۱۶۹	امام کا حکم ظہور اُن کے نام سے ہوگا	۱۴۰	اعلانِ ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان
۱۶۹	آیت "اِذَا اخَذْتَ الْاَرْضَ..." کی تفسیر	۱۴۱	چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۱۴	عربی مہینوں کی خصوصیات	۱۴۲	شکر غضب سے مراد
۲۱۶	صاحبِ منبر سلونی نے فرمایا	۱۴۳	امور کچھ جتنی ہوتے ہیں اور کچھ غیر جتنی
۲۲۲	علامہ ظہور بروایت سلمان فارسی	۱۴۴	اجلِ مسمومہ اور اجلِ موفوفہ
۲۲۳	رجال کو سولی دی جائے گی	۱۴۵	خروجِ سفیانی اچھی ہے
۲۳۰	حدیث معراج میں انکشافات امرِ پہلے حضرت امیر المومنین نے فرمایا	۱۴۶	خروجِ شیعہ صابانی۔ بنی عباس کی از مرہ حکومت
باب ۲۶		۱۴۷	امرِ مسموم میں بداد ہے معیاد میں نہیں
حالاتِ یومِ ظہور		۱۴۸	حکومت بنی عباس میں خروجِ سفیانی ہوگا
		۱۴۸	بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ
		۱۴۸	سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ
۲۳۲	ظہور امام جمعہ کے دن ہوگا۔ سب پہلے	۱۴۹	خروجِ سفیانی اور اس کا حشر
۲۳۲	حضرت جبریل بیعت کریں گے	۱۸۰	خروجِ یانی اور سفیانی کی مثال
۲۳۳	حجۃ عسقی کی تفسیر۔ اس میں سنِ امام	۱۸۲	لشکرِ سفیانی۔ سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ زیلہ
—	قائم پوشیدہ ہے	۱۸۲	علامہ ظہور قدرے تفصیلاً
۲۳۳	امام عصر بوقتِ ظہور جوان ہوں گے	۱۹۱	سلامت بزبانِ رسول اللہ
۲۳۳	امام عصر کی حکومت چالیس سال ہے گی	۲۰۱	بنی عباس کا زوال
۲۳۵	صرف ایک شب میں اقتدار قائم ہوگا	۲۰۲	دنیا کا بُرا حال
۲۳۶	امام زمانہ کا بوقتِ ظہور ارشاد ہوگا	۲۰۳	امام ہدیٰ سفیانی کو قتل کریں گے
۲۳۶	آپ کا ظہور آفتاب کے زیادہ روشن ہوگا	۲۰۳	امام ہدیٰ امام حسین کی نویں پشت میں ہوں گے
۲۳۸	درحقیقت ہر امام قائم بامرِ اللہ ہے	۲۰۳	از خطبہ "لَوْ لَوْ" امیر المومنین
۲۳۹	آیت "فَاِذَا انْقَرَضَىٰ النَّاقُورُ" کی تفسیر	۲۰۶	مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے
۲۴۰	آیت "اِنَّ نَّشَأَنَ ثَوْرٍ" کی شان و دل	۲۰۷	پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے
۲۴۱	" " " "	۲۰۸	شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع
۲۴۲	" " " "	۲۱۰	حضرت محمد حنفیہ سے روایت
۲۴۲	" " " "	۲۱۱	سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا
۲۴۳	امام عصر کے لیے پیری نہیں ہے	۲۱۲	حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام
۲۴۳	آپ کا ظہور بروزِ عاشور ہوگا	۲۱۳	اس وقت جاتے اس مکہ ہوگا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۶۰	قبل از ظہور حتیٰ امور شیطان بھی نڈر لگے	۲۴۳	سب پہلے جبریل بیعت کریں گے
۲۶۰	علیٰ اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں نہ	۲۴۳	آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار کے اوپر
۲۶۳	اعلانِ حق سے کون متعارف ہوگا	—	ایک کلمہ تحریر ہوگا
۲۶۳	خبردار ہو جاؤ جنگ کیوں کرتے ہو لوگ	۲۴۵	ہتر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے۔
۲۶۳	بھاگ کر حرم میں پناہ لیں گے	۲۴۵	اصحابِ امام کی بادلوں پر سواری
۲۶۳	لَيْسَ خَلْقُكُمْ فِي الْاَرْضِ كِتْفِير	۲۴۶	آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہوں گے
۲۶۶	امام کا نام لیکر نڈر ہوگی ظہور بروزِ عاشور	۲۴۶	لوگ تو امام عصر کو کبیر التسن خیال کریں گے
۲۶۶	علامتِ ظہور شام میں فتنہ برپا ہوگا	۲۴۷	ندائے آسمانی کھیلے ابو جعفر منصور کی روایت
۲۶۷	دشمن سے ایک آواز	۲۴۸	اصحابِ امام قائم ہی امتِ معدودہ ہیں
۲۶۸	امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہوں گے	۲۴۹	آفتاب سے ایک جسم نمودار ہوگا۔ اور۔۔۔
۲۶۹	اعلانِ حق کی پہچان	۲۵۱	۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان۔ عاشورہ محرم کو ظہور
۲۷۰	ندائے آسمانی، ابو دوانیق کی روایت	۲۵۲	آسمان وزمین سے اعلان۔ اعلانِ جبریل کو
۲۷۱	امام زمانہ کے پاس تبرکاتِ رسول ہوئے گے	—	سب نہیں گے
۲۷۳	حضرت زبیر بن علی کے لیے حضرت امام	۲۵۳	امام قائم سے تین نام، امام قائم کی حکومت
—	جعفر صادق نے فرمایا:	—	۳۰ سال رہے گی
۲۷۴	ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج	۲۵۴	امام قائم کی مدتِ حکومت۔ آپ کا ظہور طاق
—	کرنے والا ہلاک ہوگا	—	سال میں ہوگا۔
۲۷۵	زمانہ غیبت میں ہیں کیا کرنا چاہیے ؟	۲۵۴	ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ آپ کے پاس
۲۷۵	پانچ کتابوں میں ایک سی روایت	—	جوق در جوق جمع ہوں گے
۲۷۶	آیت سَدْرِیْہِمَا اِلَیْنَا کی تفسیر	۲۵۵	آپ کی حیات پر شک کیا جائے گا
۲۷۶	وقتِ ظہور کی ایک خاص علامت	۲۵۵	امام قائم ظہور کے بعد مندرجہ ذیل آیت کی
۲۷۷	بوقتِ ظہور امام زمانہ کی شان	—	تلاوت فرمائیں گے (اشعراء آیت ۲۱)
۲۷۸	ظہور کی پانچ علامتیں	۲۵۶	ندائے آسمانی اور اعلانِ ابلیسی
۲۷۹	دو طرح کی نڈر ہوگی۔ جب تم صبح کے وقت	۲۵۸	آسمانی نڈر کا ذکر قرآن میں ہے۔ کتابِ جدید
—	اٹھو گے تو۔۔۔	—	پر بیعت
۲۸۰	آپ کے علم کے پھر سے کی عبارت ؟	۲۵۹	ندائے آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۲۸۰	تمام بزرگوں کے وارث ابام زمانہ ہیں	۲۸۰	امام قائم جعفر احرار پر عمل کریں گے
۲۸۲	امام زمانہ کے لیے براق لایا جائے گا	۲۸۲	امام قائم کے پاس عصائے موسیٰ ہے
۲۸۳	مقام ذی طوی میں انتظار	۲۸۳	آنحضرت کی زہرہ امام قائم کے جسم پر ہوگی
۲۸۴	آنحضرت امام قائم کو کتاب جدید دیں گے	۲۸۴	امام قائم حضرت داؤد کے مانند مقدمات
۲۸۶	امام قائم کے لشکریوں کی شان	۲۸۶	کے فیصلے کیا کریں گے
۲۸۸	بعد خروج عمل امام زمانہ	۲۸۸	امام زمانہ کے فیصلے
۲۸۹	یوم نور و یوم ظہور امام	۲۸۹	امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلہ کریں گے
		۲۸۹	سورہ رحمن آیت ۲۱ کی تفسیر
		۲۸۹	امام زمانہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا
		۲۸۹	امام قائم کی مخصوص سواری
		۲۸۹	حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم
۲۹۲	نظام زمینداری کا خاتمہ بین جدید احکام کا نفاذ	۲۹۲	امام قائم کی جسمانی قوت
۲۹۲	امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہوں گے	۲۹۲	دو القرنین کی غیبت
۲۹۳	علم کا پھر ریا اور تلوار امام زمانہ اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے	۲۹۳	مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت ہے
		۲۹۳	لشکر امام زمانہ کی تعداد
۲۹۶	شب معراج امام قائم کا تذکرہ	۲۹۶	آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا
۲۹۸	۲ امام حسین کے دشمنوں کا قتل	۲۹۸	مکے سے نجات کی طرف امام قائم کی روانگی
۲۹۹	جعفر احرار سے مراد	۲۹۹	امام قائم صاحب معرفت ہوں گے
۳۰۰	مَنْ دَخَلَ كَانْ اَمْتًا کی تفسیر	۳۰۰	اسلام میں دو خون ہیں، نصرت امام
۳۰۰	حضرت امام قائم کیلئے فرشتوں کا نزول	۳۰۰	قائم کیلئے فرشتوں کا نزول
۳۰۲	حضرت محمد رحمت ہیں اور قائم نعمت ہیں	۳۰۲	حضرت جبریل آپ کے علمبردار ہوں گے
۳۰۲	امام قائم دار الشہادت ہیں	۳۰۲	مبصر کوہ سے خطبہ امام زمانہ
۳۰۵	حکومت امام قائم کی ایک جھلک	۳۰۵	اصحاب امام قائم کے فضائل
۳۰۶	فضائل مسجد سہیلہ اور امام قائم کا قیام	۳۰۶	اصحاب امام قائم
۳۰۶	شیبہ کی اولاد پر حد سرتہ جاری ہوگی	۳۰۶	اصحاب امام قائم
۳۰۷	امام قائم کی سربراہی میں جہاد	۳۰۷	امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال
۳۰۸	امام قائم اور کتاب و سنت	۳۰۸	امام قائم کے دست مبارک کا اعجاز

باب ۲۷

سیرت و اخلاق امام زمانہ - تعداد
اصحاب اور ان کے حالات

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۳۸	آپ کے دور حکومت میں کوئی حاجت نہ ہوگا	۳۳۱	مومنین قبروں میں ایک دوسرے کو ظہور امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے
۳۵۰	جبریل ربی پہلے بیعت کریں گے	—	امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے
۳۵۱	اہل قریش کا قتل، نبی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے	۳۳۲	قبل از قیامت کوفے میں مومنین کا اجتماع
—		۳۳۳	مومنین کا کوفے میں اجتماع، کوفے کی آبادی میں توسیع
۳۵۲	فرقہ پرسیہ زیدیہ اور منافقوں کا قتل	۳۳۳	لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی
۳۵۲	جدید احکامات جاری ہوں گے	—	مسجد سہیلہ امام قائم کی قیام گاہ
۳۵۳	عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا	۳۳۵	امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ
۳۵۳	کوفے کی چار مساجد کا انہدام	۳۳۶	اصحاب امام قائم کی آرائش مسجد الحرام
۳۵۵	قرآن کی تعلیم تنزیل کے مطابق ہوگی	۳۳۶	اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر
۳۵۶	مقدمات کے فیصلے ابام کے ذریعے ہوں گے	۳۳۶	وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر نیا
۳۵۶	آپ کا دور حکومت انیس سال ہوگا	—	نظام حکومت
۳۵۶	بعد اگر ہماری حکومت ہوتی تو.....	۳۳۸	حدیث امیر المومنین کا ایک جزو
۳۵۶	”وَلَا اَسْأَلُكَ شَيْءًا نَزَلَ رَأْسُكَ“	—	مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر
۳۵۸	بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا	۳۳۸	اہل عرب کے لیے بدترین دور، امام قائم کے اصحاب جوان ہوں گے
۳۵۹	علامات بعد ظہور	۳۳۹	بیعت امام درمیان رکن و مقام
۳۶۹	امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں سے برآمد کریں گے	۳۳۹	آیت - يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کی تفسیر (بقیہ)
—		۳۳۹	ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی
۳۶۰	اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا	۳۳۹	زاد سفر کے پیرے حجر موسیٰ ساتھ ہوگا
۳۶۱	بالآخر شرک و کفر کو ترک کرنا ہی پڑے گا	۳۳۹	بیمار شفا پائیں گے۔ اصحاب قائم کیسے ہوں گے؟
۳۶۱	امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن	۳۳۹	ہمارے شیعوں کے اوصاف
۳۶۲	امام قائم میں چار انبیاء کی شہادت	۳۳۹	امام قائم کی میحانی، شیعوں کی قوت و معاد
۳۶۲	ابدل شام اور اشرف عراق کا اجتماع	۳۳۹	پورا علم تائیس حروف پر مشتمل ہے
۳۶۳	امام قائم کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی	۳۳۹	بیرونی کو نہ ایک جہ کی تعمیر میں ایک ہزار روز ہوں گے
۳۶۴	شان ظہور اور خروج	۳۳۹	
۳۶۶	اہل قریش کا قتل عام۔ ایک فیصلہ	۳۳۹	
۳۶۶	خاندان کعبہ کے لیے ایک نذر	۳۳۸	

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۷۹	غارِ انہک سے کتب آسمانی برآمد کریں گے	۳۱۹	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۸۰	تابوتِ آدم اور عصائے موسیٰ کے وارث	۳۲۰	امیر المومنین قمرِ حضرت علیؑ کے لیے مخصوص
۳۸۱	امام زمانہ کی حکومت میں جیسے میں دوبارہ تنخواہ	—	لقب ہے۔ (کسی اور امام کیلئے نہیں)
—	اور سال میں دو بونس ملیں گے	۳۲۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناہی امام قائم
۳۸۲	منبرِ کوفہ پر سرسبز بہرِ عہد نامہ سنانا	—	کے دورِ حکومت میں۔ (تغییر آیاتِ قرآن)
۳۸۲	آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے	۳۲۳	بنی شیبہ کی سزا امام قائم کا پہلا عدل
۳۸۳	سیرتِ رسول اللہؐ اور سیرتِ قائمؑ میں فرق	۳۲۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۸۴	سیرتِ امام قائم علیہ السلام	۳۲۵	مسجدِ کوفہ کے وسط میں چار چشمے
۳۸۳	امام قائمؑ کے شیعہ تا ابد غالب رہیں گے	۳۲۶	کوفہ میں چار نئی مساجد تعمیر ہوں گی
۳۸۵	اسلامی احکام کی تجدید ہوگی	۳۲۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ
۳۸۵	قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی	—	کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
۳۸۶	امرِ جدید کے ساتھ ظہور۔ لباس اور غذا میں سادگی	۳۲۸	ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا
۳۸۶	آپ کی غذا نانِ شعیر ہوگی	۳۲۸	امام قائمؑ کے ظہور کا اہم مقصد
۳۸۷	آپ کا خوت ہر شے پر طاری ہوگا	۳۲۹	آپ کا مسکن مسجدِ سہل ہوگا
۳۸۸	قیص رسولِ امام قائمؑ کے جسم پر ہوگی	۳۳۱	ابلیس کی مہلت کا اختتام
۳۸۹	تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول	۳۳۱	رجبہ کو کوفہ کا دفینہ نکالا جائے گا
۳۹۰	ہر سپاہی کے لیے تلوار نازل ہوگی	۳۳۲	آیت "فَلَمَّا أَحْسَبُوا... خِيَدِينَ" کی تشریح
۳۹۳	وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا	۳۳۳	وَلْيَكُونِ الدِّينُ... اللہ کی تائید
۳۹۳	اگر امت کو حکومت ملتی۔۔۔۔۔	۳۳۳	امام قائمؑ برہنہ کی نفی کریں گے۔ آپ کے
۳۹۵	علم رسول کا پھر برا اور اقِ جنت کا ہوگا	—	اوپر سایہ ابر ہوگا۔
۳۹۷	علم رسول اللہ جبریل لائیں گے	۳۳۵	میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ بارہ ائمہ کے
۳۹۸	تاویلِ قرآن پر جنگ ہوگی	—	اساتے گرامی۔ (حدیث)
۳۹۹	امام قائمؑ کو مزارِ احموت کا سامنا	۳۳۷	سب سے آخری امام وہ ہوگا۔۔۔۔۔ مجھ سے
۴۰۰	تاویلِ قرآن پر جہاد ہوگا۔ اہل شرق و مغرب کا رعب	—	سب سے زیادہ شاہ ہوگا
۴۰۱	یہودیوں کے لوگ اور عیسائیوں کے لوگ	۳۳۹	امام قائمؑ قریہ میں سے ظہور فرمائیں گے
—	—	۳۴۰	حضرت رسولِ خداؐ پر سلام کا مطلب

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۳۴۰	مسجدِ سہل مسکنِ امام قائمؑ	۳۴۱	یہ دور خاموشی کا ہے
۳۴۲	حضرت امام قائمؑ آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے۔	۳۴۲	امیر المومنین قمرِ حضرت علیؑ کے لیے مخصوص
۳۴۳	ظہورِ امام قائمؑ کی روایات کو نزولِ حضرت عیسیٰ سے منسوب کر دیا گیا۔	—	لقب ہے۔ (کسی اور امام کیلئے نہیں)
۳۴۵	حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے	۳۴۱	اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا۔ ناہی امام قائم
۳۴۶	غیبت کی وجہ	—	کے دورِ حکومت میں۔ (تغییر آیاتِ قرآن)
۳۴۷	وقتِ ظہور کو ن ثابت قدم رہے گا	۳۴۳	بنی شیبہ کی سزا امام قائم کا پہلا عدل
۳۴۷	کوفہ میں مومنین کا اجتماع	۳۴۵	چھت دار مسجدیں۔ تصویر دار مسجدیں
۳۴۸	مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں.....	۳۴۵	مسجدِ کوفہ کے وسط میں چار چشمے
۳۴۸	امام قائمؑ آں کو شکست دیں گے۔ دو جہاد	۳۴۶	کوفہ میں چار نئی مساجد تعمیر ہوں گی
—	کے درختوں کو نکال کر جلا لیں گے	۳۴۷	حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ
۳۴۹	چہار دیواری کا انہدام	—	کے خلاف بھی خروج ہوگا۔
۳۵۰	حکومتِ امامؑ آپ کے اصحاب کے اوقات	۳۴۸	ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا
۳۵۱	عہد نامہ رسولؐ آپ کی جیب میں ہوگا	۳۴۸	امام قائمؑ کے ظہور کا اہم مقصد
۳۵۲	وشمنی آپ کا برتاؤ کیا ہوگا؟	۳۴۹	آپ کا مسکن مسجدِ سہل ہوگا
۳۵۳	سفینی بیعت کے پھر جائے گا۔	۳۳۱	ابلیس کی مہلت کا اختتام
۳۵۵	چل دیں دم اسلام قبول کریں گے	۳۳۱	رجبہ کو کوفہ کا دفینہ نکالا جائے گا
۳۵۷	آپ نیکو کار اور برکات کو پہچان لیں گے۔ غی اور	۳۳۲	آیت "فَلَمَّا أَحْسَبُوا... خِيَدِينَ" کی تشریح
۳۵۸	امام کی وحی میں فرق نہ تواریکچھ نہ ہوگا	۳۳۳	وَلْيَكُونِ الدِّينُ... اللہ کی تائید
۳۵۹	اراضی کا صحیح صرف	۳۳۳	امام قائمؑ برہنہ کی نفی کریں گے۔ آپ کے
—	—	—	اوپر سایہ ابر ہوگا۔
۳۶۰	دیوارِ گوش دارِ آپ کی مدتِ حکومت میں اضافہ۔	۳۳۵	میرے بعد بارہ امام ہوں گے۔ بارہ ائمہ کے
۳۶۱	متریز ارشد یقین آپ کے ساتھ ہوں گے	—	اساتے گرامی۔ (حدیث)
۳۶۲	ذریعہ مواصلات	۳۳۷	سب سے آخری امام وہ ہوگا۔۔۔۔۔ مجھ سے
۳۶۳	امام قائمؑ کی سواری کا گھوڑا حضرت جنت کی دعا	—	سب سے زیادہ شاہ ہوگا

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۱۸	رجعت صرف مومن خالص اور شکرین کے لئے ہے	۲۸	باب
"	حضرت رسول خدا اور حضرت امیر المومنین کی رجعت	۲۶۸	ظہور امام کے وقت کیا ہوگا؟
۵۱۹	جنت و طاغوت کا ذکر چھوڑو	۲۷۲	تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا
"	سوال رجعت قبل از وقت ہے	۲۷۴	شریعتیں چار ہیں
۵۲۰	ہر مومن کیلئے رجعت ہے	۲۷۵	یہود، نصاریٰ اور صابئہ کے معانی
"	اہل عراق شکرین رجعت ہیں	۲۸۳	امام قائم صحیف آسمانی کی تلاوت کریں گے
"	حران بن العین اور میر بن عبدالعزیز کی رجعت	۲۸۴	ظہور دابہ، دو بھائیوں کے منہ پھر جائیگا قصہ
۵۲۱	قتل فی سبیل اللہ سے مراد	۲۸۹	کعبہ اور کربلا کی منزلت
۵۲۲	تمام انبیاء کی رجعت فرمائیگی	۲۹۰	مدینہ منورہ میں آمد امام قائم
۵۲۳	يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ کی تفسیر	۲۹۱	امام قائم کی کوئی طرف روانگی
۵۲۴	قیامت سے پہلے دوبارہ حیات اور پھرموت	۲۹۳	سفیان بن ذریعہ کو دیا جائیگا
"	شکر امیر المومنین اور شکر المیس میں جنگ	۲۹۳	رجعت امام حسین اور دیگر اصحاب
۵۲۷	حضرت امام حسین اور حساب خلق	۲۹۳	رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام
"	سب سے پہلے حضرت امام حسین کی رجعت فرمائیں گے	۲۹۵	رجعت حضرت سیدالاکبر حضرت رسول خدا
۵۲۸	ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائیگی	۲۹۷	مصائب جناب فاطمہ زہرا و امیر المومنین
"	ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا		
۵۳۰	زمانہ رجعت میں حکومت آئمہ		
۵۳۱	امیر المومنین صاحب کرامات و درجات ہیں		
۵۳۱	وَلَهُ اسْلَمٌ..... کُزْهًا کی تفسیر		

رجعت کا ذکر قرآن میں ہے
اللہ نے تمہارے لئے کتاب میں حلال قرار دیا ہے

باب ۲۹

زمانہ رجعت امام قائم

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۶۲	آیہ رجعت اور آیہ قیامت	۵۳۷	حضرت علی زمانہ رجعت میں
۵۶۳	زمانہ رجعت میں آئمہ طاہرین سے وعدہ الہی پورا ہوگا	۵۳۸	آنحضرت پر زمانہ رجعت میں سب ایمان لائیں گے
۵۶۵	آیہ رجعت	۵۴۰	رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں
"	حضرت امام حسینؑ نے قبل از شہادت اپنے اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی	۵۴۱	زمانہ رجعت میں لوگ ظلم کا فدیہ دینگے
۵۶۹	ایام اللہ تین ہیں	"	زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محصور ہوں گے
"	مومن کے لئے قتل اور موت دونوں ہیں	۵۴۱	زمانہ رجعت میں ناصبیوں کا حال
۵۷۲	زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی	۵۴۲	معتزب اقوام کی رجعت نہیں
"	وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا	"	دابۃ الارض سے مراد حضرت امیر المومنین ہیں
۵۷۳	موت اور قتل میں فرق	۵۴۶	آئمہ طاہرین علیہم السلام آیات الہی میں
۵۷۵	مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں	"	قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ
"	اسے قریش اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟	۵۵۱	حضرت رسول اللہ بھی رجعت فرمائیں گے
۵۷۶	رجعت میں کون اندھا ہوگا؟	۵۵۲	عذاب المادنی سے مراد
۵۷۷	بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت	"	زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا
۵۷۸	شب معراج رجعت پر گفتگو	"	بنی اُمیہ کی رجعت
۵۸۰	ہمارا امر مشکل بلکہ دشوار ترین ہے	۵۵۳	کلمہ باقیہ کی تفسیر اور دُخان مبین کی تفسیر
۵۸۳	رجعت میں بھی حضرت علی امیر خلافت ہوں گے	۵۵۶	یہ تو رجعت ہی میں پت چلے گا
۵۸۵	رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟	۵۵۷	کافروں کو عفو و رحمتی مہلت ہے دو
۵۸۶	رجعت سے قاریہ نکال کر تے ہیں	۵۵۸	رسول اللہ کا آخری دور رجعت ہوگا
۵۸۷	حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ.....	۵۵۹	حدیث رسول ہے کہ اے علی
۵۹۲	حضرت امیر المومنین کی بار بار رجعت	"	رجعت حق ہے۔ امام رضا
		۵۶۰	ماہ جمادی ورجب کے درمیان عجائب کا ظہور ہوگا۔
		۵۶۱	حضرت امیر المومنین نے فرمایا
			مردے قبروں سے نکل کر کفار کو قتل کریں گے

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۵۹۴	زیارت الربیعین میں رجعت کا ذکر	۶۲۳	عروۃ عقرونی کی روایت
۵۹۵	رجعت کا منکر ہم میں سے نہیں ہے	"	دعاء یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر
۵۹۶	ایک گروہ شیعہ کی رجعت	۶۲۵	قَتِلَ الْإِنْسَانُ مَا أَكْفَرًا
۶۳۲	رجعت آئینہ قرآنی میں	"	کی تاویل
۵۹۷	زیارت حضرت امام حسینؑ میں	۶۳۶	دابة الارض سے مراد
"	رجعت کا بیتان	۶۳۷	امام قائمؑ کے بعد امام حسینؑ
۶۳۳	زیارت حضرت عباسؑ میں رجعت	"	کی رجعت
۵۹۸	کا ذکر	"	منتصر اور سفاح سے مراد
"	حسین بن روح سے منقول	۶۳۸	حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں....
۵۹۹	زیارت میں رجعت	"	میں قسیم الجند والتارہوں
"	تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت	۶۳۹	اللہ حق کو اہل حق کی طرف پلٹائیگا
۶۰۰	زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر	"	رجعت امام حسینؑ کی خبر
"	ایک دوسری زیارت میں بھی	۶۵۱	عذاب رجعت کی خبر سورہ طور میں ہے
۶۱۰	ذکر رجعت	۶۵۲	آیت سورہ قلم کی تفسیر
۶۲۳	ایک اور زیارت میں رجعت	"	سورہ مدثر کی تفسیر
"	کابیان	"	رجعت رسول اللہؐ و امیر المومنینؑ
۶۲۴	امام زمانہؑ کے لشکر میں شرکت	"	و مدت حکومت
"	کی دعاء	۶۵۶	حضرت اسماعیلؑ بن حزقیل کی
۶۲۵	دُعائے عہد	"	آرزوئے رجعت
۶۳۶	ترجمہ دُعائے عہد	۶۵۸	قبر امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت
۶۳۸	آحضرت اور قبور ائمہؑ کی زیارت	"	کے منتظر ہیں۔
۶۴۰	میں ذکر رجعت	۶۶۰	يَوْمَ نَرْجِفُ الرَّجْفَةَ کی تاویل
۶۴۱	قبض روح مومن اور رجعت	۶۶۱	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر
۶۴۲	امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا؟	"	مومن طاق اور ابو حنیفہ کی حکایت رجعت
"	زیارت امام حسینؑ میں رجعت	۶۶۲	زوالِ تقربین کی تعریف
"	کے فترے	۶۶۴	إِنْ بِشَأْنِ نَزْلِ عَلَيْهِم کی تفسیر
۶۴۳	ابوحمرہ ثمالی کی روایت	۶۷۸	رجعت کی مخصوص آیت

صفحہ نمبر	عنوانات	صفحہ نمبر	عنوانات
۶۷۸	رجعت امام حسینؑ علیہ السلام	۶۸۰	رجعت پر گواہی
"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ	"	رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ
۶۸۱	فسران میں رجعت کا ذکر	۶۸۲	عذاب کے ساتھ
"	دابة الارض سے مراد	"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے
۶۸۲	دابة الارض سے مراد	"	وَالْمَهَارِ إِذَا أَجْلَھَا کی تفسیر
"	رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے	"	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت
۶۸۳	منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیت	"	سے رد
"	امیر المومنینؑ نے فرمایا:	۶۸۵	"میں صاحب عصا و میسم ہوں"
۶۸۶	میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں	"	میری ذریت کے ذریعہ تقریب مومنین
"	میری ذریت کے ذریعہ تقریب مومنین	"	اَتَمُّ يَكُونُونَ کی تفسیر
"	اَتَمُّ يَكُونُونَ کی تفسیر	۶۸۷	قَدْ مَدَدَ عَلَيْهِم رَبُّھُمْ کی تفسیر
۶۸۸	كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر	"	وعدے کے دن سے مراد رجعت ہے۔
"	وعدے کے دن سے مراد رجعت ہے۔	"	رجعت کا منکر ہے
"	رجعت کا منکر ہے	"	اس آیت کا مطلب جابرؓ کو معلوم ہے
۶۸۹	جابرؓ اس آیت کی تلاوت	"	کرنا ہے۔
"	مومن کی سند رجعت پر ایمان ہے۔	"	نوٹ: مؤلف کا خیال بابت رجعت
"	رجعت متواتر احادیث سے ثابت ہے۔	"	وہ علماء و ثقافت شیعہ جنہوں نے

باب ۲۳

غیبت کبریٰ میں دیدارِ امام کے دعوے دار
آخری توفیقِ امام زمانہ علی بن محمد کے نام

(۱)

ابوالحسن سمری کے پاس (حضرت امام قائم علیہ السلام کی طرف سے) ایک توفیق
(تحریر) آئی جس کا مضمون مندرجہ ذیل ہے:

”يَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ السَّمَرِيُّ! اِسْمَعِ! اَعْظَمَ اللَّهُ اَجْرَ
اِخْوَانِكَ فِيكَ فَاَنْتَ مَيِّتٌ مَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ سِتَّةِ اَيَّامٍ
فَاَجْمَعْ اَمْرَكَ وَلَا تَوَسَّ إِلَى أَحَدٍ يَقُومُ مَقَامَكَ بَعْدَ
وَفَاتِكَ فَقَدْ وَقَعَتِ الْغَيْبَةُ الشَّامَّةُ فَلَا ظَهْرَ إِلَّا بَعْدَ
اِذْنِ اللَّهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ - وَذَلِكَ بَعْدَ طَوْلِ الْاَمَدِ وَقَسْوَةِ الْقُلُوبِ
وَامْتِلَاءِ الْاَرْضِ جَوْرًا - وَسَيَأْتِي مِنْ شَيْعَتِي مَنْ يَدَّ عَى
الْمُشَاهِدَةَ قَبْلَ خُرُوجِ السَّفِيَانِي وَالصَّيْحَةِ فَهُوَ كَذَّابٌ
مُفْتَرٌ - وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ -“
(اے علی بن محمد سمری! سنو! اللہ تعالیٰ تمہاری وفات پر تمہارے بھائیوں کو صبر کا
عظیم ثواب عطا فرمائے۔ اس لیے کہ اب تمہاری موت چھ میں واقع ہو جائے گی لہذا
تم اپنے تمام کام سمیٹ لو۔ اور آئندہ اپنی وفات کے بعد کے لیے کسی کو اپنا قائم
مقام مقرر کرنے کی وصیت نہ کرنا۔ کیونکہ اب غیبتِ تامہ واقع ہو چکی ہے، اور
بغیر حکمِ خدا کے اب ظہور نہ ہوگا اور وہ بھی ایک طویل عرصے کے بعد، جب
لوگوں کے دل سخت ہو جائیں گے اور زمین ظلم و جور سے بھر جائے گی اور آئندہ
میرے شیعوں میں سے کچھ لوگ مجھے دیکھنے کا دعویٰ کریں گے لیکن جو شخص خروج
سفیانی سے قبل مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور مفتری ہے۔)

(اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت سوائے اللہ

بزرگ و برتر کی مدد کے۔)

(احتجاج طبری)

☆ حسن بن احمد مکتب سے بھی اسی کے مثل روایت نقل ہوئی ہے۔
(اکمال الدین)

نوٹ : شاید اس روایت میں نیابت و سفارت کے ساتھ مشاہدہ اور روایت مراد ہے۔ ورنہ بیشمار روایتیں ایسی ہی جن میں لوگوں نے امام قائم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

۲ امام قائمؑ ایام حج میں

ابی اور ابن ولید اور ابن متوکل اور ماجیلویہ اور عطار سب نے محمد عطار سے انھوں نے فزاری سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے، انھوں نے ابی بکر سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے روایت بیان کی ہے اُس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”يُقَدِّدُ النَّاسُ اِمَامَهُمْ فَيَشْهَدُ هُمْ الْمَوْسِمَ فَيُؤَاهِمُ وَلَا يَزُوْنَهُ“

(لوگ اپنے امام کو گم کیے ہوئے ہوں گے۔ امام حج کے موقع پر لوگوں کو دیکھیں گے مگر اُن کو کوئی نزدیکہ سکے گا۔)

☆ ابی نے سعد سے، سعد نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ مظفر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبریل بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بنداری سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ ایک جماعت رواۃ نے تلعکبری سے، انھوں نے احمد بن علی سے انھوں نے اسدی سے، انھوں نے سعد سے، انھوں نے فزاری سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ طوسی)

☆ محمد بن ہمام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے حسن بن محمد صیرفی سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)
☆ کلینی نے محمد عطار سے (انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے اسحاق بن محمد سے) اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

☆ کلینی نے حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے یحییٰ بن مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)

۳ حضرت خضرؑ دورِ غیبت میں امام قائمؑ کھیلے نمونے تنہائی میں

مظفر علوی نے ابن عیاشی سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد سے انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے
قَالَ: ”اِنَّ الْخَضِرَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ الْحَيَاةِ فَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ وَ اِنَّهُ لَيَأْتِيْنَا فَيَسْلِمُ عَلَيْنَا فَتَسْمَعُ صَوْتَهُ وَلَا نَرِيْ شَخْصَهُ وَ اِنَّهُ لَيَخْضُرُ حَيْثُ ذَكَرُ فَمَنْ ذَكَرَهُ مِنْكُمْ فَلْيَسْلِمْ عَلَيْهِ وَ اِنَّهُ لَيَخْضُرُ الْمَوَاسِمَ فَيَقْضِيْ جَمِيعَ الْمُنَاسِكِ وَيَقْفُ بِعُرْفَةِ قِيَوْمٍ عَلَى دُعَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ سَيُؤْنِسُ اللّٰهُ بِهِ وَخَشَةَ قَائِمِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ غَيْبَتِهِ وَ يَصِلُ بِهِ وَحَدَّثَهُ“

آپ نے فرمایا: (حضرت خضر علیہ السلام نے آپ حیات پیا اور وہ زندہ ہیں اور نہیں مریں گے جب تک کہ صور بھونکا جائے گا۔ وہ برا بربا کرتے ہیں اور ہمیں سلام کرتے ہیں۔ ہم اُن کی آواز سنتے ہیں اُن کو دیکھتے نہیں۔ تم لوگوں پر لازم ہے کہ جب اُن کا تذکرہ کرو تو علیہ السلام کہا کرو۔ وہ حج کے موقع پر بھی جاتے ہیں اور تمام مناسک حج بجالاتے ہیں مقام عرفات پر وقوف کرتے ہیں اور زمزم کی دعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور اُن ہی کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ہمارے قائم علیہ السلام کے زمانہ غیبت میں اُن دل پہلائیں گے اور تنہائی میں وہ اُن سے ملاقات کرتے رہیں گے۔)

۴ آپ ہر سال فریضہ حج ادا کرتے ہیں

ابی متوکل نے حیرری سے، انھوں نے محمد بن عثمان عمری سے روایت کی ہے اُن کا

”وَاللّٰهُ اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ يَخْضُرُ الْمَوْسِمَ كُلَّ سَنَةٍ
فَيَدْرِي النَّاسُ وَيَعْرِفُهُمْ وَيَكْرُمُهُ وَلَا يَعْرِفُونَهُ۔“

محمد عمری کہتے ہیں (خدا کی قسم، حضرت صاحب الامر علیہ السلام ہر سال حج کے لیے تشریف لاتے ہیں، وہ سب کو دیکھتے ہیں اور پہچانتے ہیں اور ان کو بھی سب دیکھتے ہیں لیکن پہچانتے نہیں ہیں (کہ یہ امام قائم ہیں)۔

(اکال الدین)

۵ صاحب الامر کیلئے دو غیبتیں ہونگی

روایت کی ہے احمد بن ادریس نے علی بن محمد سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے عبد اللہ بن جبہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن مستنیر سے، انھوں نے فضیل بن عمر سے اور فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

” اِنَّ صَاحِبَ هٰذَا الْاَمْرِ غَيَّبَتَيْنِ اَحَدَاهَا تَطُولُ حَتّٰى يَقُولُ بَعْضُهُمْ مَاتَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ قُتِلَ ، وَيَقُولُ بَعْضُهُمْ ذَهَبَ حَتّٰى لَا يَبْقٰى عَلٰى اَمْرِهِ مِنْ اَصْحَابِهِ اِلَّا نَفَرٌ سَيُزَالُ يُطْلَعُ عَلٰى مَوْضِعِهِ اَحَدٌ مِنْ زُلْدَةٍ وَلَا غَيْرِهِ اِلَّا الْمَوْتُ الَّذِي يَلِيْ اَمْرَهُ ۔“

(اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں ان میں سے ایک غیبت بہت طویل ہوگی اتنی طولانی ہوگی کہ کچھ لوگ کہیں گے کہ وہ مر گئے، کچھ کہیں گے کہ وہ قتل ہو گئے، کچھ کہیں گے کہ وہ کہیں چلے گئے اور اب ان کے اصحاب میں سے چند لوگ باقی ہیں جو ان کی امامت کے قائل ہیں۔ اپنا پر یا کوئی نہیں جانتا کہ ان کی جائے رہائش کہاں ہے سوائے ان کے خادم کے جو ان کی خدمت پر

مأمور ہے۔) (غیبت طوسی)

★ کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے حسین بن سعید سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ہم سے بیان کیا قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے انھوں نے ابن مستنیر سے انھوں نے فضیل بن یحییٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

لے غیبت لسانی

۶ بہترین جائے قیام طیبہ ہے

انہی اسناد کے ساتھ مفصل سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” لَا بُدَّ لِمُصَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ مِنْ عَزَلَةٍ وَلَا بُدَّ فِيْ عَزَلَتِهِ مِنْ قُوَّةٍ وَمَا يَثْلَاثِيْنَ مِنْ وَحْشَةٍ وَنَعْمَ الْمَنْزِلُ طَيِّبَةٌ ۔“
(اس صاحب الامر کے لیے عزلت و گوشہ نشینی لازمی ہے اور اسی گوشہ نشینی میں قوت لازمی ہے، صرف تیس آدمی ان کی تنہائی میں مونس ہوں گے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے۔)

۷ مقام روحاء کا سہرا پیار

ابن ابی حنیہ نے ابن ولید سے، انھوں نے صفار سے، صفار نے ابن معروف سے انھوں نے عبد اللہ بن حمدویہ بن ہرا سے، انھوں نے ثابت سے، ثابت نے اسماعیل سے انھوں نے عبد الاعلیٰ آل سام کے غلام سے روایت کی ہے اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر کیلئے گیا جب ہم لوگ مقام روحاء پہنچے تو آپ نے وہاں ایک منہری پہاڑی کو دیکھ کر فرمایا

” تَرٰنِيْ هٰذَا الْجَبَلُ ؟ هٰذَا جَبَلُ يَدْعُوْهُ رِضْوٰى مِنْ جَبَلِ قَارَسَ اَحْبَبْنَا فَنَقَلَهُ اللّٰهُ اِلَيْنَا ، اَمَّا اِنَّ فِيْهِ كُلَّ شَجَرَةٍ مُّطْعَمٍ وَنَعْمَ اَمَانٌ لِّلْخَائِفِ مَرْتَبَيْنِ اَمَّا اِنَّ رِصَاحَ هٰذَا الْاَمْرِ فِيْهِ غَيَّبَتَيْنِ وَاحِدَةٌ قَصِيْرَةٌ وَالْاُخْرٰى طَوِيْلَةٌ ۔“

(تم اس پہاڑ کو دیکھتے ہو؟ اس پہاڑ کا نام جبل رضوی ہے جو قارس کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ تھا۔ اس نے ہماری محبت کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو وہاں سے یہاں منتقل کر دیا۔ دیکھو، اس پر بہر درخت ثمر دار ہے اور یہ ایک خائف کے لیے بہترین جائے امان قرار پائے گا، اس لیے کہ صاحب امر کی دو غیبتیں ہوں گی: ایک غیبت قصیر (صغریٰ، دوسری غیبت طویل (کبریٰ)۔

(غیبت طوسی)

دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

۱

فضل بن شاذان نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے سلم بن جناح جعفی سے انھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

”یا حازم! اِنَّ لِصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَظْهَرُ فِي الثَّانِيَةِ إِنْ جَاءَكَ مَنْ يَقُولُ إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ كِبْرَةٍ فَلَا تَصَدِّقْهُ“

(اے حازم! اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہیں اور وہ دوسری غیبت کے بعد ظہور کریں گے۔ اگر کوئی شخص تمہارے پاس آکر یہ کہے کہ میں نے ان کی قبر کی خاک سے اپنا ہاتھ آلود کیا ہے تو اس کو سچ نہ سمجھنا۔) (غیبۃ طوسی)

حضرت یوسف سے مشابہت

۹

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے احمد بن حنبل سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے فضالہ سے، انھوں نے سدر صیرفی سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”إِنَّ فِي صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ لَشَبَهَ مِنْ يُوسُفَ“
(اس صاحب امر میں حضرت یوسف علیہ السلام سے کچھ مشابہت ہوگی)

میں نے عرض کیا: گویا آپ اُن کی غیبت یا حیرت کی طرف اشارہ فرما رہے ہیں؟

قَالَ: ”مَا يَنْكُرُ هَذَا الْخَلْقُ الْمَلْعُونُ أَشْبَاهَ الْخَنَازِيرِ مِنْ ذَٰلِكَ؟ إِنْ إِخْوَةُ يُوسُفَ كَانُوا عَقْلَاءَ الْبَاءِ أَسْبَاطًا أَوْلَادُ أَنْبِيَاءٍ دَخَلُوا عَلَيْهِ فَنَكَلَمُوهُ وَخَاطَبُوهُ وَتَأَجَّرُوهُ وَزَادُوهُ وَكَانُوا إِخْوَتِهِ وَهُوَ أَخُوهُمْ لَمْ يَعْرِفُوهُ حَتَّى عَرَفَهُمْ نَفْسُهُ“ وَقَالَ لَهُمْ: أَنَا يُوسُفُ. ”فَعَرَفُوهُ حِينَئِذٍ فَمَا يَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ الْمُتَحَيِّرَةُ أَنْ يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يُرِيدُ فِي وَفْتٍ (مِنْ الْأَوْقَاتِ) أَنْ يَسْتَرْحِجَهُ عَنْهُمْ“

لَقَدْ كَانَ يُوسُفُ إِلَى مَلِكٍ مِصْرَ وَكَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَبِيهِ مَسِيرَةُ ثَمَانِيَةِ عَشَرَ لَيْلًا - فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَعْلَمَهُ مَكَانَهُ لَقَدْ رَعَىٰ ذَٰلِكَ (وَاللَّهُ لَقَدْ سَارَ يُعْقِبُ وَوَلَدَهُ عِنْدَ الْبَشَارَةِ تِسْعَةَ أَيَّامٍ مِنْ بَدْوِهِمْ إِلَى مِصْرٍ) -

فَمَا تَنْكُرُ هَذِهِ الْأُمَّةُ أَنْ يَكُونَ (اللَّهُ يَفْعَلُ بِحُجَّتِهِ مَا فَعَلَ بِيُوسُفَ أَنْ يَكُونَ صَاحِبَكُمْ الْمُسْطَلَمُ الْمَجْجُودُ حَقُّهُ صَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ يَتَرَدَّدُ بَيْنَهُمْ وَيُمِشِي فِي أَسْوَاقِهِمْ وَيَطَافِرُ شَرَهُمْ وَلَا يَعْرِفُونَهُ حَتَّى يَأْذَنَ اللَّهُ لَهُ أَنْ يَعْرِضَهُمْ نَفْسَهُ كَمَا أَدْنَىٰ لِيُوسُفَ حَتَّى قَالَ لَهُ إِخْوَتِهِ: إِنَّكَ لَا أَتَىٰ يُوسُفَ؟ قَالَ: أَنَا يُوسُفُ. “

آپ نے فرمایا: (یہ خنزیر جیسے ملعون لوگ اس سے کیوں انکار کرتے ہیں۔ غور کرو کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی عقل و فہم والے تھے اسباب تھے اولاد انبیاء تھے۔ یہ سب جس وقت حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئے تو اُن سے گفتگو بھی کی مخاطبت بھی کی اُن سے مال کا لین دین بھی کیا، تو یہ سب بالآخر حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ہی تو تھے اور وہ حضرت اُن سب کے بھائی تھے؟ مگر جب تک حضرت یوسف علیہ السلام نے اُن سے اپنا تعارف نہیں کرایا، وہ لوگ انھیں پہچان ہی نہ سکے۔ چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام نے جب یہ کہا کہ میں یوسف ہوں تو اُن لوگوں نے پہچان لیا۔ پھر اس امت متحیرہ کو اس آمر کیوں انکار ہے۔؟ اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایک بدت تک اپنی حجت کو ان لوگوں سے پوشیدہ رکھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام تو مہر کے بادشاہ تھے اور اُن کے درمیان اور اُن کے والد کے مابین صرف اٹھارہ دن کی مسافت تھی اگر اللہ چاہتا کہ انھیں حضرت یوسف علیہ السلام کی جائے سکونت کا علم ہو جاتے تو وہ اس پر قادر تھا۔ (خدا کی قسم، جب حضرت یعقوب علیہ السلام کو خوشخبری ملی تو وہ اپنی اولاد کے ساتھ صرف نو دن میں مصر پہنچ گئے۔ تو اللہ تعالیٰ تو اللہ تعالیٰ اگر اپنی حجت کے ساتھ وہی کرے جو اُس نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا تو اس میں اس امت کو کیوں انکار ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ تمہارا صاحب الامر ان ہی لوگوں میں گھومے پھرے، اُن کے بازاروں میں خرید و فروخت کرے

اُن کے ساتھ بیٹھے اُٹھے اور یہ لوگ اس کو نہ پہچانیں جب تک اللہ تعالیٰ انہیں حکم نہ دے کہ اب تم خود اپنا تعارف کرادو، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو حکم دیا تو (اُنھوں نے اپنا تعارف کرایا) ان کے بھائیوں نے اُن سے کہا: ارے تم ہی یوسف ہو۔؟ (اُنھوں نے کہا، ہاں میں یوسف ہوں۔) (غیبۃ نعمانی)

- ★ کلینی نے علی بن ابراہیم سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)
- ★ دلائل الامامة طبری میں علی بن ہبہ اللہ نے ابو جعفر سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے سعد بن عبد اللہ سے، اُنھوں نے محمد بن خالد برقی سے، اُنھوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے فضالہ سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (دلائل طبری)

غیبتِ طولی و غیبتِ قصیر

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے عمرو بن عثمان سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے اسحاق بن عمار سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”قَالَ ۱۰: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ أَحَدَاهُمَا طَوِيلَةٌ وَالْأُخْرَى قَصِيرَةٌ. فَلَا دُولَى يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا خَاصَّةٌ مِّنْ شِيعَتِهِ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“ (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں ایک ان میں سے طویل ہوگی اور دوسری قصیر۔ پس پہلی غیبت (غیبتِ صغریٰ) میں آپ کے مخصوص شیعوں کو آپ کا مسکن (جائے قیام) معلوم ہوگا لیکن دوسری غیبت (غیبتِ کبریٰ) میں آپ کی جائے رہائش کا علم سوائے آپ کے خاص خادموں کے اور کسی کو نہ ہوگا) (غیبۃ نعمانی)

غیبتِ صغریٰ و کبریٰ میں فرق

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں نے ابن محبوب سے اُنھوں نے اسحاق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے

فرمایا: ”لِلْقَائِمِ غَيْبَتَانِ أَحَدَاهُمَا قَصِيرَةٌ وَالْأُخْرَى طَوِيلَةٌ (الغیبتہ) الْأُولَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ (فِيهَا) إِلَّا خَاصَّةٌ شِيعَتُهُ وَالْأُخْرَى لَا يَعْلَمُ بِمَكَانِهِ فِيهَا (إِلَّا) خَاصَّةٌ مَّوَالِيَهُ فِي دِينِهِ“ (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک اُن میں سے قصیر (صغریٰ) دوسری طویل (کبریٰ) پہلی غیبت میں سوائے چند مخصوص شیعوں کے آپ کا جائے قیام کسی کو معلوم نہ ہوگا اور دوسری غیبت میں سوائے آپ کے مخصوص خادموں کے آپ کی رہائش کا علم کسی کو نہ ہوگا۔) (غیبۃ نعمانی)

امام قائم کسی کی بیعت میں نہ ہوں گے

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، اُنھوں نے ابن ابی نجران سے، اُنھوں نے علی بن مہزیار سے، اُنھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، اُنھوں نے ابراہیم بن عمر کناسی سے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”إِنَّ لِّصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ“ وَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ”لَا يَقُومُ (أَنْقَائِم) (و (لَا أَحَد) فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ“ (بلاشبہ اس صاحب امر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔) اور یہ فرماتے ہوئے سنا: (وہ ظہور و خروج فرمائیں گے تو اُن کے لیے کسی کی بیعت نہ ہوگی) بلکہ اُنکی بیعت کی جائے گی۔

دوسری غیبت کے بعد ظہور ہوگا

(ابن عقدہ نے) قاسم بن محمد بن حسین بن حازم نے اپنی کتاب میں عیسیٰ بن ہشام سے، اُنھوں نے ابن جبہ سے، اُنھوں نے سلمہ بن جناح سے، اُنھوں نے حازم بن حبیب سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے، میرے والدین بغیر حج کیے مر گئے اور اللہ تعالیٰ نے روزی بھی اتنی دی ہے۔ آپ کا کیا حکم ہے؟ میں ان دونوں کی طرف سے فریضہ حج ادا کروں۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، ضرور کرو۔ یہ عمل اُن دونوں کے لیے ٹھنڈک کا سبب بنے گا۔

(غیبۃ نعمانی)

ثُمَّ قَالَ ۞: يَا حَازِمُ! إِنَّ لِمَا حَبُّ هَذَا الْأَمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَنْظُرُ فِي
الْثَّانِيَةِ فَمَنْ جَاءَكَ يَقُولُ: إِنَّهُ نَفَضَ يَدَهُ مِنْ تَرَابِ
قَبْرِهِ فَلَا تَصَدِّقْهُ ۞

پھر آپ نے فرمایا (اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہیں، وہ دوسری غیبت
کے بعد ظاہر ہوں گے۔ پس اگر کوئی شخص اگر تجھ سے یہ کہے کہ اُس کا ہاتھ اُنکی
قبر کی خاک سے آلودہ ہو چکا ہے (یعنی وہ مر چکا ہے اور اس نے انکی قبر کو اپنے
ہاتھ سے مٹی دی ہے) تو اُس کے اس قول کو سچ نہ سمجھنا۔ (وہ جھوٹا ہوگا۔)
(غیبتِ نعلانی)

آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

حازم بن حبیب سے ایک دوسری روایت بھی قدرے فرق سے مروی ہے۔ اُن کا
بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے والد کا انتقال ہو گیا،
وہ ایک مردِ مجسم تھے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں اُن کی طرف سے حج ادا کروں اور کچھ صدقہ دوں؟ اس
متعلق آپ کا کیا حکم ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں ضرور کرو اس کا ثواب ان کو پہنچے گا۔
پھر فرمایا: اے حازم! اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔
پھر آپ نے وہی فرمایا جو اس سے پہلے کی حدیث میں مذکور ہے۔

(غیبتِ نعلانی)

دو غیبت میں لوگوں کے اقوال

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے علاء سے، انھوں نے محمد سے، انھوں نے حضرت
ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا کہ
”إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَتَيْنِ يُقَالُ فِي أَحَدِاهُمَا هَلَكْتُ وَلَا يَذُرُنِي
فِي آخِرِ وَادٍ سَلَكْتُ“

(امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہوں گی، ایک غیبت میں تو لوگ یہاں تک
کہنے لگیں گے کہ وہ ہلاک ہو گئے اور کسی کو علم نہیں کہ کس وادی میں جا پہنچے۔)
(غیبتِ نعلانی)

ہر موسم حج میں آپکی موجودگی

انہی اسناد کے ساتھ عبدالکریم نے ابوبکر اور یحییٰ بن عثمان سے، انھوں نے زرارہ سے

اور زرارہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا
قَالَ ۞: ”إِنَّ لِلْقَائِمِ غَيْبَتَيْنِ يُرْجَعُ فِي أَحَدِاهُمَا وَالْآخَرُ لِي
لَا يَذُرُنِي آيُنَ هُوَ؟ يَشْهَدُ الْمَوَاسِمُ، يَرَى النَّاسُ
وَلَا يَرَوْنَهُ ۞“

آپ نے فرمایا (امام قائم کے لیے دو غیبتیں ہیں۔ ایک میں تو اُن کی طرف رجوع کیا جانا
ممکن ہوگا، مگر دوسری میں تو کسی کو علم ہی نہ ہو سکے گا کہ وہ کہاں ہیں۔ وہ
مواسم حج میں جائیں گے تو وہ سب کو دیکھیں گے لیکن انھیں کوئی نہ دیکھ سکیگا
(غیبتِ نعلانی)

چند علامتیں قبل از ظہور

۱۷

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم بن قیس اور سعدان بن اسحاق بن سعید
اور احمد بن حسن بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسن قسطلانی سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا
ہم سے بیان کیا حسن بن محبوب نے، انھوں نے ابراہیم خارفی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت
کی ہے۔ ابوبصیر نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امام
محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”قَائِمُ آلِ مُحَمَّدٍ كَيْفَ لِيْهِ دَوِغَتَيْنِ هُونِ لِي، اَنْ يَمِيْنَ مِنْهُ سِوَى
طَوِيلٍ هُونِ“

آپ نے فرمایا: ”نَعَمْ، وَلَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى يَخْتَلِفَ السَّيْفُ بَيْنَ فُلَانٍ وَ
تَضَيِّقُ الْخَلْقَةَ وَيُظْهِرَ السُّفْيَانِيَّ وَيَشْتَدَّ الْبَلَاءُ
وَيُشْمَلُ النَّاسُ مَوْتٌ وَفِتْنٌ يَلْجَأُونَ فِيهِ إِلَى حَرَمِ
اللَّهِ وَحَرَمِ رَسُولِهِ ۞“

(ہاں، اُن کا ظہور اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی فلان میں تلوار نہ چلے
حلقہ تنگ نہ ہو جائے، سفیانی فروج نہ کرے، بلائیں شدید نہ ہو جائیں
اور لوگ مرنے اور قتل نہ ہونے لگیں، تو اُس وقت لوگ جہاں حرمِ خدا
اور اس کے رسول کے حرم (مکہ و مدینہ) میں پناہ لینے لگیں گے۔)

(غیبتِ نعلانی)

آپ کیلئے دو غیبتیں ہیں

۱۸

کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے حسن بن علی کوئی

انہوں نے علی بن حسان سے، انہوں نے عبدالرحمن بن کثیر سے، انہوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: **يَقُولُ: "إِنَّ لَصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ فِي إِحْدَاهُمَا يَرْجِعُ فِيهَا إِلَى أَهْلِهِ وَالْآخَرَى يُقَالُ فِي آخِرِ وَادٍ سَلَكَ"**
 آپ فرماتے ہیں (اس صاحب الامر کے لیے دو غیبتیں ہوں گی۔ اُن میں سے پہلی غیبت میں تو وہ اپنے اہل سے ملیں گے، مگر دوسری میں تو لوگ یہ کہنے لگیں گے، وہ کسی وادی میں چلے گئے۔)

میں نے عرض کیا: جب ایسا دور آجائے تو ہمارے لیے کیا حکم ہے؟
قَالَ: "إِنْ ادَّعَى مَدَّعٍ فَاسْأَلُوهُ عَنْ تِلْكَ الْعَطَائِمِ الَّتِي يَحِيبُ فِيهَا مِثْلُهُ"

فرمایا: (اس دور میں اگر کوئی مدعی امامت آئے تو اُس سے اُن امور کے بارے میں سوال کرو جو امامت کے لیے لازمی و ضروری ہیں۔)

(غیبت لغائی)

غیبت میں آپ کا قول

(۱۹)

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انہوں نے عیسیٰ بن شہام سے، انہوں نے عبد اللہ بن جبہ سے، انہوں نے احمد بن نصر سے، انہوں نے مفضل سے، مفضل نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے فرمایا:
"إِنَّ لَصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ غَيْبَتَيْنِ يَقُولُ فِيهَا "فَقَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ"
 (یقیناً ماس صاحب الامر کے لیے غیبت ہے جس میں وہ کہیں گے کہ "میں خدا کے حکم سے تم لوگوں کے خون سے تم سے علیحدگی اختیار کرتا ہوں اور اللہ نے مجھے مرسلین میں سے قرار دیا ہے۔")
 (غیبت لغائی)

دور غیبت میں بہترین جائے قیام

(۲۰)

کلینی نے اپنے کچھ چندہ اصحاب سے، انہوں نے احمد بن محمد سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے (علی) ابو حمزہ سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت نقل کی ہے کہ آنجناب نے فرمایا:

قَالَ ۴: "لَا بُدَّ لَصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمْرِ مِنْ غَيْبَةٍ وَلَا بُدَّ لَهُ فِي غَيْبَةٍ مِنْ عَزَلَةٍ وَنِعْمَ الْمَنْزِلُ طَيِّبَةٌ وَمَا بَشَلَاثَتَيْنِ مِنْ وَحْشَةٍ"
 آپ نے فرمایا (اس صاحب الامر کے لیے غیبت ضروری ہے اور اس غیبت میں گوشہ نشینی لازم ہے اور بہترین جائے قیام طیبہ (مدینہ) ہے اور میں نے اس کے ساتھ اُن کا بھی نہ گھبراتے گا۔)

(غیبت لغائی)

کلینی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے۔

انہوں نے ابو ایوب خزاز سے، انہوں نے محمد بن مسلم سے اسی کے مثل

روایت نقل کی ہے۔

بیت الحمد کا چراغ روشن ہی رہیگا

(۲۱)

عبدالواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انہوں نے محمد بن عباس سے انہوں نے ابن بطاتی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے مفضل سے روایت کی ہے مفضل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:
"إِنَّ لَصَاحِبِ الْأُمْرِ نَبِيًّا يُقَالُ لَهُ: بَيْتُ الْحَمْدِ فِيهِ سِرَاجٌ يَزْهَرُ مِنْذُ يَوْمٍ وَلَدِيَ إِلَى يَوْمٍ يَقُومُ بِالسَّيْفِ لَا يَطْفِئُ"
 (صاحب الامر کا ایک گھر ہے جس کو بیت الحمد کہتے ہیں، اُس میں ایک چراغ آپ کی ولادت کے دن سے روشن ہے اور جس دن آپ تلوار سیکر ظہور فرمائیں گے اُس دن تک روشن رہے گا۔ کبھی نہ بجھے گا۔)

(غیبت لغائی)

محمد حمیری نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے

محمد بن عطاء سے، انہوں نے سلام بن ابی عمیرہ سے، انہوں نے حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غیبت لغائی)

بَحَارُ الْاَنْوَارِ

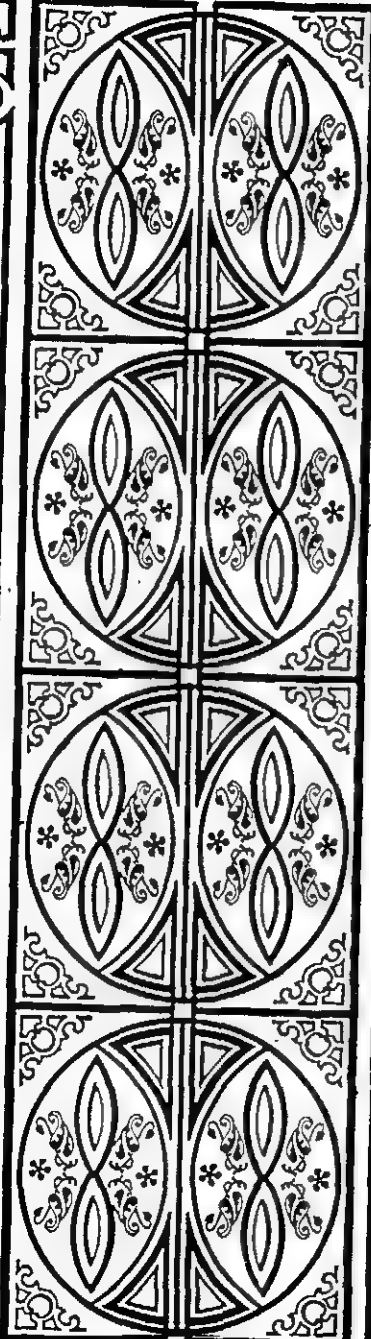


باب ۲۴

بست و چہارم



ہمارے قریبی زمانے میں جو لوگ
آپ کی زیارت سے مشرف ہوئے



باب ۲۴

جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے واقعات

صاحب سب رالانوار فرماتے ہیں کہ میں نے قصہ جزیرہ خضراء اور بحر ابیض کے متعلق ایک مشہور رسالہ دیکھا جس کو میں چاہتا ہوں کہ یہاں نقل کروں، اس لیے کہ وہ رسالہ بھی اُس شخص کے ذکر پر مشتمل ہے جس نے جزیرہ خضراء کو دیکھا ہے اور اس میں عجیب و غریب باتیں تحریر ہیں اور چونکہ میں نے اس قصے کو اصول کی کسی معتبر کتاب میں نہیں پایا، اس لیے اس کو ایک علیحدہ باب میں بعینہ نقل کر رہا ہوں۔

رسالہ جزیرہ خضراء و بحر ابیض مازندرانی کی روایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اُس خدا کی جس نے ہم لوگوں کو اپنی معرفت کی طرف ہدایت فرمائی اور اس کا شکر کہ اُس نے ہمیں سردارِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں حضرت علی علیہ السلام اور آنجناب کی اولاد ائمہ معصومین علیہم السلام کی محبت کے لیے مخصوص فرمایا۔ اللہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے، ان تمام طہیتین و طاہرین حضرات پر اور سلام ہو جیسا کہ سلام کا حق ہے۔

آما بعد۔ میں نے حضرت امیر المومنین سید الوصیین و جت رب العالمین اور امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام کے خزانے میں شیخ فاضل و عالم و عامل فضل بن یحییٰ بن علی طہیتی کو فی قدس سرہ کے ہاتھ کا تحریر کردہ ایک رسالہ پایا جو مندرجہ مضموں پر مشتمل ہے۔

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و آلہ وسلم

آما بعد۔ حقیر طالبِ عفو باری فضل بن یحییٰ بن علی طہیتی امامی کو فی عرض کرتا ہے کہ میں نے دو فاضل و عالم و عامل شیخ شمس الدین نجیح حلی اور شیخ جلال الدین عبداللہ بن حرام حلی قدس اللہ تعالیٰ

سے روئے اقدس سید الشہداء حضرت ابو عبد اللہ الحسین علیہ السلام میں ۱۵ شعبان ۶۹۹ھ مجبوری کو یہ روایت سُنی اور خود ان دونوں حضرات نے یہ روایت سامرہ میں شیخ صالح زین الدین علی بن فاضل مازندرانی مجاور نجف اشرف کی زبان مبارک سے سُنی تھی۔ یہ حکایت خود مازندرانی موصوف کے چشم دید حالات پر مشتمل ہے۔ اے سنکر مجھے شیخ مازندرانی سے ملنے کا بیحد شوق ہوا اور دعا کی کہ آسانی سے ہی کہیں اُن سے میری ملاقات ہو جائے، تاکہ یہ سب کچھ میں خود بھی اُن کی زبان سے سُن لوں، اور یہ خیال کر کے میں نے سامرہ کا ارادہ کیا۔ اتفاق کی بات کہ اسی سال ماہ شوال میں شیخ مذکور جگہ آئے ہوئے تھے جس کی خبر مجھے سید فخر الدین حسن بن علی موسوی مازندرانی سے معلوم ہوئی جو جگہ کے رہنے والے تھے جب وہ مجھ سے ملنے کے لیے آئے تو اثنائے گفتگو میں اُنھوں نے یہ بھی بیان کیا کہ شیخ زین الدین علی بن فاضل آجکل جگہ میں انہی کے مکان میں مقیم ہیں۔ اس خبر کو سنکر مارے خوشی کے بیتاب ہو گیا اور میں فوراً سید فخر الدین کے ہمراہ جگہ کے لیے روانہ ہو گیا اور اُن کے مکان پر پہنچ کر شیخ زین الدین علی بن فاضل کی خدمت میں حاضر ہوا، سلام کیا، دست بوسی کی۔

اُنھوں نے میرے متعلق سید فخر الدین سے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں؟

سید فخر الدین نے میرے تعارف کرایا۔ یہ سن کر وہ اُٹھے اور مجھے اپنی جگہ بٹھا دیا اور بڑی محبت سے پیش آئے۔ میرے والد اور میرے بھائی صلاح الدین کی خیریت دریافت کی جنہیں وہ پہلے ہی سے جانتے تھے اور میں اُس زمانے میں بسندہ تحصیل علم شہر واسط میں مقیم تھا۔ غرض، شیخ موصوف سے باتیں ہوتی رہیں جس سے اُن کے علم و فضل کا اندازہ ہوا اور میں نے سمجھ لیا کہ موصوف علم فقہ و حدیث وغیرہ بہت سے علوم کے جاننے والے ہیں۔ اس کے بعد میں نے اُن سے اُس واقعے کے متعلق دریافت کیا جو شیخ شمس الدین اور شیخ جلال الدین سے سنا تھا۔ اُنھوں نے صاحب خانہ سید فخر الدین جن اور بہت سے علمائے جگہ کی موجودگی میں، جو اُن سے ملاقات کے لیے تشریف لائے تھے، اول سے آخر تک پورا قصہ بتاریخ پندرہ شعبان ۶۹۹ھ مجری بیان کیا۔ جو اُن ہی سے سُنے ہوئے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ بعض مقامات پر ان کے الفاظ محفوظ نہ رہے ہوں، لیکن باعتبار معنی مطلب کوئی فرق نہیں ہوگا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل نے بیان کہ چند سال میرا قیام دمشق میں رہ چکا ہے وہاں شیخ عبدالرحیم کے پاس (اللہ اُن کو ہدایت کی توفیق دے) علم اصول و ادب پڑھا کرتا تھا اور شیخ زین الدین علی مغربی سے علم قرأت حاصل کیا کرتا، جو ساتوں قرأتوں اور بہت سے علوم، صرف و نحو، منطق معانی و بیان و اصول فقہ و اصول کلام کے ماہر تھے۔ بہت نرم طبیعت اور صلح پسند واقع ہوئے تھے اور ایسے نیک آدمی کہ کبھی کسی بحث میں مذہبی تعصب سے کام نہ لیتے تھے۔ جب کبھی مذہب شیعہ کا ذکر آتا

تو کہا کرتے کہ اس مسئلے میں علمائے امامیہ کا یہ قول ہے۔ برخلات دوسرے مدرسین کے، جو ایسے موقع پر یکجا کرتے کہ رافضیوں کے علماء کا یہ خیال ہے۔ اسی بنا پر میں نے شیخ اندلسی مالکی کے مواسب کے یہاں آمد و رفت ترک کر دی، بس ان ہی سے تحصیل علم کرتا رہا۔

ایک مرتبہ اتفاقاً ان کو دمشق۔ شام۔ سے مصر کے شہروں کی طرف جانے کی ضرورت پیش آئی چونکہ مجھے ان سے، اور انھیں مجھ سے خاص محبت ہوگئی تھی اس لیے مجھے ان کی جدائی اور انھیں میری علیحدگی کران تھی۔ بالآخر طے یہ پایا کہ میں بھی ان کے ساتھ سفر کروں۔ چنانچہ وہ مجھے بھی دوسرے غریب طلباء کے ہمراہ لیکتے۔

جب ہم مصر کے مشہور شہر قاہرہ پہنچے تو جامع ازہر میں ہمارا قیام ہوا اور وہاں پر بہت دنوں تک درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ شیخ کی خبر آمد کو سنکر علماء و فضلاء شوقِ ملاقات کو آتے اور علمی فیوض سے مستفیض ہوتے رہے، نو ماہ تک وہاں بڑا خوشگوار علمی ماحول رہا۔ یکایک ایک قافلہ اندلس سے وارد ہوا، ان میں سے ایک شخص نے ہمارے استاد کو ان کے والد کا خط دیا جس میں لکھا تھا کہ میں سخت علیل ہوں اور دل چاہتا ہے کہ تمہاری صورت دیکھ لوں، لہذا جلد ہی چلو، تاخیر نہ کرنا، تاکید ہے۔ اس خط کو پڑھ کر شیخ استدریج میں ہوئے کہ رونے لگے اور فوراً سفر کے لیے آمادہ ہو گئے ہم چند طلباء بھی ان کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ جب اندلس کی پہلی بستی میں پہنچے تو مجھے ایسا شدید بخار آیا کہ مزید حرکت کرنے کے قابل نہ رہا۔ میری یہ حالت دیکھ کر شیخ فرطِ محبت سے رو دیے اور کہنے لگے تمہاری جُہ انی مجھ پر شفاق ہے، مگر کیا کروں مجبور ہوں کہ سفر جاری رکھوں۔ چنانچہ اُس بستی کے خطیب کے دس درہم دیے اور میری تیمار داری کی ہدایت کی اور کہا کہ صحت کے بعد اس کو میرے پاس پہنچا دینا۔ اور مجھ سے بھی انھوں نے آنے کا وعدہ لے لیا۔ یہ انتظام کر کے وہ اپنے وطن کی طرف روانہ ہو گئے جہاں کی مسافت دریائی راستے سے پانچ روز کی تھی۔ شیخ کی روانگی کے بعد تین دن تک شدتِ مرض میں پڑا رہا۔ جب بخار سے افاتہ ہوا اور طبیعت کسی قدر بہتر ہوئی تو ایک روز میں اپنی قیام گاہ سے باہر نکلا کہ ذرا اس بستی کو گھوم پھر کر دیکھوں۔

اندلس کی اس بستی کے گلی کوچوں میں گھومتا پھرتا میں ایک ایسی جگہ جا پہنچا جہاں ایک نالہ دریائے مغربی کے ساحلی پہاڑوں سے آیا ہوا تھا۔ یہ لوگ اُن اور روغن وغیرہ فروخت کرتے تھے۔ میں نے اُن کے بارے میں معلومات فراہم کیں تو پتہ چلا کہ یہ لوگ علاقہ بربر کے قریب سے آئے ہیں اور وہ علاقہ رافضیوں کے جزیرے سے متصل ہے۔

یہ سنکر مجھے ایک طرح کی فرحت محسوس ہوئی اور دل میں اس جزیرے کے دیکھنے کا شوق پیدا ہوا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ یہاں سے وہاں تک پچیس روز کی مسافت ہے جس میں دور دراز کا ایسا راستہ

کہ دورانِ راہ ذکوئی آبادی ہے نہ پانی دستیاب ہوتا ہے لیکن اس سفر کے بعد دیہات کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس قافلے والوں میں سے ایک شخص سے اُس غیر آباد اور بے آب و گیاہ سفر کے لیے ایک گدھاتین درہم کراتے پر لے لیا اور اس قافلے کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ اس سفر میں آبادی کے مقامات پیدل طے کرتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ معلوم ہوا، اب رافضیوں کے جزیرے تک پہنچنے کے لیے تین دن کی راہِ مسافت باقی ہے۔ یہ سنکر میں بلا توقف ہمت کر کے تنہا اس طرف کو چل پڑا۔ اور بہر صورت اُس جزیرے میں جا پہنچا۔

وہاں جا کر دیکھا کہ ایک شہر ہے جو چہار دیواری کے اندر محفوظ ہے اور بڑی بڑی مضبوط عمارتیں ہیں اور یہ شہر دریا کے کنارے پروانچ ہے۔ میں اُس کے ایک بڑے دروازے سے کہ جس کا نام "دروازہ بربر" ہے شہر کے اندر داخل ہوا اور اس کی سڑکوں پر پھر تار مارا۔ بعض لوگوں سے وہاں کی مسجد کا پتہ دریافت کیا اور میں مسجد تک جا پہنچا جو بڑی بلند و وسیع اور شہر کے مغرب میں لب دریا واقع تھی مسجد میں داخل ہو کر میں سمتِ شمال کی طرف بیٹھ گیا تاکہ کچھ آرام کر لوں۔ اتنے میں موذن نے اذانِ دینی شروع کر دی اور حجت علیٰ خیر العلل کی صدا بھی بلند کی، اور بعد فراغت تعجیلِ ظہور حضرت صاحبِ الامر کے لیے دعا بھی کی۔ جسے سنکر میں بے اختیار رونے لگا۔ پھر جو درجہ جو لوگ مسجد میں آنے لگے اور وضو کرنے کے لیے اس چشمے پر جاتے جو مسجد کے مشرق میں ایک درخت کے نیچے جاری تھا۔ میں ان کا طریقہ وضو دیکھ دیکھ کر خوش ہو رہا تھا کہ یہ لوگ اسی طرح وضو کر رہے ہیں جو ائمہ اہل بیت سے منقول ہے اس کے بعد ایک صاحب بہت خوش شکل نہایت سکون و وقار کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے اور محراب میں پہنچ کر اقامت کہی اور سب لوگ صف بستہ ہو گئے اور ائمہ طاہرین علیہم السلام کے طریقہ کے مطابق جلا ارکان و واجبات و مستحبات کے ساتھ ہاجاتِ نماز ادا کی، اسی طرح تعقیبات و نیجات کی صورت بھی رہی۔ چونکہ میں مکانِ سفر کی بنا پر شریکِ جماعت نہ ہو سکا، اس لیے سب لوگ میری طرف تعجب خیز نظروں سے ٹکنے لگے، اس لیے کہ میرا شریکِ جماعت نہ ہونا انھیں ناگوار گذرا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے تم کہاں کے باشندہ ہو؟ تمہارا فریب کیا ہے؟

میں نے کہا میں عراق کا رہنے والا ہوں، میرا مذہب اسلام ہے اور میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ، اَرْسَلَهُ بِالْهُدٰى وَرَبِّنَا الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الْاٰلِيَانِ كُلِّهَا وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ کہتا ہوں۔

وہ کہنے لگے کہ: اِن شہادتوں سے کوئی فائدہ نہیں، بجز اس کے کہ دنیا میں جان محفوظ رہے تم ایک اور شہادت کہیں نہیں دیتے، تاکہ بے حساب جنت میں داخل ہو جاؤ؟

میں نے کہا: خدا آپ لوگوں پر رحمت نازل فرمائے، آپ مجھے ہدایت فرمائیے کہ وہ کوئی شہادت ہے۔؟

ان کے امام مسجد نے کہا: تیسری شہادت اس امر کے بارے میں کہ امیر المؤمنین یسوع المتقین تاکثر الخیر المجملین علی بن ابی طالب اور ان جناب کی اولاد میں گیارہ ائمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بلا فضل خلیفہ ہیں جن کی اطاعت اللہ نے اپنے بندوں پر واجب کی ہے اور انہی حضرات کو اپنے امر و نہی کے اولیاء قرار دیا ہے اور روئے زمین پر دنیا میں اپنی جنتیں اور ساری مخلوق کے لیے باعث امن و امان قرار دیا ہے کیونکہ صادق و امین رسول رب العالمین نے ان ہی حضرات کی امامت کی بحکم خدا نے عزوجل خبر دی ہے اور شب معراج آنحضرت کو جو آواز آئی تھی اُس میں یکے بعد دیگرے ہر ایک امام کا نام بتا دیا گیا تھا۔

یہ کلام شکر میں نے اللہ سبحانہ کا شکر ادا کیا اور دل ہی دل میں اتنا خوش ہوا کہ تمام تکان سفر جاتی رہی۔

پھر میں نے جواب دیا: میرا مذہب بھی تو یہی ہے۔

یہ سنکر وہ لوگ سب کے سب مجھ پر مہربان ہوئے اور انھوں نے میرے قیام کے لیے مسجد ہی میں ایک کمرہ دیدیا۔ پھر جب تک میں وہاں مقیم رہا، لوگ میری بڑی عزت و خاطر و مدارات کرتے رہے۔ بلکہ امام مسجد تو دن ہو یا رات کسی وقت مجھ سے جدا نہ ہوتے۔

ایک روز امام مسجد سے میں نے اہل شہر کے معاش کے متعلق سوال کیا کہ یہاں پر کس کھیتی باڑی کے آثار نظر نہیں آتے، پھر یہاں کے لوگ غلہ کہاں سے لاتے ہیں؟

انھوں نے کہا: جزیرہ خضر سے۔ جو بحر ابیض میں اولاد صاحب الامر علیہ السلام کے جزیروں میں سے ایک جزیرہ ہے۔

میں نے سوال کیا: سال میں کتنی مرتبہ وہاں سے سامان آتا ہے؟

انھوں نے جواب دیا: دو مرتبہ۔ اس سال ایک مرتبہ آچکا ہے اور ایک بار آنا باقی ہے؟

میں نے پھر سوال کیا: پھر دوسری مرتبہ آنے کے لیے اب کتنے دن باقی ہیں؟

انھوں نے جواب دیا: چار مہینے۔

میں اس مدت کو سنکر کسی قدر مضطرب ہوا اور وہاں چالیس روز مقیم رہا اور اس دوران شب و روز دعائیں کیا کرتا کہ جلد روزی بھیج دے۔ چالیسویں روز انتظار میں بیقرار ہو کر دریا کے کنارے جا پہنچا اور اُس طرف دیکھنے لگا جس طرف سے سامان رسد آیا کرتا تھا۔ یکایک

دور سے ایک سفید چنر دریا میں حرکت کرتی ہوئی نظر آئی۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا اس دریا میں سفید جالور بھی ہوتے ہیں؟

انھوں نے کہا: نہیں، ایسا تو نہیں ہے، کیا تم نے کچھ دیکھا ہے؟

میں نے کہا: ہاں، وہ دیکھو!

چنانچہ دیکھتے ہی وہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے، یہ تو وہی کشتیاں ہیں جو

فرزند ان امام علیہ السلام کے یہاں سے سالانہ آیا کرتی ہیں۔

ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ تھوڑی ہی دیر میں وہ کشتیاں بالکل سامنے آ گئیں

اور ان کی یہ آمد قبل از وقت تھی۔ سب سے پہلے بڑی کشتی کنارے پر آ گئی، پھر دوسری، پھر تیسری اور

اسی طرح سات کشتیاں کنارے آ گئیں۔ بڑی کشتی سے ایک بزرگوار میانہ قد خوش منظر و خوبصورت

اُترے اور سیدھے مسجد میں چلے گئے۔ وہاں جا کر وضو کیا، نماز پڑھ لی ادا کی، اور فارغ ہو کر میری

طرف متوجہ ہو کر سلام کیا۔ میں نے جواب سلام دیا۔

انھوں نے پوچھا: تمہارا کیا نام ہے؟ پھر خود ہی بولے: میرا خیال ہے کہ تمہارا نام علی ہے؟

میں نے عرض کیا: آپ نے صحیح فرمایا، میرا ہی نام ہے۔

پھر وہ مجھ سے ایسی باتیں کرنے لگے جیسے وہ مجھے پہچانتے ہیں۔ یہ بھی پوچھا کہ تمہارے والد کا

کیا نام ہے؟ پھر خود ہی کہا کہ غالباً اُن کا نام فاضل ہے؟

میں نے عرض کیا: درست فرمایا آپ نے۔ اُن کا یہی نام ہے۔

اُن کی گفتگو سے مجھے یقین ہونے لگا کہ شام سے مہر کے سفر میں ان کا اور میرا ساتھ ضرور

رہا ہے۔ میں نے اُن سے دریافت کیا: آپ کو میرا اور میرے والد کا نام کیسے معلوم ہوا؟ کیا آپ دمشق

سے مہر کے سفر میں میرے ساتھ رہے ہیں؟

انھوں نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: تو پھر مہر سے اندس تک میرے ہم سفر رہے ہوں گے؟

انھوں نے فرمایا: مولا صاحب الامر کے حق کی قسم ایسا بھی نہیں ہے بلکہ مجھے تمہارا حال اور

شکل و شمائل اور تمہارے والد کا نام یہ سب پہلے ہی سے بتا دیا گیا ہے اور یہ حکم ہوا ہے

کہ تمہیں لیکر جزیرہ خضر جاؤں۔

یہ سنکر مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ میرا نام بھی وہاں مذکور ہے۔ اگرچہ ان بزرگوار کے متعلق یہ

معلوم ہوا تھا کہ جب آتے ہیں تو تین دن سے زیادہ نہیں رہتے، مگر اس مرتبہ ایک ہفتہ سے زیادہ قیام

کیا اور سارا سامان تقسیم کر کے، رسیدیں حاصل کیں اور عازم سفر ہوئے اور مجھے بھی اپنے ساتھ لے لیا۔

ان بزرگ کا نام شیخ محمد تھا۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل کا بیان ہے کہ مجھے شیخ محمد کے ہمراہ اس بحری سفر میں سولہ روز گزرے۔ سولہویں دن میں نے دیکھا کہ دریا کا پانی انتہائی سفید ہے میں اسے غور سے دیکھتا رہا۔

شیخ محمد نے کہا: کیا بات ہے، تم کیا دیکھ رہے ہو؟

میں نے عرض کیا: میں دیکھتا ہوں کہ اس پانی کا رنگ عام دریاؤں کے پانی سے متغیر ہے۔ انھوں نے کہا: یہی بحیرہ ابیض ہے اور وہ سامنے جزیرہ خضر ہے یعنی سبز جزیرہ۔ اس جزیرے کو چاروں طرف سے پانی نے اس طرح محفوظ کیا ہوا ہے جیسے ایک مضبوط دیوار جو قلعے کا کام دیتا ہے۔ جب مخالفین اس جزیرے میں آنے کا قصد کرتے ہیں تو حکیم خدا اور ہمارے مولا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے قدموں کی برکت سے دشمنوں کی کشتیاں مضبوط ترین ہونے کے باوجود غرق ہو جاتی ہیں۔ یہ سنکر میں نے تھوڑا سا پانی چٹوس لیکر چکھا تو ذائقے میں بالکل آبِ فرات کے مثل تھا۔

الغرض اس بحرِ ابیض کو طے کر کے ہم لوگ جزیرہ خضر میں پہنچ گئے۔ خداوند عالم اس کو ہمیشہ آباد رکھے۔ جب ہم شہر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ دریا کے کنارے بڑے بڑے سات مضبوط قلعے ہیں جن کے اندر آبادی محفوظ ہے، نہریں جاری ہیں۔ طرح طرح کے میوے دار درخت پُرسپار ہیں۔ بیشمار بازار، بکثرت حمام، اور لوگ پاک و پاکیزہ لباس پہنے نظر آتے ہیں۔ یہ منظر دیکھ کر مجھے اتنی فرحت محسوس ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ کہیں میری روح پرواز نہ کر جائے۔ تھوڑی دیر میں نے اپنے رفیق سفر شیخ محمد کے یہاں آرام کیا۔ پھر وہ مجھے جامع مسجد لے گئے، جہاں لوگ کا بڑا مجمع تھا اور ان کے درمیان ایک صاحب بڑے سکون و وقار کے ساتھ تشریف فرما تھے جنکی شان و شوکت و عظمت و جلالت ناقابلِ بیان ہے معلوم ہوا کہ ان کا نام سید شمس الدین محمد عالم ہے اور قرآن و فقہ کا درس دے رہے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی جانب سے تمام ضروری مسائل پر سیر حاصل روشنی ڈالتے ہیں۔

جب میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو اپنے مجھے کمال شفقت اپنے قریب بٹھایا اور سفر کی زحمتوں کے متعلق مجھ سے سوال کیا، تشفی دی اور فرمایا کہ تمہارے بارے میں مجھے پہلے ہی خبر مل چکی تھی اور شیخ محمد کو بھی میں نے ہی تمہیں اپنے ہمراہ لانے کے لیے روانہ کیا تھا۔ اس کے بعد میرے قیام کے لیے مسجد کے کمرے میں سے ایک کمرہ خالی کرایا اور فرمایا کہ یہ جگہ تمہارے لیے باعثِ خلوت و راحت ہے۔ چنانچہ میں اُٹھ کر اس کمرے میں گیا اور عصر تک وہاں آرام کیا۔ پھر میری خبر گیری و خدمت پر پلو

ایک خادم نے مجھ سے کہا کہ آپ کہیں باہر نہ جائیں کیونکہ سید صاحب موصوف مع مصاحبین تشریف لانے والے ہیں اور شام کا کھانا آپ کے ساتھ ہی تناول فرمائیں گے۔

میں نے کہا: بہتر ہے، بسر و چشم حاضر ہوں۔

چنانچہ تھوڑی ہی دیر میں سید صاحب (خداوند عالم انھیں سلامت رکھے) اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف لائے۔ دسترخوان پچھلایا گیا، کھانا چُنا گیا، اور ہم نے مل کر کھانا کھایا بعد فراغت، ہم سب نماز مغربین کے لیے مسجد میں گئے۔ نماز سے فارغ ہو کر سید صاحب اپنے مکان تشریف لے گئے اور میں اپنی قیامگاہ پر آگیا۔ اٹھارہ روز میرا وہاں قیام رہا۔ اس دوران نماز جمعہ بھی میں نے سید صاحب کی اقتداء میں ادا کی۔ بعد نماز جمعہ میں نے ان سے سوال کیا کہ کیا آپ نے نماز جمعہ واجب کی نیت سے ادا فرمائی ہے؟

• انھوں نے فرمایا: ہاں، ایسا ہی ہے۔ کیونکہ وجوب کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔ اس لیے میں نے واجب کی نیت سے نماز ادا کی ہے۔

• میں نے سوال کیا: کیا امام موجود ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں اس وقت حاضر نہیں ہیں لیکن میں آنجناب کا نائب خاص اور اس امر پر ان کی طرف سے مامور ہوں۔

• میں نے سوال کیا: اے میرے سردار! کیا آپ نے امام کو دیکھا ہے؟

• انھوں نے فرمایا: نہیں، البتہ میرے والد فرماتے تھے کہ میں نے آنجناب کا کلام تو سنا تھا مگر زیارت نہیں کی۔

پھر سید صاحب نے فرمایا کہ میرے جد نے امام سے کلام بھی کیا تھا اور زیارت سے بھی مشرف ہوئے تھے۔

• میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس کا کیا سبب ہے کہ بعض لوگ تو حضرت کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور بعض محروم رہتے ہیں؟

• انھوں نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے فضل و احسان فرماتا ہے۔ یہ اس کی حکمت بالغہ اور عظمتِ قاہرہ ہے۔ دیکھو! بندوں ہی میں سے تو کچھ بندے نبوت و رسالت اور ولایت کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان انبیاء و مرسلین اور اوصیاءِ منتخبین کو اپنی ساری مخلوق پر حجت اور اپنے بندوں کے درمیان ان کو وسیلہ اور ذریعہ قرار دیتا رہا ہے تاکہ جو شخص ہلاک اور گمراہ ہو وہ تمام حجت کے بعد ہلاک ہو اور جو زندہ رہے اور ہدایت پائے وہ بھی دلیل و حجت کے

ساتھ زندہ رہے۔ اسی بناء پر خداوند عالم کی اپنے بندوں پر مہربانی ہے کہ وہ کسی وقت زمین کو اپنی حجت کے وجود سے خالی نہیں چھوڑتا، اور ہر حجت خدا کے لیے آپ و سفیر کی ضرورت بھی لازمی ہے جو اس کی طرف سے لوگوں تک احکام کی تبلیغ کرتا ہے۔ اس کے بعد سید سیدہ اللہ نے مجھے اپنے ساتھ لیا اور شہر کے باہر اگر باغات کی طرف چل دیے میں نے دیکھا کہ ان باغات میں نہریں جاری ہیں اور انواع و اقسام کے ایسے عمدہ پھل اور ایسے شیریں میوے ہیں جیسے انگور، انار اور امروہ وغیرہ جن کی مثال عراق، عرب، عجم اور شام میں بھی نہیں۔ ابھی ہم ایک باغ سے دوسرے باغ کی سیر میں مصروف تھے کہ ایک حسین و جمیل شخص اونٹنی لباس پہنے ہوئے ہماری طرف سے گذرا اور سلام کر کے آگے بڑھ گیا۔ مجھے اس کا یہ ادب بہت پسند آیا۔ میں نے سید سیدہ اللہ سے دریافت کیا: یہ کون شخص تھا؟

انھوں نے فرمایا: تم یہ سامنے جو پہاڑ دیکھتے ہو اس کے اوپر ایک نہایت خوشنما مقام ہے جہاں سایہ دار درخت کے نیچے پانی کا چشمہ ہے اس کے آگے اینٹوں کا بنا ہوا قتبہ ہے۔ یہ شخص اور اس کے ساتھ ایک اور آدمی ہے دونوں اس قتبہ کے خادم ہیں۔ میں ہر جمعہ کی صبح کو وہاں جاتا ہوں اور امام علیہ السلام کی زیارت اور دو رکعت نماز پڑھتا ہوں، یہیں سے مجھے کو ایک نامہ ملتا ہے جس میں مومنین کے معاملات سے متعلق تمام وہ ضروری باتیں درج ہوتی ہیں جن کا میں حاجت مند ہوتا ہوں اور ان ہی ہدایات پر عمل کرتا ہوں۔ مناسب ہے کہ تم بھی اس مقام پر جھاؤ اور امام علیہ السلام کی زیارت پڑھو۔

چنانچہ میں اس پہاڑ پر گیا اور اس قتبہ کو دیکھا ہی پایا جیسا کہ جناب سید سیدہ اللہ نے بیان فرمایا تھا، دونوں خادم وہاں موجود تھے جن میں سے ایک نے میرا خیر مقدم کیا، مگر دوسرے کو میرا آنا ناگوار گذرا۔ تاہم پہلے شخص نے دوسرے کو سمجھایا کہ تمھیں ناخوش نہ ہونا چاہیے، میں نے اسے سید شمس الدین محمد عالم کے ہمراہ دیکھا ہے۔

یہ سن کر وہ بھی میری طرف متوجہ ہوا اور اس نے بھی خوش آمدید کہا، دونوں مجھ سے بات چیت کرتے رہے، پھر انھوں نے مجھے روٹی اور انگور کھلائے اور اس چشمے کا پانی پلایا۔ بعد میں نے وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھی۔ اس کے بعد میں ان خادموں سے دریافت کیا کہ تم لوگوں نے امام علیہ السلام کو دیکھا ہے؟

انھوں نے کہا: امام علیہ السلام کو دیکھنا نامکن ہے۔ اور یہیں اجازت نہیں ہے کہ کسی سے ایسی بات کریں۔

پھر میں نے ان سے اپنے لیے دعا کی التماس کی اور انھوں نے دعا کی، اس کے بعد میں وہاں سے شہر میں واپس آکر جناب سید سیدہ اللہ کے مکان پر حاضر ہوا تو معلوم ہوا کہ وہ موجود نہیں ہیں تو میں شیخ محمد کے پاس گیا، جو مجھے اپنے ہمراہ کشتی میں لے کر آئے تھے اور ان سے پورا واقعہ پہاڑ پر جانے اور ایک خادم کے ناخوش ہونے کا بیان کیا۔

• شیخ محمد نے کہا: اس میں خادم کی ناخوشی اس لیے تھی کہ سولائے سید شمس الدین محمد عالم جیسے لوگوں کے کسی دوسرے کو اس پہاڑ پر جانے کی اجازت نہیں ہے۔

• پھر میں نے شیخ محمد سے سید صاحب کے حالات دریافت کیے۔

• انھوں نے کہا: سید صاحب، حضرت امام زمانہ علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔

• امام علیہ السلام کی پانچویں پشت میں ہیں اور آنجناب کے حکم سے نائب خاص ہیں۔

• شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی ناقل ہیں کہ سید شمس الدین محمد عالم (اللہ تعالیٰ ان کو طویل عمر کرامت فرمائے) سے میں نے عرض کیا کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو بعض مسائل جنکی مجھے احتیاج رہتی ہے آپ کی خدمت میں پیش کروں اور خواہش ہے کہ قرآن مجید سناؤں اور علوم دینیہ کے بعض مشکل مقامات آپ سے حل کروں۔

• سید صاحب نے میری درخواست منظور فرمائی اور کہا کہ جب ایسے ضروری امور ہیں تو بہتر ہے کہ قرآن مجید سے ابتداء کرو۔

• چنانچہ میں نے قرآن مجید کی قرأت شروع کی۔ جب قاریوں کے اختلافی مقامات آتے تو میں کہتا کہ اس کو حمزہ (قاری) نے اس طرح پڑھا ہے، کسائی نے یہ کہا ہے، عاصم کا یہ قول ہے ابو عمرو بن کثیر کی قرأت اس طرح ہے۔

• سید صاحب نے فرمایا: مجھے ان سے کوئی تعلق نہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری حج اور فرمایا تو جبریل امین نازل ہوئے اور کہا کہ اے محمد! قرآن مجید کو میرے سامنے تلاوت کیجیے تاکہ سورتوں کے اوائل و اواخر اور ان کی شان نزول آپ کو بتادی جائے۔

• پس حضرت امیر المومنین اور ان کے فرزند امام حسن و امام حسین، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، حذیفہ یانی، جابر بن عبداللہ انصاری، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور ان کے علاوہ دوسرے اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جمع ہوئے اور آپ نے اول سے آخر تک قرآن مجید کی تلاوت فرمائی جن مقامات پر اختلاف تھا جبریل امین نے آنحضرت سے بیان کر دیا اور امیر المومنینؑ اس کو پوست پر تحریر فرمایا

پس تمام قرآن مجید حضرت امیر المؤمنین و وصی رسول رب العالمین کی قرأت سے ہے۔
 میں نے عرض کیا: اے میرے سید و سردار! میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ بعض آیات بعض دیگر آیتوں سے غیر مربوط ہیں، ان کے ماقبل و مابعد میں بظاہر کو ربط ہی نہیں ہے میں ان کے سمجھنے سے قاصر ہوں۔؟

آپ نے فرمایا: صحیح کہتے ہو، ایسی ہی صورت ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ جب سید البشر حضرت محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دار فنا سے دار بقا کی طرف کوچ فرمایا تو خلافت ظاہری کے دور حکومت میں جو کچھ ہوا وہ تو ظاہری ہے لیکن اس وقت امیر المؤمنین علیہ السلام خود جمع شدہ قرآن مجید کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں لائے سب لوگوں کی موجودگی میں، فرمایا: یہ کتاب اللہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم فرما گئے ہیں کہ تمہارے سامنے پیش کر دوں، تاکہ اُس دن کے لیے امام حجت ہو جائے جبکہ خداوند عالم کے سامنے میری تمہاری پیشی ہوگی۔؟

اس کا جواب دو شخصوں نے یہ دیا کہ ہم تمہارے قرآن کے محتاج نہیں ہیں۔
 امیر المؤمنین نے فرمایا: میرے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے اس جواب کی بھی خبر دے گئے ہیں لیکن میں نے تو اس وقت تم سے حجت پوری کر دی ہے۔
 یہ فرما کر امیر المؤمنین ۱۲ اس قرآن کو لیے ہوئے اپنے بیت الشرف تشریف لے گئے، مگر بارگاہ الہی میں عرض کرتے جاتے تھے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو حق ہے، تو واحد و یکتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اس امر کا کوئی رد کرنے والا نہیں جو تیرے علم میں گزر چکا ہے اس کو کوئی رک نہیں سکتا جو تیری حکمت کا تقاضہ ہو پس اُس روز جبکہ تیری جناب میں حاضری ہوگی تو میرے لیے گواہ رہنا۔

اس کے بعد مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ تم میں سے جس کے پاس قرآن کی جو آیت یا سورۃ ہو اس کو لبیک دربار میں آئے۔

اس پر ابو عبیدہ بن جراح حضرت عثمان و سعد بن ابی وقاص، معاویہ بن ابی سفیان عبد الرحمن بن عوف، طلحہ بن عبد اللہ، ابوسعید خدری، حسان بن ثابت اور دوسرے لوگ آئے سب نے قرآن جمع کیا اور وہ آیتیں نکال دی گئیں جن میں مطاعن تھے اور ان بد اعمالیوں کا ذکر تھا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد لوگوں سے صادر ہونے والی تھیں۔ اسی وجہ سے تم

سے لکھا ہوا حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے پاس محفوظ ہے جس میں ہر چیز کا بیان ہے یہاں تک کہ کسی کے بدن پر خراش کر دینے کے بدلے کا بھی ذکر ہے۔ لیکن اس میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ موجودہ قرآن کلام الہی ہے۔ یہ امر اسی طرح حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی طرف سے ہم تک پہنچا ہے۔
 غرضیکہ جناب سید سے خدا ان کو سلامت رکھے، میں نے نو گنے مسائل سے زیادہ کے جوابات حاصل کیے جو میرے پاس ایک محلہ میں جمع ہیں، میں نے اس کا نام "فوائد شمسیہ" رکھا ہے اور میں نے ان مسائل سے، سوائے مونیین مخلصین کسی کو مطلع نہیں کیا ہے۔

الغرض جب تیسرا اجتماع آیا جو مہینے کے جمعوں میں سے درمیانی جمعہ تھا اور ہم نماز جمعہ سے فارغ ہوئے تو سید صاحب سید اللہ افادات مونیین کی غرض سے بیٹھ گئے تو مسجد کے باہر بڑے شور و غل کی آواز میرے کانوں میں آئی۔

میں نے سید صاحب سے دریافت کیا: یہ کیا شور ہے؟
 انھوں نے فرمایا: یہ سہارے لشکر کے امراء ہیں جو ہر مہینے کے درمیانی جمعہ کے روز جمع ہو کر سوار ہوتے ہیں اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے ظہور کا انتظار کرتے ہیں۔
 پس شکر میں نے اس جلوس کو دیکھنے کی اجازت چاہی۔
 سید صاحب نے اجازت دی اور میں مسجد سے نکل کر باہر آیا، دیکھا کہ بڑا مجمع ہے تسبیح و تحمید تہلیل کی آوازیں بلند ہو رہی ہیں اور حضرت قائم بامر اللہ اور ناصح لہرین اللہ حم د بن حسن، مہدی خلف صالح، صاحب الزمان علیہ السلام کے ظہور کی سب مل کر دعائیں مانگ رہے ہیں۔

میں یہ دیکھ کر واپس ہوا تو سید صاحب نے پوچھا: تم نے شکر دیکھا؟
 میں نے عرض کیا: جی ہاں دیکھا۔
 آپ نے فرمایا: شمار بھی کیا؟
 میں نے عرض کیا: جی نہیں۔

آپ نے فرمایا: یہ پورے تین سو ناصر ہیں، ابھی تیرہ ناصر اور باقی ہیں۔ خداوند عالم اپنی مشیت سے جلد اپنے ولی کے لیے فرج و کشادگی فرمائے والا ہے۔ یقیناً وہ جو آدو کریم میں نے عرض کیا: میرے سردار! یہ سب کتب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اس کا علم بس اللہ سبحانہ کو ہے جو اُس کی مشیت پر موقوف ہے جس کی چند علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ذوالفقار نیام سے برآمد ہو کر عربی زبان میں کہے گی "اے ولی اللہ! اللہ کا نام لیکر اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔"

اس کے علاوہ تین آوازیں بلند ہوں گی جن کو تمام انسان سُنیں گے۔ ایک آواز یہ ہوگی کہ ”اے گروہِ مؤمنین قیامت قریب ہے“ دوسری یہ کہ ظالموں پر خدا کی لعنت“ تیسری یہ ہوگی کہ ”آفتاب کی کرنوں سے ایک جسم ظاہر ہو کر نِدا دے گا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب الامرؑ م ح م د“ بن حسنؑ مہدیؑ کو مبعوث فرمایا ہے اُن کی بات سنو اور اُن کی اطاعت کرو۔“

مسئلہ (۱)

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! ہمارے منشاخ نے کچھ احادیث حضرت صاحبؑ سے منسوب کی ہیں کہ جو کوئی زمانہ غیبت کبریٰ میں مجھے دیکھنے کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔ اس کے باوجود خود آپ کے یہاں آنجنابؑ کو دیکھنے والے کہتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: یہ درست ہے۔ مگر حضرت صاحب الامر علیہ السلام نے یہ اُس وقت ارشاد فرمایا تھا جب غیبت کبریٰ کے آغاز ہی میں دشمنوں کی کثرت تھی جن میں اپنے بھی تھے اور اُغیار بھی، اور وہ زمانہ خلفاء بنی عباس کی ظالمانہ حکومت کا تھا کہ بیچارے شیعوں آپس میں بھی حضرت صاحب الامرؑ کے متعلق بات چیت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن اب وہ زمانہ گزر چکا ہے، دشمن مایوس ہو گئے، ہمارے شہر اُن کی دسترس میں نہیں اور اُن کے ظلم و ستم سے محفوظ ہیں اور حضرت کی برکت سے کوئی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا۔

مسئلہ (۲)

پھر میں نے دریافت کیا، علمائے شیعہ نے ایک حدیث امام علیہ السلام سے اس طرح کی روایت کی ہے کہ آنجنابؑ نے اپنے شیعوں پر جس کو مباح قرار دیا ہے؟ آپ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، آنجنابؑ نے رخصت دیدی ہے اور اولاد علیؑ میں سے اپنے شیعوں کے لیے جس کو مباح کر دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ ان کے واسطے خمس حلال ہے۔

مسئلہ (۳)

میں نے دریافت کیا: دوسرے مسلمانوں کے قیدیوں، کنیزوں اور غلاموں کو شیعہ خرید سکتے ہیں؟

جواب

آپ نے فرمایا: ہاں، اُن کے قیدیوں سے بھی اُن کے غیر کے قیدیوں میں سے بھی۔ کیونکہ آنجنابؑ کا ارشاد ہے کہ تم اُن سے اُس چیز کا معاملہ (خرید و فروخت) کرو جس کے ساتھ وہ خود معاملات کرتے ہیں۔ (یہ موثر الذکر دوستیہ فوائد شمسہ میں نوے مسائل کے علاوہ ہیں) شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ جناب سید نے (اللہ انکو زندہ و سلامت رکھے) یہ بھی فرمایا: ”حضرت کا ظہور رکن و مقام کے درمیان مکہ معظمہ سے طاق سال (جو در تیسیم نہ ہو) کے مثلاً ۱-۳-۵ وغیرہ وغیرہ میں ہوگا مؤمنین منتظر رہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! میں یہ چاہتا ہوں کہ اب آپ ہی کے زیر سایہ حاضر رہوں، تاہینکہ خداوند عالم حضرتؑ کو ظہور کا اذن عطا فرمائے۔؟

آپ نے فرمایا: تمہاری وطن والہی کے بارے میں پہلے ہی میرے پاس آنجنابؑ کا حکم آچکا ہے جس کی مخالفت ہمارے لیے نامکن ہے۔ تم عیالدار ہو اور تمہیں اُن سے جدا ہونے کا کافی مدت گزر چکی ہے، مزید اُن سے دور رہنا تمہارے لیے جائز نہیں ہے۔ یہ سن کر میں بہت متاثر ہوا اور رونے لگا۔ پھر عرض کیا: کیا یہ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں حضرتؑ سے رجوع کیا جائے؟

آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: اچھا جو کچھ میں نے یہاں دیکھا یا سنا ہے اس کو دوسروں سے بیان کرنے کی اجازت ہے یا یہ بھی نہیں؟

آپ نے فرمایا: اس میں کوئی مضائقہ نہیں، تم مؤمنین سے بیان کر سکتے ہو تاکہ اُن کے دل مطمئن رہیں، سوائے فلاں فلاں امور کے جن کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔

میں نے عرض کیا: حضرتؑ کے جمال مبارک کی زیارت نصیب ہو سکتی ہے؟

آپ نے فرمایا: یہ بھی ممکن نہیں، لیکن ہر مومن مخلص حضرتؑ کو دیکھتا ہے لیکن پہچانتا نہیں، کہ یہ امام زمانہؑ ہیں۔

میں نے عرض کیا: میرے سردار! میں تو حضرتؑ کے مخلص غلاموں میں سے ہوں لیکن زیارت سے محروم نہیں ہو سکا۔

آپ نے فرمایا: تم نے دوسرے حضرتؑ کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔ ایک تو اُس وقت جب پہلی مرتبہ تم سامرہ آئے تھے اور تمہارے ہمسفر لوگ تم سے آگے بڑھ گئے تھے۔ تم ایک ایسی نہر پر پہنچے جس میں پانی نہ تھا، وہاں تم نے سفید و سیاہ رنگ کے گھوڑے پر ایک سوار کو آتے ہوئے دیکھا تھا جن کے ہاتھ میں ایک لانا سا نیزہ تھا۔

اُس کی سنان و مشتقی تھی تم دیکھ کر ڈر گئے تو اُنھوں نے تمہارے پاس آکر کہا کہ خوف نہ کرو چلے جاؤ تمہارے ساتھی فلاں درخت کے نیچے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

سید صاحب کے اس بیان سے سارا واقعہ مجھے یاد آ گیا میں نے عرض کیا: بیشک ایسا ہی ہوا تھا۔ پھر سنا: دوسری مرتبہ جب تم اپنے استاد دانیسی کے ہمراہ دمشق سے مصر کی جانب جا رہے تھے اور قافلہ سے جدا ہو گئے تھے، تم پر بہت خوف طاری تھا اُس وقت سفید پیشانی کے گھوڑے پر ایک سوار آئے تھے جن کے ہاتھ میں نیزہ تھا اُنھوں نے فرمایا تھا کہ دروست

تھمارے دامنی جانب جو دیہات ہے اس میں جا کر شب بسر کرو وہاں کے لوگوں سے بلاخوف اپنا مذہب ظاہر کر دینا کیونکہ یہ چند دیہات جو دمشق کے جنوب میں واقع ہیں ان کے باشندے سب کے سب مومنین مخلصین ہیں اور طریقہ امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب و ائمہ معصومین علیہم السلام سے متمسک ہیں۔

اتنا بیان کر کے سید صاحب نے مجھ سے دریافت کیا: اے ابن فاضل! کیا ایسا ہوا تھا؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں، ایسی صورت پیش آئی تھی۔ پھر میں وہاں گیا، شب بھر بڑے آرام سے سویا، اُنھوں نے میری بڑی عزت کی، جب میں نے اُن سے اُنکا مذہب پوچھا تو اُنھوں نے صاف کہہ دیا کہ ہم امیر المومنین، وصی رسول رب العالمین اور اُن کی ذریت ائمہ معصومین علیہم السلام کے مذہب پر ہیں۔ میں نے اُن سے یہ بھی پوچھا کہ تم نے اس مذہب کو کیسے اختیار کیا اور کس نے تمہاری رہبری کی؟

اُن لوگوں نے جواب دیا تھا کہ جب حضرت ابوذر غفاریؓ رکو مدینہ منورہ سے نکلا گیا اور شام بھیجا گیا تو معاویہ نے اُنھیں ہماری طرف نکال باہر کیا، تو وہ اس سرزمین پر آ گئے۔ بس اُن ہی کی وجہ سے اللہ کی برکتیں ہمارے شامل حال ہوئیں۔

پھر میں نے بھی اُن لوگوں سے اپنا مذہب ظاہر کر دیا تھا۔ جب صبح ہوتی تو میں نے ان لوگوں سے خواہش ظاہر کی کہ مجھے میرے قافلے تک پہنچا دیا جائے۔ اُنھوں نے دو آدمی میرے ساتھ کر دیے جنھوں نے مجھے قافلے تک پہنچا دیا۔

سید صاحب سے میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام حج کے لیے تشریف لے جاتے ہیں؟

اُنھوں نے فرمایا: اے ابن فاضل! تمام دنیا مومنین کے لیے ایک قدم ہے تو پھر ان حضرت کا کیا ذکر ہے جن کے وجود کی برکت سے اور اُن کے آباؤ اجداد علیہم السلام کے قدم میں منت لزوم کی برکت سے عالم کا وجود ہوا ہے۔ ہاں حضرت ہر سال حج ادا فرماتے ہیں اور مدینہ و عراق و طوس میں اپنے آباؤ اجداد معصومین کی زیارت کر کے یہاں واپس تشریف لاتے ہیں۔

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ اب تم بلا تاخیر عراق واپس جاؤ اور جلد بلاد مغرب سے رخصت ہو جاؤ اور مجھے آپ نے پانچ درہم عطا فرمائے جن پر یہ تحریر کندہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ اللَّهُ مُحَمَّدٌ بْنُ الْحَسَنِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِأَمْرِ اللَّهِ“

وہ درہم میرے پاس تبرکات ایک محفوظ ہیں۔

پھر اُنھوں نے مجھے اُن ہی کشتیوں کے ساتھ واپس کر دیا جن کے ذریعے سے میں آیا تھا۔ یہاں تک کہ بربر کے اُس شہر تک پہنچ گیا جہاں سے میں داخل ہوا تھا۔ یہاں پہنچ کر میں نے وہ جو اور گندم جو میرے ساتھ تھے ایک سو چالیس سونے کے دیناروں میں فروخت کیے اور سید صاحب کے حکم کے مطابق میں نے اندلس کا راستہ اختیار نہیں کیا، بلکہ مغربی شہر طرابلس پہنچا اور وہاں کے حاجیوں کے ہمراہ مکہ پہنچ کر حج سے فراغت پا کر عراق آ گیا۔ اب یہ ارادہ ہے کہ تاحیات نجف اشرف میں قیام کروں اور یہیں موت آجائے۔

شیخ زین الدین علی بن فاضل مازندرانی کا بیان ہے کہ میں نے جزیرہ خضراء میں علامہ امینی سے صرف پانچ علماء کا تذکرہ سنا تھا۔ سید مرتضیٰ موسوی، شیخ ابو جعفر طوسی، محمد بن یعقوب کلینی، ابن بابوی قمی اور شیخ ابوالقاسم جعفر بن سعید حلی۔

(نوٹ:) یہاں ہم چند حکایتیں اور لکھتے ہیں جنہیں ہم نے اپنے قریبی زمانے کے لوگوں سے سنا ہے:-

۱ مولانا احمد اردبیلی کی ملاقات امام

بہت سے لوگوں نے سید فاضل امیر عظام سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ: ایک شب میں روضہ نجف اشرف کے صحن میں تھا۔ شب کا زیادہ حصہ گزر چکا تھا اور میں صحن کے اندر ادھر ادھر پھر رہا تھا کہ دیکھا، ایک شخص روضہ مقدسہ کی طرف جا رہا تھا۔ میں بھی اس کی طرف بڑھا اور قریب جا پہنچا تو دیکھا کہ وہ میرے استاد فاضل و عالم تقی و زکی مولانا احمد اردبیلی ہیں یہ جان کر میں نے اُن سے خود کو چھپا لیا۔ دیکھا کہ وہ روضہ اقدس کے دروازے پر پہنچے، روضے کا دروازہ مقفل تھا، مگر اُن کے پیچھے ہی کھل گیا اور وہ روضے میں داخل ہو گئے۔ میں نے کان لگا کر سنا تو معلوم ہوا کہ وہ کسی سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ روضے سے باہر آ گئے اور دروازہ بند ہو گیا۔ وہ نجف اشرف سے کوفہ کی جانب روانہ ہوئے، میں بھی اُن کے تعقب میں چل دیا، مگر اس طرح کہ وہ مجھ نہ دیکھ سکیں۔ وہ مسجد کوفہ میں داخل ہوئے اور اس محراب کے پاس پہنچ گئے جہاں امیر المومنین علیہ السلام نے شہادت پائی تھی۔ وہاں دیر تک ٹھہرے رہے پھر مسجد سے نکل کر نجف اشرف کا رخ کیا۔ میں بھی پیچھے پیچھے چلتا رہا، ابھی وہ مسجد حنّانہ پہنچے ہی تھے کہ مجھے کھانسی آگئی جسے میں ضبط نہ کر سکا۔

آواز سن کر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور مجھے پہچان کر پوچھا کہ تم میرے علامہ ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

- آپ نے فرمایا: تم یہاں کیا کر رہے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جب آپ روضہ مقدس میں داخل ہوئے تھے میں اُسی وقت سے آپ کے نقش قدم پر چلا آ رہا ہوں، اور میں آپ کو صاحب قبر (امیر المومنین) کی قسم دیتا ہوں کہ آپ کے اس شب میں جو کچھ درپیش آیا ہے شروع سے آخر تک سب بتا دیجیے۔
- آپ نے فرمایا: اچھا، میں اس شرط پر بتاتا ہوں کہ جب تک میں زندہ ہوں کسی کو نہ بتانا۔ اور آپ نے جب مجھ سے پکا عہد لے لیا تو فرمایا: سنو! میں چند مسائل پر غور کر رہا تھا جب کچھ نتیجہ خاطر خواہ نہ برآمد ہوا تو سیدھا حلال شکلات امیر المومنین علیہ السلام کی بارگاہ میں پہنچ گیا۔ روضہ کا دروازہ قفل تھا لیکن میرے پہنچنے ہی بغیر کسی کلید کے کھل گیا، جیسا کہ تم نے دیکھا ہوگا۔ میں نے روضہ میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی جناب میں دعا کی کہ میرے مولا مجھے سوالات کا جواب عطا فرمادیں تو مطمئن ہو جاؤں، معاذ قبر مبارک سے ناگاہ آواز آئی کہ مسجد کو نہ جاکر اپنے زمانے کے امام سے مسائل کا حل دریافت کرو۔ چنانچہ میں محراب مسجد کو نہ میں گیا، وہاں امام زمانہ موجود تھے، آنجناب سے مسائل دریافت کیے، اور اب میں مطمئن ہو کر اپنے گھر جا رہا ہوں۔

۲ امیر اسحاق استرآبادی

- مجھ سے میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میرے زمانے میں ایک مرد شریف و صالح جن کا نام امیر اسحاق استرآبادی تھا، نے چالیس حج پایادہ کیے تھے، اُن کے لیے لوگوں میں مشہور تھا کہ انھیں طے الارض (زمین کا اُن کے لیے پیٹ جانا) درپیش آتا تھا۔
- چنانچہ ایک مرتبہ جب وہ اصفہان آئے تو میں نے اُن سے ملاقات کی اور دریافت کیا کہ لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کو طے الارض ہوتا ہے، کیا یہ درست ہے؟
- اُنھوں نے جواب دیا: (ہاں) اس کا سبب یہ ہے کہ ایک سال میں دیگر حاجیوں کے ساتھ بیت اللہ الحرام کی طرف حج کے لیے چل دیا، جب ہمارا قافلہ مکہ مکرمہ سے سات یا نو منزل کے فاصلے پر تھا تو میں قافلے سے بچھڑ گیا۔ اور اس عالم تنہائی میں راستے اور قافلے کی تلاش میں حیران و پریشان تھا، مزید برآں شدتِ پیاس نے بھیجیں کر دیا، جب پریشانی زیادہ لاحق ہوئی اور زندگی سے مایوس ہونے لگا تو ناچا دمیں نے آواز دی "اے صالح اور اے ابو صالح! اللہ آپ پر رحمت نازل فرمائے، مجھے راستہ بتا دیجیے" اتنا کہنا تھا کہ صحرا کے بالکل آخری سرے پر مجھے ایک بزرگ نظر

دیکھتے ہی دیکھتے جب وہ قریب پہنچے تو وہ ایک جوان خوب رو اور خوش پوشاک گندمی رنگ، وضع قطع میں شریف، اونٹ پر سوار پانی کا مشکیزہ لیے چلا آ رہا ہے۔ میں نے اُن کو سلام کیا، اُنھوں نے جواب سلام دیا۔

- پھر مجھ سے پوچھا: تم پیاسے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں۔
- چنانچہ اُنھوں نے میری طرف مشکیزہ بڑھا دیا۔ میں نے لیسکر پانی پیا۔
- پھر اُنھوں نے دریافت کیا: تم اپنے قافلے میں پہنچنا چاہتے ہو؟
- میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

اُنھوں نے مجھے اپنے ساتھ ملنے پر بٹھالیا اور مکہ کی جانب رخ کیا اور روانہ ہو گئے۔ میرا معمول تھا کہ روزانہ حرزِ ربانی "پڑھا کرتا تھا چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کیا، تو اُنھوں بعض مقامات پر مجھے ٹوکا اور فرمایا، یہ نہیں، بلکہ اس کو اس طرح پڑھو۔ ابھی تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ اُنھوں نے ایک مقام پر پہنچ کر دریافت کیا: اس مقام کو پہنچاتے ہو؟

جب میں نے اسے پہچاننے کے لیے ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو معلوم ہوا کہ ابیں اہلِ طبع پہنچ چکا ہوں۔

اُنھوں نے فرمایا: اچھا، اب تم اُتر جاؤ۔ میں اُتر گیا، اور پلٹ کر دیکھا تو وہ نگاہوں سے غائب ہو چکے تھے۔

اب مجھے محسوس ہوا کہ وہ امام قائم علیہ السلام تھے۔ مجھے اُن کی حیرانی اور انھیں نہ پہچانے پر بڑا انسوس اور ندامت ہوئی۔ الغرض جب ہمارا قافلہ مکہ پہنچا اور اہل قافلہ نے مجھے دیکھا، درآنحالیہ وہ لوگ میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے، تو اُنھوں نے مشہور کر دیا کہ مجھے طے الارض ہوا ہے۔

راوی کا بیان ہے کہ میرے والد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے آنجناب کے سامنے حرزِ ربانی پڑھا اور آپ نے اس کی تصحیح فرمائی اور پڑھنے کی اجازت دی۔ واللہ

۳ میرزا محمد استرآبادی

سید الشہ فاضل الکامل میرزا محمد استرآبادی سے روایت ہے، اُنھوں نے بیان کیا کہ ایک شب میں بیت الحرام کا طواف کر رہا تھا کہ ناگاہ ایک خوب صورت نوجوان تشریف لاتے اور طواف کرنے لگے۔ جب میرے قریب پہنچے تو اُنھوں نے ایک سرخ گلاب کے پھولوں کا گلہ رستہ مجھے دیا، حالانکہ اُس وقت اُس کا موسم نہ تھا۔ میں نے بڑی خوشی سے لیسکر سونگھا اور دریافت کیا: اے میرے سردار!

- یہ کہاں سے دستیاب ہوا ؟
- انھوں نے فرمایا: خرابات (کھنڈرات) سے۔
- یہ فرما کر وہ غائب ہو گئے اور مجھے نظر نہ آئے۔

ایک قاشانی کا واقعہ

(۴)

اہل بیان بختِ اشرف میں سے کچھ لوگوں نے مجھ سے بیان کیا کہ قاشان کا ایک شخص حج بیت اللہ کے قصد سے چلا اور جب وہ بختِ اشرف پہنچا تو شدید بیمار ہو گیا، یہاں تک دونوں پاؤں خشک ہو گئے اور چلنے پھرنے کے قابل نہ رہا۔ اُس کے رفقاء سفر نے اُسے ایک مرد صالح کے پاس چھوڑ دیا، جو روضۂ مقدسہ کے اندر مدرسے کے ایک کمرے میں رہا کرتا تھا، اور خود وہ لوگ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔

وہ مرد صالح اُس قاشانی کو روزانہ اپنے حجرے میں بند کر کے درِ بخت کی تلاش میں صحران کی طرف چلا جاتا، ایک دن اُس قاشانی نے اُس مرد صالح سے کہا: میں اس حجرے میں رہتا رہتا تنگ آ گیا ہوں، آپ مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں اور صحرائیں کسی مقام پر بٹھا کر خود آپ جہاں چاہیں چلے جائیں۔

اُس نے یہ بات منظور کر لی اور مجھے اپنے ساتھ لیجا کر مقام قائم علیہ السلام پر بٹھا دیا جو بختِ اشرف کی آبادی سے باہر تھا۔ اس نے وہاں حوض میں اپنی قمیص دھو کر ایک درخت پر خشک ہونے کے لیے ڈال دی اور خود صحران کی طرف روانہ ہو گیا، اور میں محزون و مغموم بیٹھا ہوا یہ سوچتا رہا کہ آخر میرا انجام کیا ہوگا۔

اتنے میں میری نظر ایک خوش شکل گندمی رنگ کے جوان پر پڑی، جو صحن میں داخل ہوا اور مجھ پر سلام کیا اور امام قائم علیہ السلام کی عمارت میں داخل ہو گیا۔ وہاں اُس نے نہایت خضوع و خشوع کے ساتھ چند رکعات نماز پڑھی۔ بعد از رخت میرے پاس آیا اور میرا حال دریافت کیا میں نے کہا: میں تو ایسے مرض میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ نہ تو یہ مرض ہی جاتا ہے اور نہ میں تڑپا ہوں کہ اس سے سچپا چھٹے۔

• اُس نے کہا: غم نہ کر اللہ تجھے دونوں امور عطا فرمائے گا۔

جب وہ جوان یہ کہہ کر چلا گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ قمیص زمین پر گر گئی ہوئی ہے، تو بساحت میں نے اٹھ کر وہ قمیص اٹھالی اور اُسے دھو کر پھر درخت پر ڈال دیا، اب مجھے خیال آیا کہ میں تو اُن کے قابل نہ تھا، یہ کیا ہوا گویا میں مریض ہی نہ تھا لیکن مجھ گیا کہ وہ امام قائم تھے۔ یہ خیال آتے ہی میں باہر صحن

کی طرف دوڑا، مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اب تو مجھے سخت ندامت ہوئی۔

کچھ دیر کے بعد جب وہ مرد صالح صحرائے واپس آیا تو مجھے دیکھ کر حیران ہو گیا۔ اور مجھ سے دریافت کیا کہ یہ کیسے ہو گیا۔ ؟

میں نے سارا قصہ بیان کر دیا، تو وہ بھی اپنی محرومی پر افسوس کرنے لگا، پھر میں اُس کے ساتھ حجرے میں واپس آ گیا۔

لوگوں کا بیان ہے کہ وہ اپنے رفقاء حج کی دلیپی تک معتمد رہا۔ جب وہ لوگ واپس آ گئے اور اُس نے اُن کو دیکھا تو پھر بیمار پڑ گیا اور مر گیا اور اُسے صحن میں دفن کر دیا گیا۔ اس طرح امام قائم علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ دونوں امور سوچائیں گے تو وہ قول اس طرح درست ہو گیا کہ قصہ اہل بخت میں بہت مشہور ہے۔ مجھ سے وہاں کے ثقہ لوگوں نے بیان کیا۔

بحرین میں ایک انار پر خلفاء الراجمہ کے نام مع کلمہ شہادتین تحریر تھا

(۵)

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا بیان ہے کہ میں نے بعض معتد اور ثقہ افاضل سے سنا ہے کہ: جس وقت بحرین انگریزوں کی حکومت میں تھا تو انھوں نے ایک مسلمان کو اس خیال سے بحرین کا حاکم مقرر کر دیا تاکہ مسلم حکمران کی وجہ سے وہاں کے تعمیری و اصلاحی حالات قابلِ اطمینان رہیں مگر جس مسلمان کو حاکم مقرر کیا تھا وہ پکا ناصبی (دشمنِ اہل بیت) تھا اور اُس کا وزیر اُس سے بھی زیادہ ناصبی اور دشمنِ اہل بیت رسول تھا۔ اور ہمیشہ بحرین کے مومنین کے درپے اذیت رہتا۔ اور نواحِ بدو و مکرو و جیلہ کر کے انھیں نقصان پہنچا رہتا تھا۔

ایک روز اُس نے بحرین کے حاکم کو ایک ایسا انار پیش کیا جس پر یہ عبارت کندہ تھی:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ الْوَبُكِيُّ وَعُمَرُ وَعِثْمَانُ وَعَلِيٌّ خُلَفَاءُ رَسُولِ اللَّهِ“

حاکم نے جب اس انار کو دیکھا اور غور کیا تو سمجھ گیا کہ اس پر کچھ کندہ ہے وہ قدرتی تحریر ہے جو اصلاً انار کے ساتھ منقش ہے۔ اس کا تعلق کسی انسان کی کارگری سے نہیں ہو سکتا۔ وہ متعجب ہو کر وزیر سے کہنے لگا کہ یہ تحریر رافضیوں کے مذہب کو جھٹلانے کے لیے بڑی روشن دلیل ہے اور بڑی مضبوط و قوی حجت ہے۔ سب ان لوگوں کے متعلق تمھاری کیا رائے ہے ؟

وزیر نے کہا: یہ بڑے ہی متعجب لوگ ہیں دلیلوں کو بھی جھٹلا دیتے ہیں، تاہم مناسب

کہ ان کو طلب کریں اور یہ انار دکھائیں۔ اگر انھوں نے اس کو تسلیم کر لیا اور اپنے مذہب کو چھوڑ دیا تو آپ کو بڑا ثواب ملے گا اور اگر انکار کیا اور اپنے ہی مذہب پر جمے رہے تو انھیں ان تین صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار کرنے کا حکم دیجیے۔ وہ جس کو چاہیں اپنے لیے پسند کر لیں۔

(۱) یا تو جزیہ دیں اور ذلیل ہو کر رہیں۔

(۲) یا اس دلیل کا جواب لائیں (جو بشکل انار سامنے ہے)

(۳) یا ان میں سے مردوں کو قتل کر دیا جائے اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنایا جائے، اور ان کا مال، مالی غنیمت شمار کیا جائے۔

وزیر کی یہ رائے حاکم بھرن کو پسند آئی اور بڑے بڑے علماء، فضلاء و اخبار اور نجباء سادات نیکوکار کو حاضر ہونے کا حکم دیا گیا۔ جب سب جمع ہو گئے تو ان کے سامنے وہ انار پیش کیا اور کہا کہ آپ لوگ اس کا شافی جواب دیں، ورنہ تم سب کو قتل کر دیا جائے گا، تمہاری عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا جائے گا اور تمہارا سب مال و اسباب ضبط کر لیا جائے گا۔ ورنہ آپ لوگ جزیہ دینا قبول کریں اور کفار کی طرح ذلت کے ساتھ زندگی بسر کریں۔

جب انھوں نے یہ سب کچھ سنا تو ان میں سے جو سب سے زیادہ مقتدر حضرات تھے وہ کہنے لگے کہ اے امیر! ہم تین روز کی مہلت مانگتے ہیں لیکن ہے کہ ہم اس کا خاطر خواہ جواب لے آئیں جس سے آپ راضی ہو جائیں اور ہماری دلیل کو تسلیم کر لیں۔ اگر ہم تین روز میں جواب نہ پیش کر سکے تو پھر آپ کو اختیار ہوگا، جو سلوک چاہیں ہمارے ساتھ کریں۔

حاکم نے ان کی یہ درخواست منظور کر لی اور یہ لوگ وہاں سے نہایت خوفزدہ اور حیرت کے عالم میں واپس لوٹے اور اپنا ایک جلسہ منعقد کیا، اتفاقاً رائے سے یہ ملے پایا کہ شہر کے صالح اور زاہد اشخاص میں سے دس آدمیوں کا انتخاب کیا جائے، پھر ان کس میں سے بھی تین اشخاص منتخب کر لیے جائیں چنانچہ ایسا ہی کیا اور تین آدمیوں کا انتخاب عمل میں آیا۔ پہلے دن ان تینوں میں سے ایک صاحب کو اس کام پر مامور کیا گیا کہ آج شب کو جنگل میں جا کر عبادت الہی میں مشغول رہیں بعد حضرت حجت علیہ السلام سے استغاثہ کریں شاید حضرت اس مصیبت سے نجات کا کوئی طریقہ تعلیم فرمائیں۔

بہر حال وہ صاحب صبح اٹھ گئے اور تمام شب خضوع و خشوع کے ساتھ عبادت اور تضرع و زاری میں گزار دی اور بارگاہ الہی میں رعائیں کیں۔ حضرت حجت علیہ السلام سے فریاد کرتے رہے مگر خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہوا اور ناکام واپس ہوئے۔ پھر دوسری شب کو دوسرے بزرگ گئے، وہ بھی شب بھر ہی عمل بمالائے اور نامراد واپس ہوئے، اب تو مومنین کی بے قراری بڑھ گئی۔ پھر تیسری شب کو تیسرے بزرگ جو بڑا متقی و پرہیزگار اور فاضل تھے جن کا نام محمد بن عیسیٰ تھا، سرو پا برہنہ صبح اٹھ نکل کھڑے ہوئے زلت

بہت اندھیری تھی، رو رو کر دعائیں کرتے رہے اور امام زمانہ سے استغاثہ کیا کہ ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے۔ جب شب کا آخری حصہ آیا تو انھوں نے ایک آواز سنی کہ کوئی یہ خطاب کر رہا ہے کہ: ”اے محمد بن عیسیٰ! تمہاری یہ کیا حالت ہے اور اس وقت صبح اٹھ کیوں آہ و زاری کرتے ہو؟“

• انھوں نے جواب دیا کہ مجھے میرے حال پر رہنے دو میں ایک بڑی مصیبت کا مارا یہاں اپنے امام سے مدد کا طالب ہوں بس انکی خدمت میں اپنی مصیبت کو پیش کروں گا۔
• پھر آواز آئی ”اے محمد بن عیسیٰ! میں ہی صاحب الامر ہوں تم اپنی حاجت بیان کرو۔“
• محمد بن عیسیٰ نے کہا: اگر آپ ہی صاحب الامر ہیں تو سارا قصہ آپ خود ہی جانتے ہیں مجھے بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

• آپ نے فرمایا: ہاں تم ٹھیک کہتے ہو جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو تمہیں حاکم نے ڈرایا، دھمکایا ہے مجھے معلوم ہے۔

• محمد بن عیسیٰ کہتے ہیں کہ یہ کلام معجز بیان سن کر میں اس جانب رخ کیا جس طرف سے یہ آواز آئی تھی اور عرض کیا: اے میرے مولا! جب سب کچھ آپ کو معلوم ہے تو ہم سے اس مصیبت کو دفع کیجیے کیونکہ آپ ہی ہمارے ملجا و ماویٰ اور اس مصیبت کے دفع کرنے پر بھروسہ قادر ہیں۔

• آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! غور سے سنو! وزیر کے گھر میں ایک انار کا درخت ہے جس وقت اس میں انار آنے لگتے ہیں تو اس وزیر نے مٹی کا ایک سانچہ بنایا ہے اس کے دو حصے ہیں دونوں میں وہ عبارت لکھی ہے، وہ اس سانچے کو انار پر باندھ دیتا ہے انار جیسے جیسے فربہ ہوتا رہتا ہے وہ عبارت اس پر کندہ ہو جاتی ہے جب مکمل انار تیار ہو جاتا ہے تو وزیر اس سانچے کو انار سے الگ کر لیتا ہے۔ لہذا تم لوگ صبح کو حاکم کے پاس جا کر کہو کہ اس کا جواب وزیر کے مکان پر پہنچ کر دیا جائے گا۔ پھر جب حاکم اس بات پر راضی ہو جائے تو تم گھر کے اندر داخل ہو کر دہنی جانب ایک بالاخانہ دیکھو گے۔ حاکم کو اس کے اوپر لیجانا، اگرچہ وزیر اس سے انکار کرے گا، مگر تم اپنی بات پر جمے رہنا، اور وزیر کو اپنے ساتھ رکھنا وہ تم سے پہلے اوپر نہ جانے پائے۔ جب تم بالاخانے پر پہنچو گے تو طاق میں ایک سفید پتیلی رکھی ہوئی دیکھو گے پس اس پر قبضہ کر لینا اسی میں وہ سانچہ موجود ہے پھر انار کو اس کے قالب میں رکھ کر حاکم کو دکھا دینا تو اس کا سارا منہ حاکم پر واضح ہو جائے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے محمد بن عیسیٰ! تم حاکم سے کہنا، اور اب ہمارا دوسرا معجزہ بھی دیکھو وہ یہ ہے کہ وزیر کو حکم دیجیے کہ وہ اس انار کو توڑے جس کے اندر سوائے لاکھ اور دھوئیں کے کچھ نہیں ہے

چنانچہ حاکم کے حکم سے جب وزیر اس انار کو توڑے گا تو وہ راکھ اور دھواں اُڑ کر اُس کے چہرے اور دارمھی کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا اور وہ ذلیل ہو جائے گا۔
 امام علیؑ سلام کی ہدایت کو سن کر محمد بن عیسیٰ کی خوشی کا ٹھکانہ دربار، حضرت کے سامنے کی زمین کو بوسہ دیا اور نہایت مسرت کے ساتھ شہر میں واپس آگئے اور اپنے تمام لوگوں کو کامیابی کی خوشخبری سنائی۔ علیؑ القباہ تمام علماء وغیرہ جمع ہو کر حاکم کے پاس جا پہنچے اور محمد بن عیسیٰ نے امام علیؑ سلام کی ہدایت کے مطابق وہ سب باتیں حاکم پر ظاہر کر دیں۔

جب حاکم نے وزیر کی اس چالاکی کا عملاً یقین کر لیا اور اس کا سارا مکر و حیلہ حاکم پر ظاہر ہو گیا تو اس نے محمد بن عیسیٰ سے پوچھا کہ یہ بتاؤ یہ سب کچھ تم کو کس نے بتایا؟
 اُنھوں نے جواب دیا کہ حجت خدا امام زمان علیؑ سلام نے مجھے مطلع فرمایا ہے۔

حاکم نے دریافت کیا کہ تمھارے امام کون ہیں؟
 اُنھوں نے ہر ایک امام کے نام سے اُسے آگاہ کیا اور مزید جو کچھ بتانا تھا سب بتا دیا۔
 حاکم نے کہا: آپ اپنا لمعہ بڑھائیے تاکہ میں اس مذہب پر بیعت کروں۔

یہ کہہ کر حاکم نے کلمہ پڑھا:
 رَا شَہِدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاَنَّ عَلِيًّا وَّرِیّ

اللّٰهُ وَ وَصِیُّ رَّسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِکَ وَفُضِّلِ

پھر باقی ائمہ علیہم الصلوٰت والسلام میں سے ہر ایک کا نام لیکر اُن کی امامت و ولایت کا اقرار کیا اور بہترین صاحب ایمان ہو گیا۔ اور اس مکار وزیر کو قتل کر دیا۔ نیز اہل بحرین سے معذرت چاہی اور اُن کے ساتھ اعزاز و اکرام سے پیش آنے لگا۔

یہ واقعہ اہل بیان بحرین میں بہت مشہور ہے اور فاضل و متقی محمد بن عیسیٰؑ کی قبر بھی وہیں ہے جس کی زیارت کے لیے لوگ بکثرت آتے رہتے ہیں۔

بَحَارُ الْاَنْوَارِ



بَاب ۲۵

بِسْت وِیْنَجِم



علامات ظہور خروج سفیانی
 اور خروج دجال کا ذکر

باب ۲۵

علامات ظہور، خروجِ سفیانی اور خروجِ دجال کا ذکر

نزولِ حضرت عیسیٰ اور امام قائمؑ
کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

(۱)

ملاحقانی نے جلودی سے، انھوں نے ہشام بن جعفر سے، ہشام نے حماد سے حماد
عبداللہ بن سلیمان سے (جو کتب ساری کے قاری تھے) روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے
انجیل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف کا ذکر پڑھا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا
اے عیسیٰ ”ارْفَعَكَ اِلٰى شَمْسٍ اَهْبَطْتَ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ لِتُرَىْ اُمَّةٌ ذٰلِكَ
النَّبِيُّ الْعَجَابُ وَلِتَعْلَمَنَّهُمْ عَلَى اللّٰعِيْنَ الدَّجَالِ اَهْبَطْتَ
فِيْ وَقْتِ الصَّلَاةِ لِتَصْلِيَ عَنْهُمْ اِنَّهُمْ اُمَّةٌ مَّرْجُوْمَةٌ“
اے عیسیٰ (میں تمہیں انبی طرٹ اٹھاؤں گا اور پھر تمہیں آخر زمانہ میں نازل کروں گا تاکہ
تم اُس نبی کی امت کے عجائب دیکھو اور دجال ملعون کے مقابلے میں ان کی مدد
کرو تمہیں عین نماز کے وقت پرنازل کروں گا، تاکہ تم ان کی معیت میں نماز بھی
پڑھو، اس لیے کہ وہ امتِ مرجومہ ہیں۔)

(امالی صدوق)

آخر زمانہ میں نیکی کو بدی اور

بدی کو نیکی سمجھا جائے گا

(۲)

ہارون نے ابنِ صدقہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام
سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

”وَكَيْفَ بِكُمْ اِذَا فُسِدَ نِسَاؤُكُمْ وَفُسِقَ شَبَابُكُمْ وَلَمْ تَأْمُرُوا
الْمَعْرُوفَ وَلَمْ تَنْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ“ ؟

آپ نے فرمایا ”و اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہاری عورتیں فاسد ہو جائیں گی اور
تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے، اور جب تم لوگ نیکی کا حکم دینے سے
گریز کرو گے اور کسی کو بُرائی سے منع نہ کرو گے؟“

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

قَالَ ۳: ”نَعَمْ وَشَرُّ مِّنْ ذٰلِكَ“ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا اَمَرْتُمْ بِالْمُنْكَرِ
وَسَهَيْتُمْ عَنِ الْمَعْرُوفِ“

آپ نے فرمایا (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا،) ”بتاؤ، اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال
ہوگا جب تم بُرائی کا حکم دو گے اور نیکی سے روکو گے“

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟

قَالَ ۴: ”نَعَمْ، وَشَرُّ مِّنْ ذٰلِكَ“ كَيْفَ بِكُمْ اِذَا رَاَيْتُمُ الْمَعْرُوفَ
مُنْكَرًا وَ الْمُنْكَرَ مَعْرُوفًا“

آپ نے فرمایا: (ہاں، بلکہ اس سے بھی بدتر ہوگا۔ اُس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب
تم لوگ نیکی کو بدی سمجھنے لگو گے اور بدی کو نیکی سمجھو گے؟)

(قریباً اسناد)

خُفِّ البَيِّدَارِ

(۳)

حنان سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زمین
کے شق ہونے کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

قَالَ ۵: ”اَنَا صُهْرًا عَلَى الْبَرِيدِ عَلَى اُثْنِي عَشْرَ مِيلًا مِنَ الْبُرَيْدِ الَّذِي
يَذَاتُ الْجَيْشِ“

آپ نے فرمایا: (مقام صفراء میں جو مکہ و مدینہ کے درمیان ایک وادی ہے اور ذات الجیش
سے بارہ میل دور ہے)

(قریباً اسناد)

ایک آیت کی تفسیر

(۴)

ابو جارد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قرآن مجید
کی آیت ”وَ اِنَّ اللّٰهَ فَادٍ عَلٰى اَنْ يُنْزِلَ اٰیَةً“ (سورۃ الاحقاف، ۳)
(بیشک اللہ اس پر قادر ہے کہ آیت (نشانی) نازل کر دے)

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا:۔

قَالَ: "وَسَيُرِيكَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ آيَاتٍ مِنْهَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ
وَالدَّجَالُ وَتُرْوَى عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ
مِنْ مَغْرِبِهَا"

آپ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ تمہیں آخری زمانے میں اپنی بہت سی نشانیاں دکھائے گا ان میں
ذابۃ الارض کا ظہور اور دجال کا خروج، حضرت عیسیٰ بن مریم کا آسمان سے
نزول اور آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔)

☆ نیز حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت:
"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا بَاقًا فَتُكْفَرُ"
رے رسول! (کہہ دیجیے کہ وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے) (انعام: ۴۱)

کے متعلق روایت ہے۔ آپ نے فرمایا:
"قَالَ: "مَنْ فُوتَكُمْ" "هُوَ الدَّجَالُ وَالصَّبِيحَةُ" "أَوْ مَنْ تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ"
"وَهُوَ الْخُسْفُفُ" "أَوْ يُلْبِسُكُمْ شَيْعًا" "وَهُوَ اخْتِلَافٌ فِي
الْيَدَيْنِ، وَطَعَنَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَعْضٍ، "وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ
بِأَسْنِ بَعْضٍ" "وَهُوَ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَكُلُّ هَذَا فِي
أَهْلِ الْقِبْلَةِ"

فرمایا (مَنْ فُوتَكُمْ سے مراد دجال کا خروج اور ندائے آسان ہے اور "أَوْ مَنْ تَحْتَ أَرْجُلِكُمْ"
سے مراد زمین کا شق ہونا ہے، اور "أَوْ يُلْبِسُكُمْ شَيْعًا" سے مراد دین
میں اختلاف، ایک دوسرے پر طعنہ زنی ہے، اور "وَيُذِيقُ بَعْضُكُمْ بِأَسْنِ
بَعْضٍ" سے مراد یہ ہے کہ تم لوگ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے اور یہ سب
کچھ اہل قبلہ (مسلمانوں) ہی کے درمیان ہوگا۔) (قرب الاسناد)

۵) ظہور امام قائم اور خروج سفیانی دونوں حتمی ہیں

ابن عینی نے ابن اسباط سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوالحسن امام علی الرضاؑ

نے فرمایا:

"کیا تمہارا خیال ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا ظہور بغیر سفیانی کے ظہور کے

ہو جائے گا؟ ہرگز ایسا نہیں ہوگا بلکہ ظہور امام قائم بھی شقی اور خروج سفیانی

بھی حتمی ہے امام قائم کا ظہور سفیانی کے خروج کے بعد ہی ہوگا۔" (قرب الاسناد)

۴) قبل از ظہور مسلسل کشت و خون

ابن عینی نے برطی سے، برطی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے
آپ نے فرمایا: "قَدْ آمَ هَذَا الْأَمْرَ قَتْلُ بِيُوحٍ"

(ظہور امام قائم سے پہلے قتل بیوح ہوگا)

میں نے عرض کیا: قتل بیوح کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: "دَارِسُ لَا يَفْتَرُ"

(مسلسل کشت و خون)

۷) ظہور قائم سے پہلے چار حادثات

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو
فرماتے ہوئے سنا:

"يَزْعُمُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ أَنَّ جَعْفَرَ بْنَ أَرْعَمَ أَنَّ أَبِي الْقَاسِمِ وَمَا عَلِمَ

جَعْفَرُ بِمَا يَحْدُثُ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَوَاللَّهِ لَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ

تَعَالَى رِجْحِي لِرَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:

"مَا أَدْرِي مَا يَفْعَلُ بِي وَلَا يَكْفُرُ أَنْ أَسْبَحَ إِلَّا مَا يُوحَى إِلَيَّ"

(سورة الاحقاف آیت ۹)

(ابن ابی حمزہ نے یہ سہما کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا خیال تھا کہ میرے

والد (امام موسیٰ کاظم بن امام جعفر) قائم آل محمد ہیں۔ مگر امام جعفر صادقؑ کو کیا

معلوم کہ اللہ کی طرف سے کیا امر ظاہر ہوگا۔ خدا کی قسم اللہ تبارک و تعالیٰ

قرآن مجید میں اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قول نقل فرماتا ہے کہ:

"میں نہیں جانتا کہ میرے یا تمہارے ساتھ کیا کیا جائے گا میں تو مرنے

اُسی کا پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔"

☆ اور امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام بھی فرمایا کرتے تھے کہ:

"أَرْبَعَةُ أَحْدَاثٍ تَكُونُ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ تَدُلُّ عَلَى خُرُوجِهِ

مِنْهَا أَحْدَاثٌ قَدْ مَضَى مِنْهَا ثَلَاثَةٌ وَبَقِيَ وَاحِدٌ"

(قبل قیام قائم چار حادثات ہوں گے جو ان کے خروج کی دلیل ہوں گے ان میں

تین واقعے تو گزر چکے ہیں ایک باقی ہے۔
ہم لوگوں نے عرض کیا: ہم آپ پر قربان، وہ کون کونسے واقعات ہیں جو گزر چکے؟
آپ نے فرمایا:

”رجب خلع فیہ صاحب خراسان ورجب وثب فیہ علی
ابن زبیدہ، ورجب یخرج فیہ محمد بن ابراہیم
بالکوفة“

(ایک وہ رجب جس میں صاحب خراسان نے خلع (خلافت) کیا (یعنی امین
نے مامون کو خلافت و حکومت سے ہٹایا اور اس کا نام سکون اور خطبوں سے
نکالا) پھر رجب آیا تو اُس نے ابن زبیدہ پر حملہ کر دیا (اور امین کو حکومت
سے ہٹا دیا) پھر ماہ رجب آیا تو محمد بن ابراہیم (بن اسماعیل بن ابراہیم
بن حسن بن امام حسن علیہ السلام المعروف بہ ابن طباطبائی) نے کوفہ میں خروج کیا
ہم لوگوں نے عرض کیا اور جو تھا رجب اسی سے متصل ہوگا؟
آپ نے فرمایا: حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے اتنا ہی فرمایا تھا۔
(قرب الاسناد)

۱ زوالِ بنی عباس کی پیشینگوئی

اپنے اسناد کے ساتھ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت
کیا کہ یہ امر فرج اب کتنا قریب ہے؟
آپ نے فرمایا: حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام
سے نقل فرمایا کہ آپ نے فرمایا:

”اول علامات الفرج سنة خمس وتسعين ومائة في سنة
ست وتسعين مائة تخرج العرب اعنتها وفي سنة سبع و
تسعين ومائة يكون الفنا وفي سنة ثمان وتسعين و
مائة يكون الحبل: فقال: اما ترى بني هاشم قد انقلبوا اهلهم اولادهم“
فرمایا (فرج کی پہلی علامت ۱۹۵ھ میں ظاہر ہوگی، پھر ۱۹۶ھ میں اہل عرب کے غنائم
حکومت چھن جائے گی اور ۱۹۷ھ میں فنا ہے اور ۱۹۸ھ میں جلا وطنی ہے۔
”پھر فرمایا“ کیا تم نہیں دیکھتے کہ بنی ہاشم کے اہل و عیال کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا؟
میں نے عرض کیا: ان لوگوں کے لیے جلا وطنی ہے؟

قال: ”وغيرهم، وفي سنة تسع وتسعين ومائة يكشف الله البلاد
انشاء الله وفي سنة مائتين يفعل الله ما يشاء“
آپ نے فرمایا: (دوسروں کے لیے بھی اور ۱۹۹ھ انشاء اللہ ساری بلائیں چھٹ جائیں گی اور
سنہ ۲۰۰ھ میں جو اللہ چاہے گا وہی ہوگا۔)

ہم نے عرض کیا: ہماری جائیں آپ پر قربان، یہ فرمائیں کہ سنہ ۲۰۰ھ میں کیا ہوگا؟
قال: ”لو اخبرت احدا لا خبرتكم ولقد خبرتكم بما
كان هذا من سراجي ان يظهر هذا مني اليكم ولكن
اذا اراد الله تبارك وتعالى اظهار شئ من الخلق لم يقدر
العباد حلى ستوه“

آپ نے فرمایا: اگر میں نے کسی اور کو بتایا ہوتا تو تم کو بھی بتا دیتا۔ اور میرے خیال میں یہ بھی
مناسب نہیں کہ میری طرف سے اس کا اظہار تم پر ہو۔ مگر جب اللہ تعالیٰ کسی
امر کا اظہار چاہے گا تو کوئی شخص اس کو پوشیدہ نہ رکھ سکے گا۔
میں نے عرض کیا: میری جان آپ پر قربان، آپ نے اپنے پدر بزرگوار کا قول نقل کرتے ہوئے
سال کی ابتداء میں فرمادیا تھا کہ آلِ فلاں کی حکومت فلاں اور فلاں پر ختم ہو جائے
گی اور ان دونوں کے بعد آلِ فلاں کی حکومت نہیں رہے گی۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا تھا۔
میں نے عرض کیا: اللہ آپ کو اچھا رکھے، یہ بتائیں کہ جب آلِ فلاں کی حکومت ختم ہو جائیگی تو پھر کیا
قریش میں سے کسی شخص کی حکومت قائم ہوگی؟
آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر کیا ہوگا؟
آپ نے فرمایا: وہی ہوگا جو تم اور تمہارے اصحاب کہتے ہو۔
میں نے عرض کیا: یعنی خروجِ سفیانی؟
آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر قیامِ قائم؟
آپ نے فرمایا: اللہ جو چاہے گا کرے گا۔

میں نے عرض کیا: پھر تو آپ ہی وہ (قائم) ہیں
آپ نے فرمایا: لا حول ولا قوة الا باللہ۔ اور فرمایا: اس (امر) قیامِ قائم سے قبل کچھ علامات

ظاہر ہوں گی۔ حرمین یعنی مکہ اور مدینہ کے درمیان حادثہ رونما ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا حادثہ؟
آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلاں شخص آل فلاں میں سے پندرہ آدمیوں کو قتل کرے گا۔

۹ ظہور سے پہلے بے مروتی عام ہوگی

ابی نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ میں آپ پر قربان ہوں میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا ایک جھنڈا ہوگا اور آل عباس کے دو جھنڈے۔ آپ کیا فرماتے ہیں اس کے بارے میں؟

قَالَ: "أَمَّا آلُ جَعْفَرٍ فَلَيْسَ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ وَالْأَبَّاسُ فَإِنَّ لَهُمْ مَلَكًا مَبْطُلاً يُقَرَّبُونَ فِيهِ الْبَعِيدُ وَيُبَاعِدُونَ فِيهِ الْقَرِيبَ وَسُلْطَانُهُمْ عَسِيرٌ لَيْسَ فِيهِ نَيْسِرٌ حَتَّى إِذَا آمَنُوا مَكَرَ اللَّهِ وَآمَنُوا عِقَابَهُ صَبَحَ فِيهِمْ صَبْحَةٌ لَا يَبْقَى لَهُمْ مَنَادٌ يَجْمَعُهُمْ وَلَا يَسْمَعُهُمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ وَرَحْمَتِي إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازَّيَّنَتْ" (سورہ یونس: ۲۲)

آپ نے فرمایا (آل جعفر کو کسی شمار و قطار میں نہیں، لیکن آل عباس کی حکومت دیر تک رہے گی جس میں وہ لوگ دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور بھیجیں گے اور اُن کی حکومت بڑی مشکل سے قائم ہوگی یہ کام اُن کے لیے آسان نہ ہوگا۔ مگر جب یہ لوگ اللہ کے عذاب اور اس کی سزا سے بے خوف ہو جائیں گے تو ان میں ایک آواز بلند ہوگی اور ادھر ادھر اُن لوگوں کا کوئی پکارنے والا نہ ہوگا جو انھیں بلا کر جمع و متحد کرے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "مِثَاسُكَ كَمَا زَمِنْتَ اُس سے اپنے زیورات (نہات و غیرہ) اخذ کر لیے اور مرتین ہو گئی۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کب ہوگا؟

قَالَ: "أَمَّا إِنَّهُ لَمْ يَوْقُتْ لَنَا فِيهِ وَقْتُ وَلَكِنْ إِذَا أَحَدُكُمْ بِشَيْءٍ فَكَانَ كَمَا نَقُولُ: فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَإِنْ كَانَ بَخِيلًا ذَلِكَ فَقُولُوا: صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ

تُوجِرُوا أَمْرَتَيْنِ

آپ نے فرمایا (میں اس کا کوئی وقت مقرر کر کے نہیں بتایا گیا ہے۔ مگر اس کا خیال رکھو) جب ہم تم لوگوں سے کچھ کہیں اور وہ قول پورا ہو جائے تو تم لوگ کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا اور اگر وہ قول پورا نہ ہو تو بھی کہو کہ "اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا" (

اس طرح تم کو دو مرتبہ ثواب ملے گا۔)

ثُمَّ قَالَ: "وَلَكِنْ إِذَا اشْتَدَّتْ الْحَاجَةُ وَالْفَاقَةُ وَأَنْكَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَبَعْدَ ذَلِكَ تَوَقَّعُوا هَذَا الْأَمْرَ صَبَاحًا وَمَسَاءً" پھر فرمایا: (مگر ان جب فقر و فاقہ شدید صورت اختیار کرے گا اور لوگ ایک دوسرے کو نہ پہچانیں گے تو اس وقت صبح و شام اس امر کی امید رکھو۔)

میں نے عرض کیا: فقر و فاقہ تو ہمہ میں آیا، لیکن ایک دوسرے کو نہ پہچانے کا کیا مطلب ہے؟
قَالَ: "يَأْتِي الرَّجُلَ أَخَاهُ فِي حَاجَةٍ فَيُلْقَاهُ بِغَيْرِ الْوُجْهِ الَّذِي يُلْقَاهُ فِيهِ وَيَكَلِّمُهُ بِغَيْرِ الْكَلَامِ الَّذِي كَانَ يَكَلِّمُهُ" آپ نے فرمایا: (جب ایک شخص دوسرے کے پاس جائے گا تو وہ اس خندہ پیشانی سے اس کے ساتھ پیش نہ آئے گا جس طرح وہ پہلے پیش آیا کرتا تھا اور نہ اس اخلاق سے کلام کرے گا جس طرح پہلے بات کیا کرتا تھا۔) (تفسیر علی بن ابیہم)

۱۰ فاسقین اہل قبلہ پر عذاب کا ذکر

ابو جبار و نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل کیا کہ آیت "قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَنْتُمْ عَذَابُ بَنِي آدَمَ أَوْ نَحْنُ أَمْ لَا" (سورہ یونس: ۵۰) لے رسول! (کہہ دیجیے: ذرا غور تو کرو، اگر اُس کا عذاب تم پر کسی رات یا کسی دن آجائے تو مجھ م لوگ اُس میں کیوں جلدی کر رہے ہیں۔)

کے متعلق فرمایا: "فَهَذَا عَذَابٌ يَنْزِلُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى فُسْقَةِ

أَهْلِ الْقَبِيلَةِ وَهُمْ يَجْعُدُونَ نَزْلَ الْعَذَابِ عَلَيْهِمْ"

(آخری زمانے میں فاسقین اہل قبلہ (مسلمان فاسقین) پر نازل ہوگا

جبکہ وہ اپنے اوپر نازل عذاب سے انکار کرتے ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابیہم)

ایک آیت کی تفسیر کے تحت چند پیشگوئیاں اور احادیث

۱۱

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت:
”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مَثَلًا فُوتَ“ (سورہ سبا آیت ۵۰)
(اور لے کاش، تم دیکھتے اُن کو جبکہ وہ گھبرائے ہوتے پھرے گے
اور کوئی جائے قتل نہ پاتے گے۔)

کے متعلق روایت نقل کی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: ”مِنْ الصَّوْتِ، وَذَلِكَ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

(یہ فزع اور خون، آواز سے ہوگی اور آواز آسمان سے آئے گی)

قوله: ”وَ اخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“ (سورہ سبا آیت ۵۰)
(اور انہیں قریبی جگہ سے اخذ کر لیا جائے گا)

قَالَ: ”مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا: (یعنی اُن کے پیروں (قدموں) کے نیچے کی زمین شق ہو جائے گی اور وہ
زمین کے اندر سما جائیں گے)

(تفسیر علی بن ابیہریم)

★ صاحب کشاف نے ابن عباس سے روایت نقل کی ہے، انہوں نے کہا کہ: یہ آیت

خسف بیدار (بیابان میں زمین شق ہونے) کے متعلق نازل ہوئی ہے۔

★ ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت علی بن الحسین اور

حسن بن الحسن بن علیؑ دونوں نے فرمایا کہ اس سے مراد وہ بیابان کا لشکر ہے

جو اپنے قدموں کے نیچے سے عذاب میں مغموم ہوں گے۔

★ مجھ سے بیان کیا عمرو بن مرہ اور حرمان بن اعین نے اور انہوں نے ہاجر مکی

سے سنا اور ہاجر مکی کا بیان ہے کہ میں نے جناب اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بیان

کرتے ہوئے سنا، وہ فرماتی ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد

فرمایا: ”يَعُوذُ عَائِدٌ بِالْبَيْتِ فَيَبْعَثُ إِلَيْهِ جَيْشٌ حَتَّىٰ

إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدِ بِيَدِ الْمَدِينَةِ خَسَفَ بِهِمْ“

آپ نے فرمایا (ایک پناہ لینے والا خانہ کعبہ میں پناہ لیگا اور اس کی گرفتاری کے لیے

لشکر بھیجا جائے گا، جب وہ لشکر بیابان مدینہ پہنچے گا تو زمین شق ہو جائے
گی اور سارا لشکر اُس میں سما جائے گا۔)

★ حذیفہ سیامی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہل مشرق و مغرب کے
درمیان فتنے کا ذکر فرما رہے تھے کہ:

”فَبَيْنَاهُمْ كَذَلِكَ يَخْرُجُ عَلَيْهِمُ السُّفْيَانِيُّ مِنَ الْوَادِي

الْيَابِسِ فِي فُورِ ذَلِكَ حَتَّىٰ يَنْزِلَ دِمَشْقَ فَيَبْعَثُ جَيْشًا

جَيْشًا إِلَى الْمَشْرِقِ وَآخِرًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّىٰ يَنْزِلُوا

بِأَرْضِ بَابِلَ مِنَ الْمَدِينَةِ الْمَلْعُونَةِ، يَعْنِي بَغْدَادَ فَيَقْتُلُونَ

أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ آلَافٍ وَيَفْضَحُونَ أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ

أُمْرَأَةٍ وَيَقْتُلُونَ (سبھا) ثَلَاثَ مِائَةِ كَبْشٍ مِنْ بَنِي

النَّبَّاسِ“

ثُمَّ يَنْجِدُونَ إِلَى الْكُوفَةِ فَيَخْرِبُونَ مَا خَوْلَهَا، ثُمَّ

يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى الشَّامِ فَتَخْرُجُ رَأْيَةُ هُدًى

مِنَ الْكُوفَةِ فَتَلْحَقُ ذَلِكَ الْجَيْشَ فَيَقْتُلُونَهُمْ لَا

يَقِلُّتْ مِنْهُمْ مُخْبِرٌ وَيَسْتَقِذُّونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ

السَّيِّئِ وَالْعَنَائِمِ وَيَحِلُّ الْجَيْشُ الشَّامِي بِالْمَدِينَةِ

فَيَنْتَهِبُونَهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لِبِلَالِهَا

ثُمَّ يَخْرُجُونَ مُتَوَحِّجِينَ إِلَى مَكَّةَ حَتَّىٰ إِذَا كَانُوا بِالْبَيْدِ

بَعَثَ اللَّهُ جِبْرَائِيلَ - فَيَقُولُ: يَا جِبْرَائِيلُ! ارْجِعْ

فَأَبْدِهِمْ، فَيَضْرِبُهَا بِرِجْلِهِ ضَرْبَةً يَخْسَفُ اللَّهُ بِهِمْ

عِندَهَا وَلَا يَقِلُّتْ مِنْهَا إِلَّا رَجُلَانِ مِنْ جَيْشِنَا فَلَذَلِكَ

جَاءَ الْقَوْلُ ”وَعِنْدَ جَيْشِنَا الْخَبَرُ الْيَقِينُ“

فَذَلِكَ قَوْلُهُ: ”وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ“

انحراف فرمایا (ابھی وہ لوگ اسی فتنے میں مبتلا ہوں گے کہ اُن پر سفیانی وادی یابس

اسی وقت (فوراً بعد) خروج کرے گا اور دمشق میں نازل ہوگا، پھر ایک

لشکر مشرق کی طرف روانہ کرے گا اور دوسرا مدینہ کی طرف اور وہ لوگ بر زمین

بابل کے منجوس شہر (بغداد) میں پڑاؤ ڈالیں گے اور وہاں تین ہزار آدمیوں

زیادہ کو قتل کر دیں گے اور ایک سو عورتوں کو بے عزت کریں گے اور بنی عباس کے تین سو جوانوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

پھر وہ کوفہ کی طرف بڑھیں گے اور اس کے قرب و جوار کو تاراج کر دیں گے۔ وہاں سے چل کر شام کی طرف رخ کریں گے۔ اُس وقت ایک ہدایت کا علم کوٹہ برآمد ہوگا اور ان میں کے سب ہی کو قتل کر دے گا، ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑے گا اور ان کے قبضے میں جتنے قیدی اور اموال غنیمت ہوں گے سب کو آزاد کر لے گا۔ اور دوسرا لشکر مدینہ پہنچے گا اور وہاں تین دن اور تین رات تک لوٹ مل کر تاراج کرے گا۔

پھر وہ لشکر وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوگا، جب وہ بیابان میں پہنچے گا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو بھیجے گا اور حکم دے گا کہ: "اے جبرئیل! جاؤ اور ان سب کو نیست و نابود کر دو۔"

جبرئیل وہاں آئیں گے اور اپنا پاؤں زمین پر ماریں گے زمین شق ہو جائیگی اور وہ سارا لشکر اس میں سما جائے گا صرف قبیلہ جہینہ کے دو آدمی بچیں گے۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا....."

اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے۔

☆ اور ہمارے اصحاب نے بھی حالات امام مہدی علیہ السلام میں حضرت امام جعفر صادق اور امام محمد باقر علیہما السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (بحوالہ انوار)

وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ... کی تفسیر

(۱۲)

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے ابو حمزہ سے روایت کی ہے ابو حمزہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے سے قولِ خدا تعالیٰ: "وَإِنِّي لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۲۵)

(اور مقام بعید سے اُن کی اُس تک رسائی کیونکر ممکن ہے)

کی تفسیر کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"وَأَنَّهُمْ طَلَبُوا الْمَسْجِدَ مِنْ حَيْثُ لَا يَنَالُ وَقَدْ كَانَ لَهُمْ مَبْدُؤُا مِنْ حَيْثُ يَنَالُ" (یعنی وہ لوگ مسجد کو تلاش کر رہے تھے جہاں سے نہ پہنچ سکتے تھے اور وہاں سے پہنچ سکتے تھے۔ انکار کیا اور دور کی باتیں نہ کی۔)

خَسَفَ بَيْدَاهُ اور لشکرِ سفیانی

(۱۳)

محمد بن عباس نے محمد بن حسن بن علی بن صباح مدائنی سے، انھوں نے حسن بن محمد بن شعیب سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر بن یزید سے، انھوں نے ابنِ عمر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ فَيَسِيرُ حَتَّى يَمُرَّ بِمَرْيَسٍ، فَيَبْلُغُهُ أَنْ عَامِلَهُ قَدْ قُتِلَ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمَقَاتِلَةَ وَلَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا، ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ حَتَّى يَنْتَهِي إِلَى الْبَيْدَاءِ فَيَخْرُجُ حَيْثُ كَانَ السَّفِيَانُ فَيَأْمُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْخُذَ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ "وَلَوْ تَرَىٰ إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ" وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ وَأَنَّى لَهُمُ التَّنَاوُشُ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ" (سورہ سبا آیت ۵۱)

(جب امام قائم ۱؎ خروج کریں گے تو آپ روانہ ہوں گے اور راستے سے گزریں گے وہاں خیرے لگیں کہ ان کا عامل قتل کر دیا تو آپ واپس ہوں گے اور وہاں پہنچ کر جنگ کریں گے پھر وہاں سے چلیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف بلاتیں گے یہاں تک کہ میداؤ (بیابان) میں پہنچیں گے تو اُدھر سے سفیانی کے دو لشکر خروج کریں گے تو اللہ عز و جل زمین کو حکم دے گا کہ ان لوگوں کو اُن کے قدموں کے نیچے ہی سے نکل لے۔ چنانچہ اللہ عز و جل کا یہ قول ہے جو انہی لوگوں کے لیے نازل ہوا کہ:

"لَا كَاشٍ لَهُمْ تَمَّ دِيكُھُ أَنْ (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوتے

پھر میں گے اور ان کے لیے کوئی جائے فرار نہ ہوگی اور قریب ہی سے انہیں

اخذ کر لیا جائے گا۔ (یعنی، اخذ و امن مکان قریب) (امام قائم کے قریب)

اور وہ کہیں گے کہ ہم اس (حق) یعنی امام قائم پر ایمان لائے۔ مگر اب دور مقام

سے اُن کی اس تک رسائی کیونکر ممکن ہے) "وَقَدْ كُفِرَ بِالْبَعْدِ مِنْ قَبْلِ" (یعنی

جبکہ انھوں نے اس سے قبل (امام قائم کو تسلیم نہ کیا) انکار کیا اور دور کی باتیں نہ کی۔

”سَالِ سَائِلُ بَعْدَ ابِّ وَقِعِ“ کی تفسیر میں امام محمد باقر کا قول

(۱۴)

راوی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید آیت ”سَالِ سَائِلُ بَعْدَ ابِّ وَقِعِ“ (سورہ معارج آیت ۱) کے بارے میں سوال کیا گیا، تو آپ نے فرمایا:

وَنَارُ تَخْرُجُ مِنَ الْمَغْرِبِ وَ مَلَكٌ يَسُوقُهَا مِنْ خَلْفِهَا
حَتَّى يَأْتِيَ مِنْ جِبَةِ دَارِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هَامٍ عِنْدَ مَسْجِدِهِمْ
فَلَا تَدْخُلُ دَارَ ابْنِى أُمِّهِ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَأَهْلَهَا وَلَا
تَدْخُلُ دَارًا فِيهَا وَتَرَى لَأَلَّ مُحَمَّدٍ إِلَّا أَحْرَقَتْهَا وَذَلِكَ
الْمُسَدِّعُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

یعنی (ایک آگ مغرب سے چلے گی اور ایک بادشاہ اُس کو اُس کے پیچھے سے
جرحاً آتا ہوا لائے گا، یہاں تک کہ خانہ سعد بن ہام کے پاس اُن لوگوں کی
مسجد کے قریب جا پہنچے گا اور بنی امیہ کا کوئی گھر بغیر جلانے نہ چھوڑے گا
اور آل محمد پر جن لوگوں نے ظلم کیا ہے اُن سب کو جلا کر خاک کر دیگا اور
وہ امام مہدی علیہ السلام ہوں گے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

حدیث رسول اللہ ص

(۱۵)

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے ابن فضال
سے، انھوں نے طریق بن ناصح سے، انھوں نے ابو حصین سے روایت کیا ہے کہ میں نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ ص
دریافت کیا گیا کہ ساعت (قیامت) کب آئے گی؟

فَقَالَ ص: ”عِنْدَ إِهْمَانٍ بِالْجُؤْمِ وَ تَكْذِيبٍ بِالْقَدْرِ“
آپ نے فرمایا: (جب لوگ (علم، نجوم پر ایمان رکھیں گے اور قضا و قدر (الہی)
کی تکذیب کرنے لگیں گے۔)

جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں تم لوگ بھی خاموشی اختیار کرو

(۱۶)

احمد بن محمد بن عینی علوی نے حیدر بن محمد سمرقندی سے، انھوں نے ابو عمرو
الکنتی سے، انھوں نے حمدویہ بن بشر سے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین
بن خالد سے روایت کی، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام
سے عرض کیا کہ فرزند رسول! عبد اللہ بن بجیرہ ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اس کی تاویل
کرتا ہے میں چاہتا ہوں کہ وہ حدیث آپ کے سامنے بیان کروں؟

آپ نے فرمایا: وہ کونسی حدیث ہے؟

میں نے عرض کیا کہ ابن بکیر کہتا ہے کہ مجھ سے عبید بن زرارہ نے بیان کیا کہ
ایک مرتبہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اُس زمانے میں حاضر تھا
جب محمد بن عبد اللہ بن حسن نے خروج کیا تھا۔ اتنے میں ہمارے اصحاب میں سے ایک
شخص آیا اور اس نے عرض کیا: مولانا! میں آپ پر قربان، محمد بن عبد اللہ نے خروج
کیا ہے اور لوگوں نے ان کی دعوت پر لبیک کہا ہے۔ آپ کیا فرماتے ہیں، کیا خروج
میں اُن کا ساتھ دیا جائے؟

آپ نے فرمایا:

”أَسْكُنْ مَا سَكَنَتِ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ“

(یعنی)

(تم لوگ اُس وقت تک خاموش رہو جب تک زمین و آسمان خاموش ہیں)

عبد اللہ بن بکیر اس کے متعلق کہتا ہے کہ جب یہ معاملہ ہے کہ جب تک آسمان و زمین
ساکت و خاموش ہیں اُس وقت تک خروج ممکن نہیں تو پھر نہ کوئی امام قائم ہوگا اور نہ کوئی خروج کرے گا
حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام
نے درست فرمایا ہے ابن بکیر نے جو اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس وقت تک خاموش رہو
جب تک آسمان و زمین خاموش ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک آسمان سے کوئی ندا نہ
آئے اور جب تک زمین شوق نہ ہو۔

(۱۷) = راوی کا بیان ہے کہ عبداللہ بن بکیر کہہ کرتے تھے کہ خدا کی قسم اگر عبید بن زرارہ پہنچ کہتا ہے کہ (امام ابو عبداللہ علیہ السلام نے یہ فرمایا تھا) تو پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ نہ تو کوئی خروج ہے اور نہ کوئی قاتم۔

راوی کا بیان ہے کہ امام ابو الحسن رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ عبید نے جو حدیث بیان کی وہ درست ہے مگر عبداللہ بن بکیر نے اس کا مطلب نکالا ہے وہ غلط ہے۔ حضرت امام ابو عبداللہ علیہ السلام کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ جیتک آسمان خاموش رہے اور تمھارے امام قائم کے نام کا اعلان نہ کرے اور جیتک زمین خاموش رہے اور لشکر (سفینی) زمین میں نہ دھنس جائے۔

(معانی الاخبار)

آل محمد اور آل ابی سفیان کے درمیان جنگ کی بنیاد

(۱۸)

ابن ولید نے محمد عطار اور احمد بن ادریس سے ایک ساتھ اور انھوں نے اشعری سے، اشعری نے سیاری سے، سیاری نے حکم بن سالم سے، اور حکم نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قَالَ: ”إِنَّا وَآلِ ابْنِ سَفْيَانَ أَهْلُ بَيْتَيْنِ نَعَادِيْنَا فِي اللَّهِ“

آپ نے فرمایا (ہم اور آل ابی سفیان دو گھرانوں سے تعلق رکھتے ہیں ہم دونوں کے درمیان اللہ کے معاملے میں جنگ ہے۔)

”قُلْنَا: مَدَقَّ اللَّهُ وَ قَالُوا كَذَبَ اللَّهُ“

(ہم کہتے ہیں کہ اللہ نے سچ فرمایا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ اللہ نے جھوٹ بولا ہے)

”قَاتَلَ ابُو سَفْيَانَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَاتَلَ مُعَاوِيَةَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَقَاتَلَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَ السَّفِيَانِيُّ يُقَاتِلُ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

(اور اسی بات پر ابو سفیان نے رسول اللہ ﷺ سے جنگ کی، معاویہ نے علی بن ابی طالب سے جنگ کی، یزید بن معاویہ نے حسین بن علی سے جنگ کی اور سفینی امام قائم سے جنگ کرے گا۔) (معانی الاخبار)

دجال کا خروج کہاں ہوگا

(۱۹)

معاویہ بن حکیم نے محمد بن شعیب بن غزو ان سے، انھوں نے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس بلج سے ایک شخص آیا تو آپ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی! تو فلاں فلاں وادی کے بارے میں کچھ واقفیت رکھتا ہے؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: تو اس وادی میں شکتہ و واشکا فتنہ مقام کو بھی جانتا ہے؟ جو ایسا ایسا ہے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔

پھر فرمایا: ”مِنْ ذَٰلِكَ يَخْرُجُ الدَّجَالُ“

(اسی جگہ سے دجال خروج کرے گا)

راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک مبینی شخص سے آپ نے فرمایا: اے سیانی! تم اس شعب گھاٹی سے واقف ہو؟

- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: اُس گھاٹی میں جو فلاں قسم کا درخت ہے اُسے بھی پہچانتے ہو؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: اور اس درخت کے نیچے ایک بڑی چٹان کو بھی دیکھ لے؟
- اس نے عرض کیا: جی ہاں۔
- آپ نے فرمایا: ”فَتِلْكَ الصَّخْرَةُ الَّتِي حَقَّقْتَ الْوُجُوهَ مَوْتِي“

علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(وہی وہ چٹان ہے جس کے نیچے الراج مویٰ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے محفوظ ہیں۔)

(بہار الدرجات)

حرص دنیا اور ریا کاری عام ہوگی

(۲۰)

ابی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے فاضل سے، فاضل نے سکونی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ ۛ سَيَأْتِي عَلَى أُمَّتِي زَمَانٌ تَخْشِي فِيهِ سَرَائِرَهُمْ وَ
تَحْسَنُ فِيهِ عِلَالَتَهُمْ طَمَعًا فِي الدُّنْيَا لَا يُؤَيِّدُونَ
بِهِ مَا عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَكُونُ أَمْرُهُمْ رِيَاءً لَا
يُخَالِطُهُ خَوْفٌ، يَعْتَمِدُ اللَّهُ مِنْهُ بِعِقَابٍ فَيَكْدُ عَوْنَهُ
دُعَاءُ الْغَرِيقِ فَلَا يَسْتَجَابُ لَهُمْ ۛ

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک ایسا وقت بھی آئے گا جس میں لوگوں کا باطن گندہ
ہوگا اور ظاہر اُن کا حسین و خوبصورت ہوگا، دنیا حاصل کرنے کی حرص
میں لگے رہیں گے اور جو (ثواب و اجر) اللہ کے پاس ہے اس کی خواہش
بھی نہ کریں گے، اُن کے ہر کام میں بے دھرمی رہا کاری ہوگی، اللہ تعالیٰ
کی طرف سے اُن پر بالعموم عذاب مسلط ہوگا اور وہ دعاء غریق پڑھتے رہیں
گے مگر اُن کی دعاء قبول نہ ہوگی۔ (ثواب الاعمال)

۲۱) علمائے دین اور فقہاء بدترین ہوں گے

اسناد بالا کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
قَالَ ۛ سَيَأْتِي زَمَانٌ عَلَى أُمَّتِي لَا يَبْقَى مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا رُسْمُهُ
وَلَا مِنَ الْإِسْلَامِ إِلَّا اسْمُهُ، يَسْتَوْنَ بِهِ وَهُمْ
أَعْدَاؤُ النَّاسِ مِنْهُ، مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ
مِنْ السُّدَى، فَقَهَاءُ ذَلِكَ الزَّمَانِ شَرُّ فَقَهَاءِ تَحْتَ
ظِلِّ السَّمَاءِ مِنْهُمْ خَرَجَتِ الْفِتْنَةُ وَالْيَهُودُ تَعُودُ ۛ

آپ نے فرمایا: (میری امت پر ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ جس میں قرآن بطور رسم رہ جائے
گا۔ اسلام کا صرف نام رہ جائے گا، کہنے کو مسلمان ہوں گے مگر اسلام
سے بہت دور ہوں گے، اُن کی مسجدیں آباد نظر آئیں گی مگر ہدایت سے
خالی ہوں گی۔ اُس زمانے کے (علمائے دین و) فقہاء زیر آسمان بدترین
فقیہ ہوں گے، فتنہ اُن ہی کی طرف سے شروع ہوں گے اور پھر اُن ہی کی
طرف پلٹ کر جائیں گے۔ (ثواب الاعمال)

۲۲) اسلام غریبوں میں رہے گا

ابن مغیرہ نے اسناد کے ساتھ سکونی سے اور سکونی نے حضرت امام جعفر صادق
سے، اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:
قَالَ ۛ (إِنَّ) الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا كَمَا بَدَأَ
فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ۛ

آپ نے فرمایا: (بلاشبہ و یقیناً) اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں میں پلٹ کر
جائے گا پس اُن غریبوں کا کیا کہنا، وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔ (اکمال الدین)

غیبتہ نعمانی میں بھی حضرت امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہما السلام
سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (غیبتہ نعمانی)

۲۳) غریبوں میں اسلام

منظر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جعفر بن احمد
سے، انھوں نے عمر کئی سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں حضرت امام رضا علیہ السلام
سے اور آپ نے اپنے آباؤ اجداد سے روایت کئے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ:
"إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَ سَيَعُودُ غَرِيبًا فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ ۛ"

(اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا پس کیا
کہنا غریبوں کا وہ بڑے خوش نصیب ہیں۔) (اکمال الدین)

۲۴) علامہ قبل از ظہور

ابن عساکم نے کلینی سے، انھوں نے قاسم بن عمار سے، انھوں نے اسماعیل
بن عقیق قرظی سے، انھوں نے علی بن اسماعیل سے، انھوں نے عامر بن حمید سے
انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرما
ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

يَقُولُ " الْقَائِمُ مَنْصُورٌ بِالرَّعْبِ مُوْبِدٌ بِالتَّصَرُّطِ لِهَ الْأَرْضِ وَ
تَطْمِئِنُّ لَهَ الْكُنُوزُ وَ يَبْلُغُ سُلْطَانُهُ الْمَشْرِقَ وَالْمَغْرِبَ
وَيُظْهِرُ اللَّهُ بِهِ دِينَهُ وَتُوكِّدُهُ الْمَشْرِقُ كُونُ .
فَلَا يَبْقَى فِي الْأَرْضِ خَرَابٌ إِلَّا عَمَرَ وَيَنْزِلُ رُوحُ اللَّهِ
عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَيُصَلِّيَا خَلْفَهُ

آپ نے فرمایا (امام قائم) رعب و دہرے سے مدد یافتہ ہوں گے، اُن کو ان کی طرف
سے نصرت حاصل ہوگی، اُن کے لیے زمین سمٹ جائے گی اور زمین کے
پوشیدہ خزانے اُن پر ظاہر ہو جائیں گے۔ اُن کی سلطنت سارے مشرق
و مغرب پر پھیل جائے گی، اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے اپنے دین
کو ظاہر و غالب کرے گا خواہ مشرکین اسے کتنا ہی ناپسند کریں۔
پھر زمین پر جتنے غیر آباد اور کھنڈرات ہیں وہ سب آباد ہوں گے، اور
حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام روح اللہ آسمان نازل ہوں گے، اور
وہ امام قائم کی اقتدار میں نماز پڑھیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: فرزند رسول! آپ کے قائم کب ظہور فرمائیں گے؟
قَالَ: " إِذَا تَشَبَهَ الرَّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَالنِّسَاءُ بِالرِّجَالِ ، وَانْتَفَى
الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ
الشُّرُوجَ ، وَفُتِلَتْ شَهَادَاتُ الزُّوْرِ وَرَدَّتْ شَهَادَاتُ
الْعَدْلِ ، وَاسْتَخَفَّتِ النَّاسُ بِالْإِمَاءِ ، وَارْتَكَبَ
الزَّانِمُ ، وَأَكَلَ الرَّبَا ، وَانْتَفَى الْأَشْرَارُ مَخَافَةَ
الْيَسْتَبِيْمِ ، وَخُرُوجِ السَّفِيَانِي مِنْ الشَّامِ وَالْيَمَانِي
مِنْ الْيَمَنِ ، وَخَسَفَ بِالْبَيْدَارِ وَقَتِلَ عِلَادَمُ مِنْ
أَلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ
الْقَامِ اسْمُهُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ النَّعْسِ الزَّكِيَّةِ
وَجَاءَتْ صَيِّعَةٌ مِنَ السَّمَاءِ بِأَنَّ الْحَقَّ فِيهِ وَفِي
شَيْئَتِهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ خُرُوجُ قَائِمِنَا .

آپ نے فرمایا: (جب مرد خود کو عورتوں کے مشابہ اور عورتیں خود کو مردوں کے
مشابہ بنائیں گی۔ اور مرد اپنی خواہش مردوں سے پوری کرنے لگیں گے

اور عورتیں اپنی جنسی خواہش عورتوں سے پوری کرنے پر اکتفا کریں گی،
عورتیں زمین کسی ہوئی سوار یوں پر سوار ہوں گی، جھوٹی گواہیاں قبول کی جائیں
گی اور صاحبان عدل کی گواہیاں مسترد کر دی جائیں گی۔ انسانوں کے خون
کو معمولی سمجھا جائے گا۔ زنا کا ارتکاب (کثرت سے) ہوگا۔ لوگ سود خوروں
کے۔ اشرار کی زبانوں سے لوگ ڈریں گے۔ سفیانی شام سے اور یامانی
سے خروج کریں گے اور یامانی میں زمین شق ہوگی اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک نوجوان جس کا نام محمد بن حسن نفس زکیہ ہے رکن و مقام کے درمیان
قتل کر دیا جائے گا، اور آسمان سے ندا آئے گی کہ حق اس میں (قائم ہیں)
ہے اور اس کے شیعوں میں ہے تو اس وقت ہمارا قائم خروج کرے گا۔

ثُمَّ قَالَ: " فَأَذْخَرَجَ اسْتَدَ ظَمْرُهُ إِلَى الْكَبِيَّةِ وَاجْتَمَعَ
إِلَيْهِ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَ أَوَّلُ مَا
يَنْطِقُ بِهِ هَذِهِ الْآيَةُ " بَقِيَّةُ اللَّهِ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ
كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ " (سورہ ہود آیت ۸۷)

ثُمَّ يَقُولُ: " إِنَّا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ " فَأَذْجَمَ
إِلَيْهِ الْعَقْدُ وَهُوَ عَشَرُ آلَافٍ رَجُلٌ خَرَجَ فَلَا يَبْقَى
فِي الْأَرْضِ مَحْبُودٌ دُونَ اللَّهِ عَقٌّ وَجَلَّ مِنْ ضَمَمٍ وَغَيْرِ
الْأَذْجَمَتْ فِيهِ نَارٌ فَأَخْتَرَقَ ، وَذَلِكَ بَعْدَ غَيْبَةِ
طَوِيلِهِ ، لِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يُطِيعُهُ بِالْغَيْبِ وَيُؤْمِنُ بِهِ
پھر آپ نے فرمایا (اور جب وہ ظہور کرے گا تو کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیک کر کھڑا ہوگا
اس کے قریب اس وقت تین سو تیرہ آدمی جمع ہوں گے اور سب سے پہلی
بات جو اس کے منہ سے نکلے گی وہ یہ آیت ہوگی "وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ" (نشانی)
تم سے بہتر ہے (تمہارے لیے اچھا و فائدہ مند ہے) اگر ایمان والے ہو)
پھر وہ کہیں گے کہ اللہ کی زمین پر میں بقیۃ اللہ (اللہ کی نشانی) ہوں۔
پھر جب دس ہزار آدمی اُن کی بیعت کر لیں گے تو آپ وہاں سے روانہ ہوں
گے۔ اور روئے زمین پر سوائے اللہ کے ہر وہ چیز جس کی لوگ عبادت
کرتے ہیں یعنی بت وغیرہ ان سب کو آگ لگا کر جلا ڈالیں گے۔ اور یہ طویل
غیبت بعد ہوگا تاکہ اللہ جان لے کہ ہر غیب کی کون اطاعت کرتا ہے اور کون اس پر ایمان رکھتا ہے۔

دشمنانِ آلِ محمد و جال کے ساتھ ہو گئے

۲۵

محمد بن علی نے مفصل بن صالح اسدی سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“

جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو یہودی

بنامبعوث کرے گا۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ کلمہ شہادتین (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ

رَسُولُ اللَّهِ) پڑھا ہو؟

قَالَ: ”نَعَمْ إِنَّمَا اخْتَجِبَ بِهَا تَيْنِ الْكَلِمَتَيْنِ عِنْدَ سُفِكَ دَمِهِ
أَوْ يُؤَدِّي الْحُزْبِيَّةَ وَهُوَ صَاحِبُ“

آپ نے فرمایا: ہاں، وہ کلمہ شہادتین پڑھنے سے تو قتل ہونے اور جزیہ دینے سے بچ جائے گا۔

تَمَّ قَالَ: ”مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ بَعَثَهُ اللَّهُ يَهُودِيًّا“

(جو شخص ہم اہل بیت سے بغض رکھے گا اس کو اللہ تعالیٰ یہودیوں کی صف میں مبعوث کرے گا۔)

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! یہ کیوں؟

قَالَ: ”إِنَّ أَذْرَكَ الدَّجَالَ أَمَّنْ بِهِ“

آپ نے فرمایا: (اس لیے کہ اگر وہ دجال کے دور کو پالے تو اُس پر ایمان لے آئے گا) (الماست)

علاماتِ ظہورِ امام زمانہ و خروجِ دجال

۲۶

طالقانی نے جلودی سے، انھوں نے حسین بن معاذ سے، انھوں نے قیس بن حفص سے، انھوں نے یونس بن ارقم سے، انھوں نے ابوسیار شیبانی سے، انھوں نے خثاک بن مزاحم سے، انھوں نے نزال بن سبرہ سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام نے ہم سے اپنے خطبے میں فرمایا تو پہلے آپ اللہ کی حمد و ثناء بجالاتے پھر فرمایا:

تَمَّ قَالَ: ”يَسْلُوْنِي أَيُّهَا النَّاسُ قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي“

(اے لوگو! پوچھ لو مجھ سے، قبل اس کے، کہ تم مجھ کو نہ پاؤ)

یہ بات آپ نے تین مرتبہ فرمائی۔ تو صعصعہ بن صوحان اُٹھے اور عرض کیا: اے امیر المومنین! دجال کب خروج کرے گا؟

حضرت نے فرمایا: اچھا بیٹھ جاؤ، اللہ تعالیٰ نے تمہاری بات کو سن لیا اور اُسے علم ہے کہ تم اس بہانے کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ تو سنو! خدا کی قسم، اس سلسلے میں سوال کرنے والے کو جتنا علم ہے اتنا ہی مسئول کو ہے۔ مگر اتنا بتا دینا ضروری سمجھا ہوں کہ اس کی چند علامات و واقعات ہیں جو یکے بعد دیگرے رونما ہوں گے جس طرح ایک قدم کے بعد دوسرا قدم، اگر تم چاہو تو میں تمہیں اس سے مطلع کر دوں؟

صعصعہ نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! ارشاد فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: اچھا، تو ان علامتوں کو یاد رکھنا اور اب بغور سنو!

تَمَّ قَالَ: ”إِذَا آمَنَتِ النَّاسُ الصَّلَاةَ، وَأَضَاعُوا الْأَمَانَةَ وَاسْتَحَلُّوا
الْكُذْبَ وَآكَلُوا الزَّيْلَ، وَآخَذُوا الرُّشَا، وَشَبَّهُوا
الْبُنْيَانِ، وَبَاعُوا الدِّينَ بِالدُّنْيَا، وَالسُّعْلُ وَالسُّفْهَاءُ
وَشَاوَرُوا النِّسَاءَ وَقَطَعُوا الْأَرْحَامَ وَاتَّبَعُوا الْأَهْوَاءَ
وَاسْتَحَقُّوا بِالْإِمَاءِ“

وَكَانَ الْحِلْمُ ضَعْفًا، وَالظُّلْمُ فُخْرًا وَكَانَتِ الْأُمَرَاءُ
فَجْرَةً، وَالْوُزَرَاءُ ظُلْمَةً وَالْعُرَاقَاءُ خُونَةً وَالْقُرَّاءُ
فُسْقَةً، وَظَهَرَتْ شَهَادَاتُ الزُّورِ، وَاسْتَعْلَنَ
الْفُجُورُ وَقَوْلُ الْبُتْنَانِ وَالْإِثْمُ وَالطُّغْيَانُ۔

وَحَلِيَّتُ الْمَصَاحِفِ، وَزُخْرُوتُ الْمَسَاجِدِ طَوَلَتْ
الْمَنَارَ وَكَوْنُ الْأَشْرَارِ، وَارْتَدَحَتِ الصُّفُوفُ، وَ
اخْتَلَفَتِ الْأَهْوَاءُ وَنَقَضَتِ الْعُقُودَ، وَاقْتَرَبَ
الْمَوْعُودُ وَشَارَكَ النَّبَاءُ أَزْوَاجَهُمْ فِي التِّجَارَةِ
حِرْصًا عَلَى الدُّنْيَا، وَغَلَبَتِ أَصْوَاتُ الْفُسَّاقِ وَاسْمَعُ
مِنْهُمْ، وَكَانَ دَعْوِيمُ الْقَوْمِ ارْتَدَّ لَهُمْ وَاتَّقَى الْفَاجِرُ
مَخَافَةَ شَرِّهِ، وَصَدَّقَ الْكَاذِبُ وَأَوْتَمَّنَ الْخَائِنُ

وَاتَّخَذَتِ الْغِيَانُ وَالْمَعَارِفُ ، وَلَعَنَ آخِرُ هَذِهِ
الْأُمَّةِ أَوْلَهَا ، وَرَكِبَ ذَوَاتُ الْفُرُوجِ السَّرُوحَ -
وَتَشَبَّهَ النِّسَاءُ بِالرِّجَالِ وَالرِّجَالُ بِالنِّسَاءِ ، وَشَرَّدَ
شَاهِدٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَسْتَشْهَدَ وَشَرَّدَ الْآخِرُ قَضَاءً
لِذِمَامِ بَعْضِ حَقِّ عَرَفِهِ وَتَفَقَّهَ بَعْضُ الدِّينِ وَأَثَرُوا
عَمَلَ الدُّنْيَا عَلَى الْآخِرَةِ ، وَلَبَسُوا جُلُودَ الصَّانِ
عَلَى قُلُوبِ الدِّنْيَابِ ، وَقَلْبُكُمْ أَنْتُمْ مِنَ الْجَبِيفِ
وَأَمْرٌ مِنَ الصَّبْرِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ الْوَحَا الْوَحَا ، الْعَجَلُ
الْعَجَلُ ، خَيْرُ الْمَسَاكِينِ يَوْمَ يَذْنِبُ الْمُقَدَّسُ لِيَأْتِيَنَّ
عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَتَمَتَّى أَحَدُهُمْ أَنَّ مِنْ سَكَانِهِ
(بعضی : جب لوگ نماز کو بے جان اور مردہ کر دیں گے ، امانتوں کو ضائع کرنے لگیں گے
جھوٹ بولنے کو حلال سمجھیں گے ، سود کھانے لگیں گے ، رشوت لینے لگیں گے
مضبوط عمارتیں تعمیر کرنے لگیں گے ، دنیا کے عوض دین کو فروخت کرنے لگیں گے
سفیہوں و بد عقلوں (بوقوفوں) کو عامل و حاکم بنانے لگیں گے عورتوں
سے مشورہ کرنے لگیں گے قطع رحم کرنے لگیں گے ، اپنی خواہشات کی پیروی
کرنے لگیں گے اور کسی کا خون بہانا معمولی بات سمجھنے لگیں گے۔

جب حلم اور بردباری کو کمزوری سمجھا جائے گا ، ظلم پر فخر کیا جائے گا ، امراء
فسق و فجور میں مبتلا ہوں گے ، وزراء ظالم ہوں گے ، علماء و عرفاء خائن
ہوں گے ، قاریانِ قرآن فاسق ہوں گے ، جھوٹی گواہیاں دی جانے
لگیں گی ، فسق و فجور ، کذب و بہتان ، گناہان و سرکشیاں بالعمان
ہونے لگیں گی۔

جب صحف (قرآن پاک کی تحریروں) کو مڑن کیا جائے گا ، مسجدیں آراستہ
و پیرستہ کی جائیں گی ، اونچے اونچے مینار بنائے جائیں گے ، شریر لوگوں
کو مکرّم سمجھا جائے گا ، صفوں میں ٹہری پھیڑ بھاڑ ہوگی ، لوگوں کی خواہشات
مختلف ہوں گی ، عہد و پیمان توڑ دیے جائیں گے ، وقت موعود قریب ہوگا۔
تحصیلِ دنیا کے لالچ میں عورتیں اپنے مردوں کے ساتھ تجارت میں شریک ہوگی
فاسقوں کی آوازیں بلند ہوں گی اور ان ہی کی بات سنی جائے گی ، قوم کے سردار

ردیل لوگ ہوں گے ، شر و فساد کے خوت سے فاسق و فاجر سے ڈرا جائے گا
جھوٹے کو سچا کہا جائے گا ، خیانت کرنے والے کو امانت دار سمجھا جائے گا
آلاتِ سرود و غنا کا استعمال عام ہوگا ، اس اُمت کے آخرین ، اولین کو بُرا
کہیں گے ، عورتیں زمین کے پستے گھوڑوں (کاروں) پر سوار ہوں گی۔
عورتیں مردوں سے مشابہ ہوں گی اور مرد عورتوں جیسی شکلیں بنا کر ان سے
مشابہ ہوں گے ، فقہاء کا تفقہ غیر دین کے لیے ہوگا ، دنیا کے کاموں کو آخرت
(کے کاموں) پر ترجیح دی جائے گی ، بھڑیلے (صف انسانوں) کے جسموں پر
گو سفندوں (بکریوں وغیرہ) کی کھال ہوگی ، اُن کے دل مردار کی طرح بدبودار
اور مہینہ (ایلوے) سے زیادہ کڑوے ہوں گے۔ اُس وقت امیر کھوار بھجھو
کہ اب خروجِ جلد اور عنقریب یعنی بہت جلد ہونے والا ہے۔ اور اس وقت
سکوت کے لیے بہترین مقام بیت المقدس ہوگا۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ
آنے والا ہے جس میں ہر شخص کو یہ تمنا ہوگی کہ کاش میں بیت المقدس میں ہی
سکونت اختیار کرتا۔

پھر اصبح بن نباتہ اُٹھ اور عرض کرنے لگے : یا امیر المومنین ! یہ دجال کون ہے ؟
آپ نے فرمایا : سنو !

” اَلَا اِنَّ الدَّجَالَ صَاحِبُ الصَّيْدِ فَالشَّقِيُّ مَنْ صَدَّقَهُ
وَالسَّعِيدُ مَنْ كَذَّبَهُ ، يَخْرُجُ مِنْ بَلَدَةٍ يُقَالُ لَهَا
اِصْبَهَانُ مِنْ قَرْيَةٍ تَعْرُبُ بِالْيَسُودِيَّةِ عَيْنُهُ الْيُمْنُ
مَمْسُوحَةٌ وَالْآخِرَى فِي جِبْهَةِ نَضِيءٍ كَاَنْفَا
كُكْبِ الصُّبْحِ ، فَمِنْهَا عَلَقَةٌ كَاَنْفَا مَمْسُوحَةٌ الدَّمُ
بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ (کافر) يَقْرَأُ كُلَّ كَاتِبٍ
وَأُحِقَّ -

يَخُوضُ الْبَحَارَ وَتَسِيرُ مَعَهُ الشَّمْسُ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبَلٌ
مِنْ دُخَانٍ وَخَلْفَهُ جَبَلٌ أَبْيَضُ يَوْمِي النَّاسُ أَنَّهُ
طَعَامٌ ، يَخْرُجُ فِي قَحْطٍ شَدِيدٍ ، تَحْتَهُ حِمَارٌ أَقْمَرُ
خَطْوَةَ حِمَارَةٍ مَيْلٌ ، لَطُوفٌ لَهُ الْأَرْضُ مِنْهُلًا مِنْهُلًا
وَلَا يَمُرُّ بِمَا إِلَّا غَادَرَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

يُنَادِي بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَسْمَعُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَتَحْتَهُ
الْحَيُّ وَالْأَزَلُّ وَالشَّيَاطِينُ يَقُولُ: اَلَيْسَ أُولَئِكَ
أَنَا الَّذِي خَلَقْتُ فَسْوَحِي، وَقَدْ رَفَعْتُ أُنْزَارَكُمْ
أَزْعَلِي، وَكَذَّبَ عَدُوُّ اللَّهِ إِنَّهُ لَا غُورَ يُطْعِمُ الطَّعَامَ
وَيَنْشِئُ فِي الْأَسْوَاقِ وَإِنَّ رَبَّكُمْ عَزَّ وَجَلَّ لَيْسَ بِأَعْوَرَ
وَلَا يَطْعَمُ وَلَا يَشْبِي وَلَا يَزُولُ (تَعَالَى اللَّهُ عَنْ ذَلِكَ
عَلَوْا كَبِيرًا)

أَلَا وَإِنَّ أَكْثَرَ أَشْيَاعِهِ يُؤْمِدُ أَوْلَادَ الزَّانَا وَأَصْحَابِ
الطَّيْلَسَةِ الْخَضِرِ، يَقْتُلُهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالشَّامِ عَلَى
عَقَبَةٍ تَعْرِثُ بِعَقَبَةِ آفِيْقٍ ثَلَاثَ سَاعَاتٍ مِنْ يَوْمِ
الْجُمُعَةِ، خَلَى يَدَى مَنْ يُصَلِّي الْمَسِيحَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ
خَلْفَهُ۔

آپ نے فرمایا: سنو! دجال کا اصلی نام صائد بن صید ہے جو اس کی تصدیق کرے گا، وہ
بدبخت ہوگا، جو اس کی تکذیب کرے گا وہ نیک بخت ہوگا۔ وہ اصفہان
کے ایک قریہ یہودیہ سے خروج کرے گا، وہ دابہ آنکھ سے کانا ہوگا، بائیس
آنکھ اس کی پیشانی پر ہوگی جو صبح کے ستارے کی طرح چمکتی ہوگی جس میں خون
کے مانند ایک لوتھڑا ہوگا، اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر"
لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا لکھا اور ان پڑھ بھی پڑھے گا، وہ سمندروں میں اتر
گا، آفتاب اس کے ساتھ ساتھ چلے گا، اُس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا
اس کے پیچھے ایک سفید پہاڑ ہوگا جسے لوگ کھانے (طعام) کا پہاڑ بھیجیں گے
وہ شدید قحط کے زمانے میں خروج کرے گا۔ سفید گدھے پر سوار ہوگا، اُس کے
گدھے کا ایک قدم ایک میل کا ہوگا، گھاٹ گھاٹ پر اس کے لیے زمین سمٹ
جائیں گی جس پانی سے گزرے گا وہ قیامت تک کے لیے خشک ہو جائے گا۔
وہ بلند آواز سے پکار کر کہے گا اُسکی آواز کو دنیا بھر کے تمام جن و انس اور
شیاطین سنیں گے۔ وہ کہے گا "اے میرے دوستو! میں ہی وہ ہوں جس نے
خلق کیا اور درست کیا، مقتدر کیا اور ہدایت کی، میں تم لوگوں کا رب اعلیٰ
ہوں۔" وہ دشمن خدا جھوٹ کہے گا اس لیے کہ وہ کانا ہوگا، وہ کھانا کھا

اور بازاروں میں پھرے گا، اور تم لوگوں کا رب نہ کانا ہے، نہ کھا تا پیتا ہے اور
نہ چلتا پھرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام باتوں سے بہت بلند ہے۔
(اے لوگو!) سن لو، اس کی پیروی کرنے والوں میں اکثر لوگ ولد الزنا ہوں گے اور وہ
سبز رنگ کی ٹوپیاں پہنے ہوئے ہوں گے اللہ عزت و بزرگی والا اس کو جہنم کے
دن تین گھنٹی دن چڑھے شام کے اندر عقبہ افیق میں اُس کے ہاتھوں قتل
کرا دے گا جس کی اقتدا میں حضرت عیسیٰ مسیح نماز پڑھیں گے (امام قائم کے ہاتھوں)۔
پھر فرمایا: آگاہ رہو کہ اس کے بعد طامة الکبریٰ (قیامت مصیبت) ہے۔

ہم نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ کیا ہے؟

قَالَ ۴: "خُرُوجُ دَابَّةٍ مِنَ الْأَرْضِ، مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَنَازِمُ
سُلَيْمَانَ ۵ وَعَصَى مُوسَى، تَضَعُ الْخَنَازِمُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ
مُؤْمِنٍ، فَيَطْبَعُ فِيهِ "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَتَضَعُ
عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتُبُ فِيهِ "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"
حَتَّى أَنَّ الْمُؤْمِنَ لَيُنَادِي: أُنْوِيلُ لَكَ يَا كَافِرٌ "كَرَانَ
الْكَافِرُ يَنَادِي طُوبَى لَكَ يَا مُؤْمِنٌ! وَوَدَدْتُ أَنِّي الْيَوْمَ
مِثْلُكَ فَأَخُوذُ قَوْزًا، ثُمَّ تَرْفَعُ الدَّابَّةُ رَأْسَهَا فَيَرَاهَا
مِنْ بَيْنِ الْأُفَاقَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَعْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ
مِنْ مَوْجِبِهَا فَيَعْبُدُ ذَلِكَ تَرْفَعُ التَّوْبَةُ فَلَا تُؤْبَى تَقْبَلُ
وَلَا عَمَلٌ يَرْفَعُ "وَلَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ أَمْنَتْ
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا"

آپ نے فرمایا: (کوہ صفا سے دابہ زمین سے خروج کرے گا جس کے پاس حضرت سلیمان کی
انگوٹھی اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا وہ اُس انگوٹھی کو مومن کی پیشانی پر رکھے گا
تو اسکی پیشانی پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً مومن ہے اور ہر کافر کی پیشانی پر
رکھے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقتاً کافر ہے۔ اور مومن پکار کر کہے گا
اے کافر! تجھ پر طوبی ہو، اور کافر پکار کر کہے گا اے مومن! تمہارے لیے تو بخیر
ہے۔ کاش آج میں تمہارے مانند ہوتا تو بڑی کامیابی حاصل کرتا۔

پھر وہ دابہ آفتاب کے مغرب سے طلوع ہونے کے بعد اپنا سر اٹھائے گا جسے
بحکم خدا ساری دنیا دیکھے گی، اُس وقت توبہ کا موقع نکل چکا ہوگا پھر کسی

کی توبہ قبول ہوگی اور نہ اُس کے کوئی عمل خیر کام آئے گا، اور اگر اس سے پہلے کوئی شخص ایمان نہیں لایا ہے اور اُس نے کوئی نیک کام کیا ہے تو اس وقت اس کا ایمان لانا یا عمل خیر کرنے سے سود ہوگا۔“

پھر آپ نے فرمایا: اب اس کے بعد کیا ہوگا، یہ مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میرے حبیب (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے عہد لے لیا ہے کہ یہ بات میں سوائے اپنی عترت کے اور کسی کو نہ بتاؤں۔

نزال بن سبرہ نے صحصحہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین علیؑ نے اپنے اس قول سے کیا مراد لیا ہے؟ صحصحہ نے جواب دیا: اے ابن سبرہ! وہ ذات جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریمؑ نماز پڑھیں گے وہ عترت رسولؐ میں سے ہوں اور اولاد حبیبی بن علیؑ کا نواں ہوگا، اور درحقیقت وہی آفتاب ہے جو مغرب سے طلوع ہوگا اور رکن و مقام کے درمیان ظہور فرمائے گا۔ وہ ساری روئے زمین کو پاک کرے گا، میزان عدل قائم کرے گا کوئی شخص کسی پر ظلم نہ کر سکے گا اور اسی کے متعلق امیر المؤمنین علیؑ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اُن کے حبیب نے اُن سے عہد لے لیا ہے وہ یہ بات اپنی عترت کے سوا اور کسی کو نہ بتائیں۔

(اکمال الدین)

ایوب نے نافع سے اُنھوں نے ابن عمر سے، اُنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (اکمال الدین)

کیا دجال اور ابن صیاد ایک شخص کے دو نام ہیں

(۲۷)

محمد بن عمر بن عثمان ان ہی اسناد کے ساتھ مشایخ سے، اُنھوں نے ابو یعلیٰ موصلی سے، اُنھوں نے عبدالاعلیٰ بن حماد سے، اُنھوں نے ایوب سے، ایوب نے نافع سے، نافع نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کو مسیکہ مدینہ کے اندر ایک گھر کے دروازے پر تشریف لے گئے۔ دروازے پر دستک دی تو ایک عورت نکلی اور پوچھنے لگی: کیا بات ہے اے ابوالقائم! آپ نے فرمایا: اے عبداللہ کی ماں! مجھے عبداللہ سے ملنے کی اجازت دے۔

اس نے کہا: اے ابوالقائم! آپ عبداللہ سے مل کر کیا کریں گے، خدا کی قسم وہ تو قطعی فاترالعقل ہے۔ حد یہ ہے کہ وہ اپنے کپڑوں ہی میں بول و براز کر دیتا ہے جبکہ وہ

ایک امر عظیم کا دعویٰ کرتا ہے۔

• آپ نے فرمایا: تو مجھ اُس سے ملنے کی اجازت تو دے۔

• اُس نے کہا: اچھا، تو پھر آپ تشریف لے جائیں لیکن آپ ہی اس کے ذمے دار ہو گئے

• آپ نے فرمایا: ہاں، میں ذمے دار ہوں۔

• اُس نے کہا: تو پھر اندر آجائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ وہ ایک چادر میں

لبثا ہوا آہستہ آہستہ کچھ بڑبڑا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا، اور اٹھ کر بیٹھ۔ یہ دیکھ تیرے پاس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں۔

چنانچہ وہ یہ سن کر خاموش ہو گیا اور اٹھ کر بیٹھ گیا اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر بولا: اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں تمہیں بتاؤں کہ کیا وہ وہی (اللہ) ہے؟

• آنحضرت نے فرمایا: تو کیا دیکھتا ہے؟

• اُس نے کہا: میں حق اور باطل کو دیکھ رہا ہوں، اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ عرش

پانی پر تیر رہا ہے۔

• آنحضرت نے فرمایا: تو کلمہ پڑھ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ

• اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنْیُّ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

(بلکہ آپ کو اسی دیں کہ نہیں ہے کوئی خدا سوائے اللہ کے اور یہ کہ میں

(عبداللہ)۔ اللہ کا رسول ہوں یا اللہ تعالیٰ نے تم کو مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار

نہیں بنایا ہے۔

پھر جب دوسرا دن آیا تو آنحضرت نے اپنے اصحاب کے ساتھ نمازِ فجر ادا فرمائی،

اور بعد فراغت نماز اپنے اصحاب کے ساتھ اُس کے دروازے پر پہنچے، دستک دی۔ اس کی ماں

نے کہا اندر آجائیں۔ آپ اندر تشریف لے گئے۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک درخت پر بیٹھا ہوا

چڑیوں کی طرح چیہا رہا ہے۔

• اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا اور نیچے اتر آ۔ یہ دیکھ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تیرے پاس آتے ہیں۔

• وہ خاموش ہو گیا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب ہو کر کہنے لگا

”اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں بتاؤں کہ کیا وہ (اللہ) وہی ہے؟“

تیسرے دن آنحضرتؐ نے اپنے اصحاب کے ساتھ نماز فجر فرمائی اور اصحاب کے ساتھ اُس کے گھر پر تشریف لائے تو آپؐ نے دیکھا کہ وہ گوسفندوں (بکریوں وغیرہ) کے درمیان موجود ہے ان ہی کی زبان میں باتیں کر رہا ہے۔

اُس کی ماں نے کہا: خاموش ہو جا۔ اور بیٹھ جا۔ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے پاس آئے ہیں۔

اتفاق کی بات یہ کہ اسی دن سورہ دُخان کی چند آیات نازل ہوئی تھیں جنہیں نبی اکرمؐ نے نماز صبح میں تلاوت فرمایا تھا۔

آپؐ نے اُس سے فرمایا: کہہ کہ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ اُس نے کہا: بَلْ تَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ بِذَلِكَ اَحَقَّ مَعْنٰی

(بلکہ آپؐ ہی کو اسی دین کی اس اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور تیرے کہ "اللہ کا رسول تو میں ہوں آپؐ کو اللہ نے مجھ سے زیادہ رسالت کا حقدار نہیں بنایا ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا: میں نے ایک چیز تیرے لیے اپنے دل میں چھپائی ہے۔

اُس نے کہا: وہ الدُّخ الدُّخ آنحضرتؐ نے فرمایا: دور ہو جا مردو، تو مطالعہ غیب کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا تیری امید پوری نہیں ہو سکتی جو تیرے تقدیر میں ہے وہی تجھے ملے گا۔

اس کے بعد آپؐ نے اپنے اصحاب سے متوجہ ہو کر فرمایا:

”اَتَيْتُ النَّاسَ! مَا بَعَثَ اللّٰهُ نَبِيًّا اِلَّا وَقَدْ اُنْذَرُ قَوْمَهُ الدَّجَالَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ اَخْرَجَ اِلَيْكُمْ هَذَا فَمِمَّا شَاَبَهُ عَلَيْكُمْ مِنْ اَمْرِ فَإِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاعْوَرِ اِنَّهُ يَخْرِجُ عَنِّي جَمَارًا عَرَضُ مَا بَيْنَ اَذْنَيْهِ مِثْلُ يَخْرِجُ وَمَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ وَجَبَلٌ مِنْ خُبْرٍ وَنَهْرٌ مِنْ مَاءٍ۔ اَكْثَرُ اَنْشَاعِ الْيَسُوْدُو النَّسَاءِ الْاَعْرَابِ يَدْخُلُ اَقَاقِي الْاَرْضِ كُلِّهَا اِلَّا مَكَّةَ وَلَا بَيْتَهَا وَالْمَدِيْنَةَ وَلَا بَيْتَهَا۔“

آپؐ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے جب بھی کسی نبی کو مبعوث فرمایا، اُس نے ہمیشہ اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا (کہہیں دجال پیدا نہ ہو) مگر اللہ عزوجل نے اس کی پیدائش کو تم لوگوں کے لیے اس زمانے کے لیے مقرر کر دیا تھا۔ لہذا، نہیں کہیں تم لوگ شعبے میں گرفتار نہ جاؤ۔

جان لو کہ تم لوگوں کا پروردگار کا نام نہیں ہے۔ یہ (دجال) ایک ایسے گدھے پر خروج کرے گا جس کے دونوں کانوں کے درمیان ایک میل کا فاصلہ ہوگا۔ وہ خروج کرے گا اور اُس کے ساتھ جنت و جہنم ہوگی۔ رُطیوں کا ایک پہاڑ ہوگا اور پانی کی ایک نہر ہوگی۔ اُس کی پیروی کرنے والے اکثر یہودی اور عورتیں اور اعراب (اہل عرب) ہوں گے۔ وہ ساری دنیا میں پھرے گا مگر مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا۔

کتاب شرح السنۃ " میں ابوسعید خدری سے یہی قصہ منقول ہے۔ اس میں یہ تحسیر ہے کہ آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا: بتا تو کیا دیکھ رہا ہے؟ اُس نے کہا: میں ایک تخت سمندر پر دیکھ رہا ہوں۔

آپؐ نے فرمایا: وہ ابلیس کا تخت سمندر پر ہے جسے تو دیکھ رہا ہے۔

ابوسلمان کا بیان ہے کہ میرے نزدیک یہ قصہ اُس وقت پیش آیا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور یہود اور ان کے خلفاء کے درمیان صلح ہوئی اور یہ ابن صیاد بھی اس صلح میں شامل تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تھی کہ اس کو کھانت کا دعوے ہے، اس لیے آپؐ نے اُس کا امتحان لیا اور آذناش کے بعد پتہ چلا کہ یہ کوئی کاہن یا ساحر ہے یا کوئی جن یا شیطان اس کے تابع ہے۔

اَقُولُ : عامہ کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے یا دجال کوئی اور ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ نہیں، کوئی اور ہے۔ اس لیے کہ ایک روایت میں ہے کہ یہ ابن صیاد تاب ہو گیا تھا اور اس نے مدینہ میں انتقال کیا، جب اس کے چہرے سے کفن ہٹایا گیا تو لوگوں نے دیکھا کہ وہ مرا ہوا پڑا ہے۔ اور

ابوسعید خدری سے بھی ایسی ہی روایت ہے جو اس امر کی دلیل ہے کہ وہ ابن صیاد دجال نہیں ہے۔

اور کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ اور یہ روایت ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ انصاری کی ہے۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اس روایت کو پیش کر کے فرماتے ہیں کہ یہ دشمنانِ دین و نکرین دجال کے وجود کو تسلیم کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس کے لیے غیبت ہے۔ یہ ایک قوتِ طولیہ تک باقی رہے گا اور آخری زمانے میں خروج کرے گا۔ ایسی روایتوں کو تو صحیح سمجھے ہیں مگر تسلیم نہیں کرتے۔ امام قائم کے وجود کو انکی غیبت کو۔ حالانکہ امام قائم کیلئے نبی اکرمؐ و ان کے انصیب

ظہورِ امام قائم کی علامت

۲۸

ابی نے حیر سے، حیر نے احمد بن ہلال سے، احمد نے ابی محبوب نے ابی یوسف اور علا سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور محمد بن مسلم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

”إِنَّ بَقِيَامَ الْقَائِمِ عِلَامَاتٌ تَكُونُ مِنَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لِلْمُؤْمِنِينَ“ (بیشک ظہورِ امام قائم کی اللہ عزوجل کی طرف سے مومنین کیلئے کچھ نشانیاں ہیں۔)

میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قریب، وہ نشانیاں کیا ہیں؟

قَالَ: ”قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ“ یعنی مومنین قبل خروج القائم ”بَشَى“ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشَى الصَّابِرِينَ“ (سورۃ البقرہ ۱۵۵)

(اللہ عزوجل کا قول ”ہم تمہارا امتحان فرولیں گے۔ یعنی قبل قیام قائم مومنین کا امتحان لیں گے۔ کچھ خوف، اور بھوک اور جانوں و اموال اور بھولوں سے (اولادوں) کے نقصان سے، اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدیجے۔)

قَالَ ۴: ”يَبْلُوهُمْ بَشَى مِّنَ الْخَوْفِ مِّنْ مُّلْكٍ بَنِي فُلَانٍ فِي آخِرِ مُدَّتِهَا يَهْمُ وَالْجُوعِ“ بغلا اسعارهم“ وَنَقْصِ مِّنَ الْأَمْوَالِ“ قَالَ كَسَادِ التَّجَارَةِ وَقِلَّةِ الْفَضْلِ، وَنَقْصِ مِّنَ الْأَنْفُسِ قَالَ مَوْتُ ذَرِيعٍ وَنَقْصِ مِّنَ الثَّمَرَاتِ قِلَّةُ رِيعٍ مَا يَزْرَعُ وَكَثِيرِ الصَّابِرِينَ، عِنْدَ ذَلِكَ يَتَعَجَّلُ الْفُرُجُ“

آپ نے فرمایا: (ہم ان لوگوں کا امتحان لیں گے سلاطین بنی فلان کے خوف سے اور بھوک سے غلے کی گرانی کے ساتھ، اموال میں کمی سے یعنی کساد بازاری اور قلتِ نفع سے انفس میں نقص سے یعنی حادثاتی اموات سے اور نقصِ ثمرات سے، یعنی قلتِ پیداوار سے اور صابرین کو بشارت دیدو کہ اب جلد ہی فرج اور ظہورِ امام قائم ہونے والا ہے۔)

ثُمَّ قَالَ ”يَا مُحَمَّدُ! هَذَا تَأْوِيلُهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ ”وَمَا يَعْزِمُ تَأْوِيلُهُ إِلَّا اللَّهُ وَالْأَنْبِيَاءُ فِي الْعَالَمِ“ (آل عمران ۷۸) پھر فرمایا: (میں نے محمد! اس کی تائیل یہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ اس کا تائیل انسخون فی العلم ہی جانتے ہو گے)

ظہور کی پانچ علامتیں

۲۹

ابی نے حیر سے، حیر نے ابراہیم بن ہزیر سے، انھوں نے اپنے بھائی علی سے انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے محمد بن حکیم سے، انھوں نے میمون البان سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔

قَالَ: ”خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ“ أَلِيمَانِي، وَالشَّفَانِي وَالْمُنَادِي تَبَادُلِي مِّنَ السَّمَاءِ وَخَسَفَ بِالْبَيْدَاءِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ“ آپ نے فرمایا (قبل قیام قائم ۵ پانچ علامتیں ظاہر ہوگی۔ خروچِ یانی، خروچِ صفیانی، تبادُلِ آسمانی زمین کاشیِ نیابانی اور قتلِ نفسِ زکیہ) (اکمال الدین)

قتلِ نفسِ زکیہ اور ظہورِ امام میں پندرہ شبوں کا فاصلہ

۳۰

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن معروف سے، انھوں نے علی بن ہزیر سے انھوں نے حمال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے صالح مولیٰ بنی العذار سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”لَيْسَ بَيْنَ قِيَامِ قَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَيْنَ قَتْلِ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ إِلَّا خَمْسَةُ عَشْرَ لَيْلَةً“

(قیام قائم آلِ محمد اور قتلِ نفسِ زکیہ کے درمیان صرف پندرہ راتوں کا فاصلہ ہوگا۔) (اکمال الدین، غیبہ طوسی، کتاب الارشاد)

امام کا ظہور آفتاب سے زیادہ روشن ہوگا

۳۱

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے اہوازی سے، انھوں نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ جلی سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے میمون البان سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس خیے کے اندر حاضر تھا، آپ نے خیے کا پرہ اٹھایا اور فرمایا:

قَالَ: ”إِنَّ أَمْرَنَا لَوْ قَدْ كَانَ لَكَانَ أَبَيْنَ مِنْ هَذَا الشَّمْسِ!“

ثُمَّ قَالَ: ”يُنَادِي مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ إِنَّ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ هُوَ الْإِمَامُ“ بِأَسْمِهِ وَيُنَادِي ابْلِسُ مِنَ الْأَرْضِ كُنَاوِي بِرَسُولِ اللَّهِ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ“

آپ نے فرمایا: (جب ہمارا صاحب امر ظہور کرے گا، تو اس کا ظہور اس آفتاب سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔)

پھر فرمایا: (آسمان سے نام سیکر اعلان ہوگا کہ فلان ابن فلان امام ہیں۔ اور اہل بیت زمین سے ندا دے گا جیسا کہ اس نے شب عقبہ ندا دی تھی۔) (کمال الدین)

۳۲) سفیانی ماہِ جیب میں خروج کریگا

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے جبقوان سے، انھوں عیسیٰ بن اعیان سے، انھوں نے معلیٰ بن خنیس اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ أَمْرَ السَّفِيَانِيِّ مِنْ أَمْرِ الْمُحْتَمِمْ وَخُرُوجِهِ فِي رَجَبٍ" آپ نے فرمایا: (سفیان بن کاخروج بلاشبہ ختمی امر ہے اور اس کا خروج ماہِ رجب میں ہوگا۔) (کمال الدین)

۳۳) ندائے آسمانی ماہِ رمضان میں ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے حارث بن مغیرہ سے، انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "الصَّيْحَةُ الَّتِي فِي شَهْرِ رَمَضَانَ تَكُونُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ لِثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ مَضِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ" آپ نے فرمایا: (ندائے آسمانی ۲۳ ماہِ رمضان شبِ جمعہ میں ہوگی)

۳۴) قبل از ظہور پانچ علامتیں

انہی اسناد کے ساتھ ابوازی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عمر بن مختلہ سے اور انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: قَالَ: "قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خَمْسُ عَلَامَاتٍ مَحْتَوَاتٍ: الْيَمَانِيُّ وَالسَّفِيَانِيُّ وَالصَّيْحَةُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْخُفَّاءِ الْبِلْدَامِ" آپ نے فرمایا: (قبل قیام قائم، پانچ نشانیاں ختمی طور پر ظاہر ہوں گی۔ خروج یامانی، خروج سفیانی، ندائے آسمانی، قتل نفسِ زکیہ اور سیاہان میں زمین کا شق ہونا۔) (کمال الدین)

۳۵) ندائے آسمانی سب اپنی زبان میں نہیں گے

ابی نے سعد سے، سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "يُنَادِي مُنَادٍ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ" (ایک منادی امام قائم علیہ السلام کا نام لیکر ندا دے گا) میں نے عرض کیا: کیا یہ نذرانہ مخصوص لوگوں کے لیے ہوگی یا عوام کے لیے بھی؟ قَالَ: "عَامٌ يَسْمَعُ كُلُّ قَوْمٍ بِلِسَانِهِمْ"

آپ نے فرمایا: (یہ ندا عام ہوگی اور اسے ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گی۔) میں نے عرض کیا: جب نام کے ساتھ اعلان ہوگا تو پھر امام قائم علیہ السلام کی مخالفت کون کریگا؟ قَالَ: "لَا يَدْعُوهُمْ إِلَّا بِلِسَانِهِمْ حَتَّى يَنَادِيَ فِي آخِرِ اللَّيْلِ فَيَشْكُرُ النَّاسُ" آپ نے فرمایا: (مگر ابلیس لوگوں کو اب بھی نہ چھوڑے گا اور وہ آخر شب میں اعلان کرے گا اور لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔)

۳۶) سفیانی کا نام و نسب حلیہ

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے کوفی سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آپ نے اپنے پیر بزرگوار سے روایت نقل فرمائی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: قَالَ: "يَخْرُجُ ابْنُ أَكَلَةَ الْكَبَادِ مِنَ الْوَادِي الْيَابِسِ وَهُوَ رَجُلٌ رُبْعَةٌ وَحَشَى الْوَجْهِ ضَعْفُ السَّامَةِ يَوْحِيهِ أَشْرُ الْمَجْدَرِيِّ إِذَا رَأَيْتَهُ حَبَسَتْهُ أَعْوُرُ إِسْمُهُ عَثَانُ وَابْنُهُ عَثْبَسَةُ وَهُوَ مِنْ وَلَدِ أَبِي سَفِيَانَ حَتَّى يَأْتِيَ أَرْضَ قَوَارٍ وَمَعِينٍ" فَيَسْتَوِي عَلَى مَنبَرِهَا

آپ نے فرمایا: (ہندہ جگر خوارہ کا ایک فرزند وادیِ یابیس سے خروج کرے گا جو میانہ قدر کا آدمی ہوگا، اس کا چہرہ ڈراؤنا اور سر بڑا ہوگا۔ چہرے پر چمپک کے داغ ہونگے جب اُسے دیکھو گے تو سمجھو گے کہ یہ کانا ہے۔ اس کا نام عثمان اس کا باپ کا نام عتبسہ

اور وہ اولاد ابوسفیان سے ہوگا جو کوفہ آئے گا اور منبر کوفہ پر چڑھ بیٹھے گا۔
(اکمال الدین)

سفیانی کی انتہائی خباثت

۳۷

سہلانی نے علی سے، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حماد سے، حماد نے عمر بن یزید سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا:

”إِنَّكَ تَوَرَّأَيْتَ السُّفْيَانِيَّ رَأَيْتَ أَخْبَثَ النَّاسِ، أَشْفَرَ أَحْمَرَ أَرْزَقَ، يَقُولُ: يَا رَبِّ يَا رَبِّ رِثْمٌ لِلنَّارِ وَقَدْ بَلَغَ مِنْ خُبَيْثِهِ أَنَّهُ يَدْفِنُ أُمَّمَ وَكَذَلِكَ وَهِيَ حَيَّةٌ مَخَافَةَ أَنْ تَذَلَّ عَلَيْهِ“

(اگر تم سفیانی کو دیکھو گے تو اس کو لوگوں میں سب سے زیادہ خبیث پاؤ گے زرد و سرخ نیلے رنگ کا ہوگا وہ یارب یارب کہتا ہوا ہوگا مگر جہنم میں جائے گا۔ اور اس کی خباثت کی ایک دلیل یہ ہے کہ وہ اپنی ام ولد کو زمین میں زندہ دفن کر دے گا، اس دُرسے کہ کہیں وہ اس کی خباثت کی نشاندہی نہ کرے۔)
(اکمال الدین)

سفیانی صرف آٹھ ماہ قابض رہے گا

۳۸

ابی اور ابن ولید نے محمد بن ابوالقاسم سے، انھوں نے کوئی سے، اُس نے حسین بن سفیان سے، انھوں نے قتیبہ بن محمد سے، انھوں نے عبداللہ بن ابی منصور سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام پوچھا تو آپ نے فرمایا:

”وَمَا تَصْنَعُ بِأَسْمِهِ؟ إِذَا مَلَكَ كُنُوزَ الشَّامِ الْخَمْسَ:

دمشق وحمص وفلسطين والاردن وقتسرين

فَتَوَقَّعُوا عِشْدَ ذَلِكَ الْفَرَجِ“

آپ نے فرمایا (تمہیں اس کے نام سے کیا کام، سنو! جب وہ شام کے پانچ علاقوں دمشق حمص، فلسطین، اردن اور قسیرین کے خزانوں پر قابض ہو جائے، تو اُس وقت فرج و ظہور امام قائم کی توقع رکھو۔)

میں نے عرض کیا: وہ تو جہینے قابض رہے گا؟

آپ نے فرمایا: ”نہیں، صرف آٹھ مہینے۔ اس سے ایک دن بھی زیادہ قابض نہیں رہے گا۔“ (اکمال الدین)

پہلی نذاجبریل کی دوسری صدا ابلیس کی ہوگی

۳۹

ماجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوئی سے، کوئی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو مغرار سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے، معقل نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا:

”صَوْتُ جِبْرِيلَ مِنَ السَّمَاءِ وَصَوْتُ ابليسَ مِنَ الْأَرْضِ

فَاتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْأَوَّلَ وَأَيَّاكُمْ وَالْآخِرَ أَنْ تَفْتَنُوا بِهِ“

(آسمان سے پہلے جبریل کی آواز آئے گی، اس کے بعد زمین سے ابلیس کی آواز آئے گی۔ لہذا پہلی آواز کی پیروی کرنا اور دوسری آواز سے اجتناب کرنا کہیں

اس سے فتنے میں مبتلا نہ ہو جانا۔)

(اکمال الدین)

جبریل صبح کو اعلان کریں گے، ابلیس شام کو

۴۰

ابن متوکل نے حمیری سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج ایک حتمی امر ہے آپ نے فرمایا: ہاں

قَالَ: ”نَعَمْ، وَاخْتِلَافَ وَلَدِ الْعَبَّاسِ مِنَ الْمَحْتَمِمْ، وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ

مِنَ الْمَحْتَمِمْ وَخُرُوجِ الْقَائِمِ“ مِنَ الْمَحْتَمِمْ

آپ نے فرمایا: (ہاں، اولاد عباس میں اختلاف بھی حتمی ہے، اور قتل نفسِ زکیہ بھی امر حتمی ہے

اور ظہور امام قائم بھی حتمی ہے۔)

میں نے عرض کیا: اور وہ نذاجبریل کی ہوگی؟

قَالَ: ”يُنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ أَوَّلَ النَّهَارِ أَلَا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيِّ وَ

شَيْعَتِهِ، ثُمَّ يُنَادِي ابليسَ لعنه الله في آخر النهار أَلَا إِنَّ

الْحَقَّ فِي السُّفْيَانِيِّ وَشَيْعَتِهِ فَيَذَرُ النَّابَ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَبْطُلُونَ“

آپ نے فرمایا (ایک منادی آسمان سے صبح کے وقت ندا دے گا کہ آگاہ ہو کہ حق علی اور اُن کے

شیعوں میں ہے۔ پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا کہ آگاہ ہو کہ حق سفیانی

اور اُس کے ماننے والوں میں ہے اس وقت اہل باطل شک میں مبتلا ہو جائیں گے۔) (اکمال الدین)

۴۱ چاند گہن پانچ تاریخ کو اور سورج پندرہ کو ہوگا

ابن ولید نے ابن ابان سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے، انھوں نے نضر سے، نضر نے یحییٰ حبشی سے، انھوں نے حکم انصاری سے، انھوں نے محمد بن بہام سے، انھوں نے ورد سے اور ورد نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قَالَ: "أَيُّتَانِ بَيْنَ يَدَي هَذِهِ الْأَمْوَخِشُونَ الْقَمَرَ لَخْمِسٍ وَخَسُونَ الشَّمْسَ لَخْمِسَةِ عَشْرَةٍ وَلَمْ يَكُنْ ذَلِكَ مِنْذُ هَبَطَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ وَعِنْدَ ذَلِكَ سَقَطَ حَسَابُ الْمُنْجَمِينَ"

آپ نے فرمایا (ظہور سے پہلے دو نشانیاں یاد رکھو۔ پانچویں تاریخ کو چاند گہن اور پندرہ تاریخ کو سورج گہن اور جب سے حضرت آدم علیہ السلام زمین پر اترے آج تک ایسا کبھی نہیں ہوا اور اس وقت منجمین کا سارا حساب غلط ہو جائے گا۔)
(اکمال الدین)

۴۲ ظہور سے قبل سرخ و سفید اموات

انہی اسناد کے ساتھ ابو ہریرہ نے صفوان سے، صفوان نے عبدالرحمن بن حجاج سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے کہ ہے سلیمان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "قَدْ آمَّ الْقَائِمُ، مَوْتَانِ: مَوْتُ أَحْمَرٍ وَمَوْتُ أَبْيَضٍ حَتَّى يَذْهَبَ مِنْ كُلِّ سَبْعَةِ خَمْسَةِ فَأَلْوَتُ الْأَحْمَرَ السَّيْفَ، وَالْمَوْتُ الْأَبْيَضُ الطَّاعُونَ"

آپ نے فرمایا: (ظہور امام قائم علیہ السلام کے قبل دو قسم کی اموات ہوں گی۔ موت سرخ، اور سفید موت، اور ان میں سے ہر سات میں سے پانچ آدمی ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت، تلوار سے اور سفید موت طاعون سے واقع ہوگی۔)
(اکمال الدین)

۴۳ پانچ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت امام جعفر صادق فرمایا:

قَالَ: "تَنْكَسِفُ الشَّمْسُ لَخْمِسَ مَضْيِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ قَبْلَ

قِيَامِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

آپ نے فرمایا (قبل از قیام قائم علیہ السلام ۵ ماہ رمضان کو سورج گہن ہوگا)

۴۴ ظہور سے قبل ایک تہائی آبادی ہوگی

انہی اسناد کے ساتھ ابویوب سے، انھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے روایت نقل کی ہے کہ ان دونوں نے بیان کیا کہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرمایا ہوئے سنا کہ:

قَالَ: "لَا يَكُونُ هَذَا إِلَّا مَرَحَتْحَى يَذْهَبُ ثُلُثُ النَّاسِ"

آپ نے فرمایا (یہ ظہور اس وقت ہوگا جب دنیا کی آبادی دو تہائی ختم ہو جائے گی)

کہا گیا: پھر باقی کیا رہ جائے گا؟

قَالَ: "أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا الثَّلَاثُ الْبَاقِي"

آپ نے فرمایا: (کیا تم اس بات سے خوش نہیں ہو کہ وہ باقی ایک تہائی تم لوگ ہو گے)

(اکمال الدین)

۴۵ اہل بیت نبی کی حکومت آخری زمانے میں قائم ہوگی

قرقارہ نے نضر بن لیث مروزی سے، انھوں نے ابی طلحہ جمدی سے، انھوں نے ابن لہیعہ سے، انھوں نے ابی زرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن رزین سے، انھوں نے عمار بن یاسر سے روایت نقل کی ہے۔ انھوں نے فرمایا کہ:

قَالَ عَمَّارٌ: "إِنَّ دَوْلَةَ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي الْخَوَالِ رَمَانَ وَلَكِنَّا أَمَّا نَا فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَأَنْزِلُوا الْأَرْضَ وَكُفُّوا حَتَّى تَجِيءَ أَمَارَاتُهَا فَإِذَا اسْتَشَارَتْ عَلَيْكُمْ السُّرُومُ وَالْتَرَكُ وَجَمَزَتِ الْجُبُوشُ وَمَاتَ خَلِيفَتُكُمُ الَّذِي يَجْمَعُ الْأَمْوَالَ وَاسْتَخْلَفَ بَعْدَهُ رَجُلٌ صَحِيحٌ، فَيَخْلَعُ بَعْدَ سِنِينَ مِنْ بَيْعَتِهِ وَيَأْتِي هَلَاكُ مَلِكِهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ، وَيَتَخَالَفُ التُّرُكُ وَالسُّرُومُ وَتَكْثُرُ الْخَوَابِ فِي الْأَرْضِ"

وینادی مناد عن سور دمشق: وویل لاهل الارض من شر تعداقترب ویخسف بغربی مسجدھا حتی یخروا نطھا ویطمر ثلاثة نفر بالشام کلھم یطلب الملك رجل ابقع ورجل اصاب ورجل من اهل بیت ابی سفیان، یخرج فی کلب ویحضّر الناس بدمشق و یخرج اهل الغرب الی مصر۔

فاذا دخلوا فتلك امارۃ السفیانی، ویخرج قبل ذالك من یدعو الی محمد علیہم السلام وتنزل التركة الحيرة وتنزل الروم فلسطین ویسبى عبد الله حتی یلتقی جنودھا بقرقیسا علی الشہر، ویكون قتال عظیم و یرجع فی قیس حتی یمنزل الجزيرة السفیانی فیسبق الیہمافی ویحوز السفیانی ما جمعا۔

ثم یرجع الی الکوفة فیقتل اعوان الی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویقتل رجلاً من مستہم، ثم یخرج المہدی علی لوائہ شعیب بن صالح فاذا رأى اهل الشام قد اجتمع امرھا علی ابن ابی سفیان التحقوا بمکة فعند ذالك یقتل النفس الزکیة وأخوه بمکة ضیعة فینادی مناد من السماء: ائیھا الناس! ان امیرکم فلان وذلک هو المہدی الذی یملک الارض قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وجوراً۔

عمار بن یاسرؓ فرمایا: تم لوگوں کے نبی اکرمؐ کے اہل بیت کی حکومت آخری زمانے میں آئے گی اور اس کی کچھ علامات ہیں جب تم لوگ اس کو دیکھو تو زمین پر گر کر بیٹھ جانا اور خاموش رہنا یہاں تک وہ علامتیں ظاہر ہوں۔

جب روم و ترک تم لوگوں پر حملہ کریں، فوجیں تیار کی جائیں اور تمہارا وہ خلیفہ جو مالی اندوڑی کرنا ہوا مر جائے، اس کے بعد اس کا جانشین ایک صحیح آدمی ہوگا مگر اس کی بیعت کے چند سال بعد اس کو حکومت سے ہٹا دیا جائے، اور

اور جس طرف سے ان کی حکومت شروع ہوتی تھی (منہاج فراسان) اسی جانب سے ان کی ہلاکت بھی شروع ہو کر ترک اور روم مقابل ہو جائیں اور زمین پر جنگ کا بازار گرم ہو جائے، اور دمشق کی شہر پناہ سے ایک منادی نرا کرے کہ اہل زمین کے لیے ذیل شر و فساد قریب ہے۔ اس کی مسجد کے مغربی حصے کی زمین شق ہو جائے، اور اس کی چہار دیواری منہدم ہو جائے اور شام سے تین نفر حصول اقتدار کے لیے نکلیں گے۔ ایک ابی (چنگیز) ایک سرخ اور ابوسفیان کے خاندان کا ایک شخص جو سب لوگوں کو دمشق لاتے گا اور اہل مغرب کو مصر کی طرف نکال دے گا۔

جب یہ لوگ دمشق میں داخل ہوں گے تو یہی خروج سفیانی کی علامت ہوگی اور اس سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جو آل محمد کی طرف لوگوں کو دعوت دے گا، اہل ترک حیرہ میں پڑاؤ ڈالیں گے اور اہل روم فلسطین میں، اور عبداللہؑ کے بڑے گاہیہا تک کہ دونوں کے شکر نہر قریسا پر مد مقابل ہوں گے اور جنگ عظیم واقع ہوگی اور شاہ مغرب چلے گا تو وہ مردوں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو قید کرے گا۔ پھر قبس واپس ہوگا یہاں تک کہ جزیرہ میں سفیانی وارد ہو جائے گا پھر یہاں بڑے گا اور جو کچھ لوگوں نے جمع کیا ہوگا سب پر قابض ہو جائے گا۔

پھر وہ کوفہ آئے گا اور آل محمد کے اعوان و انصار کو قتل کرے گا بلکہ اس شخص کو بھی قتل کرے گا جس کا نام ان کے ناموں پر ہے۔ پھر امام مہدیؑ خروج کریں گے جن کے جھنڈے پر شعیب بن صالح ہوئے جب اہل شام یہ دیکھیں گے کہ ان کی حکومت ابن ابی سفیان پر استوار ہو چکی تو وہ مکہ پہنچیں گے اس وقت نفس زکیہ اور ان کے بھائی کا قتل ہوگا، اس وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ تمہارا امیر فلاح یعنی امام مہدیؑ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔ (غنیۃ طوسی)

۴۶) جب سادھ آرمی دعویٰ نبوت کر لیں تو قیامت آئے گی

۱۔ ایک جامعہ رواۃ نے تلعبری سے، انھوں نے احمد بن علی رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن عبداللہ ہاشمی سے، انھوں نے یحییٰ بن ابیطالب سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے عطار بن سائب سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى یَخْرُجَ نَحْوُ مِائَتِیْنِ کَذَّابِیْنَ کُلُّهُمْ یَقُولُونَ اَنَا نَبِیٌّ

(غنیۃ طوسی)

”قیامت اس وقت تک نہ ہوگی جب تک کہ سادھ کا دہ چوبیس نہ کریں کہ میں نبی ہوں“ (کنز العمال)

ظہورِ امام قائم سے قبل بنی ہاشم میں بارہ آدمی دعویٰ امامت کریں گے

(۴۷)

فضل بن شاذان نے وٹاء سے، انھوں نے احمد بن عائد سے، انھوں نے ابو خدیجہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَخْرُجُ الْقَائِمُ حَتَّى يَخْرُجَ إِثْنَيْ عَشَرَ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كُلُّهُمْ يَدْعُو إِلَى نَفْسِهِ“

امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ بنی ہاشم میں سے بارہ آدمی ایسے نہ نکلیں جو اپنی (امامت کی) طرف لوگوں کو دعوت دیں۔“

(غیبہ طوسی)

قیامت سے پہلے دس علامات

(۴۸)

ابن فضال نے حماد سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابو نصر سے انھوں نے عامر بن واثلہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”عَشْرٌ قَبْلَ السَّاعَةِ لَا بُدَّ مِنْهَا: السُّفْيَانِيُّ وَالدَّجَالُ وَالدُّخَانُ وَالدَّابَّةُ وَخُرُوجُ الْقَائِمِ وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَزُلُوفُ عِيسَى وَخَسْفُ الْمَشْرِقِ وَخَسْفُ بَعْزِ نِزَارِ الْعَرَبِ وَنَارُ تَخْرُجُ مِنْ فُجْرٍ عَدَنٍ تَسْوِقُ النَّاسَ إِلَى الْمُحْشَرِ“

(غیبہ طوسی)

قیامت سے قبل دس باتیں لازمی ہیں۔ سفیانی، دجال، دھواں، دابہ، خروجِ قائم، مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا، مشرق میں زمین کا شق ہونا، نزولِ عیسیٰ، جزیرہ عرب میں زمین کا شق ہونا، دریا کے عدن کی تہ سے آگ کا بلند ہونا جو لوگوں کو محشر کی طرف لیجائے گی۔“

قبل از ظہور پانچ علامتیں

(۴۹)

ابن فضال نے حماد سے، حماد نے ابراہیم بن عمر سے، عمر بن حنظلہ سے روایت

کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”خَمْسٌ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ مِنَ الْعَلَامَاتِ: الصِّيْحَةُ وَالسُّفْيَانِيُّ وَخَسْفُ الْبَيْتِ وَأَخْرُوجُ الْيَكْرَانِي وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ“

امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامات ظاہر ہوں گی، ندائے آسمانی، خسوفِ سفیانی، بیابان میں زمین کا شق ہونا، خسوفِ یکرانی اور قتلِ نفسِ زکیہ۔“

ماہینِ حیرہ و کوفہ قتلِ کثیر کا ہونا

(۵۰)

فضل بن شاذان نے نصر بن مزاحم سے، نصر نے عمرو بن شمر سے، عمرو نے جابر سے روایت کی ہے، جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام نضر باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ یہ امر کب ظہور پذیر ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”أَتَى يَكُونُ ذَلِكَ يَا جَابِرُ وَلَمَّا تَكْثُرُ الْقَتْلُ بَيْنَ الْحَيْرَةِ وَالْكُوفَةِ“

”اے جابر! یہ ابھی کہاں ہو سکتا ہے، ابھی توجرو اور کوفہ کے درمیان کثیر لوگ کہاں قتل ہوتے ہیں۔“

(غیبہ طوسی - ارشاد)

مسجدِ کوفہ کی عقبی دیوار منہدم ہوگی

(۵۱)

فضل نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حسین بن مختار سے اور حسین نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِذَا هَدَمَ حَائِطُ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ مُؤَخَّرَهُ مِمَّا يَلِي دَارَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، فَعِنْدَ ذَلِكَ زَوَالُ مَلِكٍ بَنِي فُلَانٍ أَمَّا إِنْ هَادَمَهُ لَا يَبْنِيهِ“

”جب مسجدِ کوفہ کے پیچھے کی طرف کی دیوار جو عبد اللہ بن مسعود کے گھر سے متصل ہے منہدم ہو جائے گی اس وقت بنی فلان کی حکومت کو زوال آئے گا۔“

(غیبہ طوسی، ارشاد)

خراسانی، سفیانی اور یامانی

سب ایک دن خروج کریں گے

(۵۲)

فضل نے سیف بن عمیرہ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، محمد ازدی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”خُرُوجُ الثَّلَاثَةِ الْخَرَّاسَانِيَّ وَالسَّفِيَانِيَّ وَالْيَمَانِيَّ فِي سَنَةٍ وَاحِدَةٍ فِي شَهْرٍ وَاحِدٍ فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ وَ لَيْسَ فِيهَا رَأْيَةٌ بِأَهْدَى مِنْ رَأْيَةِ الْيَمَانِيَّ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ“

”خراسانی، سفیانی اور یامانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ یامانی کا جھنڈا ہدایت کا علم ہوگا وہ حق کی طرف ہدایت کرے گا۔“

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

(۵۳)

فضل نے ابن فضال سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے انھوں نے کہا کہ سفیانی سے پہلے مصری اور یامانی خروج کریں گے۔

(غیبۂ طوسی)

(۵۴)

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، عثمان نے درست سے، درست نے عمار بن مروان سے، عمار نے ابولہبیر سے، اور ابولہبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا:

”مَنْ يَضْمَنُ لِي مَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ اضْمَنْ لَهُ الْقَائِمَ۔
ثُمَّ قَالَ: إِذَا مَاتَ عَبْدُ اللَّهِ لَمْ يَجْتَمِعِ النَّاسُ بَعْدَهُ عَلَى أَحَدٍ وَلَمْ يَتَنَاهَ هَذَا إِلَّا مَرْدُونٌ صَاحِبُكُمْ أَنْشَاءَ اللَّهُ وَيَذْهَبُ مَلِكٌ سَنِينَ وَيَصِيرُ مَلِكُ الشُّهُورِ وَالْإِيَّامِ

فَقُلْتُ: يَطُولُ ذَلِكَ

قَالَ: كَلَّا يَهْـؤُلُوهُ بَشَرٌ عَبْدُ اللَّهِ مَوْتَ كِي فَهَاتِ لِي، مِمَّنْ هُوَ كِي لِي

امام قائم کی ضمانت لینے کو تیار ہوں اس لیے کہ عبد اللہ کے مرنے کے بعد مسلمان کسی ایک شخص کی حکومت پر متفق نہ ہوں گے اور اس حکومت کو تمہارے امام سے کوئی روک نہیں سکتا، انشاء اللہ پھر برسوں کی حکومت ختم ہو کر مہینوں اور دنوں کی حکومت چلے گی۔

میں عرض کیا کہ یہ سلسلہ طویل ہوگا؟
آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۵) بنی فلان کی حکومت کا زوال

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے سلام بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابولہبیر سے اور ابولہبیر نے بکر بن حرب سے اور بکر نے کہا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”لَا يَكُونُ فُسَادٌ مَلَكَ بَنِي فَلَانَ حَتَّى يَخْتَلِفَ سَيْفِيَّ بَنِي فَلَانَ فَإِذَا اخْتَلَفُوا كَانَ عِنْدَ ذَلِكَ فُسَادٌ مَلَكَهُمْ“
”بنی فلان کی حکومت اس وقت تک زوال پذیر نہیں ہو سکتی جب تک کہ بنی فلان کی دو تلواریں آپس میں نہ ٹکرائیں۔ جب دونوں ٹکرائیں گی تو انکی حکومت زوال پذیر ہو جائے گی۔“

(غیبۂ طوسی)

(۵۶) مابین مکر و مدنیہ کشت و خون

فضل نے بزنطی سے، بزنطی نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إِنَّ مِنْ عِلَامَاتِ الْفُرَجِ حَدَّثًا يَكُونُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ“

قُلْتُ: وَأَيُّ شَيْءٍ يَكُونُ الْحَدَثُ؟

فَقَالَ: عَصَبِيَّةٌ تَكُونُ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ وَيَقْتُلُ فَلَانٌ مِنْ وَلَدِ

(غیبۂ طوسی، ارشاد)

فَلَانَ خَمْسَةَ عَشَرَ كَبْشًا۔“

”فرج دکشا دگی کی علامات میں سے ایک علامت ایک حادثہ ہے جو مکر

اور مدنیہ کے درمیان واقع ہوگا۔“

میں عرض کیا: وہ کیا حادثہ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: کشت و خون اور فلان شخص فلان کی اولاد میں پندرہ مہینہ (چوالیس) کو قتل کرے گا۔“

۵۷ کوفہ میں قتل عام

فضل نے ابن فضال و ابن البجران سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن عمر بمانی سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَا يَذْهَبُ مَلِكٌ هَؤُلَاءِ حَتَّى يَسْتَعْرِضُوا النَّاسَ بِالْكُوفَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى رُؤُوسٍ تَسْتَدْرِفِيهَا بَيْنَ الْمَسْجِدِ وَاصْحَابِ الصَّابُونَ“

”ان لوگوں کی سلطنت اس وقت تک نہیں چلے گی جب تک یہ لوگ کوفہ میں بروز جمعہ لوگوں کو تر تیغ نہ کریں گے گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ مسجد اور اصحاب صابون کے درمیان تندر کے بہت سے سر ہیں۔“ (غنیۃ طوسی - ارشاد)

۵۸ دورِ غیبت میں مسلمانوں کا حال

فضل نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابوعمار سے، انھوں نے علی بن ابومغیرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک عامری سے، انھوں نے عمیر بن نفیل سے روایت کی ہے، عمیر کا بیان ہے کہ میں نے دخترِ امام حسن ابن علی علیہ السلام کو کہتے ہوئے سنا کہ

”لَا يَكُونُ هَذَا الْأَمْرُ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ حَتَّى يَبْرَأَ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ، وَيَلْعَنَ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، وَيَتَفَلَّ بَعْضُكُمْ فِي وَجْهِ بَعْضٍ وَحَتَّى يَشْهَدَ بَعْضُكُمْ بِالْكَفْرِ عَلَى بَعْضٍ“

قلت: ما في ذلك خیر؟

قالت: الخید کلہ فی ذلک عند ذلک یقوم قابمنا فیرفع ذلک کلہ“

”جس امر کا تم لوگوں کو انتظار ہے وہ اُس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ تم لوگ ایک دوسرے سے بیزار نہ ہو جاؤ، ایک دوسرے پر لعنت نہ کرنے لگو، ایک دوسرے کے معتمد پر نہ تھو کو گے اور ایک دوسرے کو کافر نہ کہنے لگو گے۔“

میں نے کہا: پھر اس میں بھلائی تو کچھ بھی نہ رہی؟

انھوں نے کہا: ساری بھلائی تو اسی میں ہے، اس لیے کہ اُس وقت ہمارا قائم ظہور کرے گا اور یہ تمام باتیں ختم ہو جائیں گی۔ (غنیۃ طوسی)

۵۹ موتِ احمر اور موتِ اَبیض سے مراد

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے محمد بن ابوالہلاد سے، انھوں نے علی بن محمد اودی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے اُنکے جد سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِمِ مَوْتٌ أَحْمَرٌ وَمَوْتٌ أَبْيَضٌ وَجَرَادٌ فِي حِينِهِ وَجَرَادٌ فِي غَيْرِ حِينِهِ أَحْمَرٌ كَأَنَّ الدَّمَ فَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَحْمَرُ فَالْشَّيْفُ، وَأَمَّا الْمَوْتُ الْأَبْيَضُ فَالطَّاعُونَ“

”امام قائم سے پہلے موتِ احمر (سرخ موت) ہوگی، موتِ اَبیض (سفید موت) ہوگی، موسم کی بُدایاں ہوں گی اور بغیر موسم کی بُدایاں ہوں گی، جو خون کے مانند سرخ ہوں گی، لیکن موتِ احمر (سرخ موت) تلوار سے قتل ہے اور موتِ اَبیض (سفید موت) طاعون سے ہلاکت ہے۔“ (غنیۃ طوسی، ارشاد، منیۃ لُغائی)

۶۰ اہل بیتِ نبی کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی

فضل نے نصر بن مزاحم سے، انھوں نے ابولہبیدہ سے، انھوں نے ابوذر عہ سے، انھوں نے عبداللہ بن زین سے، انھوں نے عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”دُعَاةُ أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَالزُّمُوا الْأَرْضَ وَكُفُّوا حَتَّى تَرَوْا قَادِرَتَهَا، فَإِذَا خَالَفَ التُّرُكُ الرُّومَ وَكَثُرَتِ الْحُرُوبُ فِي الْأَرْضِ وَيَنَادِي مُنَادٌ عَلَى سَوْدٍ وَمَشَقٍّ: وَيَلِ الْأَرْضَ مَعَن شَرْقًا اقْتَرِبَ وَيَخْرُ (ب) حَاطً مَسْجِدَهَا“

”تمہارے نبی کے اہل بیت کی طرف سے دعوتِ آخر زمانہ میں ہوگی۔ لہذا جب تک تم لوگ اس دعوت کے قائل نہ ہو نہ دیکھ لو زمین پر ٹولو اور خاموش رہو تاوقتیکہ ترک کے لوگ روم کی مخالفت کریں اور روئے زمین پر جنگوں کی کثرت نہ ہو اور دمشق کی شہرِ پناہ پر ایک منادی ندا کرے کہ شرقِ قریب، اور دمشق کی مسجد کی دیوار منہدم نہ ہو جائے۔“

(غنیۃ طوسی)

علامات ظہور

(۹۱)

فضل نے ابن ابوجحان سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جارد سے انھوں نے محمد بن بشر سے اور انھوں نے محمد بن حنفیہ علیہ السلام سے روایت کی ہے محمد بن بشر کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ اب تو یہ امر بہت طویل ہو گیا، آخر یہ حال کتنک ایسا ہی رہے گا؟ آنجناب نے اپنا سر مبارک ہلایا اور فرمایا:

” اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَعْصِ الزَّمَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَطْلَمْ السُّلْطَانُ ؟ اَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَقُمْ الزَّانِدُ فِي قَرْوَيْنِ فِيهِمَا سَتُورُهَا وَيَكْفُرُ صَدُورُهَا ، وَيَخْتَرُ سَوْرُهَا ، وَيَذْهَبُ بِهَجَّتِهَا ؟ مَنْ فَرَمَهُ اَدْرَكَهُ وَمَنْ خَارِبَهُ قَتَلَهُ ، وَمَنْ اَعْتَزَلَهُ اَفْقَرُوْهُ مِنْ تَابِعِهِ كَفَرُ حَتَّى يَقُومَ بَاكِيَانِ : بَاكٍ يَبْكِي عَلَى دِينِهِ وَبَاكٍ يَبْكِي عَلَى دُنْيَاكَ “

” ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو کاٹ کھانے والا زمانہ نہیں آیا، ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو بھائیوں نے بھائیوں پر جفا نہیں کی ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو سلطان وقت نے ظلم نہیں کیا ہے۔ ابھی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ابھی تو زندین نے قزوین سے خروج بھی نہیں کیا ہے کہ ان کی پردہ دری کرے اور ان کے نکلنے کی راہوں کو بند کر دے، ان کی شہر بنیادوں کو تبدیل کر دے، ان کی مستروں کو مٹا دے اور جو ان سے فرار کی کوشش کرے اسے گرفتار کر دے، جو ان سے جنگ کرے اسے قتل کر دے، جو انھیں چھوڑ کر گوشہ نشین بن جائے وہ محتاج ہو جائے جو ان کی اتباع کرے کافر ہو جائے یہاں تک کہ دو قسم کے روئے والے ہوں گے ایک اپنے دین کے لیے روزا ہوگا اور دوسرا اپنی دنیا کے لیے۔

ظہور کی علامات

(۹۲)

فضل نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” الزَّمَانُ وَالْأَرْضُ وَلَا تَحْرُكُ يَدًا وَلَا رَجُلًا حَتَّى تُرَى عَلَامَاتُ أَذْكَرُهَا “

لَكَ وَمَا ارَاكَ تَدْرِكُ ، اِخْتِلَافُ بَنِي فُلَانٍ وَمُنَادِيَانَا مِنْ السَّمَاءِ يَجِيئُكُمْ الصَّوْتُ مِنْ نَاحِيَةِ دِمَشْقَ بِالْفَتْحِ وَخَسْفُ قَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ تَسْمَى الْجَابِيَةِ وَاسْتَقْبَلُ اخْوَانُ التُّرْكِ حَتَّى يَنْزِلُوا الْجَزِيرَةَ وَاسْتَقْبَلُ مَا رَقَّةَ الرُّومِ حَتَّى يَنْزِلُوا الرَّمْلَةَ فَتَلْكَ السَّنَةُ فِيهَا اِخْتِلَافُ كَثِيرٍ فِي كُلِّ اَرْضٍ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَغْرِبِ فَأَوَّلُ اَرْضٍ تَخْرُبُ الشَّامَ يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَايَاتٍ : رَايَةَ الْاَصْرَبِ وَرَايَةَ الْاَبْقَعِ وَرَايَةَ السَّفْيَانِيَّةِ “

” تم لوگ زمین پر پڑے بیٹھے رہو کوئی ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جس کو میں بیان کرتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کہ تم لوگ وہ زمانہ نہ پاسکو گے (وہ علامات یہ ہیں)

پہلی فُلان میں اختلافات، آسمان سے منادی کی نرا، دمشق کی جانب سے فوج کی آواز بلند ہونا، شام کے ایک قریے کا زمین میں دھنس جانا، جس کا نام جابیہ ہے ترک اخوان کا آگے بڑھ کر جزیرے میں منزل کرنا، مارتہ روم کا لگے بڑھ کر روم میں اتنا اور اس سال مغرب کی جانب کے ہر خطے میں اختلافات پیدا ہونا۔ سب سے پہلے ملک شام کی تباہی جس میں تین جھنڈے بلند ہوں گے ایک چنگبر جھنڈا، ایک سرخ جھنڈا اور ایک سفیانی کا جھنڈا۔ “

(عنایت طوسی، ارشاد)

چوبیس بارشیں

(۹۳)

احمر بن علی رازی نے مقانعی سے، انھوں نے بکار بن احمر سے، انھوں نے حسن بن حسین سے، انھوں نے عبداللہ بن بکر سے، انھوں نے عبدالملک بن اسماعیل الاسدی سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے کہا کہ مجھے سے سعید بن جبیر نے بیان کیا:

” السَّنَةُ الَّتِي يَقُومُ فِيهَا الْمَسَدُ تَطْطُرُ اَرْبَعًا وَعِشْرِينَ مَطَرَةً يَدْرِي اَثَرُهَا وَبَرَكَتُهَا “

” جس سال امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اس سال چوبیس مرتبہ پانی برسے گا اور اس کے اثرات اور برکات نظر آئیں گے “

(عنایت طوسی)

بنی عباس کی حکومت کا زوال

(۶۴)

”کعب الاحبار سے روایت ہے اُن کا قول ہے کہ جب بنی عباس میں سے
”اذا ملک رجل من بنی العباس یقال له: عبد الله وهو العین
بہا افتتحوا وبہا یختمون وهو مفتاح البلاء وسیع الفناء
فاذا قرئ له کتاب بالشام: من عبد الله عبد الرحمن امیر المومنین
لم یلبثوا ان یبلغکم ان کتاباً قرئ علی منبر مصر: من
عبد الله عبد الرحمن امیر المومنین
وفی حدیث اخر قال:

”الملك لبني العباس حتى یبلغکم کتاب قرئ بمصر من
عبد الله عبد الرحمن امیر المومنین واذا کان ذالک فهو
زوال ملکهم وانقطاع مدّتهم فاذا قرئ علیکم اول النہار
لبني العباس من عبد الله امیر المومنین فانظروا کتاباً یقرأ
علیکم من اخر النہار من عبد الله عبد الرحمن امیر المومنین
وویل لعبد الله من عبد الرحمن“

”جب بنی عباس میں سے وہ شخص بادشاہ ہوگا جس کے نام کا پہلا حرف عین (ع)
ہوگا یعنی عبد اللہ۔ تو عبد اللہ نامی سے یہ سلطنت شروع ہوگی اور عبد اللہ
نامی پر سلطنت ختم بھی ہوگی۔ وہ مصائب کی کنجی اور فنا کی تلوار ہوگا۔ جب شام
میں اس کا اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ کے بندے (رحمن کے بندے) عبد اللہ امیر
المومنین کی طرف سے (اہل شام پر واضح ہو) تو فوراً ہی تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے
گی کہ منبر مصر پر یہ اعلان پڑھا گیا ہے کہ اللہ کے بندے عبد الرحمن امیر المومنین
کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)

دوسری حدیث میں یہ ہے کہ بنی عباس کی حکومت چلتی رہے گی یہاں تک کہ
تم لوگوں کو یہ اطلاع ملے گی کہ مصر میں یہ اعلان پڑھ کر سنا یا گیا ہے کہ اللہ کے
بندے عبد الرحمن امیر المومنین کی طرف سے (اہل مصر پر واضح ہو کہ)۔ اور جب
ایسا ہوگا تو ہی بنی عباس کی سلطنت کے زوال اور قریب حکومت کے ختم ہونے
کا وقت ہوگا۔ جب صبح کو بنی عباس کی طرف سے یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ عبد اللہ

امیر المومنین کی طرف سے، تو انتظار کرنا کہ شام کو یہ اعلان پڑھا جائے گا کہ اللہ
کے بندے عبد الرحمن امیر المومنین کی طرف سے۔ اور عبد الرحمن کی طرف سے
عبد اللہ پر سخت ضرب (ویل) ہوگی۔“

خروج سفیانی کے بعد امام قائم کا ظہور ہوگا

(۶۵)

حذلم بن بشیر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن الحسین علیہ السلام سے
عرض کیا کہ مجھے حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کے متعلق کچھ بتائیں کہ اس کی نشانیاں کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا:

”یکون قبل خروجہ خرج رجل یقال له عوف السلمي بارض

الجزيرة ویكون مأواہ تکریت وقتله بسجدة دمشق ثم یكون

خروج شعيب بن صالح من سمرقند ثم ینخرج السفیانی تلحون

من الوادی الی البلس دھومن ولد عتبة بن ابی سفیان فاذا

ظہر السفیانی اختفی المہدی ثم ینخرج بعد ذالک

”ظہور امام مہدی علیہ السلام سے پہلے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام

عوف بن سلمی ہوگا اور وہ جزیرہ سے خروج کرے گا اس کا مرکز تکریت ہوگا اور

مسجد دمشق میں اس کا قتل ہوگا۔ پھر سمرقند سے شعیب بن صالح خروج کرے گا

پھر سفیانی تلحون وادی یابس سے خروج کرے گا جو عتبہ بن ابی سفیان کی

اولاد میں سے ہوگا۔ جب سفیانی خروج کرے گا تو اس وقت امام مہدیؑ خود

کو پوشیدہ کر لیں گے اس کے بعد ظہور کریں گے۔“

(غیبیہ طوسی)

قرظین سے ایک شخص کا خروج

(۶۶)

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:
”میخرج بقزوين رجل اسمه اسم نبی یسرع الناس الی طاعته
المشرك والمومن یملأ الجبال خوفاً“

”قرظین سے ایک شخص خروج کرے گا جس کا نام ایک نبی کا نام ہوگا لوگ اس کی

اطاعت میں بہت جلد بازی سے کام لیں گے لیکن اس کے خوف سے مشرک اور

مومن سے پہاڑ بھر جائیں گے۔“

(غیبیہ طوسی)

پندرہ رمضان کو سورج گہن اور آخری تاریخوں میں چاند گہن

(۶۷)

فضل بن شاذان نے احمد بن محمد بن ابونصر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، ثعلبہ نے بدر بن خلیل ازری سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”اِيتَان تَكُونَان قَبْلَ الْقَائِمِ لَمْ يَكُنَا مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى الْأَرْضِ تَنكُشَفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالْقَمَرُ فِي الْآخِرَةِ“

فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ تَنكُشَفُ الشَّمْسُ فِي الْآخِرِ الشَّهْرِ وَالْقَمَرُ فِي النِّصْفِ؟

فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ: إِنْ لَمْ يَعْلَمْ جَاءَ تَقُولُ وَلَكِنَّهُمَا اِيتَان لَمْ يَكُنَا مِنْذُ هَبْطِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

”قبلِ ظہورِ امام قائمؑ دو نشانیاں ایسی ظاہر ہوں گی جو حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر وارد ہونے سے لیکر اُس وقت تک کبھی ظاہر نہیں ہوئی ہوگی۔ ایک تو پندرہ ماہ رمضان کو سورج گہن اور دوسری نشانی اُسی کی آخری تاریخوں میں چاند گہن کا ہونا۔“

یہ سکر ایک شخص نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ سورج گہن تو مہینے کی آخری تاریخوں میں ہوا کرتا ہے اور چاند گہن نصف ماہ میں۔؟

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: تم جو کچھ کہنا چاہتے ہو میں جانتا ہوں لیکن ایسی نشانیاں حضرت آدم علیہ السلام کے زمین پر اترنے سے لیکر اُس وقت تک کبھی رونما نہ ہوئی ہوں گی۔ (غیثہ طوسی، ارشاد، غیثہ نقالی، کافی)

فرج کی مجملہ علامت

(۶۸)

فضل نے ابن اسباط سے، انھوں نے حسن بن جہم سے روایت کی ہے انھوں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے فرج و کشادگی کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں مجملہ نشانوں یا تفصیل کے ساتھ؟

میں نے عرض کیا، مجملہ ہی بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: ”إِذَا تَحَرَّكَ رَايَاتُ قَيْسِ بَمَصْرَ وَرَايَاتُ كُنْدَه بِخُرَاسَانَ أَوْ ذَكَرَ غَيْرَ كُنْدَه“

”جب قیس کے جھنڈے مصر سے اور کندہ کے جھنڈے خراسان سے حرکت کریں۔“ (تو سمجھ لینا کہ فرج و کشادگی قریب ہے) (ارشاد، غیثہ شیخ)

ظہور سے قبل خوشحالی کا سال ہوگا

(۶۹)

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”إِنَّ قَدَامَ الْقَائِمِ لِسَنَةِ غِيْدَاةٍ يَفْسُدُ الثَّرَى فِي النَّحْلِ فَلَا تَشْكُو فِي ذَلِكَ“

”امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل جو سال ہوگا وہ اتنی سرسبز و شادابی کا سال ہوگا اور اس میں اسقدر پیداوار ہوگی کہ کھجوریں درختوں پر سڑ جائیں گی اور (انھیں کوئی توڑنے والا نہ ہوگا) اس میں شک نہ کرنا۔“ (غیثہ طوسی)

اہل حبشہ کے ہاتھوں انہدامِ کعبہ

(۷۰)

فضل نے احمد بن عمر بن سالم سے، انھوں نے یحییٰ بن علی سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے ابولبید سے روایت کی ہے اُن کا قول ہے کہ:

”تَحْيِرُ الْحَبَشَةِ الْبَيْتِ فَيَكْسِرُونَهُ وَيُؤْخِذُ الْحَجْمَ فَيَنْصُبُ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ“

”اہل حبشہ خانہ کعبہ کو مسمار کریں گے اور حجرِ اسود کو لیجا کر مسجدِ کوفہ میں نصب کیا جائے گا۔“ (غیثہ طوسی)

سفیانی کی مدتِ حکومت

(۷۱)

فضل نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے، انھوں نے محمد بن سلم سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا

آپ نے فرمایا: ”إِنَّ السَّفِيَانِيَّ يَمْلِكُ بَعْدَ ظَهْرِهِ عَلَى الْكُورِ الْخَمْسِ حِمْلٍ
أَمْرًا ۖ ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”اسْتَغْفِرُ اللَّهَ حِمْلُ حِمْلٍ وَهُوَ مِنْ
الْأُمَمِ الْمَحْتَمُونَ الَّذِي لَا بُدَّ مِنْهُ“
”سفیان بن عروج کے بعد پانچ علاقوں پر عورت کے حمل کی مدت کے برابر (نواہ)
حکومت کریگا۔“ پھر فرمایا: استغفر اللہ، اونٹ کے مدت حمل کے برابر اور یہ
حتیٰ امر ہے اس کا ہونا لادری و لازمی ہے۔“ (غنیۃ طوسی)

سفیان بن کوفہ میں ورود اور علی کے شیعہ کے سر کی قیمت ایک ہزار درہم

(۷۲)

فضل نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے عثمان بن جبہ سے، انھوں نے
عمر بن ابان کلبی سے روایت کی ہے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام
سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي بَالِسَفِيَانِيٍّ أَوْ بِصَاحِبِ السَّفِيَانِيِّ قَدْ طَرَحَ رَحْلَهُ فِي
رَحْبَتِكُمْ بِالْكُوفَةِ، فَنَادَى مُنَادِيَهُ مِنْ جَاوِ بُرْأُسِ شَيْعَةٍ
عَلَى فَلَهُ الْفَتْ دَرَاهِمُ، فَيُثَبِّبُ الْجَارِ عَلَى جَارِهِ، وَيَقُولُ: هَذَا
مَنْهُمْ، فَيَضْرِبُ عَنْقَهُ وَيَأْخُذُ الْفَتْ دَرَاهِمُ“

”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ سفیان بن یا اس کے کسی مصاحب نے تمہارے کونے کے
باہر پڑاؤ ڈالا ہے اور اس کی طرف سے کوئی منادی نرا سے رہا ہے کہ جو شخص علی
سے شیعہوں میں سے کسی شیعہ کا سر کاٹ کر لائے گا اس کو ایک ہزار درہم دونگا
یہ سن کر ایک پڑوسی اپنے پڑوسی پر چھپے گا اور کہے گا کہ یہ بھی ان میں سے ہے اور
اس کا سر کاٹ کر لیجائے گا اور ایک ہزار درہم وصول کرے گا۔“

پھر فرمایا: ”أَمَّا إِنْ أَمَرْتُمْ بِوَصْدَةِ لَا يَكُونُ إِلَّا لِوَلَدِ الْبَغَايَا وَكَأَنِّي
أَنْظُرُ إِلَى صَاحِبِ الْبَرَقِ ۖ قُلْتُ: وَمَنْ صَاحِبُ الْبَرَقِ؟
فَقَالَ: رَجُلٌ مِنْكُمْ يَقُولُ يَقُولُ كَمْ يَلْبِسُ الْبَرَقَ فَيَحْشُكُهُ فَيَعْرِفُكُمْ
وَلَا تَعْرِفُونَهُ فَيَغْزِيَكُمْ رَجُلًا أَمَّا إِنْ هُوَ لَا يَكُونُ إِلَّا ابْنُ بَغْيٍ“
”اور اس وقت تم لوگوں پر حاکم اور امیر کوئی نانا زادہ ہوگا۔ اور گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں

کہ ایک نقاب پوش: ”میں نے عرض کیا کہ وہ نقاب پوش کون ہے؟“
فرمایا: وہ تم ہی میں سے ایک شخص ہوگا جو تم ہی لوگوں جیسی باتیں کرے گا اور وہ
نقاب پوش ہوگا اور تم لوگوں کی نشاندہی کرے گا، وہ تم لوگوں کو پہچانتا ہوگا
مگر تم لوگ اُسے نہ پہچانتے ہو گے اور تم میں سے ایک ایک مرد کی نشاندہی کرے گا
اور وہ بھی زنا زادہ ہوگا۔“ (غنیۃ طوسی)

علامات ظہور (۷۳)

ایک جماعت نے ابو الفضل شیبانی سے، انھوں نے ابو نعیم نضر بن عمامہ ابن مغیرہ
عمری سے، انھوں نے ابو یوسف یعقوب بن نعیم عمرو قرظہ کاتب سے، انھوں نے احمد ابن
محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عباس سے، انھوں نے
مہاجر بن حکیم سے، انھوں نے معاویہ بن سعید سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا کہ:
”إِذَا اخْتَلَفَ رُحَمَاءُ بِالشَّامِ فَهُوَ آيَةٌ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ تَعَالَى“

قيل: ثُمَّ مَهْ؟

قال: ثُمَّ رَجْفَةٌ تَكُونُ بِالشَّامِ فَتَهْلِكُ فِيهَا مِائَةُ أَلْفٍ يَجْعَلُهَا
اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَذَابًا عَلَى الْكَافِرِينَ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ
فَانْظُرُوا إِلَى أَصْحَابِ الْبُرَادِينِ الشَّيْبِ وَالرَّيَّاتِ الصَّغْرِ
تَقْبِلُ مِنَ الْمَغْرِبِ حَتَّى تَحُلَّ بِالشَّامِ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا
خَسْفًا بِقَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ يُقَالُ لَهَا: خَوْشَنًا، فَإِذَا
كَانَ ذَلِكَ فَانْتَظِرُوا ابْنَ أَكْلَةَ الْأَكْبَادِ الْبَوَادِي الْيَابِسِ“
”جب شام میں دونوں آئیں تو یہ بھی اللہ کی نشانیوں میں سے
ایک نشانی ہے۔“

عرض کیا گیا: پھر کیا ہوگا؟

فرمایا: پھر شام میں ایک زبردست زلزلہ آئے گا جو مؤمنین کے لیے رحمت اور کافروں
کے لیے عذاب ہوگا۔ اس زلزلے سے ایک لاکھ آدمی مر جائیں گے جب ایسا
ہو تو پھر دیکھنا کہ ایک لشکر مغرب سے سرخ گھوڑوں پر سوار زرد پرچم لہراتا ہوا
آئے گا اور شام میں وارد ہوگا جب ایسا ہوگا تو یہ بھی دیکھ لینا کہ شام کا ایک قریہ

جس کا نام خرشنا ہے زمین میں دھنس جائے گا جب یہ بھی ہو چکے تو پھر دیکھنا
کہ وادی یا بس سے ہندہ جگر خوارہ (جگر چبانے والی) کا بیٹا (سفیانی) خروج
کرے گا۔ (غیبۃ طوسی)

۴۴) مدت اقتدار سفیانی

قرقارہ نے محمد بن خلف سے، انھوں نے حسن بن صالح بن اسود سے، انھوں نے
عبد الجبار بن عباس ہمدانی سے، انھوں نے عمار دھنی سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”کم بعدون بقاء السفیانی فیکم؟“

قال قلت: حمل امرأة تسعة اشهر

قال: ما اعلمکم یا اهل الکوفة۔“

”تم لوگوں کا کیا خیال ہے سفیانی کی حکومت تم لوگوں پر کتنے دنوں تک رہے گی؟
میں نے عرض کیا: ایک عورت کے مدت حمل کے برابر یعنی نو ماہ۔“

فرمایا: اے اہل کوفہ! تم لوگوں میں یہ شخص کتنا زیادہ جاننے والا ہے۔

(غیبۃ طوسی)

۴۵) سفیانی نصرانی کے بھیس میں

قرقارہ نے اسماعیل بن عبد اللہ بن میمون سے، انھوں نے محمد بن عبد الرحمن سے،
انھوں نے جعفر بن سعد کاہلی سے، انھوں نے اعش سے، انھوں نے بشیر بن غالب سے اور بشیر کا
بیان ہے کہ: ”یقبل السفیانی من بلاد الروم منتصراً فی عنق صلیب و
هو صاحب القوم“

”سفیانی بلادِ روم سے نصرانی کے بھیس میں آئے گا اُس کے گلے میں صلیب

(غیبۃ طوسی)

لٹکی ہوگی اور وہ قوم کا سردار ہوگا۔“

۴۶) دریائے فرات میں شدید سیلاب

احمر بن علی رازی نے محمد بن اسحاق مقری سے، انھوں نے مقانعی سے، انھوں نے
بکار سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن سعد اسدی سے، انھوں نے اپنے والد
سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

”عام أو سنة الفتح ینشق الفرات حتی یدخل اذقة الکوفة“
”فتح (ظہور) کے سال دریا کے فرات میں ایسا زبردست سیلاب آئے گا کہ کوفہ کی
گلیوں تک پانی بھر جائے گا“ (غیبۃ طوسی)

۴۷) خراسان سے سیاہ علم کوفہ آئیں گے

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے عثمان بن احمد سماک سے، انھوں نے ابراہیم بن
عبد اللہ ہاشمی سے، انھوں نے ابراہیم بن ہانی سے، انھوں نے نعیم بن حماد سے، انھوں نے سعید سے
انھوں نے ابو عثمان سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ:

”تنزل الرايات السود التي تخرج من خراسان الى الکوفة۔“

فاذا ظهر المهدي بعث اليه بالبيعة“

”وہ سیاہ علم خراسان سے نکل کر کوفہ تک آئیں گے جب حضرت امام مہدی

ظہور فرمائیں گے تو وہ بیعت کے لیے بھیج دیے جائیں گے۔“ (غیبۃ طوسی)

۴۸) امام قائم کا لشکر قلیل سارے مشرق و مغرب کوفت کرے گا

قرقارہ نے محمد بن خلف حماد سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان ازری سے، انھوں نے
سفیان بن ابراہیم جریری سے، انھوں نے اپنے والد سے سنا وہ کہتے تھے کہ:

”النفوس الزکیة غلام من آل محمد اسمہ محمد بن الحسن یقتل

بلا جرم ولا ذنب فاذا قتلوه لم یبق لهم فی السماء عاذرو

لا فی الارض ناصر، فعند ذلک یربعث الله قائم آل محمد

فی عصبة لهم اذق فی اعین الناس من الکحل، فاذا خرجوا

سبکی لهم الناس، لا یرون الا انفسهم یختطفون، یفتح الله

لهم مشارق الارض ومغاربها الا وهم المؤمنون حقاً الا

ان خیر الجهاد فی آخر الزمان“

”نفسِ رکیہ آلِ محمد میں سے ایک کسں بچے ہوگا جس کا نام محمد بن حسن ہوگا۔“

اور وہ بے جرم و بے قصور قتل کر دیا جائے گا۔ جب وہ لوگ اس کو قتل کر دیں گے تو پھر آسمان پر ان کے لیے کوئی معذرت چاہنے والا نہ ہوگا اور نہ زمین پر ان کا کوئی مددگار ہوگا، اُس وقت اللہ تعالیٰ قائم آل محمد کو ایک ایسے مختصر سے گروہ کے ساتھ بھیجے گا جو لوگوں کی آنکھوں میں سرمے سے بھی کم ہوں گے۔ جب یہ لوگ خروج کریں گے تو سب لوگ ان کو دیکھ کر رونے لگیں گے۔ اُن کا خیال ہوگا کہ یہ پیارے تو ذرا دیر میں اُچک لیے جائیں گے مگر اللہ تعالیٰ ان ہی کے ذریعے سے سارے مشرق و مغرب کے ممالک کو فتح کر دے گا۔ آگاہ ہو وہی لوگ حقیقی مومن ہوں گے۔ اور یہ بھی اُن لو کہ بہترین جہاد آخر زمانہ کا ہے۔“

(غنیۃ طوسی)

آفتاب کے ساتھ ایک نشانی کا طلوع ہونا

(۷۹)

قرقارہ نے عباس بن یزید بحرانی سے، انھوں نے عبدالرزاق بن ہمام سے، انھوں نے معمر سے، معمر نے ابن طاووس سے، انھوں نے علی بن عبداللہ بن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ: ”لا یرْجِعُ الْمَسْجِدُ حَتَّى تَطْلُعَ مَعَ الشَّمْسِ آيَةٌ“
”حضرت امام مہدیؑ اُس وقت ظہور و خروج فرمائیں گے جب آفتاب کے ساتھ ایک نشانی بھی طلوع ہوگی۔“

(غنیۃ طوسی)

مسجد براءثا

(۸۰)

محمد بن شہیدی نے محمد بن قاسم سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے مشایخ سے، انھوں نے سلیمان اعمش سے، انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے خادم رسولؐ انس بن مالک نے بیان کیا کہ:

”لَمَّا رَجَعَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ النَّهْرَوَانِ نَزَلَ بِرَاثَا وَكَانَ بِهَا رَاهِبٌ فِي قَلَابَتِهِ وَكَانَ اسْمُهُ الْحَبَابُ، فَلَمَّا سَمِعَ الرَّاهِبَ الصَّيْحَةَ وَالْعَسْكَرَ أَشْرَفَ مِنْ قَلَابَتِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَنَظَرَ إِلَى عَسْكَرِ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَسْتَفْطَعَ ذَلِكَ وَنَزَلَ مُبَادِرًا فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ وَمَنْ رُئِيسُ هَذَا الْعَسْكَرِ؟“

فقيل له: هَذَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ رَجَعَ مِنْ قِتَالِ أَهْلِ النَّهْرَوَانِ

فجاء الحباب مبادرًا يَتَحَقَّقِي النَّاسَ حَتَّى وَقَفَ عَلَى امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا امِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا حَقًّا، فَقَالَ لَهُ: وَمَا عَلَيْكَ يَا نَفِيَّ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حَقًّا حَقًّا؟ قَالَ لَهُ: بِيَدِكَ اخْبِرْنَا عِلْمًاؤُنَا وَاجْهَارُنَا۔

فَقَالَ لَهُ: يَا حَبَابُ! فَقَالَ لَهُ الرَّاهِبُ: وَمَا عَلَيْكَ يَا سَمِي؟ فَقَالَ: أَعَلِمَنِي بِذَلِكَ حَبِيبِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

فَقَالَ لَهُ الْحَبَابُ: مَدَّ يَدَكَ فَإِنَّا أَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَّكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيَّتِهِ۔

فَقَالَ لَهُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَآيِينَ تَأْوِي؟ فَقَالَ: أَكُونُ فِي قَلَابَةِ لِي هَهُنَا۔ فَقَالَ لَهُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: بَعْدَ دِيَوْمِكَ هَذَا لَا تَسْكُنُ فِيهَا، وَلَكِنْ ابْنِ هَاهُنَا مَسْجِدًا وَاسْمِهِ بِاسْمِ بَانِيهِ فَبَنَاهُ رَجُلٌ اسْمُهُ بَرَاثَا فَسَمَّيْتُ الْمَسْجِدَ بِبَرَاثَا بِاسْمِ الْبَانِي لَهُ۔

ثُمَّ قَالَ: وَمَنْ ابْنُ تَشْرِبٍ يَا حَبَابُ! فَقَالَ: يَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ مَنْ دَجَلَةٌ هَهُنَا۔ قَالَ: فَلِمَ لَا تَحْفَرُ هَهُنَا عَيْنًا أَوْ بَيْتًا؟ فَقَالَ لَهُ: يَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ كَلَّمَا حَفَرْنَا بَيْتًا وَاجِدْنَا مَا لَحَظَ غَيْرَ عَذَابَةٍ، فَقَالَ لَهُ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ: احْفَرْ هَهُنَا بَيْتًا فَحَفَرَ فَخَرَجَتْ عَلَيْهِمْ صَخْرَةٌ لَمْ يَسْتَطِيعُوا قَلْعَهَا فَنَقَلَهَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فَانْقَلَعَتْ عَنْ عَيْنِ أَحْلَى مِنَ الشَّهْدِ وَالَّذِي مِنَ الزُّبَيْدِ۔

فَقَالَ لَهُ يَا حَبَابُ! يَكُونُ شَرَابُكَ مِنْ هَذِهِ الْعَيْنِ أَمَا إِنَّهُ يَا حَبَابُ! سَبَّحْنِي إِلَى جَنْبِ مَسْجِدِكَ هَذَا مَدِينَةٍ وَ تَكْثُرُ الْجَبَابِرَةُ فِيهَا وَتَعْظُمُ الْبَلَاءُ حَتَّى أَنَّهُ لَيُرْكَ فِيهَا كُلَّ لَيْلَةٍ جَمْعَةُ سَبْعُونَ أَلْفَ فَوْجٍ حَرَامٍ قَرَادًا عَظِيمٍ بِلَاؤُهُمْ شَدِيدٌ وَعَلَى مَسْجِدِكَ بِفُطُوءَةٍ ثُمَّ وَابْنُهُ بَنِينَ ثُمَّ وَابْنُهُ لَا يَسُدُّهُ إِلَّا كَافِرٌ ثُمَّ بَيْتًا۔ فَاذَا فَعَلُوا ذَلِكَ مَنَعُوا الْحَجَّ ثَلَاثَ سَنِينَ وَاجْتَرَقَتْ خُضْرُهُمْ وَسَلَّطَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ السَّفْحِ لَا يَدْخُلُ بِلَدًا إِلَّا أَهْلَكَهَا وَاهْلَكَ

أهله ثم ليعد عليهم مرة أخرى ثم يأخذهم القبط والغلا
ثلاث سنين حتى يبلغ بهم الجهد ثم يعود عليهم
ثم يدخل البصرة فلا يدع فيها قائمته الأسخطها واهلكها
واسخط أهلها، وذلك إذا عمرت الخربة وبنى فيها مسجد
جامع، فعند ذلك يكون هلاك البصرة، ثم يدخل مدينة
بناها الحجاج يقال لها واسط. فيفعل مثل ذلك ثم يتوجه نحو
بغداد، فيدخلها عفواً ثم يلتجئ الناس إلى الكوفة ولا
يكون بلد من الكوفة تشوش الأمر له ثم يخرج هو الذي
ادخله بغداد فنحو قبرى لينبشه فيتلقاها هما السفينان فيهنرهما
ثم يقتلها ويوجه جيشا نحو الكوفة فيستعبد بعض أهلها
ويجئ رجل من أهل الكوفة فيلجئهم إلى سور فمن لجأ
إليها آمن، ويدخل جيش السفينان إلى الكوفة فلا يدعون
احداً إلا قتلوه وإن الرجل منهم ليمر بالذرة المطروحة
العظيمة فلا يتعرض لها ويرى الصبي الصغير فيلحقه
فيقتله.

ف عند ذلك يا حباب يتوقع بمدها، هيها، هيها، و أموم
عظام و فتن كقطع الليل المظلم فأحفظ عني ما أقول لك يا حبا
ترجمہ ” جب امیر المومنین علیہ السلام اہل نہروان سے جنگ کر کے واپس ہوتے تو راہ
میں آپ نے مقام بُرائٹا پر منزل فرمائی، وہاں ایک راہب جس کا نام حباب تھا
اپنے دیر میں رہتا تھا جب اس نے اپنے دیر کے قریب لشکر کے شور و غل کی
آواز سنی تو اس نے جھانک کر دیکھا تو یہ امر اس کو قبیح محسوس ہوا۔ فوراً دیر سے
اترا اور کہنے لگا یہ فوج کیسی ہے؟ اور اس کا سردار کون ہے؟ تو اس سے کہا
گیا کہ اس کے امیر و سردار امیر المومنین ہیں جو جنگ نہروان سے واپس ہوتے
ہیں۔ یہ سن کر وہ مجمع کو چیرتا ہوا آیا اور امیر المومنین کے سامنے کھڑا ہو گیا اور بولا:
اے واقعی اور حقیقی امیر المومنین! آپ پر میرا سلام ہو۔

آپ نے فرمایا: تجھے کیسے معلوم ہوا کہ میں واقعی اور حقیقی امیر المومنین ہوں؟
وہ بولا: اس بات کی خبر ہمارے علماء اور دینی پیشواؤں نے دی ہے۔

— آپ نے فرمایا: اے حباب!
— اُس نے کہا: آپ کو میرا نام کیسے معلوم ہوا؟
— آپ نے فرمایا: اس کی خبر میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دی ہے۔
— حباب نے کہا: اب آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، پس میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں کوئی
— اللہ سوائے اللہ کے محمد اللہ کے رسول ہیں اور بیشک آپ علی ابن ابی طالب
ان کے وصی ہیں۔

— امیر المومنین نے فرمایا: تم کہاں رہتے ہو؟
— اس نے کہا: یہاں میرا ایک دیر ہے اسی میں رہتا ہوں۔
— آپ نے فرمایا: اب آج کے بعد اس میں نہ رہو، بلکہ اس کے بدلے یہاں ایک مسجد
بنو اور اس کے بانی کے نام پر اس مسجد کا نام رکھ دینا۔
چنانچہ ایک شخص نے جس کا نام بُرائٹا تھا وہاں ایک مسجد تعمیر کرا دی، اس لیے اسکے
بانی کے نام پر اس مسجد کا نام مسجد بُرائٹا رکھ دیا گیا۔
— آپ نے پھر پوچھا: اے حباب! تم یہاں پانی کہاں سے پیتے ہو؟
— اُس نے عرض کیا: یا امیر المومنین! دریا سے دجلہ سے پانی لاتا ہوں۔
— آپ نے فرمایا: پھر تم یہاں ایک چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیتے؟
— عرض کیا: یا امیر المومنین! جب بھی یہاں کنواں کھودتا ہوں کھارا پانی نکلتا ہے،
میٹھا پانی نکلتا ہی نہیں۔

— آپ نے فرمایا: اچھا، اس مقام پر کنواں کھودو۔
جب وہاں سے کھودا گیا تو ایک بہت بڑی پتھر ملی چٹان نکلی جس کو
لوگ اکھاڑ نہ سکے۔ چنانچہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس چٹان کو
ایک اشارے سے اکھاڑ پھینکا اور جو پانی وہاں سے برآمد ہوا وہ
شہر سے زیادہ شیریں اور کھن سے زیادہ لذیذ تھا۔

— پھر آپ نے فرمایا: اے حباب! اب تم اس چشمے سے پانی پیتے رہنا، مگر سنو!
عنقریب تمہاری اس مسجد کے پہلو میں ایک شہر آباد ہوگا اور اس میں ظالموں اور
بدکاروں کی کثرت ہوگی، ہر شب جمعہ ستر ہزار حرام کاریوں کا ارتکاب ہوگا اور
تمہاری اُس مسجد پر جانور مانرہ جائیں گے اور اس کو ایک کافر منہدم کرے گا۔ تین
سال تک حج روک دیا جائے گا، لوگوں کی زراعتیں جلادی جائیں گی، اور پھر ان

لوگوں پر ایک بیکار مسلط ہوگا۔ وہ جس شہر میں جائے گا اُسے برباد کرے گا اور اہل شہر کو ہلاک کرے گا، پھر وہ واردِ بصرہ ہوگا اور وہاں کے بہترین لوگوں کو گرائے گا وہاں کے باشندوں کو بے سکون کر دے گا۔ اس کے بعد کھنڈرات پھر سے آباد ہوں گے اور وہاں ایک جامع مسجد تعمیر ہوگی، اس کے بعد بصرہ پھر سے تباہ ہوگا۔ وہ بیکار یہاں سے شہر واسط میں جائے گا جس کو حجاج نے آباد کیا ہوگا اور اس شہر کے ساتھ بھی وہی سلوک کرے گا، پھر بغداد پہنچے گا اس کو مٹائے گا، لوگ وہاں سے بھاگ کر کوفہ میں پناہ لیں گے۔ پھر وہ اور جس نے اس کو بغداد آنے کی دعوت دی ہوگی دونوں میری قبر کھودنے کے لیے چلیں گے۔ ان دونوں کا مقابلہ سرفیانی سے ہوگا اور وہ انھیں شکست دیگا اور انھیں قتل کر دے گا اور اس کی فوج کوفہ کی جانب بڑھے گی اور کوفہ میں داخل ہوگی تو وہاں وہ جس کو چاہے گا قتل کرے گا حتیٰ کہ ایک بچے کو پائے گا اُسے بھی قتل کر دے گا۔ پھر اُسے اے حباب! افسوس افسوس، بڑے بڑے مظالم اور قتلوں کی امید رکھو، اور جو کچھ میں بتا رہا ہوں اسے یاد رکھو۔“

(کشف البیقین)

۸۱ دجال اور اُس کے ساتھیوں جنگ

سعد نے احمد بن محمد اور عبداللہ بن عامر بن سعد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے روایت کی ہے اور ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ:

”من اراد ان یقاتل شیعة الدجال فلیقاتل الباکی علیٰ دم عثمان بن الباکی علیٰ اهل نہروان اِنَّ من لقی الله مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقی الله عز وجل ساخطاً علیه ولا یدرك الدجال۔“

فقال رجل: یا امیر المومنین! فان مات قبل ذلک؟

قال: فبیعت من قبره حتی لا یؤمن به وان رَغِمَ اَنفه۔“

”جو شخص یہ چاہتا ہے کہ دجال کے پیروکاروں سے جنگ کرے تو اُسے چاہیے کہ وہ عثمان کے قتل پر اور اہل نہروان پر رونے والوں سے جنگ کرے اور اگر کوئی مسلمان ایمان رکھتا ہو اللہ سے ملاقات کرے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوئے تو اللہ تعالیٰ

اس پر سخت غضبناک ہوگا اور وہ دجال کو نہ پائے۔ پس ایک شخص نے کہا: یا امیر المومنین! وہ اس سے قبل ہی مر گیا؟ آپ نے فرمایا: پس اللہ اس کو قہر سے اٹھائے گا حتیٰ کہ وہ ایمان نہ لائے

۸۲ علامات ظہور کی ایک فہرست

شیخ مفید علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب ”الارشاد“ کے باب اول صفحہ ۳۳۶ میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ بہت سی احادیث میں ان علامات و حادثات کا تذکرہ ہے جو امام قائم کے قیام و ظہور سے پہلے وقوع پذیر اور رونما ہوں گے

”ان میں سے مندرجہ ذیل ہیں“

مثلاً ”خروج السفیانی وقتل الحسنی و اختلاف بنی العباس فی الملك

الدنیائی و خسوف الشمس فی النصف من شهر رمضان و خسوف القمر

فی اخره علی خلاف العادات و خسف بالیداء و خسف بالمغرب و خسف

بالمشرق و ركود الشمس من عند الزوال الی اوسط اوقات العصر و طلوعها

من المغرب و قتل نفس زکیة ینظر الکوفة فی سبعین من الصالحین

و ذبح رجل ما شئ بین الزکین و المقام و هدم محاط مسجد الکوفة و

اقبال رایت سود من قبل خراسان و خروج الیمانی و ظهور المغربی بمصر و

تملكه الشامات و نزول الترك الجزیره و نزول الروم الرملة

و طلوع نجم بالمشرق یعنی القمر ثم ینعطف حتی یکاد یدل بقی

طرفاه و حمرة ینظر فی السماء و ینشر فی افاقها و ینظر بالمشرق طویل و یبقی

فی الجوی ثلاثة ايام و خلع العرب اعدتها و تملكها البلاد و خروجها عن

سلطان العجم و قتل اهل مصر امیرهم و خراب الشام و اختلاف ثلاث

رايات فیہ و دخول رایت قیس العرب الی مصر و رایت کنده الی

خراسان و ورود خیل من قبل العرب حتی تربط بفناء الحیره و اقبال رایت

سود من المشرق نحوها و یبقی فی الفرات حتی یدخل الماء ازمة الکوفة

و خروج ستین کذاباً کلهما یدعی النبوة و خروج اثنا عشر من

الابی طالب کلهما یدعی الامامة لنفسه و اخراق رجل عظیم القدر من

شیعة بنی العباس بن جلوم و خائفین و عقد الجسر من الی الکرخ

بمدینة السلام و ارتفاع ریح سودا و بها فی اول النهار و زلزلة حتی

ينخسف كثر من هذا، وخوف يشمل اهل العراق وبغداد وموت ذليج فيسه و
نقص من الاموال والافس والشملة -

و جاد يظفر في اوانه وفي غير اوانه، حتى ياتي على الزرع والغلات وقلة
ريح لما يزرعه الناس، واختلاف صنفين من العجم وسفك دماء كثيرة فيما بينهم
و خروج العبيد عن طاعات ساداتهم وقناص موالهم ومسح لقوم من اهل
البدع حتى يصيروا قردة وخنازير، وغلبة العبيد على بلاد السادات ونداء من
الساخر حتى يسمع اهل الارض كل اهل لغة بلغتهم، ووجه صدر يظفر ان للناس
في غير الشمس واموات ينشرون من القبر حتى يرجعوا الى الدنيا فيتعارفون فيها و
يتزاورون -

ثُمَّ رَجَعْتُ ذَلِكَ، بَارِعَ عَشْرِينَ مَطْرَةً يَتَصَلُّ فَتُحْيِي بِهِ الْأَرْضَ بَعْدَ
مَوْتِهَا وَتَعْرِفُ بِكَاتِبِهَا وَيَزُولُ بَعْدَ ذَلِكَ كُلُّ عَاهَةٍ عَنْ مَعْقَدِي الْخَوْتَيْنِ
شَيْعَةِ الْمُهْدِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَيَعْرِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ طُيُورَهُ بِمَكَّةَ فَيَتَوَجَّهُونَ
نَحْوَهُ لِنَصْرَتِهِ كَمَا جَاءَتْ بِذَلِكَ الْأَخْبَارُ

و مرجلة هذه الاحداث محتومة ومنها مشروطة، والله اعلم
بها ليكون واتما ذكرناها على حسب ما ثبت في الاصول وتضمنها الاثر المنقول و
بالله نستعين (كتاب الارشاد)

ترجمہ: ” خروج سفیانی، ایک حسنی کا قتل، دنیاوی سلطنت کے لیے بنی عباس میں اختلاف
پندرہ رمضان کو سورج گہن، اور اسی ماہ کے آخر میں چاند گہن جو بالکل خلافت عادت ہوگا
بیابان میں زمین کا دھنس جانا، مغرب میں زمین کا دھنس جانا، مشرق میں زمین کا دھنسنا
وقت زوال سے عصر کے وقت تک آفتاب کا ٹھہر جانا اور حرکت نہ کرنا اور اس کا مغرب سے
طلوع ہونا، ستر صالحین کے ساتھ نفس زکیہ کا پشت کوفہ پر قتل کیا جانا، ایک مرد ہاشمی کا
رکن و مقام کے درمیان ذبح کیا جانا، مسیحی کوفہ کی دیوار کا منہدم کیا جانا، ایک مغربی شخص
کا مصر میں خروج کرنا اور شام کے تمام علاقوں پر قبضہ کر لینا، شرک کا رطل میں نازل ہونا -
اور مشرق سے ایک ستارے کا طلوع ہو کر چاند کی طرح چمکنا پھر اُس کا اس طرح
مڑنا کہ جیسے اُس کے دونوں کنارے آپس میں ملنے ہی والے ہیں، آسمان میں سرخی کا نمودار
ہونا اور پھر اُس کا تمام آفاق پر پھیل جانا، مشرق سے ایک طویل آگ کا ظاہر ہونا اور فضا
میں تین یا سات دن تک باقی رہنا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا، شام کی بربادی، تین جھنڈوں

میں اختلاف، قیس اور عرب کے جھنڈوں کا مصر میں داخل ہونا، کندہ کے جھنڈوں کا
خراسان میں داخل ہونا اور عرب کی طرف سے ایک فوج کا آنا اور صحیحہ میں پڑاؤ ڈالنا،
سیاہ جھنڈوں کا مشرق سے اس طرف آنا اور دریائے فرات میں طغیانی اور کوفے کی
گلیوں میں پانی بھر جانا۔

ساتھ عدد و عویداران نبوت کا ظہور، آل ابی طالب میں سے بارہ دعویداران امامت
کا ظہور، جلولا اور خالقین کے درمیان بنی عباس کے ایک عظیم القدر شخص کا آگ
میں جلایا جانا، مدینہ السلام اور بغداد میں کرخ کے قریب ایک پل کی تعمیر، صبح کے وقت
سیاہ آندھ کی بلند ہونا اور زلزلہ اور اکثر کازمین میں دھنس جانا، اہل بغداد اور اہل
عراق پر خوف و ہراس چھا جانا، جان و مال اور ثمرات کا تلف ہونا۔

بڈیوں کا موسم اور بلاموسم ظاہر ہونا جو کھیتوں اور غلوں کو چٹ کر جائیں گی
کاشتکاروں کی پیداوار میں کمی، غم کے دو گروہوں میں جنگ اور آپس میں بہت زیادہ
خونریزی، غلاموں کا اپنے آقاؤں کی اطاعت سے باہر ہو جانا اور اپنے مالکوں کو قتل
کرنا، اہل بدعت میں سے ایک گروہ کا مسیح ہو کر بندر اور سوربن جانا، سادات کے
شہر پر غلاموں کا اقتدار، آسمان سے ایک اعلان جس کو ہر قوم اپنی زبان میں سن لیگی
آفتاب کے اندر ایک جسد کا چہرہ و سینہ نمودار ہونا، مردوں کا قبور سے برآمد ہونا اور
دنیا میں پھر واپس ہونا اور ایک دوسرے کو پہچاننا اور ملاقات کرنا۔

اور حتی طور پر سب چالیس دن تک بارش کا ہونا جس سے مردہ زمین زندہ ہو جائیگی
اس کی برکتیں ظاہر ہوں گی اور اہل حق یعنی امام مہدی علیہ السلام کے ماننے والوں کی تمام
مصیبتیں دور جائیں گی۔ اس وقت انھیں معلوم ہوگا کہ مکہ میں آپ کا ظہور ہو چکا ہے تو وہ
آپ کی نصرت کے لیے پہنچنا۔ یہ سب علامات احادیث میں ہیں۔

مگر ان تمام واقعات و حادثات میں بعض حتمی ہیں اور بعض مشروط ہیں اور اللہ ہی
کو معلوم ہے کہ اس میں حتمی کیا ہے اور مشروط کیا ہے۔ ہم نے احادیث میں جو کچھ پایا وہ
مختصراً نقل کر دیا ہے۔ (کتاب الارشاد)

آفاق اور انفس کی تفسیر

(۱۳)

علی بن ابی حمزہ نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے
اس قول یعنی آیت ”مَنْ يُؤْمِرْهُمْ يُؤْمِرْهُمْ فِي الْأَفَاقِ وَفِي الْأَنْفُسِ“ (سورہ حُجَّہ السَّجَدۃ)

ترجمہ: "عنقریب ہم ان کو اپنی نشانیاں دکھانے والے ہیں آفاق میں اور ان کے نفسوں میں"

مذکورہ آیت کی تفسیر میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"الفلق فی افاق الارض والمسح فی اعداء الحق"

آفاق میں نشانوں کا مطلب زمین میں فتنے و فساد اور نفسوں میں

نشانوں کا مطلب دشمنانِ خدا کا مسخ ہونا ہے"

(الارشاد)

آفتاب کا ٹھہر جانا اور اسمیں ایک انسانی چہرے کا نمودار ہونا

(۸۳)

وہب بن حفص نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کے اس قول یعنی آیت:

"إِنْ تَشَاءُ نُخَلِّصُكَ مِنَ السَّمَاءِ فَإِنَّكَ تَكُونُ فِي السَّمَاءِ كَمَا تَكُونُ فِي الْأَرْضِ"

اَعْلَقَهُمْ لَهَا خَضِرٌ عَيْنٌ" (سورۃ الشعراء آیت ۶۷)

اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت (نشانی) نازل کرتے

جس کے آگے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔

(مذکورہ آیت کی تفسیر میں بیان فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

"سيفعل الله ذلك بهم"

قلت: من هم؟

قال: بنو أمية وشيعتهم

قلت: وما الآية؟

قال: ركون الشمس من بين زوال الشمس الى وقت العصر وخروج

صدر رجل ووجه في عين الشمس يعرف بحسبه ونسبه

وذلك في زمان السفيا في وعندها يكون بواره وبوار قومہ

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ایسا کرے گا"

میں نے عرض کیا: وہ کون لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: بنو امیہ اور ان کے شیعہ (گردہ اور ماننے والے)

میں نے عرض کیا: وہ آیت اور نشانی کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: آفتاب کا وقتِ زوال سے عصر کے وقت تک ٹھہر جانا حرکت نہ کرنا۔ اور

اس کے اندر ایک انسانی سینے اور منہ کا ظاہر ہونا جس کا حسب و نسب

جانا پہچانا ہوا ہوگا۔ اور یہ سفیانی کے دور میں ہونا ہوگا اور اس وقت

سفیانی اور اس کی قوم تباہ ہی ہوگی۔"

(الارشاد)

آسمان ایک لگ اور سرخی کا نمودار ہونا

(۸۵)

حسین بن زید نے منذر جزری سے روایت کی ہے اور منذر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا

"يزجر الناس قبل قيام القاء على السلام عن معاصيهم بنار تطهر

لهم في السماء وحمرة تجل السماء وخسف ببغداد وخسف

ببصرة والبصرة ودماء تسفل بها وخراب دورها وفناء يقع

في اهلها وشمول اهل العراق خون لا يكون معه قرار"

ترجمہ: "قبل قیام قیامت لوگوں کو ان کے گناہوں پر ایک لگ اور سرخی سے

ڈرایا جائے گا جو آسمان میں نمودار ہوگی۔ شہر بغداد اور شہر بصرہ میں زمین شق ہوگی

(سین کشت و خون ہوگا گھر کے گھر خراب و سار ہو جائیں گے۔ اہل عراق پر خون

طاری ہوگا انہیں چین و سکون نہ آئے گا۔"

(الارشاد)

اہل حق اور اہل باطل جدا کر دیے جائیں گے

(۸۶)

عجلان بن صالح سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام

کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ نے فرمایا:

"لا تمصی الايام والليالي حتى ينادى من السماء: يا اهل الحق

اعتزلوا يا اهل الباطل اعتزلوا فيحل هولا من هولا و

يعزل هولا من هولا"

قال قلت: اصلحك الله يخاطب هولا و هولا بعد ذلك التدار؟

قال: كذلك يقول في الكتب "ما كان الله وليد المؤمنين"

على ما أنت عليه حتى يميز الخبيث من الطيب" (آل عمران آیت ۶۸)

ترجمہ حدیث: ”کچھ زیادہ دن نہ گزریں گے کہ آسمان سے اعلان ہوگا ”اے اہل حق! تم ایک طرف ہو جاؤ اور اے اہل باطل! تم ایک طرف ہو جاؤ“ تو یہ دونوں الگ الگ ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ فرمائیے کہ کیا یہ دونوں جدا ہونے کے بعد پھر مل جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہرگز نہیں، اللہ تعالیٰ خود اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور اللہ صاحبان ایمان کو اس حالت میں چھوڑنے والا نہیں ہے کہ جس میں تم ہو، تاہیں کہ وہ پاکیزہ لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کر لے

ظہور کی علامتیں

(۱۶)

جابر جعفی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ فرمایا

کرتے تھے:

”الزمر الارض لا تحركن يدك ولا رجلك ابداً حتى ترى علاماً اذكوهالك في سنة وتري منادياً يتادى بدمشق وخسف بقربة من قراها ويسقط طائف من مسجدھا فاذا رأيت الترك جازوها فاقبلت الترك حتى نزلت الجزيرة واقبلت الزمر حتى نزلت الزملة وهي سنة اختلاف في كل ارض من ارض العرب۔

وان اهل الشام يختلفون عند ذلك على ثلاث رايات الاصعب والا يقع والسفيا في مع بنی ذنب الحمار مضرو مع السفيا في احواله من كلب فيظهر السفيا في ومن معه على بنی ذنب الحمار حتى يقتلوا قتلاً لم يقتله شيء قط ويحضر رجل بدمشق فيقتل هو ومن معه قتلاً لم يقتله شيء قط وهو من بنی ذنب الحمار وهي الآية التي يقول الله تبارك وتعالى:

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَّشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ“

(سورہ مریم آیت ۳۷)

ويظهر السفيا في ومن مع حتى لا يكون له همة إلا آل محمد صلى الله عليه وسلم وشيعتهم فيبعث بعثاً إلى الكوفة فيصاب بأنا من من شيعة آل محمد بالكوفة قتلاً وصلباً ويقبل راية من خراسان حتى ينزل لساحل الدجلة، يخرج رجل من الموالي ضعيف ومن تبعه فيصاب بظهر الكوفة ويبعث بعثاً إلى المدينة فيقتل بها رجلاً ويهرب المهدي والنصور منها ويؤخذ آل محمد صغيرهم وكبيرهم لا يترك منهم احداً إلا حبس ويخرج الجيش في طلب الرحلين

ويخرج المهدي منها على سنة موسى خائفاً يترقب حتى يقدم مكة، ويقبل الجيش حتى إذا نزلوا البصرة وهو جيش الهملات خسف بهم فلا يفلت منهم الا مخبر فيقوم القائل بين الركن والمقام فيصلى وينصرف ومنه وزير فيقول: يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجتنا في الله فانا اولى بالله ومن يحاجتنا في ادم فانا اولى الناس بادم ومن حاجتنا في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجتنا في ابراهيم فانا اولى الناس بابراهيم ومن حاجتنا في محمد فانا اولى الناس بمحمد ومن حاجتنا في النبيين فنحن اولى الناس بالنبيين ومن حاجتنا في كتاب الله فنحن اولى الناس بكتاب الله۔ انا نشهد وكل مسلم اليوم اننا قد ظلمنا وطرنا ونبغي علينا واخرجنا من ديارنا واموالنا واهاليينا وقهرا الا انا نستنصر الله اليوم وكل مسلم۔

ويجيء والله ثلاث مائة وبضعة عشر رجلاً فيهم خمسون امرأة يجتمعون بمكة على غير ميعاد قزعا كقزع الخريف، يتبع بعضهم بعضاً وهي الآية التي قال الله تعالى: ”اَیْنَ تَكُونُ آيَاتُ يَوْمَ اللَّهِ جُيُوعًا اِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ شَرِّ الْفٰسِقِیْنَ“

فَيَقُولُ رَجُلٌ مِنَ الْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْقَرْيَةُ الظَّالِمَةُ أَهْلُهَا.

ثُمَّ يَخْرُجُ مِنْ مَكَّةَ هُوَ وَمِنْ مَعَهُ الثَّلَاثُ مِائَةً وَبِضْعَةُ عَشْرٍ يَبَايَعُونَهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَابِئَتُهُ، وَسَلَاحُهُ، وَوَزِيرُهُ مَعَهُ، فَيُنَادِي الْمُنَادِي بِمَكَّةَ بِاسْمِهِ وَأَمْرُهُ مِنَ السَّمَاءِ حَتَّى يَسْمَعَهُ أَهْلُ الْأَرْضِ كُلُّهُمْ أَسْمَهُ لِسَمِ نَبِيِّ.

مَا أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ فَلَمْ يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَابْتِئَاسُ سَلَاحِهِ وَالنَّفْسُ الزَّكِيَّةُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ فَإِنْ أَشْكَلَ عَلَيْكُمْ هَذَا فَلَا يَشْكَلْ عَلَيْكُمْ الصَّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ وَأَمْرُهُ إِيَّاكُمْ وَشِدَاؤُكُمْ مِنَ الْإِسْلَامِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ لِرَجُلٍ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَلَى رَابِئَةٍ وَبِغَيْرِهَا رَايَاتٍ فَأَلْزَمَ الْأَرْضَ وَلَا تَتَّبِعْ مِنْهُمْ رَجُلًا أَبَدًا حَتَّى تَرَى رَجُلًا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَعَهُ عَهْدُ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ وَابْتِئَاسُ سَلَاحِهِ فَإِنَّ عَهْدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ صَارَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ ثُمَّ صَارَ عِنْدَ مُحَمَّدٍ بْنِ عَلِيٍّ، وَيَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ.

فَالْزَمَ هَؤُلَاءِ أَبَدًا وَإِيَّاكُمْ وَمَنْ ذَكَرْتُ لَكُمْ فَذَا خُورِجُ رَجُلٍ مِنْهُمْ مَعَهُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةُ عَشْرٍ رَجُلًا وَمَعَهُ رَابِئَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِدًا إِلَى الْمَدِينَةِ حَتَّى يَمُرَّ بِالْبِيدَارِ حَتَّى يَقُولَ: هَذَا مَكَانُ الْقَوْمِ الَّذِينَ يَخْضَعُونَ بِزَهْمٍ هِيَ الرِّبَاةُ الَّتِي قَالَ اللَّهُ: «وَأَقَامَتِ الَّذِينَ كَفَرُوا الْبَسِيَّاتِ أَنْ يَخْضَعُوا لِلَّهِ بِهَمٍّ إِلَّا رَجُلًا أَوْ يَأْتِيَهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ» (سُورَةُ الْغُلَّةِ آيَةُ ٢٥) «أَوْ يَأْخُذْهُمْ فِي ثَقُلِيهِمْ فَيَنْسَخُوا بَعْضَ آيَاتِ» (سُورَةُ الْغُلَّةِ آيَةُ ٢٦) «

فَإِذَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ أَخْرَجَ مُحَمَّدُ بْنُ الشَّجَرِيِّ عَلِيَّ سَنَةَ يَوْسُفَ ثُمَّ يَأْتِي الْكَوْفَةَ فَيُطِيلُ بِهَا الْمَكْثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَمُكِّثَ حَتَّى يَظْهَرَ عَلَيْهِمْ ثَمَرُ نَبِيِّهِ حَتَّى يَأْتِيَ الْعَذَابُ

هُوَ وَمِنْ مَعَهُ وَقَدْ أَحَقَّ بِهِ نَاسٌ كَثِيرٌ وَالسَّفِيَانِيُّ يَوْمَئِذٍ بِوَادِي الرَّمْلَةِ.

حَتَّى إِذَا التَّقَوُّا وَهُمْ يَوْمَ الْإِبْدَالِ يَخْرُجُ أَنْاسٌ كَانُوا مَعَ السَّفِيَانِيِّ مِنْ شِيعَةِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَيَخْرُجُ نَاسٌ كَانُوا مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى السَّفِيَانِيِّ، فَهُمْ مِنْ شِيعَتِهِ حَتَّى يَلْحَقُوا بِهِمْ وَيَخْرُجُ كُلُّ نَاسٍ إِلَى رَأْيَتِهِمْ وَهُمْ يَوْمَ الْإِبْدَالِ.

قَالَ أَمْرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: وَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ السَّفِيَانِيُّ وَمَنْ مَعَهُ حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ مَخْبِرٌ، وَالْخَائِبُ يَوْمَئِذٍ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيمَةٍ كَلَبَ، ثُمَّ يَقْبَلُ إِلَى الْكَوْفَةِ فَيَكُونُ مَنْزِلُهُ بِهَا. فَلَا يَتْرُكُ عَبْدًا مُسْلِمًا إِلَّا اشْتَرَاهُ وَأَعْتَقَهُ وَلِغَارِمًا الْأَقْضَى دِينَهِ، وَلَا مَظْلُومًا إِلَّا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ إِلَّا رَدَّهَا وَلَا يَقْتُلُ مِنْهُمْ عَبْدًا إِلَّا أَدَّى ثَمَنَهُ، «رَبِيَّةٌ مُسْلِمَةٌ إِلَى أَهْلِهَا»، وَلَا يَقْتُلُ قَتِيلًا إِلَّا أَقْضَى عَنْهُ دِينَهِ وَالْحَقُّ عِيَالَهُ فِي الْعَطَا حَتَّى يَبْلُغَ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا وَجُورًا وَعَدْوَانًا وَيَسْكُنُهُ هُوَ وَاهْلُ بَيْتِهِ الرَّحْبَةُ.

وَالرَّحْبَةُ إِنَّمَا كَانَتْ مَسْكَنَ نُوحٍ وَهِيَ أَرْضُ طَبِيبَةٍ وَلَا يَسْكُنُ رَجُلٌ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا يَقْتُلُ إِلَّا بِأَرْضِ طَبِيبَةٍ ذَاكِيَّةٍ فَهُمْ الْأَوْصِيَاءُ الطَّيِّبُونَ.

ترجمہ حدیث امام محمد باقر علیہ السلام:

”آپ نے فرمایا: زمین پر پڑے رہنا اور نہ ہار کھی اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت میں نہ لانا جب تک وہ علامات نہ دیکھ لو جن کی میں نشاندہی کر رہا ہوں۔ ایک سال تم دیکھو گے کہ دمشق میں ایک منادی ندا دے رہا ہے اور اس کا ایک قریہ زمین میں دفن کیا ہے، اس کی مسجد کا ایک حصہ گر پڑا ہے جب تم دیکھو کہ ترک آگے بڑھ گئے ہیں اور جزیرے میں اترے ہیں، اور اہل روم بھی بڑھے ہیں، انھوں نے زمزمہ میں اپنا پڑاؤ ڈالا ہے اور اس سال سرزمین عرب کے ہر حصے میں اختلاف ہی

اختلاف پیدا ہو گیا ہے۔

اور یہ کہ اہل شام میں مختلف جھنڈوں تلے ہوں گے، ایک جھنڈا تو چنگبر ہوگا، دوسرا سرخ اور میسر سفیانی کا۔ اور سفیانی کے ساتھ بنی کلب کے لوگ ہوں گے جو اس کے ماموں گئے ہوں گے۔ سفیانی اور اس کے ساتھی بنی ذنب الحار پر غالب آئیں گے اور ان کا ایسا قتل عام کریں گے کہ ایسا کبھی نہ کیا ہوگا اور بنی ذنب الحار کا جو شخص دمشق میں آئے گا تو وہ مع اپنے ساتھیوں کے قتل ہو جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید کی یہ آیت ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

”و پس گروہوں نے آپس میں اختلاف کیا اور حیف ہے ان پر جو یوم عظیم

کی پیشی سے انکاری ہیں۔“ (سورہ مہم آیت ۳۷)

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج کریں گے اور ان کا مقصد صرف آلِ محمد اور ان کے شیعہ ہوں گے۔ چنانچہ وہ ایک فوج کو نہ بھیجے اور وہاں بہت سے آلِ محمد کے شیعہ قتل کیے جائیں گے یا سولہ پر لٹکائے جائیں گے۔ اور غرسان سے ایک پرچم آئے گا جو ساحلِ دجلہ پر اترے گا اور فوج کا ایک دستہ مرینے کی جانب بھیجے گا وہاں ایک شخص کو قتل کیا جائے گا تو امام مہدیؑ اور منصورؑ دینیہ نکل جائیں گے اور آلِ محمد کے سب چھوٹے بڑے گرفتار کر لیے جائیں گے اور قید کر لیے جائیں گے پھر ان دونوں کی تلاش میں فوج نکلے گی حضرت امام مہدیؑ حضرت موسیٰؑ کی طرح وہاں سے خائف و مترقب وہاں سے نکل کر مکہ کی طرف روانہ ہوں گے اور فوج انکی فکر میں آگے بڑھے گی جب وہ بیابان میں پہنچے گی تو زمین شق ہو جائے گی اور سب اس میں سما جائیں گے سوائے ایک خبر دینے والے کے اور کوئی نہ بچے گا۔ اس وقت امام مہدیؑ علیہ السلام رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر نماز پڑھیں گے اور ان کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا۔ پھر آپ مجھ کو خطاب فرمائیں گے: اے انسان! جن لوگوں نے ہم پر ظلم کیا ہے اور ہمارے حقوق ہم سے چھین لیے ہیں ہم ان کے مقابلے میں اللہ کی مدد چاہتے ہیں، اب جو شخص اللہ کے بارے میں ہم سے بحث کرنا چاہے وہ آئے ہم ثابت کریں گے کہ اللہ ہمارا اور ہم اس سے زیادہ اللہ کے حقدار ہیں، اور جو ہم سے آدم کے لیے بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم لوگوں سے زیادہ حضرت آدم کے وارث و حقدار ہیں، اور جو شخص ہم سے فوج کے بارے میں بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں

کہ ہم فوج کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں، اور جو ہم سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم حضرت ابراہیمؑ کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بحث کرے گا تو ہم ثابت کریں گے کہ ہم تمام لوگوں میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں اور جو شخص ہم سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کرے گا تو ہم یہ بھی ثابت کریں گے کہ ہم کتابِ خدا کے سب سے زیادہ وارث و حقدار ہیں۔

بیشک ہم گواہی دیتے ہیں اور آج تمام مسلمان گواہی دیں گے کہ ہم لوگوں پر ظلم کیا گیا، ہمیں ہمارے حقوق سے محروم کیا گیا، ہم سے بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے گھروں سے، ہمارے اموال سے، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے جدا کر دیا گیا اور نکال دیا گیا، اور قہر و ستم ڈھائے گئے، آج ہم اور تمام مسلمان اللہ سے نصرت کے طالب ہیں اور داد خواہ ہیں۔

اور بخدا تین سو دس سے کچھ زیادہ (۳۱۳) لوگ آئیں گے جن میں پچاس عورتیں ہوں گی جو سب مکہ میں جمع ہوں گے جس طرح بادلوں کے ٹکڑے ایک کے پیچھے ایک موسمِ خریف یعنی برسات میں جمع ہوا کرتے ہیں۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

”و جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو یکجا جمع کرے گا بیشک اللہ

ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔“ (سورہ بقرہ ۱۸۸)

پھر آلِ محمدؑ میں سے ایک شخص کہے گا کہ یہ وہ قریب ہے جس کے باشندے بڑے ظالم ہیں۔

اس کے بعد (حضرت امام مہدیؑ علیہ السلام) اور ان کے ساتھ ۳۱۳ آدمی جنھوں نے رکن و مقام کے درمیان ان سے بیعت کی ہوگی مکہ سے خروج کریں گے ان کے ساتھ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام تبرکات اور علم آنحضرتؐ کا اور آپ کے اسلحہ (وغیرہ) ہوں گے اور امام مہدیؑ علیہ السلام کے ساتھ ان کا وزیر بھی ہوگا، مکہ میں ایک منادی ان کے نام کے ساتھ ان کی امامت کا اعلان کرے گا جس کو تمام اہل زمین سنیں گے، ان کا نام ان کے نبی کا نام ہوگا۔

اگر اس میں تم لوگوں کو کوئی اشکال و قباحت درپیش ہو تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے تبرکات، اُن کے علم اور اُن کے اسلمے میں تو کوئی اشکال و قباحت نہ
ہونی چاہیے اور اگر اس کے ماننے میں بھی اشکال و تردد ہو تو اُن کے نام کے ساتھ
اُن کی امامت کا آسمان سے اعلان ہونے میں تو کوئی اشکال نہ ہوگا۔ اور آل محمد میں
شاذ شاذ لوگوں سے خود کو بچانا کیونکہ محمد اور علی کی آل کا پرچم ایک ہوگا اور اُن کے
علاوہ دوسروں کے مختلف پرچم ہوں گے۔ لہذا تم کو زمین پر پڑے رہنا لازم ہے اور
ان میں سے کسی ایک شخص کی بھی اتباع نہ کرنا جب تک کہ تم یہ نہ دیکھ لو کہ وہ شخص
اولادِ امام حسین میں سے ہے اور اُس کے پاس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات
آنحضرت کا پرچم اور آپ کے اسلمے ہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تبرکات حضرت
علی ابن ابی طالب کے پاس رہیں گے پھر اُن سے حضرت محمد بن علی کو ملیں گے اور اللہ
جو چاہے گا کرے گا۔

پھر تم ان حضرات کے واس سے متمسک رہنا اور ان لوگوں سے بچنا جن کا میں نے ذکر کیا ہے۔ جب ان میں کوئی ایسا شخص فروج کرے جس کے ساتھ ۲۱ آدمی ہوں اور اس کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات ہوں اور وہ مرینے کا قصد کرے اور بیابان سے گزرے اور کہے کہ یہ مکہ اس قوم کی ہے جو زمین میں دھنس جائے گی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

دو سیارہ لوگ جنھوں نے بُری تدبیریں کیں اپنے آپ کو اس بات سے
امان میں خیال کرتے ہیں کہ اللہ انھیں زمین میں دھنسا دے یا ان پر
اُس طوفان سے عذاب آجائے جس کا انھیں شعور بھی نہ ہو۔ یا وہ
ان کو چلتے پھرتے اپنی گرفت میں لے ڈالے، اور وہ اُس کو عاجز نہیں
کر سکتے۔“ (سورہ نحل آیت ۴۵-۴۶)

جب وہ مدینہ پہنچیں گے تو محمد بن ہشیر حضرت یوسف علیہ السلام کی سنت کے مطابق نکلے گا۔ پھر آپ کو فہ آئیں گے اور وہاں طویل عرصہ تک جب تک اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا ٹھہریں گے اور اس پر تسلط حاصل کریں گے پھر وہاں سے وہ اور ان کے رفقاء روانہ ہوں گے اور مقام عذرا پر پہنچیں گے (اور یہ دمشق میں وہ مقام ہے جہاں معاویہ نے حجر بن عدی کو قتل کیا تھا اور بہت سے لوگ آپ کے ساتھ ہو جائیں گے اور صفائی ان دنوں وادیِ رملہ میں ہوگا۔

اب جبکہ دونوں کی (افواج میں) مٹی بھری ہوئی تھی تو وہ دن اُدل بدل کا ہو گا۔
یعنی شیعیانِ اہلِ محمدؐ میں سے جو لوگ سفیانی کی فوج ہوں گے وہ اُنکی فوج
سے نکل کر امام مہدی علیہ السلام کی فوج میں آجائیں گے اور سفیانی کے ماننے والوں
میں سے جو لوگ امام مہدیؑ کی فوج میں ہوں گے وہ اُس سے نکل کر سفیانی کی
فوج میں چلے جائیں گے اور ان لوگوں میں سے ہر ایک اپنے اپنے پرچم تلے پہنچ
جائے گا اور وہی یومِ اہلِ یعنی اُدل بدل کا دن ہو گا۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اور اُس کے سارے ساتھی قتل ہو جائیں گے انکی خبر دینے والا بھی نہ بچے گا، اُس دن بنی کلب کے مال غنیمت سے جو محروم رہا وہ واقعی محروم رہا۔ پھر آپ وہاں سے کوئٹہ تشریف لائیں گے اور اسی کو ابی منزل بنائیں گے۔

پس آپ کسی ایک بھی مسلمان غلام کو نہ چھوڑیں گے سب کو خرید کر آزاد کر دیجئے اور ہر قرضدار کا قرض ادا فرمائیں گے اور ہر ایک کی گردن پر اگر کسی کا مظلمہ اور بار ہوگا تو اس کو بھی ادا کریں گے۔ اگر کوئی غلام قتل ہو جائے تو اس کا خون بہا اس کے ورثہ کو ادا کریں گے، اگر کوئی مرد آزاد قتل ہو جائے تو اس کا قرض آپ ادا کریں گے اور اس کے اہل و عیال کو عطا و بخشش سے نوازیں گے، یہاں تک کہ زمین عدل و انصاف سے اسی طرح بھر جائیگی جس طرح وہ اس سے پہلے ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ پھر آپ اور آپ کے اہل بیت مقام رحیم میں سکونت اختیار فرمائیں گے جو ایک پاک و طیب جگہ ہے اور حضرت نوحؑ کی جائے سکونت تھی۔

مؤمنین و منافقین چھانٹ کر
الگ الگ کر دیے جائیں گے

جہابی نے محمد بن موسیٰ حفرمی سے، اُنھوں نے مالک بن عبید اللہ سے، اُنھوں نے علی بن معبد سے، اُنھوں نے اسحاق بن ابویحییٰ کعبی سے، اُنھوں نے سفیان ثوری سے، اُنھوں نے منصور رجبی سے، اُنھوں نے خراش سے، اُنھوں نے حذیفہ بن یمانی سے روایت کی ہے کہ خذیفہ کا بیان ہے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ”یَمِيزُ اللّٰہُ اَوْلِیَاءَہٗ وَاَصْفِیَاءَہٗ حَتّٰی یَطْهَرُ الْاَرْضَ مِنَ الْمُنَافِقِیْنَ وَ

الضَّالِّينَ وَابْنَاءَ الضَّالِّينَ وَحَتَّى تَلْتَقِيَ بِالرَّجُلِ يَوْمَئِذٍ
خَبَسُونَ اِهْرَاقًا هَٰذَا تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اشْتَرِنِي وَهَٰذَا
تَقُولُ : يَا عَبْدَ اللَّهِ اَوْفِي

ترجمہ اور اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور برگزیدہ بندوں کو منافقین اور گمراہوں اور ان کی
اولاد سے چھانٹ چھانٹ کر الگ کر دے گا۔ حدیث ہے کہ ایک مرد کے پاس
پچاس پچاس عورتیں آئیں گی، ایک کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے خرید لے
دوسری کہے گی، اے بندہ خدا! تو مجھے اپنی پناہ میں لے لے۔

قیامت کے دن لوگوں کی تقسیم

(۸۹)

ابن عقدہ نے احمد بن محمد دنیوری سے، انھوں نے علی بن حسن کوفی سے، انھوں نے
عمرہ بنت اوس سے، اس نے کہا مجھ سے بیان کیا میرے جد خضر بن عبدالرحمن نے، اور خضر نے
عبداللہ بن حمزہ سے، انھوں نے کعب الاحبار سے روایت کی ہے، کعب کہتے ہیں کہ:
”اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ حَشَرَ الْخَلْقَ عَلَى اَرْبَعَةِ اَصْنَافٍ: صَفِ
رُكَبَانٍ، وَصَفِ اَعْلَى اَقْدَامِهِمْ مِشْوَنٌ، وَصَفِ مَكْبُوتٍ
وَصَفِ اَعْلَى رُجُوهِمْ صَفْرٌ يَكْفُرُ عَيْنِي فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ
وَلَا يَكْتُمُونَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُونَ اُولَٰئِكَ الَّذِيْنَ
تَلْفَحُ وَجُوهُهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كَالْحُوتِ۔۔۔۔۔“

ترجمہ ” قیامت کے دن تمام لوگ چار قسموں میں ہوں گے۔ کچھ لوگ اپنی اپنی سواروں
پر آئیں گے، کچھ لوگ پا پیادہ آئیں گے، کچھ لوگ جھکے ہوئے آئیں گے اور کچھ
لوگ منہ کے بل گرتے پڑنے، انرے، بہرے اور گنگے آئیں گے وہ بات نہ
کر سکیں گے اور نہ انھیں یہ اجازت ہوگی کہ وہ اپنے گناہوں کا کوئی عذر پیش
کر سکیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے چہرے آتش جہنم سے جھلے ہوئے اور
وہ اپنے ہونٹ لٹکائے ہوئے ہوں گے۔

پس کہا گیا کہ اے کعب! وہ لوگ کون ہوں گے جو اپنے چہروں کے بل
محسوس ہوں گے اور ان کا یہ حال بد ہوگا؟

کعب نے جواب دیا: وہ لوگ گمراہ اور مرتد اور بیعت کر کے توڑنے والے ہوں گے اور وہ اللہ کی
بارگاہ میں اس حال میں پیش ہوں گے، انھوں نے اپنے خلیفہ اپنے نبی کے وصی

اپنے عالم اپنے فاضل اور حاملِ نوار، ولیِ حوضِ کوثر اور اس دنیا کے بعد
اُس عالمِ آخرت میں سب کی امیدگاہ سے جنگ کی، حالانکہ وہ ایسے صاحبِ علم
ہیں کہ جن کی ذاتِ گرامی سے ناواقفیت کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا، اور یہی وہ
خدا کی طرف سے حجت ہیں کہ جس نے ان کو چھوڑا وہ ہلاک ہوا اور سیدھا جہنم
میں گیا۔

برت کعبہ کی قسم، وہ علی ہی ہیں جو سب سے زیادہ صاحبِ علم ہیں، منزل
تسلیم و تصدیقِ اسلام میں سب سے مقدم و سبقت کرنے والے اور سب سے
زیادہ صاحبِ حلم ہیں۔

کعب کو ان لوگوں پر تعجب ہوا جنھوں نے علی پر دوسروں کو مقدم کیا
جو امام قائم مہدی علیہ السلام کے بارے میں شک کرتے ہیں، جو زمین کی کایا ہی
پلٹ دیں گے اور عیسیٰ بن مریم ان کے متعلق نصاریٰ روم و چین کے سامنے
گواہ ہوں گے۔ امام مہدی اسی علی سے ہوں گے اور وہ تمام لوگوں کے مابین
خلق و خلق، صورت و ہیبت میں حُفرتِ عیسیٰ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوں گے
امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی نسل سے ہوں گے اور وہ
اسی طرح غیبت میں ہوں گے جیسے حضرت یوسف علیہ السلام غیبت میں تھے
اور وہ اسی طرح واپس آئیں گے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام واپس آئیں گے
پھر وہ غیبت کے بعد سرخ ستارے کے طلوع ہونے اور رے کے برآمد ہونے
اور بغداد کی زمین کے دھنس جانے اور غروبِ سفیانی اور اولادِ عباس کے
آرمینہ و آذربائیجان کے جوانوں کے ساتھ جنگ ہو جانے کے بعد ہی ظہور
کریں گے۔

یہ وہ جنگ ہوگی جس میں ہزاروں ہزار قتل ہوں گے، ہر ایک چکلدار
تلوار لیے ہوئے ہوگا اور سب سیاہ پرچم کے تلے ہوں گے، یہ جنگ موتِ احرار
اور طاغونِ اکبر کا پیش خیمہ ہوگی۔
(غیبتِ نقوی)

حاملانِ عرش کے خون کے آنسو

(۹۰)

انھیں اسناد سے خضر بن عبدالرحمن نے اپنے والد سے، انھوں نے اپنے
دادا عمر بن سعد سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”لَا يَقُومُ الْقَائِمُ حَتَّى تَفْقَأَ عَيْنُ الدُّنْيَا وَتُظْهِرَ الْحَمَرُ فِي السَّمَاءِ وَتَنَالِكَ دُمُوعُ حِمْلَةِ الْعَرْشِ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَحَتَّى يَظْهَرَ فِيهِمْ قَوْمٌ لِاخْتِلَاقِ لَهُمْ يُدْعَوْنَ لَوْلَدِي وَهَدِيرَاءِ مِنْ وَلَدِي“ (غیبۂ نعلانی)

”امام قائمؑ اس وقت ظہور و قیام کریں گے جب دنیا کی آنکھیں اندھی ہو چکی ہوں گی اور آسمان پر سرخی نمودار ہوگی اور یہ سرخی درحقیقت حاملانِ عرش کے خون کے آنسو ہوں گے جو وہ اہل زمین کے حالِ زار پر بہائیں گے یہ اس وقت ہوگا جب ایسے بد اخلاق لوگ پیدا ہوں گے کہ جب وہ اپنے بیٹے اور اولاد کو پکاریں گے اور وہ ان کی ایک نہ سنیں گے اور وہ ان سے بیزار ہونگے“ (غیبۂ نعلانی)

۹۱) آسمان کی گردش کا مطلب

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن سماء سے انھوں نے احمد بن الحسن سے، انھوں نے زائدہ بن قدامہ سے اور زائدہ نے عبدالکریم سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا:

”وَأَتَى يَكُونُ ذَلِكَ وَلَمْ يَسْتَدِرِ الْفَلَكَ حَتَّى يَقَالَ مَاتَ أَوْ هَلَكَ“ فِي أَمْتٍ وَادِّ سَلَكُ“

فَقُلْتُ: وَمَا اسْتِدَارَةُ الْفَلَكَ؟

فَقَالَ: اخْتِلَافُ الشَّيْعَةِ بَيْنَهُمْ“

ترجمہ: ”ابھی یہ کہاں ممکن ہے ابھی تو آسمان ہی گردش میں نہیں آیا، اور یہ اس وقت ہوگا جب لوگ یہ کہنے لگیں کہ (صاحب الامر امام قائمؑ) مر چکے یا کسی دوسری وادی میں نکل گئے۔“

میں نے عرض کیا: آسمان کی گردش کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: شیعوں کے درمیان آپس کا اختلاف“

(غیبۂ نعلانی)

۹۲) شہ ہجری کے بعد کیا ہوگا

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، علی نے ابوالحسن

بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، جعفر نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، ابراہیم نے ابن طلحہ سے، ابن طلحہ نے ابن نباتہ سے، اور ابن نباتہ نے حضرت ابوالامام علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

”يَأْتِيكُمْ بَعْدَ الْخَمْسِينَ وَالْمِائَةِ أُمَرَاءُ كُفْرَةٍ وَأُمَنَاءُ خَوْنَةٍ وَعُرَفَاءُ فُسْقَةٍ، فَتَكْثُرُ التَّجَارُ وَتَقْلُ الْأَرْبَاحُ وَيَشْفُو السَّرْبَاءُ، وَتَكْثُرُ أَوْلَادُ الزِّنَاءِ وَتَقْتَنِرُ الْمَعَارِفُ وَتَقْطُرُ الْأَهْلَةُ وَتَكْتَفِي النِّسَاءُ بِالنِّسَاءِ، وَالرِّجَالُ بِالرِّجَالِ“
فَحَدَّثَ رَجُلٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ حِينَ يَحْدُثُ بِهَذَا الْحَدِيثُ:

فَقَالَ لَهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! وَكَيْفَ نَصْنَعُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ؟

فَقَالَ: الْهَرَبُ الْهَرَبُ وَإِنَّهُ لَا يَزَالُ عَدْلُ اللَّهِ مَبْسُوطًا عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ مَا لَمْ يَمْلِكْ قَرَأٌ وَأَوْهَمَ إِلَى أَمْرٍ أَلْهَمَ وَمَا لَمْ يَزَلْ ابْنُ رَهْمٍ يَنْهَى فَتَجَارَهُمْ، فَانْ لَمْ يَفْعَلُوا شَرًّا اسْتَقْرُوا:
فَقَالُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ قَالَ اللَّهُ فِي عَرْشِهِ: كَذَبْتُمْ لِسْتَرْ بَهَا صَادِقِينَ“ (غیبۂ نعلانی)

ترجمہ: ”شہ ہجری کے بعد تم پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ جب کافر لوگ امیر و حاکم بنیں گے خیانت کرنے والے امین سمجھے جائیں گے، فاسق لوگ عارف باللہ کہے جائیں گے، تجارت کثرت سے ہوگی مگر منافع کم ہوگا، سود کا کاروبار کھلے عام ہوگا، زنا زادوں کی کثرت ہوگی، نیکی کو بدی سمجھا جائے گا، خوبصورت و حسین لڑکوں کی تعظیم کی جائے گی، عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی، اور مرد مردوں پر اکتفا کریں گے۔“

ایک شخص کا بیان ہے کہ جب وقت امیر المؤمنین علیہ السلام ارشاد فرما رہے تھے تو ایک شخص مجمع سے اٹھا اور:

طُوسُ لَمْ يَعْزُضْ كَمَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! پھر ایسے دور میں ہم لوگوں کے لیے کیا لازم ہے؟

آپؑ نے فرمایا: بھاگو بھاگو (ان سب سے دور رہو) اللہ تعالیٰ کے عدل کا سایہ اس امت پر ہمیشہ رہے جب تک کہ اُن کے قاریانِ قرآن اپنے حاکموں کی طرف مائل نہ ہوں اور جب تک اس امت کے نیک بندے فاجروں کو بُرائیوں کے

از کتاب منع نہ کرتے رہیں گے۔ اگر وہ ایسا نہ کریں گے اور من زبان سے کہتے رہیں گے کہ لا الہ الا اللہ تو اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تم جھوٹے ہو، سچے نہیں ہو۔“

۹۳ ﴿ظہور قائم سے قبل لوگ بھوک اور خوف میں مبتلا ہوں گے﴾

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”وَلَا بُدَّ أَنْ يَكُونَ قَدْ آمَرْنَا قَوْمًا سَنَةً تَجُوعُ فِيهَا النَّاسُ وَيَصِيبُهُمْ خَوْفٌ شَدِيدٌ مِنَ الْقَتْلِ، وَنَقْصٌ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّرَاتِ فَإِنَّ ذَلِكَ فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبِيتَ شَرَّ تِلْكَ هَذِهِ الْآيَةُ:

”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالشَّرَاتِ وَكَثِيرٍ مِنَ الضَّرْبِ“ (سورة البقرة آیت ۱۵۵)

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے قیام سے قبل ایک سال لازمی ایسا آئے گا کہ لوگ بھوک اور فتنے میں مبتلا ہوں گے اور انھیں قتل کا شدید خوف ہوگا، اُن کو جان و مال اور بھلوں کا نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اس لیے کہ یہ بات کتاب خدا میں آچکی ہے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

ترجمہ آیت: ”اور البتہ تم تعین کچھ خوف اور بھوک اور جانوں و مالوں اور بھلوں کے نقصان سے ضرور آزمائیں گے اور صبر کرنے والوں کو بشارت دیدے۔۔۔“

(غیبۃ لغائی)

۹۴ آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ...“ کی تفسیر

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے علی بن ابراہیم بن ہاشم سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن حفص سے، انھوں نے عمرو بن شعراء سے، انھوں نے جابر الجعفی سے روایت بیان کی ہے اور جابر الجعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت ”وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ...“

کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”یا جابر! ذلک خاصٌ وعامٌ فأما الخاصُّ من الجوع بالکوفة یخصُّ اللہ بہ اعداء آل محمد فیہلکم وأما العامُّ فالشام یصیبہم خوف وجوع ما أصابہم سربہ قط، وأما الجوع فقبل قیام القائم علیہ السلام وأما الخوف فبعد قیام القائم علیہ السلام“

ترجمہ: ”اے جابر! یہ آیت خاص بھی ہے اور عام بھی خاص تو یہ ہے کہ اہل کوفہ بھوک میں مبتلا ہوں گے اور اس کو آل محمد کے دشمنوں کے لیے مخصوص کر دیا ہے اور عام یہ کہ: بھوک اور خوف میں اہل شام ایسے مبتلا ہوں گے کہ اس پہلے کبھی مبتلا نہیں ہوئے ہوں گے اور قبل ظہور قائم، بھوک میں مبتلا ہوں گے اور بعد ظہور قائم خوف میں مبتلا ہوں گے۔“

۹۵ ﴿ظہور قائم کی تین نشانیاں﴾

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے ثعلبہ نے معمر بن یحییٰ سے، معمر نے داؤد دجانی سے، انھوں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”سُئِلَ امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى)

”فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ“ (سورة مريم آیت ۳۷)

فَقَالَ: ”أَنْتَظِرُوا الْفُرْجَ مِنْ ثَلَاثِ“ (سورة زمر آیت ۷۵)

نَقَلْتُ: يَا امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ! وَمَا هُنَّ؟

فَقَالَ: اخْتِلَافُ أَهْلِ الشَّامِ بَيْنَهُمُ الرِّايَاتِ السُّودِ مِنْ خِرَاسَانَ

وَالْفُرْجَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ“

فَقِيلَ: وَمَا الْفُرْجَةُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ؟

فَقَالَ: أَمَّا سَمِعْتُمْ قَوْلَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ:

”إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلْ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ

أَغْنَقُصْدَ لَهَا خُضَيْعِينَ“ (سورة شعراء آیت ۴)

”آيَةُ تَخْرِيجِ الْفَتَاهِ مِنْ خُدْرِهِا وَتَوْقِظِ النَّاسِ وَتَفْرِجِ الْيَقْظَانَ“

ترجمہ: ”حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے قول خدا آیت سورہ مریم:
 ”فَاَخْلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نَبِيْهِهٖ“ (سورہ مریم ۳۷)
 (پس کروہوں نے آپس میں اختلاف کیا۔) (سورہ نوح ۶۵)
 کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: علامتوں کے بعد فرج و کشادگی
 کا انتظار کرنا۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ علامتیں کیا ہیں؟
 آپ نے فرمایا: اہل شام کا آپس میں اختلاف، سیاہ جھنڈوں کا غرسان کی طرف سے آنا
 اور ماہ رمضان میں فرج (خوف و دہشت)۔

میں نے عرض کیا: ماہ رمضان میں کیا فرج اور دہشت و خوف؟
 آپ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے کہ:
 ”وَ اِنْ تَشَا نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اَیۡةً فَتَلَّکَ
 اَعْمٰقُہُمْ لَمَّا خُصِیْعُوْنَ“ (سورہ شعرا آیت ۴)
 (اگر ہم چاہتے تو ہم ان کے اوپر آسمان سے کوئی علامت و نشانی نازل
 کر دیتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جاتیں)
 وہ ایسی آیت اور نشانی ہوگی کہ پردہ نشین عورتیں بھی اس کو دیکھنے کے لیے پردے
 سے نکل آئیں گی، سوتے ہوئے لوگ جاگ اٹھیں گے، جاگتے ہوئے لوگ خوف
 سے کانپنے لگیں گے۔“ (غیبۃ نعمانی)

(۹۶) اعلان ظہور کے وقت ابلیس کا اعلان

ابن عسکر نے احمد بن یوسف سے، احمد نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطائی
 انھوں نے اپنے والد سے اور وہ بیہیہ اور انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے
 کہا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:
 ”اِذَا رَاَیْتُمْ نَارًا مِنَ الْمَشْرِقِ شَبَہَ السَّهْوِ الْعَظِیْمِ تَطْلُعُ
 ثَلَاثَہٗ اَیَّامٍ اَوْ سَبْعَہٗ، فَتَوَقَّعُوا فَرَجَ اَلْحَمْدِ اِنْشَاءَ اللّٰہِ
 عَزَّ وَجَلَّ اِنَّ اللّٰہَ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ
 ثمَّ قَالَ: الصَّیْحَةُ لَا تَکُوْنُ اِلَّا فِی شَہْرِ رَمَضَانَ شَہْرِ اللّٰہِ وَہِیْ صَیْحَةُ جَبْرِیْلَ
 اِلٰی ہٰذَا الْخَلْقِ

ثمَّ قَالَ: یُنَادِیْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ فِیَسْمَعُ مِنَ
 الْمَشْرِقِ وَمِنْ الْمَغْرِبِ لَا یَبْقٰی رَاقِدٌ اِلَّا اسْتِیْقَظَ وَلا قَائِمٌ
 اِلَّا قَعَدَ، وَلا قَاعِدٌ اِلَّا قَامَ عَلٰی رَجْلَیْہِ فَرَعَا مِنْ ذٰلِكَ
 الصَّوْتِ، فَحَمْدُ اللّٰہِ مِنْ اَعْتَبَرِ بِذٰلِكَ الصَّوْتِ فَاَجَابَ،
 فَاتَّ الصَّوْتِ الْاَوَّلُ وَہُوَ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ الرُّوحِ الْاَمِیْنِ۔

وقال ۴: الصَّوْتُ فِی شَہْرِ رَمَضَانَ فِی لَیْلَۃِ جُمُعَۃ لَیْلَۃِ ثَلَاثٍ وَ
 عَشْرَہِمْ فَلَا تَشْکُوْا فِیْ ذٰلِکَ وَاسْمَعُوا وَاطِیْعُوا، وَفِیْ اٰخِرِ
 النَّہَارِ صَوْتُ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ یُنَادِیْ ”اَلَا اِنَّ فُلَانًا قَتَلَ
 مَظْلُوْمًا لِیَشْکَلَ النَّاسُ وَیَفْتَنَہُمْ، فَکَذٰلِکَ الْیَوْمَ مِنْ
 شَاکٍ مَّتَحِیْرٌ قَدْ ہُوِيَ فِی النَّارِ، وَاِذَا سَمِعْتُمُ الصَّوْتِ
 فِی شَہْرِ رَمَضَانَ فَلَا تَشْکُوْا اِنَّہٗ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ وَعَلَامَۃُ
 ذٰلِکَ اَنَّہٗ یُنَادِیْ بِاسْمِ الْقَائِمِ وَاسْمِ اَبِیْہِ حَتّٰی تَسْمَعُوْہُ
 الْعَذْرَاءُ فِیْ خَدْرَہَا فَتَحْضِ اَبَاہَا وَاَخَاہَا عَلٰی الْخُرُوْجِ
 وَقَالَ ۵: لَا بُدَّ مِنْ هٰذِیْنِ الصَّوْتِیْنِ قَبْلَ خُرُوْجِ الْقَائِمِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
 صَوْتُ مِنَ السَّمَاءِ وَہُوَ صَوْتُ جَبْرِائِیْلِ وَصَوْتُ مِنَ الْاَرْضِ
 فَہُوَ صَوْتُ اِبْلِیْسَ اللَّعِیْنِ یُنَادِیْ بِاسْمِ فُلَانٍ اِنَّہٗ قَتَلَ مَظْلُوْمًا
 یَرِیْدُ الْفِتْنَةَ فَاتَّبِعُوا الصَّوْتِ الْاَوَّلَ وَاَیَّاکُمُ الْاٰخِرَ اِنْ
 تَفْتَنْتُمْ اَبَہُ۔

وقال ۶: لَا یَقُوْمُ الْقَائِمُ اِلَّا عَلٰی خَوْفٍ شَدِیْدٍ مِنَ النَّاسِ وَزَلْزَلٍ وَ
 فِتْنَةٍ وَبَلَاءٍ یَصِیْبُ النَّاسَ طَاعُوْنَ قَبْلَ ذٰلِکَ وَسِیْفٍ
 قَاطِعٍ بَیْنَ الْعَرَبِ وَاخْتِلَافٍ شَدِیْدٍ بَیْنَ النَّاسِ وَتَشْتِیْتِ
 فِی دِیْنِہُمْ وَتَغْیِیْرُ فِیْ حَالِہُمْ حَتّٰی یَتَمَتَّی الْمَتَمَتَّی (الموت)
 صَبَاحًا وَمَسَاءً مِنْ عَظْمٰی مَیْرِی مِنْ کَلْبِ النَّاسِ وَاکُلِ
 بَعْضُہُمْ بَعْضًا۔

ثمَّ قَالَ: فَاِذَا خَرَجَ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِذَا خَرَجَ یَکُوْنُ عِنْدَ الْیَاسِ وَالْقَنُوْطِ
 مِنْ اَنْتِ مِیْرَ وَاَفْرَ حَافِیْدٍ طَوْبِیْ لِمَنْ اِدْرَکَہُ وَکَانَ مِنْ اَنْصَارِہُ
 وَالْوَسِیْلِ کُلُّ الْوَسِیْلِ لِمَنْ نَاوَاہُ وَخَالَفَہُ وَخَالَفَ اَمْرَہُ وَکَانَ مِنْ اَعْمَالِہُ۔

وقال عمر: يقوم بأمر جديد وكتاب جديد وسنة جديدة وقضاء
(جديد) على العرب شديد وليس شأنه إلا القتل لا يستبقى
أحدًا ولا يأخذ في الله نومة لأثره.

ثم قال ع: إذا اختلف بنو فلان فيما بينهم فعند ذلك (فانتظروا)
الفرج وليس في حكم إلا في اختلاف (بني) فلان فإذا اختلفوا
فتوقعوا الصيحة في شهر رمضان بخروج القاتل: إن الله
تفعل ما يشاء، ولن يخرج القاتل ولا ترون ما تجنون
حتى يختلف بنو فلان فيما بينهم فإذا كان ذلك
طمع الناس فيهم واختلفت الكلمة وخروج السفيا في.
وقال عليه السلام: لا بد لبني فلان أن يملكوا، فإذا ملكوا اختلفوا
تفرق كلهم وتشتت أمرهم حتى يخرج عليهم الخراسان
والسفياني: هذا من المشرق، وهذا من المغرب يستبقان
إلى الكوفة كغرسى رحان: هذا من هنا، وهذا من ههنا
حتى يكون هلاك بنو فلان على أيديهما، أما أنما لا يسبقون
منهم أحدًا.

ثم قال عليه السلام: خروج السفيا في واليماني والخراساني في سنة
واحدة وفي شهر واحد في يوم واحد ونظام كنظام الخرز تبع
بعضه بعضًا فيكون البأس من كل وجه، ويل لمن ناواه
وليس في الرايت اهدي من راية اليماني هي راية
هدي لأنه يدعو إلى صاحبكم، فإذا خرج اليماني حرم
بيع السلاح على (الناس و) كل مسلم وإذا خرج اليماني
فأنهص إليه، فأن رايته راية هدي ولا يحل لمسلم
أن يلتوي عليه، فمن فعل فهو من أهل النار لأنه
يدعو إلى الحق وإلى طريق مستقيم.

ثم قال عليه السلام لي: إن ذهاب ملك بنو فلان كقصع الفخار وكوجل
كانت في بيده فخارة وهو عيشي إذا سقطت من يده و
هو ساه عندها فانكسرت، فقال حين سقطت: هاهـ

سبه الفزع، فذهاب ملكهم هكذا اغفل ما كانوا عزمها به
وقال عليه السلام: على منبر الكوفة: إن الله عز وجل ذكره فربما قدرو
قضى بأنه كائن لا به منه، أخذ بنى أمية بالسيف جبهة
وأن أخذ بنى فلان بغتة.

وقال عليه السلام: لا بد من رحى تطحن، فإذا قامت على قطبها وثبتت على
ساقها بعث الله عليها عبدًا عسفًا خاملاً أصله، يكون النضر
معه، أصحابه الطويلة شعورهم، أصحاب السبال، سود
شبابهم، أصحاب رايات سود، ويل لمن ناواه يقتلونه
هرجاء.

والله لكأني أنظر اليهم وإلى أفعالهم، وما يلقي من الفجار
منهم والأعراب الجفافة بسططهم الله عليهم بلا رحمة
فيقتلونهم هرجاء على مدينتهم يشاطر الغزاة البرية
والبحرية جزاء بما عملوا وما ربك بظالم للعبيد.

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا:“

”جب تم لوگ دیکھو کہ مشرق سے ایک عظیم آگ کریم (زعفران ہندی) کے
مانند نمودار ہوئی جو تین یا سات دن تک برابر روشن رہی تو اس وقت آلِ محمدؐ
کے فرج و کشادگی کی توقع رکھنا، انشاء اللہ اور بیشک اللہ تعالیٰ قوی اور
حکمت والا ہے۔“

پھر فرمایا: صحیحہ (بازار بندہ اعلان) ماہ رمضان ہی میں ہوگا جو اللہ کا مہینہ ہے اور یہ
صحیحہ و اعلان کل مخلوق کے لیے جبرائیل امین کریں گے۔

پھر فرمایا: ایک منادی آسمان سے امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسے
سارے مشرق و مغرب کے لوگ سُنیں گے۔ اس اعلان کو سن کر سوتا ہوا شخص
جاگ جائے گا، بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا اور بیٹھا ہوا خون کے مارے کھڑا ہوگا
گا اور اللہ رحم کریگا اس بندے پر جو اس آواز پر لبیک کہے گا، اس لیے کہ یہ پہلی
آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی۔

پھر فرمایا: یہ اعلان ۲۳ رمضان شب جمعہ میں ہوگا۔ اس اعلان میں کوئی شک نہ کرنا اس
آواز پر لبیک کہنا اور شام کے وقت ابلیس طعون اعلان کرے گا کہ آگاہ ہوگا

فلان مظلوم قتل کر دیا گیا تاکہ لوگوں کو شک اور فتنے میں مبتلا کر دے۔ اور اُس دن کتنے لوگ ابلیس ملعون کی اس آواز کو سن کر شک میں پڑیں گے اور وہ واصل جہنم ہوں گے۔ غرض تم لوگ جب ماہ رمضان میں سنو تو شک نہ کرنا کیونکہ اس کی واضح پہچان یہ ہوگی کہ یہ اعلان حضرت امام قائم علیہ السلام سے اور آپ کے پڑ کے نام کے ساتھ ہوگا۔ اس اعلان کو پردہ نشین عورتیں بھی سنیں گی اور اپنے باپ اور بھائیوں کو خروج کرنے کے لیے ہمت بڑھائیں گی پھر فرمایا: یہ دونوں اعلان قبل ظہور امام لازم ہوں گے۔ ایک اعلان آسمان سے جو حضرت جبریل کریں گے اور ایک اعلان زمین سے جو ابلیس لعین کرے گا کہ فلان شخص مظلوم قتل ہوا۔ اس اعلان سے وہ فتنہ برپا کرنا چاہے گا۔ اس لیے تم لوگ پہلی آواز پر لبیک کہنا اور دوسری آواز سے محتاط رہنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اور فرمایا: کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو اس سے پہلے لوگوں میں شدید خوف و ہراس ہوگا، زلزلے آئیں گے فتنے برپا ہوں گے لوگ مصائب میں مبتلا ہوں گے۔ طاعون پھیلے گا۔ عرب کے اندر آپس میں تلواریں چل رہی ہوں گی، ان میں شدید اختلاف ہوگا، ان کے دین میں انتشار ہوگا، لوگ استغدر بد حال ہوں گے کہ صبح و شام موت کی تمنا کرنے لگیں گے، ایک دوسرے کو کھائے جا رہا ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام کا ظہور اُس وقت ہوگا جب لوگ انتہائی مایوسی کے عالم میں ہوں گے، انہیں امید نہ ہوگی کہ اب فرج و کشادگی ہوگی۔ کتنا خوش بخت ہوگا وہ جو ان کے زمانے کو پائے گا اور ان کے انصاف میں شامل ہوگا اور بد بخت اور حدود جہنم نصیب ہوگا وہ جو ان کو تسلیم نہ کرے۔ ان کی مخالفت کرے اور ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔

اور فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام امر جدید، کتاب جدید، سنت جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور فرمائیں گے، وہ اہل عرب پر بہت سخت ہوں گے، ان کی نظر میں ان لوگوں کی سزا صرف قتل ہوگی، وہ ان میں سے کسی ایک کو بھی چھوڑنا نہ چاہیں گے، وہ اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کریں گے پھر فرمایا: جب بنی فلان آپس میں اختلاف ہو تو اُس وقت فرج و کشادگی کا انتظار کرنا۔ ان لوگوں کے آپس میں اختلاف ہی کے اندر تم لوگوں کے لیے فرج و کشادگی ہے۔ جب ان میں اختلاف پایا جائے تو توقع رکھنا کہ ماہ رمضان میں امام قائم علیہ السلام

کے ظہور کا اعلان آسمان سے ہوگا، ویسے اللہ جو چاہے کرے۔ مگر امام قائم اُس وقت تک ظہور و خروج نہ کریں گے اور جو کچھ تم لوگ چاہتے ہو وہ اس وقت تک نہ ہوگا جتنک کہ بنی فلان میں اختلاف نہ ہو۔ جب ایسا ہوگا تو دوسرے ان سے حکومت چھین لینے کی کوشش کریں گے کیونکہ انہیں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور ان کا کلمہ متفرق ہو جائے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔ اور فرمایا: اور یہ بھی لازمی ہے کہ بنی فلان کی حکومت ہو پھر جب یہ حاکم ہو جائیں تو انہیں آپس کے اندر اختلاف پیدا ہو جائے اور یہ سب متفرق ہو جائیں گے۔ انکی حکومت کا شیرازہ بکھر جائے گا اور ان پر خراسانی مشرق سے اور سفیانی مغرب سے خروج کرے گا جیسے دوڑ کے دو گھوڑے ایک ادھر سے دوسرا دھڑ سے یہاں تک کہ بنی فلان ان دونوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے اور ان میں سے کوئی باقی نہ رہے گا۔

پھر فرمایا: سفیانی و خراسانی اور یحیٰی، ان تینوں کا خروج ایک ہی سال ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا جیسے موجی کی ستاری جو ایک کے پیچھے ایک (دھاگے) ڈالتی ہوئی (چلتی ہے)۔ اُس وقت ہر طرف مایوسی ہی مایوسی ہوگی۔ ان تینوں کے جھنڈوں میں ہدایت کا جھنڈا صرف یحیٰی کا ہوگا، اس لیے کہ وہ تمہارے امام کی طرف بلائے گا۔ جب یحیٰی خروج کرے گا تو وہ اسلحوں کی خرید تمام لوگوں خصوصاً تمام مسلمانوں پر حرام کر دے گا اور امام قائم کی طرف چلے گا کیونکہ اس کا جھنڈا ہدایت کا نشان ہوگا۔ اور کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ اس کا ساتھ دے، اور جو اس سے گریز کرے گا وہ جتنی ہوگا کیونکہ وہ حق کی طرف بلائے گا اور سیدھے راستے کی طرف دعوت دے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے مجھ سے فرمایا: کہ بنی فلان کی حکومت تو اس طرح ٹوٹے گی جیسے کہ مٹی کا پیالہ، اور جیسے کوئی شخص مٹی کے کسی برتن کو ہاتھ میں لیے جا رہا ہو اور اچانک وہ برتن اُس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑے اور پاش پاش ہو جائے اور اُس کے گرتے ہی وہ ہائے گر کے پیٹھ جائے بس اس طرح ان کی حکومت ان کے ہاتھوں سے نکل جائے گی جبکہ حکومت کے چلے جانے کا انہیں اس سے پہلے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔

امیر المؤمنین علیہ السلام نے منبر کو نہ پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ طے کر دیا وہ طے ہے اور جو فیصلہ

کر دیا اس کو ہونا ہے۔ بنی اُمیہ حکومت تنوار کے ذریعے بالاعلان حاصل کر گئے اور بنی فلان کو ناگہانی طور پر یہ حکومت مل جائے گی۔

نیز فرمایا: اس چکنی کو لاڑنا چلتا ہے، اور جب یہ اپنے قلب (کیلی) پر اور اپنے پاؤں اور ساق پر کھڑی ہو جائیگی تو اللہ تعالیٰ ایک ظالم غلام کو، جس کی اصل کا پتہ نہ ہوگا اس کی طرف بھیجے گا اور فتح و نصرت اس کے ساتھ ہوگی، اس کے ساتھیوں کے لیے لیے بال ہوں گے، مونس ہوں گی، سیاہ لباس میں ہوں گے، ان کے پرچم بھی سیاہ ہوں گے۔

خدا کی قسم! گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، ان کے افعال کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بدکرداروں اور ظالم عربوں کے اوپر کیا گزرتے گی۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی بد اعمالیوں کے بدلے انھیں (غلام کی فوج کو) ان لوگوں پر مسلط فرمائے گا جو ان ہی کے شہر میں دیہاتے فرات کے کنارے ان کو قتل کریں گے۔ اور تیرا پروردگار اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا۔“ (غیبۂ لغمانی)

۹۷ چاند میں چہرے کا نمودار ہونا

محمد بن ہمام نے فرمایا ہے، انھوں نے موسیٰ بن جعفر بن وہب سے، انھوں نے وشاء سے، انھوں نے عباس بن عبید اللہ سے، انھوں نے داؤد بن سرجان سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے فرمایا:

”العام السّذی فیہ الصّیحة قبلہ الایة فی رجب“ قلت: وما هی؟

قال: ”وجہ یطلع فی القمر، وید بارزۃ“ ترجمہ: ”حسب سال آسمان سے صبحہ و آواز سنائی دے گی تو اس سے قبل رجب میں ایک اور نشانی دیکھی جائے گی۔“

میں عرض کیا: وہ نشانی کیا ہوگی؟

فرمایا: چاند کے اندر ایک چہرہ نظر آئے گا۔“ اور ایک ہاتھ اٹھا ہوا ہوگا۔“ (غیبۂ لغمانی)

۹۸ ظہور کی حتمی علامتیں

علی بن احمد نے حمید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے یعقوب بن یزید سے، انھوں نے

زیاد بن مروان سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الشداء من المحتوم والسفیان من المحتوم، وقل النفس الذکیة من المحتوم وکف یطلع من السباء من المحتوم“ وقال علیہ السلام: وفزعة فی شہر رمضان توقظ الناس وتفرع البیظانک وتخرج الفتاة من خدرها۔“

ترجمہ: ”آسمانی ندا حتمی ہے، خورج سفیانی حتمی ہے، قتل نفس ذکیہ حتمی ہے اور آسمان سے ایک ہاتھ کا نمودار ہونا حتمی ہے۔“

اور فرمایا: اور ماہ رمضان میں خون و ہراس، سوتے ہوئے لوگوں کا بیدار ہونا اور جاگتے ہوئے لوگوں کا خوف سے کانپنا، اور پردہ نشین عورتوں کا پردے سے باہر نکل آنا۔

۹۹ سفیانی، یمانی اور مروانی کا خروج حضرت امام قائم سے قبل ہونا ہے

محمد بن ہمام نے فراری سے، انھوں نے علی بن عاصم سے، انھوں نے بزلفی سے، اور بزلفی نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

”قبل هذا الامر السفیانی والیمانی والمروانی وشعیب بن صالح فکیف یقول هذا هذا۔“

ترجمہ: ”امام قائم کے ظہور سے پہلے تو سفیانی و یمانی اور مروانی اور شعیب بن صالح کا خروج ہوگا۔ پھر یہ لوگ (یعنی محمد بن ابراہیم وغیرہ) کیسے کہتے ہیں کہ وہ امام قائم ہیں۔“ (غیبۂ لغمانی)

۱۰۰ دابة الارض اور صیحه

ابن عقده نے علی بن الحسین سے، انھوں نے علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، انھوں نے ابن ابی یعفور سے، اور ان کا بیان ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد سے ارشاد فرمایا کہ:

”آمستك بیدك هلاك الفلا في وخرجه السفيا في وقل النفس
وجيش الخسف والصوت“

قلت: وما الصوت؟ هو المنادي؟

قال: نعم، وبه يعرف صاحب هذا الامر-

ثُمَّ قَالَ: الفرج كله هلاك الفلا في (من بج عباس)

ترجمہ: ”فلان شخص کی ہلاکت، سفیانی کے خروج، قتل نفس زکیہ، شکر کے زمین میں
دھنسے اور صیحه یعنی آسمانی آواز تک اپنا ہاتھ روکے رہو۔“

میں عرض کیا: کیا آواز کیسی؟ کیا آواز دینے والا وہ ہے؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی آواز صاحب الامر کا تعارف کرائے گی۔

پھر فرمایا: ساری کشادگی تو فلان کی ہلاکت پر ہے (بنی عباس میں سے)

و

انہیں اسناد کے ساتھ حسین سے، انہوں نے ابن سیابہ سے، انہوں نے عمران
بن میثم سے، انہوں نے عبایہ ابن ربیع سے روایت کی ہے اور عبایہ کا بیان ہے کہ میں اکیترہ
حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے ساتھ چار آدمی اور تھے اور میں باپچال
اور ان میں سب سے کم سن تھا۔ آپ کو میں نے فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”حَدَّثَنِي أَخِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ:

”إِنِّي خَاتَمُ الْفَنبِ وَإِنَّكَ خَاتَمُ الْفَوْصِ وَ

كَلَّفْتُ مَالِيكَ كَلْفًا“

فَقُلْتُ: مَا أَنْصَفَكَ الْقَوْمُ (يا امير المؤمنين)

فَقَالَ: لَيْسَ حَيْثُ تَذْهَبُ يَا ابْنَ أَخٍ، وَاللَّهِ (إِنِّي) لَا أَعْلَمُ الْف

كَلِمَةَ لَا يَعْلَمُهَا غَيْرِي وَغَيْرُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ

أَتَسْمَعُ يَقْرَءُونَ مِنْهَا آيَةً فِي كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهِيَ

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ“ (القول ۸۲)

وَمَا يَتَذَكَّرُ مِنْهَا حَقٌّ تَذَكَّرَهَا-

أَلَا أَخْبَرَكَ بِأَخْرَجْتُكَ بَنِي فُلَانٍ؟

قُلْنَا: بَلَى يَا امير المؤمنين

قَالَ: قَتَلَ نَفْسَ حَرَامٍ، فِي يَوْمٍ حَرَامٍ، فِي بِلَدٍ حَرَامٍ عَنْ قَوْمٍ
مِنْ قُرَيْشٍ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسْمَةَ مَا لَهُمْ مَلِكٌ

بَعْدَهُ غَيْرُ خَمْسَةِ عَشْرِ لَيْلَةً

قُلْنَا: هَذَا مِنْ شَيْءٍ أَوْ بَعْدَهُ؟

فَقَالَ: صَبْحَةٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، تَفْزَعُ الْيَقْظَانُ وَتَوْقُظُ النَّاسُ، وَ

تَخْرُجُ الْفَتَاةُ مِنْ خُدَّهَا“

ترجمہ: ”میں نے اپنے بھائی حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے

سنا کہ میں ایک ہزار انبیاء کا خاتم ہوں اور (لے علی!) تم ایک ہزار اوصیاء کے

خاتم ہو۔ اور میں نے ایسی شدید تکالیف برداشت کیں جو کسی نبی نے برداشت نہ کیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! قوم نے واقعاً آپ کے ساتھ انصاف نہیں کیا۔

آپ نے فرمایا: لے بیٹھے! تم جیسا کہتے ہو ایسا ہی نہیں ہے بلکہ خدا کی قسم، میں ایک ہزار باتیں

ایسی ہیں جنہیں سوائے میرے اور سوائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی اور نہیں جانتا۔ یہ لوگ قرآن مجید کی یہ آیت پڑھتے ہیں مگر اس پر غور نہیں

کرتے۔ ”وَإِذَا وَقَعَ... لَا يُوقِنُونَ“ (سورہ نمل پآیت ۸۲)

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک

دابہ (ذی حیات) کو برآمد کریں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر

یقین نہیں کرتے تھے۔“

درحقیقت یہ لوگ اس پر تدبر اور غور و فکر سے کام لیتے ہی نہیں۔

کیا میں بنی فلان کا آخری بادشاہ تم کو نہ بتا دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، یا امیر المومنین! بتا دیجیے۔

آپ نے فرمایا: قوم قریش میں سے ایک نفس حرام، بروز حرام، شہر حرام میں قتل ہوگا، اُن بات

کی قسم جس نے دے کر کشتگاہ کیا اور ذی حیات کو پیدا کیا اس کے بعد ان کا کوئی

بھی بادشاہ پندرہ دن سے زائد حکومت نہیں کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: پھر اس کے پہلے اور اس کے بعد بھی کچھ ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: ماہ رمضان میں ایک صیحه (اعلان) ہوگا جس کو سن کر جاگتے ہوئے خوزدہ ہو جائیں

گے اور سوتے ہوئے بیدار ہو جائیں گے اور پروردگار نے اپنے گھروں سے نکل پڑیں گی۔

(عبیہ نعمانی)

خراسانی و سفیانی کا خروج

(۱۰۱)

ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے ابی سلیمان بن کلیب سے انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن عیرہ سے، انھوں نے حفصی سے اور حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”لَا بُدَّ أَنْ يَمْلِكَ بَنُو الْعَبَّاسِ فَإِذَا مَلَكَوْا وَاخْتَلَفُوا وَتَشَتَّتَ

أَمْرُهُمْ خَرَجَ إِلَهُمُ الْخَرَّاسَانِي السَّفِيَانِي هَذَا مِنَ الْمَشْرِقِ وَهَذَا

مِنَ الْمَغْرِبِ، يَسْتَبِقَانِ إِلَى الْكُوفَةِ كَفَرَسَى رَهَانَ هَذَا

مِنْ هَهُنَا وَهَذَا مِنْ هَهُنَا، حَتَّى يَكُونَ هَلَاكُهُمَا عَلَى

أَيِّدِيهِمَا أَمَّا إِتْمَامُ لَا يَبْقَوْنَ مِنْهُمَا أَحَدًا (ابداً)“

ترجمہ: ”بنی عباس کی حکومت لازمی ہے اور جب ان کو حکومت مل جائے گی تو یہ لوگ

آپس میں اختلاف کریں گے، ان میں پھوٹ پڑے گی پھر ان پر خراسانی اور سفیانی

خروج کریں وہ مشرق سے اور یہ مغرب سے، یہ دونوں کوفہ کی جانب اس طرح

دوڑ لگائیں گے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے۔ یہ ادھر سے اور وہ ادھر سے۔

چنانچہ ان دونوں کے ہاتھوں یہ سب ہلاک ہو جائیں گے، اور ان میں سے

کوئی نہ بچے گا۔ (ہمیشہ کے لیے) (غیبۂ نعمانی)

ظہور کی علامتیں

(۱۰۲)

ابن عقدہ نے قاسم سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن صامت سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب سے عرض کیا کہ کیا صاحب امر کے ظہور سے پہلے کوئی علامت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: وہ کیا علامت ہوگی؟

فقال: ”هَلَاكُ الْعَبَّاسِي، وَخُرُوجُ السَّفِيَانِي وَقَتْلُ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَ

الْخُسْفَانُ بِالْبَيْدَامِ، وَالصُّوْتُ مِنَ السَّمَاءِ“

فقلت: جعلت فداك آخات أَنْ يَطُولَ هَذَا الْأَمْرُ؟

فقال: لَا إِتْمَامَ (هو) كُنْظَامُ الْخَرْزِ يَتَّبِعُ بَعْضُهُ بَعْضًا - ”ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: عباسی کی ہلاکت، سفیانی کا خروج، قتل نفس زکیہ، بیابان میں زمین کا دھسنے، اور صدائے آسمانی“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن مجھے ڈر ہے کہ پھر اس میں بہت دیر لگے گی؟

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ تمام باتیں ایک کے پیچھے ایک ہوں گی۔“

(غیبۂ نعمانی)

(۱۰۳) ندائے آسمانی سنو تو فوراً دوڑ پڑو، فوراً دوڑ پڑو

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن ہرآن سے، انھوں نے ابن بطائنی اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

”يَقُومُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَتَرَمِنَ السَّنِينَ: تِسْعَ، وَاحِدَةً، ثَلَاثَ

خُمْسٍ، وَقَالَ ۴: إِذَا اخْتَلَفَتْ بَنُو أُمَيَّةَ ذَهَبَ مَلِكُهُمْ ثُمَّ يَمْلِكُ

بَنُو الْعَبَّاسِ فَلَا يُزَالُونَ فِي عَنُقْوَانِ مِنَ الْمَلِكِ وَغَضَارَةِ مِنَ

الْعِيشِ حَتَّى يَخْتَلِفُوا فَيَمْلِكُ بَيْنَهُمْ (فَإِذَا اخْتَلَفُوا) ذَهَبَ مَلِكُهُمْ

وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الشَّرْقِ وَأَهْلُ الْغَرْبِ نَعْمَ وَأَهْلُ الْقَبِيلَةِ وَيَلْقَى

النَّاسُ جَسَدًا شَدِيدًا مَتْنًا يَمُزُّ بِسَرٍّ مِنَ الْخَوْفِ.

فَلَا يُزَالُونَ بِتِلْكَ الْحَالِ حَتَّى يَنَادِيَ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ فَذَا

نَادَى فَالْغَرْبُ النَّفَرُ، فَوَاللَّهِ لَكَ فِي النَّظَرِ إِلَيْهِ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

الْمَقَامِ، يَبَاجِجُ النَّاسُ بِأَمْرٍ جَدِيدٍ وَكِتَابٍ جَدِيدٍ وَسُلْطَانٍ جَدِيدٍ

مِنَ السَّمَاءِ - أَمَّا إِنَّهُ لَا يَرُدُّ لَهُ رَايَةً أَبَدًا حَتَّى يَمُوتَ -“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کا ظہور کسی طاق سال میں ہوگا جیسے نو، یا ایک، یا تین یا پانچ

پھر فرمایا: جب بنی امیہ میں اختلاف ہوگا تو ان کی سلطنت جاتی رہے گی اور بنی عباس حکمران

ہو جائیں گے اور حکومت کے ابتدائی دور میں وہ بھی بہت عیش سے رہیں گے مگر پھر

ان میں بھی اختلافات پیدا ہو جائیں گے اور ان کی بھی سلطنت جاتی رہے گی اور

پھر اہل مشرق اور اہل مغرب اور اہل قبلہ میں اختلافات رونما ہوں گے اور دنیا

خون اور کشمکش سے گزر رہی رہے گی اور یہ حال مسلسل رہے گا یہاں تک کہ ایک منادی

آسمان سے ندا دے گا اور جب آسمان سے ندا سنو تو فوراً دوڑ پڑو فوراً دوڑ پڑو اس لیے کہ

گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان ایک امر جدید و کتاب جدید اور سلطانِ جدید کے لیے حکم و اعلان آسمانی لوگ بیعت کر رہے ہیں۔
(غیبۂ نعلانی)

ظہور کی علامات؛ خوش بخت، وہ جو ؟

(۱۰۴)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد اللہ بن علاء سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بعد سے قیام حضرت قائم علیہ السلام تک کے لیے کچھ باتیں بیان فرمائی ہیں چنانچہ ایک مرتبہ حضرت امام حسین علیہ السلام نے عرض کی، یا امیر المومنین! اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے زمین کو کب پاک کرے گا ؟

آپ نے فرمایا: ”لَا يَطْبُرُ اللَّهُ الْأَرْضَ مِنَ الظَّالِمِينَ حَتَّى يَسْفِكَ الدَّمَ الْحَرَامَ“ ترجمہ (اللہ تعالیٰ زمین کو ظالمین کی آسوت تک پاک نہ کرے گا جب تک حرام خون نہ بہ جائے) اس کے بعد آپ نے ایک طویل حدیث میں بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتوں کا ذکر کیا اور فرمایا: ”إِذَا قَامَ الْقَائِمُ بِخِرَاسَانَ وَغَلِبَ عَلَى الْأَرْضِ كُوفَانُ وَالْمِلَّتَانِ وَجَارَ جَزِيرَةُ بَنِي كَاوَانَ، وَقَامَ مَنَا قَائِمُ رَجِيلَانَ وَاجَابَتْهُ الْأُبُرُ وَالْذُبُلُ وَظَهَرَتْ لَوْلَدِي رَايَاتُ التَّرِكِ مُتَفَرِّقَاتٌ فِي الْأَقْطَارِ وَالْحَرَامَاتِ وَكَافُوا بَيْنَ هُنَاكَ وَهَنَاتِ۔“

اِذَا خَرِبَتِ الْبَصْرَةُ وَقَامَ امِيرُ الْأُمُورَةِ (فحکمی: حکایت طویلہ) ثم قال: ”إِذَا جَهَزَتِ الْأَلْوَنُ وَصَفَتِ الصُّفُوفُ وَقَتْلُ الْكَبْشِ الْغُرُوفُ هُنَاكَ يَقُومُ الْخُرُوشُورُ الشَّائِرُ وَيُهْلِكُ الْكَافِرُ۔ ثُمَّ يَقُومُ الْقَائِمُ الْمَأْمُولُ، وَالْإِمَامُ الْمَجْهُولُ، لَهُ الشَّرَفُ وَالْفَضْلُ وَهُوَ مِنْ وَلَدِكَ يَا حُسَيْنَ لَا ابْنَ مِثْلِهِ يَظْهَرُ بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ فِي دَرَسِيْنِ بِالْبَيْنِ يَظْهَرُ عَلَى الثَّقَلَيْنِ وَلَا يَتْرُكُ فِي الْأَرْضِ الْإِدْنَيْنِ طَوْفًا لَمْ تَدْرِكْ زَمَانَهُ وَلَحِقَ أَوَانَهُ وَشَهِدَ أَيَّامَهُ۔“

ترجمہ: ”جب خراسان سے ایک کھڑا ہونے والا کھڑا ہوگا اور سرزمینِ کرمان و ملتان پر قبضہ کرے گا اور بنی کاوان کے جزیرے (بحرے کا ایک جزیرہ) کو پار کر کے اہم میں ایک کھڑا ہونے والا جیلان سے کھڑا ہوگا جسے آبر اور دیم تسلیم کریں گے اور

میری اولاد میں سے ایک کے لیے متفرق جھنڈے قطار در قطار ادھر ادھر سے بلند ہوں گے، اور جب شہرِ بصرہ برباد ہوگا، امیر الامر اٹھے گا۔۔۔“

اور اس کے بعد آپ نے ایک حکایت بیان فرمائی: پھر فرمایا:

”جب ہزاروں کاشکرتیار ہوگا اور صفیں باندھ لی جائیں گی اور بکرا ذبح ہوگا، آسوت دوسرا کھڑا ہوگا، وہ اس کا انتقام لے گا اور کافر ملک ہوگا اس کے بعد وہ قائم مامول اور امام غیر متعارف (صاحب الامر علیہ السلام) جو صاحب فضل و شرف ہوگا ظہور کریگا۔ اور اے حسین! وہ تمہاری اولاد میں سے ہوگا اور ایسا فرزند کوئی نہ ہوگا۔ وہ دو دو کمون کے درمیان ظہور کریگا جو ساری دنیا پر غالب آجائے گا زمین کا کوئی حصہ نہ چھوڑے گا۔ خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اس کے زمانے کو پائیگا اور اس کے دور میں اس کو دیکھے گا۔“

(غیبۂ نعلانی)

ایک لاکھ جابروں کا قتل

(۱۰۵)

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعد بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبد الملک اور محمد بن احمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب کا بیان ہے کہ کلینی کے قول کے مطابق علی بن ابراہیم نے اپنے والد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابن عیسیٰ اور علی بن محمد وغیرہ سے انھوں نے سہل سے انھوں نے ابن محبوب سے انھوں نے کہا اور ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن عبد اللہ نے انھوں نے احمد بن محمد بن ابی یاسر سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے عمرو بن ابو المقدام سے، انھوں نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

”وَيَا جَابِسَ الزَّمْرِ الْأَرْضِ وَلَا تَحْرِكْ يَدًا وَلَا رِجْلًا حَتَّى تَرَى عِلَامَاتِ اذْكُرْهَا إِنْ أَدْرَكَتَهَا۔“

اولها اختلاف بنو العباس وما اراك تدرك ذلك ولكن حدثت به (من) بعدى عني ومنادى من السماء ويجيئك الصوت من ناحية دمشق بالفتح وتخسف قرية من قرى الشام تسقى الجابية وتغسط طائفة من مسجد الایمن ومارقة تترق من ناحية الترك ويعقبها هرج الزوم وسيقبل اخوان الترك حتى ينزلوا الحزيمة وستقبل مارقة الزوم حتى ينزلوا الرملة فتلك السنة يا جابر اختلاف كثير في كل ارض من ناحية المغرب۔

فَأُولَى الْأَرْضِ الْمَغْرِبِ أَرْضَ الشَّامِ يَخْتَلِفُونَ عِنْدَ ذَلِكَ عَلَى ثَلَاثِ رَأْيَاتٍ، رَأْيَةَ الْأَصِيبِ وَرَأْيَةَ الْأَبْقَعِ وَرَأْيَةَ السَّفِيَا فِي فَيْلَتِي السَّفِيَا فِي الْأَبْقَعِ فَيَقْتَتِلُونَ وَيَقْتُلُهُ السَّفِيَا فِي وَمِنْ مَعَهُ وَيَقْتُلُ الْأَصِيبُ ثُمَّ لَا يَكُونُ لَهُ هِمَّةٌ إِلَّا الْقِتَالُ نَحْوَ الْعِرَاقِ وَيَسْرُ حَيْشُهُ بِقَرْفِيَا فَيَقْتَتِلُونَ بِهَا فَيَقْتُلُ مِنَ الْحَبَارِيِّنَ مِائَةَ أَلْفٍ، وَيَبْعَثُ السَّفِيَا فِي جَيْشٍ إِلَى الْكُوفَةِ وَعَدَّتْهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا فَيَصِيبُونَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ قَتْلًا وَصَلَبًا وَسَبْيًا فَبَيَّنَّا هُمْ كَذَلِكَ إِذَا قَبِلْتَ رَأْيَاتٍ مِنْ قَبْلِ خُرَاسَانَ تَطْوِي الْمَنَازِلَ طَيًّا حَتِيثًا وَمَعَهُمْ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ - ثُمَّ يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ مَوَالِ أَهْلِ الْكُوفَةِ فِي ضَعْفَاءٍ فَيَقْتُلُهُ أَمِيرُ جَيْشِ السَّفِيَا فِي بَيْنِ الْحَبِيرَةِ وَالْكُوفَةِ وَيَبْعَثُ السَّفِيَا فِي بَعْثًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَنْفِرُ الْمُهَدِيَّ مِنْهَا إِلَى مَكَّةَ، فَيَبْلُغُ أَمِيرُ جَيْشِ السَّفِيَا فِي أَنَّ الْمُهَدِيَّ قَدْ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ، فَيَبْعَثُ جَيْشًا عَلَى آثَرِهِ فَلَا يَدْرِكُهُ حَتَّى يَدْخُلَ مَكَّةَ خَائِفًا يَتَرَقَّبُ عَلَى سَنَةِ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ -

قال ٣: وَيَنْزِلُ أَمِيرُ جَيْشِ السَّفِيَا فِي الْبَيْدِ أَرَفَيْنَا دُرْمًا مِنْ أَلْسِنَةٍ: يَا بَيْدُ أَرَا بَيْدِي الْقَوْمَ فَيَخْشَعُ بِهِمْ فَلَا يَفْلَتُ مِنْهُمْ إِلَّا ثَلَاثَةَ نَفْسٍ - يَحْوِلُ اللَّهُ وَجْهَهُ إِلَى أَقْفِيَتِهِمْ وَهُمْ مِنْ كُلِّ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

”يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا الْكُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ فَمَا لَكُمُ الْمَقْدِرَاتُ لَمَّا مَكَرْتُمْ مِّن قَبْلِ أَنَّ نَطْوَيسَ وَجُوهًا فَنَرَدُّهَا عَلَى آذَانِهَا“ (سورة النساء آيت ٧٤)

قال ٤: وَالْقَائِمُ يَوْمَئِذٍ بِمَكَّةَ وَقَدْ اسْتَنْظَرَهُ إِلَى الْبَيْتِ الْحَرَامِ مُسْتَجِيرًا بِهِ يَبْنَادِي: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا نَسْتَنْصِرُ اللَّهَ وَنَحْنُ أَجَابَتَا مِنَ النَّاسِ، وَأَنَا أَهْلُ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ مُحَمَّدٍ وَنَحْنُ أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي أَدَمَ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِأَدَمَ، وَمَنْ

حَاجَّجَنِي فِي نُوحٍ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِنُوحٍ وَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ وَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ وَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي النَّبِيِّينَ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِالنَّبِيِّينَ: أَلَيْسَ اللَّهُ يَقُولُ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ:

”إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحًا وَابْرَاهِيمَ

الْعَمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهُمْ مِنْ ذُرِّيَّةِ

بَعْضٍ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ“ (سورة آل عمران ٣٣)

فَأَنَا بِقِيَّةٍ مِنْ أَدَمَ وَذَخِيرَةٍ مِنْ نُوحٍ وَمُصْطَفَى مِنْ إِبْرَاهِيمَ وَصَفْوَةٍ مِنْ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَلَا وَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ، أَلَا وَمَنْ حَاجَّجَنِي فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّا أَوْلَى النَّاسِ بِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ؟ فَأَنْشُدُ اللَّهَ مَنْ سَمِعَ كَلَامِي الْيَوْمَ لَمْ يَبْلُغْ الشَّاهِدَ مِنْكُمْ الْغَائِبَ وَأَسْأَلُكُمْ بِحَقِّ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِحَقِّقِي - فَإِنَّ لِي عَلَيْكُمْ حَقَّ الْقُرْبَى مِنْ رَسُولِ اللَّهِ - إِلَّا اعْتَمُونَا، وَمَنْعَتُمُونَا مَتَى يَظْلِمُنَا، فَقَدْ أَخْفَيْنَا وَظَلَمْنَا وَطَرَدْنَا مِنْ دِيَارِنَا وَابْنَانَا وَبَغَى عَلَيْنَا وَدَفَعْنَا عَنْ حَقِّنَا فَأَتُوا أَهْلَ الْبَاطِلِ عَلَيْنَا -

قال ٥: فَيَجْعَلُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَصْحَابَهُ ثَلَاثًا مِائَةً وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا وَيَجْعَلُهُمُ اللَّهُ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ قَرْنًا كَقَرْنِ الْحَرِيفِ (روحي) يَا جَابِرُ الْآيَةُ الَّتِي ذَكَرَهَا اللَّهُ فِي كِتَابِهِ:

”أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا يَأْتِيَكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى

كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ (سورة البقرة ١٢٨)

فَيُجَاوِزُهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَمَعَهُ عَهْدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَوَارَثَتْهُ الْإِبْنَاءُ عَنْ الْأَبَاءِ وَالْقَائِمُ رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَصْلِحُ اللَّهُ لَهُ أَمْرًا فِي لَيْلَةٍ فَمَا أَشْكَلَ عَلَى النَّاسِ مِنْ ذَلِكَ يَا جَابِرُ! فَلَا يَشْكَلُ عَلَيْهِمْ وَلَادَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ وَوَرَاثَتِهِ الْعُلَمَاءُ عَالِمًا بَعْدَ عَالِمٍ

فَانْ أَشْكَلْ هَذَا كَلِمَةً عَلَيْهِمْ فَاتَ الصُّوتُ مِنَ السَّمَاءِ لَاشْكَالَ عَلَيْهِمْ إِذَا فُودِيَ بِأَسْمِهِ وَأَسْمَاءِ بِيهِ وَأُمِّهِ -

ترجمہ: ”امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: اے جابر! بس زمین پکڑے رہو اور ہاتھ پاؤں کو بالکل نہ ہلاؤ جب تک کہ وہ علامات نہ دیکھ لو جن کو میں بیان کرتا ہوں:

ان میں سب سے پہلے بنی عباس کا اختلاف ہے اور میں نہیں دیکھتا کہ میں اس وقت تک موجود رہوں لیکن خیر تم میرے بعد لوگوں سے بیان کر دینا۔ اور پھر آسمان سے ایک منادی کی ندا، اور دمشق کی طرف سے فتح کی آواز کا بلند ہونا، اور شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین میں دھنس جانا، اور مسجد دمشق کی دانتیں تباہ سے ایک حصے کا گر جانا، ترک کی جانب سے خارجیوں کا خروج اور اہل روم کا ان کے تعاقب میں نکلنا، پھر اخوانِ ترک کا آگے بڑھنا اور جزیرے میں وارد ہونا، اور روم کے خوارج کا پیش قدمی کرنا اور منزلِ رملہ پر قیام کرنا، اے جابر! اس سال دیا پر مغر میں ہر طرف اختلاف ہی اختلاف ہوگا۔

اور دیا پر مغر میں سب سے پہلا ملک شام ہے جس میں اختلاف رونما ہوگا اور ان کے تین جھنڈے ہوں گے۔ ایک سیاہ و سفید، دوسرا سرخ اور تیسرا سفیانی کا جھنڈا، پھر سفیانی کی ان لوگوں سے جنگ ہوگی اور وہ سب قتل ہوں گے اس کے بعد سفیانی عراق کی طرف پیش قدمی کریگا اور اس کا لشکر مقامِ قریسہ سے گزریگا اور وہاں ایک لاکھ جابروں کا قتل کریگا، اس کے بعد سفیانی سترہ ہزار کا لشکر کو فہ روانہ کریگا جو اہل کوفہ میں سے کچھ کو قتل کریگا، کچھ کو سولی پر لٹکائے گا اور کچھ کو گرفتار کرے گا۔

ابھی یہ لوگ اس کارِ ناز میں مشغول ہوں گے کہ خراسان کی جانب سے چند جھنڈے آہستہ آہستہ منازلِ راہ طے کرتے ہوئے آگے بڑھیں گے اور ان کے ساتھ قائم کے اصحاب میں سے بھی کچھ لوگ ہوں گے، اس کے بعد اہل کوفہ کے موالیوں میں ایک شخص آگے بڑھے گا جسے سفیانی کا امیر لشکر حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل کر دیا گا۔ پھر سفیانی ایک لشکر مدینہ بھیجے گا تو امام مہدی وہاں سے نکل کر مکہ چلے جائیں گے اور سفیانی کے امیر لشکر کو جب یہ اطلاع ملے گی کہ امام مہدی مکہ چلے گئے تو وہ ان کے تعاقب میں فوج بھیجے گا اور وہ امام مہدی (حضرت موسیٰ کے طریقے کے مطابق خائف ہو کر مکہ میں داخل ہوں گے۔

اور فرمایا: اور ادھر سفیانی کا لشکر ایک بیابان میں پڑاؤ ڈالے گا تو آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ اے بیابان اس قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو جائے گی اور پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا، صرف تین آدمی باقی بچیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے چہروں کو کتوں کی شکل میں مسخ کر کے ان کی پشت کی طرف موڑ دے گا اور قرآن مجید کی یہ آیت ان ہی کے متعلق ہے:

ترجمہ آیت: ”اے وہ لوگو! جن کو کتاب دی گئی ہے ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے

نازل کیا، جو تصدیق کرنے والا ہے اُس کی جو تمہارے پاس پہلے

سے (موجود ہے)، اس سے پیشتر کہ ہم چہرے بگاڑ دیں اور ان کو

پیٹھ کی طرف پھیر دیں...“ (سورۃ نساء آیت ۴۸ کا ترجمہ)

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اس روز مکہ میں ہوں گے اور اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیکے ہوئے اللہ سے پناہ کے طالب ہوں گے اور فرمائیں گے: اے لوگو! میں اللہ سے مدد کا طلبگار ہوں اور ان لوگوں سے بھی نصرت کا طالب ہوں جو میری آواز پر لبیک کہیں سنو! میں تمہارے نبی حضرت محمدؐ کے اہل بیت میں سے ہوں اور تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حضرت محمدؐ کا وارث اور حقدار ہوں۔

اور جو مجھ سے حضرت آدمؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدمؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ نوحؑ کا بھی سب سے زیادہ وارث ہوں، اور جو مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں ابراہیمؑ کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث و حقدار ہوں اور جو مجھ سے حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی لوگوں میں سب سے زیادہ وارث اور حقدار ہوں اور جو شخص مجھ سے انبیاءؑ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں لوگوں میں سب سے زیادہ وارث انبیاءؑ اور حقدار ہوں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اپنی حکم کتاب میں یہ نہیں فرمایا کہ:

”ویشک اللہ نے آدمؑ اور نوحؑ اور آلِ ابراہیمؑ اور آلِ عمران کو تمام

جہانوں (کے لوگوں) پر (فوقیت دیکر) منتخب کیا“ (آل عمران ۳۴)

چنانچہ میں آدمؑ کا بقیہ، نوحؑ کا ذخیرہ، ابراہیمؑ کا برگزیدہ اور خلاصہ محمدؐ ہوں

آگاہ رہو کہ اگر کوئی شخص مجھ سے کتابِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ کتابِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں اور میں جو شخص مجھ سے سنتِ رسولِ خدا کے متعلق بحث کریگا تو میں یہ ثابت کروں گا کہ میں تمام لوگوں میں سب سے زیادہ سنتِ رسولِ خدا کا وارث اور حقدار ہوں، لہذا اس وقت جو لوگ میری تقریریں رہے ہیں میں انہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ وہ میری یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

اور اب میں تم لوگوں کو اللہ اور اس کے رسول کے حق اور خود اپنے حق کا واسطہ دیکر سوال کرتا ہوں، اس لیے کہ رسول اللہ کے قریب رہنے والے سے میرا حق بھی تو تم لوگوں پر ہے، کہ تم لوگ ہماری مدد کرو اور ہم پر ظلم کرنے والوں کو روکو، اس لیے کہ ہماری بہت تخفیف ہو چکی ہے ہم پر بہت ظلم ہو چکے ہیں، ہمیں ہمارے دیار و اسار سے نکالا گیا، ہمیں ہمارے اہل خاندان سے چھڑا دیا گیا، ہمارے ساتھ بغاوت کی گئی، ہمیں ہمارے حق سے محروم کیا گیا، اب تم باطل پرستوں سے ہمارا انتقام لو۔

ہمارے محلے میں اللہ کو پہچانو اور اللہ کو پہچانو تو ہمارا ساتھ نہ چھوڑو ہماری مدد کرو تو اللہ تمہاری مدد کرے گا۔

آپ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ تعالیٰ امام کے پاس ان کے تین سو تیرہ اصحاب کو جمع فرمادیا جس طرح موسمِ برسات کے بادل کے ٹکڑے ادھر ادھر سے اگر ایک جگہ جمع ہوجاتے ہیں۔ اور اے جابر! اسی کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

وہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تم کو یکجا جمع کر دے گا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔ (سورۃ البقرہ ۱۲۸)

پس لوگ رکن و مقام کے درمیان امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے اور آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ تبرکات ہوں گے جو آپ نے انبیاء کی وراثت میں اپنے آباء کے ذریعے سے پائے تھے۔ اور امام قائم علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ ایک ہمارے میں ان کے تمام امور درست کر دے گا اور لوگوں کو ان کے پہچاننے میں مشکل نہ ہوگی اور نہ ان کو سمجھنے میں وقت ہوگی کہ یہ رسول اللہ

کی نسل سے ہیں اور رسول اللہ کا علم آپ کے پاس وراثتاً ایک عالم کے بعد دوسرے عالم کے ذریعے سے پہنچا ہے۔ اے جابر! اگر بالفرض بیشک بھی ہوا تو پھر آسمان کی نذر کے بعد کوئی مشکل نہ رہے گی۔ اس لیے کہ آسمان سے ان کے نام، ان کے پدر بزرگوار کے نام اور ان کی والدہ گرامی کے نام کے ساتھ یہ اعلان ہوگا۔

۱۰۶) خروجِ سفیانی اور ظہور قائم ایک ہی سال میں ہوگا

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے محمد بن سلیمان سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد بن مسلم، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

”السفیانى والقائم سنة واحدة“

(خروجِ سفیانی اور امام قائم علیہ السلام کا ظہور ایک ہی سال میں ہوگا۔)

(غیبۃ لغانی)

۱۰۷) مشرق سے آگ کا نمودار ہونا

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بھاتی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہیب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”بینا الناس وقوفاً بعرفات اذا اتاهم ركب على اناقة ذعلبة
يخبوهم ربوب خليفة، عند موته فوج ال محمدی و
فوج الناس جميعاً۔“

وقال: اذا رأيتم علامة في السماء: ناراً عظيمة موقبل
المشرق تطلع ليال، فعندها فوج الناس وحقده امر
القائم بقليل۔“

ترجمہ ”ایک مرتبہ جب لوگ عرفات کے اندر وقوف میں تھے کہ ایک شخص ایک تیز رفتار ناقہ پر سوار آیا اور اس نے لوگوں کو خلیفہ وقت کی موت کی اطلاع دی اور یہ کہ اس کی موت سے آلِ محمدؑ بلکہ تمام مسلمانوں کو کٹ دگی نصیب ہوگی۔“ پھر آپ نے فرمایا کہ جب تم لوگ یہ آسمانی نشانی دیکھو کہ ایک

عظیم آگ مشرق کی جانب سے نمودار ہوتی اور وہ کئی شب تک روشن رہی تو اس وقت تم لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی اور یہ امام قائمؑ کے ظہور کے کچھ ہی دن پہلے ہوگی۔“ (غیبۃ نعلانی)

فلان کی موت کے بعد غضب

(۱۰۸)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو احمد سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے عمرو بن شریب سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابوظیفیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواثر نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے غضب کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا:

”ہیہات الغضب ہیہات موتات فیہات موتات وراکب الذیعة وما راکب الذیعة، مختلط جوفها بوضینہا یخبرہم بخبر یقتلونہ، ثم الغضب عند ذلک“

ترجمہ: ”افسوس غضب افسوس، اس میں تو موتی ہی موتی ہیں۔ اور تیز رفتار ناقہ سوار، ایسا تیز رفتار ناقہ جو بالکل پتلا و ہلکا ہوگا اور وہ لوگوں کو خبر دے گا کہ لوگوں نے اس (فلان) کو قتل کر دیا، اس کے بعد تو پھر غضب ہی ہوگا۔“

سب کے سب خلیفہ خدا

(۱۰۹)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن ابی مالک سے، انھوں نے محمد بن ابی حکم سے، انھوں نے عبداللہ بن عثمان سے، انھوں نے حصین بن مکی سے، انھوں نے ابوظیفیل سے، انھوں نے حذیفہ بن یمان سے، انھوں نے کہا:

”یقۡتُلُ خلیفۃ مالہ فی السماء عاذر ولا فی الارض ناصرو یخلفہ خلیفۃ حتی یمشی علی وجہ الارض لیس لہ من الامر شیء و یمتخلف ابن الستہ

قال فقال ابوظیفیل ریا ابن اخی الیٰنی انا وابنت من کورۃ

قال قلت؛ ولیم تسمی یا خال! ذالک؟

قال: لا لآ حذیفۃ (حدثنی آت الملک یرجع فی اهل النبۃ

ترجمہ: ”ایک خلیفہ قتل کیا جائے گا کہ جس کا آسمان پر ہی نہ کوئی عاذر ہوگا اور نہ

زمین پر کوئی ناصر۔ اور ایک خلیفہ سے خلع خلافت کر لی جائے گی پھر وہ زمین پر عام لوگوں کی طرح پھیل ہی گھومتا پھرے گا اور حکومت میں اس کا کوئی دخل نہ ہوگا اور پھر ایک چھ سال کا لڑکا خلیفہ ہوگا۔

حصین بن مکی کا بیان ہے کہ پھر ابوظیفیل نے کہا: اے بھائی! کاش ہم اور تم دونوں اس وقت موجود ہوتے۔

میں نے کہا: ماموں جان! آپ کو اس کی تمنا کیوں ہوئی؟

انھوں نے کہا: اس لیے کہ حذیفہ نے کہا ہے کہ اس دور میں حکومت اہل بیت نبوت کی طرف پلٹ کر آئے گی۔“ (غیبۃ نعلانی)

آیہ سَرُّهُمْ اَیَّتَانَا... کی تفسیر

(۱۱۰)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے ابن مہران سے، انھوں نے ابن بطاتی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہیب سے، انھوں نے ابویسیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت الہی کی تفسیر دریافت کی:

”سَرُّهُمْ اَیَّتَانَا فِی الْاَفَاقِ وَفِی اَنْفُسِهِمْ حَتّٰی یَتَّبِعِنَ لَکُمۡ اَنۡہُ الْحَقُّ“

(سورہ حٰجۃ السجدہ آیت ۵۳)

قال: ”یرید فی الفہم المسخ، ویرید فی الافاق: اِنۡتِظِرِ الْاَفَاقِ عَلَیْہِمْ فِی رَدۡ قَدۡمۃ اللہ فی الفہم و فی الافاق فقولہ: حَتّٰی یَتَّبِعِنَ لَکُمۡ اَنۡہُ الْحَقُّ“ یعنی بذالک خروج القادر هو الحق من اللہ علی وجہ یراہ ہذا الخلق لا بد منه۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اپنی نشانیاں کو ان کے نفسوں ہی میں دکھائے گا اُن کی صورتوں کو مسخ کر دیگا، اور آفاق عالم میں اس طرح دکھائے گا کہ ان کے لیے آفاق عالم کی فضا کو تنگ کر دے گا، اس طرح وہ اللہ کی قدرت کو اپنے نفس میں اور آفاق میں دیکھیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد کہ ”ان پر واضح ہو جائے کہ یہی حق ہے“ اس سے مراد اللہ تعالیٰ نے ظہور امام قائمؑ کو کیا ہے کہ یہی حق اور یہ منجانب اللہ ہے یہ سب مخلوق کو دکھایا جائے گا اور یہ لازمی ہونا ہے۔“

(غیبۃ نعلانی)

”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ“

(سُورَةُ حُمَةُ السَّجْدَةِ آيَتِ ۱۷)

(۱۱۱)

الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ کی تفسیر

ابن عقده نے علی بن حسین سے، انھوں نے

علی بن مہزیار سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے حسین بن مختار سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے قول خدا ”عَذَابُ الْخَزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَالْعَذَابُ الْآخِرَةُ“... ترجمہ کرتے: ہم انھیں (جہاں دنیا میں رسول اکرمؐ کو عذاب دیں گے اور آخرت کا عذاب اس سے بھی زیادہ ہوگا) مذکورہ بالا آیت کی تفسیر دریافت کی: تو آپ نے فرمایا:

قال: ”وَإِذَا خَزِيَ يَا أَبَا بَصِيرٍ! أَشَدَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ الرَّجُلُ فِي بَيْتِهِ وَحِجَالِهِ وَعُلَىٰ أَخَوَانِهِ وَسُطَىٰ عِيَالِهِ إِذْ شَقَّ أَهْلَهُ الْجُيُوبُ عَلَيْهِ وَصَرَخُوا - فَيَقُولُ النَّاسُ مَا هَذَا؟ فَيَقَالُ مَسِيخٌ فَلَانُ السَّاعَةِ“

فقلت: قبل قيام القاتل أو بعده؟

قال: لا، بل قبله“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! اب اس سے بڑھ کر عذاب اور کیا ہوگا کہ ایک شخص اپنے گھر میں، اپنے اہل خاندان اور اہل و عیال کے ساتھ بیٹھا ہوگا کہ اچانک اُس کے اہل و عیال اپنے گریبان پھاڑنے لگیں گے اور چیخے چلانے لگیں گے لوگ پوچھیں گے کہ کیا ہو گیا تم لوگوں کو؟۔۔ انھیں بتایا جائے گا کہ ابھی ابھی فلان شخص کا چہرہ مسخ ہو گیا۔

میں نے عرض کیا: یہ بات ظہور قائم سے پہلے ہوگی یا ظہور کے بعد؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ ظہور سے قبل۔

(غیبۂ لغانی)

تبرکات رسول خدا ﷺ

(۱۱۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے

احمد بن الواحید سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے روایت کی ہے، اور یعقوب کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادقؑ سے عرض کیا کہ آپ حضرت

شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

قال: ”إِذَا اخْتَلَفَ وَلَدُ الْعَبَّاسِ وَهُوَ سُلْطَانُهُمْ وَطَمَعَ فِيهِمْ مَنْ لَمْ يَكُنْ يَطْمَعُ، وَخَلَعَتِ الْعَرَبُ أَعْتَقَهَا وَرَفَعَ كُلُّ ذِي صِيحَةٍ صِيصِيَّتَهُ، وَظَهَرَ السُّفْيَانِيُّ وَالْبِزْمَانِيُّ وَتَحَرَّكَ الْحَسَنِيُّ خَرَجَ صَاحِبُ هَذَا الْأَمْرِ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَمْلَكَةٍ بَثَرَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ“

قلت: وما تراث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم؟

فقال: سيفه ودرعه وعمامة وبردق وقضيبة وفرسه ولأمته وسرجه“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جب اولاد عباس میں اختلاف ہوگا، اُن کی سلطنت کمزور ہو جائے گی اور ایسے ایسے لوگ اس کی طرح کریں گے جنھوں نے سلطنت کی کبھی خواہش نہ کی تھی اور اہل عرب سے غنا حکومت چھین لی جائے گی اور نبیل اس کی طرف اپنے سینک اٹھائے گا سفیانی اور بانی خروج کریں گے اور حسنی حرکت میں آئے گا، صاحب الامر مدینہ سے مکہ کی طرف تمام تبرکات رسول اللہؐ لیکر چلے جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: تبرکات رسول اللہؐ (میں) کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی تلوار، آنحضرتؐ کی زره، آنحضرتؐ کا علم، آنحضرتؐ کی ردا، آنحضرتؐ کا عصا، آنحضرتؐ کی سواری کا گھوڑا، آنحضرتؐ کے اسلحہ جنگ اور آنحضرتؐ کی زین۔“

(غیبۂ لغانی)

قبل از ظہور شدید گری

(۱۱۳)

محمد بن ہمام نے خزاری سے، خزاری نے معاویہ بن جابر سے، معاویہ نے بزنطی سے روایت کی ہے، بزنطی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ: ”قبل هذا الامر يئس فلعن الله مالبسوح فحججت فسمعت

اعرابيًا يقول: هذا يوم يئس - فقلت له: ما البسوح؟

فقال: الشديد العثر“ (ترجمہ) ”ظہور قائم سے قبل یئس ہوگا“ میں یئس کے معنی نہ سمجھا

اس کے بعد یئس کو کیا تو ایک عرب کو کہتے ہوئے سنا کہ آج بہت یئس ہے۔ میں نے پوچھا: یئس کیا؟ اُس نے کہا شدید گری؟

علامتِ ظہور ۱۴ رمضان کو سورج گہن

(۱۱۳)

بطانتی نے ابولبیر سے اور ابولبیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”علامة خروج المهدي كسوف الشمس في شهر رمضان ليلة ثلاث عشرة واربع عشرة منه“ (غیبت نغانی)
ترجمہ ”حضرت امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ (بھی) ہے کہ ماہِ رمضان کی تیرہ اور چودہ کو سورج گہن ہوگا۔“

آیت سَالِ سَائِلُ عَذَابٍ وَّاقِعٍ کی تاویل

(۱۱۵)

محمد بن بہام نے فرماری ہے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے حسین بن علی سے، انھوں نے صالح بن بہل سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے قولِ خدا ”سَالِ سَائِلُ عَذَابٍ وَّاقِعٍ“ (الفتح) کے متعلق فرمایا:

”تاویلہا یا قی عذاب يقع فی الثوبۃ یعنی ناراً حتی ینتھی الی الکناستۃ بنی اسد حتی یمز بتقیف لایذع وتراً لیل محمداً الا آخرقته وذلک قبل خروج القائم“
ترجمہ ”اس کی تاویل یہ ہے کہ جانوروں کے باڑے میں آگ لگے گی جو کناستہ بنی اسد تک پہنچے گی اور وہاں سے گزر کر تقیف تک اور ابی محمد کے کسی دشمن کو بغیر جلائے نہ چھوڑے گی اور یہ ظہور امام قائم علیہ السلام سے پہلے ہوگا۔“

(غیبت نغانی)

نیز جابر نے بھی حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبت نغانی)

مشرق سے ایک قوم حق طلب کرنے کے لیے خسرو ج کرے گی

(۱۱۶)

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر سے، انھوں نے حسین بن موسیٰ سے، انھوں نے معمر بن یحییٰ بن سام سے، انھوں نے

ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”کأني بقوم قد خرجوا بالمشرق، يطلبون الحق فلا يعطونه ثم يطلبونه فلا يعطونه فاذا رأوا ذلك وضعوا سيوفهم على عواتقهم فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه حتى يقوموا ولا يدفعونهم إلا إلى صاحبكم قتلهم شهداء أمّا اني لو أدركت ذلك لابقيت نفسي لصاحب هذا الأمر“

ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک قوم مشرق سے حق طلب کرنے کے لیے نکلی مگر اسکو حق نہ دیا گیا، انھوں نے پھر حق طلب کیا مگر پھر بھی حق نہ دیا گیا۔ جب ان لوگوں نے یہ دیکھا کہ انھیں ان کا حق نہیں دیا جا رہا ہے، تو انھوں نے اپنی تلواریں کاڈھے پر رکھ لیں۔ یہ دیکھ کر لوگ جلدی سے ان کا حق دینے کے لیے تیار ہو گئے، مگر انھوں نے اب اس کو قبول کرنے سے انکار کیا اور جنگ کے لیے کھڑے ہو گئے، پھر یہ لوگ اس حکومت کو (حاصل کر کے) تمہارے امام کے سوا کسی اور کے حوالے نہیں کریں گے، ان کے قتل ہونے والے شہید ہوں گے، اور اگر میں اس زمانے تک رہتا تو صاحب الامر کے لیے خود کو باقی رکھتا۔“

(غیبت نغانی)

خراسانی خراسانی سبجتانی سبجتانی

(۱۱۷)

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے یعقوب سے، انھوں نے زیاد بن قزی سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے معرون بن خربوذ سے اور معرون کا بیان ہے کہ میں جب بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کو یہی فرماتے ہوئے سنا کہ ”خراسان خراسان سجستان سجستان“

(خراسان خراسان سجستان سجستان)

گویا آپ اسی کی بشارت دیا کرتے تھے۔

(غیبت نغانی)

بیعت طفیل خور سال

(۱۱۸)

ابن عقدہ نے علی سے، علی نے حسن اور محمد ابن علی بن یوسف سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، ان کے والد نے احمد بن عمر حلبی سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے، اور

انہوں نے ابو الجارود کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا کہ:

”و اذا ظهرت بيعة القصب قامة كل ذي صيصية بصيصيه“
(جب نو عمر لڑکے کی بیعت ظاہر ہوگی تو ہر بیل اپنے سینک اٹھائے گا۔) (غنیۃ نعمانی)

ظہور سے قبل ہر قوم کو حکومت

کا موقع دیا جائے گا:

(۱۱۹)

ابن عقیلہ نے علی سے، انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انہوں نے ابن ابو عمیر سے انہوں نے ہشام بن سالم سے، انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ما يكون هذا الا مرحتي لا يبقى صنف من الناس الا (قد)

وتوا على الناس حتى لا يقول (قائل): انا لو ولينا لعد لنا ثمر

يقوم القائم بالحق والعدل“..... (غنیۃ نعمانی)

”ترجمہ:“ صاحب امر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ہر قوم کو حکومت کا موقع نہ

دے دیا جائے، تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہماری حکومت ہوتی تو ہم عدل

قائم کرتے، ان سب کے بعد امام قائم، حق و عدل کے ساتھ ظہور کریں گے۔“

وقت ظہور آبادی کا تناسب

(۱۲۰)

انہیں اسناد کے ساتھ ہشام نے زرارہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ ندرائے حق کیلئے؟

قال: ”ای والله حتى يسمع كل قوم بلسانهم“

وقال: ”لا يكون هذا الا مرحتي يذهب تسعة اعشار الناس“ (غنیۃ نعمانی)

”ترجمہ:“ آپ نے فرمایا: خدا کی اس ندرائے حق کو ہر قوم اپنی اپنی زبان میں سنے گا۔“

نیز فرمایا: صاحب الامر کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ انسانوں کی آبادی کا

دس حصوں میں سے نو حصے آبادی ختم نہ ہو جائے۔“

(غنیۃ نعمانی)

بارہ آدمیوں کا دعویٰ کہ ہم نے ان کی زیارت کی ہے

(۱۲۱)

عبد الواحد نے احمد بن محمد سے، انہوں نے احمد بن علی حمیری سے، انہوں نے حسن بن ایوب سے، انہوں نے عبد الکریم سے، عبد الکریم نے ایک شخص سے اور اس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا

”لا يقوم القائم على السلام حتى يقوم اثنا عشر رجلا كلهم يجمع

على قول انه قد رآه في كذا بونهر“ (غنیۃ نعمانی)

”ترجمہ:“ حضرت امام قائم علیہ السلام اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ بارہ آدمی

اٹھ کر اس امر کا دعویٰ نہ کریں کہ ہم نے ان جناب کو دیکھا ہے اور لوگ انکی

نکذیب کریں گے۔“

جنگ قیس

(۱۲۲)

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، حمید نے حسن بن محمد بن ساعد سے، حسن نے احمد بن حسن میثقی سے، میثقی نے ابو الحسن علی بن محمد سے، ابو الحسن نے معاذ بن مطر سے معاذ نے ایک شخص سے، اس نے کہا میں ابوسیار کے علاوہ کسی سے نہیں سنا، ابوسیار کا بیان حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”قبل قيام القائم يحرك حرب قيس“ (غنیۃ نعمانی)

”ترجمہ:“ قبل ظہور امام قائم، جنگ قیس حرکت میں آئے گی۔“

سفینی کی آنکھ پھوڑنے والا

(۱۲۳)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن سے، انہوں نے محمد بن علی کوئی سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عبید بن زرارہ سے، اور عبید بن زرارہ کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے جب سفینی کا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا

”الحق يخرج ذالك، ولم يخرج كاسر عينه بصنعاء“

”ترجمہ:“ ابھی وہ کہاں خروج کر رہا، ابھی تو صنعاء سے اس کی آنکھ پھوڑنے والا

بھی نہیں نکلا ہے۔“

(غنیۃ نعمانی)

ظہورِ سچہ سال پہلے کا حال (۱۲۴)

ابن عقدہ نے علی بن حسن بمبلی سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن بن خالد سے، انھوں نے حماد بن عثمان سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن ابی بلاد سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے (ابوالائمہ حضرت امام) علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ الْقَائِلِ سَنِينَ خَدَّاعَةٍ يَكْذِبُ فِيهَا الصَّادِقُ وَيَصْدَقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيَقْرُبُ فِيهَا الْمَاحِلُ (وَفِي حَدِيثٍ) يَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ"

قلت: وما الروَيْبِضَةُ وما الماحِلُ؟
قال: "أَمَّا تَقْرُؤُ الْقُرْآنِ قَوْلُهُ "وَهُوَ شَدِيدُ الْمَحَالِ" (مرد آیت ۱۶)
قال: (بیرید المکر)
فقلت: وما الماحِلُ؟
قال: (بیرید المکار)

ترجمہ: "ظہورِ امام القام سے پہلے چند سال دھوکہ دینے والے ایسے آئیں گے کہ جن میں سچے کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے کی تصدیق۔ مکاروں کو تقرب حاصل ہوگا اور روئبضہ (کینے) بولنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور روئبضہ اور ماحل سے کیا مراد ہے؟
آپ نے فرمایا: قرآن پڑھنے والے۔ قولِ خدا ہے "اور وہ شدید تدبیروں والا ہے"
پھر فرمایا (مکر)۔ (روئبضہ معنی وہ بولنے والا جو مسائلِ عوام میں لطف سے عاری ہو)
میں نے عرض کیا: اور ماحل کے معنی کیا ہیں؟
آپ نے فرمایا: مکار (غیبہ نغانی)

مقامِ قرعہ میں خدائی دسترخوان (۱۲۵)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قرشی سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حذیفہ بن منصور سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ مَأْدُودٌ وَفِي غَيْرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ مَا دَبَّةٌ بِقَرْقِيسَا يَطْلُعُ مَطْلَعُ مِنَ السَّمَاءِ فَيَنَادِي: يَا طَائِرُ السَّمَاءِ رَوِّيَا سَبَاعَ الْأَرْضِ هَلَسُوا إِلَى الشَّيْخِ مِنْ لَحْمِ الْحَبَّارِيبِ" (غیبہ نغانی)
ترجمہ: "قرعہ میں اللہ کی طرف سے ایک دسترخوان سجایا جائے گا اور آسمان سے ایک اعلان کرنے والا اعلان کرے گا کہ اے طائرانِ فضا اور اے زمین کے درندو! آؤ اور حبّاروں کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔"

امام کو حکمِ ظہور ان کے نام سے ہوگا (۱۲۶)

احمد بن ہوزہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبکر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"يَنَادِي بِأَسْمَاءِ الْقَائِلِ يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ رَقِمْ"
ترجمہ: "امام قائم کا نام لیکر آرازدی جائیگی کہ اے فُلان بن فُلان اُٹھ کھڑے ہو۔" (غیبہ نغانی)

آیت اذا اخذت الارض زخرفها کی تفسیر (۱۲۷)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عمر بن یونس سے، انھوں نے (ابراہیم بن ہراسہ سے، ابراہیم نے اپنے والد سے) انھوں نے علی بن حنظل سے، انھوں نے محمد بن بشیر سے روایت کی ہے اور محمد بن بشیر نے کہا کہ میں نے حضرت محمد بن حنفیہ سلام اللہ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا:
يَقُولُ: "إِنَّ قَبْلَ رَايَاتِنَا رَابِعَةٌ لِأَلِ جَعْفَرٍ وَأَخْرَجِي لِأَلِ مُرْدَاسٍ فَأَمَّا رَابِعَةُ أَلِ جَعْفَرٍ فَلَيْسَتْ بِشَيْءٍ وَلَا إِلَى شَيْءٍ فَغَضِبْتَ وَكُنْتَ أَقْرَبَ النَّاسِ إِلَيْهِ"

فقلت: جعلت فداك ان قبل راياتكم (رايات)؟
قال: اى والله ان لبنى مرداس ملكاً موثقاً لا يعرفون في سلطانهم شيئاً من الخير سلطانهم عسر ليس يسر يدنون فيه البعيد ويقصون فيه القريب حتى اذا امنوا مكر الله و عقاب صبح بهم صيحة لم يبق لهم (راع يجمعهم و)

مِنَادٍ يَسْمَعُهُمْ وَلَا جَمَاعَةٌ يَجْتَمِعُونَ لَيْسَ بِهَا وَقَدْ ضَرِبَهُمُ
اللَّهُ مَثَلًا فِي كِتَابِهِ : " حَقٌّ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا
وَأَزْيِنَتْ " (سورہ یونس ۷۳)

ثُمَّ رَحِلْتُ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ بِاللَّهِ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِمْ
فَقُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ لَقَدْ حَدَّثْتَنِي عَنْ هُوَلَاءِ بِأَمْرِ عَظِيمٍ فَمَتَى
يَسْهُكُونَ ؟

فَقَالَ : وَيْحَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللَّهَ خَالَفَ عِلْمَهُ وَقَدْ مَوَّقَتَيْنِ
وَأَنَّ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعَدَ قَوْمَهُ (ثَلَاثِينَ يَوْمًا) وَكَانَ
فِي عِلْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ زِيَادَةُ عَشْرَةِ أَيَّامٍ لَمْ يَخْبِرْ بِهَا مُوسَى
فَكَفَرَ قَوْمَهُ ، وَاتَّخَذُوا الْحَجَلَ مِنْ بَعْدِهِ لَمَّا جَازَ
عَنْهُمْ الْوَقْتُ -

وَأَنَّ يُونُسَ وَعَدَ قَوْمَهُ الْعَذَابَ ، وَكَانَ فِي عِلْمِ اللَّهِ
أَنَّهُ يَعْفُو عَنْهُمْ ، وَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ وَلَكِنْ
إِذَا رَأَيْتَ الْحَاجَةَ قَدْ ظَهَرَتْ ، وَقَالَ الرَّجُلُ : بَيْتُ
اللَّيْلَةِ بَغِيرَ عِشَاءٍ وَحَتَّى (يَلْقَاكَ الرَّجُلُ بَوَجْهِ ثَمَرِ)
يَلْقَاكَ بَوَجْهِ آخِرٍ -

قُلْتُ : هَذِهِ الْحَاجَةُ قَدْ عَرَفْتُهَا وَالْآخَرَى أَعَى شَيْءٌ هُوَ ؟
قَالَ : يَلْقَاكَ بَوَجْهِ طَلْقٍ ، فَإِذَا جِئْتَ شَتَقْرَضَهُ قَرْضًا
لَقِيكَ بِغَيْرِ ذَلِكَ الْوَجْهِ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَقَعُ الصَّيْحَةُ
مِنْ قَرِيبٍ .

ترجمہ : " آپ نے فرمایا : ہمارے جھنڈوں سے پہلے آل جعفر اور آل مرداس کے جھنڈے
بند ہوں گے۔ لیکن آل جعفر کا شمار کسی مدین نہ ہوگا۔

(یہ سنکر مجھے طیش آیا حالانکہ میں ان کا سب سے زیادہ مقرب تھا)

میں نے عرض کیا : میں آپ پر تران ، کیا آپ حضرات کے جھنڈوں سے پہلے اور بھی جھنڈے
بند ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں خدا کی قسم آل مرداس کی شاہی باتدار ہوگی۔ یہ لوگ اپنی شاہی
میں خیر کو نہ پہنچائیں گے کیونکہ ان کی شاہی میں بہت درستی و سستی ہوگی ، نری تو

تو بالکل نہ ہوگی ، وہ اپنے دور والوں کو قریب اور قریب والوں کو دور کر گئے
جب ان کو اس وجہ سے لے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو سزا دینے کی تدبیر کرے گا اور
پھر ان پر ایک طائف (چینچ) پڑے گی جس سے ان کا کوئی گتہ بان جو ان کے
گلے کو جمع کرے باقی نہ رہیگا اور نہ کوئی آواز دینے والا ہوگا ، جو انہیں یکجا جمع
کرے اور نہ ان کی کوئی جماعت ہوگی جس میں وہ لکھے ہو کر بیٹھ سکیں۔ چنانچہ اللہ عزوجل
ان ہی لوگوں کی مثال اپنی کتاب میں بیان فرماتی ہے : (سورہ یونس آیت ۱۴)
" تَرَى آيَاتِ " یہاں تک کہ زمین نے اپنے زیورات (دھینے و خزینے) نکالے اور زمین ہو گئی
اور اہل زمین نے خیال کیا کہ بیشک وہ اس پر قادر ہیں (یعنی وہ ان کی ملکیت میں)
لیکن ناگہان اُس (زمین) پر سہارا حکم (عذاب) آپہنچا کسی رات کو یاد نہ کرے
پس ہم نے اس سب (آرائش و حرائش) کو مٹا دیا کہ وہ کل بھی
ہی نہیں۔

اس کے بعد حضرت محمد حنیفہؐ نے کہا بخدا یہ آیت ان ہی لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے
میں نے عرض کیا : میں آپ پر تران ، آپ نے تو یہ بہت اہم بات بتائی ہے۔ یہ بھی فرمائیے کہ یہ
لوگ کب ہلاک ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : وہ ہوتے پہلے محمد بن بشیر اللہ تعالیٰ کا علم وقت معین کرنے والوں کے اوقات
(بتانے والوں) کے خلاف ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم سے وعدہ کیا (تیس
دن کا) اور اللہ تعالیٰ کے علم میں دن دن سے زیادہ تھے ، مگر یہ بات اللہ نے
حضرت موسیٰ کو نہیں بتائی تھی۔ (موسیٰ کے وعدے کو پورا نہ ہوتا دیکھ کر) موسیٰ کی
قوم کا فر ہو گئی اور جب وقت وعدہ تجاؤز کر گیا تو ان لوگوں کے گوسالہ کی پریش
شروع کر دی۔

حضرت یونس علیہ السلام نے اپنی قوم سے عذاب کا وعدہ کیا ، مگر اللہ تعالیٰ
کے علم میں تھا کہ ان لوگوں معان کر دیا جائے گا اور پھر جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم
ہے (لہذا صحیح وقت تو نہیں بتایا جاسکتا البتہ اتنا یاد رکھو کہ) جب یہ دیکھو کہ
فائدہ کشی ہر طرف چھا گئی اور لوگ کہیں کہ آج رات ہم بغیر کچھ کھائے ہو کسے گئے
تھے اور جب تم سے ایک شخص کسی رُخ سے لے اور دوسرے وقت وہ شخص کسی
اور رُخ سے ملے لگے۔

میں نے عرض کیا : فائدہ کشی کی بات تو سمجھ میں آگئی ، مگر یہ اور رُخ کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا: مطلب یہ ہے کہ ایک شخص تم سے کشادہ روئی سے ملے، مگر جب تم اس سے قرض لینا چاہو تو پھر اس کی وہ کشادہ روئی نہ ہے، تو بس سمجھ لو کہ آسمانی ڈانٹ (سچ) عنقریب پڑنے ہی والی ہے۔“ (غیبۂ نغائی)

شکرِ غضب مراد

(۱۲۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن علی بن غالب سے، انھوں نے یحییٰ بن عظیم سے، انھوں نے ابوجہیل سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا رہی السیب بن نجہ نے، انھوں نے کہا کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں آیا اور اس کے ساتھ ابن سوداء بھی تھا، اُس نے کہا: یا امیر المومنین! یہ شخص اللہ اور اُس کے رسول پر جھوٹ لگاتا ہے اور گواہ آپ کو بناتا ہے کہ آپ نے بتایا ہے۔

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: کیا کوئی بہت لمبی چڑی بات ہے، یہ کیا کہتا ہے؟ اُس نے کہا: یہ لشکرِ غضب کا ذکر کرتا ہے۔

آپ نے فرمایا:

”خَلَّ سَبِيلَ الرَّجُلِ: اَوَّلِيكَ قَوْمًا تَوْنُ فِي اخِرِ الزَّمَانِ قَرْعُ كَنْفَرِجِ الْخَرِيفِ الرَّجُلِ وَالرَّجُلَانِ وَالشَّلَاثَةِ، فِي كُلِّ قَبِيلَةٍ حَتَّى يَبْلُغَ تِسْعَةَ اِمَامٍ وَاللَّهِ اِنِّي لَأَعْرِفُ امِيرَهُمْ وَاسْمَهُ وَمَنَاحَ رُكَايِهِمْ ثُمَّ نَضَضُ وَهُوَ يَقُولُ (بَاقِرًا) (بَاقِرًا) بَاقِرًا ثُمَّ قَالَ: ذَالِكَ رَجُلٌ مِّنْ ذُرِّيَّتِي يَبْقُرُ الْحَدِيثَ بَقْرًا۔“

ترجمہ: ”اس شخص کو نہ روکو چھوڑ دو۔ (لشکرِ غضب) ایک قوم ہوگی آخری زمانے میں آئے گی اور وہ برسات کے بادلوں کی طرح ٹکڑے ٹکڑے جمع ہوگی ہر قبیلے سے ایک ایک، دو دو اور تین تین یہاں تک کہ نو نو اس میں ہوں گے۔ بخدا میں تو ان کے سردار کو بھی پہچانتا ہوں، اُس کا نام بھی جانتا ہوں اور ان لوگوں کی سواریوں کے باندھنے کی جگہ بھی جانتا ہوں۔

پھر آپ یہ فرماتے ہوئے چلے: (باقر) باقر باقر اور فرمایا میری ذریت میں سے ایک شخص ہوگا جو حدیث کو کھولے گا جو کھولنے کا حق ہے۔“

(غیبۂ نغائی)

دورِ غضب

(۱۲۹)

علی بن حسین مسعودی نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی حاتم سے، انھوں نے یعقوب بن عبد اللہ اشعری سے، انھوں نے عتبہ بن سحران بن یزید سے، انھوں نے احنف بن قیس سے اور احنف کا بیٹا کہ ایک مرتبہ میں اپنی ایک ضرورت کے لیے حضرت ابوالاکثر امام علیؑ کی خدمت میں تھا کہ ابن کو آؤ شیت بن رجب دونوں آگئے اور انھوں نے آپ سے ملنے کی اجازت چاہی۔ حضرت علیؑ نے مجھ سے فرمایا کہ تم نے پہلے ہی اپنی حاجت بیان کر لی، اب اگر کہو تو میں ان دونوں کو بلالوں؟ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! انھیں بلا لیجئے۔

آپ نے ان کو اجازت دی۔ جب وہ دونوں آئے تو آپ نے فرمایا: کیا امر داعی ہوا جو تم دونوں حرمِ روزا میں میرے خلاف جنگ کے لیے نکل کھڑے ہوئے؟ انھوں نے کہا: ہم جانتے تھے کہ آپ غیظ و غضب میں آجائیں۔

آپ نے فرمایا: تم دونوں پر دلے ہو، کیا ہمارے عہدِ حکومت میں غیظ و غضب ممکن ہے؟ یا آئندہ ہو سکتا ہے؟ غضب کا دور تو اس وقت آئے گا جب ایسے ایسے واقعات ہوں گے۔

(غیبۂ نغائی)

سفیانی کے دورِ حکومت کی مدت

(۱۳۰)

ابن عقدہ نے محمد بن فضال بن ابراہیم سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعیان سے اور عیسیٰ بن اعیان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی من المحتوم وخروجه من اول خروجه الى اخره خمسة عشر: ستة اشهر يقاتل فيها فاذا ملك السكور الخمس ملك تسعة اشهر ولم يزد عليها يوماً۔“ (غیبۂ نغائی)

ترجمہ: ”سفیان کا خروج ارحم ہے اور اس کے ابتدائے خروج سے لیکر آخری پندرہ مہینے کی مدت ہوگی، جس میں چھ مہینے وہ جنگ کرتا رہے گا اور جب پانچوں علاقوں پر قابض ہو جائے گا تو نو ماہ حکومت کرے گا، اور اس سے زیادہ وہ ایک دن بھی نہیں کر سکے گا۔“

(غیبۂ نغائی)

(۱۳۱) امور کچھ حتمی ہوئیں اور کچھ غیر حتمی

ابن عقدہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عیسیٰ بن بشام سے، انھوں نے محمد بن بشیر احول سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عیسیٰ بن اعمین سے، انھوں نے معقل بن خنیس سے روایت کی ہے اور معقل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ

”من الامور محتومہ ومنہ ما لیس بمحتوم ومن المحتوم

خروج السفیانی فی رجب“

ترجمہ ”کچھ امور حتمی ہوتے ہیں اور کچھ امور غیر حتمی اور سفیانی کا خروج حتمی ہے جو ماوراء میں ہوگا۔“

(۱۳۲) خروج سفیانی حتمی ہے

ابن عقدہ نے علی بن الحسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے عبد اللہ بن بکر سے، انھوں نے زرارہ سے، زرارہ نے عبد الملک بن اعمین سے اور عبد الملک بن اعمین کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ وہاں حضرت امام قائم کا تذکرہ آیا، میں نے عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ سفیانی کا خروج نہ ہو اور امام قائم کا ظہور ہو جائے؟ فقال: ”لا والله إني لمن المحتوم الذي لا بد منه“

آپ نے فرمایا: ”نہیں، بخدا بلاشبہ یہ (خروج سفیانی) تو یقیناً حتمی ہے اس کا ہونا لازمی ہے۔“

(۱۳۳) اجل محتومہ اور اجل موقوفہ

ابن عقدہ نے علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن خالد الصم سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حران بن اعمین سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

”وَمَنْ قَضَىٰ آجَلًا وَآجَلٌ مُّسَبَّتٌ عِنْدَ“ (سورہ النعام ۲)

کی تفسیر کے بارے میں روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”إنهما اجلان: اجل محتوم و اجل موقوف“

قال له حران: ما المحتوم؟

قال: الذي لا يكون غيره

قال حران: وما الموقوف؟

قال: هو الذي لله فيه المشيئة -

قال حران: اني لأرجو أن يكون اجل السفیانی من الموقوف

فقال ابو جعفر: ”لا والله إني من المحتوم“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: اجل (وقت) دو قسم پر ہے۔ ایک اجل حتمی اور دوسری

اجل موقوف۔“

حران نے کہا: اجل حتمی کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل حتمی تو یہ ہے کہ اس کے سوا کچھ اور نہ ہوگا۔

حران نے پوچھا: اور اجل موقوف کیا ہے؟

آپ نے فرمایا: اجل موقوف یہ ہے کہ اس میں اللہ کی مشیت اسکو چاہے تو ہو جائے۔

اور اگر نہ چاہے تو نہ ہو، یہ اس کی مشیت پر موقوف ہے۔

حران نے کہا: میں چاہتا ہوں کہ خروج سفیانی امر موقوف ہو۔؟

حضرت ابو جعفر نے فرمایا: نہیں، خدا کی قسم یہ تو امر محتوم ہے۔

(غیبہ نعمانی)

(۱۳۴) خروج سفیانی امر حتمی ہے

ابن عقدہ نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عبد الرحمن ازدی سے، انھوں نے عثمان بن سعید طویل سے، انھوں نے احمد بن مسلم سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے فضیل سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”إن من الامور امورا موقوفة وامورا محتومة وإن السفیانی

من المحتوم الذي لا بد منه -“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: بعض امور موقوفہ (اور بعض محتومہ حتمی) ہوتے ہیں اور خروج سفیانی حتمی امور میں سے ہے۔“

(۱۳۵) خروج سفیانی

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے عباد بن یعقوب سے، انھوں نے خلاد صالح

سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی لا بد منه ولا يخرج الا فی رجب“ (خروج سفیانی لازماً اور ماہ رجب میں ہوگا)

حکومت بنی عباس میں خروج سفیانی ہوگا

(۱۳۹)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابو محمد سے، انھوں نے محمد بن علی قرشی سے، انھوں نے حسن بن ابراہیم سے روایت کی ہے اور حسن بن ابراہیم کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو الحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے عرض کیا: اللہ آپ کو سلامت رکھے، لوگ کہتے ہیں کہ جب بنی عباس کی حکومت چلی جائے گی تو سفیانی کا خروج ہوگا؟

قال: "كذبوا إنه ليقوم وإن سلطانهم لقاتل"

آپ نے فرمایا: "وہ غلط کہتے ہیں کہ اس کا خروج ہوگا۔ اور بیشک ان ہی کی سلطنت میں خروج ہوگا" (یعنی اس سلطنت بنی عباس میں نہیں بلکہ دوبارہ جب ان کی سلطنت قائم ہوگی تب سفیانی کا خروج ہوگا۔)

(غیبہ نعمانی)

بنی عباس اور مروانیوں میں جنگ

(۱۴۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے حسین بن ابو العلاء سے، انھوں نے ابن ابو یعفر سے روایت کی ہے ابن ابو یعفر کا بیان ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

"أَنَّ لَوْلَ الْعَبَّاسِ وَلِلْمُرَوَّانِيِّ لَوْعَةُ بَقَرِيسَا يَشِيبُ فِيهَا الْغُلَامُ

الْحَزُورُ، وَيَرْفَعُ اللَّهُ عَنْهُمْ النَّصْرَ وَيُوحِي إِلَى طَيْرِ السَّمَاءِ

سَبَّاحِ الدَّرَجِ: اشْبَعِي مِنْ لَحْمِ الْجَبَّارِينَ ثَمَّ يَخْرُجُ السَّفِيَانِيُّ"

ترجمہ: "بنی عباس اور مروانیوں کے درمیان مقام قریسا میں ایسی جنگ چھڑے گی کہ

اس میں نوجوان (لڑکے) بوڑھے ہوجائیں گے، اور اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے درمیان

سے فتح و نصرت کو اُٹائے گا، اور طائرانِ فضا (آسمانی) اور زمین کے درندوں کی

طوت وحی کرے گا کہ ان جیادوں (ظالموں) کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرو۔

اس (واقعے) کے بعد سفیانی خروج کریگا۔"

(غیبہ نعمانی)

سفیانی کا عہد حکومت صرف نو ماہ

(۱۴۱)

ابن عقیقہ نے علی بن حسن تیملی سے، انھوں نے عباس بن عامر بن رباح سے،

انھوں نے محمد بن ربیع اقرع سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"إِذَا اسْتَوْلَى السَّفِيَانِيُّ عَلَى الْكُورِ الْخَمْسِ فَعَدَّ وَالِدَهُ تِسْعَةَ

أَشْهُرٍ وَزَعَرَ هَشَامُ أُمَّتَ الْكُورِ الْخَمْسِ دِمَشْقَ وَفَلَسْطِينَ وَالْأُرْدُنَّ

وَحِمَصَ وَحَلَبَ"

آپ نے فرمایا: "جب سفیانی پانچ علاقوں پر قابض ہوجائے گا تو اس کے لیے نو مہینے شمار کرو

(اس کے بعد وہ ختم ہوجائے گا)"

(ہشام کا خیال ہے کہ پانچ علاقوں سے مراد، دمشق، فلسطین، اردن، حمص

اور حلب ہے۔)

خروج سفیانی اور اس کا حشر

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبد اللہ بن محمد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے حسن بن مبارک سے، انھوں نے ابو اسحاق بہدانی سے، انھوں نے حارث

سے، انھوں نے حضرت ابوالاثر امام علی بن ابوطالب علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"الْمُهْدِيُّ أَقْبَلَ جَعْدًا بَخْبَةً خَالَ يَكُونُ مَبْدَأَهُ مِنْ قَبْلِ

الْمَشْرِقِ، وَإِذَا كَانَ ذَلِكَ خَرَجَ السَّفِيَانِيُّ فِي مَمْلَكٍ قَدَرِ

حَمَلِ امْرَأَةٍ تِسْعَةَ أَشْهُرٍ يَخْرُجُ بِالشَّامِ فَيَنْقَادُ لَهُ أَهْلُ الشَّامِ

إِلَّا طَوَائِفَ مِنَ الْمُقِيمِينَ عَلَى الْحَقِّ، يَعْصِمُهُمُ اللَّهُ مِنَ الْخُرُوجِ

مَعَهُ، وَيَأْتِي بِالْمَدِينَةِ بِجَيْشٍ جَرَّارٍ، حَتَّى إِذَا انْتَهَى إِلَى

بَيْدَاءِ الْمَدِينَةِ خَسَفَ اللَّهُ بِهِ وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي

كِتَابِهِ: "وَلَوْ تَرَى إِذْ فَرَغُوا فَلَاقُوا قَوْمًا يَأْتِيهِمْ مِنْ

بَيْنِ يَدَيْهِمْ قَوْمٌ لَا يَمْلِكُونَ لِقَائِهِمْ عَنْ مَلَأَةٍ أُمَامٍ كَذِبَتْ أَعْيُنُهُمْ

فَإِذَا رَأَوْا تِلْكَ الْأَفْئِدَةَ فَحَسَبُوا أَنَّهَا حُجُورٌ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْجِبَالِ

وَالْأَشْجَارِ أَفْئِدَةٌ مِثْلُ قَوْمِهِمْ لَمَّا جَاءُوا فَأَنزَلْنَا سُنْبُلًا مَلِكًا لَهُمْ

فِي الْبَيْنِ أَعْيُنُهُمْ كَأَعْيُنِنَا ذُكِّرُوا وَلَئِنْ يُلَاقُوا أَفْئِدَةً مِثْلَ

أَفْئِدَتِهِمْ يُضَاقُ بِهِمْ ذِيقُ يَوْمِهِمْ فَكَذَلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ

يَعْلَمُونَ" (سورة السبا آیت ۵۱)

ترجمہ: "امام مہدی کی آنکھیں ابھری ہوتی، بال گھنگھریالے اور رخسار پر ایک تل ہوگا وہ مشرق سے ظہور کریں گے۔ جب ایسا ہوگا تو سفیانی شام میں خروج کرے گا اور ایک عورت کے مت حمل کے برابر یعنی نو ماہ حکومت کریگا۔ تمام اہل شام اسکی اطاعت کر لیں گے سوائے چند کے جو حق پر قائم رہیں گے اور اللہ تعالیٰ انھیں سفیانی کے ساتھ خروج سے بچالے گا اور وہ ایک فوج بھرا لیکر مدینہ کی طرف بڑھے گا

جب مدینہ سے متصل بیابان میں پہنچے گا تو بیابان کی زمین شقی ہو جائے گی اور سارا لشکر اس میں دھنس جائے گا۔ اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ نے اپنی

کتاب میں ارشاد فرمایا ہے:
”اور اے کاش، تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو، جب وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے انھیں لے لیا جائیگا (لے لیے جائیں گے)۔“ (ترجمہ سورہ سبا آیت ۵۱)

(غیبہ نعمانی)

خروج یمانی اور سفیانی کی مثال

(۱۴۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ابراہیم بن ہاشم سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے شہام بن سالم سے اور شہام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”الیمانی والسفیانی کفوسنی رجان“
”خروج یمانی اور سفیانی رک شال ایسی ہے جیسے گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑے“ یعنی دونوں کا خروج ساتھ ساتھ ہوگا۔ (غیبہ نعمانی)

ظہور کی علامات

(۱۴۴)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے احمد بن ابی احمد سے، انھوں نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے مجاہد بن حلیم سے، انھوں نے مغیرہ ابن سعد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
”اذا اختلف رمحان بالشام لمد تنجل الا عن آية من آیات الله“ قبیل: رواھی یا امیر المومنین؟

قال: ”رجفة تكون بالشام ميهلك فيها اكثر من مائة الف يجعله الله رحمة للمؤمنين وعذابا على الكافرين فاذا كان كذلك فانظروا الى اصحاب البراذين الشهب المحذوفة والرايات الصفرة تقبل من المغرب حتى تحل الشام وذلك عند الجزع الاكبر والموت الاحمر۔
فاذا كان ذلك فانظروا خسف قرية من قري دمشق يقال لها

حرشا (خریشا) فاذا كان ذلك خرج ابن اكلة الاكباد من الوادي حتى يستوي على منبر دمشق فاذا كان ذلك فانظروا

خروج المهدي ۴“ (غیبہ نعمانی)
”ترجمہ: جب شام میں دینیزے مکراتیں گے تو اللہ کی نشانوں میں سے ایک نشانی منجلی (اور واضح) ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ”شام میں زلزلہ آئے گا جس میں ایک لاکھ سے زیادہ آدمی ہلاک ہوں گے۔ یہ زمین کے لیے رحمت اور کافروں کے لیے عذاب ہوگا۔ جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ مغرب کی جانب سے کچھ لوگ ایسے سرخ گھوڑوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے چھوٹے چھوٹے کان اور چھوٹی چھوٹی دم ہوں گی اور زرد جھنڈے ہوں گے، پھر قتل کا بازار گرم ہوگا اور چیخ و پکار مچے گی، جب ایسا ہو تو تم دیکھو گے کہ دمشق کے قریبوں میں سے ایک قریہ زمین میں دھنس گیا ہوگا جس کا نام ”حرشا (خریشا) ہے۔ جب ایسا ہوگا تو ہندہ جگر خوارہ کا فرزند وادی سے خروج کرے گا اور اگر منبر دمشق پر بیٹھے گا اور جب ایسا ہو تو اس وقت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار کرو۔“ (غیبہ نعمانی)

شکر سفیانی

(۱۴۵)

محمد بن ہمام نے فزاری سے، انھوں نے حسن بن وہب سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے روایت کی ہے یونس کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا خرج السفیانی مبعث حیثا الینا وحیثا الیکم فاذا کان كذلك فانتونا علی صعب وذلول“ (غیبہ نعمانی)

آپ نے فرمایا: ”جب سفیانی خروج کرے گا تو ایک لشکر ہماری جانب اور ایک لشکر تم لوگوں کی طرف بھیجے گا۔ جب ایسا ہو تو تم لوگ ہماری جانب چلے آنا۔“

سفیانی کا حلیہ اور اوصافِ رذیلہ کا ذکر

(۱۴۶)

ابن عقدہ نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے علی بن صباح سے، انھوں نے ابو علی حسن بن محمد سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابو ابوب خاز

ہے، انھوں نے محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

”السفیانی احمر اشقر اذرق لم یعبدا الله قط ولم یرمک ولا المدینة قط یقول: یارب تاری والتار، یارب تاری والتار“ ترجمہ ”سفیان، سرخی مائل بھورے اور نیلے رنگ کا ایک آدمی ہوگا جس نے نہ کبھی اللہ کی عبادت کی ہوگی اور نہ اُس نے کبھی مکہ و مدینہ دیکھا ہوگا اور بار بار کہے ”پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم میں چلا جاؤں۔ پروردگار میں انتقام لوں گا خواہ میں جہنم ہی میں چلا جاؤں۔“ (غیبۃ لغائی)

علامہ ظہورِ قدرے تفصیلاً

(۱۴۷)

روضۃ الکافی میں محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب اور علی بن ابراہیم سے، علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے محمد بن ابی حمزہ سے، انھوں نے حمران سے روایت کیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کے ساتھ شیعوں کی حالت زار کا ذکر آیا تو آپ نے خود اپنا حال بیان فرمایا:

فقال لی: ”انی سرت مع ابی جعفر (المنصور) وهو فی مرکبہ وهو علی فرس و بین ید یدہ خیل ومن خلفہ خیل وأنا علی حمار الی جانبہ“ فقال لی: ”یا ابا عبد الله! قد کان ینبغی لك ان تفرج بما اعطانا الله من القوة وفقرنا من العز ولا تخبر الناس انک احدث بهذا الامر منا واهل بیتک فتغریبا بک وبہم۔“

قال: نقلت: ومن رفع هذا الیک عتی فقد کذب۔
فقال: اتحلفت علی ما تقول

ترجمہ: ”ایک مرتبہ ابو جعفر منصور (دوایقی) اپنے لاول شکر کے ساتھ کہیں جا رہا تھا اسکے آگے اور پیچھے سواروں کا دستہ تھا۔ وہ خود گھوڑے پر سوار تھا اور میں اُس کے پہلوں ایک گدھے پر سوار تھا۔ اسی دوران وہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: بے ابو عبد اللہ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو قوت و عزت عطا کی ہے اس پر آپ کو خوش ہونا چاہیے، نہ کہ آپ یہ کہیں کہ تم اور تمہارے اہل بیت اس حکومت کے ہم لوگوں سے زیادہ اس حکومت کے ہمدرد ہیں اس لیے تو ہم ان کے اور تمہارے ساتھ بری پرچور ہوئے ہیں میں نے کہا: کیسی بھول ہوئے! اُس نے کہا: حلف کرو:

قال: نقلت: ”ان الناس سحرة۔ یعنی۔ یحبون ان یفسدوا قلبک علی۔ فلا تمکنہم من سمدک فانما الیک احوج منک الینا۔ فقال لی: تذکر یوم سالتک: ”هل لنا ملک؟“ نعم، طویل عریض شہید فلا تزالون فی مہلۃ من امرکم، وفسحة من ذمکم حتی تصیبوا منا بما حراماً فی شہر حرام فی بلد حرام؟“

فعرفت انہ قد حفظ الحدیث:

فقلت: لعل الله عز وجل ان یکفیک فانی لم اخصک بهذا التما هو حدیث روایت۔ ثمر لعل غیرک من اهل بیتک ان یتولی ذلک فسکت عتی۔

ترجمہ: ”میں نے کہا: لوگ بہت شعبہ باز ہیں اور وہ یہ چاہتے ہیں کہ تمہارے دل میں میری طرف سے برائی ڈالیں۔ تم ان سنی سنائی باتوں پر اعتبار نہ کرو اس لیے کہ جتنی تمہیں میری ضرورت ہے اس سے زیادہ مجھے تمہاری ضرورت ہے۔“

منصور نے کہا: کیا آپ کو یاد ہے ایک دن میں نے آپ سے دریافت کیا تھا کہ کیا ہم لوگوں کے لیے حکومت ہے؟ آپ نے کہا تھا کہ ہاں، بڑی لمبی چوڑی حکومت ہوگی اور تم لوگوں کو اس کے لیے اللہ کی طرف سے بہت ملے گی۔ اور تمہاری دنیا میں تمہیں کشادگی ملے گی، یہاں تک کہ تم لوگ شہر محترم (مدینہ) کے اندر ماہِ محرم میں ہمارے ایک محترم شخص کا خون بہاؤ گے۔؟

پس میں سمجھ گیا کہ میری وہ بات اس کو یاد ہے اس لیے میں نے جواب دیا۔ پھر تو میری صفائی کے لیے یہی بات تمہارے لیے کافی ہوئی چاہیے، اور یہ بات ہر طرف سے متعلق نہیں ہے بلکہ میں نے ایک حدیث کی روایت کی تھی ہو سکتا تھا کہ تمہارے ہی خاندان میں سے کسی اور شخص کو یہ حکومت ملتی۔۔۔۔۔ یہ سن کر وہ خاموش ہو گیا۔

”فلما رجعت الی منزلی اتا فی بعض موالینا، فقال: جعلت فداک واللہ لقد رايتک فی مرکب ابی جعفر وانت علی حمار وهو علی فرس وقد اشرت علیک بکلمک کأنک نحتہ، فقلت بیخی و بین نفسی: ہذا حجة الله علی الخلق وصاحب الامر الذی یقتدی بہ وهذا الآخر یعمل بالجور ویقتل اولاد الانبیاء وسفک الدما فی الارض بما لا یرحب الله وهو فی مرکبہ وانت علی حمار فدخلنی

من ذالك شلق حتى خفت على ديني ونفسي -

قال : فقلت : لو رايت من كان حولي وبين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي من الملائكة لاحتقرته واحتقرت ما هو فيه - فقال الآن سكن قلبي - ثم قال : الى متى هؤلاء يملكون ؟ اومتى الراحة منهم ؟

قلت : اليس تعلم ان لكل شئ مدة ؟ قال : بلى

قلت : هل ينفعك ذلك ؟ ان هذه الاسر اذ اجاء كان اسرع من طرفه العين . انك لو تعلموا لعمرك عند الله عز وجل وكيف كنت لهم اشد بغضاً ووجهدت وجهه اهل الارض ان يدخلوهم في اشد ما هو فيه من الاثم لم يقدر دافلاً يستفزك الشيطان فان العزة لله ولرسوله وللمؤمنين ولكن المنافقين لا يعلمون -

الا تعلم ان من انتظر امرنا وصبر على ما يرى من الذي والنحو هو غدا في زموتنا -

(الف) فاذا رايت الحق قد مات وذهب اهله ورايت الجور قد شمل البلاد ، ورايت القرآن قد خلق واحداث فيه ما ليس فيه ووجه على الاهواء ، ورايت الذين قد انكفأ كما ينكفي الاناء

(ز) ورايت اهل الباطل قد استعلوا على اهل الحق ورايت الشر ظاهراً لا ينهي عنه وبعداً واصحابه ورايت الفسق قد ظهر واكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء ورايت المومن صامتاً لا يقبل قوله : ورايت الفاسق بكذب ولا يرد عليه كذبه وفريته ورايت الصغير يستحق بالكيبر ، ورايت الارحام قد تقطعت ورايت من يمتدح بالفسق يضحك منه ولا يرد عليه قوله -

(ح) ورايت يعطى ما تعطى المرأة ، ورايت النساء يتزوجن النساء

ورأيت النساء قد كثروا ، ورايت الرجل ينفق المال في غير طاعة الله فلا ينهي ولا يؤخذ على يديه ورايت الناظر يتعوذ بالله مما يرى المومن فيه من الاجتهاد ، ورايت الجار يؤذي جاره وليس له مانع -

(٣) ورايت الكافر فرحاً لما يرى في المومن مراً لما يرى في

الارض من الفساد ، ورايت الخمر تشرب علانية ويجمع عليها من لا يخاف الله عز وجل ، ورايت الامم المعروفة ذليلاً ورايت الفاسق فيما لا يحب الله قوياً محموداً ، ورايت اصحاب الآيات يحرقون ويحتقر من يحبهم ، ورايت سبيل الخير منقطعاً وسبيل الشر مسلوكة ، ورايت بيت الله قد عطل و يؤمر بتركه ، ورايت الرجل يقول ما لا يفعله -

(٤) ورايت الرجال يتسمنون للرجال والنساء للنساء ورايت الرجل معيشته من ديرة ، ومعيشة المرأة من فرجها ورايت النساء يتخذن المجالس كما يتخذها الرجال -

(٥) ورايت التائب في ولد القبايس قد ظهر واظهر وانحفا وامتشطوا كما تمتشط المرأة لزوجها ، واعطوا الرجال الاموال على فروجهم ، وتنوفس في الرجل وتغاير عليه الرجال وكان صاحب المال اعز من المومن ، وكان الربا ظاهراً لا يغير وكان الزنا تمتدح به النساء -

(٦) ورايت المرأة تصانع زوجها على نكاح الرجال ورايت اكثر الناس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن ورايت المومن مخزوماً محتقراً ذليلاً ، ورايت البدع والزنا قد ظهر ، ورايت الناس يعتدون بشاهد الزور ورايت الحرام يحلل ، ورايت الحلال يحرم ، ورايت الدين بالزأى ، وعطل الكتاب واحكامه ، ورايت الليل لا يستخفى به من الحرمة على الله -

(٧) ورايت المومن لا يستطيع ان ينكر الا بقلبه ، ورايت

العظيم من المال ينفق في سخط الله عز وجل -

(٨) — ورأيت الولاة يقرّبون اهل الكفر ويباعدون اهل الخير، ورأيت الولاة يرتشون في الحكم، ورأيت الولاية قبالة لمن زاد -

(٩) — ورأيت ذوات الارحام يتكهن، ويكتفى بهن ورأيت الرجل يقتل على (التهمة وعلى) الظنة ويتأخر على الرجل الذكر قبيل له نفسه وماله، ورأيت الرجل يعير على اتيان النساء، ورأيت الرجل يأكل من كسب امرأته من الفجر، يعلم ذلك ويقدم عليه، ورأيت المرأة تقهر زوجها، وتعمل ما لا يشتهي وتنفق على زوجها -

(١٠) — ورأيت الرجل يكرى امرأته وجاريته ويرضى بالذنى من الطعام والشراب، ورأيت الايمان بالله عز وجل كثيرة على الزور، ورأيت القمار قد ظهر، ورأيت الشراب تباع ظاهراً ليس عليه مانع، ورأيت النساء يبذلن أنفسهن لأهل الكفر، ورأيت الملاح قد ظهرت يمرؤها لا يمنعها أحدٌ أحدًا، ولا يجترى أحد على منعها ورأيت الشرلين يستذلّه الذى يخاف سلطانه، ورأيت أقرب الناس من الولاة من يشتدح بشتما اهل البيت، ورأيت من يحبنا يزور ولا يقبل شهادته، ورأيت الزور من القول يتنافس فيه -

(١١) — ورأيت القرآن قد ثقل على الناس استماعه، وخفت على الناس استماع الباطل ورأيت الجار يكره الجار خوفاً من لسانه، ورأيت الحدود قد عطلت وعمل فيها بالاهواء، ورأيت المساجد قد زخرفت، ورأيت اصدق الناس عند الناس المفتري الكذب، ورأيت الشر قد ظهر والسعي بالنميمة، ورأيت البغي قد نشأ، ورأيت

(١٢) — ورأيت طلب الحج والجهاد لغير الله، ورأيت السلطان يذل للكافرين المؤمنين، ورأيت الخراب قد اذيل من العمران ورأيت الرجل معيشته من بخص المكيال والميزان ورأيت سفك الدماء يستخف بها -

(١٣) — ورأيت الرجل يطلب الرئاسة لعرض الدنيا ويشمر نفسه بغبث اللسان ليتقى وتسند اليه الامور، ورأيت الصلاة قد استخفت بها، ورأيت الرجل عنده المال الكثير لم يزره منذ ملكه، ورأيت الميت ينشر من قبره ويؤدى وتباع اكفائه ورأيت الهرج قد كثر -

(١٤) — ورأيت الرجل يسمى نشوان، ويصبح سكران لا يهتمر بها (يقول) الناس فيه ورأيت البها تهرتكج، ورأيت البها تفرس بعضها بعضاً، ورأيت الرجل يخرج الى مصلاه ويرجع وليس عليه شئ من ثيابه، ورأيت قلوب الناس قد قست وجهدت أعينهم وثقل الذي كره عليهم ورأيت السحت قد ظهر يتنافس فيه، ورأيت المصلى إنما يصلى ليراه الناس -

(١٥) — ورأيت الفقيه يتفقه بغير الدين يطلب الدنيا والرئاسة، ورأيت الناس مع من غلب، ورأيت طالب الحلال يذم ويعير، وطالب الحرام يمدح ويعظم ورأيت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله لا ينعم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح أحد ورأيت المتعارف ظاهرة في الحرمين -

(١٦) — ورأيت الرجل يتكلم بشئ من الحق ويأمر بالمعروف وينهى عن المنكر فيقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موصوع، ورأيت الناس ينظر بعضهم الى بعض ويقتدون باهل الشرور، ورأيت مسلك الخير وطريقه خالياً لا يسلكه أحد، ورأيت الميت يهرى به فلا يغفر له أحد

(۱۷) — ورأيت كل عام يحدث فيه من البدعة والشئ أكثر مما كان ، ورأيت الخلق والمجالس لا يتابعون إلا الأغنياء ورأيت المحتاج يعطى على الضحك به ، ويرحم بغير وجه الله ، ورأيت الآيات في السماء لا يفرج لها أحد ، ورأيت الناس يتسافدون كما تسافد البهائم ، لا ينكر أحد منكراً تخوفاً من الناس ، ورأيت الرجل يفتق الكثير في غير طاعة الله ، وينع السير في طاعة الله .

(۱۸) — ورأيت العقوق قد طهر ، واستخف بالوالدين ، وكانا من أسوء الناس حالاً عند الولد ويفرح بأن يفترى عليهما (۱۹) — ورأيت النساء قد غلبن على الملك وغلبن على كل امرئ لا يؤقى إلا ما لهن فيه هوى ، ورأيت ابن الرجل يفترى على أبيه ، ويدعو على والديه ، ويفرح بموتها ، ورأيت الرجل إذا مر به يوم ولم يكسب فيه الذنب العظيم من فجور أو خسر مكيال أو ميزان أو غشيان حرام أو شرب مسكر كئيباً حزينا يحسب أن ذلك اليوم عليه وضیحة من عمره .

(۲۰) — ورأيت السلطان يحتكر الطعام ، ورأيت أموال ذوي القربى تقسم في الزور ويتقامر بها ويشرب بها الخمر ورأيت الخمر يتدأوى بها ، وتوصف للمؤمنين ويستشفى بها ، ورأيت الناس قد استعدوا في ترك الأمر المعروف والنهي عن المنكر وترك التدين به ، ورأيت رياح المنافقين وأهل النفاق دائمة ، ورياح أهل الحق لا تحرك .

(۲۱) — ورأيت الأذان بالاجر والصلاة بالاجر ، ورأيت المساجد محتشية من لا يخاف الله مجتمعون فيها للغيبة وأكل لحوم أهل الحق ويتواصفون فيها شراب المسكر ، ورأيت السكران ان يصلى بالناس فهو لا يعقل ولا يشان بالسكر

وإذا سكر اكرم واتقى وخيف ، وترك لا يعاقب ويعذر بسكرة .

(۲۲) — ورأيت من اكل أموال اليتامى يحدث ، ورأيت القضاة يقضون بخلاف ما أمر الله ، وأتت الولاة ياتمنون الخونة للطمع ، ورأيت الميراث قد وضعت الولاة لأهل الفسوق والجرمة على الله يأخذون منهم ويخلونهم وما يشتهون ، ورأيت المنابر يؤمر عليها بالتقوى ولا يعمل القائل بما يأمر .

(۲۳) — ورأيت الصلاة قد استخف بأوقاتها ، ورأيت الصلاة بالشفاعة لا يراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس ، ورأيت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا يباليون بما أكلوا وبما نكحوا ، ورأيت الدنيا مقبلة عليهم ورأيت اعلام الحق قد درست .

(هدايت) — فكن على حذر واطلب من الله عز وجل الشجاة واعلم أن الناس في سخط الله عز وجل (وأنما يهملهم لا يريد الله لهم) فكن مترقباً ! واجتهد ليوالك الله عز وجل في خلاف ما هم عليه ، فإن نزل بهم العذاب وكنت فيهم ، عجلت إلى رحمة الله ، وإن أخرت استأوا كنت قد خرجت منها فيه ، من الجرمة على الله عز وجل واعلم أن الله لا يضيع أجر المحسنين : وَأَنْ رَحْمَةً اللَّهِ قَرِيبًا مِنَ الْمُحْسِنِينَ .

ترجمہ :

”اب جب میں اپنے گھر واپس ہوا ، تو میرا ایک دوست دیر سے پاس آیا اور بولا : (مولا آقا) میں آپ پر قربان ، میں نے ابو جعفر (منصور دوانیقی) کے گھوڑ سواروں کے درمیان اور اس کی ہر کاری میں آپ کو دیکھا کہ آپ تو گدھے پر سوار ہیں اور وہ گھوڑے پر ۔ اور وہ آپ سے اس طرح (کبر و نخوت کے انداز میں) مڑبڑ کر آپ سے باتیں کر رہا تھا گویا آپ اس کے ماتحت و ملازم ہیں ، معاً میں نے

اپنے دل میں کہا کہ یہ تو ساری مخلوق پر اللہ کی طرف سے جنت ہیں اور ایسے صاحبِ ایم ہیں جن کی اقتدا کی جائے اور یہ (کجعت و بدبخت) ظلم پرور، انبیاء کی اولاد کو قتل کرتا ہے اور زمین پر خون بہاتا ہے جو اللہ عزوجل کو ناپسند ہے، اپنے گھوڑے پر سوار ہے، اور یہ (دامم) گدھے پر۔ یہ دیکھ کر میرے دل میں شکسا پیدا ہوا اور خطرہ بھی لاحق ہوا کہ میں بیدین نہ ہو جاؤں۔؟

پس میں نے کہا: ”کاش، تم میرے آگے، میرے پیچھے اور میرے راست و چپ ملائکہ کی فوج دیکھ لیتے تو تمہاری نظریں ابو جعفر (منصور دوانیقی) اور اس کا وہ سارا لاؤشکر حقیر اور بیچ ہو جاتا۔

یہ سن کر اس نے کہا، جی ہاں، اب میرے دل کو سکون ملتا ہوا ہے، مگر یہ بھی تو فرمائیے کہ یہ سب لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ان ظالموں سے کب چھٹکارا نصیب ہوگا؟

میں نے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر شے کی ایک مدت مقرر ہے؟
اُس نے کہا: جی ہاں۔

میں نے کہا: پھر اگر تمہیں مزید معلوم ہو جائے تو اُس سے ملو کیا فائدہ ہوگا۔ اور سنو! وقت جب آئے گا تو بس پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں (سب معاملہ درہم و برہم ہو جائیگا) کاش تمہیں یہ معلوم ہو جاتا کہ اللہ عزوجل کی نظریں یہ لوگ کتنے بُرے اور بدبخت ہیں تو پھر تم ان سے اس سے بھی زیادہ نفرت کرنے لگتے، اور اگرچہ یہ لوگ شدید گناہوں میں مبتلا ہیں مگر اس کے باوجود اگر تم اور تمام اہل زمین ملکر ان کی حکومت کو ختم کرنے کی کوشش کریں تو بھی ختم نہیں کر سکتے (اس لیے کہ ان کے لیے مدت مقرر ہے) لہذا: دیکھو! کہیں شیطان تمہیں فریب میں مبتلا نہ کر دے اور عتوت تو صرف اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقین اس کو نہیں سمجھتے۔

کیا تمہیں نہیں معلوم: جو شخص ہمارے صاحبِ امر کا انشکار کرے اور وہ خوف اور اذیتیں جو وہ دیکھ رہا ہے ان پر صبر کرے تو وہ کل (بروز قیامت) ہمارے گروہ میں ہوگا۔
(اب سوال یہ کہ ہمارا صاحبِ امر کب آئے گا) تو سنو!

ترجمہ (الف) ”جب تم دیکھو کہ حق بالکل بے جان ہو چکا ہے اور اہل حق دنیا سے رخصت ہو گئے اور دیکھو کہ ظلم و جور کا دابل سارے شہروں پر چھا گیا ہے، جب دیکھو کہ قرآن مجید کو فرسودہ و کتاب کہنہ سمجھ لیا گیا ہے اور اس میں وہ نئی نئی باتیں پیدا کی جا رہی ہیں جو ہیں

نہیں ہیں اور اپنی خواہشات کے مطابق اس کی توجیہات بیان کی جا رہی ہیں، اور جب دیکھو دین کو اس طرح الٹ پلٹ دیا گیا ہے جس طرح پالی کو الٹ پلٹ دیا جاتا، اور جب دیکھو کہ اہل باطل، اہل حق پر چھلکے نہیں، اور جب دیکھو کہ بُرائیاں کھلے عام ہو رہی ہیں اور انہیں کوئی روکنے والا نہیں ہے اور بُرائی کرنے والا مغزت بھی نہیں چاہتا، اور جب دیکھو کہ فسق و فجور کھلم کھلا ہو رہا ہے، اور مرد پر مرد، اور عورت پر عورت اکتفا کر رہی ہے، اور دیکھو کہ مومن بیچارہ اور خاموش ہو کر رہ گیا ہے اس کی بات کوئی نہیں مانتا، اور دیکھو کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کی تردید نہیں کی جاتی۔ اور دیکھو کہ چھوٹے بڑوں کی تحقیر کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ قطع رحم کیا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فسق و فجور کی تعریف اور مدح کی جا رہی ہے اور کوئی اس کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۲) اور دیکھو کہ لوگوں کو بھی اس طرح مہر دیا جا رہا ہے جیسے عورت کو مہر دیا جاتا ہے، اور عورتیں، عورتوں سے تزویج و نکاح کرتی ہیں، اور دیکھو کہ عورتوں کی کثرت ہو گئی ہے، اور دیکھو کہ مرد اپنا مال غیر اطاعتِ خدا میں صرف کر رہے ہیں مگر انہیں منع نہیں کیا جاتا، ان کا ہاتھ نہیں پکڑا جاتا، اور دیکھو کہ ایک پڑوسی دوسرے پڑوسی کو ستا رہا ہے اور کوئی مانع نہیں ہے۔

(۳) اور جب دیکھو کہ مومن کا حال زار دیکھ کر کافر خوش ہو رہا ہے اور وہ زمین پر فتنہ و فساد دیکھ کر شفیق سے اترا رہا ہے، اور دیکھو کہ شراب علانیہ پی جانے لگی ہے اور وہ لوگ جو خوفِ خدا سے نہیں ڈرتے شراب نوشی پر ایکایکے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف (نیکی کا حکم) کرنے والا ذلیل سمجھا جانے لگا، اور جب فاسق وہ کام کرنے لگا جو اللہ کو پسند نہیں اور اُس کی تعریف کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صاحبانِ آیات، اور اُن سے محبت رکھنے والوں کی تحقیر کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ خیر اور نیکی کے راستے بند ہیں اور شر کے راستے کھلے ہوئے ہیں، اور دیکھو کہ اللہ کا گھر بالکل معطل اور اُسے چھوڑنے کا حکم دیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ جو کہتے ہیں اُس پر خود عمل نہیں کرتے۔

(۴) اور جب دیکھو کہ مرد، مرد کے لیے اور عورت، عورت کے لیے آراستہ کی جانے لگی ہیں، بالکل اسی طرح جیسے کسی عورت کو اُس کے شوہر کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے، اور دیکھو کہ لوگ اپنے ساتھ (اپنی دُبیوں) بد فعلی کے لیے مال فروغ

کرتے ہیں اور عورتوں نے سبے حیاتی کو اپنی معیشت قرار دیا ہے، اور دیکھو کہ عورتیں، مردوں کی طرح مجالس میں جاتی ہیں۔

(۵) اور جب دیکھو کہ اولاد عباس میں نسوانیت ظاہر ہو رہی ہے خضاب لگا رہے ہیں اور وہ اس طرح لنگھی کرتے ہیں بطرح عورتیں اپنے شوہر کیلئے کرتی ہیں اور لوگوں کو خود سے بد فعلی کرنے کیلئے پیسے دیتے ہیں اور ان لوگوں میں آپس میں نفسا نفسی کا عالم ہے اور مومن سے زیادہ، دولت مندوں کی عزت کی جاتی ہے، اور سود خوری عام ہے، اس کو عیب نہیں سمجھا جاتا، اور زنا کاری عورتوں کے لیے قابلِ تعریف (فیض) ہو گئی ہے۔

(۶) اور جب دیکھو کہ عورت خود اپنے شوہر کو مرد سے بد فعلی کرنے کی طرف رغبت دلاتی ہے، اور دیکھو کہ بہترین خاندان (بائی فیملی) وہ سمجھا جاتا ہے جو اپنی عورتوں کی فسق و فجور کے لیے بہت افزائی کرے، اور دیکھو کہ مومن غمزدہ ہے اور لوگ اس کو حقیر و ذلیل سمجھتے ہیں، اور دیکھو کہ بدعت اور زنا عام ہے لوگ جھوٹی گواہیوں کے عادی ہو گئے ہیں، حرام کو حلال اور حلال کو حرام کر دیا گیا ہے، قرآن کے احکام معطل کر دیے گئے ہیں، اور دین کو قیاس پر اور بالکل اپنی رائے پر محمول کر دیا ہے، اور اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے لیے رات کے پردے کی بھی ضرورت نہیں سمجھی جاتی ہے۔

(۷) اور جب دیکھو کہ مومن زبان نہیں کھول سکتا کہ کسی کو بُرائی سے روک سکے اور وہ اپنے دل ہی دل میں کڑھ رہا ہے، اور دیکھو کہ مال کا ایک بڑا حصہ اللہ عزوجل کی ناراضگی کے لیے خرچ کیا جا رہا ہے۔

(۸) اور جب دیکھو کہ حکام وقت اہل کفر کو اپنے قریب اور اہل خیر (میکوں) کو اپنے سے دور رکھتے ہیں، اور احکام جاری کرنے کے لیے بھی رشوت طلب کرتے ہیں اور دیکھو کہ ملازمت اُسے دی جاتی ہے جو زیادہ رشوت دے۔

(۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں، عورتوں سے نکاح کرنے لگی ہیں اور اسی پر اکتفا کر رہی ہیں، اور دیکھو کہ مرد صرف تہمت اور شبہ کی بناء پر قتل کیے جاتے ہیں، اور لوگ اپنے ساتھ بد فعلی کے لیے رقم دیتے ہیں، اور دیکھو کہ عورت سے مباشرت کو مرد کے لیے معیوب سمجھا جاتا ہے، اور مرد اپنی عورت سے پیشہ کرتا، اُسی کمائی پر گزارہ کرتا اور باوجود علم کے اس پر راضی رہتا ہے، اور دیکھو کہ عورت اپنے شوہر

کو ڈانٹ ڈپٹ کرتی ہے اور وہ کام کرتی ہے جو شوہر کو ناپسند ہیں اور اپنے شوہر کا خرچ اپنے کسب سے چلاتی ہے۔

(۱۰) اور جب دیکھو کہ مرد اپنی زوجہ یا اپنی کینز کو کراتے پر چلاتا ہے، اور نذرہ حرام اور شراب کو پسند کرتا ہے، اور اللہ پر ایمان کا اکثر دار و مدار جھوٹ اور مکاری پر ہے، اور کھلے بندوں جو اکھلا جاتا ہے، کھلم کھلا شراب فروشی ہوتی ہے اور اس کا روکنے والا بھی کوئی نہیں ہے، اور دیکھو کہ عورتیں خود کو کافروں کے حوالے کر رہی ہیں، اور لہو و لعب (کھیل کود، راگ رنگ وغیرہ) عام طور پر جاری ہے اور کوئی روکنے والا ان افعال سے منع کرنے اور روکنے کی جرات نہیں رکھتا، طاقت اور قوت والا شریفوں کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ والیان سلطنت کا سب سے زیادہ مقرب وہی بن جاتا ہے جو ہم اہل بیت کو بُرا کہے، اور جب ہمارے دوستوں کو جھوٹا اور سزا سمجھا جانے لگا اور ان کی گواہی قبول نہیں کی جاتی، اور جب جھوٹ بولنے اور مکاری کرنے میں ایک دوسرے پر صیقت لی جانے کی کوششیں کی جائیں۔

(۱۱) اور جب دیکھو کہ قرآن مجید کی تلاوت کا سننا لوگوں پر باہر ہے، اور دیکھو کہ مستہائے باطل کا سننا لوگوں کو بہت پسند ہے، ظالم و جابر کا اکرام اُس کا پڑوسی اس لیے کرتا ہے کہ وہ اُس کی زبان سے ڈرتا ہے، اور شریعت کی مقرر کردہ سزائیں معطل ہیں اور ان میں اپنی خواہش کے مطابق عمل ہوتا ہے، اور دیکھو کہ مسجدوں کو خوب آراستہ کیا گیا ہے، اور لوگوں کے نزدیک سب سے زیادہ سچا وہ ہے جو جھوٹ اور افتراء سے کام لیتا ہو، شر اور غیبت و چغنی پوری کھلے عام ہو گئی ہے، بغاوت اور نافرمانی علانیہ ہو رہی ہے، اور غیبت بطور خوشخبری سنائی جاتی ہے۔

(۱۲) اور جب دیکھو کہ حج اور جہاد غیر خدا کی خوشنودی کے لیے کیا جا رہا ہے، اور سلطان وقت ایک کافر کو خوش کرنے کے لیے مومن کو ذلیل کرتا ہے، اور دیکھو کہ تعمیر پر تخریب غالب ہے، اور دیکھو کہ ناپ تول میں کمی اور رکھوٹ اور اشیائیں ملاوٹ لوگوں کی معیشت اور پیشہ بن گیا ہے، اور جب کسی کا خون بہا نامعمولی سی بات ہے۔

(۱۳) اور جب دیکھو کہ لوگ دنیاوی ریاست بڑھانے کے لئے سرداری حاصل کرتے ہیں، وہ اپنی بدزبانی سے خود کو مشہر کرتے ہیں، تاکہ اُن سے ڈرا جائے اور تمام امور میں لوگ بس انہی کی طرف رجوع کریں۔ اور جب دیکھو کہ نماز کا مذاق اڑایا جاتا

اور دیکھو کہ لوگوں نے بہت زیادہ مال جمع کر لیا ہے مگر زکوٰۃ کبھی ادا نہیں کی اور دیکھو کہ میت کو قبر سے نکال کر اسے اذیت دی جاتی ہے اور اس کا نعش بیجا جا رہا ہے۔ اور دیکھو کہ ہرج مرج میں اضافہ ہو رہا ہے۔ (سہ، فتنہ و فساد)

(۱۴) اور جب دیکھو کہ لوگ صبح و شام شراب کے نشے میں چور رہتے ہیں اور انھیں پروا نہیں ہے کہ اور لوگ اسے دیکھیں گے، اور دیکھو کہ جانوروں کا بھی نکاح و بیاہ رچایا جانے لگا ہے، اور دیکھو کہ ایک جانور دوسرے کو بچھاڑ کھاتا ہے اور دیکھو کہ آدمی اپنے مصلے پر جاتا ہے اور پلٹ کر آتا ہے مگر اس کے جسم پر کوئی لباس نہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے دل سخت ہو گئے ہیں، آنکھیں پتھر اگتیں اور ذکر خدا ان کی طبیعت پر بار ہے، اور دیکھو کہ حرام کاری کھل کر جاری ہے، بلکہ باہم مقابلہ ہوتا ہے کہ کون حرام کاری میں فرسٹ اور کون سیکنڈ ہے تاکہ انعام حاصل کرے) اور دیکھو کہ نماز پڑھنے والا دوسروں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔

(۱۵) اور جب دیکھو کہ فقیہ حصول دنیا اور طلب ریاست و منفعت کے لیے فقہ کا علم حاصل کرتا ہے دین کے لیے نہیں، اور دیکھو کہ لوگ اسی کا ساتھ دیتے ہیں جس کو غلبہ حاصل ہو رہا ہے، حرام کمانے والوں کی تعریف اور مدح کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین (مکہ و مدینہ) میں ایسے کام کیے جانے لگے ہیں جن کو اللہ پسند نہیں کرتا، اور ارتکاب ناپسندیدہ پر انھیں کوئی منع کرنے والا بھی نہیں ہے، ان کے درمیان اور ان اعمال بیچ کے درمیان کوئی حائل ہونے والا بھی نہیں ہے، اور دیکھو کہ حرمین شریفین میں گانا بجانا کھلے عام ہو رہا ہے۔

(۱۶) اور جب دیکھو کہ ایک شخص حق بات کہہ رہا ہے نیکی کا حکم دے رہا ہے، بُرائی سے روک رہا ہے اور اس کے مقابلے پر دوسرا شخص اٹھ کر کہتا ہے کہ یہ سب کچھ تم اپنی طرف سے کہہ رہے ہو (یہ حکم خدا اس طرح نہیں ہے) اور لوگ ایک دوسرے کا منہ دیکھ رہے ہیں، اور اہل شرک پیروی کرنے پر لوگوں نے گٹھ جوڑ کر لیا ہے، اور دیکھو کہ خیر اور بھلائی کا راستہ خالی پڑا ہوا ہے اس پر کوئی چلنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ میت پر کوئی رونے والا نہیں، بلکہ اس کا استہزاء و مذاق اڑایا جا رہا ہے۔

(۱۷) اور جب دیکھو کہ بدعتوں اور شراروں میں ہر سال اضافہ ہو رہا ہے، اور

دیکھو کہ محتاجوں کو دیتے بھی ہیں لیکن ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے، اللہ کی خوشنودی یا اس کے حکم کے لیے نہیں دیا جاتا اور ان پر غیر خدا کے لیے رحم و کرم کیا جا رہا ہے۔ اور جب دیکھو کہ آسمان پر نشانیاں ظاہر ہو رہی ہیں اور ان سے کوئی خوفزدہ نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ جانوروں کی طرح جفتی کھاتے ہیں اور لوگوں کے ڈر سے کوئی ان کو منع کرنے والا نہیں ہے، اور دیکھو کہ لوگ اللہ کی نافرمانی میں تو کثیر مال صرف کر رہے ہیں اور اطاعتِ خدا میں تھوڑا سا مال خرچ کرنے کو منع کر رہے ہیں۔

(۱۸) اور جب دیکھو کہ نافرمانی علانیہ ہونے لگی، اور والدین کو ذلیل کیا جانے لگا ہے اور ان پر افترا پردازی کر کے خوش ہوتے ہیں

(۱۹) اور جب دیکھو کہ عورتیں ملک پر غالب ہیں، ہر معاملے میں مردوں کے اوپر حاوی ہیں، ہر کام ان ہی کی مرضی سے ہوتا ہے، اور جب دیکھو کہ بیٹا اپنے باپ پر غلط الزام لگاتا ہے، اور اپنے والدین کے لیے بددعا کرتا ہے اور ان کی موت پر خوش ہوتا ہے، اور دیکھو کہ آدمی پر ایک دن ایسا گذر گیا کہ جس میں وہ کوئی گناہ عظیم نہ کر سکا ہو جیسے فجور و بدکاری، ناپ تول میں کمی، شراب نوشی وغیرہ تو اس کو بڑا دکھ اور رنج ہو رہا ہے اور سمجھتا ہے کہ میرا یہ دن تو بالکل بھکا کر گذر گیا۔

(۲۰) اور جب دیکھو کہ بادشاہ خود بھی اشیاء خورد و نوش کی ذخیرہ اندوزی میں ملوث ہو رہا ہے، اور دیکھو کہ اپنے عزیزوں اور قریبداروں کا مال دھوکے سے تقسیم کر لیا جاتا ہے اور اس مال سے قمار بازی اور شراب نوشی کی جاتی ہے۔ اور دیکھو کہ مریض کا علاج شراب سے کیا جانے لگا اور مریض کو اس کے فوائد بتاتے جاتے ہیں، اور دیکھو کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دینداری کو ترک کیے ہوئے ہیں، جب دیکھو کہ نفاق کی ہوائیں مسلسل چل پڑی ہیں، اور اہل حق کی ہوائیں ساکن ہو چکی ہیں۔

(۲۱) اور جب دیکھو کہ اذان کہنے اور نماز پڑھانے کی اجرت لی جاتی ہے اور

مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوتی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے، اور مسجد میں ان کا جمع صرف اس لیے ہے کہ غیبت کریں اور اہل حق کا گوشت کھائیں اور شراب کی تعریف اور توصیف بیان کریں، اور دیکھو کہ نشے کی حالت میں لوگوں کو نماز پڑھائی جاتی ہے اور اس کو بُرا نہیں سمجھا جاتا، بلکہ اگر وہ نشے میں ہو تو اس کی زیادہ عزت ہوتی ہے اور

اُس سے ڈرا جاتا ہے۔ لوگ اُس سے خوفزدہ ہیں اور اُس کی شراب نوشی اور نشے کے بارے میں طرح طرح کے عذر بہانے اور تاویلات پیش کی جاتی ہیں۔

(۷۲) اور جب دیکھو کہ یتیموں کا مال کھانا قابلِ تعریف کام سمجھا جا رہا ہے اور دیکھو کہ فیصلے اللہ کے احکام کے خلاف کیے جانے لگے، اور دیکھو کہ والی سلطنت خیانت اور طمع کرنے لگے، بادشاہ اہل فسق و فجور کو میراث عطا کر رہا ہے اور اللہ کے خلاف جرات کی جانے لگی، اور جو چاہتے ہیں کرتے ہیں کوئی منع کرنے والا نہیں، اور دیکھو کہ منبروں سے زبرد و تقویٰ کی گفتگو پوری ہے لیکن خود حکم دینے والا اعلیٰ سے خالی ہے (صرف دوسروں کو حکم دیتا ہے)۔

(۷۳) اور جب دیکھو کہ نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھا جاتا اور اوقات نماز کی بے قدری کی جاتی ہے، اور دیکھو کہ صدقہ دیا بھی جاتا ہے تو خدا کی خوشنودی کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی خوشنودی کے لیے، اور دیکھو کہ لوگوں کو صرف اپنے پیٹ اور خواہشاتِ شہوانی کی فکر ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ کیا کھا رہے ہیں، اور کس سے نکاح کر رہے ہیں، اور دیکھو کہ لوگوں کے پاس دولت دنیا خوب آ رہی ہے اور جب دیکھو کہ حق کا پرچم کہیں بلند نہیں ہو رہا ہے۔

حکمِ امام ۴: پس تم کو چاہیے کہ اُس وقت تم ڈرتے رہو اور اللہ عزوجل سے اپنی نجات کی دعا کرتے رہو، اور یہ سمجھ لو کہ سب غضب الہی کی لپیٹ میں ہیں مگر اُس نے ان لوگوں کو اپنی کسی مصلحت کی بنا پر بہت دے رکھی ہے، پھر تم انتظار کرو کہ اللہ عزوجل تمہیں وہ دکھا دے جو ان سب کے برخلاف ہے۔ اب اگر ان پر عذاب نازل ہو اور تم ان کے درمیان موجود تو فوراً وہاں سے بھاگ نکلو، تو اللہ تم پر رحم کرے گا، ورنہ وہاں رہے تو تم خود بھی اس عذاب کی لپیٹ میں آ جاؤ گے۔ اور یہ یاد رکھو کہ:

”اللہ عزوجل نیکی کرنے والوں کے ثواب کو کبھی ضائع نہیں کرتا“ اور اللہ کی

رحمت نیکی کرنے والوں کے باکمال قریب ہے۔“ (کافی، (سورۃ توبہ ۱۲۰- سورۃ نساء ۵۷)

علامہ ظہور بزبانِ رسول اللہ ص

(۱۳۸)

جاہر ابن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ص کے ساتھ آپ کے آخری حج (حجۃ الوداع) کے موقع پر میں نے بھی حج کیا، جب آنحضرتؐ تمام مناسک حج سے فارغ ہوئے تو

مجھے سے رخصت ہونے کے لیے کچھ کے پاس تشریف لائے۔ آپ نے در کعبہ کے حلقے کو کپڑا اور بلند آواز سے ارشاد فرمایا: اَیُّهَا النَّاسُ! رَلِّے لَوْکُو!

آپ کی یہ آواز سن کر اہل مسجد اور اہل بازار سب جمع ہو گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: سنو! میں وہ باتیں بتاتا ہوں جو میرے بعد رونما ہوں گی، لہذا جو اس وقت یہاں موجود ہیں وہ ان باتوں کو دوسروں تک پہنچا دیں، جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

یہ فرما کر آپ پر گریہ طاری ہو گیا، آپ کو دیکھ کر سارا مجمع رونے لگا جب گریہ متوقن ہوا تو

قَالَ ۵: اَعْلُو اَرْحَمُکُمُ اللّٰهُ اَنَّ مَثَلُکُمْ فِیْ هَذِ الْیَوْمِ کَمَثَلِ وَرَقٍ

لَا شَوْکَ فِیْهِ اِلٰی اَرْبَعِیْن وَّمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ یَاقُیْ مِنْ بَعْدِ

ذٰلِکَ شَوْکٌ وَوَرَقٌ اِلٰی مِائَتِیْ سَنَةٍ ثُمَّ یَاقُیْ مِنْ بَعْدِ

ذٰلِکَ شَوْکٌ لَا وَرَقَ فِیْهِ حَتّٰی لَا یَرٰی فِیْهِ اِلَّا سُلْطٰنٌ جَائِرٌ

اَوْ غَنّٰیٌ یَّخْلِیْ اَوْ عَالِمٌ مَّرَاغِبٌ فِی الْمَالِ اَوْ فَقِیْرٌ کَذَّابٌ اَوْ

شَیْخٌ فَاجِرٌ اَوْ صَبِیٌّ وَفَحٌّ اَوْ اِمْرَاَةٌ رِغْنَاءٌ

ثُمَّ یَمُوتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

سَلَّمَ فَقَامَ اِلَیْہِ سَلٰمُ الْفَارِسِیِّ وَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اَخْبِرْنَا

مَتٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ؟

فَقَالَ ۶: یَا سَلٰمُ! اِذَا قُلْتَ عَلِمَاؤُکُمْ، وَذَهَبَتْ قُرَاؤُکُمْ وَقَطَعَتْ

زَكَاتُکُمْ وَظَهَرَ تَمَسُّکُکُمْ، وَعَلَتْ اَصْوَاتُکُمْ فِی مَسَاجِدِکُمْ

وَجَعَلْتُمُ الدُّنْیَا فَوْقَ رُؤُوسِکُمْ وَالْعِلْمُ تَحْتَ اَقْدَامِکُمْ وَ

الْکَذِبُ حَدِیْثُکُمْ وَالْغِیْبَةُ فَاکِیْمَتُکُمْ، وَالْحَرَامُ غَنِیْمَتُکُمْ

وَلَا یَرِیْ حُرٌّ کَبِیْرٌ صَغِیْرٌ کَبِیْرٌ، وَلَا یُوقِرُ صَغِیْرٌ کَبِیْرٌ۔

فَعِنْدَ ذٰلِکَ تَنْزِلُ اللُّغْنَةُ عَلَیْکُمْ وَیَجْعَلُ بَاسُکُمْ

بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ الدِّیْنِ بَیْنَکُمْ لَفْظًا بَاسْتِکُمْ۔

فَاِذَا اَوْتِیْتُمْ هٰذِهِ الْخِصَالُ تَوَقَّعُوا الرِّیْحَ الْحُمْرَاءَ

اَوْ مَسْحًا اَوْ قَذْفًا بِالْحِجَارَةِ وَتَصْدِیْقَ ذٰلِکَ فِی کِتَابِ اللّٰهِ

عَزَّ وَجَلَّ: ”فَلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا

مِنْ قَوْفِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتَ اَرْجَلِکُمْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیْعًا وَیَذِیْقَ

بَعْضُکُمْ بَاسَ بَعْضٍ اَنْظُرْ کَیْفَ نَصَرَتْ الْاٰیٰتِ لَعَلَّہُمْ یَفْقَهُوْنَ“ (سورۃ

الاحقاف ۷۵)

(۲) فَقَامَ إِلَيْهِ جَمَاعَةٌ مِنْ اصْحَابِهِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَخْبَرْنَا
مَتَى يَكُونُ ذَلِكَ؟

(۳) فَقَالَ: "عِنْدَ تَأْخِيرِ الصَّلَاةِ، وَاتِّبَاعِ الشَّهْوَاتِ وَشُرْبِ
النَّهْوَاتِ، وَشَتْرِ الْأَبَاءِ وَالْأُمَّهَاتِ -

(۴) حَقِّ تَرَوْنَ الْحَرَامَ مَغْنَمًا، وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا، وَاطَاعَ
الرَّجُلَ زَوْجَتَهُ، وَجَفَّاحَارَهُ، وَقَطَعَ رَحِمَهُ وَذَهَبَتْ رَحْمَةُ
الْكَابِرِ وَقُلَّ حَيَاءُ الْأَضَاغِرِ وَشَيَّدَ الْبَنِيَانُ وَظَلَمُوا
الْعَبِيدَ وَالْأَمَاءَ وَشَهِدُوا بِالْهَوْنِ وَحَكَمُوا بِالْجَوْرِ وَبَسَّطَ
الرَّجُلُ أَبَاهُ وَيَحْسُدُ الرَّجُلُ إِخَاهُ وَيَعَامِلُ الشُّرَكَاءَ بِالْخِيَانَةِ
وَقُلَّ الْوَفَاءُ وَشَاعَ الزِّنَا وَتَزَيَّنَ الرَّجَالُ بِثِيَابِ الشَّامِ
وَسَلَبَ عَنْهُمْ قَنَاقَ الْحَيَاءِ وَدَبَّ الْكِبَرُ فِي الْقُلُوبِ كَدَبِيبِ
السَّمِّ فِي الْأَبْدَانِ وَقُلَّ الْمَعْرُوفُ وَظَهَرَتِ الْجَرَائِرُ وَ
هَوَّتِ الْعِظَامُ وَطَلَبُوا الْمَدْحَ بِالْمَالِ وَانْفَقُوا الْمَالَ لِلْغِنَاءِ
وَشَغَلُوا بِالدُّنْيَا عَنِ الْآخِرَةِ، وَقُلَّ الْوَرَعُ وَكَثُرَ الطُّفْهِجُ وَ
الْمَرْجُ وَالْمَرْجُ، وَاصْبَحَ الْمُؤْمِنُ ذَلِيلًا وَمُنَافِقٌ عَزِيزًا،
مَسَاجِدُهُمْ مَعْمُورَةٌ بِالْأَذَانِ وَقُلُوبُهُمْ خَالِيَةٌ مِنَ الْإِيْمَانِ وَ
اسْتَخَفُّوا بِالْقُرْآنِ، وَبَلَغَ الْمُؤْمِنُ عَنْهُمْ كُلُّ هَوَانٍ -

(۵) فَعِنْدَ ذَلِكَ تَرَى وَجْهَهُمْ وَجْهَ الْأَدْمِيِّينَ وَقُلُوبَهُمْ

قُلُوبَ الشَّيَاطِينِ، كُلًّا مِمَّا حَلَّ مِنَ الْعَسَلِ وَقُلُوبَهُمْ أَمْرًا
مِنَ الْحَنْظَلِ، فَمِنْ ذُنَابٍ وَعَلَيْهِمْ ثِيَابٌ، مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا
يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:

"أَتَجِبِي تَخْتَرُونَ؟ أَمْ عَلَيَّ تَخْتَرُونَ؟" وَأَقْصَبْتُمْ
أَنفُسَكُمْ خَلَقْتُكُمْ عَبِيدًا وَأَنْتُمْ إِلَيْنَا لَا تَرْجِعُونَ" (سُورَةُ مُمْتَنَنَاتِ آيَةُ ۱۵)

فَوَعَزَّتْ وَخَلَّالِي، لَوْلَا مَنْ يَتَّبِعُنِي مُخْلِصًا مَا أَهْلَيْتُ مِنْ يَغْنَمِي
طُرْفَةَ عَيْنٍ وَ لَوْلَا وَرَجُّ النُّورَيْنِ مِنْ عِبَادِي لَهَا أَنْزَلْتُ
مِنَ السَّمَاءِ قَطْرَةً وَلَا أَتَيْتُ وَرَقَةً خَضِرَاءَ فَوَاعَجَبَا
لِقَوْمٍ الْيَهُودِ أَمْوَالُهُمْ وَطَالَتْ أُمَالُهُمْ وَقَصُرَتْ أَعْيَالُهُمْ

وَيَطْمَعُونَ فِي جُبَاوَرَةٍ مَوْلَاهُمْ وَلَا يَصِلُونَ إِلَى ذَلِكَ
إِلَّا بِالْعَمَلِ وَلَا يَتِمُّ الْعَمَلُ إِلَّا بِالْعَقْلِ،

ترجمہ:

آپ نے فرمایا: "اللہ تم لوگوں پر رحم کرے یہ سمجھ لو کہ آج کل تمہاری مثال اُس پودے کے مانند
ہے جس میں صرف پتے ہی پتے ہیں کوئی کاٹنا نہیں ہے اور یہ صورت مسئلہ تک
رہے گی، پھر اس میں پتے اور کانٹے دونوں پیدا ہوں گے اور یہ صورت مسئلہ
تک رہے گی۔ اس کے بعد اس (پودے) میں صرف کانٹے ہی کانٹے پیدا ہونگے
پتہ ایک بھی نہ ہوگا۔ یعنی اس (زمانے) میں ظالم و جاہل بادشاہ، دولت مند بخیل
دنیا کے حریص عالم، جھوٹے فقیر، فاسق بوڑھے، بد چلن لڑکے اور رعوت
رکھنے والی عورت کے سوا کوئی نظر نہ آئے گا۔"

یہ فرما کر آپ نے پھر گریہ فرمایا:

یہ سن کر سلمان فارسی اٹھے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایسا کیسے ہوگا؟
آپ نے فرمایا: "اے سلمان! ایسا اُس وقت ہوگا جب تم میں علماء کی قلت ہوگی، قرآن مجید
کے قاری گزر جائیں گے، جب تم زکوٰۃ دینا بند کر دو گے، علانیہ گناہوں کا ارتکاب
کرنے لگو گے، مسجودوں میں شور وغل مچاؤ گے، دولت دنیا کو اپنے سروں پر
اور علم کو پاؤں کے نیچے رکھو گے، تمہاری باتیں جھوٹ پر مبنی ہوں گی، غیبت کو
تفریح جان لو گے، حرام کی کمائی کو غنیمت سمجھو گے۔ تمہارے بڑے تمہارے چھوٹوں
مہربانی نہ کریں گے اور تمہارے چھوٹے تمہارے بڑوں کی عزت نہ کریں گے اسوقت
تم پر لعنتیں برسیں گی، تمہارے اندر آپس میں لڑائی جھگڑے ہوں گے اور دین
کا صرف لفظ رہ جائے گا جو صرف تمہاری زبانوں پر ہوگا۔"

جب تم میں یہ باتیں آجائیں تو پھر تم امید رکھو کہ سرخ آندھیاں آئیں گی،
صورتیں مسخ ہو جائیں گی، پتھروں کی بارش ہوگی اور اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ
نے اپنی کتاب میں اس طرح فرمائی ہے:

ترجمہ آیت: "کہہ دیجیے: وہ اس بات پر قادر ہے کہ تم پر، تمہارے اوپر سے یا تمہارے پاؤں
کے نیچے سے عذاب بھیجے، یا تمہیں گروہ بندی میں ملوث کر کے ایک (گروہ)
کو دوسرے (گروہ) سے ضرر کا مزا چکھائے۔ دیکھو تو سہی ہم کس طرح آیات کو
کھول کر بیان کرتے ہیں۔ شاید (کاش) کہ وہ سمجھ سکیں۔" (الْعَلَمُ آيَةُ ۱۵)

(۳) یہ سب صحابہ کی ایک جماعت اٹھی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ سب کچھ ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: ”یہ سب اُس وقت ہوگا جب تم لوگ نماز میں تاخیر اور لیت و لعل (یعنی تساہلی اور لاپرواہی) کرنے لگو گے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرو گے، قہوہ (شراب) پینے لگو گے، اپنے پاؤں اور ماؤں کو گالیاں دینے لگو گے۔“

(۴) یہاں تک کہ مال حرام کو غنیمت اور زکوٰۃ کو نقصان سمجھنے لگو گے۔ مرد اپنی زوجہ کا تابع اور اطاعت گزار ہوگا، پڑوسی پر ظلم و جفا کی جائے گی، رشتے داروں سے برسرِ لکے لگے گی، بزرگوں میں مہربانی نہ رہے گی، خردوں میں شرم و حیا کی قلت ہوگی، مستحکم عمارتیں تعمیر کی جائیں گی، غلاموں اور کنیزوں پر ظلم ہوگا اپنی خواہشات کے مطابق شہادتیں ہوں گی، نا انصافی سے فیصلے ہوں گے۔ بیٹا اپنے باپ کو گالیاں دے گا، بھائی اپنے بھائی سے حسد کرے گا، شریک کار ہمدانی نہ کریں گے، بیوفائی بڑھ جائے گی، زنا کاری عام ہو جائے گی، مرد عورتوں کا لباس پہنیں گے، عورتوں کی ردائے حیا چھین جائے گی، تکبر و لوگوں کے قلوب میں اس طرح پھیل جائے گا جیسے جسم میں زہر پھیلتا ہے، نیکیاں کم ہونے لگیں گی، جرائم میں ترقی ہو جائے گی، رقم و دیگر لوگ اپنی تعریف چاہیں گے، گانے بجا پر مال صرف کیا جائے گا، آخرت کو چھوڑ کر لوگ دنیا طلبی میں مشغول ہو جائیں گے تقویٰ کی کمی ہو جائے گی، حرص و لالچ بڑھ جائے گا، مومن کو ذلیل اور منافق کو عزت دار سمجھا جائے گا، مساجد اذان سے معمور ہوں گی مگر لوگوں کے قلوب ایمان سے خالی ہوں گے، قرآن کو معمولی و سبک سمجھا جائے گا، مومن کو لوگوں سے بہر صورت تو ہمیں نصیب ہوگی۔

(۵) اُس وقت تم دیکھو گے کہ ان لوگوں کی صورتیں تو آدمیوں جیسی ہوں گی مگر ان کے قلوب شیاطین کے قلوب کی مانند ہوں گے، ان کی گفتگو شہد سے زیادہ شیریں، مگر دل اندرائن (زہر) سے زیادہ تلخ ہوں گے، وہ درحقیقت بھیڑے ہوں گے جو انسانوں کا لباس پہنے ہوں گے۔ ہر روز اللہ تبارک و تعالیٰ انھیں پکار کر کہے گا۔ ”تم لوگ مجھ سے دھوکہ کر رہے ہو یا واقعاً مجھ سے گستاخ ہو گئے ہو؟“

آیت کا ترجمہ: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم نے تمہیں بیکار پیدا کیا ہے اور اب تم لوگ ہمارے پاس پلٹ کر نہ آؤ گے۔“ (ترجمہ سورہ مومنون ۱۱۵)

(۶) میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر تم میں ہمارے چند غلصہ بندے

نہ ہوتے جو خلوص سے ہماری عبادت کرتے ہیں تو ان گناہگاروں کو چشم زدن کے لیے بھی مہلت نہ دیتا۔ اگر چند متقیوں کا تقویٰ نہ ہوتا تو آسمان سے ایک قطرہ پانی کا نہ برساتا اور نہ زمین سے ایک پتہ نباتات کا اُگاتا۔ پس بڑا تعجب ہے اس قوم پر جس نے مال و دولت کو اپنا خدا سمجھ لیا ہے، اُن کی تمنائیں اور آرزوئیں بڑی طویل و بولیں ہیں مگر عرص بڑی کم ہیں، چاہتے ہیں کہ اپنے مالک کا تقرب حاصل کریں مگر یہ بغیر عمل کے ممکن نہیں اور عمل بغیر عقل کے ناممکن ہے۔“

(جامع الاخبار)

بنی عباس کا زوال

(۱۴۹)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے اسحاق بن عمار سے انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لا ترون ماتحتون حتی یختلف بنو فلان فیما بینہم، فاذا اختلفوا طمع الناس وتفرقت الكلمة وخرج السفیانی“ ”تم لوگ جو کچھ چاہتے ہو وہ اُس وقت تک نہ ہوگا، جب تک بنی فلان کے اندر پھوٹ نہ پڑ جائے۔ اُن کی باہمی چپقلش کو دیکھ کر لوگ ان کی حکومت چھیننے کی لاپرواہ کریں، اور جب تک کلمہ میں اختلاف نہ ہو جائے اور سفیانی خروج نہ کرے۔“ (کافی)

شیعوں کا حال زار

(۱۵۰)

عبداللہ احمد بن محمد سے، احمد بن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن سنان سے انھوں نے ابو الجارود سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے قال: ”لا ترون الذی تنظرون، حتی تنکونوا کالمعزى المواءة التي لا یبالی الخابیس این یصنع بیدہ منہا لیس لکم شرف ترفونہ ولا سناد لتسندون الیہ امرکم۔“

آپ نے فرمایا: ”تم لوگ جس امر کا انتظار کر رہے ہو وہ اُس وقت تک نہ دیکھ سکو گے جب تک کہ تم لوگ اُن بے جان بکروں کے مانند نہ جاؤ کہ شیر جس پر چاہے پنجہ مار دے جب تک تم میں کوئی ہنر و شرف نہ رہ جائے کہ جس سے تم ترقی کرو، جب تک تم میں کوئی ایسی مرکزی شخصیت نہ ہو کہ تم اس کی طرف اپنے امور میں رجوع کرو۔“ (کافی)

(۱۵۱) دنیا کا برا حال

عذہ نے سہل سے، اُنھوں نے موسیٰ بن عرقیل سے، اُنھوں نے ابو شعیبہ جاثلی سے، اُنھوں نے عبداللہ بن سلیمان سے، اُنھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُظْرَفُ فِيهِ الْفَاجِرُ وَيُقَرَّبُ فِيهِ

الْمَاجِنُ وَيُضْعَفُ فِيهِ الْمُنْصَفُ“

قال فقيل له: ”متى ذاك يا امير المؤمنين؟“

فقال: ”اِذَا اتَّخَذْتَ الْاِمَانَةَ مَغْنَمًا وَالزَّكَاةَ مَغْرَمًا وَالْعِبَادَةَ

اِسْتِطَالَةً وَالصَّلَاةَ مَنًّا“

قال فقيل له: ”متى ذاك يا امير المؤمنين؟“

فقال: ”اِذَا تَسَلَّطَنَ النِّسَاءُ وَتَسَلَّطَنَ الْاِمَاءُ وَامْرَأَتُ الْبَيْتِ

”لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں ناسق و فاجر کو اچھا سمجھا جائے گا

بے حیا و بے شرم کو تقرب نصیب ہوگا، منصف مزاج کو کمزور سمجھا جائے گا۔“

آپ سے عرض کیا گیا: ”یا امیر المومنین! ایسا کب ہوگا؟“

آپ نے فرمایا: جب دوسرے کی امانت کو مالی غنیمت، زکوٰۃ کو نقصان، عبادت کو بے عزت

اور لامائل رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو احسان سمجھ لیا جائیگا۔“

عرض کیا گیا: یہ سب کب ہوگا؟ یا امیر المومنین!

آپ نے فرمایا: جب عورتوں اور کینڑوں کا قسط ہوگا، جب کسین بچوں کو امیر و حاکم بنایا

جائے گا۔“

(۱۵۲) ایک بد صورت اعرابی کی لشکر کشی

عذہ نے سہل سے، سہل نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمد بن منصور

خراسانی سے، اُنھوں نے علی بن سوید اور محمد بن یحییٰ سے، اُنھوں نے محمد بن حسین سے، اُنھوں

نے ابن بزیع سے، اُنھوں نے اپنے چچا حمزہ سے، اُنھوں نے علی بن بن سوید اور حسن بن محمد

سے، اُنھوں نے محمد بن احمد نہدی سے، اُنھوں نے اسماعیل بن مہران سے، اُنھوں نے محمد بن منصور

سے، اُنھوں نے علی بن سوید سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت ابوالحسن امام موسیٰ کاظم کو ملکہ

آپ قید خانے میں تھے خط لکھا اور آپ سے چند مسائل دریافت کیے، آپ نے اُس کے جوابات دیے اُن میں سے ایک یہ بھی تھا:

”اِذَا رَأَيْتَ الْمَشْوَءَ الْاَعْرَابِيَّ فِي جُفْلٍ جَرَّارٍ فَانْتَظِرْ فُرْجَكَ

وَلِشَيْعَتِكَ الْمَوْمِنِينَ، وَاِذَا انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَارْفَعْ بَصْرَكَ

اِلَى السَّمَاءِ وَانْظُرْ مَا فَعَلَ اللهُ عَنَّا وَجَلَّ بِالْمَوْمِنِينَ، فَقَدْ

فَسَّرْتَ لَكَ جَمَلًا جَمَلًا، وَصَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الْاِخْيَارِ“

ترجمہ: ”جب تم ایک بد صورت اعرابی کو ایک لشکر جراری میں دیکھو تو اُس وقت اپنے

لیے اور اپنے مومنین شیعوں کے لیے فرج و کشادگی کا انتظار کرو۔ اور جب

آفتاب کو گہن لگے تو اپنی نگاہ اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھو کہ اللہ عز و جل

نے مومنین کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں نے یہ بات تم کو مجملًا بتادی ہے۔ اور اللہ

محرم اور ان کی آلِ اخیار پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔“

(کافی)

(۱۵۳) امام مہدی سفیانی کو قتل کریں گے

حمید بن زیاد نے عبید اللہ دہقان سے، عبید اللہ نے طاہری سے، طاہری نے

محمد بن زیاد سے، محمد نے ابان سے، ابان نے صباح بن سیاہ سے، صباح نے ابن خنیس سے

اور ابن خنیس روایت کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ عبداللہ بن نعیم اور سید و غیرہ کے بہت سے خطوط

دیکھ کر حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ یہ اس وقت کی بات ہے

جب (ابو مسلم خراسانی کا) سیاہ پوش لشکر اولادِ بنی عباس کے ظہور سے پہلے ظاہر ہوا تھا۔ آپ نے

ان خطوط کو زمین پر پھینک دیا، اس میں تحریر تھا کہ ہم لوگ اس محلے میں آپ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قال: ”اَفْتُ مَا اَنَا لَهُوْلَاوْا بِاِمَامٍ اَمَّا يَعْلَمُونَ اَنَّهُ اَتَمَّا

يَقْتُلُ السَّفِيَانِيَّ“

آپ نے فرمایا: ”افسوس افسوس، میں ان لوگوں کا امام نہیں، کیا ان لوگوں کو نہیں معلوم

کہ وہ (صاحب امر) سفیانی کو قتل کرے گا۔“

(کافی ۲)

(۱۵۴) امام مہدی، امام حسین کی نویں پشت میں ہونگے

جابر ابن عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

”مَتَامُ مَهْدِيْ هَذِهِ الْاُمَّةُ اِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرَجًا وَمَوْجًا“

وتظاهرت الفتن وتقطعت السبل وأغار بعضهم على بعض
فلما كبر يوحنا صغيراً ولا صغیر یوکر کبیراً، فیبعث الله
عنه ذلک مہدیاً، التامع من صلب الحسین یفتح حصون
الفسالة وقلوباً غفلاً یقوم فی الدین فی آخر الزمان کما
قمت به فی اول الزمان ومیل الأرض عدل کما ملئت جوراً“
آپ نے فرمایا: اس امت کا مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا۔ جب ساری دنیا ہرج و مرج
میں مبتلا ہوگی، ہر طرف فتنے سر اٹھائیں گے، ہر جانب رہزنی کا دور ہوگا
ایک دوسرے پر ڈاکہ زنی کرے گا، نہ بڑا چھوٹے پر مہربانی کرے گا اور
نہ چھوٹا بڑے کی توقیر کرے گا، تو اللہ تعالیٰ ہم میں سے ایک مہدی کو بھیجے گا
جو نسل حسین میں نویں پشت میں ہوگا۔ وہ گمراہی کے قلعوں اور غافل دلوں
کو فتح کرے گا۔ اور وہ دین کو آخر زمانہ میں اسی طرح قائم کرے گا جس طرح
ابتدائی زمانے میں قائم ہوا تھا اور زمین کو عدل و انصاف سے اسی طرح بھر دیگا
جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (کفایہ)

از خطبہ لؤلؤ امیر المومنین ۴

(۱۵۵)

علیقہ بن قیس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ امیر المومنین علیؑ کلام ہم لوگوں کو مبرکوفہ
سے ایک خطبہ دیا جو ”خطبہ لؤلؤ“ کے نام سے مشہور ہے۔ اس خطبہ میں جہاں آپ نے اور بہت سی باتیں
فرمائیں، وہاں آخر میں یہ بھی ارشاد فرمایا:

”أَوَّافٍ طَاعِنٍ غَنٍ قَوِيٍّ وَمُنْطَلِقٍ إِلَى الْغَيْبِ فَارْتَقِبُوا
الْفِتْنَةَ الْأُمَوِيَّةَ وَالْمَمْلَكَةَ الْكُسْرَوِيَّةَ وَإِمَامَةَ مَا أَحْيَاهُ
اللَّهُ وَإِحْيَاءَ مَا آمَنَهُ اللَّهُ وَاتَّخِذُوا صَوَامِعَكُمْ بِسُوءِ تَكْمٍ
وَعُضُوا عَلَى مِثْلِ جَمْرِ الْغَضَا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا فَذَكَرَهُ
أَكْبَرُ لَوْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ“

ثُمَّ قَالَ: وَتَبْنِي مَدِينَةَ يُقَالُ لَهَا الزُّورَاءُ بَيْنَ دَجْلَةَ وَدَجِيلَ وَ
انْفِرَاتٍ، فَلَوْ رَأَيْتُمْ هَا مُشْتَدَّةً بِالْجَصِّ وَالْأَجْرِ مِنْ خَرْقَةٍ
بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَاللَّازُورِدِ وَالْمُرْمَرِ وَالرُّخَامِ وَالْأَبْوَابِ
الْعَاجِ، وَالْخَيْوَرِ وَالْقَبَابِ وَالسَّارَاتِ -

وقد عليت بالسجاج والعرعر والسنوبر والشب و
شيدات بالقصور وتوالت عليها ملك بنى شيصان (شیطان)
اربعة وعشرون ملكاً، فيسرف السجاج والمقلان والجرج
والخمرىع والمنظر والموت، والتظار والكيش والمهور
والعتار والمصطلم والمستصعب والعلام والرهبان و
الخليع والسيار والمترون والكديد والاكثب المسن
والاكتب والوسيم والصيلا والعيونق۔

وتعمل القبة الغبراء ذات الفلاة الحمراء وفي عقبها
قائما بحق يسفر عن وجهه بين الاقالير كالقمر المضي
بين الكواكب الدرية۔

أَوَّافٍ لَخُرُوجِهِ عِلَامَاتُ عَشْرَةِ أَوَّلِهَا طُلُوعُ الْكُوكَبِ
ذِي الذَّنَبِ وَيُقَارَبُ مِنَ الْحَادِي وَيَقَعُ فِيهِ هَرَجٌ وَمَرَجٌ
وَشَغَبٌ وَتِلْكَ عِلَامَاتُ الْخَصْبِ -

ومن العلامة إلى العلامة عجب، فاذا انقضت العلامات
العشرة إذ ذلک ینظر القمر الزهر وتنت كلمة الاخلاص
لله على التوحيد “ (کفایہ)

ترجمہ: ”آگاہ ہو جاؤ، میں غنقریب کوچ کرنے والا اور پردے میں جانے والا ہوں اب
تم اسکی امیر کہو کہ بنی امیہ کے فتنے ہوں گے کسری جیسی سلطنت ہوگی جس چیز
کو اللہ نے زندہ کیا ہے، وہ مردہ کر دی جائے گی اور جسے اللہ نے مردہ کیا ہے وہ
زندہ کی جائے گی۔ اب اپنے گھروں کو اپنا عبادت خانہ بنالینا اور دانتوں انگاسے
چبانا اور بہت زیادہ اللہ کا ذکر کرتے رہنا، اس لیے کہ اللہ کا ذکر بہت عظمت والی
چیز ہے اگر تم سمجھ لو۔

پھر فرمایا: دیکھنا دجلہ و دجیل و فرات کے درمیان مقام زوراء پر ایک شہر آباد ہوگا۔
کاش تم دیکھتے کہ اس میں ایسے پختہ مکانات ہوں گے جو اینٹ اور چٹان سے بنے
ہوں گے جن کو سونے چاندی، لاجورد، سنگ مرمر، سنگ رخام سے زینت دی
گئی ہوگی، اس میں ہاتھی دانت کے دروازے ہوں گے نیچے اور چٹان اور رخام کے
پردے ہوں گے۔

ان میں ساگون و سرو اور صنوبر ہیں، اس میں بہت سے قمر ہیں اور بنی
شیمیان (شیطان) کے چوبیس سلاطین اس کے والی ہوں گے جن کے یہ نام ہیں:
سفاح، مقلاص و جوج و خدوع و منظر و موت و نظار و کبش و ہتور،
و غنار و مصطم، و مستعصب، و علام و ربانی و طلیح و سیار و مزف و
کدیہ و اکتب، و مسرف، و الکلب، و وسیم و صیلام و عینوق۔
اور ایک خاکستری رنگ کا تہ سرخ صحر میں تعمیر کیا جائے گا جس کے
عقب میں قائم ہوں گے جن کا چہرہ اس طرح چمکتا ہوگا جیسے ستاروں کے
درمیان چاند۔

اور آگاہ رہو کہ اس کے ظہور کی دس علامات ہیں۔ سب سے پہلے
وہ راستہ طلع ہوگا اس کے بعد عجیب سے عجیب تر علاماتیں ظاہر ہوں گی
یہاں تک کہ دس علامات ظاہر ہو چکیں گی، تب وہ چمکتا ہوا چاند (امام قائم)ؑ
نمودار ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کا کلمہ توحید امام کو پہنچے گا۔ (کنایہ)

مطلع فجر اور مطلع آفتاب ایک ہی ہوتا ہے

(۱۵۷)

سالم ابی خدیجہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی
سالم کا بیان ہے کہ ایک شخص نے آپ سے یہ سوال کیا تھا اور میں بھی سن رہا تھا۔ آپ اس کا جواب دے
رہے تھے۔ سائل نے عرض کیا کہ میں فجر کی نماز پڑھنے کے بعد بقدر واجب ذکر الہی کرتا ہوں پھر چاہتا
ہوں کہ لیٹ رہوں اور طلوع آفتاب سے پہلے سو رہوں مگر میں اس کو ناپسند کرتا ہوں۔
آپ نے فرمایا: یہ کیوں؟

اس نے عرض کیا: اس لیے کہ کہیں آفتاب اپنے مطلع کو چھوڑ کر کسی دوسرے مطلع سے طالع نہ ہو جائے
آپ نے فرمایا: نہیں اس میں کوئی ابہام نہیں ہے۔ دیکھو! جس جگہ سے فجر طلع ہوتی ہے وہیں
سے آفتاب بھی طالع ہوگا۔ لہذا جب تم ذکر الہی کر چکو تو اب تمہارے سورہے میں
کوئی حرج نہیں۔

قول امام کا عری متن یہ ہے:

”لیس بذالک خفاء، انظر من حیث یطلع الفجر، فمن ثم
تطلع الشمس، لیس علیک من حرج ان تنام اذا کنت قد
ذکرت اللہ“ (تہذیب عبادۃ اللہ ص ۲۶۷ - اور استبصار جلد ۱ ص ۱۷۷)

پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے

(۱۵۸)

علی بن بابویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن احمد سے،
صفوان بن یحییٰ نے محمد بن عمار سے، انھوں نے ابی عبیدہ خدری سے روایت
کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ظہور صاحب الامر
کے بارے میں دریافت کیا کہ یہ کب ہوگا؟

قال ۴ ”ان كنته تؤملون ان یحییکم من وجه فلا تنکروندہ“
آپ نے فرمایا: جب تم لوگوں کو یہ امید ہے کہ وہ بہر صورت آئے گا تو پھر پریشان ہونے
کی کیا بات ہے؟ (کتاب اللامۃ و التبعہ)

○ قرب قیامت میں چند امراض

ہارون بن موسیٰ نے محمد بن موسیٰ سے، انھوں نے محمد بن علی بن خلث سے، انھوں نے
موسیٰ بن ابراہیم سے، انھوں نے حضرت امام موسیٰ بن امام جعفر صادقؑ سے، اور آپ نے اپنے
پدر بزرگوار سے، اور ان جناب نے اپنے آبا کے کرام سے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”ظہور البواسیر و موت الفجاءة و العذاب من اقتراب الساعة“
”قرب قیامت میں مرض بواسیر و مرگ مفاجات اور عذاب ظاہر ہونگے“

(کتاب اللامۃ و التبعہ)

حکومت بنی عباس کے بعد ہی فرج

اور کشادگی کا زمانہ آئے گا۔ ۴

(۱۵۸)

کتاب الملاحم بطاعتی میں ابویصر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کہیں بالاتر ہے کہ وہ زمین کو بغیر امام عادل کے چھوڑ
دے تو میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر قرآن، کوئی ایسی بات تو بتائیں جس سے دل کو سکون ہو۔

قال ۴ ”یا ابا محمد! لیس یرى امۃ محمد فرجاً ابداً مادام لولہ

بنی فلان ملک حتی ینقرض ملکہم فاذا انقرض ملکہم

اتاج اللہ لامۃ محمد پرچم مٹا اهل البيت یشیر بالتقی و یعل

بالهدی ولا یأخذ فی حکمہ الرشاش

وَاللّٰهُ اِنِّیْ لَا اَعْرِفُهٗ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ اَبِیْهِ ، ثُمَّ یَا تِنَا الْخَلِیْفَ
الْقَصْرَ ، ذُو الْخَالِ وَالشَّامَتِیْنَ الْقَائِدَ الْعَادِلَ ، الْحَافِظَ
لِمَا اسْتَوْعَیْجَلُهَا عَدْلًا وَتَسْطَاكُمَا مَلَاَ الْفَجَارَ حُجْرًا
وَوَلَّعْمًا ۔“ (اقبال الاعمال)

آپ نے فرمایا ”اے ابو محمد! انت محمد کو اُس وقت تک فرج و کشادگی نصیب نہ ہوگی جب تک کہ نبی شدان کی حکومت ختم نہیں ہو جاتی۔ جب ان کی حکومت ختم ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ انت محمد کو ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا شخص عطا کرے گا جو متقی ہوگا، عادل بہ ہدایت ہوگا اور رشوت ستانی نہیں کرے گا۔

اور خدا کی قسم، میں اس کا اور اس کے والد کا نام ہی جانتا ہوں۔ پھر اس کے بعد ایک شخص آئے گا جو گداز بدن، میانہ قدر ہوگا اس کے زحار پر تل ہوگا، درش پر زلفیں ہوں گی۔ وہ تمام (انبیاء کی) امانتوں کا محافظ ہوگا اور زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دے گا جس طرح ظالموں اور فاجروں نے اُسے ظلم و جود سے بھر رکھا ہوگا۔“

شام میں تین جھنڈوں کا اجتماع

(۱۵۹)

سید علی بن عبد الحمید کی کتاب ”سرور اہل ایمان“ میں مرقوم ہے کہ جابر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال ۴: وَاَلْزَمَ الْاَرْضَ وَلَا تَحْرُكْ بَدَنًا اَوْ لَا يَجْلُو حَتّٰی تَرٰی عِلَامَاتِ اَذْكُرَهَا لَكَ ، وَمَا اَرَاكَ تَدْرِكَ ذٰلِكَ ، اَخْتِلَافٌ بَيْنَ الْعِبَادِ وَمَنَادِ بِنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ وَخَسَفٌ فِي قَرْيَةٍ مِنْ قَرْيِ الشَّامِ بِالْجَابِيَةِ وَنَزُولُ التُّرْكِ الْجَوِيَّةِ وَنَزُولُ الزُّوْمِ الزَّمَلَةِ وَاخْتِلَافٌ كَثِيرٌ عِنْدَ ذٰلِكَ فِي كُلِّ اَرْضٍ حَتّٰی تَخْرِبَ الشَّامَ وَبِكَوْنِ سَبَبِ ذٰلِكَ اجْتِمَاعُ ثَلَاثِ رَايَاتٍ فِيْهِ : رَايَةُ الْاَصْحَبِ وَرَايَةُ الْاَبْقَعِ وَرَايَةُ السِّفْيَانِيَّةِ ۔

آپ نے فرمایا: ”تم بالکل ہاتھ پاؤں نہ ہلاؤ، زمین پکڑے رہو جب تک وہ علامات ظاہر نہ ہو جائیں جنہیں میں بیان کرتا ہوں، اگرچہ مجھے نظر نہیں آتا کہ تم اُس وقت تک رہو گے: ہندوں میں اختلاف، آسمان سے منادی کی ندا، شام کے ایک قریہ ”جابیہ“ کا زمین

میں دھنس جانا، ترک کا جزیرہ میں وارد ہونا، رومیوں کا رملہ میں نازل ہونا اور اُس وقت ساری روئے زمین پر اختلاف ہی اختلاف، اور ملک شام کی بربادی اور اس کا سبب یہ کہ وہاں تین جھنڈے جمع ہو جائیں گے۔ اصہب کا جھنڈا، ابقع کا جھنڈا اور سفیانی جھنڈا۔“ (سرور اہل ایمان)

شام میں تین جھنڈوں سے ڈرو

(۱۶۰)

برید نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا:

قال ۴: ”یا برید! اتق جمع الاصب“

قلت: وما الاصب؟

قال ۴: ”الابقع“

قلت: وما الابقع؟

قال ۴: ”الابریص، واتق السفیانی واتق الشریذین من ولد فلان یاتینا“

مکة، یقسمان بہا الاموال یتشبہان بالقائم علیہ السلام واتق

الشذاذ من آل محمد“

قلت: ویرید بالشذاذ الزیدیة لضعف مقاتلہم واما کونہم

من آل محمد لاشہد من بنی فاطمة۔“

ترجمہ: ”اے برید! اصہب کے اجتماع سے ڈرتے رہنا۔

میں عرض کیا: اصہب کیا ہے؟

فرمایا: ابقع

میں عرض کیا: ابقع سے بھی واقف نہیں ہوں۔؟

فرمایا: ”ابریص اور سفیانی سے بھی ڈرنا۔ فلان کی اولاد میں ان دونوں سے ڈرنا جو گھر

سے نکلے ہوئے ہیں وہ مکہ میں آئیں گے اور وہاں اموال تقسیم کر کے امام قائم ہو

سے مشابہت کی کوشش کریں گے اور اُس شخص سے بھی ڈرنا جو آل محمد میں سے ہوگا مگر

ان سے کنارہ کش ہو گیا ہے۔

(غالباً اس سے آپ کی مراد زیدیہ ہیں جو آل محمد میں سے شمار ہوتے ہیں اس لئے کہ اولاد ظاہر ہیں)

حضرت محمد حنفیہ سے روایت

(۱۶۱)

باسناد احمد بن عمر بن مسلم نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو جبار و دے انھوں نے محمد بن بشر سمرانی سے روایت کی ہے محمد بن بشر سمرانی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت محمد بن حنفیہ سے عرض کیا: میں آپ پر قربان، میں نے سنا ہے کہ آل جعفر کا بھی ایک جند ہوا اور آل فلان کا بھی ایک جند ہوا۔ کیا اس سے متعلق آپ کو بھی کچھ معلوم ہے؟

قال: "أما راية بني جعفر فليست بشيء وإنما راية بني فلان (فان) لهم مدكاً يقرؤون فيه البعید وبعدهون فيه القريب عسر ليس فيهم لیسر تصيبهم فيه فزعات ورعدات كل ذلك ينجلي عنهم كما ينجلي السحاب حتى اذا آمنوا واطمأنوا وطمأنوا ملأهم لا يزل فيصير فيهم صيحة فلم يبق لهم راج يجمعهم

ولاداع يسعهم، وذلك قوله تعالى: "وَحَتَّىٰ إِذَا أَخَذَتِ الْأَرْضُ زُخْرُفَهَا وَازِيدَتْ وَكُنَتْ أَهْلَهَا أَتَقَمُّ قَدَرُوتٍ عَلَيْنَا أَتَاهَا أَمْرُنَا لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَجَعَلْنَاهَا حَصِيدًا كَأَن لَّمْ تَغْنَبْ بِالْأَمْسِ كَذَلِكَ نَفْصِلُ الْآيَاتِ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ" (سورة يونس آیت ۶۲)

(ترجمہ روایت)

فرمایا: "آل جعفر کا جند تو کسی شام میں نہیں، ہاں بنی فلان کا جند" تو وہ حکومت کریگا اور اس حکومت میں نزدیک کے لوگ دور اور بعید کے لوگ قریب کیے جائیں گے ان لوگوں پر بڑی سختی ہوگی، نرمی کا نام بھی نہ ہوگا۔ اس میں ان لوگوں کو گرہ اور چمک کا بھی سامنا ہوگا، مگر یہ سب بادل کی طرح چھٹ جائیں گے اور جب ان کو ہر طرح سے اطمینان ہوگا اور وہ یہ سمجھیں گے کہ اب ہماری حکومت کو زوال نہیں تو ان سے اندر ایک آواز بلند ہوگی جس کو وجہ سے نہ ان میں کوئی گتہ بان باقی رہے گا جو سب کو جمع کرے گا اور نہ کوئی ایسا پکارنے والا ہوگا جس کی بات سُنیں۔ اور اسی سے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"ترجمہ بیت: "و حتی کہ زمین نے اپنے زلزلات اُخذ کر لیے اور زمین ہوگی اور اہل زمین گمان کیا کہ بلاشبہ اس پر فساد ہے، ناگہان ہمارا اہذاب، حکم کسی رات یا کسی دن کو آپہنچا پس ہم نے اسے اس طرح

کاٹ ڈالا جیسے کہ وہ گل تھی ہی نہیں، ہم اپنی آیتوں کو اس طرح تفصیل سے بیان کرتے ہیں، ان لوگوں کے واسطے جو غور و فکر کرنے والے ہیں۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، کیا اس کے لیے کوئی وقت مقرر ہے؟

فرمایا: نہیں، اس لیے کہ اللہ کا علم وقت مقرر کرنے والوں پر غالب ہے۔ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے تیس دن کا وعدہ کیا، مگر اس میں دس دن کا مزید اضافہ فرمایا اور یہ بات نہ حضرت موسیٰ کو بتائی اور نہ بنی اسرائیل کو۔ جب تیس دن پورے ہو گئے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ موسیٰ نے ہمیں دھوکا دیا اور انھوں نے گویا سالہ کی پرستش شروع کر دی۔ (اس لیے کوئی وقت مقرر نہیں بتایا جاسکتا)۔

ترقال: "ولاكن اذا كثرت الحاجه والفاقة في الناس، واستمر بعضهم بعضاً فغند ذلك توقعوا امر الله صباحاً ومساءً"

ترجمہ: "لیکن جب لوگوں کی حاجات میں کثرت اور فقر و فاقہ میں زیادتی ہو جائے اور اور بعض بعض سے انکار کرے تو اس وقت توقع رکھو کہ امر الہی صبح یا شام آیا ہی چاہتا ہے۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، فقر و فاقہ تو میں سمجھ گیا، مگر انکار کی بات سمجھ میں نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا: "ایک شخص اپنے دوست کے پاس کسی ضرورت کے لیے جائے تو اس کا دوست اس سے اس طرح بات نہیں کریگا جس طرح پہلے کرتا تھا بلکہ اب اس کا لہجہ بدلا ہوا ہوگا۔"

○ سفیانی انھیں گھاس کی طرح کاٹ ڈالے گا

انھیں اسناد کے ساتھ عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد ازدی سے، انھوں نے سیر سے روایت کی ہے اور سیر نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "یا سیر! الزم بیتک وکن حلساً من احلاسہ واسکن ماسکن اللیل والنهار فاذا بلغ ان السفیانی قد خرج فارحل الینا ولوعی رجلك"

قلت: جعلت فداک هل قبل ذلک شیء؟

قال: "نعم، (و اشار بیدہ بثلاث اصابعه الى الشام)

وقال: "ثلاث رايات، راية حسنية و راية أموية و راية قيسية"

فیناھم (علی ذلك) اذ قد خرج السفیان فی حصدھم
حصد الزرع ما رأیت مثله قط

آپ نے فرمایا: ”اے سدری تم اپنے گھر میں بیٹھے رہو اور (اس طرح) جیسے رہو (جس طرح یہ ہیں
اور آسمان جیسے ہوئے اور ساکن ہیں)۔ اور جب تمہیں سفیان سے خروج کی خبر
پہنچے تو فوراً ہمارے پاس پہنچو خواہ تم کو پاسیادہ چل کر ہی پہنچنا پڑے۔

میں نے عرض کیا، میں آپ پر قربان، کیا اس سے پہلے بھی کچھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ”ہاں“

پھر انہی تین انگلیوں سے شام کی طرف اشارہ کیا اور۔۔۔

فرمایا: ”تین جھنڈے ہوں گے، حسنی جھنڈا، اموی جھنڈا اور قیسیہ جھنڈا۔ ابھی
یہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ سفیان سے خروج کرے گا اور ان لوگوں (تینوں) کو
گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دے گا۔“ (روضة الکافی ص ۲۱۲)

۱۶۲) حیرہ اور کوفہ کے درمیان قتل عام

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: ”یا جابر! لا یظہر القاتل حتی یشمل اهل البلاد فتنة یطلبون
منہا المخرج، فلا یجدونہ، فیکون ذلک بین الحیرة و
الکوفة، قتلہم فیہا علی السری وینادی مناد من السماء: ”
آپ نے فرمایا: ”اے جابر! امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت ہوگا جب حیرہ و کوفہ
کے درمیان اہل بلاد فتنوں میں گھرے ہوئے ہوں گے اور اس سے نکلنے کی
راہ تلاش کرتے ہوں گے اور ان کے مقتولین ندی کے کنارے پڑے ہونگے
کہ اتنے میں آسمان سے ایک منادی نرا دے گا۔“

۱۶۳) سفیان اور اولاد شیخ کا خروج

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل روایت
منقول ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ:

”لا یکون ذلک حتی یشیخ خارج من الی سفیان یملک
تسعة اشھر کحمل المرأة، ولا یکون حتی یشیخ من ولد الشیخ

فیسیر حتی یقتل ببطن النجف۔ فواللہ کأنی انظر الی
رماحہم و سیوفہم و امتعتہم الی حائط من حیطان
النجف، یوم الاثنين، و یستشهد یوم الاربعاء۔“

آپ نے فرمایا: ”ظہور امام قائم م۔۔۔ اس وقت ہوگا جب آل ابی سفیان میں سے ایک
خروج کرنے والا نواہ، عورت کے مدت حمل کے برابر، حکومت کر لے گا۔ اور
یہ اس وقت ہوگا جب اولاد شیخ میں سے ایک شخص خروج کرے گا اور نجف کے
درمیان قتل کر دیا جائے گا۔ خدا کی قسم گویا میں ان کے نیزوں، تلواروں اور
ان کے سارے سامانوں کو نجف کے ایک باغ میں دیکھ رہا ہوں۔ یہ دن پیر
(دوشنبہ) کا ہوگا اور وہ چہار شنبہ (بدھ) کو قتل کر دیا جائے گا۔“

۱۶۴) اسوقت جائے امن مکہ ہوگا

ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام
کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا کہ:

”اذا سمعتم باخلاف الشام فیما بینہما فالسرب من الشام فان

القتل بہا والفتنة

قلت: الی اعی البلاد؟

فقال: الی مکة فانہا خیر بلاد یرہب الناس الیہا

قلت: فاکونہ؟

قال: الکونہ ما ذال یلقون؟ یقتل الرجال الا شامٹ و لکن

الویل لمن کان فی اطرافہا، ما ذال یمر علیہم من اذی بہم

وتسبی بہا رجال ونساء و احسنہم حالاً من یعبء الغرات

ومن لا یکون شہداً لہا۔ قال: فما تری فی مکان سوادھا؟

فقال: بیدہ یعنی لا

ثقل۔ الخرج منها خیر من المقام فیہا۔۔۔ قلت: کم یکون ذلک

قال: ساعة واحدة من نہار۔۔۔ قلت: ما حال من یخذ منہم

قال: لیس علیہم بائس اما انہم سیتقدہم اقواماً لہم عند اهل الکوفة

یومئذ قدر، اما لا یجوزون بہم الکوفة۔“

آپؐ نے فرمایا: ”جب تم سونکہ اہل شام کے درمیان باہم اختلاف پیدا ہو گیا ہے تو شام سے بھاگ نکلو۔ اس لیے کہ پھر وہاں فتنہ اور خونریزی ہوگی۔“

میں نے عرض کیا: وہاں سے بھاگ کر میں کس شہر میں جاؤں؟
آپؐ نے فرمایا: ”مکہ چلے جانا“ اس لیے کہ وہ بہترین شہر ہے لوگ بھاگ کر وہیں پناہ میں گئے

میں نے عرض کیا: اور کوفہ؟
آپؐ نے فرمایا: کوئے پر کیا افتادہ آئے گی، تمہیں معلوم ہے؟ شامیوں کے سوا وہاں کے باشندوں میں مردوں کو قتل کیا جائے گا اور اس کے اطراف میں رہنے والوں پر تو افسوس ہی افسوس ہے کہ ان کے اوپر کیا مصائب گزر جائیں گے۔ وہاں کے مرد اور عورتوں کو قیدی بنالیا جائے گا مگر سب سے اچھا وہ رہے گا جو فرات کو عبور کر کے اُس پار ہو جائے اور اس کا شاہرہ ہی نہ کرے (کہ وہاں کیا ہو رہا ہے)

میں نے عرض کیا: سواہر کوفہ کے رہنے والوں کے متعلق کیا راتے ہے؟
آپؐ نے فرمایا: وہاں قیام کرنے سے بہتر ہے کہ وہاں سے نکل جائیں۔

میں نے عرض کیا: یہ سب کتنے عرصے میں ہو جائے گا؟

آپؐ نے فرمایا: صرف دن کی ایک ساعت میں۔

میں نے عرض کیا: اور جو لوگ ان میں سے گرفتار ہوں گے ان کا کیا حشر ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ان کو کوئی گزند نہ پہنچے گی۔ اس لیے کہ ان کو وہ لوگ چھڑالیں گے جن کی قدر و منزلت اہل کوفہ کے نزدیک اُس وقت نہ ہوگی، اور انہیں گرفتار کر کے کوفہ سے باہر نہیں بچایا جائے گا۔“

عربی مہینوں کی خصوصیات

(۱۶۵)

انہیں اسناد کے ساتھ حسین بن الوعاء نے ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا:

”سألتہ عن رجب؟ قال: ذلک شہر کانت الجاہلیۃ تعظمہ
وکاذا یستونہ الشہر الاصح۔“

قلت: شعبان؟ قال: تشعبت فیہ الامور۔

قلت: رمضان؟ قال: شہر اللہ تعالیٰ وفیہ ینادی باسراء صاحبکم واسمہ

قلت: فشتوال؟ قال: فیہ یشول امر القوم۔

قلت: فذوالقعدة؟ قال: یقعدون فیہ۔

قلت: فذوالحجۃ؟ قال: ذلک شہر الدمار۔

قلت: فالحرّم؟ قال: یحرّم فیہ الحرام ویحلّ فیہ الحرام۔

قلت: صفرو ربیع؟ قال: فیہا خزی فظیع، وامر عظیم۔

قلت: جمادی؟ قال: فیہا الفتح من اولہا الی آخرہا۔

ترجمہ: ”میں نے ماہِ رجب کے متعلق دریافت کیا؟ تو فرمایا یہ وہ مہینہ ہے کہ ایامِ جاہلیت میں بھی اس کو معظم سمجھا جاتا تھا اور اہل عرب اس کو ماہِ اہم کہتے تھے (بہر اہمیت)۔
میں نے عرض کیا: اور شعبان؟ فرمایا: اس میں تمام اُمور درست ہو جاتے ہیں۔ (شاخیں پھوٹی ہیں)
میں نے عرض کیا: اور رمضان؟ فرمایا: یہ تو اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اسی میں تو تمہارے صاحبِ امر کے نام کا ان کے والد بزرگوار کے نام کے ساتھ آسمان سے اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: پھر شتوال؟ فرمایا: اس میں قوم کے کام سمٹ جاتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اور ذوالقعدہ؟ فرمایا: اس میں قوم بھیجی رہتی ہے۔

میں نے عرض کیا: ذی الحجۃ؟ آپؐ نے فرمایا: یہ خون کا مہینہ ہے (قربانی کا)

میں نے عرض کیا: اور محرم؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں حلال حرام ہوتا ہے اور حرام حلال۔

میں نے عرض کیا: اور صفرو ربیعِ اول و ربیعِ الثانی؟ فرمایا: اس میں شرم ہی شرم اور مصیبت ہی مصیبت ہے اور ایک بڑا حادثہ ہے۔

میں نے عرض کیا: اور جمادی؟ آپؐ نے فرمایا: اس میں فتح ہے اول میں بھی اور آخر میں بھی۔

جب خروجِ سفیانی ہو، تو.....

(۱۶۶)

انہیں اسناد کے ساتھ اسماعیل بن مہران سے، انہوں نے ابنِ عمرہ سے، اور انہوں نے حفصی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا کہ جب سفیانی کا خروج ہوگا تو اُس وقت ہم لوگ کیا کریں؟

قال: ”تغیب الرّجال وجوہا منہ ولیس علی العیال بأس، فاذا
ظہر علی الاکوار الخمس یعنی کور الشّام فانفروا الی صاحبکم۔“

آپؐ نے فرمایا: تم میں جتنے مرد ہیں وہ تو روپوش ہو جائیں، اور اہلِ عیال کو کوئی گزند نہیں ہوگا۔
جب وہ شام کے پانچوں علاقوں پر قبضہ کرے تو تم لوگ اپنے صاحبِ امر کے پاس چلے جانا۔“

صاحب منبر سلونی نے فرمایا...؟

(۱۶۷)

اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے کہ:

يقول للناس: سلوني قبل أن تفقدوني لا في بطرق السماء أعلم من العلماء ولبطرق الأرض أعلم من العالم، أنا يعسوب الدين

(۱) أنا يعسوب المؤمنين وإمام المتقين وديان الناس يوم الدين، أنا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والميزان، وصاحب الأعراف فليس منا إمام إلا وهو عارف بجميع أهل ولايته، وذالك قوله عز وجل:

رَأَيْتَ: ﴿إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَيكَلِّمُ قَوْمَهُمْ هَآدٍ﴾ (سورة الرعد آیت ۷)

(۲) أَلَا أَيْهَا النَّاسِ! سلوني قبل أن تفقدوني (فإن بين

جوانحي علماً جتاً فسلوني قبل أن) تشغیر پر چلے فتنہ شرقیہ و رطاً فی خطامہا بعد موتہا و حیاتہا و تشبہ نار بالخطب العزل من غروب الأرض، رافعة ذیلہا تدعو بإیلمہا لرحلہ و مثلاً، فأذا استدار الفلک، قلتم مات أو هلك، یا عی وادی سلك، فیومئذ تأویل هذه الآية: ﴿ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَا كُودًا كَثِيرًا تَقْيِيْرًا﴾ (سورة نجم اسرئیل آیت ۲)

(۳) وَلَذلك آيات وعلامات، أولهن إحصار الكوفة بالرصد

والخندق، وتخریق الروایا فی سکک الكوفة وتعطيل المساجد اربعین ليلة وكشف الهيكل وخفق رايات حول المسجد الاکبر تهتمز، القاتل والمقتول فی النار، وقتل سریع، وموت ذریع وقتل النفس الزکیة بنظر الكوفة فی سبعین، والمذبوح بین الرکن والمقام وقتل الأسقع صبراً فی بیعة الاصابم:

(۴) وخروج السفینا فی برأية حمراء أميرها رجل من بني

کلب واشئى عشر الف عنان من خيل السفینا فی يتوجه إلى

مكة والمدينة أميرها رجل من بني أمية يقال له: خزيمه

اطمرا العين الشمال على عينه ظفيرة غليظة يتشك بالرجال لا ترد له رأية حتى ينزل المدينة في دار يقال لها: دار

أبي الحسن الأومى ويبعث خيلاً في طلب رجل من آل محمد وقد اجتمع اليه ناس من الشيعة يعود إلى مكة أميرها

رجل من غطفان إذا توسط القاع الأبيض خسف بهم فلا ينجو إلا رجل يحول الله وجهه إلى قفاه لينذرهم ويكون

آية لمن خلفهم ويومئذ تأويل هذه الآية: (سورة اسبا ۵۱)

رَأَيْتَ: ﴿وَلَوْ تَرَى إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ﴾

(۵) وَيبعث مائة وثلاثين الفا إلى الكوفة وينزلون

الروحاء والفارق فيسير منها ستون الفا حتى ينزلوا الكوفة

موضع قبر هود عليه السلام بالنخيلة، فيهمجون اليهم يوم

الزينة وامير الناس جبار عنيد، يقال له: الكاهن الساحر

فيخرج من مدينة الزوراء اليهم امير في خمسة الاف من

الكنسة ويقتل على جسرهما سبعين الفا حتى تحمل ناس

من الغرات ثلاثة ايام من الدماء وتنتن الاجساد ويسبى

من الكوفة سبعون الف بكر لا يكشف عنها كفت ولا قناع

حتى يوضعن في المحامل ويذهب بهن إلى الثوبية

وهي الغرمت

ثم يخرج من الكوفة مائة الف مابين مشرك و

منافق، حتى يقدر مواد مشق لا يصد هدر عنها صاد و

هي ارم ذات العماد ويقبل رايات من شرقي الأرض

غير معلمة ليست بقطن ولا كتان ولا حرير، محتوم في

رأس القناة بخاتم السيد الاكبر يسوقها رجل من آل محمد

تظهر بالشرق، وتوجد ريحها بالمغرب كالسك الأذفر

يسير الرعب امامها بشم حتى ينزلوا الكوفة طالبين بدماء

أبائهم

(۷) فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ أَقْبَلَتْ خَيْلُ الْيَمَانِي وَالْخُرَاسَانِي
يَسْتَبِقَانِ كَأَنَّهُمَا فَرَسَانِ رَهَانِ شَعَثَ غَيْرُ جَرْدِ اصْطَلَابِ
نَوَاطِي وَأَقْدَاحِ إِذَا نَظَرْتَ أَحَدَهُمْ بِرَجُلِهِ بَاطِنُهُ فَيَقُولُ:
لَا خَيْرَ فِي مَجْلَسِنَا بَعْدَ يَوْمِنَا هَذَا اللَّهُمَّ فَاثَا التَّائِبُونَ وَ
هُمُ الْإِبْدَالُ الَّذِينَ وَصَفَهُمُ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيمِ:
” إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ “ (البقرة ۲۲۲)
وَنَظَرَ أَوْ هَدَمَ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ -

(۸) وَيُخْرِجُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ نَجْرَانَ يَسْتَجِيبُ لِلْإِمَامِ فَيَكُونُ
أَوَّلَ النَّصَارَى إِجَابَةً فِيهِمْ دَرَبِيْعَتُهُ وَيَدْفُقُ صَلِيبَهُ
فَيُخْرِجُ بِالْمَوَاتِي وَضَعْفَاءَ النَّاسِ، فَيَسِيرُونَ إِلَى النَّخِيلَةِ
بِأَعْلَامِهِمْ هَدًى نِيكُونَ مَجْمَعِ النَّاسِ جَمِيعًا فِي الْأَرْضِ كُلِّهَا
بِالْفَارُوقِ فَيَقْتُلُ يَوْمَئِذٍ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ثَلَاثَةَ
أَلْفٍ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَيَوْمَئِذٍ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ
” فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا “
خَمِيدِينَ “ (سُورَةُ الْأَنْبِيَاءِ آيَةُ ۱۵)

(۹) وَيُنَادِي مُنَادٌ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ نَاحِيَةِ الْمَشْرِقِ عِنْدَ
الْفَجْرِ: يَا أَهْلَ الْبَيْتِ اجْتَمِعُوا! وَيُنَادِي مُنَادٌ مِنْ
قَبْلِ الْمَغْرِبِ بَعْدَ مَا يَغِيبُ الشَّمْسُ: يَا أَهْلَ الْبَابِ اجْتَمِعُوا:
وَمَنْ الْغَدَّ عِنْدَ الظُّهْرِ تَتَلَوَّنَ الشَّمْسُ وَتَصْفَرُ فَتَصِيرُ
سُودَاءَ مُظْلَمَةٍ، وَيَوْمَئِذٍ يَفَرِّقُ اللَّهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ
وَتُخْرِجُ دَابَّةَ الْأَرْضِ وَتَقْبَلُ الرُّؤْمَ إِلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ عِنْدَ
كَهْفِ الْغَفِّيَةِ، فَيُبْعَثُ اللَّهُ الْغَفِّيَةَ مِنْ كَهْفِهِمْ مَعَ
كَلْبِهِمْ، مِنْهُمْ رَجُلٌ يَقَالُ لَهُ: مَلِيخَا وَأَخْرَجْمَلَاهَا وَ
هَٰذَا الشَّاهِدَانِ الْمُسْلِمَانِ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

(امیر المومنین نے فرمایا) ۔۔۔

ترجمہ روایت ”انگوٹہ! مجھ سے جو چھینا چاہتے ہو سوال کرو قبل اس کے کہ مجھے تم نہ پاسکو۔
کیونکہ مجھے آسمان کے راستوں کا تمام علم ہے اور میں زمین کے

راستوں کا تمام جانتے والوں میں سب سے بہتر جانتے والا ہوں۔ میں دین کا
یعسوب (سردار) ہوں، میں مومنوں کا یعسوب (امیر) ہوں، اور میں
مستقیوں کا امام ہوں، اور میں بروہی قیامت لوگوں کا حساب و کتاب لینے والا
ہوں، میں قاسم نادر اور خازن جنت ہوں، میں حوض کوثر کا صاحب و
مالک ہوں اور صاحب میزان ہوں، میں صاحب اعزاز ہوں اور ہم میں سے
ہر امام اپنے تمام اہل ولایت (مجتہدین) کو جاننے والا ہوگا۔ اسی کیلئے اللہ تعالیٰ
نے ارشاد فرمایا ہے۔

(ترجمہ آیت) ”اس کے سوا نہیں ہے کہ آپ ایک نذیر و تنبیہ کرنے والے ہیں اور ہر قوم
کے لیے ایک ہادی ہوا کرتا ہے۔“ (رُحْدَ آیت ۷)

(۲) آگاہ ہوئے لوگو! مجھ سے سوال کرو جو تم چاہو۔ قبل اس کے کہ تم مجھ کو
نہ پاسکو۔ اس لیے کہ میرے سینے میں علم خزانے موجود ہیں، لہذا سوال کرو مجھ
سے، قبل اس کے کہ مشرق سے ایک فتنہ اُٹھے اور خو خوار کتے کی طرح اپنی ہی
ٹانگ کو پھاڑ کھائے اور مغرب سے ایک آگ بلند ہو جو بڑی بڑی کھڑکیوں کو جلا
ڈالے اور تم جھپٹے ہی رہ جاؤ کہ ہائے وہ (صاحب امر) کہاں گئے، بلکہ آسمان
کا گردش دن بھی لائے گی کہ تم لوگ کہو گے کہ وہ (صاحب امر) یا تو مر گئے
یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے۔ اور اسی دن اس آیت کی تائید بھی تمہارے
سامنے آئے گی: (سُورَةُ بَنِي إِسْرَائِيلَ آيَةُ ۶)

(ترجمہ آیت) ”پھر ہم نے متعین اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھیر دیے
اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی اور تمہیں کثرت اولاد عطا کی“
اور اُن کے ظہور کے لیے بہت سی علامتیں ردنا ہوں گی۔ پہلی علامت
کونے کا خندق و رمد سے حصار کونے کی گلیوں میں مشکیزوں کا پھٹنا، مساجد
کا چالینس شب معطل رہنا، ہیکل و مجسمے کا انکساث، سب بڑی مسجد کے اطراف
مختلف جھنڈوں کا لہرانا، جس میں قاتل و قتلین دونوں جہنمی ہوں گے، بہت
تیزی کے ساتھ قتل اور پٹانسی کی موت ہوگی، پشت کونہ پر ستر آدمیوں میں نفس
زکیہ کا قتل، زکین و مقام کے درمیان ایک شخص کا ذبح کیا جانا، بُت خانے میں
ایک سفید سروالے کو قید کر کے قتل کرنا۔

(۴) اور سرخ جھنڈے کے ساتھ سفیانی کا خروج، جس کا سردار شکر بنی کلب

میں سے ایک شخص ہوگا اور بارہ ہزار سواروں کا ایک لشکر سفیانی کی فوج میں سے مکہ اور مدینہ روانہ ہوگا جس کا سردار بنی امیہ میں سے ایک شخص "حزمیہ" نامی ہوگا جو بائیں آنکھ سے کانٹا ہوگا اس کی آنکھ پر سخت قسم کا (آنکھ میں گہرا اور واضح قسم کا) ناخن (ناخن) ہوگا جس کے جھنڈے کو کوئی روک نہ سکے گا اور وہ مدینے میں ایک گھر میں ٹھہرے گا جس کا نام دارالاحسن اموی ہوگا۔ پھر وہ آل محمد کے ایک شخص کی تلاش میں ایک فوج کا دستہ روانہ کرے گا اور اس کے پاس شیعوں کا ایک گروہ جمع ہو جائے گا جو اسے مکہ کی طرف پلٹا دے گا اس کا سردار بنی غطفان کا ایک شخص ہوگا۔ جب وہ سفید بیابان کے وسط میں پہنچے گا تو زمین دھنس جائیگی سب کا سب دستہ اس میں سنا جائے گا سولے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اس کا بھی چہرہ پشت کی طرف مڑ جائے گا تاکہ لوگ اسے دیکھ کر ڈریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا چہرہ موڑ کر کیسی سخت سزا دی ہے۔ اور آئندہ عبرت حاصل کریں۔ اُس دن لوگوں کو اس آیت کی تاویل کا پتہ چلے گا:

ترجمہ آیت: "اور اے کاش تم دیکھتے ان (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے ہوں گے اور کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے وہ لے ڈالے جائیں گے۔" (سورۃ سبا آیت ۵۱)

(۵) اور (سفیانی) ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کو فوج بھیجے گا جو روحاء اور فاروق میں پڑاؤ ڈالے گا، اس میں سے ساٹھ ہزار فوجی کو فوج میں محمد بن حنفیہ اور علی بن ابی طالب کے پاس خیمہ زن ہوں گے، پھر لوم زینت لوگ ان پر یلغار کریں گے اور ان لوگوں کا سردار ایک جبار عنید و سرکش ہوگا جسے کامن و ساحر کہہ کر پکارا جائے گا اور وہ شہر زوراء سے اُن پر فوج کرے گا جسکے ساتھ پانچ ہزار کامن ہوں گے اور وہ وہاں کے پل پر ستر ہزار آدمیوں کو قتل کرے گا، تین دن تک دریا تے فرات خون سے رنگین رہے گا اس میں لاشیں مڑیں گی، کوئے سے ستر ہزار لڑکیاں قید کر کے محلوں میں بٹھا کر انھیں مقام ثویہ غری بیجا یا جائے گا۔

(۶) پھر کوئے سے ایک لاکھ افراد نکلیں گے جن میں مشرک و منافق سب ہی ہوں گے اور وہ دمشق پہنچیں گے، انھیں روکنے والا کوئی نہ ہوگا اور وہی ارم ذات العاد ہے۔ اور زمین کے مشرقی حصے سے کچھ جھنڈے آئیں گے جن کا

پھر ہر نہ تو سوتی ہوگا اور نہ کتان کا، نہ ریشمی۔ اس کے اوپر سید اکبر کی مہر لگی ہوگی جس کی قیادت آل محمد میں سے ایک شخص کرے گا جو مشرق سے ظاہر ہوگا۔ اس کے پھر میرے کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی وہ خوشبو مسک (مُسک) جیسی ہوگی، اُس کے آگے آگے ایک ماہ کی مسافت تک رعب و دبدبہ چلے گا اور وہ اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لینے کے لیے کوئے میں نازل اجل فرمائے گا۔ ابھی وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ خراسانی اور یامانی کا گروہ آگے بڑھے گا اور ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کی کوشش کرے گا اور جب انہیں سے ایک دیکھے گا تو کہے گا کہ اب آج کے بعد بیٹھنے میں کوئی بھلائی نہیں، پروردگار! ہم لوگ توبہ کرتے ہیں۔" اور یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں ذکر فرمایا ہے: (سورۃ البقرہ آیت ۲۲۲) کا ترجمہ:

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ توبہ کرنے والوں سے محبت رکھتا ہے اور پاک و پاکیزہ لوگوں کو پسند کرتا ہے۔" اور وہ آل محمدؐ کی فرد کے منتظر ہوں گے۔ پھر اہل بخران میں سے ایک شخص نکھے گا جو امام کی دعوت پر لبیک کہیگا اور وہ نصاریٰ میں سے پہلا شخص ہوگا جو لبیک کہیگا اور وہ اپنا کلیسا منہدم کر دیگا اور صلیب کو توڑ ڈالے گا اور موالیوں اور ضعفاء کو لبیک کہے گا اور علم ہدایت لے ہوئے خیمہ پہنچے گا اور مقام فاروق پر تمام دنیا کے انسانوں کا جمع ہوگا اور وہ آپس میں ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور اس دن تین لاکھ آدمی قتل ہوں گے، اور اُس دن اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی: (سورۃ انبیاء آیت ۱۵)

ترجمہ آیت: "پس اُن کی یہ پیکار جاری رہی، یہاں تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی (اور) بھی ہوئی را کھ بنا دیا۔" - تنویر کے ذریعے سے۔

(۹) ماہ رمضان میں صبح کے وقت مشرق سے ایک منادی ندا کرے گا: اے اہل ہدایت! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ پھر مغرب سے شام کے وقت جبکہ شفقت کی سُرخی ختم ہو جائے گی، ایک منادی ندا دیگا کہ اے اہل باطل! تم سب بھی ایک جگہ اکٹھے ہو جاؤ۔ اور اس کے دوسرے ہی دن ظہر کے وقت آفتاب رنگ بدلتے گا، پہلے زرد ہو جائے گا، پھر سیاہ اور تیسرے دن اللہ تعالیٰ حق و باطل کو جدا کر دے گا اور دابۃ الارض کا ظہور ہوگا، اور روم بڑھ کر ساحل ہند تک آجائے گا، جہاں اصحاب کہف مخدو خواب ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اصحاب کہف

کو مع ان کے کئے کے مبعوث فرمائے گا جنہیں سے ایک مرد کا نام ملیگا اور دوسرے کا نام خطاھا ہے۔ اور یہ دونوں امام قائم علیہ السلام کی امامت کو تسلیم کر لیں گے اور ان کے گواہ بنیں گے۔“ (العدد)

علامہ ظہور برایت سلمان فارسی

(۱۶۸)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ تنہا تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا یا امیر المؤمنین! آپ کی اولاد میں سے امام قائم ہم کب تشریف لائیں گے؟ یہ سنا آپ نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا: ”لَا يَظْهَرُ الْقَائِمُ حَتَّى يَكُونَ أُمُورُ الصَّبِيَّانِ، وَبُضِيعُ حَقُوقِ الرَّحْلَيْنِ، وَتَبَغَتْ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا قَتَلْتَ مَلُوكَ بَنِي الْعَبَّاسِ أَوَّلَى الْعَمَى وَالْأَلْتَبَّاسِ، أَصْحَابِ الرَّحْمَى عَنِ الْإِقْوَّاسِ بُوْجُوهَ كَالْتَرَّاسِ، وَخَرِبْتَ الْبَصْرَةَ، هُنَاكَ يَقُومُ الْقَائِمُ مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ“ (العدد)

ترجمہ ”وہ اس وقت ظہور کریں گے جب بچوں کی حکمرانی ہونے لگے اور حقوق اللہ کو ضائع کیا جائے گا، اور قرآن کو گانے کے طور پر پڑھا جائے گا، جب سلاطین بنی عباس کو قتل کیا جائے لگے گا، بصرہ برباد ہوگا، اُس وقت امام، حسین کی اولاد میں سے امام قائم کا ظہور ہوگا۔“

بہت سی علامات ظاہر ہو چکیں

(۱۶۹)

کتاب العدد میں مرقوم ہے کہ: ”قَدْ ظَهَرَ مِنَ الْعَلَامَاتِ عِدَّةٌ كَثِيرَةٌ مِثْلُ: خَرَابِ حَائِطِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَتْلِ أَهْلِ مِصْرَ امِيرِهِمْ، وَزَوَالِ مَلِكِ بَنِي الْعَبَّاسِ عَلَى يَدِ رَجُلٍ خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ مَلِكُهُمْ وَمَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ أَخْرِ مَلُوكِ بَنِي الْعَبَّاسِ، وَخَرَابِ الشَّامِ، وَمَسْأَلِ الْجِسْرِ مِثْلِي الْكَرْخِ بِبَغْدَادَ، كُلُّ ذَلِكَ فِي مَدَّةٍ بِسِيرَةِ وَانْشِقَاقِ الْفُرَاتِ وَسَيُصِلُ الْمَاءُ أَنْشَاءَ اللَّهِ إِلَى إِزْقَةِ الْكُوفَةِ.“

ترجمہ روایت: ”امام قائم کے ظہور کی جو علامات بتائی گئی ہیں اکثر ظاہر ہو چکی ہیں، مثلاً مسجد کوفہ کی دیوار کا منہدم ہونا، اہل مصر کا اپنے امیر کو قتل کرنا۔ بنی عباس کی حکومت کا ایک ایسے شخص کے ہاتھوں زوال جس نے ان کے اوپر یورش کی اور ان کی حکومت کو ختم ہی کر دیا، اور بنی عباس کے آخری بادشاہ کی موت اور شام کے علاقوں کی تباہی، محلہ کرخ (کوفہ) سے متصل جسر بغداد کا بڑھنا۔ یہ سب مختصر سی مدت ہی میں ظہور پذیر ہو گیا اور دریاے فرات میں انشقاق ہو چکا ہے انشاء اللہ اس کا پانی کونے کی گلیوں میں بھی جا پہنچے گا۔“

خروج یمانی و سفیانی

(۱۷۰)

حسین بن ابراہیم ترمذی نے محمد بن وہبان سے، انھوں نے احمد بن ابراہیم سے، انھوں نے حسن بن علی زعفرانی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے سفیانی کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: ”أَمَّا الرِّجَالُ فَتَوَارَى وَجُوهُهُمَا عَنْهُ وَأَمَّا النِّسَاءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ بَأْسٌ“ (المالشیخ)

ترجمہ ”اس وقت مرد تو روپوش ہو جائیں گے اور عورتوں کو کوئی گزند نہ پہنچے گا۔“

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ بھی روایت ہے کہ جب طالب حجت نے خروج کیا تو حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ امید ہے کہ یہ یامانی ہو آپ نے فرمایا: ”لَا، الْيَمَانِيُّ يَتَوَالَى عَلِيًّا“ و هذا يدبر أمه (نہیں، یامانی تو حضرت علی سے تولا رکھتا ہوگا اور یہ ان کا دشمن اور تبرا رکھتا ہے)

اور ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے یہ روایت بھی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:

”الْيَمَانِيُّ وَالسَّفِيَانِيُّ كَفَرَسَيَّ رَهَانٌ“

ترجمہ ”یمانی اور سفیانی کا خروج گھوڑ دوڑ کے دو گھوڑوں کی طرح (ساتھ ساتھ) ہی ہوگا۔“

دجال کو سولی دی جائے گی

(۱۶۱)

شیخ احمد بن محمد کتاب المہذب وغیرہ میں ان ہی اسناد کے ساتھ معلى بن خنيس سے روایت کی ہے کہ معلى بن خنيس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
 قال: "يوم القيامة هو اليوم الذي ينظر فيه قائلنا اهل البيت
 وولاية الامم، ويطغوه الله تعالى بالدجال فيضربه على
 كنانة الكوفة"

ترجمہ "آپ نے فرمایا: یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کے قائم و ولی امر
 ظہور کریں گے اور اللہ تعالیٰ انہیں دجال پر تیرے قطر عطا فرمائے گا اور وہ دجال
 کو کنانہ کوفہ میں سولی پر لٹکائیں گے"

ملا و اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا

(۱۶۲)

حدیث معراج میں انکشافِ امر

کتاب المحتضر میں حسن بن سیمان نے شیخ صالح ابو محمد حسن کی کتاب المعراج
 کے حوالے سے نقل کیا ہے ان ہی کی اسناد کے ساتھ صدوق سے، انھوں نے ابن ادریس سے
 انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سہیل سے، انھوں نے محمد بن آدم نسائی سے، انھوں نے اپنے
 والد آدم بن ابویاس سے، انھوں نے مبارک بن فضالہ سے، انھوں نے وہب بن منبہ سے
 مرفوعاً اور انھوں نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"انته لما عرج بي ربي جل جلاله، اتاني النداء: يا محمد!
 قلت: لبيك رب العظمة لبيك، فأوحى إلي: يا محمد! فيم
 اختصم الملاء الاعلى؟

قلت: إلهي! لا علم لي - فقال لي: يا محمد! هل اتخذت
 من الأدميين وزيراً وأخاً وصيماً من بعدك؟

قلت: إلهي! ومن اتخذ؟ تخيّر أنت لي يا إلهي!
 فأوحى إلي: يا محمد! قد اخترت لك من الأدميين علي بن أبي طالب
 قلت: إلهي! ابن عتي؟ فأوحى إلي: يا محمد! إن علياً وارثك

ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد يوم القيامة
 وصاحب حوضك، يسقي من ورد عليه من مرمي أمتك -
 ثم أوحى إلي: أتي قد أقسمت على نفسي تسأحفاً لا
 يشرب من ذلك الحوض مبخض لك ولا هل بيتك وذريتك
 الطيبين، حقاً (حقاً) أقول يا محمد! لا دخلن الجنة جميع
 أمتك إلا من أجي -

(۲) قلت: إلهي! وأحد يأجي دخول الجنة؟

فأوحى إلي: بلى يا بني -

قلت: وكيف يأجي؟

فأوحى إلي: يا محمد! اخترتك من خلقي واخترت لك وصيماً من
 بعدك وجعلته منك بمنزلة هارون من موسى إلا أنه لا
 نبوت بعدك والقيت محبته في قلبك وجعلته أباً لولدك
 فحقه بعدك على أمتك كحقوقك عليهم في حياتك فمن
 جحد حقه جحد حقك ومن أجي أن يواليه فقد أجي
 أن يبدخل الجنة -

(۳) فخررت لله عز وجل ساجداً شكراً لما أنعم عليّ

فاذا مناديني، يا محمد! ارفع رأسك، سلني أعطك

قلت: إلهي أجمع امتي من بعدى على ولاية علي بن أبي طالب

ليردوا عليّ جميعاً حوضي يوم القيامة -

(۴) فأوحى إلي: يا محمد! إني قد قضيت في عبادي

ان اخلقهم وقضائي ما من فيهم لا أهلك به من أشاء

وأهدى به من أشاء وقد أتيتك عليك من بعدك

وجعلته وزيرك وخليفتك من بعدك على أهلك و

أمتك عزيزة متى لا يبدخل الجنة من أبغضه و

عاداه وأنكر ولايته من بعدك فمن أبغضه أبغضك

ومن أبغضك أبغضني ومن عاداه فقد عاداك ومن

عاداك فقد عاداني، ومن أحبه فقد أحبك ومن

أَحَبُّكَ فَقَدْ أَحَبَّنِي۔

(۷) وَقَدْ جَعَلْتُ (لَهُ) هَذِهِ الْفَضِيلَةَ وَأَعْطَيْتُكَ أَنْ
أَخْرُجَ مِنْ صِلْبِهِ أَحَدٌ عَشْرَ مَهْدِيًّا كَقَدْحٍ مِنْ ذَرِّيَّتِكَ
مِنَ الْبَكْرِ الْبَتُولِ، أَوْ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَصِلُ خَلْفَهُ عِشْرَتِي
ابْنُ مَرْيَمَ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا
أُنْجِي بِهِ مِنَ السَّيْئَةِ وَاهْدِي بِهِ مِنَ الضَّلَالَةِ وَأُبْرِ
بِهِ الْأَعْمَى وَأَشْفِي بِهِ الْمَرِيضَ۔

(۸) قُلْتُ: إِلَهِي! فَمَتَى يَكُونُ ذَلِكَ؟
فَأَوْحَى إِلَيَّ عَزَّ وَجَلَّ: يَكُونُ ذَلِكَ إِذَا رَفَعَ الْعِلْمَ وَظَهَرَ الْجَهْلُ وَكَثُرَ
الْبَقْرَاءُ وَقَلَّ الْعَمَلُ وَكَثُرَ الْقَتْلُ (الْقَتْلُ) وَقَلَّ الْفَقَاءُ
الْبَادُونَ وَكَثُرَ فَقَاءُ الضَّلَالَةِ الْخَوْنَةُ وَكَثُرَ الشُّعْرَاءُ۔
وَاتَّخَذَ أُمَّتُكَ قُبُورَهُمْ مَسَاجِدَ وَحَدِثَ الْمَصَاحِفَ
وَزَخَرَفَتِ السَّاجِدَ وَكَثُرَ الْجُورُ وَالْفُسَادُ وَظَهَرَ الْمُنْكَرُ وَأَمْرُكَ
بِهِ وَنَهْيُكَ بِالْمَعْرُوفِ وَكَتَفَى الرِّجَالُ بِالرِّجَالِ وَالنِّسَاءُ
بِالنِّسَاءِ وَصَارَتِ الْأُمَمُ كُفْرًا وَأَوْدِيَتْهُمُ فَجْرَةٌ وَأَعْوَانُهُمْ
ظُلْمَةٌ وَذُوو الرِّأْيِ مِنْهُمْ فُسْقَةٌ۔

(۹) وَعِنْدَ (ذَلِكَ) ثَلَاثَةُ خُصُوفٍ، خُصْفٌ بِالشَّرْقِ وَخُصْفٌ
بِالْمَغْرِبِ، وَخُصْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ وَخُرَابُ الْبَصْرَةِ عَلَى يَدَيِ
رَجُلٍ مِنْ ذَرِّيَّتِكَ يَتَّبِعُهُ الرُّجُوجُ وَخُرُوجُ وَلَدٍ مِنْ وَلَدِ
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَظُهُورُ الدَّجَالِ يَخْرُجُ بِالشَّرْقِ مِنْ
سُجُوتَانِ، وَظُهُورُ السَّفِيَانِيَّ۔

(۱۰) قُلْتُ: إِلَهِي! وَمَا يَكُونُ بَعْدَ هَذِهِ مِنَ الْفِتَنِ؟
فَأَوْحَى إِلَيَّ: وَأَخْبِرْنِي بِبَلَاءِ بَنِي أُمِّيَّةَ وَفِتْنَةِ وَلَدِ عُمَيَّةَ
وَمَا هُوَ كَائِنْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، فَأَوْصَيْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَيَّةَ
حِينَ هَبَّتْ إِلَى الْأَرْضِ وَأَذَيْتُ الرِّسَالَةَ فَلِلَّهِ الْحَمْدُ
عَلَى ذَلِكَ كَمَا حَمَدَهُ النَّبِيُّونَ وَكَمَا حَمَدَهُ كُلُّ
شَيْءٍ قَبْلِي وَمَا هُوَ خَالِقُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: (ترجمہ حدیث معراج)

”جب میرا پروردگار مجھے معراج پر لے گیا تو آواز آئی تو میں نے عرض کیا:
حاضر ہوں تیری بارگاہ میں لے صاحبِ عظمت پروردگار! میں حاضر ہوں، تو اللہ تعالیٰ نے
میرے طرف وحی فرمائی: لے محمد! تمہیں معلوم ہے کہ ملاہ اعلیٰ میں کس امر پر اختلاف ہوا تھا؟
میں نے عرض کیا: پروردگار! مجھے تو اس کا علم نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: لے محمد! کیا آدمیوں میں سے اپنا کوئی وزیر، اور بھائی اور
اپنا وصی بھی منتخب و مقرر کیا ہے؟ اپنے بعد کے لیے؟

میں نے عرض کیا: پروردگار! اور لے میرے معبود! میں کس کو منتخب کروں؟
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! میں نے علی بن ابی طالب کو آدمیوں میں سے تمہارے
لیے منتخب کر دیا ہے۔

میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! کیا میرے چچا زاد (بھائی) کو؟
پس میری طرف وحی فرمائی: لے محمد! بلاشبہ تمہارے بعد علی ہی تمہارا وارث اور تمہارے
علم کا وارث اور قیامت کے دن تمہارا حامل نواہ یعنی نواہِ حمر کا اٹھانے
(اور بلند کرنے والا)، اور تمہارے حوض (کوثر) کا ساقی ہوگا۔ تمہاری اُمت
میں سے جو محمد پر ایمان لائے والا وہاں وارد ہوگا وہ (علی) اُسے آبِ کوثر سے
سیراب کرے گا۔

اور یہ بھی وحی کی گئی: (لے محمد!) میں نے اپنے نفس و ذات کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی تمہارا
(۲) دشمن، تمہارے اہل بیت کا دشمن اور تمہاری پاکیزہ ذریت کا دشمن ہوگا، وہ
اس حوض (کوثر) سے پانی نہیں پیے گا۔ اور لے محمد! میں سچ ہی کہتا
ہوں کہ تمہاری ساری اُمت کو داخل جنت کر دینا کا سوائے ان لوگوں کے جو
جنت میں داخل ہونے سے انکار کریں گے۔

(۳) میں نے عرض کیا: لے میرے معبود! بھلا کوئی جنت میں جانے سے بھی انکار کرے گا؟
وحی کی گئی میری طرف: ہاں ہاں انکار کرے گا۔
میں نے عرض کیا: کوئی کیسے انکار کرے گا؟

میری طرف وحی آئی: لے محمد! میں نے اپنے تمام بندوں اور مخلوق میں تم کو منتخب کیا اور
تمہارے بعد کے لیے تمہارا ایک بھی بھی منتخب فرمایا ہے اور اس کو
تم سے دینی نسبت و منزلت عطا فرمائی جو باروں کو تو سب سے تھی۔ سوائے اس کے

کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور میں نے اس کی محبت تمہارے دل میں ڈال دی
تمہارے فرزندوں کا اسے والد بنایا، پس تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کو
وہی حق حاصل ہوگا جو تمہیں اپنی زندگی میں اُن لوگوں کے اوپر حاصل ہے۔ اب
جو اُس کے حق سے انکار کرے گا، اُس نے گویا تمہارے حق سے انکار کیا۔ جس نے
اُس کی ولایت سے انکار کیا گویا اُس نے جنت میں جانے سے انکار کیا۔

(۴) یہ سنکر میں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لیے فوراً سرسجدے میں رکھ دیا
کہ اللہ کا یہ بہت بڑا کرم ہے۔ اتنے میں ایک مُنادی نے ندا دی کہ اے محمد! اپنے
سر کو سجدے سے اٹھا لو۔ تم مجھ سے جو مانگو گے میں عطا کروں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! میری ساری اُمت کو علی بن ابی طالب کی ولایت بخد کر دے
تاکہ یہ سب کے سب قیامت کے دن میرے پاس میرے حوضِ دُکُثر پر
وارد ہوں۔

(۵) پس وحی کی گئی میری طرف: اے محمد! میں نے اپنے بندوں کے لیے اُن کو پیدا کرنے
سے قبل ہی فیصلہ کر لیا ہے اور میرا فیصلہ اُن میں نافذ ہو کر رہے گا کہ میں جس کو
چاہوں گا اس (علیؑ) کی وجہ سے ہلاک کروں گا اور جسے چاہوں گا اس کی وجہ سے
ہدایت دوں گا۔ اور میں نے تمہارے بعد تمہارا علم اُس کو عطا فرما دیا ہے اور
اُس کو تمہارا وزیر بنایا ہے، تمہارے بعد تمہارے اہل اور تمہاری اُمت پر
اُس کو تمہارا خلیفہ مقرر فرما دیا ہے۔ اور میں نے طے کر لیا ہے کہ جو اسے بغض
اور دشمنی رکھے گا اور اس کی ولایت سے انکار کرے گا وہ جنت میں ہرگز نہ جائیگا
اور یہ سمجھ لو کہ: جس شخص نے اس (علیؑ) سے عداوت کی اُس نے گویا تم سے عداوت کی، اور
جس نے تم سے عداوت کی، گویا اُس نے مجھ سے عداوت کی۔ اور جس نے
اُس سے محبت کی اُس نے تم سے محبت کی، اور جس نے تم سے محبت کی اُس نے
مجھ سے محبت کی۔

(۶) اور میں نے اُس (علیؑ) کے لیے یہ فضیلت بھی قرار دی ہے، اور یہ کہ
اُس کے صلب سے آگیا وہ جہدی پیدا کروں گا۔ اور یہ سب کے سب تمہاری
ذریت اور بَول کی اولاد میں سے ہوں گے جن میں آخری جہدی وہ ہوگا جس کے
پچھے عیسیٰ ابن مریم نماز پڑھیں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح
بھردے گا جس طرح وہ ظلم و جبر سے بھری ہوئی ہوگی۔ میں اُس کے ذریعے سے

لوگوں کو ہلاکت سے نجات دوں گا اور گمراہی سے ہدایت کی طرف لاؤں گا، اور اس
کے ذریعے سے اندھوں کو آنکھیں اور سیاروں کو شفا بخشوں گا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے معبود! یہ کب ہوگا؟

پس میری طرف وحی آئی کہ یہ اُس وقت ہوگا جب علم دنیا سے اٹھ جائے گا، جہل چھا جائیگا
قاریوں کی کثرت ہوگی، عمل کم ہوگا، قتل زیادہ ہوگا، ہدایت کرنے والے فقہاء
کم اور گمراہ اور خیانت کرنے والے فقہاء کی کثرت ہوگی اور شعراء کی زیادتی
ہوگی۔

(۸) (یہ اُس وقت ہوگا جب) تمہاری اُمت قبروں کے اوپر مساجد تعمیر کرے گی
مصاحف (قرآن مجید) آراستہ ہوں گے، مسجدوں کی زینت و آرائش ہوگی
ظلم و فساد کی بہتات اور گناہِ علانیہ کیے جائیں گے اور تمہاری اُمت کو برائی
اور گناہ کا حکم دیا جائے گا اور انہیں نیکیوں سے روکا جائے گا، مرد پر مرد اکتفا
کریں گے اور عورت، عورت پر اکتفا کرے گی۔ امر اور حکام کا فرہوں گے
اور اُن کے حوالی و موالی فاجر ہوں گے اور اُن کے اعوان و انصار ظالم ہوں گے
اور اُن کے شیر فاستق ہوں گے۔

(۹) اس وقت تین مقامات کی زمین دھنس جائے گی۔ ایک مشرقِ کبیر
اور دوسری مغرب میں اور تیسری جزیرۃ العرب میں۔ اور تمہاری ذریت میں
سے ایک شخص کے ہاتھوں بصرہ برباد ہوگا، جس کی پیروی زُلفج کریں گے اور
اولادِ حسن میں سے ایک شخص ظہور کریگا، اور دجال ظالم ہوگا جو مشرق کی
جانب سبستان سے نکلے گا اور سفیانی خروج کرے گا۔

(۱۰) میں نے عرض کیا: میرے معبود! میرے بعد کیا فتنے رونما ہوں؟
پس مجھ پر وحی ہوئی، اور مجھے بنی اُمیہ کی آفت اور میرے چچا (عباس) کی اولاد
کے فتنے کے بارے میں بتایا گیا اور قیامت تک ہونے والے واقعات
کے متعلق بھی بتایا گیا۔ انقض جب میں مزاج سے زمین پر واپس آیا تو میں نے اپنے
ابنِ عم (حضرت علیؑ) کو اس کی وصیت و ہدایت کی اور اللہ کا پیغام اُن تک پہنچایا
میں اس بات پر اللہ کی حمد کرتا ہوں جس طرح انبیاء و اسلف نے اس کی حمد کی ہے
جس طرح مجھ نے قبل لوگوں اس کی حمد کر چکے ہیں اور جس طرح وہ تمام چیزیں جو قیامت تک
پیدا ہونے والی اُس کی حمد و تعریف کریں گی۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
 "يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَقُوبُ فِيهِ إِلَّا الْبَاحِلُ وَلَا
 يَطْرُقُ فِيهِ إِلَّا الْفَاجِرُ وَلَا يَضَعُفُ فِيهِ إِلَّا الْمُنْصَفُ
 يَعْدُونَ الصَّدَقَةَ فِيهِ غَرْمًا وَصَلَةُ الرَّحِمِ مَتَا
 الْعِبَادَةِ اسْتِطَالَةً عَلَى النَّاسِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ
 السُّلْطَانُ بِمَشُورَةِ الْأَمَاءِ وَإِمَارَةُ الصُّبَّيَّانِ وَتَدْبِيرُ
 الْخَصِيَّانِ" (منہج البلاغہ)

ترجمہ: "لوگوں پر ایک ایسا بھی زمانہ آئے گا کہ جس میں چغلی خور مقرب ہوگا، فاجر
 کو ہرشیار اور زیرک سمجھا جائے گا، انصاف پسند کو کمزور کہا جائے گا
 صدقہ دیے کو نقصان میں شمار کیا جائے گا، اعزاز کے حقوق کی ادائیگی کو
 احسان سمجھا جائے گا، عبادت لوگوں پر گراں (ناگوار) ہوگی، اس وقت
 حکومت کینروں کے مشوروں سے ہوگی، بچے امیر اور حاکم ہوں گے، خواجہ سرا
 (نامرد) انتظام حکومت سنبھالیں گے۔" (منہج البلاغہ)

بَحَارُ الْاُخْوَارِ



بَابُ

بِسْتِ وَشْتَمِ



حَالَاتِ يَوْمِ ظَهْرٍ

باب ۲۶

حالاتِ یومِ ظہور

ظہور جمعہ کے دن ہوگا

(۱)

آبی نے سعد سے، سعد نے ابنِ یزید، انھوں نے ابنِ ابوعبیر سے اور انھوں نے متعدد لوگوں سے روایت کی ہے کہ: حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”بیخرج قائلنا اهل البيت يوم الجمعة الخبز“
”ہم اہل بیت کا قاتم جمعہ کے دن ظہور و خروج کریں گے“ (الغمال)

سب پہلے حقیر جبریل بیعت کریں گے

(۲)

آبی نے محمد عطار سے، انھوں نے اشعری، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے ابنِ سنان سے، انھوں نے ابوسعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے اور بکیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے حجر الاسود اور اس رکن کے متعلق جن میں حجر الاسود لکھا ہوا ہے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”ومن ذلك الوقت يهبط الطير على القائم عليه السلام

فاول من يبايعه ذلك الطير، وهو والله جبريل والى

ذلك المقام يسند ظهروه، وهو الحجة والدليل على

القائم، وهو الشاهد لمن وافى ذلك المكان تمام الخبر

ترجمہ ”اور اسی رکن سے ایک طائر امام قائم علیہ السلام کے پاس اترے گا اور وہ

طائر سب سے پہلے ان کی بیعت کرے گا اور وہ طائر خدا کی قسم حضرت جبریلؑ

ہوں گے اور امام قائمؑ اپنی پشت کو ٹیک لگاتے ہوئے کھڑے ہوں گے

اور یہ امام قائمؑ کی حجت و دلیل ہے اور جو شخص اس کے پاس جائے گا

وہ اس کے سامنے امام قائمؑ کی گواہی دے گا۔“

(علل الشرائع)

امام عصر کی رعایا نہ ہوں گے

(۳)

حقان بن سدر نے اپنے والد سدر بن حکیم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوسعید عقیقی سے اور انھوں نے حضرت امام حسن بن علی (علیہما السلام) سے روایت کی ہے کہ:

آپ نے فرمایا: ”ما منا احد الا ويقع في عنقه بيعه لطاغية زمانه الا القائم الذي يصلي خلفه روح الله عيسى بن مريم فانه الله عز وجل يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون لاحد في عنقه بيعه اذا خرج، ذلك التامع من ولد اخي الحسين ابن سيده الاماء بطيل الله عمره في غيبته ثم يظهره بقدرته في صورة شاب ذواربعين سنة ذلك يعلم ان الله على كل شيء قدير“ (الاحتجاج)

ترجمہ: ”ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں جو اپنے زمانے کے کسی ظالم کے تحت حکومت نہ ہو، سوائے اس امام قائم کے جس کے پیچھے حضرت عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔ اللہ برتر و بزرگ اسی لیے ان کی ولادت اور ان کی ذات کو غائب رکھے گا، تاکہ وہ کسی کے زیرِ حکومت نہ رہیں۔ یہ میرے بھائی حسین کی اولاد میں سے نوین پشت میں ہوں گے اور ایک کینز (سیدۃ الاماء) کے بطن سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی فیست میں ان کی عمر کو طویل کرے گا اور جب وہ ظہور کریں گے تو دیکھنے میں معلوم ہوگا کہ یہ چالیس سال کے جوان ہیں۔ یہ اس لیے کجاں لیا جائے کہ اللہ تعالیٰ بلاشبہ ہر شے پر قادر ہے۔“ (احتجاج)

حمّ عسّی کی تفسیر اس میں

سن امام قائم پوشیدہ ہے

(۴)

احمد بن علی اور احمد بن ادریس دونوں

نے محمد بن احمد علوی سے، انھوں نے عمر کی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے سلیمان بن ساعد سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے، انھوں نے یحییٰ بن میسرہ خثعمی سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ان جناب کو فرماتے ہوئے سنا: ”(يقول ۴) (حمّ) عسّی عدد ادسنی القائم“

و "ق" جبل محیط بال دنیا من زمرد أخضر وخضرة
السماء من ذلك الجبل وعلم كل شيء في "عسق"

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "حکم عشق امام قائم علیہ السلام کے سن کے اعداد ہیں
اور "ق" ایک پہاڑ ہے جو زمرد بنز کا ہے جو ساری دنیا کو گھیر رکھوئے
ہے اور آسمان پر سبزی درحقیقت اسی پہاڑ کا عکس ہے۔ اور ہر شے کا
علم "عشق" میں مضمر ہے۔" (تفسیر علی بن ابراہیم)

۵ امام عصر بوقت ظہور جوان ہوں گے

ابن سعد نے ازدی سے روایت کی ہے اور ازدی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں اور
ابو بصیر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ عبدالعزیز
بھی تھے۔ میں نے عرض کیا: مولا!

"آنت صاحبنا؟"

فقال: (فی لصاحبکم!)

ثم: اخذ جلدہ عضدہ فمدھا:

فقال: أنا شیخ کبیر وصاحبکم شاب حدث

ترجمہ: "کیا آپ ہمارے صاحب الامر ہیں؟"

فرمایا: میں تمہارا امام ہوں۔

پھر: آپ نے اپنے بازو کی جلد پکڑی اور اسے کھینچ کر فرمایا:

دیکھو "میں بہت بوڑھا ہوں (جھڑیاں پڑی ہوئی ہیں) اور تمہارا صاحب الامر
تو جوان ہوگا۔" (قرب الاسناد)

۶ امام عصر کی حکومت چالیس سال رہے گی

زید بن وہب جبینی نے حضرت امام حسن بن علی بن ابی طالب (علیہم السلام) سے
اور آپ نے اپنے والد بزرگوار سے روایت کی ہے:

قال: "يبعث الله رجلاً في آخر الزمان وقلب من الدهر وجبل من الناس
يؤيده الله ملكاً منكته ويعصم انصاره وينصره بأياته
ويظفروا على الارض حتى يدينوا طوعاً أو كرهاً على الارض"

عدلاً وقسطاً ونوراً وبرهاناً يدين له عرض البلاد وطولها
لا يبقى كافراً إلا آمن ولا طالح إلا صلح وتصلح في ملكه
السباع، وتخرج الارض نباتها وتنزل السماء بركتها و
تظهر له الكنوز يملك ما بين الخافقين أربعين عاماً
فطوبى لمن أدرك آياته وسع كلامه۔" (کتاب الاحتجاج)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: "آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو مرکز زمانہ
اور لوگوں میں غیر معصوم ہو جس کی تائید و نصرت اللہ اپنے فرشتوں سے کریگا
اس کے انصار و مددگاروں کی حفاظت کرے گا، اپنی آیات و نشانیوں سے
اس کی مدد کرے گا اور وہ ساری روئے زمین پر غالب آئے گا، لوگ بخوشی
یا مجبوراً بہر حال دین کو قبول کریں گے، وہ زمین کو عدل و داد سے، نور و برہان
سے بھر دیگا، کوئی کافر بغیر ایمان لائے، اور بد اطوار بغیر اصلاح قبول کیے
ہوئے نہ رہے گا۔ اس کی حکومت میں درندے بھی درست ہو جائیں گے، اور
زمین اپنی ساری نباتات اُگادے گی، آسمان سے برکتیں نازل ہوں گی، زمین
کے اندر مدفون خزانے اُس پر ظاہر ہو جائیں گے اور ساری دنیا پر چالیس سال
تک حکومت کرے گا، خوش نصیب ہوگا وہ شخص جو اُس کے دور حکومت کو
پائے اور اُس کے کلام کو سنے۔" (کتاب الاحتجاج)

۷ صرف ایک شب میں اقدار قائم ہوگا

محمد بن ابراہیم بن اسحاق نے حسین بن ابراہیم بن عبد اللہ بن منصور سے، انھوں نے
محمد بن یارون ہاشمی سے، انھوں نے احمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے احمد سلیمان، دہادی سے، انھوں نے
معاویہ بن ہشام سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد بن حنفیہ سے، انھوں نے اپنے والد محمد سے، انھوں
نے اپنے والد بزرگوار حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

"المهدى من أهل البيت يصلح الله له أمرة في ليلة"

ترجمہ: "مہدی ہم اہل بیت میں سے ہوگا اللہ ایک ہی شب میں اس کا اقدار اور
اس کی حکومت قائم کر دے گا۔"

(اکمال الدین)

۸ امام زمانہ کا بوقت ظہور ارشاد ہوگا

طالقانی نے (ابن ہمام) سے، انھوں نے جعفر بن مالک سے، انھوں نے حسن ابن محمد بن سماع سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد بزرگوار حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ قَالَ: ”فَقَرِيتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُمْ قُوَّتِي“ (اشعرا آیت ۲۱)

ترجمہ روایت ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو (حضرت مویلیٰ کی طرح) یہ کہیں گے کہ ”ترجمہ آیت ”پس میں تم میں سے راہ فرار اختیار کر گیا، جب میں تم سے خوفزدہ ہو گیا تھا اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا کی اور مجھے مرسلین میں سے قرار دیا۔“

(اکمال الدینی)

۹ آپ کا ظہور آفتاب کی زیادہ روشن ہوگا

ابی اور ابن ولید نے سعد اور حمیری اور احمد بن ادریس نے ابن سب نے ابن عیسیٰ و ابو الی خطاب و محمد بن عبد الجبار اور عبد اللہ بن عامر سے، ان سب نے ابن ابی نجران سے، انھوں نے محمد بن مساور سے، انھوں نے مفصل بن عمر جعفی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے ان جناب کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اَيُّكُمْ وَالتَّوْبِيهِ اَمَّا وَاللّٰهُ لِيُغَيِّبَنَّ اَمَّاكُمْ سِنِيْنَ اَمَّا دَهْرَكُمْ وَلِيُمَحِّصَ حَتّٰى يَقَالَ مَاتَ اَوْ هَلَكَ يَٰ اَيُّ وَاِذَا سَلَكَ وَلِتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عَيُونُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَلِتَكْفَأَنَّ كَمَا تَكْفَأُ السَّفَنُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ فَلَا يَبْجُوْا اِلَّا مِنْ اِخْذِ اللّٰهِ مِثْقَالَ وَكُتُبٍ فِيْ قَلْبِهِ الْاِيْمَانُ وَابْدَءَ بِرُوحٍ مِنْهُ وَلِتَرْفَعَنَّ اِثْنَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً لَا يَدْرِي اَيُّهُنَّ اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّ“

قال: فَبَكَيْتُ:

فَقَالَ لِيْ: مَا يَبْكِيْكَ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ؟

فَقُلْتُ: وَكَيْفَ لَا اَبْكِيْ وَانْتَ تَقُوْلُ تَرْفَعُ اِثْنَا عَشْرَةَ رَايَةً مُّشْتَبِهَةً

لَا يَدْرِي اَيُّهُنَّ اَيُّهُنَّ مِنْ اَيُّ؟ فَبَكَيْتُ تَصْنَعُ؟

قال: فنظروا الى شمس داخلية في الصفة

فَقَالَ: يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ تَرٰى هَذِهِ الشَّمْسُ؟

قُلْتُ: نَعَمْ.

قَالَ: ”وَاللّٰهُ لَا مَرْنَا اَبِيْنَ مِنْ هَذِهِ الشَّمْسِ“

ترجمہ: فرمایا ”دیکھو! اس بات کو مشہور نہ کرنا۔ خدا کی قسم تمہارا امام قائم ۴ برسوں تک غیب کے

پر رہے ہیں پورے ۴ برس کا اور اتنی طویل مدت تک غائب رہے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے ”وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی دوسری وادی میں چلے گئے“

مومنین کی آنکھوں سے ان کے لیے آنسو جاری ہوں گے اور وہ ایسے تھپڑے

کھائیں گے جیسے کوئی کشتی سمندر میں تھپڑے کھاتی ہے۔ اس (دور) میں بس وہی

شخص (اپنا ایمان) سلامت رکھ سکے گا جس سے روز ازل اللہ نے عہد و پیمان

لے لیا ہے اور اس کے دل پر ایمان نقش کر دیا ہے۔ اور روح الایمان سے اس کی

مدد کی ہے، ان کے ظہور کے وقت بارہ جھنڈے لہراتے ہو گئے اور یہ پتہ بھی نہ

چلے گا کہ حق کا جھنڈا کونسا ہے اور باطل کا کونسا جھنڈا ہے، لوگ اشتباہ میں

پڑ جائیں گے۔

ادوی کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں رونے لگا۔

اب نے دریافت کیا: کیوں گریہ کرتے ہو؟

میں نے عرض کیا: کیونکہ نہ گریہ کروں جبکہ آپ یہ فرماتے ہیں کہ بارہ جھنڈے بلند ہوں گے جو

مشتبہ حالت میں ہوں گے پتہ نہ چلے گا کہ کونسا جھنڈا کس کا ہے۔ یہ صورت ہوگی

تو اس وقت ہم لوگ کیا کریں گے۔؟

سنکر آپ نے روشندان سے آفتاب کو دیکھا

پھر فرمایا: اے ابا عبد اللہ! تم اس آفتاب کو دیکھتے ہو؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔

اب نے فرمایا: امام قائم ۴ بخدا، اس سے بھی زیادہ واضح و روشن ہوگا۔ (اس میں)

پریشانی کی کیا بات ہے؟ (اکمال الدینی)

غنیۃ نعمانی میں بھی ابن ابی نجران نے محمد بن عیسیٰ و عبد اللہ بن عامر

و ابن ابی خطاب کے حوالے سے اور ان سب نے حمیری و جعفر بن محمد بن مالک

نے محمد بن ہمام کے حوالے سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

عینیہ طوسی میں احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے
 انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔
 (محمد یعقوب) کلینی نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے
 عبد الکریم سے اور انھوں نے ابن ابی بجران سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبہ نقالی)

① در حقیقت ہر امام قائم بامر اللہ ہے

سنائی نے اسدی سے، انھوں نے سہل سے، اور سہل نے عبد العظیم حسنی سے
 روایت کی ہے کہ عبد العظیم کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت محمد تقی بن حضرت علی بن موسیٰ،
 سے عرض کیا، میرا خیال ہے کہ اہل بیت محمد میں سے آپ ہی وہ امام قائم ہوں گے جو زمین کو عدل و
 دار سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔؟

فقال: "يا ابا القاسم! ما متا إلا قائم بامر الله عز وجل وهاد إلى دينه
 ولكن القائم الذي يطره الله به الأرض من أهل الكفر والحد
 ويملاها عدلاً وقسطاً هو الذي يخفي على الناس ولادته ويغيب
 عنهم شخصه ويحرم عليهم تسبيته وهو سبي رسول الله
 وكنيته وهو الذي تطوى له الأرض ويذل له كل صعب
 يجتمع إليه أصحابه عدّة أهل بدر ثلاثة عشر رجلاً من
 أقاصي الأرض وذلك قول الله عز وجل:

• آیت "وَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا آيَاتُ بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ البقرہ آیت ۱۷۸)

فاذا اجتمعت له هذه العدة من أهل الاخلاص اظهر
 أمره، فاذا اكمل له العقد وهو عشرة الاف رجل خرج
 بإذن الله عز وجل، فلا يزال يقتل أعداء الله حتى يرضى
 الله عز وجل۔

قال عبد العظیم: فقلت له: يا سيدي! وكيف يعلم أن الله قد رضى؟
 قال: يلقى في قلبه الرحمة فاذا دخل المدينة أخرج اللات والعزى فأحرقهما۔

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: اے ابوالقاسم! ہم میں سے تو ہر امام قائم بامر اللہ ہے اور

اُس کے دین کی طرف ہدایت کرنے والا ہے لیکن وہ امام قائم جو زمین کو اہل کفر
 اور منکرین سے پاک کرے گا اور زمین کو عدل و داد سے بھر دے گا، وہ ہوگا جسکی
 ولادت اور ذات کو لوگوں سے پوشیدہ رکھا جائے گا اور جس کا نام لینا بھی
 حرام ہوگا، وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہننام ہوگا اور ہم کنیت ہوگا
 وہی وہ ہوگا جس کے لیے زمین سمیٹے گی، ہر سختی اُس کے لیے آسان ہوگی، زمین کے
 دور دراز رشتوں سے اس کے اصحاب جنکی تعداد اصحاب بدر کے برابر تین سو تیرہ
 ہوگی اُس کے پاس حج ہوں گے۔ اسی کے لیے اللہ عز وجل کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو (گے) اللہ تم سب کو حج کر کے لے آئے گا
 بیشک اللہ ہر شے کے اوپر قادر ہے" (البقرہ ۱۲۸)

جب آپ کے یہ سارے اصحاب حج ہو جائیں گے تو آپ اپنی حکومت کا اعلان
 فرمائیں گے اور جب دس ہزار آدمی آپ کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے تب آپ
 اللہ کے حکم سے فرج فرمائیں گے اور دشمنان خدا کو قتل کرنا شروع کریں گے اور اتنا قتل کریں گے کہ
 اللہ عز وجل راضی ہو جائے گا۔

عبد العظیم کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! انھیں (امام قائم) کو یہ کیسے علم
 ہو جائے گا کہ اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: وہ (اللہ تعالیٰ) ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ پہنچیں گے
 تو لات و عزری (موتوں) کو نکال کر جلا ڈالیں گے۔ (اکمال الدین)
 کتاب الاجتہاد میں بھی عبد العظیم کی یہی روایت مرقوم ہے۔

② "فَاِذَا انْقَرَفِى النَّاقُورِ" کی تفسیر

ایک جماعت رواۃ نے ابو مفضل سے، انھوں نے محمد حیرى سے، انھوں نے اپنے والد سے
 انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے،
 انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے کہ ابو مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت
 ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے جابر کی تفسیر سے متعلق دریافت کیا:

فقال: "لا تحدّث به السفله فيذيعونه أمّا تقرأ كتاب الله
 "فَاِذَا انْقَرَفِى النَّاقُورِ" (سورہ بدر آیت ۸)

إِنَّ مَنَا إِمَامًا مُسْتَتْرًا فَاِذَا ارَادَ اللَّهُ اَظْهَارًا مَرَّةً نَكَتَ فِي قَلْبِهِ

نکتہ فظہر فقام بأمر اللہ۔“ (غیبہ طوسی)
ترجمہ روایت: ”سفلوں اور پشت ذہنیت والوں سے ان کی تفسیر بیان نہ کرنا، ورنہ وہ اس کو مستہر کر دیں گے۔ کیا تم نے قرآن میں یہ آیت نہیں پڑھی ہے؟
ترجمہ آیت: ”پس جب صور میں پھونکا جائے گا۔“ (نور آیت ۸)
بلاشبہ ہم میں سے ایک امام پوشیدہ و مستور ہوگا اور جب اللہ کا ارادہ ہوگا کہ اپنے امر کو ظاہر کرے تو ان کے دل میں یہ بات ڈال دے گا پس وہ ظاہر ہوں گے اور اللہ کے حکم سے قیام کریں گے۔ (کھڑے ہوں گے)
(غیبہ طوسی)

★ رجال کشی میں بھی آدم بن محمد بنی نے علی بن حسن بن مارون دقاق سے،
انہوں نے علی بن احمد سے، انہوں نے احمد بن علی بن سلیمان سے، انہوں
نے ابن فضال سے، انہوں نے علی بن حسان سے اور انہوں نے مفضل سے
یہی روایت بیان کی ہے جو مرقوم ہے۔ (رجال کشی)

۱۲) اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے عبد اللہ بن اسد سے، انہوں نے ابراہیم بن محمد سے انہوں نے
احمد بن معمر اسدی سے، انہوں نے محمد بن فضیل سے، انہوں نے کلبی سے، انہوں نے ابوصالح سے
اور انہوں نے ابن عباس سے اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خَاضِعِیْنَ۔“ (سورۃ الشعراء آیت ۴)

کی تفسیر میں روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا:

قال: ”ہذہ نزلت فینا وفی بنی امیۃ؛ تكون لنا دولة تذلُّ

اَعْنَاقُہُمْ لنا بعد صعوبۃ وھوان بعد عزّ“

انہوں نے کہا: ”یہ آیت ہم لوگوں کے متعلق اور بنی امیۃ کے بارے میں نازل ہوئی ہے ہمارے
خاندان کو اقتدار حاصل ہوگا اور بنی امیۃ کی گردنیں ذلت کے ساتھ جھک
جائیں گی۔“

ترجمہ آیت: ”اگر ہم چاہیں تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت (معجزہ) نازل کر دیں جس کے
سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔“ (شعر ۴)

۱۳) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے احمد بن حسن بن علی سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے
اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے حنان بن سدير سے اور انہوں نے حضرت
ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ان جناب کے
اللہ عزوجل کے اس قول (آیت):

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خَاضِعِیْنَ۔“ (الشعراء آیت ۴)

کے متعلق دریافت کیا

قال: ”نزلت فی قائلہ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ بنیادی باسند
من السماء

ترجمہ ”یہ آیت حضرت قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق نازل ہوئی ہے۔
ان کے نام کا آسمان سے اعلان ہوگا۔“ (کنز العمال الفوائد)

۱۴) ایت: اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ... کی شان نزول

محمد بن عباس نے حسین بن احمد سے، انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انہوں نے یونس سے
انہوں نے صفوان سے، انہوں نے ابو ثمان سے، انہوں نے معنی بن خنیس سے اور انہوں نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان جناب نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین
کا ارشاد ہے کہ:

قال: ”انتظروا الفرج فی ثلاث“

قیل: وما ھئ؟

قال: ”اختلف اهل الشام بینہم، والرايات السود من خراسان

والفرقة فی شہر رمضان“

قیل لہ: وما الفرقة فی شہر رمضان؟

قال: ”اما سمعتم قول اللہ عزوجل فی القرآن:

”اِنْ نَّشَأْ نُنْزِلْ عَلَیْہِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةً فَظَلَّتْ

اَعْنَاقُہُمْ لَهَا خَاضِعِیْنَ۔“ (الشعراء آیت ۴)

قال: "إِنَّهُ يَخْرُجُ الْفَتَاةَ مِنْ خَدْرَهَا وَيَسْتَنْقِظُ النَّاسَ وَيُفْرِعُ
(مَنْزَعُ الْفَوَائِدِ)

ترجمہ: "تین علامتوں کے ظاہر ہونے کے بعد فوج و ظہور امام قائمؑ کا انتظار کرنا۔"
عرض کیا گیا: وہ تین علامتیں کیا ہیں؟
فرمایا: "اہل شام کا آپس میں اختلاف، فرسان کی طرف سے سیاہ جھنڈوں کا نمودار ہونا، اور ماہ رمضان میں فزع (خوف)۔"

دریافت کیا گیا: ماہ رمضان میں خوف کیسا؟
فرمایا: "سیاتم لوگوں نے اللہ عزوجل کا یہ قول قرآن مجید میں نہیں سنا ہے کہ:
"إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)
ترجمہ روایت: "یعنی اس وقت عورتیں پردے سے نکل پڑیں گی اور خوابیدہ لوگ نیند سے جاگ اٹھیں گے اور خوف سے کانپنے لگیں گے۔" (مَنْزَعُ الْفَوَائِدِ)

۱۵ آیت: إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... کی تفسیر

حسین بن عبید اللہ نے بزدلی سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے
ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے مثنیٰ
حطاط سے، انھوں نے حسن بن زیاد صیقل سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ابن امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:
يَقُولُ: "إِنَّ الْقَائِمَ لَا يَقُومُ حَتَّى يَبْدَأَ مِنْ مَنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ تَسْمَعُ
الْفَتَاةَ فِي خَدْرِهَا وَيَسْمَعُ أَهْلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَفِيهِ
نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:

"إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ
أَعْنَاقُهُمْ لِمَا خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)

آپ نے فرمایا: "بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور اس وقت تک نہ ہوگا جب تک کہ ایک
مناذی آسمان سے ندا نہ دے گا جسے پردے میں پردہ نشین عورتیں اور تمام مشرق
اور مغرب والے سُنیں گے۔ اسی کے لیے یہ آیت نازل ہوئی ہے: (آیت مذکورہ)
إِنْ تَشَاءُ نُنْزِلُ... خُضِعْنَ" (اشعار آیت ۴)

۱۶ امام عصرؑ کے لیے پیری نہیں ہے

طالقانی نے احمد بن علی انصاری سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے اور
ہروی کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ حضرات
کے امام قائمؑ کی کیا پہچان ہوگی

قال: "عَلَامَتُهُ أَنْ يَكُونَ شَيْخَ الْمَسْنَةِ شَابًا الْمَنْظَرُ حَتَّى آتَ
النَّاطِرُ إِلَيْهِ لِيَحْبِبَهُ ابْنُ أَرْبَعِينَ سَنَةً أَوْ دُونَهَا وَإِنَّ مِنْ
عَلَامَتِهِ أَنْ لَا يَسْهَرُ بِمَرُورِ اللَّيَالِي وَاللَّيَالِي عَلَيْهِ حَتَّى يَأْتِيَ
أَجَلُهُ" (أَكْمَالُ الدِّينِ)

آپ نے فرمایا: "ان کی پہچان یہ ہے کہ وہ بہت کیر السن ہونے کے باوجود جوان نظر آئیں گے
اور دیکھنے والا یہ سمجھے گا کہ یہ زیادہ سے زیادہ چالیس سال کے ہوں گے۔
دوسری پہچان یہ ہے کہ خواہ کتنا ہی زمانہ گزر جائے مرتے دم تک بوڑھے نہ ہوں گے۔"
(أَكْمَالُ الدِّينِ)

۱۷ آپ کا ظہور بروز عاشورا ہوگا

ابن ادریس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے،
انھوں نے بطائی سے، انھوں نے ابو بصیر سے اور ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے
روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَخْرُجُ الْقَائِمُ يَوْمَ الْمَبِيتِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ الْيَوْمِ الَّذِي قُتِلَ فِيهِ
الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ السَّلَامُ"

"امام قائم علیہ السلام بروز شنبہ یوم عاشورا، جس دن امام حسین علیہ السلام
قتل کیے گئے تھے، ظہور و خروج فرمائیں گے۔" (أَكْمَالُ الدِّينِ)

۱۸ سب پہلے جبریل بیعت کریں گے

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے،
انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان تغلب سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
"إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَبَايِعُ الْقَائِمَ جِبْرِيلُ" يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ بِمِثْلِ

فِي بَابِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَضَعُ رِجْلًا عَلَى بَيْتِ اللَّهِ الْحَرَامِ وَرِجْلًا عَلَى
بَيْتِ الْمَقْدِسِ ثُمَّ يَنَادِي بِصَوْتٍ طَلِقْ ذَا قِ تَسْمَعُ الْخَلَائِقُ
(آية) : ” اَتَى اَمْرُ اللَّهِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوهُ “ (سورة نحل آیت ۱)
ترجمہ : ” امام قائمؑ کی سب سے پہلے جبریل بیعت کریں گے وہ ایک سفید طائر کی شکل
میں نازل ہوں گے، ایک پاؤں خانہ کعبہ پر رکھیں گے اور ایک پاؤں اُن کا
بیت المقدس پر ہوگا اور ایک بلند اور خوش کن آواز کے ساتھ اعلان
کریں گے کہ :

ترجمہ آیت ” اللہ کا امر قریب ہے پس اس کے لیے جلدی مت کرو “ (نحل آیت ۱)

ایک دوسری روایت میں ابان بن تغلب نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اور
حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔
(تفسیر عیاشی)

آپ کی فوج کے ہر سپاہی کی تلوار
کے اوپر ایک کلمہ تحریر ہوگا

(۱۹)

ان ہی اسناد کے ساتھ ابان بن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام
نے ارشاد فرمایا : ” سَيَأْتِي فِي مَسْجِدِ كَرْمَلَةَ ثَلَاثَةُ وَثَلَاثَةِ عَشْرِ رَجُلًا يَعْنِي
- مسجد مکہ - يَعْلَمُ اَهْلَ مَكَّةَ اَنَّهُ لِمَيْلِدَ (هَمْ) اَبَاوَهُمْ
وَلَا اَجِدَادَهُمْ عَلَيْهِمُ السِّيُوفُ ، مَكْتُوبٌ عَلَى كُلِّ سَيْفٍ
كَلِمَةٌ تَفْتَحُ الْفَتْحَ كَلِمَةٌ ، فَيُبْعَثُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى
رِيحًا فَتَنَادِي بِكُلِّ وَاوٍ : هَذَا الْمَسْهُودِيُّ يَقْضِي بِفَقْدِهِ
دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لَا يَرِيدُ عَلَيْهِ بَيْتَةٌ - “
ترجمہ : ” عنقریب تمہاری مسجد رخاۃ کعبہ میں تین سو تیرہ اشخاص ایسے آئیں گے
جنکے متعلق اہل مکہ کو قطعی علم ہوگا کہ وہ کب پیدا ہوتے اور ان کے آباء و
اجداد کون ہیں۔ ان کے پاس تلواں ہوں گی، ہر تلوار پر ایک کلمہ مرقوم ہوگا جس
سے ہزار ہزار کلمے پیدا ہوں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک ہوا کو مبعوث فرمائے گا
جو ہر وادی میں پکار کر اعلان کرے گی کہ یہ مہدی ہیں۔ حضرت داؤد و سلیمان کے
مانند فیصلہ کریں گے اور کسی سے گواہ طلب نہ کریں گے۔ “ (اکمال الدین)

(۲۰) ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے

غیبۃ النعمانی بن علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ غطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے،
انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے،
اور انھوں نے ابان بن تغلب سے ایسی ہی روایت مذکور ہے مگر اس میں یہ ہے کہ :

” مکتوب علیہا الف کلمۃ کل کلمۃ مفتاح الف کلمۃ “

” ہر تلوار پر ہزار کلمے تحریر ہوں گے اور ہر کلمے سے ہزار کلمے برآمد ہوں گے “

(غیبۃ النعمانی)

(۲۱) اصحاب امام کی بادلوں پر سواری

ماجیلوئے نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے
محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے، مفضل کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا :

” لَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي الْمَفْتَقِدِينَ مِنْ اصْحَابِ الْقَائِمِ “

وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ” اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا “ (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)

اِنَّهُمْ الْمَفْتَقِدُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ لَيْلًا ، فَيُصْبِحُونَ بِمَكَّةَ وَبَعْضُهُمْ

يَسِيرُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا يَعْرِفُ اسْمَهُ وَاسْمَ رَايِهِ وَحَلِيَّتَهُ وَ

نَسَبَهُ “ قال : فَقُلْتُ : جَعَلْتَ فِدَاكَ اَيُّهُمْ اعْظَمُ اِيْمَانًا ؟

قال : الَّذِي يَسِيرُ فِي السَّحَابِ نَهَارًا “ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت : ” امام قائمؑ کے اصحاب کی شان میں یہ آیت نازل ہوتی ہے :

ترجمہ آیت : ” جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو لے آئے گا “ (بقرة ۱۲۸)

ترجمہ روایت : ” وہ (اصحاب امام) رات کے وقت اپنے اپنے فرش خواب سے اچانک

غائب ہو جائیں گے اور صبح مکہ میں جا پہنچیں گے اور کچھ لوگ تو دن کے دن

بادلوں پر سواری ہو کر (خدمت امامؑ میں) حاضر ہوں گے۔ جن کے نام، اُن کے

والد کے نام، اُن کا حلیہ اور اُن کا نسب امام جانتے ہوں گے۔ “

میں نے عرض کیا : میں آپ پر قربان، ان دونوں میں از روئے ایمان کوا افضل ہے ؟

آپ نے فرمایا : وہ لوگ، جو دن کے وقت بازلوں پر سواری ہو کر آئیں گے۔ “

(اکمال الدین)

آپ دیکھنے میں تیس سال کے معلوم ہونگے

(۲۲)

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے عمر بن طرخان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن عمر بن علی بن حسین سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”وَأَنَا وَلِيُّ اللَّهِ يَوْمَ عَمْرٍأُ أَبْرَاهِيمَ خَلِيلٍ عَشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ وَيُظْهِرُ فِي صُورَةٍ فَتَى مُوَفَّقٍ ابْنَ ثَلَاثِينَ سَنَةً۔“

ترجمہ: ”بلاشبہ حضرت ولی اللہ (امام عمرؓ) وقتِ ظہورِ حضرت ابراہیمؑ کی عمر کی طرف جو ایک سو بیس سال تھی گمروہ دیکھنے میں ایک تیس سالہ جوان معلوم ہوتے تھے۔ تیس سال کے جوان ہوں گے۔“ (غنیۃ طوسی)

ابتداء میں لوگ آپ کا انکار کریں گے

(۲۳)

محمد بن بہام نے حسن بن علی عاقول سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لَوْ خَرَجَ الْقَائِمُ لَقَدْ انْكَرَهُ النَّاسُ، يَرْجِعُ إِلَيْهِمْ شَاكًا مُوَفَّقًا فَلَا يَلْبِثُ عَلَيْهِ إِلَّا كُلُّ مُؤْمِنٍ أَخَذَ اللَّهُ مِثْقَالَهُ فِي الذِّبْرِ الْأَوَّلِ“

ترجمہ: ”جب امام قائمؑ کا ظہور ہوگا، تو لوگ اُن کے ماننے سے انکار کریں گے، اور آپ اُن کی طرف بھرپور جوان کی صورت میں جائیں گے، لیکن وہ وہیں کہ جس سے اللہ تعالیٰ نے عالمِ ذر میں عہد و میثاق لیلیا ہے، فوراً مان لیا۔“ (غنیۃ طوسی)

لوگ تو امام عصرؑ کو کبیر السن خیال کریں گے

(۲۴)

علی بن حسین مسعودی نے حمزہ عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن واہی سے، انھوں نے محمد بن علی کوثری سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن جبیلہ سے، انھوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مذکورہ بالا روایت کے مثل روایت نقل کی ہے۔ لیکن اس میں یہ مزید ہے کہ سب بڑی آواز آتش یہ ہے کہ لوگ کبیر السن خیال کریں گے۔

لے غنیۃ نغانی

ندائے آسمانی کیلئے ابو جعفر منصور کی روایت

(۲۵)

الغضائری نے بزوفری سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے، انھوں نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے اسماعیل بن صباح سے، انھوں نے کہا کہ میں نے ایک بزرگ سے سنا کہ سیف بن عمیرہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں ابو جعفر منصور (دوانقی) کے پاس تھا میں نے اس کو کہتے ہوئے سنا کہ:

”يَا سَيْفُ بْنُ عَمِيرَةَ لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنْ وَلَدِ أَبِي طَالِبٍ مِنَ السَّمَاءِ“

قلت: بیروہ احد من الناس؟

قال: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَسَمِعْتُ أُذُنِي مِنْهُ يَقُولُ: لَا بُدَّ مِنْ مَنَادٍ يَنَادِي بِاسْمِ رَجُلٍ مِنَ السَّمَاءِ۔

قلت: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ! إِنَّ هَذَا الْحَدِيثَ مَا سَمِعْتُ بِمِثْلِهِ قَطُّ فَقَالَ: يَا سَيْفُ! إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَتَحْنِ أَوَّلَ مَنْ بِحَبِيبِهِ أَمَّا إِنَّهُ أَحَدُ بَنِي عَمَّتِنَا۔

قلت: أَيْ بَنِي عَمَّتِكُمْ؟

قال: رَجُلٌ مِنْ وَلَدِ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ۔

ثم قال: يَا سَيْفُ! لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يَحْدِثُ بِي ثُمَّ حَدَّثَ بِي (أَهْلَ الدُّنْيَا مَا قَبِلْتُ مِنْهُمْ وَلَكِنَّهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ) ترجمہ: ”اے سیف بن عمیرہ! لا بُد کی لازمی ہے کہ ابوطالب کی اولاد میں سے ایک شخص کے نام کا اعلان آسمان سے ہو۔“

میں نے پوچھا: کیا اس کے متعلق کسی شخص نے کوئی روایت نقل کی ہے؟

اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ آسمان سے ایک شخص کے نام کا اعلان ہوگا۔

میں نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! مگر میں نے تو اس قسم کی کوئی حدیث کبھی نہیں سنی۔

ابو جعفر منصورؑ نے کہا: اے سیف! جب ایسا کوئی اعلان ہوگا تو میں سب سے پہلے اس آواز پر لبیک کہوں گا، لیکن یہ کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے کسی کا نام ہوگا۔

میں نے پوچھا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد؟

منصور نے کہا: وہ اولادِ فاطمہ سلام اللہ علیہا میں سے ہوگا۔

پھر کہا: اے سیف! اگر یہ بات میں نے ابو جعفر محمد (باقر) بن علی سے نہ سنی ہوتی تو اگر ساری دنیا بھی کہتی تو اعتبار نہ کرتا، مگر یہ بات تو محمد بن علی (امام محمد باقر) نے کہی ہے۔ (پھر کیسے نہ اعتبار کروں)۔
(غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں علی بن بلال نے محمد بن جعفر مؤدب سے، انھوں نے احمد بن ادریس سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (ارشاد)

(۲۶) اصحابِ امام قائم ہی اُمتِ معدودہ ہیں

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مندرجہ ذیل آیات کے متعلق سنا:
”فَاَسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ اَيْنَمَا تُكُونُوا اَيَاتِ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا“ (سورۃ البقرہ ۱۲۸)
آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔
اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول: اَيْنَمَا تُكُونُوا اَيَاتِ بِكُمْ اللّٰهُ جَمِيعًا: اس سے مراد امام کے تین سوتیرہ اصحاب ہیں اور وہی خدا کی قسم ”گنا گنا یا گروہ“ یعنی اُمتِ معدودہ ہے قال: ”یَجْتَمِعُونَ وَاللّٰهُ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ قَزَعُ الْقَزَعِ الْخُرَيْفِ“
یعنی (یہ لوگ خدا کی قسم ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جیسے برسات کے بارل جمع ہو جاتے ہیں)۔
(کافی)

(۲۷) قبل از ظہور چند حجتی امور

(خط) احمد بن ادریس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے ابن شاذان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا (آپ کے پدر بزرگوار) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ سفیانی کا خروج حجتی امر ہے، آسمانی مذاحتی امر ہے، آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا امر حجتی ہے اور بہت سی باتوں کے لیے وہ جناب فرمایا کرتے تھے کہ یہ امر حجتی ہے۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”واختلاف بنی فلان من المحتوم وقتل النفس الزکیة من المحتوم وخروج القائم من المحتوم“

قلت: وكيف يكون النداء؟

قال: ينادی مناد من السماء اول النهار يسمعه كل قوم بالنهيم
”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ وَشِيعَتِهِ“

ثم ينادی ابليس في اخر النهار من الارض:

”اَلَا اِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ“

فَعِنْدَ ذَلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُونَ“ (غیبۃ موسیٰ)

ترجمہ روایت: ”اور بنی فلان کے مابین اختلاف بھی امر حجتی ہے اور قتلِ نفسِ زکیہ بھی حجتی امر ہے اور امام قائم کا ظہور بھی امر حجتی ہے۔“

میں نے عرض کیا: ندائے آسمانی کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: صبح کے وقت ایک منادی آسمان سے ندا دے گا کہ:

”وَاَكْغَاهُ بُوَجَاوُ، حَقُّ عَلِيٍّ اَوْرَانُ كَسْ شِيعُوْنَ مِيْنَ هِي“

پھر شام کے وقت ابلیس ندا دے گا:

”وَاَكْغَاهُ بُوَجَاوُ، حَقُّ عَثْمَانَ اَوْرَانُ كَسْ شِيعُوْنَ هِي“

ابلیس کی اس ندا کو سنکر اہلِ باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ (غیبۃ موسیٰ)

☆ کتاب الارشاد میں بھی ابن شاذان سے اسی کے مثل روایت ہے۔ (ارشاد)

(۲۸) آفتاب سے ایک حکم نمودار ہوگا اور....

خط (غیبۃ موسیٰ) میں سعد بن حسن بن علی زیتونی اور حمیری سے ایک ساتھ اور انھوں نے احمد بن بلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور انھوں نے حضرت ابو الحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جسے ہم یہاں بقدر ضرورت مختصر بیان کرتے ہیں:

قال: لا بد من فتنة صماء صيلد يسطف فيهما كل بطانة و وليجة، وذلك عند فقد ان الشيعة الثالث من ولدي

يبيكى عليه اهل السماء و اهل الارض و كل من مؤمن متأسف

حران حزين عند فقد الماء المعين كأتى بهما سر ما يكونون

وقد نودوا نداءً يسمعه من بعد كما يسمعه من قرب
 يكون رحمة للمؤمنين وعذاباً على الكافرين
 فقلت: أعم نداء هو؟
 قال: ينادون في رجب ثلاثة اصوات من السماء صوتاً منها:
 "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ"
 والصوت الثاني: "أَزِفَتِ الْأُفُفَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ"
 والصوت الثالث يرون بدنًا بارزاً نحو عين الشمس:
 "هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُتِرَ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ"
 وفي رواية الحميري: والصوت بدن يري في قرن الشمس يقول:
 "إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ فَلَانًا فَاسْمِعُوهُ وَاطِيعُوا"
 وقال: جميعاً فعند ذلك يأتى الناس الفرج وتود الناس لو كانوا
 أحياء ويشقى الله صدور قوم مؤمنين۔" (غنيۃ طوسی)

و

ترجمہ روایت:
 "یہ لازمی ضروری ہے کہ آئندہ ایک سخت اذیت رساں اور مصیبت ناک فتنہ کھڑا ہو
 جس میں ساری رازداریاں ختم ہو جائیں گی، اور یہ اُس وقت ہوگا جب ہمارے تیسرے
 نذرند سے شدید محرم ہو جائیں گے (یعنی امام حسن عسکریؑ کی وفات کے بعد) جس
 پر اہل آسمان اور اہل زمین گریہ کریں گے اور کتنے ہی مومنین چشمہ آب شیریں کے غائب ہونے
 پر متاسف، مغموم اور محزون رہیں گے، گویا میں دیکھ رہا ہوں اُن کا بے حال ہونا کہ اتنے
 میں ان کے لیے ایک نداء آئے گی جس کو دور والے بھی اسی طرح سنیں گے جیسے قریب
 والے۔ یہ نذر مومنین کے لیے رحمت ہوگی اور کافروں کے لیے عذاب۔

میں نے عرض کیا: وہ نداء کیا ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ماہِ رجب میں تین مرتبہ آواز آئے گی۔

پہلی آواز یہ ہوگی: "أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ"

دوسری آواز یہ ہوگی: "أَزِفَتِ الْأُفُفَةُ يَا مَعْشَرَ الْمُؤْمِنِينَ"

تیسری آواز کے وقت سورج سے ایک جہم نمودار ہوگا اور آواز آئے گی:

"هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كُتِرَ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ"

اور ایک روایت میں حمیری کا بیان ہے کہ ایک جہم سورج سے نمودار ہوگا اور وہ یہ کہے گا کہ:

"اللہ تعالیٰ نے ظالم کو بھیجا ہے اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو"
 اور اُس وقت لوگوں کو فرج و کشادگی نصیب ہوگی، بلکہ مردے بھی زندہ کریں گے کہ کاش
 ہم زندہ ہوتے اور مومنین کے قلوب کا رنج و غم دور ہو جائے گا۔" (غنیۃ طوسی)

و

فی: غنیۃ نعمانی میں محمد بن ہمام نے احمد بن مہرزداد اور حمیری سے ایک ساتھ اور ان
 دونوں نے احمد بن ہلال سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔ (غنیۃ نعمانی)

(۲۹) ۲۳ تاریخ کو نام کا اعلان عاشور محرم کو ظہور

غٹ: الفضل نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے
 ابوبصیر سے روایت کی ہے اور ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:
 "إِنَّ الْقَائِمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَنَادِي بِاسْمِهِ لَيْلَةَ ثَلَاثٍ وَعَشْرِينَ
 وَيَقُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءِ يَوْمَ قُتِلَ فِيهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ"
 "۲۳ تاریخ کو امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان ہوگا اور یوم عاشور محرم
 جس دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا، ظہور امام قائمؑ ہوگا۔"
 (غنیۃ طوسی)

(۳۰) رکن و مقام کے درمیان بیعت

غٹ: الفضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حجت بن
 مروان سے، حجت نے علی بن ہشیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام
 نے ارشاد فرمایا:

"كَأَنِّي بِالْقَائِمِ يَوْمَ عَاشُورَاءِ يَوْمَ السَّبْتِ قَائِمًا بَيْنَ الرُّكْنِ وَ

الْمَقَامِ بَيْنَ يَدَيْهِ جَبْرِيلُ، يَنَادِي: الْبَيْعَةُ لِلَّهِ فِيمَا لَهَا

عَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ ظُلُمًا وَجُورًا۔"

ترجمہ: "گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام روزِ شنبہ عاشوراء کے دن

رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہیں اور اُن کے سامنے حضرت جبریلؑ یہ

اعلان کر رہے ہیں کہ "اللہ کے لیے ان کی بیعت کرو، یہ زمین کو عدل و قسط

سے اسی طرح بھر دیں گے جس طرح یہ ظلم و جور سے بھری ہوئی تھی۔"

غٹ: (غنیۃ طوسی)

(۳۱) آسمان وزمین سے اعلان

غٹ: الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: "خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف يكون الشداء؟

قال: "ينادي مناد من السماء أول النهار: "إِلَّا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَلِيٍّ"

وَشِيعَتِهِ" ثم ينادي ابليس في آخر النهار: "إِلَّا إِنَّ الْحَقَّ فِي عَثْمَانَ وَشِيعَتِهِ" فعند ذلك يتراب المبلون

آپ نے فرمایا: "امام قائم کا ظہور حتمی امر ہے"

میں نے عرض کیا: اُن کے ظہور کا اعلان کیسے ہوگا؟

آپ نے فرمایا: آسمان سے ایک منادی صبح کے وقت نداء کرے گا کہ "وَاكْأَنَّ هُوَ جَاوِ حَقِّ حَفَرْتِ عَلِيٍّ" اور ان کے شیعوں میں ہے:

پھر: شام کے وقت ابلیس اعلان کرے گا کہ: "اَكْأَنَّ هُوَ جَاوِ حَقِّ عَثْمَانَ" اور ان کے شیعوں میں ہے۔

یہ اعلان سن کر اہل باطل شک میں پڑ جائیں گے۔ غٹ = (غیبہ طوسی)

(۳۲) اعلان جبریل کو سب سنیں گے

غٹ: (غیبہ طوسی) میں ہے کہ الفضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابویوب سے، انھوں نے محمد بن مسلم سے، اور ان کا بیان ہے کہ:

"ينادي مناد من السماء باسم القائم فيسمع ما بين المشرق الى

المغرب، فلا يبقى راقد الا قام، ولا قام الا قعد، ولا قاعد

الا قام على رجليه من ذلك الصوت، وهو صوت جبريل

الروح الامين"

محمد بن مسلم نے کہا: "آسمان سے ایک منادی امام قائم علیہ السلام کے نام کا اعلان کرے گا جسکو

تمام اہل مشرق و مغرب سنیں گے جسکو سنکر سونے والے جاگ اٹھیں گے، جو کھڑا ہوگا وہ

بیٹھ جائیگا، بیٹھا ہو کھڑا ہو جائے گا۔ اور یہ آواز حضرت جبریل روح الامین کی ہوگی"

(۳۳) امام قائم کے تین نام

فضل نے اسماعیل بن عیاش سے، انھوں نے ایش سے، انھوں نے ابی وائل سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ حذیفہ کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سنانے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ذکر ہو رہا تھا کہ میں نے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّهُ يَبْلُغُ بَيْنَ الْوَكْنِ وَالْمَقَامِ اسْمُهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللَّهِ وَالْمَهْدِيُّ

فَهَذِهِ أَسْمَاؤُهُ ثَلَاثَتُهَا"

"اُن (امام مہدی) کی میت رکن و مقام کے درمیان ہوگی، اُن کے

تین نام ہیں احمد، عبد اللہ اور مہدی"

(۳۴) امام قائم کی حکومت ۳۰۹ سال ہوگی

فضل نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابی عبد اللہ سے، انھوں نے ابو الجارود سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ:

"إِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ ثَلَاثَ ثُبَاتٍ وَتِسْعَ سَتِينَ كَمَا لَبِثَ أَهْلُ الْكَفِّ

فِي كَبْرِهِمْ، يَمْلِكُ الْأَرْضَ عَدْلًا وَقِسْطًا كَمَا مَلَّتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا

وَيَفْتَحُ اللَّهُ لَهُ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا، وَيَقْتُلُ النَّاسَ حَتَّى لَا

يَبْقَى إِلَّا دِينَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسِيرُ بَسِيرَةَ سُلَيْمَانَ بْنِ

دَاوُدَ" غٹ = (غیبہ طوسی)

امام نے فرمایا: "بلاشبہ امام قائم علیہ السلام تین سو نو سال حکومت کریں گے جتنے عرصے تک

اصحاب کہف کے غار میں رہنے کی خبر ہے۔ وہ اپنے دور حکومت میں زمین کو

عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی

ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اُن کو سارے شرق و غرب زمین پر فتح عطا فرمائے گا

اور لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سولے دین محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

کوئی دین باقی نہ رہے گا۔ وہ حضرت سلیمان ابن داؤد کی (طرح حکومت

کریں گے) سیرت پر عمل کریں گے۔"

(غٹ یعنی غیبہ طوسی)

۳۵ امام قائم کی مدت حکومت

فضل نے عبد اللہ بن قاسم حفری سے، انھوں نے عید الکرم بن عمرو خثعی سے، اور خثعی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟
 قال: "سبع سنين يكون سبعين سنة من سنيتكم هذه" (الارشاد)
 آپ نے فرمایا: "سات سال (حکومت کریں گے) مگر یہ سات سال تم لوگوں کے ستر سال کے برابر ہوں گے۔" (مشابہ معنی (ارشاد))

۳۶ آپ کا ظہور طاق سال ہی میں ہوگا

ابن محبوب نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
 قال: "لا يخرج القائم الا في وتر من السنين سنة احدى او ثلاث او خمس او سبع او تسع" (الارشاد ص ۲۵)
 آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام کا ظہور طاق سالوں میں سے کسی سال میں ہی ہوگا جیسے، ایک، تین، پانچ، سات یا نو" (یعنی جو سال دو سے تقسیم نہ ہو)

ظہور کے بعد تمام ممالک کے شیعہ

آپ کے پاس جوق در جوق جمع ہونگے

ابی سمینہ نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کے غلام سے روایت بیان کی ہے
 ان کا (غلام کا) بیان ہے کہ میں نے حضرت امام ابوالحسن علیہ السلام سے قول خدا کے متعلق دریافت کیا: قوله: "اَيُّنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمْ اللهُ جَمِيعًا" (سورۃ البقرۃ ۱۲۸)
 (جہاں کہیں بھی تم ہو گے، تم کو اللہ یکجا جمع کر دیگا)
 قال: "وذلك والله ان لو قد قام قائمنا يجمع الله اليه شيعتنا من جميع البلدان" (شی = تفریق عیاشی)
 آپ نے فرمایا: "مگر جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو تمام ممالک سے ان کے پاس جمع کر دیگا۔"

۳۸ آپ کی حیات پر شک کیا جائیگا

عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیرتی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد الکرم بن عمرو اور محمد بن فضیل سے، انھوں نے حماد بن عبد الکرم جلاب سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا:
 فقال: "امنا الله لو قد قام لقال الناس ائني يكون هذا وقد بليت عظامه مذكذوا وكذا" (فی = غیبیہ لغائی)
 پس آپ نے فرمایا: (امام قائم کا) بلاشبہ جب ان کا ظہور ہوگا تو لوگ کہیں گے کہ بھلا یہ قائم کہاں ہو سکتے ہیں، ان کو تو پیدا ہوتے بھی ایک عرصہ گزر چکا ہے اب تک تو ان کی ہڈیاں بھی گل چکی ہوں گی۔

۳۹ امام قائم ظہور کے بعد اس آیت مندرجہ ذیل کی تلاوت فرمائیں گے

محمد بن بہام نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے حسن بن (محمد بن) سماء سے، انھوں نے حارث انطاہی سے، انھوں نے مفضل سے۔
 (ابن عقدہ نے قاسم بن محمد سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے احمد بن نصر سے اور انھوں نے مفضل سے روایت نقل کی ہے کہ:
 حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:
 "ان لصاحب هذا الامر غيبة يقول فيها:
 (الآية) "فَقُضِرَتْ مِنْكُمْ لَنَا خُفَّتُكُمْ" (غیبیہ لغائی)
 فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ" (اشعار آیت ۱۱)
 ترجمہ روایت: "بیشک صاحب الامر جب غیبیت کے بعد ظہور فرمائیں گے تو اس آیت کی تلاوت فرمائیں:

(ترجمہ آیت) "پس میں تم میں سے بھاگ نکلا جب میں تم سے ڈرتا تھا

اور میرے پروردگار نے مجھے حکمت عطا فرمائی اور مجھے مرسلین

میں سے قرار دیا۔" (ابن عقدہ) (غیبیہ لغائی)

☆ عبد الواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حیري سے، انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبد الکرم خثعمی سے، انھوں نے احمد بن حارث سے، انھوں نے مفضل سے اور مفضل سے حضرت ابو عبد اللہ سے اور آپ نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غنیۃ نعمانی)

نذر آسمانی اور اعلان ابلیسی

(۴۰) ابن عقده نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے عمر بن عثمان سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے کہ عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک مرتبہ موجود تھا کہ آپ سے ایک شخص نے عرض کیا کہ عوام الناس ہم پر طعنہ زنی کرتے ہیں کہ تم لوگوں کا اعتقاد ہے کہ تمہارے صاحب الامر کے نام کا اعلان ایک منادی آسمان سے کرے گا۔

یہ سن کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جو تکیے کا سہارا لگائے ہوئے تھے سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا: اچھا، تو پھر تم لوگ اس روایت کو میری طرف سے مت بیان کرو، بلکہ میرے پدر بزرگوار کی طرف منسوب کر کے بیان کرو، اس میں تم پر کوئی حرج نہیں ہوگا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے اپنے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا: یقول: "وَاللّٰهُ اِنَّ ذٰلِكَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لَبِیْنِ حِیْثَ یَقُولُ: اِنَّ نَزْلًا نُّزِّلَ عَلَیْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ اٰیَةٌ فَنُظِّلَتْ عَنْقَا قَوْمٍ لِّمَا خَضِعُوْا" (سورۃ الشعراء آیت ۴)

فَلَا یَبْقٰی فِی الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا خَضَعَ وَذَلَّتْ رِقَبَتُہَا فِیَوْمَ مِنْ اٰہْلِ الْاَرْضِ اِذَا سَمِعُوا الصَّوْتِ مِنَ السَّمَاءِ: اِلَّا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ عَلَیِّ بْنِ اَبِی طَالِبٍ وَشِیْعَتِہٖ " فاذا کان الغد صد ابلیس فی السّماء حتّٰی یتوارى عن اهل الارض ثم ینادی: "اَرَا اِنَّ الْحَقَّ فِیْ عَثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ وَشِیْعَتِہٖ فَاِنَّہٗ قَتَلَ

مَظْلُوْمًا فَاَطْلُبُوْا بِدَمِہٖ " قَالَ: فَبَيَّنَتْ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ عَلٰی الْحَقِّ وَهَوْنِہٖ

الْاَوَّلُ وَیَزِیْرُ ابِی مُؤْمِنٍ الَّذِیْنَ فِی قُلُوْبِہِم مَّرَضٌ وَالْمَرْضُ وَاللّٰہُ عَدَاوَتُنَا، فَحَنَدَ ذٰلِکَ یَتَمَثَّرُوْنَ مِنَّا وَیَنۡدُوْنَ وَلَوۡنَا فِیَقُوْلُوْنَ "اِنَّ الْمَنَادِیَّ الْاَوَّلَ سَحَرۡ مِّنۡ سَحَرِ اٰہِلِ ہٰذَا الْبَیْتِ ثُمَّ تَلَ ابُو عَبْدِ اللّٰہِ تَلَ ابُو عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَوْلَ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ: (الایۃ) "وَ اِنَّ یَسْرِوْا اٰیَةً یَّعْرِضُوْا وَ یَقُوْلُوْا سَحَرٌ مُّسَمَّرٌ" (القرآئین ۲) (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ روایت: "خدا کی قسم یہ بات (نذر آسمانی) خدا کی کتاب میں صاف صاف، اللہ عزوجل نے ارشاد فرماتا ہے: "اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے عاجزی کے ساتھ ان کی گردنیں جھک جائیں۔"

چنانچہ جبریل نے (آسمانی ندا) ہوگی روتے زمین پر ہر شخص اطاعت قبول کر لے گا اور عاجزی کے ساتھ اپنی گردن جھکا دیگا اور جب اہل زمین آسمان کی اس آواز کو سنیں گے کہ: "آگاہ ہو حق علی ابن ابیطالب اور ان کے شیعوں میں ہے" تو ایمان لائیں گے۔ دوسرے دن ابلیس ہوا (فضا) میں بلند ہوگا اور اہل زمین کی نگاہوں سے چھپ کر یہ اعلان کرے گا کہ "آگاہ ہو کہ حق عثمان بن عفان اور ان کے شیعوں میں ہے وہ مظلوم قتل کیے گئے، ان کے خون کا انتقام لو۔"

پس وہ لوگ جو صاحب ایمان ہوں گے، پہلے ہی اعلان آسمانی پر ثابت قدم رہیں گے، مگر وہ لوگ کہ جن کے دلوں میں مرض ہوگا اور وہ مرض خدا کی قسم ہماری عداوت ہے، وہ شک میں پڑ جائیں گے اور ہم سے برأت کا اظہار کرنے لگیں گے، ہمیں برا کہنے لگیں گے کہ پہلا اعلان اس گھرانے والوں کا سحر و جادو ہے۔

یہ فرما کر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے قول کی تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے: (ترجمہ آیت) "اور اگر وہ لوگ کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو روگردانی کرتے ہیں اور کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو مسلسل جادو ہے۔" (سورۃ قمر آیت ۲) (غنیۃ نعمانی)

☆ ابن عقده نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین (اور محمد بن احمد قطلوانی) سب نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غنیۃ نعمانی)

☆ ابن عقده نے قاسم بن محمد بن حسین بن حازم سے، انھوں نے عبید بن ہشام سے، انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے عبد الصمد بن بشر سے اور انھوں نے کہا کہ اہم سے یہ سوال عامہ ہمدانی نے کیا تھا۔

سہ حواہ روایات میں مذکور ہوا ہے اس کے جواب میں حضرت ابو عبد اللہ نے یہ روایت بیان فرمائی

آسمانی نذاکا ذکر قرآن میں ہے

(۴۱)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن محمد بن حنبل سے، انھوں نے فضیل بن محمد سے، اور فضیل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قَالَ: ”أَمَّا رَأَيْتَ، السَّمَاءَ الْأَدْنَىٰ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِ الْقَائِمِ، فِي كِتَابِ اللَّهِ لَبِيتَ“

فَقُلْتُ: ”إِنِّ هُوَ صَلَاحُكَ اللَّهُ؟“
 فَقَالَ: ”فِي ”طُسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ (القصص آیت)
 قَوْلُهُ: ”إِنَّ نَسْأًا نُّزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ
 أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ“ (سورة الشعراء آیت)
 قَالَ: ”إِذَا سَمِعُوا الصَّوْتَ أَصْبَحُوا وَكَانَتْ مَاءً عَلَى رُءُوسِهِم الطَّيْرُ“
 ترجمہ روایت: ”یقیناً آسمان سے امام قائم کے نام کے اعلان کا ذکر تو قرآن مجید میں موجود ہے۔“
 میں نے عرض کیا: ”وہ ذکر کہاں ہے، اللہ آپ کا بھلا کرے؟“
 آپ نے فرمایا: ”طُسَمَ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ“ میں اس کا ذکر ہے
 اور اس آیت میں بھی :-

”ترجمہ آیت: ”اگر تم چاہتے تو آسمان سے اُن پر کوئی آیت نازل کرتے جس کے سامنے
 عاجزی سے اُن کی گردنیں خم ہو جائیں۔“ (اشعراء آیت ۴)
 پھر فرمایا: ”جب لوگ اس آواز کو سنیں گے تو ایسے دم بخود ہو جائیں گے جیسے اُن کے
 سروں کے اوپر طائر بیٹھے ہوئے ہیں۔“ (غیبۃ نقاشی)

کتاب جدید پر بیعت

(۴۲)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے
 (ابن) بطائنی سے انھوں نے (اپنے والد اور وہب سے) انھوں نے ابوبصر سے روایت
 کی ہے اور ابوبصر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ
 قَالَ: ”إِذَا صَعِدَ الْعَبَّاسِيُّ أَعْوَادَ مَنْبَرِ مِرْوَانَ أَدْرَجَ مَلِكُ بَنِي الْعَبَّاسِ
 وَقَالَ: ”قَالَ لِي الْبُيْهَنِيُّ: ”لَا بُدَّ لَنَا مِنْ أَذْرِ بَيْحَانَ لَا يَمُوتُ“

لَهَا شَيْءٌ فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَكُونُوا أَحْلَاسَ بِيُوتِكُمْ (والمبدوا ما
 البسنا) والستاء (وخصف) بالبسنا او فاذا تحركت متحرك
 فاستحو اليه ولو حبو، والله كما في النظر اليه بين الركن و
 المقام يبايع الناس على كتاب حديد على العرب شديد

وقال: ”ويل للعرب من شرٍ قد اقترب“ (غیبۃ نقاشی)
 آپ نے فرمایا: ”جب مروان کے منبر کی سیڑھیوں پر عباسی چڑھے تو عباس کے خاندان کی
 حکومت کا خاتمہ ہو جائے گا۔“

نیز فرمایا: میرے پر بزرگوار یعنی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”اور یہ بھی
 لازمی ہے کہ آذر بیجان سے ہمارے لیے کوئی تحریک اُٹھے گی۔ جب ایسا ہو گا تو
 تم اپنے گھروں میں ہی بیٹھے رہنا جس طرح ہم غار نشین ہیں۔ آسمان سے نواہی آئے گی
 اور بیابان میں زمین دھنس جائے گی، جب عہد کرنے والا ظہور کرے تو تم فوراً
 اس کے پاس پہنچنے کی کوشش کرنا خواہ گھٹنوں کے بل ہی جانا پڑے۔ بخدا میں
 گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ جیسے وہ رکن و مقام کے درمیان لوگوں سے کتاب جدید
 پر بیعت لے رہا ہے جو عرب کے لیے بہت گراں گذرے گا۔“
 اور فرمایا: افسوس کہ عرب شر سے بہت قریب ہیں۔“ (غیبۃ نقاشی)

نذر آسمانی سنکر لوگ بیعت کریں گے

(۴۳)

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے محمد اور احمد
 سے (یعنی دونوں بھائیوں سے) ان دونوں نے علی بن یعقوب سے، انھوں نے بارون بن مسلم
 سے، انھوں نے عبید بن زرارہ سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے
 روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”يَسَادِي بِاسْمِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيُؤْتِي وَهُوَ خَلْفَ الْمَقَامِ،
 قِيَالُ لَهُ: ”قَدْ نَوَيْتُ بِاسْمِكَ فَمَا تَنْتَظِرُ؟ ثُمَّ يُؤْخَذُ بِيَدِهِ
 فَيُبَايِعُ“

”جو وقت (آسمان سے) امام قائم علیہ السلام کا نام پکارا جائے گا اس وقت
 آپ مقام (ابراہیم) کے پیچھے ہونگے۔ ان سے کہا جائے گا کہ آپ کے نام کا اعلان تو
 ہو چکا ہے اب آپ کو کس بات کا انتظار ہے پھر آپ کا ہاتھ پکڑ کر آپ کی بیعت کی جائے گی“ (غیبۃ نقاشی)

قبل از ظہور حتمی امور

(۴۴)

وبہذا الاسناد: بارون مسلم نے (ابو) خالد قاط سے، انھوں نے حران بن اسین سے، اور حران نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا: **قَالَ: "مَنْ الْمَحْتَمُ الَّذِي لَا بَدَّ أَنْ يَكُونَ قَبْلَ قِيَامِ الْقَائِمِ خُرُوجَ السِّفَانِي وَخَسَفَ بِالْبِيدَاءِ وَقَتْلَ النَّفْسِ الزَّكِيَّةِ وَالْمَنَادِي مِنَ السَّمَاءِ"** آپ نے فرمایا: "وہ ختمی اور جو قیام قائم علیہ السلام سے پہلے ظہور پذیر ہوں گے وہ سفیانی کا فروج، بیابان کا زمین میں وحش جانا، قتل نفس زکیہ اور ندائے آسمان ہے" (غیبۃ نعمانی)

شیطان بھی اعلان کرے گا

(۴۵)

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے حسن بن علی سے، انھوں نے اپنے والد سے اور وہب بن حفص سے، انھوں نے ناجیہ عمار سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا **قَالَ: "إِنَّ الْمَنَادِي يَنَادِي: أَنَّ الْمَهْدِيَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ، فَيَنَادِي الشَّيْطَانُ إِنَّ فُلَانًا وَشَيْعَتَهُ عَلَى الْحَقِّ، يَعْنِي رَجُلًا مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ"** آپ نے فرمایا: "بلاشبہ (آسمان سے) ندا آئے گی کہ فُلان بن فُلان (امام، مہدی ہیں۔ اور ادھر شیطان، بنی اُمیہ میں ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ فُلان اور اس کے شیعہ حق پر ہیں۔" (غیبۃ نعمانی)

علیٰ اور ان کے شیعہ کامیاب ہیں: ندا:

(۴۶)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ابن بکر سے، انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: "يَنَادِي مَنَادٌ مِنَ السَّمَاءِ إِنَّ فُلَانًا هُوَ امِيرٌ وَيَنَادِي مَنَادٌ إِنَّ عَلِيًّا وَشَيْعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ" قلْتُ: فَمَنْ يَقَاتِلُ الْمَهْدِيَّ بَعْدَ هَذَا؟

قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَنَادِي: إِنَّ فُلَانًا وَشَيْعَتَهُ (هُمْ) الْفَائِزُونَ لِرَجُلٍ مِنْ بَنِي أُمِّيَّةٍ "

قلْتُ: فَمَنْ يَعْرِفُ الصَّادِقَ مِنَ الْكَاذِبِ؟

قَالَ: يَعْرِفُهُ الَّذِينَ كَانُوا يَرَوْنَهُ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ يَكُونُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ وَيَعْلَمُونَ أَنَّهُمْ هُمُ الْمُحَقَّقُونَ الصَّادِقُونَ "

آپ نے فرمایا: "آسمان سے ایک منادی ندا دیگا کہ آگاہ رہو، فُلان امیر ہے اور ایک منادی ندا کرے گا کہ علی اور ان کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر اس اعلان کے بعد امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کون کرے گا؟ آپ نے فرمایا: مگر اس (اعلان) کے بعد شیطان، بنی اُمیہ کے ایک شخص کے لیے اعلان کریگا کہ "آگاہ رہو، فُلان اور اس کے شیعہ کامیاب ہیں۔"

میں نے عرض کیا: پھر یہ کیسے چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے؟

آپ نے فرمایا: اس ندا کے ہونے سے پہلے لوگ اس کی روایت کرتے چلے آ رہے ہیں (اس طرح کے دو اعلان ہوں گے) ان کو علم ہو جائے گا کہ ان میں کون سچا ہے! (غیبۃ نعمانی)

تو پھر امام مہدی سے جنگ کون کریگا؟

(۴۷)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے (حسن بن علی بن یوسف سے) انھوں نے مشقی سے، انھوں نے زرارہ سے اور انھوں نے کہا کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: خدا آپ کو سلامت رکھے، مجھے تعجب ہے جب بیابان میں لشکر کا وحش جانا، آسمان سے ندا، جیسی علامات کو دیکھ لیں گے تو پھر امام قائم سے ان تمام باتوں کے باوجود کون جنگ کرے گا؟

قَالَ: "إِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَدْعُو عَمْدَ حَقِّ يَنَادِي كَمَا نَادَى بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْعَقَبَةِ" (غیبۃ نعمانی)

پس آپ نے فرمایا: "شیطان کب چھوڑ دے گا وہ بھی تو اعلان کریگا جس طرح اس نے یوم عقبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برخلاف اعلان کیا تھا۔"

سچا اعلان کونسا ہوگا؟ اعتراض

(۴۸)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابن الوعیر سے

انہوں نے ہشام بن سالم سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ اسحاق کا بھائی حریری ہم لوگوں پر اعتراض کرتا اور کہتا ہے کہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ اُس وقت دو طرح کا اعلان ہوگا، پھر کیسے پتہ چلے گا کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ؟

نقال: ”قولوا له: إِنَّ الَّذِي أَخْبَرَنَا بِذَلِكَ وَانْتَ تَشْكُرَانِ هَذَا
يَكُونُ هُوَ الصَّادِقُ“ (غیبۃ ثمالی)
آپ نے فرمایا: ”اُس سے کہو کہ تم لوگ تو اعلان کے منکر ہو، مگر جن لوگوں نے اس کی خبر دی ہے کہ وہ اعلان ہوگا تو اسی سے پتہ چل جائے گا کہ یہ خبر دینے والا سچا ہے۔“

(۴۹) اعلانات کے اوقات

ان ہی اسناد کے ساتھ ہشام بن سالم سے روایت ہے کہ حضرت امام ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا:
”هَمَا صِيحَتَانِ: صِيحَةٌ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَصِيحَةٌ فِي آخِرِ اللَّيْلِ
الثَّانِيَةِ۔“

قال فقلت: كيف ذلك ؟
فقال: واحدة من السماء وواحدة من البليس۔
فقلت: كيف تعرف هذه من هذه ؟
فقال: يعرفها من كان سمع مبرها قبل ان تكون۔“
آپ نے فرمایا: ”اُس وقت دو اعلان ہوں گے، ایک اعلان اوّل شب میں اور دوسرا اعلان آخر شب میں ہوگا۔“

اس نے کہا، میں نے پوچھا: یہ اعلان کیسے ہوگا ؟
فرمایا: پہلا اعلان آسمان سے ہوگا اور دوسرا اعلان ابلیس کرے گا
میں نے عرض کیا: پھر ان دونوں میں کیسے پتہ چلے گا کہ یہ اعلان کس کا ہے ؟
فرمایا: وہ شخص جس نے پہلے ہی سے سنا ہوا ہے کہ اس طرح کے دو اعلان ہوں گے
پہلا حق دوسرا باطل (تو اُس کو علم ہو جائے گا وہ اسے پہچان لے گا کہ پہلا اعلان کونسا ہے۔“

(غیبۃ ثمالی)

(۵۰) اعلان حق سے کون متعارف ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے محمد بن خالد سے
انہوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انہوں نے عبد الرحمن بن مسلمہ سے روایت کی ہے اور عبد الرحمن نے
بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم پر لوگ اعتراض
کرتے ہیں کہ جب دو طرح کے اعلان ہوں گے تو کیسے پتہ چلے گا کہ حق کون سا اور باطل کونسا ہے ؟
آپ نے فرمایا: پھر تم لوگوں نے اس اعتراض کا کیا جواب دیا ؟
میں نے عرض کیا: ہم اس کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

فقال: قولوا لهم: يَصْدَقُ بَهَا إِذَا كَانَتْ مِنْ كَانٍ مُؤْمِنًا بِهَا قَبْلَ
أَنْ تَكُونَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:
الْآيَةُ: ”وَأَقْسَمُ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لَا يَهْدِي
إِلَّا أَنْ يَهْدِي“ فَمَا لَكُمْ قَدْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ؟“ (سورہ یونس آیت ۳۵)
آپ نے فرمایا: ان لوگوں کو یہ جواب دو: اس اعلان کے ہونے سے پہلے جو شخص اس پر ایمان
رکھتا ہے وہی حق و باطل میں فرق سمجھ لے گا۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:
ترجمہ آیت: ”پس کیا وہ شخص جو حق کی طرف ہدایت کرتا ہے اس بات کا زیادہ
مستحق ہے کہ اُس کی پیروی کی جائے یا وہ شخص جو ہدایت نہیں کر سکتا
بلکہ ہدایت کیا جاتا ہے؟ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کیا حکم لگاتے ہو؟“ (یونس ۳۵)

(۵۱) ندائے آسمانی امام زمانہ کے نام سے ہوگی

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی کی کتاب جو ”رجب“ کے حوالے سے، انہوں نے
محمد بن عمر بن یزید اور محمد بن ولید بن خالد خزازی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے
عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے، عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:
”يَقُولُ: ”إِنَّهُ يَسَادِي بِاسْمِ صَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ: الْأَمْرُ
لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ فَيَقِيمُ الْقِتَالَ“
آپ نے فرمایا: بیشک صاحب الامر کے نام کے ساتھ ایک منادی آسمان سے نرا دیگا کہ
فلان بن فلان صاحب الامر ہیں پس کس لیے جنگ کرتے ہیں“ (غیبۃ ثمالی)

(۵۵) امام کا نام لیکر ندا ہوگی

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ: "قال ۲: " ینادی باسم القائم " یا فلان بن فلان - " (قُم) فی الصدوق (غیبہ لغائی) آپ نے فرمایا: " (ندائے آسمانی میں) امام قائم کا نام پکارا جائے گا کہ لے فلان بن فلان " (غیبہ لغائی) اور المصدر میں (قُم) کا اضافہ ہے - یعنی لے فلان بن فلان کھڑے ہو جاؤ

(۵۶) ظہور بروز عاشور

ان ہی اسناد کے ساتھ ابوبصیر سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: " یتقوم القائم یوم عاشور " (غیبہ لغائی) " امام قائم ۲ یوم عاشور ظہور فرمائیں گے "

(۵۷) علامت ظہور، شام میں فتنہ برپا ہوگا

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل اور سعدان بن اسحاق اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد سب سے، انھوں نے یعقوب بن سراج سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ ایک مرتبہ آپ نے مجھ سے فرمایا:

" یا جابر! لا ینظر القائم حتی یشمل الشام فتنۃ یطلبون المخرج منها فلا یجدونه ویکون قتل بین الکوفة والحیرة قتلاھم علی سواء وینادی مناد من السماء " (غیبہ لغائی) " لے جابر! امام قائم اس وقت تک ظہور نہ کریں گے جب تک کہ شام میں ایک فتنہ برپا نہ ہو جائے، جس سے لوگ نکل بھاگنے کی کوشش کریں گے مگر انھیں کوئی راہ فرار نہ ملے گی، اور کوفہ و حیرہ کے درمیان زبردست خونریزی ہوگی اور آسمان سے ایک منادی ندا دے گا۔ " (غیبہ لغائی)

(غیبہ لغائی)

(۵۸) دمشق سے ایک آواز

ان ہی اسناد کے ساتھ ابن محبوب نے عمار سے، عمار نے حمزہ سے، حمزہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: "قال ۲: " توقعوا الصوت یا نیکم بنبیۃ من قبل دمشق فیہ لکم فرج عظیم " آپ نے فرمایا: " امید رکھو کہ دمشق کی جانب سے ایک آواز آجائے اچانک بلند ہوگی جس میں تمہارے لیے بڑی فرج و کشادگی ہوگی۔ " (غیبہ لغائی)

(۵۹) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیلی سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف سے، انھوں نے اپنے والد اور محمد بن علی سے اور انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر بن علی سے، انھوں نے حمزہ بن حمران سے، انھوں نے ابن ابویعفور سے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

" قال ۲: " ملک القائم تسع عشرة سنة واشهر " آپ نے فرمایا: " امام قائم ۲ کی حکومت انیس سال چہ ماہ رہے گی " (غیبہ لغائی)

(۶۰) مدت حکومت امام قائم ۲

ابو سیمان بن ہودہ نے نہاد بنی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد النہادی انھوں نے ابن ابویعفور سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

" قال ۲: " ملک القائم منا تسع عشرة سنة واشهر " ہم میں سے امام قائم ۲ انیس سال اور چہ ماہ حکومت کریں گے " (غیبہ لغائی)

(۶۱) مدت حکومت امام قائم ۲

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اور سعدان بن اسحاق ابن سعید اور احمد بن حسین بن عبدالملک اور محمد بن احمد بن حسین سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن عثمان

اور انھوں نے جابر بن یزید جعفی اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "وَاللّٰهُ يَمْلِكُ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْبَيْتِ ثَلَاثَ مِائَةِ سَنَةٍ وَيَزِدُّهُ تِسْعًا"

قالَ فَقُلْتُ لَهُ: مَتَىٰ يَكُونُ ذَلِكَ؟

قال: "بَعْدَ مَوْتِ الْقَائِمِ" قُلْتُ لَهُ: وَكَمَ يَقُومُ الْقَائِمُ فِي عَالَمِهِ حَتَّىٰ

يَمُوتَ؟

قال: "تِسْعَ عَشْرَةِ سَنَةٍ مِّنْ يَوْمِ قِيَامِهِ إِلَى يَوْمِ مَوْتِهِ" (غيبۃ نقانی)

ترجمہ :- "بجدا ہم اہل بیت میں سے ایک مدتیں سو سال تک حکومت کرے گا لیکن اس میں نو سال کا اور اضافہ کر دیا جائے گا۔" لہ

اس جگہ سے غرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی موت (رحلت) کے بعد۔

میں نے آپ سے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کر کے وفات پائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اُن کے قیام و ظہور سے اُن کی وفات و موت تک انیس سال کا عرصہ ہوگا۔" لہ (غیبۃ نقانی)

۴۲) مدتِ حکومتِ امام قائم

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بعض اپنے آدمیوں سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد بن عمر بن سعید سے، انھوں نے حمزہ بن حران سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال: "إِنَّ الْقَائِمَ يَمْلِكُ تِسْعَ عَشْرَةِ سَنَةٍ وَاشْهُرًا" (غیبۃ نقانی)

آپ نے فرمایا: حضرت امام قائم، انیس سال اور چند ماہ حکومت کریں گے۔

۴۳) امام قائم حجرِ اسود کے پاس کھڑے ہونگے

محمد بن یحییٰ دقیر نے محمد بن احمد سے، انھوں نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابو سعید قماط سے، انھوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حجرِ اسود

خاندانِ کعبہ کے جس رُکن پر رکھا ہوا ہے، یہ یہاں کیوں رکھا گیا ہے کسی دوسری جگہ کیوں نہیں رکھا گیا؟

قال: "إِنَّ اللَّهَ تَعَالَىٰ وَضَعَ الْحَجَرَ الْأَسْوَدَ، وَهُوَ جَوْهَرَةٌ أُخْرِجَتْ

مِنَ الْجِبَّةِ إِلَىٰ أَدَمَ فَوَضَعَتْ فِي ذَلِكَ الرُّكْنِ لَعَلَّ الْمِثْقَالَ

وَذَلِكَ أَنَّهُ لَمَّا أَخَذَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ حِينَ

أَخَذَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ فِي ذَلِكَ الْمَكَانِ وَفِي ذَلِكَ الْمَكَانِ تَرَامَىٰ

لَهُمْ وَمِنْ ذَلِكَ الْمَكَانِ يَسْبِطُ الطَّيْرُ عَلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَأَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُهُ ذَلِكَ الطَّيْرُ وَهُوَ وَاللَّهُ جَبْرِئِيلُ وَإِلَى ذَلِكَ

الْمَكَانِ يَسْتَدِ الْقَائِمُ ظُهُورَهُ، وَهُوَ الْحَجَّةُ وَالذَّلِيلُ عَلَى الْقَائِمِ"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اس کو یہاں پر رکھا ہے۔ دراصل یہ ایک ایسا پتھر ہے

جس کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے حضرت آدم کے پاس بھیجا تھا اور ميثاق

کی وجہ سے اس رُکن کے پاس رکھ دیا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب بنی آدم سے

جبکہ وہ ابھی صلبوں میں تھے، عہدِ ميثاق لیا تو اسی مقام پر لیا گیا اور اسی

مقام پر حضرت امام قائم کے لیے ایک طائر اترے گا اور سب سے پہلے وہ طائر

آپ کی بیعت کرے گا، اور وہ بخدا جبرئیل امین ہوں گے اور اسی مقام پر

امام قائم اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور یہ امام قائم کے لیے

حجت اور دلیل ہے۔" (کافی جلد ۱۸ ص ۱۸۷)

۴۴) اعلانِ حق کی پہچان

ابو علی اشعری نے محمد بن عبد الجبار سے، انھوں نے ابن فضال اور حجاج دونوں سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے عبد الرحمن بن سلمہ جری سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگوں کو جھٹلایا جاتا ہے اس بات پر کہ اُس وقت دُوسرے (اعلان) ہوں گے، لوگ کہتے ہیں کہ تم یہ کیسے پہچانو گے کہ حق کا اعلان کونسا ہے اور باطل کا اعلان کونسا ہے؟

آپ نے فرمایا: پھر تم نے اُن لوگوں کو جواب کیا دیا؟

میں نے عرض کیا: ہم تو کوئی جواب نہ دے سکے۔

قال: "قُولُوا: يَصْدُقُ بَعْثًا إِذَا كَانَتْ مِنْ كَانِ يَوْمِنَ بَهَا مِنْ قَبْلِ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ

وَأَقْسَمُ نَهْلِي إِلَى الْحَقِّ إِنَّ يَنْبَغُ أَنْ لَا يَهْدِي إِلَا أَنْ يَهْدِي مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ"

☆ ابن عقده نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن خالد سے
انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (عنایت نقانی)
☆ کافی میں ابوعلی اشعری نے محمد سے، انھوں نے ابن فضال اور جمال سے،
انھوں نے داؤد بن فرقد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

نذائے آسمانی، بود و انیت کی روایت

(۶۵)

کافی میں، علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی نجران وغیرہ سے، انھوں نے
اسماعیل بن صباح سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک شیخ کو ذکر کرتے ہوئے سنا
کہ محمد سے سیف بن عیسہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں بود و انیت کے ہمراہ تھا اس نے از خود مجھے مخاطب
کر کے کہا کہ:

”یا سیف بن عیدۃ لا بد من منادینادی باسم رجل من ولد ابي طالب
(قلت: يرويه أحد من الناس؟ قال: والذي نفسي بيده لم سمعت
أذني منه يقول: لا بد من منادینادی باسم رجل)

قلت: یا امیر المؤمنین! ان هذا الحديث ما سمعت بمثله قط؟
نقال لی: یا سیف! إذا كان ذلك فنحن أول من يجيبه أما إن
أحد بنی عتبنا: قلت: أحمی بنی عتبکم؟ قال: رجل من ولد
فاطمة - ثم قال: یا سیف! لو أتی سمعت ابا جعفر محمد بن
علی يقول ثم حدثني به اهل الأرض ما قبلت منهم ولكن
هشام بن علی“ (کافی)

ترجمہ: ”اے سیف بن عیرو! یہ لازمی امر ہے کہ اولاد ابوطالب میں سے ایک شخص
(کی حکومت کے لیے آسمان سے) ایک منادی نہ آکرے گا۔

میں نے کہا: کیا راویوں میں سے کسی نے اس قسم کی کوئی روایت بیان کی ہے؟
اُس نے کہا: اُس ذات کی قسم جسکے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے اپنے ان کاٹوں
سے اُن کو کہتے ہوئے سنا کہ ایک مرد کے نام سے (آسمان سے) نذائے آئے گی۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ حدیث یا اسی قسم کی کوئی حدیث تو میں نے کبھی نہیں سنی۔
پس اُس نے مجھ سے کہا: اے سیف! جب یہ نذر ہوگی تو میں سب پہلے اس پر بیٹھ کر ہوں گا، مگر مرنے سے پہلے
کہ وہ میرے چچا کی اولاد میں سے ہوگا۔

میں نے عرض کیا: آپ کے کون سے چچا کی اولاد میں سے ہوگا؟
اُس نے کہا: وہ نذر اولاد فاطمہ میں سے ایک مرد کے لیے آئے گی (پھر کہا) اے سیف!
”اگر میں خود حضرت ابو جعفر امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کو بیان کرتے ہوتے
نہ سنتا تو روتے زمین پر اگر کوئی بھی کہتا تو میں اس کو باور نہ کرتا، مگر یہ حدیث
تو محمد (باقر) بن علی سے سنی ہے۔“ (کافی)

امام زمانہ کے پاس تبرکات رسول ہونگے

(۶۶)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے یعقوب
سراج سے اور ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ (فرزند رسول!) آپ کے شیعوں کو فرج و کشادگی کب نصیب ہوگی؟

فقال: ”إذا اختلف ولد العباس ووهي سلطانهم وطمع فيهم (من لم
يكن يطمع فيهم) وخلعت العرب اعنتها ورفع كل ذي
صيصية صيصية وظهر الشامى وأقبل اليماني وتحرك
الحسنى وخرج صاحب هذا الامر من المدينة الى مكة
بتراث رسول الله صلى الله عليه وسلم“

قلت: ما تراث رسول الله صلى الله عليه وسلم؟

قال: سيف رسول الله ودرعه وعباءته وبرده وقصيبه ورايته
ولأمته وسرجه حتى ينزل مكة فيخرج السيف من غده
ويلبس الدرع وينشر الراية والبردة والعباءة ويتأول
القضيبي بيده ويستأذن الله في ظهوره فيطلع على ذلك بعض
مواليه فيأتي الحسن بن علي بن خزيمة الخبير فيبشركه الحسن بن علي
الخروج فيبشركه عليه اهل مكة فيقتلونهم ويبعثون برأسه
الى الشام۔

فيظهر عند ذلك صاحب هذا الامر فيبايعه الناس
ويتبعونه ويبعث الشامى عند ذلك جيشا الى المدينة
فيهلكهم الله عز وجل دونها ويهرب يومئذ من كان
بالمدينة من ولد علي عليه السلام الى مكة فيلحقون بصاحب

هَذَا الْاَمْرُ وَيَقْبَلُ صَاحِبُ هَذَا الْاَمْرِ نَحْوَ الْحِرَاقِ وَيَبِيعُ
جَيْشًا اِلَى الْمَدِينَةِ فَيَأْتِي مِنْ اَهْلِهَا وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا - " (کافی)
ترجمہ: "آپ نے فرمایا:

"جب اولاد عباس کے درمیان سلطنت کے لیے اختلاف ہوگا اور ایسے لوگ
بھی سلطنت کی طمع کریں گے جنہیں سلطنت کا خیال بھی نہ آیا ہوگا۔ عرب والوں کے
ہاتھ سے عنان سلطنت جاتی رہے گی اور ایک شخص اس پر اپنا پنجہ مارے گا
ایک شامی خروج کرے گا اور ایرانی پیشقدمی کرے گا، ایک مرجسی حرکت میں
آجائے گا، پھر حضرت صاحب الامر کا ظہور ہوگا۔ وہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے تمام تبرکات لیے ہوئے مدینہ سے مکہ تشریف لائیں گے۔
میں نے عرض کیا: (فرزینہ رسول!) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات کیا ہوں گے؟
آپ نے فرمایا: آنحضرتؐ کی سیف، زره، عمامہ، ردا، عصا، پرچم، زره مخصوص اور
زین۔ آپ جب مکہ پہنچیں گے تو طولوار، سیف کو نیام سے نکالیں گے، زره کو
زیب جیم فرمائیں گے، رایت کا پھر برا کھولیں گے، ردا دوش پر ڈالیں گے اور
عمامہ سرافندس پر رکھیں گے، ہاتھ میں عصا لیں گے پھر اللہ تعالیٰ سے ظہور کی اجازت
طلب کریں گے، اسکی اطلاع آپ کے کسی موالی و محب کو ہو جائے گی تو وہ ایک
مرجسی کے پاس جائے گا اور اسے خبر دے گا (کہ ظہور کا حکم ہو چکا ہے) پس
وہ حسی جلدی سے خروج کرے گا تو اہل مکہ اس پر جھپٹ پڑیں گے اور اسے قتل
کر کے اسکا سر کاٹ کر شام بھیج دیں گے۔

اس وقت صاحب الامر ظہور کریں گے اور لوگ ان کی بیعت کریں گے۔
یہ خبر سنکر شامی اپنی ایک فوج مدینہ بھیجے گا، مگر مدینہ پہنچنے سے قبل ہی اللہ
اس فوج کو ہلاک کر دے گا۔ اس وقت اولاد علیؑ میں سے جتنے لوگ مدینہ
میں ہوں گے وہ مکہ چلے جائیں گے اور صاحب الامر سے وابستہ ہو جائیں گے
پھر صاحب الامر وہاں سے عراق جائیں گے اور وہاں سے ایک فوج مدینہ والوں
کی حفاظت کے لیے روانہ کریں گے، وہ فوج اہل مدینہ کو امن و پناہ دے گی
شہر چھوڑ کر چلے جانے والے واپس مدینہ پہنچ جائیں گے۔ " (کافی)

غیبہ نمانی میں اسناد کے ساتھ ابن محبوب سے بھی اسی کے مثل روایت ہے

حضرت زید بن علیؑ کے لیے حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا

(۶۷)

"کافی" میں علی نے اپنے والد سے
انہوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے عیص بن قاسم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام
جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: تم لوگ خدائے واحد لاشریک سے ڈرو اور اپنے نفسوں
پر نگاہ رکھو۔

ثُمَّ قَالَ " فَوَاللَّهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَكُونُ لَهُ الْغَنَمُ فِيهَا الرَّاعِي فَاِذَا وَجَدَ
رَجُلًا هُوَ اَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي هُوَ فِيهَا يَخْرُجُهُ وَيَجْعَلُ
بِذَلِكَ الَّذِي هُوَ اَعْلَمُ بِغَنَمِهِ مِنَ الَّذِي كَانَ فِيهَا -

ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ تَوَكَّاتٍ لِّاَحَدِكُمْ نَفْسَانِ يِقَاتِلُ بَوَاحِدَةٍ يَجْرِبُ بِهَا
ثُمَّ كَانَتْ الْاُخْرَى بِاَفِيَّةٍ فَعَمِلَ عَلَيَّ مَا قَدْ اسْتَبَانَ لَهَا وَلَكِنْ
لَهُ نَفْسٌ وَاحِدَةٌ اِذَا ذَهَبَتْ فَقَدْ وَاللَّهِ ذَهَبَتِ التَّوْبَةُ
فَاَنْتُمْ اَحَقُّ اَنْ تَخْتَارُوا لِنَفْسِكُمْ اَنْ اَتَاكُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ اَنْتُمْ
عَلَى اَيِّ شَيْءٍ تَخْرُجُونَ؟ وَلَا تَقْوُوا خُرُجَ زَيْدٍ، فَاَنْ زَيْدًا
كَانَ عَالِمًا وَكَانَ صَدُوقًا وَلَمْ يَدْعُكُمْ اِلَى نَفْسِهِ اِنَّمَا
دَعَاكُمْ اِلَى الرَّضَى مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ وَلِيُظْهِرَ نُوْفَى بِنَا دَعَاكُمْ
إِلَيْهِ اِنَّمَا خُورِجُ اِلَى سُلْطَانٍ مُّجْتَمِعٍ لِيَنْقُضَهُ -

فَاِنْ خَاجَ مَتَا الْيَوْمِ اِلَى اَيِّ شَيْءٍ يَدْعُوكُمْ؟ اِلَى الرَّضَى
مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ؟ فَتَنْحَنُ نَحْوَكَ اِنَّا لَسْنَا نَرْضَى بِهِ وَهُوَ يَعْصِيَانَا
الْيَوْمَ وَلَيْسَ مَعَهُ اَحَدٌ وَهُوَ اِذَا كَانَتِ الرَّايَاتُ وَالْاَلْوِيَّةُ
اَجْدَرُ اَنْ لَا يَسْمَعَ مِنْا اِلَّا (مَعَ) مِنْ اجْتَمَعَتْ بِنُفَاطِمَةَ مَعَهُ
فَوَاللَّهِ مَا صَاحِبُكُمْ اِلَّا مِنْ اجْتَمَعُوا عَلَيْهِ، اِذَا كَانَ رَجَبُ
فَاَقْبَلُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَانْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَتَأَخَّرُوا
اِلَى شُعْبَانَ فَلَا ضَيْرَ، وَانْ اَحْبَبْتُمْ اَنْ تَصُومُوا فِي اَهَالِكُمْ
فَلَعَلَّ ذَٰلِكَ اَنْ يَكُونَ اَقْوَى لَكُمْ وَكَفَاكُمْ بِالسَّيْفِ فِي عِلَامَةٍ ؕ

(کافی)

ترجمہ: ”خدا کی قسم اگر تم میں سے کسی کے پاس دو نفس ہوتے تو وہ ایک نفس سے مقابلہ کرتا اور تجربہ حاصل کرتا (کہ قتل کے بعد کیا ہوتا ہے) اور دوسرے نفس رکھتا اور اپنے تجربے کے مطابق عمل کرتا، لیکن نفس تو ایک ہی ہے اگر وہی چلا گیا تو پھر دوبارہ کا موقع بھی ہاتھ سے گیا۔ لہذا تم لوگ زیادہ حقدار ہو اس امر میں کہ اپنے نفس کے لیے کونسا کام پسند کرتے ہو، اور اگر ہم میں سے کوئی مرد خروج کرتا ہے تو دیکھو اور سوچ لو کہ تم لوگ کس بات پر خروج کر رہے ہو۔ ۹ اور تم یہ مت کہو کہ زید نے خروج کیا تھا اس لیے کہ زید عالم تھے، صاحبِ صدق و صفا تھے انھوں نے اپنے نفس کے لیے کسی کو دعوت نہیں دی تھی بلکہ انھوں نے تو تم لوگوں کو آل محمد کی رضا کی طرف دعوت دی تھی۔

اب آج جو ہم میں سے ایک شخص خروج کر رہا ہے بتاؤ کہ وہ کس بات کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ کیا وہ آل محمد کی رضا کی طرف دعوت دے رہا ہے؟ تو پھر سنو! ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہم لوگ اس کے اس اقدام سے راضی نہیں، وہ ہماری بات نہیں مان رہا ہے۔ اس کے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ ہم میں سے کوئی خواہ کتنے ہی پھر ریے و علم لیکر نکلے وہ اس لائق نہیں کہ اس کی بات سنی جائے سوائے اس کے جس پر سارے بنی فاطمہ مجتہب ہو جائیں۔ خدا کی قسم تمہارا صاحبِ امر وہی ہوگا جس پر سارے بنی فاطمہ مجتمع ہوں گے۔ چنانچہ جب ’ماہِ رجب‘ آئے تو اللہ کا نام سیکر آگے بڑھ جانا اور اگر تاخیر کرنا چاہو تو شعبان تک تاخیر کرنے میں کوئی ہرج نہیں، تاخیر کر سکتے ہو، اور اگر چاہتے ہو کہ اپنے اہل و عیال میں رہ کر روزہ رکھ لو تو شاید میرے خیال میں تم لوگوں کے لیے یہ زیادہ بہتر ہے اور تمہارے لیے ظہور کی علامت تو ایک سفیانی کا خروج بھی کافی ہے۔“

ظہور قائم سے قبل ہم میں سے خروج کرنا بڑا بلاک ہوگا

۶۸ محمد بن عبد اللہ بن حسن بن علی کو امام ششم نے خروج کیلئے نہ فرمایا تھا اور حق و غیثہ کے قتل کی پیشگوئی بھی نہ فرمائی تھی لیکن وہ نہ ملتا۔ اور خروج کے بعد قتل ہوا۔

۶۸

”کافی“ میں علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ریحی سے منقولاً، انھوں نے حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”واللہ لا یرفع واحد متابعی خروج القائم الا کان مثله مثل“

فرخ طار من وکرہ قبل ان یستوی جناحاه فاخذہ الضببیان فجبثوا بہ۔“ (کافی)
آپ نے فرمایا: ”بخدا، قبل ظہور امام قائم، ہم میں سے جو بھی خروج کرے گا اس کی مثال ایسی ہی ہوگی جیسے کسی چڑیا کا بچہ جس کے ابھی پوری طرح بازو مضبوط بھی نہ ہوئے ہوں اور وہ اپنے گھونسلے سے نکل پڑے اور بچے اس کو پکڑ کر اس کے ساتھ کھیلنے لگیں۔“ (کافی)

زمانہ غیبت میں ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

۴۹

احمد بن محمد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے بکر بن محمد سے، انھوں نے سدید سے روایت کی ہے، اور سدید کا بیان ہے کہ محمد سے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”یا سدید! الزم بیتک وکن جلدًا من احلاسہ واسکن ماسکن اللیل والنهار فاذا بلغت ان السفیاء فی قد خرج فارحل الینا ولو علی رجلك“ (کافی)
ترجمہ: ”اے سدید! اپنے گھر میں رہا کرو اور ہاں کہل خانہ نشین ہو جاؤ جب تک یہ دن اور رات ساکن و خاموش ہیں تم بھی خاموش رہو، مگر جب تمہیں یہ خبر ملے کہ سفیانی نے خروج کیا، تو فوراً ہمارے پاس آ جاؤ خواہ تمہیں پیدل ہی چل کر کیوں نہ آنا پڑے۔“ (کافی)

پانچ کتابوں میں ایک سی روایت

۵۰

روی نداء المنادی من السماء باسم المہدی علیہ السلام ووجوب طاعته احمد بن المنادی فی کتاب ”الملاحم“ و ابو نعیم الحافظ فی کتاب ”اخبار المہدی“ وابن شیرویہ الدیلمی فی کتاب ”الفردوس“ و ابو العلاء الحافظ فی کتاب ”الفتن“ ترجمہ: ”روایت کی گئی کہ، ”آسمان سے ایک منادی امام مہدی علیہ السلام کے نام سے ندا دے گا اور یہ کہ آپ طاعت واجب ہے۔“

اس روایت کو احمد بن منادی نے کتاب ”الملاحم“ میں اور حافظ ابو نعیم نے اپنی کتاب ”اخبار المہدی“ میں، اور ابن شیرویہ دہلی نے اپنی کتاب ”فردوس الاخبار“ میں اور حافظ ابو العلاء نے اپنی کتاب ”الفتن“ میں نقل کیا ہے۔“

سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا... کی تفسیر

(۷۱)

سہل نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ سے، انھوں نے طیار سے اور طیار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”سُورِيهِمْ اَيَاتِنَا فِي الْاَفَاقِ وَفِي اَنْفُسِهِمْ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ...“ (سورہ حۃ السجدۃ آیت ۵۳)

ترجمہ آیت: ”عنقریب ہم ان کو کائنات میں اور خود ان کے ناسوں میں اپنی نشانیاں دکھائیں گے، حتیٰ کہ ان پر حق واضح ہو جائے گا کہ بیشک یہی بات حق ہے۔۔۔“

کی تفسیر کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: ”خسف ومسخ وقذون“

قال قلت: ”حق يتبين لهم“

قال: ”دع ذا ذلك قيام القائم“

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: اس سے مراد خسف (زمین کا دھنسا) مسخ (ہوجانا) (ایک شخص کا) اور قذون کی بارش ہونا ہے۔“

میں نے عرض کیا: اور ”حتیٰ تبين لهم“ سے کیا مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑو، یہ ظہور امام قائم علیہ السلام کے متعلق ہے۔“ (کافی)

وقتِ ظہور کی ایک خاص علامت

(۷۲)

ابو الفضل شیبانی نے کلینی سے، انھوں نے محمد بن عطاء سے، انھوں نے سلمہ بن خطاب سے، انھوں نے محمد بن طیاسی سے، انھوں نے ابن ابی عمیرہ اور صالح بن عقبہ دونوں سے اسٹے، انھوں نے علقمہ بن محمد حضرمی سے اور علقمہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، اور آپ نے اپنے آباء کرام حضرت علی علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قال رسول الله: ”يا علي! ان قاسنا اذا خرج يجتمع اليه ثلاثمائة و

ثلاثة عشر رجلاً عدد رجال بدر فاذا احان وقت خروجه

يكون له سيف مغمود ناداه السيف: قم يا ولي الله!

فاقتل اعداء الله۔“

ترجمہ: رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: اے علی! جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو اسباب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی ان کے پاس جمع ہو جائیں گے اور جب وقتِ غرر آئے گا تو آپ کی تلوار خود بخود نیام سے باہر نکل آئے گی اور آواز دے گی: اے اللہ کے ولی! اٹھیے اور دشمنانِ خدا کو قتل کیجیے۔“ (کفایہ)

بوقتِ ظہور امام زمانہ کی شان

(۷۳)

اختصاص میں ہے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن معقل قریسینی نے، انھوں نے محمد بن عاصم سے، انھوں نے علی ابن الحسین سے، انھوں نے محمد بن مرزوق سے، انھوں نے عامر سراج سے، انھوں نے سفیان ثوری سے، انھوں نے قیس بن مسلم سے، انھوں نے طارق بن شہاب سے، انھوں نے حذیفہ سے روایت نقل کی ہے حذیفہ کا بیان ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”اذا كان عند خروج القائم ينادي من السماء ايها الناس! قطع عنكم مدة الجبارين وولي الامر خير امة محمد فالحقوا بمكة، فيخرج التجباء من مصر والابدال من الشام وعصائب العراق رهبان بالليل، ليوث بالنهار كائن قلوبهم زبر الحديد فيبأ يعونه بين الركن والمقام۔“

قال عمر بن الحصين: يا رسول الله! صف لنا هذا الرجل؟

قال: هو رجل من ولد الحسين كانه من رجال شنسوة عليه عبا

قطوا نيستان اسمه اسمي، فعند ذلك تفرح الطيور في

او كارهها والحيتان في بحارها وتمتد الانهار وتفيض العيون

وتنبت الارض ضعف اكلها ثم يسير مقدمته جبرئيل

وساقتة اسرافيل فيملا الارض عدلا وقسطا كما ملئت

جورا وظلما۔“ (اختصاص)

آپ نے فرمایا: ”جب ظہور امام قائم کا وقت آئے گا تو آسمان سے ایک منادی نداء دے گا

اے لوگو! اب تم پر جابروں اور ظالموں کے تسلط کی مدت ختم ہو گئی۔ اب میرے

محمدؐ کی بہترین ہستی ولی امر بن جاؤ اور مکہ میں ان سے ملو۔“

یہ سنکر: نجباء مصر اور ابدالِ شام اور عصائب عراق نکل کھڑے ہوں گے جو شب کو

راہب و عابد اور دن کے وقت شیر ہوں گے، اُن کے دل فولاد جیسے ہوں گے اور مکہ آکر رکن و مقام کے درمیان حضرت صاحب الامر کی بیعت کرینگے عمران بن حصین نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کچھ اس مرد (صاحب الامر) کے متعلق بھی ارشاد فرمائیے؟

آپ نے ارشاد فرمایا: وہ امام حسین علیہ السلام کی اولاد میں سے ہوں گے، اُن کا نام میرا نام ہوگا اُن کے ظہور کے بعد چڑیاں اپنے گھونسلوں میں خوب بچے لکائیں گی، دریاؤں میں مچھلیاں بکثرت پیدا ہوں گی۔ دریاؤں میں پانی خوب لہریں مارے گا، جگہ جگہ پانی کے چشمے بھی اُٹھیں گے، زمین ضرورت سے زیادہ غلہ اُگائے گی۔ جب وہ چلیں گے تو آگے آگے جبریل ہوں گے اور پیچھے اُن کے امرا فیل ہوں گے اور وہ زمین کو عدل و داد سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (اختصاص)

۷۴ ظہور کی پانچ علامتیں

کافی میں، محمد بن یحییٰ نے ابن عسائی سے، اُنھوں نے علی بن حکم سے، اُنھوں نے ابویوب خزازی سے، اُنھوں نے عمر بن حنظلہ سے اور اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "خمس علامات قبل قيام القائم: الصيحة، والسفاني، والحصف، وقتل النفس الزكية، واليباني" " فقلت: جعلت فداك إن خرج احد من اهل بيتك قبل هذه العلامات اخرج معه؟

قال: لا

فلما كان من الغد تلوت هذه الآية:

(الآية) "إِنْ نَشَأْ نُزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ أَعْيُنُهُمْ لَهَا خَضِيعِينَ" (سورة اشعراء آیت ۴)

فقلت له: أهي الصيحة؟

فقال: "أما لو كانت خضعت اعناق اعداء الله" (کافی)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: امام قائم کے ظہور سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ صیحہ (ندا آسمانی) سفیانی، خصف (زمین کا شق ہونا) قتل نفس زکیہ اور یبانی (کاخروج)۔"

میں نے عرض کیا: میں آپ پرست رہاں، ان علامات کے ظاہر ہونے سے پہلے اگر آپ کے اہل بیت میں سے کوئی شخص خروج کرے تو کیا ہم اُس کا ساتھ دیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

پھر میں نے دوسرے دن اس آیت کی تلاوت کی: اِنْ نَّشَأْ..... خَضِيعِينَ ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر معجزہ نازل کر دیں اور اُن کی گزینیں ذلت کے ساتھ جُھک جائیں۔" (اشعراء ۴)

اور عرض کیا کہ اس سے مراد صیحہ ہے؟

آپ نے فرمایا: (ہاں) اگر اس سے خدا کے دشمنوں کی گزینیں جُھک جائیں۔ (کافی)

۷۵ دو طرح کی ندا ہوگی

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، اُنھوں نے ابن فضال سے، اُنھوں نے ابو حمید سے اُنھوں نے محمد بن علی حبلی سے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا: يقول: "اختلاف بنی العباس من المحدثين، والثناء من المحتوم و خروج القائم من المحتوم"

قلت: وكيف الثناء؟

قال: "ينادي من السماء أول النهار: أَلَا إِنَّ عَلِيًّا وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ" قال: وينادي مناد آخر النهار: أَلَا إِنَّ عُثْمَانَ وَشِيعَتَهُ هُمُ الْفَائِزُونَ"

آپ نے فرمایا: "بنی عباس میں اختلاف حتیٰ امر ہے، ندائے آسمانی امر حتیٰ ہے اور امام قائم کا ظہور امر حتیٰ ہے۔"

میں نے عرض کیا: ندا کیسی ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "دن کی ابتداء میں آسمان سے ایک منادی ندا دیگا: "آگاہ ہو جاؤ کہ علی اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔" پھر دن کے آخر (شام کے وقت) میں ایک منادی ندا دے گا کہ آگاہ رہو عثمان اور اُن کے شیعہ ہی کامیاب ہیں۔"

(کافی)

۷۶ جب تم صبح کی وقت اُٹھو گے تو.....؟

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ بحوالہ احمد بن محمد لیادی مرفوعاً

انہوں نے عبداللہ بن عبدلہ سے روایت کی ہے، انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے حضرت قائم علیہ السلام کا ذکر کیا کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے کہ ان کا خروج ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: ”یصبر احدکم وتحت رأسه صحيفة عليها مكتوب طاعته معروفة“

”جب تم لوگ (صبح کے وقت) اٹھو گے تو تمہارے تکیہ کے نیچے سے ایک پرچہ نکلے گا جس پر تحریر ہوگا: طاعته معروفة“ یعنی (ان کی اطاعت کرنا ہی نیکی اور بہتر ہے)

آپ کے علم کے پھر سیر کی عبارت ؟

فضل بن شاذان سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ:

”يكون في راية المهدي عليه السلام اسمعوا واطيعوا“
امام مہدی علیہ السلام کے علم کے پھر سیرے پر تحریر ہوگا: ”سنو اور اطاعت کرو“

”تمام بزرگوں کے وارث امام زاد ہیں۔“

اور اسناد کے ساتھ فضل نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا خست بجيش السفيا الى ان قال: والقائم يومئذ بمكة عند الكعبة مستجيراً بها، يقول: ”أنا ولي الله أنا ولي الله وبمحمد ص فمن حاجني في آدم فانا اولى الناس بالآدم، ومن حاجني في نوح فانا اولى الناس بنوح ومن حاجني في ابراهيم فانا اولى الناس براهيم، ومن حاجني في محمد فانا اولى الناس بمحمد ومن حاجني في النبيين فانا اولى الناس بالنبيين ان الله تعالى يقول: ”

”ان الله اصطفى آدم ونوحاً و آل ابراهيم وآل عمران على العالمين ذرية بعضها من بعض والله سميع عليم“

(سورہ آل عمران ۳۳)

فأنا بقية آدم وخيرة نوح ومصطفى ابراهيم وصفوة محمد الأول ومن حاجني في كتاب الله فانا اولى الناس بكتاب الله الأول ومن حاجني في سنة رسول الله فانا اولى الناس بسنة رسول الله وسيرته وأشهد الله من سمع كلامي لما يبلغ الشاهد الغائب۔

فيجمع الله له اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشرة رجلاً فيجمعهم الله على غير ميعاد قزع كقزع الخليفة۔

ثم تلا هذه الآية: ”أَيُّمَّا تَكُنْ نُؤَيِّدُ بِكَمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (البقرة ۱۲۸)

فبايعونه بين الركن والمقام ومعه عهد رسول الله قد تواترت عليه الآباء فان اشكل عليهم من ذلك شيء فان الصوت من السماء لا يشكل عليهم اذا نودي باسمه واسم أبيه۔

ترجمہ روایت: ”آپ نے سفیانی کے لشکر کے زمین میں دھنس جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

اس دن حضرت قائم علیہ السلام کہ میں خانہ کعبہ کے پاس یہ کہتے ہوئے ہوں گے کہ میں اللہ کا ولی ہوں، میں اللہ اور محمد کا زیادہ حقدار ہوں۔ اگر کوئی مجھ سے حضرت آدم کے متعلق بحث کرے تو میں ثابت کروں گا کہ میں آدم کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اگر کوئی حق نوح کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت

کروں گا کہ میں نوح کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، جو شخص حضرت ابراہیم کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں حضرت ابراہیم کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو شخص حضرت محمد مصطفیٰ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں محمد کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں، اور جو

شخص دیگر انبیاء کے متعلق مجھ سے بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں انبیاء کرام کا تمام لوگوں سے زیادہ حقدار ہوں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ نے آدم و نوح و آل ابراہیم و آل عمران کو منتخب کیا تمام عالمین پر، ان میں سے بعض، بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔“

میں بقیہ آدم ہوں، میں منتخب نوح ہوں، میں برگزیدہ ابراہیم ہوں اور میں صفوة و برگزیدہ محمد ہوں۔ آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے کتاب خدا کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا سب سے زیادہ متقی ہوں، آگاہ ہو، اگر کوئی مجھ سے سنت رسول اللہ کے متعلق بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ

میں سنت رسول خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں، میں خدا کا واسطہ دیتا ہوں کہ اس وقت جو لوگ میری یہ باتیں سن رہے ہیں وہ ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔“

اس کے بعد: اللہ تعالیٰ ان (امام قائم) کے تین سو تیرہ اصحاب کو ان کے پاس اس طرح جمع کر دے گا جیسے موسمِ برسات کے بادل ایک کے پیچھے ایک۔

پھر اپنے اس آیت کی تلاوت فرمائی: (سورہ بقرہ آیت ۱۳۸)

ترجمہ آیت: ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا“

اس کے بعد لوگ ان کی بیعت رکن و مقام کے ماہین کریں گے۔ ان کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام تبرکات ہوں گے جو بتواتر تسلیاً بعدیل (یعنی ان کے آیا و واجداد سے) ان تک پہنچے ہیں، اور اگر ان تبرکات کے بعد بھی کسی کو پہنچانے میں دشواری و اشکال درپیش ہوگا تو پھر آسمانی نداء سے ساری شکل دور ہو جائے گی جب ان کا نام ان کے والد کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا۔“

۴۹ امام زمانہ کیلئے براق لایا جائیگا

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے امام قائم علیہ السلام کے ذکر میں ایک طویل حدیث میں فرمایا کہ

قال: ”فیجلس تحت شجرة سمرۃ فیجئہ جبرئیل فی صورة رجل من بنی کلب، فیقول: یا عبد اللہ! ما یجسک ههنا؟ فیقول: یا عبد اللہ! انی استظرون یا تیمم العشاء فاخرج فی دبرہ الی مکة واکوہ ان اخرج فی هذه الحجرة۔ قال: فیضحك فاذا ضحك عرفہ آتہ جبرئیل۔ قال: فیأخذ بیده ویصافحه ویسلم علیہ ویقول له: قم ویجئہ بغرس یقال له البزاق فیکبه ثم یتقی الی جبل رضوی فیاقی محمد وعلی فیکتبان له عمداً منشوراً یقرؤہ علی الناس ثم یخرج الی مکة والناس یجتمعون بہا۔“

قال: ”فیقوم رجل منه فینادی ایہما الناس! هذا طلبکم قد جاءکم یدعوکم الی ما دعاکم الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال:

فیقومون، قال: فیقوم ہونفسہ، فیقول: ایہما الناس! انا فلان بن فلان، انا ابن نجی اللہ، ادعوا الی ما دعاکم الیہ نجی اللہ۔“

فیقومون الیہ لیقتلوہ، فیقوم ثلاثاً وثینت علی الثلاث ثمانۃ فینمیعونہ منہ خمسون من اهل الکوفة و سائرہ من ابناء الناس لا یعرف بعضهم بعضاً اجتمعوا علی غیر مبیعہ۔“

ترجمہ: اپنے فرمایا: ”... پھر امام قائم ایک بول کے درخت کے نیچے بیٹھ جائیں گے، اتنے میں حضرت جبرئیل ان کے پاس ایک مرد بنی کلب کی شکل میں آئیں گے اور کہیں گے، اے بندہ خدا! تم یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ آپ فرمائیں گے اے اللہ کے بندے! مجھے انتظار ہے کہ شام ہو جائے تو کہہ جاؤں اس دعویٰ اور گری کی تمازت میں مجھے چلنا پسند نہیں۔“

پھر جبرئیل ہنس پڑیں گے۔ انھیں ہنستا ہوا دیکھ کر آپ پہچان لیں گے کہ یہی جبرئیل ہی پھر جبرئیل آگے بڑھ کر ان کا ہاتھ پکڑ کر دھا فح کر دیں گے، سلام کریں گے اور کہیں گے اچھا: اب اُٹھیے۔ پھر گھوڑا لائیں گے جس کو ”براق“ کہتے ہیں، اس انھیں سوار کریں گے اور ان کو لیکر جبل رضوی پہنچیں گے اور وہاں حضرت محمد و علی تشریف لائیں گے اور یہ دونوں ان کو ایک منشور رکھ کر دیں گے تاکہ لوگوں کے سامنے پڑھ کر سنائیں، یہ منشور لیکر امام قائم مکہ آئیں گے تو لوگ ان کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر ان میں سے ایک شخص اٹھ کر اعلان کرے گا: اے لوگو! تم لوگ جس کی تلاش میں تھے وہ آگیا، یہ اسی چیز کی طرف دعوت دے رہے ہیں جس کی طرف حضرت رسول اللہ دعوت دیا کرتے تھے۔

یہ سن کر لوگ کھڑے ہو جائیں، امام قائم بھی کھڑے ہوں گے اور فرمائیں گے کہ: اے لوگو! میں فلان بن فلان ہوں، میں اللہ کے نبی کا فرزند ہوں، میں تم لوگوں کو اسی امر کی طرف دعوت دیتا ہوں جس کی طرف اللہ کے نبی نے تمہیں دعوت دی تھی آپ کے اس اعلان پر لوگ آپ کو قتل کرنے کے لیے بڑھیں گے تو تین سو سے کچھ زائد آدمی جنہیں پچاس آدمی کو نہ کے ہوں گے باقی مانرہ دوسرے لوگ جو مختلف اطراف

ہوں گے اور وہ ایک دوسرے کو پہچانتے بھی ہوں گے مختلف اوقات میں آئے ہوتے ہوں گے وہ سب اٹھ کر آپ کی حفاظت کریں گے اور قتل سے بچائیں گے۔

مقام ذی طوی میں انتظار

۸۰

ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اِنَّ الْقَائِمَ يَنْتَظِرُ مِنْ يَوْمِهِ ذِي طَوًى فِي عِدَّةِ اَهْلِ بَدْرٍ ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا حَتَّى يَسْبُدَ ظَهْرُهُ اِلَى الْحَجْرِ وَيَسْهُزُّ الرَّايَةَ الْمَغْلَبَةَ“ ترجمہ: ”اس دن سے امام قائم علیہ السلام اپنے تین سوتیرہ اصحاب کے ساتھ مقام ذی طوی میں انتظار کریں گے، پھر جب اسود کی طرف اپنی پشت کر کے کھڑے ہوں گے اور اپنا پر اچھ لہرائیں گے۔“

آنحضرت امام قائم کو کتاب جدید دیں گے

۸۱

ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی ایک طویل حدیث میں یہ روایت بھی بیان کی ہے کہ: ”يَقُولُ الْقَائِمُ لِاصْحَابِهِ: يَا قَوْمِ اِنَّ اَهْلَ مَكَّةَ لَا يَرِيدُونَنِي وَلَكِنِّي مَرْسِلُ الْبَيْتِمْ لَا حَتَّجَ عَلَيْهِمْ بَمَا يَنْبَغِي لِمِثْلِي اِنْ يَحْتَجُّ عَلَيْهِمْ“

فید عور جلّ من اصحابہ فيقول له: امض الى اهل مكة فقل: يا اهل مكة انا رسول فلان اليكم وهو يقول لكم انا اهل بيت الرحمة ومحمدن الرسالة والخلافة ونحن ذرية محمد وسلالة النبيين وانا قد ظلمنا واضطهدنا وتظلمنا وابتر منا حقنا منذ قبض نبينا الى يومنا هذا فنحن نستنصركم فانصرونا۔

فاذا تكلمتم هذا الفضي بهذا الكلام اتوا اليه قد بجوه بين الزكن والمقام، وهي النفس الزكية۔ فاذا بلغ ذلك الامام قال لاصحابه: اولا اخبرتم ان اهل مكة لا يريدوننا، فلابد عونه حتى يخرج في هبط من عقبة طوى في ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلا

عدّة اهل بيدي رحمتي يا حي المسجد الحرام، فيصلّي فيه عند مقام ابراهيم أربع ركعات، ويسند ظهره الى الحجر الاسود، ثمّ يحمد الله ويثنّي عليه ويذكر النبي صلّي عليه ويتكلم بكلام لم يتكلم به احد من الناس۔

فيكون اول من يضرب على يده وسبايعه جبريل و ميكائيل ويقوم معصما رسول الله وامير المؤمنين فيدفعان اليه كتابا جديدا هو على العرب شديد بخاتم رطب فيقولون له: اعمل بما فيه وسبايعه الثلاثة وقليل من اهل مكة۔

ثم يخرج من مكة حتى يكون في مثل الحلقة۔ قلت: وما الحلقة؟ قال: عشرة الون رجل، جبّيل عن يمينه وميكائيل عن شماله، ثم يسهر الراية الجليلة وينشرها وهي راية رسول الله السحابة ودرع رسول الله السابغة ويتقلد بسيف رسول الله ذي الفقار۔

وخبر آخر: ما من بلدة الا يخرج معه منهم طائفة الا اهل البصرة فامته لا يخرج معه منها احد۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اے قوم! یہ اہل مکہ تجھے تسلیم کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے لیکن میں ان کے پاس اپنا ایک قاصد بھیجوں گا تاکہ ان پر حجت تمام کر دوں۔“

پھر آپ اپنے اصحاب میں سے ایک کو بلا کر فرمائیں گے کہ تم اہل مکہ کے پاس جاؤ اور کہو کہ اے اہل مکہ! میں فلان کا فرستادہ وقاصد ہوں وہ تم لوگوں سے یہ فرماتے ہیں کہ میں اہل بیت رحمت اور معدن رسالت و خلافت ہوں، میں ذریت محمد اور انبیاء کا خلاصہ ہوں جب سے ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات پائی اس وقت سے آج تک مسلسل ہم پر ظلم و ستم کیا جاتا رہا ہے ہم تمہیں کہتے ہیں، ہمارا حق ہم سے چھین لیا گیا ہم تم لوگوں سے مدد چاہتے ہیں تم لوگ ہماری مدد کرو۔

جب یہ جوان ان لوگوں تک جا کر یہ پیغام پہنچائے گا تو وہ اسے پکڑ کر (نفس زکیہ)

مکان و مقام کے درمیان ذبح کر دیں گے، اور یہی نفس زکیہ ہے۔ جب پختہ
امام قائم ہو کر پونچھ گئی تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے۔ کیا میں نے تم
سے نہیں بتایا تھا کہ یہ اہل مکہ نہیں تسلیم نہیں کریں گے؟ پھر آپ اصحاب بدر
کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ آدمیوں کو سبکدوشی سے اتر کر مسجد حرام میں
تشریف لائیں گے اور مقام ابراہیم پر چار رکعت نماز پڑھیں گے۔ پھر حجر اسود کی پشت
لگا کر کھڑے ہوں گے اور حمد و ثنائے الہی بجالائیں گے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کا ذکر کریں گے اُن پر درود بھیجیں گے اور ایک ایسا خطبہ دیں گے کہ جب تک
ایسا خطبہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

اس خطبے کے بعد سب سے پہلے جو شخص آپ کے ہاتھ پر رکھ کر بیعت کریگا
وہ جبریل اور پھر میکائیل ہوں گے اور ان ہی دونوں کے ساتھ حضرت رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امیر المؤمنین علیہ السلام بھی کھڑے ہوں گے، آپ حضرت
امام قائم علیہ السلام کو ایک کتاب جدید جو ملے کریں گے، جو اہل عرب کچھ بہت
مشہور ہوگی اور اُس کے اوپر تازہ مہر لگی ہوگی اور امام قائم سے فرمائیں گے کہ اس
تحریر کے اندر جو کچھ ہے اس پر عمل کرنا ہے۔ پھر تین سو آدمی (آپ کے اصحاب)
اور اہل مکہ میں سے چند لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔

پھر آپ مکہ سے برآمد ہوں گے تو ایک حلقہ کے اندر ہوں گے۔ میں نے
عرض کیا: حلقہ کیا؟ آپ نے فرمایا: دس ہزار آدمیوں کا ایک حلقہ ہوگا، حضرت
جبریل اپنے جانب اور حضرت میکائیل آپ کے بائیں جانب ہوں گے۔ پھر آپ
اپنا چہرہ لال علم لہرائیں گے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم ہوگا جس کا
نام سحابہ ہے اور آپ کی زبردہ سابعہ زیب تن کریں گے اور رسول اللہ کی
سیف ذی الفقار کو کمر میں لٹکائیں گے۔

”ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہر شہر کے کچھ لوگ آپ کے ساتھ ہونگے
سوائے بصرہ کے، وہاں سے آپ کے ساتھ کوئی نہ ہوگا۔“

امام قائم کے لشکریوں کی شان

(۱۲)

فضیل بن یسار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ

قال: ”لہ كنز بالطالقان ما هو بذهب ولا فضة، وراية لم تنشر

منذ طويت، ورجال كانت قلوبهم زبوا لحدید لا یسویہا
شلق فی ذات اللہ أشد من الحجر، لو حملوا علی الجبال
لا ذلوا، لا یقصدون برایاتہم بلدة إلا خربوها، كانت
علی خیولہم العقبان یتمشجون بسرج الامام علیہ السلام یطلبون
بذلک البرکة، ویحقون به یقونہ بالفسخ فی الحروب، و
یکفونہ ما یرید فیہم۔

رجال لا ینامون اللیل، لہم دوی فی صلاتہم کدوی
النحل، ینبتون قیاما علی اطرافہم ویصبحون علی خیولہم
رہبان باللیل لیوث بالشارہم أطوع لہ من الامة لسیدہا
کالمصابیح كانت قلوبہم القنادیل، وہم من خشية اللہ مشفقون
یدعون بالشهادة ویتمنون ان یقتلوا فی سبیل اللہ، شعارہم:
یا نارات الحشین، اذا ساروا یسیر الرعب اماہم مسیرة شہر
یمشون الی المولی ارسال، ہم ینصر اللہ امام الحق۔“

ترجمہ: ”امام قائم علیہ السلام کے ساتھ طالقان کا ایک خزانہ ہوگا جو سونے چاندی کا
نہیں ہوگا، اور وہ علم ہوگا کہ جب سے پیدھا گیا ہے ابھی تک نہیں کھولا گیا۔ کچھ
مرد ہوں گے جن کے دل گویا فولاد کے بنے ہوئے ہوں گے جنہیں شک کا شائبہ بھی
نہ ہوگا اور وہ اللہ کے معاملہ میں (فی سبیل اللہ) پتھر سے بھی زیادہ سخت ہوں گے
وہ ایسے دہشت دہانے ہوں گے کہ اگر پہاڑوں پر بھی حملہ آور ہوں تو انھیں بھی ان کی
جگہ سے ہٹا دیں، اور جس شہر کا بھی رخ کریں گے اس کو تہس نہس کر دیں گے
اور حصول برکت اور دل میں قوت پیدا کرنے کے لیے امام قائم علیہ السلام کی زین
کو بوسہ دیتے جائیں گے۔ آپ ان لوگوں سے جو موقع رکھیں گے وہ اسے پورا کریں گے
وہ ایسے مرد ہوں گے کہ راتوں کو نہ سوتیں گے نمازوں میں مشغول رہیں گے،
ان کی تلاوت کی آوازیں اس طرح سنائی دیں گی جیسے شہر کی گھنٹیوں کی بھنبھناہٹ۔
کھڑے کھڑے رات بسر کریں گے اور صبح کو اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جائیں گے رات
کو رامپ وزاہد ہوں گے اور دن کو شیروں کی طرح نہ ہوں گے۔ ایک کنیز اپنے
آقا کی جتنی اطاعت کرتی ہے اس سے بھی زیادہ یہ اپنے امام کے مطیع ہوں گے
ان کے قلوب (ایمان کے معاملے سے) مثل ان قذلیوں کے ہوں گے جنہیں چراغ روشن ہوا

وہ اللہ سے ڈرتے ہوں گے، وہ شہادت کو دعوت دیں گے، انہیں تمتا ہوگی کہ
راہِ خدا میں قتل ہو جائیں، اُن کا نعرہ ہوگا: ”یا ثاراتِ الحسین“۔
یعنی ”امام حسین کے خون کا انتقام“ جب کسی طرف کوچ کریں گے تو ان کا رعب
ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے (دور دور تک) ہوگا۔ ان ہی کے ذریعے
سے اللہ تعالیٰ امام حق کی نعمت کرے گا۔“

بعد خروجِ عملِ امام زمانہ ۴

(۸۳)

اپنے اسناد کے ساتھ کابل سے اور کابل نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

”بِإِصْبَاحِ الْقَائِمِ بِمَكَّةَ عَلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ وَيَسْتَعْمِلُ
عَلَى مَكَّةَ، ثُمَّ يَسِيرُ نَحْوَ الْمَدِينَةِ فَيُصْلِحُ أَثَرَهُ عَامِلُهُ قَتْلَ
فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ، وَلَا يُزِيدُ عَلَى ذَلِكَ
ثُمَّ يَنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَ
سُنَّةِ رَسُولِهِ وَلَوْلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْبَرَاءَةِ مِنْ
عَدُوِّهِ حَتَّى يَبْلُغَ الْبَيْدَارَ فَيُخْرِجَ إِلَيْهِ جَيْشَ السَّفِيَانِي
فَيُخَفِّضُ اللَّهُ بِهِمْ

وَفِي خَيْرٍ آخِرٍ: يُخْرِجُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَيَقِيمُ بِهَا مَا شَاءَ
ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ وَيَسْتَعْمِلُ عَلَيْهَا رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ
فَإِذَا نَزَلَ أَشْفَرَةً جَاءَهُمْ كِتَابُ السَّفِيَانِي أَنْ لَمْ يَقْتُلُوهُ
لَا قَتَلَتْ مُقَاتِلِيكُمْ وَلَا سَبَيْتُمْ ذُرَارِيَكُمْ فَيَقْبَلُونَ عَلَى
عَامِلِكُمْ فَيَقْتُلُونَهُ

فَيَأْتِيهِ الْخَبَرُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ وَيَقْتُلُ قَرِيبًا
حَتَّى لَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا أَكَلَةٌ كَبْشٍ ثُمَّ يُخْرِجُ إِلَى الْكُوفَةِ
وَيَسْعَمِلُ رِجَالًا مِنْ أَصْحَابِهِ فَيَقْبَلُ وَيَنْزِلُ النَجَفَ -
ترجمہ: ”مکہ میں امام قائم علیہ السلام کی بیعت کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا
پر کی جائے گی۔ پھر آپ مکہ میں اپنی طرف سے ایک عامل مقرر کر کے مدینہ
تشریف لیجائیں گے تو آپ کو خبر ملے گی کہ آپ کے عامل کو قتل کر دیا گیا۔“

یُسْکُرُ آبِ مَكَّةَ وَابْسِ آتَمِينَ گئے اور اُس کے قاتلوں کو قتل کریں گے۔ پھر مکہ
اور مدینہ کے درمیان لوگ کو کتابِ خدا اور سنتِ رسولِ خدا اور علی ابنِ
ابیطالب کی ولایت اور اُن کے دشمنوں سے برأت کی دعوت دیتے چلیں
گئے، یہاں تک کہ بیدار (صحرا) میں پہنچیں گے تو سفیانی کا لشکر آپ پر خروج
کرے گا اور لشکرِ سفیانی بیدار (صحرا) میں پہنچ کر زمین میں دھنس جائیگا
ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ مدینہ تشریف لیجائیں گے اور وہاں
کچھ دنوں قیام کریں گے پھر کوفہ تشریف لے جائیں گے اور مدینہ میں اپنے اصحاب
میں سے کسی کو عامل مقرر فرمائیں گے، جب آپ مقامِ شفرہ پر پہنچیں گے تو
اہل مدینہ کو سفیانی کا خط ملے گا کہ اگر تم لوگوں نے اُن کے عامل کو قتل نہ کیا تو
ہم پہنچ کر تم سب کو قتل کر دیں گے اور تمہارے اہل و عیال کو قیدی بنالیں
گے۔ لہذا اہل مدینہ آپ کے عامل کو قتل کر دیں گے۔

جب آپ کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو پلٹ کر آئیں گے اور ان لوگوں
کو اور قریش کو اتنا قتل کریں گے کہ بس بکری کے چارے کے برابر نہ جائیں گے
اور وہاں اپنے اصحاب میں سے کسی کو اپنا عامل مقرر کر کے کوفہ جائیں گے اور پھر
نجف اشرف میں منزل فرمائیں گے۔“

یوم نوروز یومِ ظہورِ امام

(۸۴)

شیخِ احرارِ قہر نے اپنی کتابِ المہذب میں اور دوسروں نے اپنی کتابوں میں اپنے اپنے
اسناد کے ساتھ علی بن خنیس سے روایت تحریر کی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
”یوم النیروز هو الیوم الذی یشہد فیہ قائمنا اهل البيت وولاة الامر و
یظفرہ اللہ تعالیٰ بالذیال فیصلیہ علی کناسة الکوفة و ما من یوم
نیروز الا و نحن نتوقع فیہ الفرج لا من آتانا خفظة الفرس و
ضیت حموة۔“

ترجمہ: ”یوم نوروز وہ دن ہے جس میں ہم اہل بیت کا قائم ظہور کریگا، اور انہیں دجال پر فتح ہوگی، دورہ دجال
کو کناسہ کوفہ میں سولی پر چڑھا دیں گے اور ہر سال نوروز کو ہم نوگ فرج و کشادگی کی امید رکھتے
ہیں اس لیے کہ یہاں دن ہے جب کہ اہل فارس نے حفاظت کی اور تم لوگوں نے اسے خائف کر دیا۔“
(المہذب)

بَحَارُ الْاِخْوَارِ

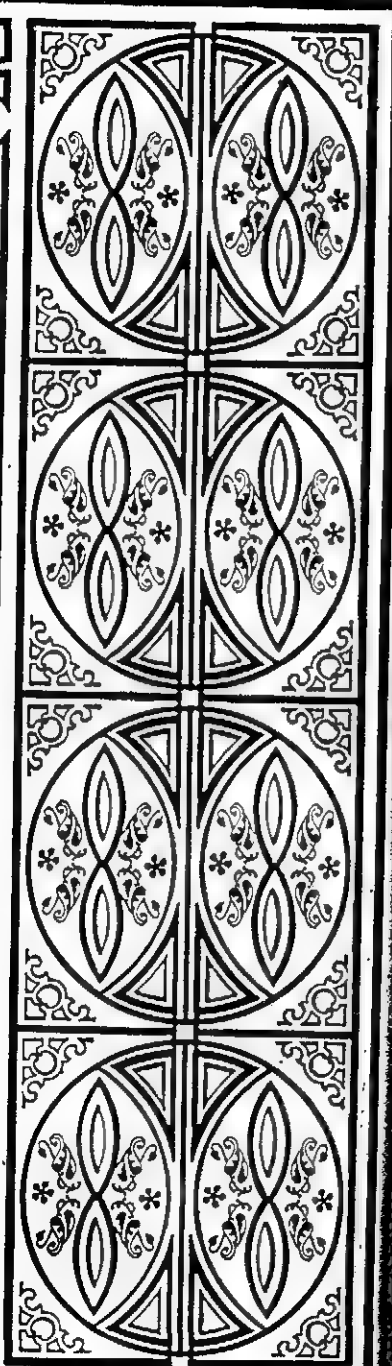


بَابُ

بِسْتِ وَتَفْتَمِ



سیرت و اخلاقِ اِمَامِ زَمَانِہ
تعدادِ اصحاب اور اُن کے
حالات



باب ۲۷

سیرت و اخلاق امام زمانہؑ۔ تعداد اصحاب اور ان کے حالات

① نظام زمینداری کا خاتمہ

ہارون نے ابن زیاد سے اور ابن زیاد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور آپ اپنے پسر بزرگوار سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "اذا قام قائمنا اصبحت القطائع فلا قطع"۔
آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین کے نظام مالگداری و مقاطعہ کو ختم کر دیگا"
(قرب الاسناد)

② تین جدید احکام کا نفاذ

ابن موسیٰ نے حمزہ بن قاسم سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن عمار سے، انھوں نے محمد بن علی مہرانی سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام ابو الحسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ دونوں حضرات نے فرمایا کہ:

"لو قد قام القائم لحکم بثلاث لم يحکم بها أحد قبله: يقتل الشيخ الزانی و يقتل مانع الزکاة، و یورث الاخ أخاه فی الاظلمة"
"جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو تین احکامات ایسے جاری کریں گے کہ ان سے قبل کسی نے جاری نہ کیے ہوں گے۔ یعنی۔ بوڑھا شخص اگر زنا کرے تو اس کو قتل کر دیا جائے، زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کو قتل کر دیا جائے عالم ارواح میں اخوت پر بھی ایک بھائی دوسرے بھائی کا وارث قرار پائے گا۔"
(الخصال)

③ امام زمانہ کے ساتھ نو قبیلوں کے افراد ہونگے

ابی نے سعد بن یزید سے، انھوں نے مصعب بن یزید سے، انھوں نے عوام ابو زبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:
"و یقبل القائم علیہ السلام فی خمسة و اربعین رجلاً من تسعة

احیاء: من حیث رجل و من حیث رجلان، و من حیث ثلاثة و من حیث اربعة، و من حیث خمسة و من حیث ستة و من حیث سبعة، و من حیث ثمانية و من حیث تسعة و لا یزال کذا الذی حتی یجتمع له العدد" (الخصال)

ترجمہ: "امام قائم علیہ السلام نو قبیلوں میں سے پینتالیس آدمیوں کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ ایک قبیلے سے ایک آدمی آئے گا، دوسرے قبیلے سے دو، تیسرے قبیلے سے تین، چوتھے قبیلے سے چار، پانچویں قبیلے سے پانچ، چھٹے قبیلے سے چھ، ساتویں قبیلے سے سات، آٹھویں قبیلے سے آٹھ، نویں قبیلے سے نو افراد آتے رہیں اور یہ تعداد پوری ہوگی۔"
(الخصال)

④ علم کا پھیرا اور تلوار امام زمانہ سے اللہ کے حکم سے گویا ہوں گے

احمد بن ثابت دو ایلیی نے محمد بن علی بن عبد الصمد سے، انھوں نے علی بن عامر سے انھوں نے ابو جعفر ثانی حضرت امام علی النقی علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے آباء کرام سے روایت کی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابی بن کعب سے امام قائم علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ:

"ان الله تعالى ركب في صلب الحسن عليهما السلام (امام حسن عسکری) نطفة مباركة زكية طيبة طاهرة مطهرة، يرضى بها كل مؤمن متين قد اخذ الله ميثاقه في الولاية و يكفر بها كل جاحد فهو امام تقى تقى سائر موصى هاد ممدى يحکم بالعدل و يأمر به بصدق الله عز وجل و يصدق الله في قوله

يخرج من تهامة حين تظهر الدلائل والعلامات وله كنوز لا ذهب ولا فضة الا خيل مطهّمة، ورجال مسومة يجمع الله له من اقاصى البلاد على عدة اهل بدر ثلاثمائة و ثلاثة عشر رجلاً معه صحيفة مختومة فيها عدد اصحابه باسمائهم و بلدانهم و طبائعهم و حلالهم و كنهانهم كذا دون عبدون في طاعته۔

فقال له ابی: وما دلائله و علاماته يا رسول الله؟

لہ: مکتوبات، اسکی نسبت سے تائی (دو نو قبیلوں کے افراد ہونگے)

قَالَ لَهُ عَالِمٌ إِذَا حَانَ وَقْتُ خُرُوجِهِ انْتَشِرْ ذَلِكَ الْعَلَمَ مِنْ نَفْسِهِ وَ
انْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ، فَنَادَاهُ الْعَلَمُ ، اخْرُجْ يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَاقْتُلْ
اَعْدَاءَ اللَّهِ ، وَهَذَا آيَاتَانِ ، وَعَلَامَتَانِ .

وَلَهُ سَيْفٌ مُعَمَّدٌ ، نَازِحَانِ وَقْتُ خُرُوجِهِ اقْتُلْ ذَلِكَ
السَّيْفَ مِنْ عَمْدَةٍ وَانْطَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَنَادَاهُ السَّيْفُ : اَخْرُجْ
يَا وَلِيُّ اللَّهِ فَلَا يَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَقْعُدَ عَنْ اَعْدَاءِ اللَّهِ فَيَخْرُجَ وَ
يَقْتُلَ اَعْدَاءَ اللَّهِ حَيْثُ تَقْفُصُ وَيَقِيمُ حُدُودَ اللَّهِ وَيُحْكَمُ بِحُكْمِ
اللَّهِ يَخْرُجُ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسْرَتِهِ وَسُورَةُ
تَذَكُّرُونَ مَا اَقُولُ لَكُمْ وَلَوْ جَدَّ حِينَ وَافَوْضْ اَمْرِي اِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ
يَا اَبِي ! طُوبَى لِمَنْ لَقِيَهُ ، وَطُوبَى لِمَنْ اَحْبَبَهُ وَطُوبَى لِمَنْ
قَالَ بِهِ يَنْجِيهِمْ مِنَ الرَّهْلَةِ وَيَا لِقَرَارِ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَبِجَبْرِ
الْاُئِمَّةِ يَفْتَحُ اللَّهُ لَهُمُ الْجَنَّةَ مِثْلَهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمِثْلِ الْمَسْكِ
الَّذِي يَسْطَعُ رِيحُهُ فَلَا يَتَغَيَّرُ ابْدًا وَمِثْلَهُمْ فِي السَّمَاءِ كَمِثْلِ
الْقَبْرِ الْمُنِيرِ الَّذِي لَا يَطْفَأُ نُورُهُ ابْدًا .

قَالَ اَبِي : يَا رَسُولَ اللَّهِ ! كَيْفَ حَالُ هَؤُلَاءِ الْاُئِمَّةِ عَنْ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ؟
قَالَ : اِنَّ اللَّهَ تَعَالَى اَنْزَلَ حَلَّتْ اَشْنَتِي عَشْرَ صَحِيفَةٍ اِسْمُ كُلِّ اِمَامٍ عَلَيَّ
خَاتَمُهُ وَصَفَتُهُ فِي صَحِيفَتِهِ .

ترجمہ : ” بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے صلبِ امام حسن (عسکری) علیہ السلام میں ایک ایسا مبارک
زکی، قیّی، طاہر، مطہّر، نطق و دیعت قرار دیا ہے جس کا ہر وہ مومن مقرر و جب
ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے اس کی ولایت کا عہد و میثاق لے لیا ہوگا اور جس سے
ہر کافر و منکر خدا و رسولؐ کا انکار کرے گا۔ وہ امام ہوگا، صاحب تقویٰ اور صاحب
طہارت ہوگا، وہ راضی برضائے الہی اور باہمی و مہدی ہوگا، وہ عدل کے ساتھ
حکومت کرے گا اور عدل کا حکم دے گا، وہ اللہ کے قول کی تصدیق کرنے والا
ہوگا اور اللہ برتر و بزرگ اس کے قول کو سچا کر دکھائے گا۔

وہ سر زمین تہامتہ سے اس وقت خروج کرے گا جب اس کے ظہور کی تمام
علامات ظاہر ہو چکی ہوں گی، اس کے پاس خزانے ہوں گے، مگر سونے اور
چاندی کے نہیں، بلکہ حسین و خوبصورت گھوڑے اور تشار نثار سواروں کے خزانے

سے مکہ معظمہ اور حجاز کے کچھ علاقے کو تہامتہ کہتے ہیں، وہاں کے باشندے کو تہاتھی کہتے ہیں

جو مختلف ملک سے اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق تین سو تیرہ سو تیرہ ہوں گے۔
اس امام کے پاس ایک صحیفہ مہر شدہ ہوگا جس میں اس کے اصحاب کے نام اور
ان شہروں کے نام، ان کی طبیعت و مزاج، ان کے خلیے اور ان کی کنیت بھی تحریر
ہوگی۔ وہ اپنے امام کی اطاعت میں انتہائی انہماک اور جد و کد سے کام لیں گے۔

یہ سنکر اُبی نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! اس (امام) کے دلائل و علامات کیا ہیں ؟
آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا : اس کے پاس ایک علم ہوگا، جب وقت خروج آئے گا تو اس کا پھر یہ از خود
کھل جائے گا اور اللہ تعالیٰ اسے قوت گویائی عطا فرمائے گا تو وہ علم اس طرح کلام
کرے گا کہ : ” اے اللہ کے ولی ! خروج کیجیے اور اللہ کے دشمنوں کو قتل کیجیے۔ “
(پھر یہیے کا از خود کھل جانا اور امام سے کلام کرنا) یہ دونوں نشانیاں اور علامتیں
ہو گئیں۔

پھر ان کی سیف نیام میں ہوگی لیکن جب وقت خروج آئے گا تو سیف بھی از خود
نیام سے باہر نکل آئے گی اور اللہ برتر و بزرگ اس کو بھی قوت کلام عطا فرمائے گا
تو اس طرح اپنے امام سے کلام کرے گی کہ ” اے اللہ کے ولی ! اب آپ نکل کھڑے
ہوں، اب آپ کے لیے اللہ کے دشمنوں کو چھوڑ کر اس طرح بیٹھے رہنا جائز نہیں۔ “
یہ سنکر آپ (علم و سیف) بے ہوش ہوئے، نکل کھڑے ہوں گے اور اس وقت خدا کے دشمنوں کو جہاں
بھی پائیں گے قتل کریں گے، حدود الہی کو قائم کریں گے، احکام خدا کو نافذ کریں گے
جبریل ان کے دایئہ جانب اور میکائیل بائیں جانب ہوں گے۔ اور جو میں تم سے
کہتا ہوں اسے آئندہ یاد کرو، اگرچہ کچھ دنوں بعد ہی ہو، اور میں اپنا معاملہ تو اللہ
غالب و بزرگ کے ہی سپرد کرتا ہوں۔

اے اُبی ! خوش نصیب ہے وہ جو اس (امام) سے ملاقات کرے گا، سعادت مند ہے وہ جو
ان سے محبت کرے گا، اور خوش قسمت ہے وہ جو ان کی امامت کا قائل رہے گا۔
وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور اللہ اور اس کے رسولؐ اور تمام ائمہ کے اقرار
کیوجہ اللہ عز و جل اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیگا۔ ان لوگوں کی
مثال روئے زمین پر مشک کے مانند ہوگی جس کی خوشبو دور تک پھیلی ہے، وہ
کبھی غراب نہیں ہوتی، اور آسمان پر ان کی مثال چمکتے اور نور و قمر کی طرح ہے جسکی
روشنی و نور کبھی ماند نہیں پڑتا نہ بجھتا ہے۔

اُبی نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ان ائمہ طاہرین کا کچھ حال و احوال بیان فرمائیے ؟

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے محمدؐ پر بارہ صحیفے نازل فرمائے ہیں، اور ہر امام کا جو صحیفہ اس کے اختتام پر اس کا نام اور اوصاف مرقوم ہیں۔ (عیون الاخبار)

⑤ شبِ معراج امامِ قائم کا تذکرہ

ابن سعید ہاشمی نے فرات سے، انھوں نے محمد بن احمد ہمدانی سے، انھوں نے عباس بن عبد اللہ بخاری سے، انھوں نے محمد بن قاسم بن ابراہیم سے، انھوں نے بروی سے اور انھوں نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے، اور آپؑ نے اپنے آباؤ کے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لَمَّا عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ نُودِيَ يَا مُحَمَّدُ!

فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَبِّي وَسَعْدِيكَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى.

فَنُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ فَأَيُّيَ فَاعْبُدْ وَعَلَى

فَتَوَكَّلْ، فَإِنَّكَ لَنُورِي فِي عِبَادِي وَرَسُولِي إِلَى خَلْقِي وَحُجَّتِي عَلَى

بَرِيَّتِي لَكَ وَلَمَنْ تَبِعَكَ خَلَقْتَ جَنَّتِي، وَلَمَنْ خَالَفَكَ

خَلَقْتَ نَارِي، وَلَا أَوْصِيَاكَ أَوْجِبْتَ كِرَامَتِي وَلَشَيْعَتِهِمْ أَوْجِبْتَ ثَوَابِي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ وَمَنْ أَوْصِيَايَ؟

فَنُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ! أَوْصِيَاؤُكَ الْمَكْتُوبُونَ عَلَى سَاقِ عَرْشِي فَظَنَنْتُ

فَنَظَرْتُ، وَأَنَا بَيْنَ يَدَيَّ رَبِّي حُلَّ جَلَالِهِ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ فَرَأَيْتُ اثْنَيْ

عَشْرَ نُورٍ فِي كُلِّ نُورٍ سَطَرَ أَخْضَرُ عَلَيْهِ اسْمُ وَصِيٍّ مِنْ أَوْصِيَايَ

أَوَّلَهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَآخِرُهُمْ مُحَمَّدٌ أُمِّي.

فَقُلْتُ: يَا رَبِّ هَؤُلَاءِ أَوْصِيَايَ بَعْدِي؟

فَنُودِيَ: يَا مُحَمَّدُ! هَؤُلَاءِ أَوْلِيَايَ وَأَحْبَابِي وَأَصْفِيَائِي وَحُجَجِي

بَعْدَكَ عَلَى بَرِيَّتِي وَهُمْ أَوْصِيَاؤُكَ وَخَلَفَاؤُكَ وَخَيْرُ خَلْقِي

بَعْدَكَ وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا تُطَهِّرُنَّ بِهِمْ دِينِي وَلَا عَلَيْنَ بِهِمْ

كَلِمَتِي وَلَا تُطَهِّرُنَّ الْأَرْضَ بِآخِرِهِمْ مِنْ أَعْدَائِي وَلَا مَلَائِكَتَهُ

مُشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، وَلَا تُسَخِّرُنَّ لَهُ الرِّيَّاحَ وَلَا ذُلَّكَ

لَهُ السَّحَابَ الصَّعَابَ، وَلَا رَقِيقَتَهُ فِي الْأَسْبَابِ وَلَا نَصْرَتَهُ

بِجَنْدِي وَلَا مَدَنَتَهُ بِمَلَائِكَتِي حَتَّى يَبْلُغَنَّ دَعْوَتِي وَيَجْمَعَ

الْخَلْقَ عَلَى تَوْحِيدِي ثُمَّ لَا دِينَكَ مَلِكُهُ وَلَا دَوْلَتُ الْأَيَّامِ

بَيْنَ أَوْلِيَائِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. (علل الشرائع، عیون الاخبار)

آنحضرتؐ ارشاد فرمایا: ”جب شبِ معراج مجھے آسمان پر لیا گیا تو آواز آئی اے محمدؐ!

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں حاضر ہوں، تری بابرکت اور عالی بارگاہ میں۔

آواز آئی: اے محمدؐ! تم میرے بندے ہو میں تمہارا رب ہوں، صرف میری ہی عبادت

کرنا اور مجھ ہی پر توکل اور بھروسہ کرتے رہنا“ (دیکھو!) تم میرے بندوں میں میرے

نور ہو، میری مخلوق کی طرف میرے پیغامبر و فرستادہ ہو، میرے بندوں میں پری

حجت ہو، میں نے تمہارے اور تمہاری پری کرنے والوں کے لیے اپنی جنت

اور تمہاری مخالفت کرنے والوں کے لیے اپنی جہنم پیدا کی ہیں، تیرے اوصیاء

کے لیے کرامت اور ان کے شیعوں کے لیے ثواب مقرر کیا ہے۔

میں نے عرض کیا: پروردگار! میرے اوصیاء کون ہیں؟

آواز آئی: اے محمدؐ! تمہارے اوصیاء کے نام ساقِ عرش پر مرقوم ہیں۔

(یسنکر) میں نے بارگاہِ پروردگاری میں سامنے کھڑے کھڑے ساقِ عرش پر نظر ڈال

تو دیکھا کہ اس پر بارہ نور ہیں اور ہر نور میں ہزار رنگ کی ایک سطر ہے، اور ہر

سطر میں میرے اوصیاء میں سے ایک وصی کا نام تحریر ہے جنہیں سے پہلا نام

علیؑ ابن ابی طالبؑ کا ہے اور آخری نام میری امت کے امام مہدیؑ کا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! کیا یہی میرے بعد میرے اوصیاء ہوں گے؟

آواز آئی: (ہاں) اے محمدؐ! یہی (انوار) میرے اوصیاء، میرے جبار، میرے برگزیدہ

اور تمہارے بعد میری مخلوق پر میری حجت ہیں، یہی (انوار) تمہارے بعد

تمہارے جانشین، اور تمہارے خلیفہ و نائب اور مخلوقات میں سب سے بہتر

ہیں۔ میں اپنی عزت و جلالت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان ہی کے ذریعے

سے اپنے دین کو غالب اور کلمے کو بلندی و رفعت بخشوں گا، اور ان میں سے

آخری (تاجدار و وصایت و ولایت) کے ذریعے سے زمین کو اپنے دشمنوں سے

پاک کر دوں گا، اور اس کو زمین کے تمام مشاقت و مغایب پر اقتدار عطا کر دوں گا

اس کے لیے ہوا کو مسخر کروں گا، بادلوں کو اس کا مطیع و فرمانبردار بنادوں گا،

سارے وسائل پر اس کو قابو دوں گا، اپنی فوج سے اس کی نصرت کروں گا، اپنے

فرشتوں سے اس کی مدد کروں گا، تاکہ وہ میری طرف لوگوں کو بالاعلان دعوت دے سکے۔

اور میری توجہ دہ ساری مخلوق کو جمع کر دے گا، میں اس کی سلطنت کو ہمیشگی
اور دوام بخشوں گا اور قیامت تک میرے ان اولیاء کے درمیان یہ سلطنت
چلتی رہے گی۔
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

④ امام حسینؑ کے دشمنوں کا قتل

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ہروی سے روایت کیا ہے کہ
ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسولؐ! آپ اس حدیث
کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ ”جب امام قائمؑ
ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادوں کو ان کے باپ داداؤں
کے جرائم کی پاداش میں قتل کریں گے؟“

آپ نے ارشاد فرمایا: ہاں ایسا ہی ہوگا۔

میں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ کا ارشاد تو یہ ہے کہ:

”لَا تَذِرُوا زَرْعًا وَلَا نَبَاتًا وَلَا شَيْءًا مِّنْهُ يَخْرُجُ“ (سورة الانعام آیہ ۱۶۱)

(کوئی ایک دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا)

پھر اس کے کیا معنی؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ہر قول سچا ہے، بات یہ ہے کہ

”وَلَكِنْ ذَرَارَى قَتَلَةِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِرُضْوَانٍ بَفَاعَالِ آبَائِهِمْ

وَيَفْتَخِرُونَ بِهِمْ“ ومن رضى شيئاً كان كمن آتاه ولوان رجلان

قتل بالمشرك فوضى بقتله رجل بالعرب لكان الرافض عند

الله عز وجل شريك القاتل وانما يقتلهم القائم عليه السلام اذا

خرج لرضاهم بفعل آبائهم“

قال قلت له: يا محي شيء يبد القاتل منكم اذا قام؟

قال: يبد بني شيبه فيقطع ايديهم لا تهم سراق بيت الله

عز وجل۔“

آپ نے فرمایا: ”لیکن امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کی اولادیں اپنے باپ داداؤں کے ان

تمام افعال پر راضی ہوں گی بلکہ اس پر فخر کریں گی۔“ اور یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص کسی

بات پر راضی ہے گویا وہ بھی اس میں شریک ہے، اور یہ ان کی اولادوں کی بات ہے

اگر ایک شخص مشرق میں کسی کو قتل کر دے اور دوسرا شخص مغرب میں اس کے قتل پر
خوشی و رضامندی کا اظہار کرے تو اللہ کے نزدیک وہ راضی ہونے والا شخص
بھی اس کے قتل میں شریک ہے۔ لہذا امام قائم علیہ السلام جب ظہور کریں گے
تو ان لوگوں کو اسی لیے قتل کریں گے کہ وہ اپنے باپ داداؤں کے اس فعل پر
راضی تھے۔

میں نے عرض کیا: جب امام قائمؑ خروج کریں گے تو آپ سزا دینے کا کام کہاں سے شروع کریں گے؟
آپ نے فرمایا: وہ بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان کے ہاتھ قلم کریں گے، اس لیے کہ وہ
لوگ بیت اللہ کے چور ہیں۔“
(علل الشرائع، عیون الاخبار)

⑤ جعفر احمر سے مراد؟

حمزہ بن یعلیٰ نے محمد بن فضیل سے، انھوں نے ربیع سے، انھوں نے رفید غلام ابن

ہبیرہ سے، روایت کی ہے، رفید کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے

عرض کیا، فرزند رسولؐ! میں آپ پر قربان، کیا امام قائم علیہ السلام بھی اہل سواد کے ساتھ ہی برآؤ

کریں گے جو حضرت علی امیر المؤمنین ابن ابیطالبؑ نے کیا تھا؟

آپ نے فرمایا: ”لا، یا رفید ان علی بن ابی طالبؑ علیہ السلام ساری اہل

السواد بما فی الجفر الابيض وان القائم یسیر فی العرب بما فی

الجفر الاحمر“

قال قلت: جعلت فداك وما الجفر الاحمر؟

قال: فامر اصبعه على حلقه، ”فقال: هكذا“ یعنی الذبح۔

ثم قال: یا رفید ان لكل اهل بیت نجیباً شاهدها علیہم شافعاً لثالثہم“

ترجمہ: ”فرمایا: نہیں، اے رفید! حضرت علی ابن ابی طالبؑ علیہ السلام نے اہل سواد

کے ساتھ وہ برآؤ کریں گے جو جعفر ابیض میں تھا۔ امام قائم علیہ السلام عرب کے

ساتھ وہ برآؤ کریں گے جو جعفر احمر میں ہے۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، جعفر احمر کیا ہے؟

یہ سکر آپ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری، اور فرمایا: اس طرح۔

یعنی ذبح کر دیں گے۔“

۱. مَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمْنًا کی تفسیر

ابی اور ابن ولید دونوں نے سعد سے، سعد نے برقی سے، برقی نے ابوہریرہ شیبہ بن انس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوحنیفہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے تو انہوں نے ان سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ اللہ تعالیٰ کے اس قول ”سَيُرَوُّا فِيْهَا لِيَا لِيْ وَ اَيَا مَا اَمْنِيْنَ“ (سبا آیت ۱۸) کا کیا مطلب ہے؟ اور زمین پر وہ خط کہاں ہے؟ ابوحنیفہ نے کہا: میرا خیال ہے کہ مکہ و مدینہ کے درمیان کا خط ہے (جہاں لوگ دن رات امن سے گزرتے ہیں)۔

یہ سنکر امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے اصحاب کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم لوگ بھی جانتے ہو کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان لوگ راستے میں لوٹ لے جاتے ہیں، ان کے اسباب جہنم لے جاتے ہیں اور ان کی جان کا خطرہ رہتا ہے بلکہ بعض بعض تو قتل بھی کر دیے جاتے ہیں؟ اصحاب نے کہا: جی ہاں، ایسا تو برابر ہوتا ہے۔

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش رہے، امام جعفر صادق علیہ السلام نے پھر فرمایا: اے ابوحنیفہ! اچھا یہ بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول: کا کیا مطلب ہے؟

”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمْنًا“ (ال عمران ۹۶)

(اور جو اس میں داخل ہوا وہ امن میں ہے)

وہ کونسا مقام ہے کہ کوئی اس میں داخل ہو تو اس کے لیے امن ہے؟

ابوحنیفہ نے کہا: خانہ کعبہ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ جس وقت عبداللہ بن زبیر نے خانہ کعبہ میں پناہ لی تو حجاج بن یوسف نے مخنق سے سنگباری کر کے کعبہ کی چھتری کی اور عبداللہ بن زبیر کو قتل کر دیا، کیا وہاں ابن زبیر کو امن ملا؟

یہ سنکر ابوحنیفہ خاموش ہو گئے۔ جب ابوحنیفہ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ پر قہر بان، ان دونوں کا کیا جواب ہے؟

آپ نے فرمایا: یا ابا بکر ”سَيُرَوُّا..... اَمْنِيْنَ“ فقال: مع قائمنا اهل البيت ”جو ہم اہل بیت کیساتھ چلے گا وہ امن میں ہوگا۔ اور ”وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ اِمْنًا“ سے مراد جو ان کی بیعت کر لے گا، ان کے حلقے میں داخل ہوگا ان کے اصحاب میں ہوگا وہ امن کے ساتھ ہوگا۔ (عل الشرح)

۹. حضرت محمد رحمت ہیں اور قائم نقت

ماجیلوید نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن زبیر سلیمان سے، انھوں نے داؤد بن نعان سے، انھوں نے عبدالرحیم قصیر سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ مجھ سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ایک مرتبہ فرمایا کہ:

”اما لوقام قائمنا لقد ردت اليه فلانة حتى يجلد ها الحد وحتي ينتقم لابنة محمد فاطمة منها۔

قلت: جعلت فداك ولم يجلد ها الحد؟

قال: لفریتها علی ام ابراہیم صلی اللہ علیہ۔

قلت: فکیف آخره للقاءم علی السلام؟

فقال له: ان الله تبارك وتعالى بعث محمدًا صلى الله عليه ورحمة وبعث

القائم علی السلام نقمة۔

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو فلانة ان سے پاس لوٹائی جائے گی

تاکہ وہ اس کو کوڑے لگائیں اور فاطمہ بنت محمد کا انتقام لیں۔

میں نے عرض کیا: سزا میں اس کو کوڑے کیوں لگائیں گے؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اس نے ام ابراہیم پر جھوٹ اور افترا کیا تھا۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ نے اس کی سزا کو مؤخر کیوں کر دیا؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت کے لیے مبعوث

فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نقت کے لیے۔“ (عل الشرح)

۱۰. امام قائم وارث انبیاء ہیں

ابی نے ابن ابو عمیر سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے ابو خالد کاہلی سے

روایت کی ہے ابو خالد کاہلی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”والله كما انظر الى القائم علی السلام وقد اسند ظہره الى

الحجر ثم ينشد الله حقه ثم يقول:

يقول القائم: ايها الناس من يحاجني في الله فانا اولي بالله۔

ايها الناس من يحاجني في آدم فانا اولي بادم۔

أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوَّلِي يُنُوحُ
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوَّلِي بِإِبْرَاهِيمَ
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوَّلِي بِمُوسَى
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوَّلِي بِعِيسَى
 أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 فَأَنَا أَوَّلِي بِمُحَمَّدٍ، أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُّنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوَّلِي
 بِكِتَابِ اللَّهِ.

ثُمَّ يَنْتَقِي إِلَى الْمَقَامِ فِيصَلِّي رَكَعَتَيْنِ وَيُنْشِدُ اللَّهُ حَقَّهُ -
 ثُمَّ قَالَ ابُوجَعْفَرِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هُوَ اللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ فِي قَوْلِهِ:
 (الْأَيَّةُ) "أَمَّنْ تُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ
 خُلَفَاءَ الْأَرْضِ" (سورة النحل آیت ۶۲)
 فَيَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَبَايَعُهُ جِبْرِيلُ ثُمَّ الثَّلَاثُ مِائَةُ وَالثَّلَاثَةُ
 عَشْرُ، فَمَنْ كَانَ ابْتَدَى بِالسَّيْرِ وَافِي، وَمَنْ لَمْ يَبْتَدِلْ بِالسَّيْرِ
 فَقَدْ عَنِ فَرَاشِهِ، وَهُوَ قَوْلُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ:
 "هُمْ الْمَفْقُودُونَ عَنْ فَرَشِهِمْ" وَذَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:
 (الْأَيَّةُ) "وَقَاتِلُوا الْخَيْرَاتِ" أَيْ مَا تَكُونُوا يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا
 قَالَ: الْخَيْرَاتُ: الْوَلَايَةُ.

وَقَالَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ:
 (الْأَيَّةُ) "وَلَكِنَّ آخِرَ مَا عَنْهُمْ الْعَذَابُ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ" (هُدَايَاتُ)
 وَهُمْ وَاللَّهُ اصْحَابُ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَجْتَمِعُونَ وَاللَّهُ إِلَيْهِ فِي سَاعَةٍ
 وَاحِدَةٍ فَاذْجَاءَ إِلَى الْبَيْدَاءِ يَخْرُجُ إِلَيْهِ جَيْشُ السَّفِيَا فَيُتِ
 فَيَأْتِيهِ اللَّهُ الْأَرْضَ نَتَاحِذٌ بِأَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُهُ:
 (الْأَيَّةُ) "وَلَوْ تَرَى إِذْ فُتِحُوا فُلُوقُوتٌ وَأُخْذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ
 وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ" (بَعْنِي الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ)
 (سورة التبا ۵۴ تا ۵۸)
 وَآتَى لَهْمُ التَّنَادُشِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدَةٍ وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ
 مِنْ قَبْلُ، وَيَقْنُفُونَ بِالْغَيْبِ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ وَجِيلٌ
 بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ (بَعْنِي الْأَيْدُ بَوَا) كَمَا فَعَلَ

بِأَشْيَاءِهِمْ مِنْ قَبْلُ (بَعْنِي مَنْ كَانَ قَبْلَهُمْ هَلَكُوا) ائْتَهُمْ كَانُوا
 فِي شَكٍّ مُرِيبٍ. (سورة السبا آیت ۵۴ تا ۵۸)
 (تفسیر علی بن ابراہیم)

آپ نے فرمایا "خدا کی قسم! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ اپنی پشت حجر اسود سے
 لگائے ہوئے کھڑے ہیں اور لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کروں گا کہ میں اللہ کا تمام
 لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت آدمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ
 میں آدمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت نوحؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ
 میں حضرت نوحؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت ابراہیمؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا
 کہ میں حضرت ابراہیمؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت موسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا کہ
 میں حضرت موسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا
 کہ میں حضرت عیسیٰؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے حضرت محمدؑ کے بارے میں بحث کرے گا تو میں ثابت کروں گا
 کہ میں حضرت محمدؑ کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اے لوگو! جو شخص مجھ سے اللہ کی کتاب (قرآن مجید) کے بارے میں بحث کرے گا تو میں
 ثابت کروں گا کہ میں اللہ کی کتاب کا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ حقدار ہوں۔
 اس کے بعد آپ مقام حضرت ابراہیمؑ کے پاس جا کر دو رکعت نماز ادا کریں گے اور لوگوں کو
 اللہ کے حق کی قسم دیں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: "أَمَّنْ..... الْأَرْضِ"
 (آئینہ آیت): "بھلا وہ کون ہے جو مضطر و پریشان کی دعا کو قبول کرتا ہے جب وہ اُسے
 پکارتا ہے اور مصیبت کو دفع کرتا ہے اور جو کم کو زمین پر جان نشین بناتا ہے؟"

”اس آیت میں خدا کی قسم مضطر“ سے مراد امام قائم کی ذات ہے۔“
 پھر سب سے پہلے حضرت جبریل ان کی بیعت کریں گے اس کے بعد تین سو تیرہ
 اشخاص بیعت کریں گے۔ کچھ لوگ خود سے چل کر پہنچیں گے اور کچھ راتوں
 رات اپنے بستروں سے غائب ہو جائیں گے، اور انھیں لوگوں کے متعلق حضرت
 امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”یہی وہ لوگ ہیں جو اپنے بستروں
 سے غائب ہو جائیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے:
 (ترجمہ آیت) ”پس تم نیکیوں میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو، اللہ تم سب کو جمع
 کر کے لے آئے گا۔“ (بقرہ ۱۷۸)

آپ نے فرمایا: اس آیت میں خیرات سے مراد ولایت ہے۔

نیز دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت) ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں...“ (سورہ ہود)
 اس آیت میں بخدا ائمہ معدودہ سے مراد اصحاب امام قائم ہیں جو ایک
 ساعت میں آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔

پھر جب وہاں سے جھک کر اپنے اصحاب کے ساتھ آپ بیدار (ہیباں) میں آئیں گے
 تو سفیانی ان پر فروغ کرے گا، اور (اس وقت) اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دیگا کہ
 ”ان لوگوں کو پیروں کی طرف سے (شق ہو کر) لے لے۔“ (نکلے)۔

(اور سفیانی کا لشکر زمین میں سما جائے گا) اسی کے متعلق اللہ کا قول ہے:

ترجمہ آیات: ”اور کاش کہ تم دیکھتے ان (اہل باطل) کو جبکہ وہ گھبرائے ہوئے ہوں گے اور
 (سورہ سبا ۴۱) کوئی جائے فرار نہ پائیں گے اور قریب ہی سے لے لیے (نکلے) جائیں گے
 اور وہ کہتے ہوں گے کہ ہم اس (حق والے گروہ) پر ایمان لے آئے (یعنی

قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مگر اب دور مقام سے ان کی اُس تک
 رسائی کیے ممکن ہے، جبکہ وہ پہلے اُس کا انکار کرتے رہے اور دور ہی بیٹھے
 غیب کے متعلق بلا تامل انکل سے باتیں بناتے رہے۔ اور ان لوگوں کے مابین
 اور ان چیزوں کے درمیان جن کی وہ خواہش کرتے تھے ایک آڑ قائم کر دی جائیگی
 (یعنی عذاب کی آڑ) جس طرح ان سے قبل انہی جیسے گمراہوں کے ساتھ کیا گیا
 تھا۔ (یعنی جو لوگ ان سے پہلے ہلاک کر دیے گئے) بلاشبہ وہ پریشان کن
 شک میں مبتلا تھے۔“ (ترجمہ سورہ سبأ آیت ۵۱ تا ۵۲)

حکومتِ امام قائم کی اک جھلک

(۱۱)

کتاب الخصال میں ہے کہ: حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
 ”بنا یفتح اللہ و بنا یختم اللہ و بنا یحو ما یشاء و بنا یشیت و
 بنا یدفع اللہ الزمان الکلک و بنا ینزل الغیث و فلا یغترککم
 باللہ الغور، ما انزلت السماء قطرة من ماء منذ حسبه اللہ
 عز وجل و لو قد قام قائمنا لانزلت السماء فطروها و لا خرجت
 الارض نباتها و لذہبت الشجرات من قلوب العباد و اصطلحت
 السباع و البہائم حتی تمشی المرأة بین العراق الى الشام
 لا تصنع قدمیہا الا علی الثبات و علی رأسها زبیلہا لا یمسحها
 سبیح لا تخافہ۔“

ترجمہ: ”ہم لوگوں سے ہی اللہ نے ابتداء کی ہے اور ہم پر ہی اللہ تعالیٰ ختم فرمایا گا
 اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے ہی جو چاہتا ہے محو فرمائے گا اور ہمارے ہی واسطے
 سے اللہ جو باقی رکھنا ہے (تحریر کرتا ہے) اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کے واسطے سے فحاشی
 دور کر دیتا ہے اور ہمارے واسطے سے ہی اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے۔ دیکھو قریب
 میں مبتلا نہ ہو، جب سے اللہ نے روک دیا ہے آسمان نے ایک قطرہ پانی نہیں
 برسیا، ہاں، مگر ہمارا قائم جب قیام کریگا تو آسمان پانی بھی برسائے گا اور زمین
 اپنے پودے بھی اگاے گی، بندروں کے دلوں سے کینہ و دشمنی بھی دور ہوگی و درندوں
 اور چوہوں میں صلح و آشتی بھی پیدا ہو جائے گی۔ اور ایسا امن و امان کا دور
 ہوگا، ایسی سرسبزی و شادابی کا عہد ہوگا کہ اگر کوئی عورت اپنی ٹوکر مر پر رکھے
 ہوئے عراق سے شام کی طرف روانہ ہو تو اس کے قدموں کے نیچے سبزہ ہر سبزہ
 ہوگا اور وہ بخون چلی جائے گی کوئی درندہ بھی اُس کو نہ ستائے گا۔ (الخصال)

ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں ختم ہو جائیں گی

(۱۲)

ابن ویدرنہ صفار سے، انھوں نے حسن بن علی بن عبد اللہ بن مغیرہ سے، انھوں نے
 عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن ثوبان بن ابی فاختہ سے، انھوں نے
 اپنے والد سے، انھوں نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ:

قال: "اذا قام قائمتنا اذهب الله عز وجل عن شيعتنا العاهة وجعل قلوبهم كزبد الحديد وجعل قوّة الرجل منهم قوّة اربعين رجلاً ويكونون حكام الارض وسناهاها" (انخصال)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا تو اللہ برتر و بزرگ ہمارے شیعوں کی ساری مصیبتیں دور کر دے گا ان کے دل فولاد کے مانند ہو جائیں گے۔ ایک ایک شخص میں چالیس چالیس آدمیوں کی طاقت آجائے گی اور روئے زمین پر وہی حاکم ہوں گے۔" (انخصال)

۱۳ فضائل مسجد بہلہ اور امام قائم کا قیام

شیخ صدوق نے محمد بن علی بن مفصل سے، انھوں نے احمد بن محمد بن عمار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حمدان فلاسی سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں نے مریم بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابو بصیر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: "يا ابا محمد (ابی بصیر) کأني أرى نزول القائم في مسجد السلة باهله وعياله -

قلت: يكون منزله؟

قال: نعم، هو منزل ادريس وما بعث الله نبياً الا وقد صلى فيه والمقيم فيه كالمقيم في قسطنطينة رسول الله صلى الله عليه وآله وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه يحث اليه وما من يوم ولا ليلة الا والملائكة ياوون اليه هذا المسجد، يعبدون الله فيه يا ابا محمد! أما اني لو كنت بالقرب منك ما صليت صلاة الا فيه ثم اذا قام قائمتنا انتقم الله لرسوله ولنا اجمعين" (قصص الانبياء)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم مسجد بہلہ میں منبر اہل وعیال کے وارد ہوئے ہیں۔

میں نے عرض کیا: کیا مسجد بہلہ میں ان کی منزل وجائے قیام ہوگی؟

آپ نے فرمایا: ہاں، یہ مقام حضرت ادريس کی بھی منزل وجائے قیام رہ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اس نے اس مسجد میں نماز پڑھی ہے۔ اس میں قیام

کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمہ اقدس میں قیام کیا ہو۔ ہر مومن اور ہر مومنہ کا دل اس مسجد کی طرف رجوع ہوتا ہے۔ نیز ہر دن اور ہر رات اس مسجد میں ملائکہ آتے ہیں اور اس میں عبادت کرتے ہیں۔ اے ابو محمد! اگر میں تم لوگوں کے قرب و جوار میں رہتا تو اس مسجد کے سوا کسی اور جگہ ایک نماز بھی نہ پڑھتا۔ پھر یہ کہ جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو وہ دنیا والوں کے (خدا و رسول کے دشمنوں سے) اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہمارا انتقام لے گا (قصص الانبياء)

۱۴ شیبہ کی اولاد پر حد سرقہ جاری ہوگی

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تمیمی سے، انھوں نے اپنے بھائیوں محمد و احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے سعید بن عمر جعفی سے، انھوں نے اہل مصر سے ایک شخص سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قال: "أما إن قائمتنا لو قد قام لقد أخذت بني شيبه وقطع أيدهم وطاف بهم، وقال: هؤلاء سراق الله (علی الشرائع) آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم قیام کرے گا (اٹھ کھڑا ہوگا) تو اولاد شیبہ کو گرفتار کر کے ان کے ہاتھ کاٹے گا اور انھیں بازاروں میں گھمائے گا اس لیے کہ یہ لوگ اللہ کے چور ہیں۔" (علی الشرائع)

۱۵ امام قائم کی ہمارے میں فضیلت جہاد

شیخ مفید نے ابن قولویہ سے، انھوں نے کلینی سے، انھوں نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے یقطینی سے، انھوں نے یونس سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "من أدرك قائمتنا فقتل معه كان له أجر شهيدين ومن قتل بين يديه عدد النسا كان له أجر عشرين شهيداً"

آپ نے فرمایا: جس شخص کو ہماری قائم کا عہد ملے اور ان کی ہمارے میں قتل ہو جائے تو اسے دو شہیدوں کا ثواب ملے گا اور جو شخص امام قائم کے ہمراہ کسی ایک دشمن کو بھی قتل کرے گا اس کو بیس شہیدوں کا اجر ملے گا۔ (امالی شیخ مفید)

امام قائم اور علم کتاب سنت

(۱۶)

قال ابو جعفر عليه السلام "ان العلم بكتاب الله عز وجل وسنة
نبيه صلى الله عليه وسلم لينبت في قلب مهدينا كما ينبت الزرع
على احسن نباته ، فمن منكم حتى يراه فليقل حين يراه
"السَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ بَيْتِ الرَّحْمَةِ وَالنَّبُوءَةِ وَ
مُعَدَنُ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ السَّلامُ عَلَيْكَ يَا
بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ -"

(کتاب السند)

ترجمہ: "حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ کی کتاب
اور سنت نبی اللہ کا علم ہمارے قائم کے دل میں اس طرح روئید ہوگا (اگے گا)
جس طرح کوئی بہت عمدہ زراعت اگتی ہے۔ اگر تم میں سے کوئی شخص اس وقت
باقی رہے اور انھیں دیکھے تو یہ کہے:

(ترجمہ سلام) سلامتی (نازل) ہو آپ کے اوپر اے اہل بیت رحمت و نبوت اور
علم کے ذخیرے (کان) اور رسالت کی جگہ و مقام، سلامتی ہو آپ
کے اوپر اے اللہ کے بقیہ اس کی زمین میں۔" (کتاب العبد)

احادیث ائمہ صعب مستصعب ہوتی ہیں

(۱۷)

احمد بن محمد نے جعفر بن محمد کوئی سے، انھوں نے حسن بن حماد طائی سے، انھوں نے
سعد سے، اور سعد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: "حدثنا صعب مستصعب لا يحتمل الا ملك مقرب
او نبي مرسل او مؤمن متحن او مدينة حصينة
فاذا وقع امرنا وجاء مهدينا كان الرجل من شيعةنا
اجري من ليث وامضى من سنان يطأ عده ونا برطيه
ويضرب به مكفيه ، وذلك عند نزول رحمة الله وفضيحه
على العباد -"

(بصائر الدرجات)

ترجمہ روایت

آپ نے فرمایا "ہماری احادیث مشکل ہی نہیں بلکہ بہت ہی مشکل ہیں جن کا سمجھنا مشکل ترین امر

ان کو برداشت کرنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں ہے) ان کا متحمل ہونا مقرب
فرشتے، نبی مرسل یا وہ مومن ہو سکتا جس (کے قلب کی آزمائش) اللہ نے
ایمان کے ذریعے کر لی ہو۔ ان علاوہ دوسرا متحمل نہیں ہو سکتا۔ (سنو!)
جب ہماری حکومت ہوگی اور ہمارا مہدی ظہور کریگا تو ہمارے شیعوں میں سے
مہر شخص شیر سے زیادہ جرأت مند، نیز سے زیادہ تیز ہوگا جو ہمارے دشمنوں
کو اپنے پاؤں تلے کچل دیگا اور اپنے ہاتھوں سے پیچھے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب اللہ کی رحمت نازل ہوگی اور بندوں پر فرج و کشادگی کے باب
کھلیں گے۔"

(بصائر الدرجات)

امام قائم جعفر احمر پر عمل کریں گے

(۱۸)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابو بہیرہ کے غلام رفید سے
اور رفید نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتب
آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

قال: "يا رفيد! كيف انت اذا رأيت اصحاب القائم قد ضربوا
فسا طيطهم في مسجد الكوفة ، ثم اخرج المثل الجديد
على العرب شديد -"

قال: قلت: جعلت فداك ما هو؟

قال: الذبح -"

قال: قلت: يا محي شئ يسير فيهم بما سار علي بن ابي طالب عليه السلام
في اهل السواد؟

قال: لا - يا رفيد! ان علياً سار بما في الجعفر الابيض وهو
الكفت وهو يعلم انّه سيظهر على شيعته من بعده و
ان القائم يسير بما في الجعفر الاحمر وهو الذبح وهو يعلم
انّه لا يظهر على شيعته -"

آپ نے فرمایا: "اے رفید! اس وقت تیرا (تم لوگوں) کا کیا حال ہوگا جب تو دیکھے گا کہ
اصحاب قائم علیہ السلام نے اپنے خیمے مسجد کوفہ میں لگائے ہیں۔ پھر وہ ایک مثال عبد
نکالیں گے جو اہل عرب پر بہت سخت ہوگی۔"

کما كانت من رسول الله صلى الله عليه وسلم كانه ترفع
نطاقها بخلقيتين، وليس صاحب هذا الامر من جاز العین
(بصائر الدرجات)

امام قائم حضرت داؤد کے مانند مقدمات کے فیصلے کیا کریں گے

(۲۱)

عبداللہ بن جعفر نے محمد بن عیسیٰ سے
انہوں نے یونس سے، انہوں نے مرز سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا اهل البيت يحكم بحكم
داؤد وال داؤد لا يسأل الناس بئنة" (بصائر الدرجات)
آپ نے فرمایا: دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم اہل بیت میں سے ایک ایسا مرد نہ
(نہ پیدا ہو جائے) خروج نہ کرے جو حضرت داؤد اور آل داؤد علیہ السلام
کی طرح فیصلے نہ کرے، وہ کسی مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے
گاہ ہر شخص کا فیصلہ اپنے علم کی بنیاد پر کرے گا۔
(بصائر الدرجات)

امام زمانہ کے فیصلے

(۲۲)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انہوں نے ابان سے روایت کی ہے، اُن کا
بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے
فرمایا: "لا يذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني يحكم بحكم
آل داؤد لا يسأل عن بئنة، يعطى كل نفس حكمها"
"دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ہم میں سے ایک ایسا مرد نہ پیدا
ہو جائے جو آل داؤد کی حکومت کی طرح حکومت نہ کرے، وہ کسی بھی
مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہ کرے گا، بلکہ ہر شخص کا فیصلہ خود (اپنے علم)
سے کرے گا۔"
(بصائر الدرجات)

وہ ابو الخطاب ہی ہو سکتا ہے؟

(۲۳)

محمد بن حسین نے صفوان بن یحییٰ سے، انہوں نے ابو خالد قماط سے، انہوں نے

حران بن اعین سے روایت کی ہے، حران کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ کیا آپ لوگ انبیاء ہیں؟

قال: لا۔ قلت: فقد حدثني من لا اتهم انك قلت: انكم انبياء؟
قال: من هو ابو الخطاب؟ قال قلت: نعم۔
قال: كنت اذا اهجرت؟ قال قلت: فيما تحكمون؟
قال: نحكم بحكم آل داؤد

آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کیا، مگر میں نے ایک معتبر شخص سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا
ہے کہ آپ لوگ انبیاء ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ ابو الخطاب ہوگا (جس نے یہ حرکت کی ہے)؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ (اُسی نے کہا ہے)
آپ نے فرمایا: اسی لیے تم بھی ہڈیاں بکنے لگے۔

میں نے عرض کیا: پھر آپ حضرات فیصلے کس بنا پر کرتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: جس بنا پر آل داؤد فیصلے کیا کرتے تھے اُسی بنا پر ہم بھی فیصلے کرتے ہیں،

امام زمانہ انبیاء کی طرح فیصلے کریں گے

(۲۴)

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن اسماعیل سے، انہوں نے منصور بن یونس سے، انہوں نے
فضیل لا عور سے، انہوں نے ابو عبیدہ سے، ابو عبیدہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا قام قائم آل محمد يحكم بحكم داؤد وسليمان لا يسأل
الناس بئنة"

آپ نے فرمایا: جب حضرت قائم آل محمد ظہور و قیام کریں گے تو وہ بھی حضرت داؤد
اور حضرت سلیمان کی طرح (مقدمات کا) فیصلہ کریں گے اور کسی
مقدمے میں کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (بصائر الدرجات)

امام قائم فصل الخطاب

(۲۵)

حسن بن ظریف سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت
امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں ایک خط لکھا اور دریافت کیا کہ جب حضرت

امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ لوگوں کے فیصلے کس بنیاد پر کیا کریں گے؟ اور ارادہ کیا تھا کہ چوتھیہ بخار کے لیے بھی دریافت کروں گا، مگر بھول گیا۔

جواب آیا: ”سألت عن الإمام، فاذا قام بقبضى بين الناس بعلمه

كقضاء داود عليه السلام لا يسأل البينة“

ترجمہ: ”تم نے امام قائم علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا ہے۔ تو سنو! جب

آپ ظہور کریں گے تو لوگوں کے فیصلے اپنے علم کی بناء پر کیا کریں گے

جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام فیصلے کرتے تھے، اور آپ کسی سے

ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ (اور آپ کا فیصلہ بھی حضرت داؤد کی طرح

فصل الخطاب ہوگا۔) (بصائر الدرجات)

سورۂ رحمن کی آیت کی تفسیر

(۲۶)

ابراہیم بن ہاشم نے سلیمان دہلوی سے، انھوں نے معاویہ دہلوی سے اور انھوں نے

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

”يَعْرِفُ الْمَجْرُمُونَ بِسَيِّئَاتِهِمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالْأَقْدَامِ“ (سورہ زلزلہ)

کے متعلق روایت ہیں کہ آپ نے فرمایا: اے معاویہ بتاؤ کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن مجرموں کو ان کی پشیمانیوں سے شناخت

کرنے لگا اور ان کے متعلق حکم دے گا کہ ان کے سر کے بال اور ان کی ٹانگیں پکڑ کر جہنم میں ڈال دیا جائے۔

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جس نے ان مجرموں کو پیدا کیا ہے اور جو بھی اس کی مخلوق ہیں وہ ان کے

پہچاننے کے لیے نشانی کا محتاج کیسے ہو سکتے ہیں؟

میں نے عرض کیا: پھر اس کا کیا مطلب ہے؟

آپ نے فرمایا: ”لَوْ قَامَ قَائِمُنَا أَعْطَاهُ اللَّهُ السَّيِّئَاتِ فَيَأْمُرُ بِالْكَافِرِ فَيُؤْخَذُ

بِنَوَاصِيهِمْ وَاقْدَامِهِمْ ثُمَّ يَخِيطُ بِالسَّيْفِ خِطًا“

ترجمہ: ”جب ہمارا قائم قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کو ایک سیما (نشانی) بتا دے گا

اس کے ذریعے سے پتہ چل جائے گا کہ کافر کون ہے اور آپ حکم دیں گے کہ کافر کے

بال اور اس ٹانگ پکڑ کر گھسیٹے ہوئے لائیں گے اور اس کو تہ تیغ کریں گے“

(بصائر الدرجات)

امام زائدہ کی سواری میں ابر صعب ہوگا

(۲۷)

احمد بن محمد نے ابن سنان سے، انھوں نے ابو خالد اور ابو سلام سے اور انھوں نے

سورہ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

قَالَ: إِنَّمَا إِنَّ ذَا الْقُرْثَيْنِ قَدْ خَيَّرَ السَّحَابِينَ فَاخْتَارَ الذَّلُولَ وَذَخِرَ

لصاحبكم الصعب“

قال قلت: وما الصعب؟

قال: ما كان من سحاب فيه رعد وصاعقة أو برق فصاحبكم

يركبهُ أما ركب السحاب ويرقى في الأسباب

السموات السبع والأرضين السبع، خمس عوام واثنتان

خربان“ (بصائر الدرجات)

ترجمہ: آپ نے فرمایا ”ذوالقرنین کو دو سحابوں (بادلوں) میں سے ایک کو اپنی سواری کے لیے

منتخب کرنے کا اختیار دیا گیا تو انھوں نے نرم و متواضع سحاب کو منتخب کر لیا۔

اور صعب و سخت سحاب کو تمھارے صاحب امر کے لیے محفوظ کر دیا گیا ہے۔

میں نے عرض کیا: سحاب صعب (سخت بادل) کسے کہتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: یہ وہ ابر ہے جس میں گرج و چمک ہو بجلیاں کوندتی ہوں۔ وہ تمھارے صاحب

کی سواری ہوگا آپ ابر پر سوار ہو کر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کی

سیر کریں گے جنہیں سے پانچ زمینیں آباد ہوں گی اور دو زمینیں غیر آباد ہوں گی“

(اختصاص) (بصائر الدرجات)

احمد بن محمد نے علی بن سنان سے، انھوں نے عبد الرحیم سے اور انھوں نے

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

(اختصاص)

امام قائم کی مخصوص سواری

(۲۸)

محمد بن ہارون نے سہیل بن زیاد ابو یحییٰ سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ

امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ خَيَّرَ الْقُرْثَيْنِ السَّحَابِينَ الذَّلُولَ وَالصَّعْبَ فَاخْتَارَ

الذَّلُولَ وَهُوَ الْمَلِيسُ فِيهِ بَرْقٌ وَلَا رَعْدٌ وَلَوَ اخْتَارَ الصَّعْبَ لَمْ يَكُنْ

لَهُ ذَٰلِكَ لِأَنَّ اللَّهَ اَدَّخَرَهُ لِلْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ
ترجمہ: آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ذوالقرنین کو نرم اور سخت دو طرح کے بادلوں میں سے ایک
منتخب کر لینے کا اختیار دیا تو انھوں نے نرم بادل کو منتخب کیا جس میں گرج وچک
نہیں ہوتی، اگر وہ سخت کو منتخب کرتے تو یہ ان کے لیے ممکن نہ تھا اس لیے
سخت (رعد و برق والے) بادل کو اللہ تعالیٰ نے حضرت قائم قائم علیہ السلام
کے تابع فرمان رکھا ہے۔ (اختصاص و بصائر الدرجات)

حضرت امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کا حکم

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن معبد سے، انھوں
نے حسین ابن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت امام علی بن امام موسیٰ الرضا علیہ السلام نے فرمایا:

قَالَ: "لَا دِينَ لِمَنْ لَا وَرَعَ لَهُ وَلَا إِيمَانَ لِمَنْ لَا تَقِيَّةَ لَهُ
إِنَّ أَكْرَمَ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَعْمَلَكُمْ بِالتَّقِيَّةِ قَبْلَ
خُرُوجِ قَائِمِنَا فَمَنْ تَرَكَهَا قَبْلَ خُرُوجِ قَائِمِنَا فَلَيْسَ مِنَّا
فَقِيلَ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ! وَمَنْ الْقَائِمُ مَتَى أَهْلُ الْبَيْتِ؟

قَالَ: الرَّابِعُ مِنْ وَلَدِي ابْنِ سَيِّدَةِ الْأُمَمِ دِي طَهْرَ اللَّهِ بِهِ
الْأَرْضُ مِنْ كُلِّ جَوْرٍ وَيَقْدِرُ سَهًا مِنْ كُلِّ ظَلَمٍ وَهُوَ الَّذِي
يَشْهَدُ النَّاسُ فِي وِلَادَتِهِ وَهُوَ صَاحِبُ الْغَيْبَةِ قَبْلَ
خُرُوجِهِ، فَإِذَا خَرَجَ أَشْرَقَتِ الْأَرْضُ بِنُورِ دُبَّهَا وَوَضَعَ
مِيزَانَ الْعَدْلِ بَيْنَ النَّاسِ، فَلَا يَظْلَمُ أَحَدٌ أَحَدًا -
وَهُوَ الَّذِي تَطْرُقُ لَهُ الْأَرْضُ، وَلَا يَكُونُ لَهُ ظِلٌّ

وَهُوَ الَّذِي يَنَادِي مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ بِاسْمِهِ، يَسْمَعُهُ
جَمِيعُ أَهْلِ الْأَرْضِ بِالدُّعَاءِ إِلَيْهِ، يَقُولُ: "أَلَا إِنَّ
حُجَّةَ اللَّهِ قَدْ طَهَرَ عِنْدَ بَيْتِ اللَّهِ فَاتَّبِعُوهُ فَإِنَّ الْحَقَّ
مَعَهُ وَفِيهِ"، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ:

(الْأُفْيَةِ) "إِنَّ نَزْلًا عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ

فَقُلْتُ أَغْنَاهُمْ لَعَنًا خَضِيعِينَ" (الشعراء آية ۴)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جس شخص میں ورع اور تقویٰ (گناہوں سے بچنا) نہیں اُس میں دین نہیں
جس میں تقیہ نہیں، اس میں ایمان نہیں، اللہ کے نزدیک تم لوگوں میں سب سے
زیادہ مکرم وہ ہے جو ہمارے امام قائم کے ظہور سے قبل تقیہ پر عمل کرتا رہے،
جو شخص ظہور امام قائم سے قبل تقیہ ترک کر دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

آپ نے عرض کیا گیا: فرزندِ رسول! آپ اہل بیت میں سے امام قائم کون ہے؟
آپ نے فرمایا: میری نسل میں سے جو تھا۔ اور اللہ تعالیٰ اُن کے ذریعے سے زمین کو ہر طرح کے
ظلم و جور سے پاک کرے گا، یہی وہ ہوں گے جن کی ولادت میں لوگوں کو شک
رہے گا، اُن کے لیے ظہور سے پہلے غیبت ہے جب اُن کا ظہور ہوگا تو زمین
پر درگاہ کے نور سے جگمگا اُٹھے گی، عدل کی ترازو لوگوں کے درمیان نصب
کر دی جائے گی اور کوئی شخص کسی دوسرے پر ظلم نہیں کر سکے گا۔

یہی وہ ہوں گے جن کے لیے طی الارض ہوگا (زمین سمٹ جائیگی) اُن کے
جسم کا سایہ نہ ہوگا، یہی وہ ہوں گے کہ ایک منادی جن کے نام کا آسمان سے
اعلان کرے گا اور تمام لوگوں کو اُن کی طرف دعوت دے گا جس کو تمام اہل زمین
سنیں گے اور وہ منادی کہے گا کہ:

"آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا نے خانہ کعبہ کے پاس ظہور کیا ہے تم لوگ
اُن کی پیروی کرو کیونکہ حق اُن کے ساتھ ہے اور اُن میں (حق) ہے۔"

چنانچہ اللہ برتر و بزرگ نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: "اگر ہم چاہتے تو ان لوگوں پر آسمان سے ایک معجزہ نازل کر دیتے
پس ذلت سے اُن کی گردنیں جھک جاتیں۔" (الشعراء آیت ۴)

(اکمال الدین)

* کتاب اعلام الوری میں علی سے اسی کے مثل ایک روایت ہے۔

امام قائم کی جسمانی قوت

(۳۰)

بہرائی نے علی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ربیان بن صلت سے روایت
کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ: (فرزندِ رسول!) کیا
آپ صاحب الامر ہیں؟

آپ نے فرمایا: ہاں! انا صاحب هذا الامر، ولكنی لست بالذی أملأها عدلاً كما

ملئت جوراً وكيف اكون ذاك على ما ترى من ضعف بدني؟
 وإن القائم هو الذي اذا خرج كان في سن الشيوخ، ومنظر
 الشباب قوياً في بدنه حتى يمد يده الى اعظم شجرة
 على وجه الارض لقلعها، ولو صاح بين الجبال لتدكدكت
 صخورها ليكون معه عصا موسى وخاتم سليمان، ذاك الرابع
 من ولدي يغيبه الله في سترة ما شاء الله، ثم يظهره فيملا
 به الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت جوراً وظلماً“ (اعلام الوری)
 ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”ہاں، میں صاحب الامر تو ہوں، مگر وہ صاحب الامر نہیں جو زمین کو عدل و داد
 سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی، اور میں وہ صاحب الامر ہوں
 کیسے ہو سکتا ہوں، تم تو دیکھتے ہو کہ میں جہانی طور پر کتنا کمزور ہوں، جبکہ وہ
 صاحب الامر اور قائم تو ایسا ہوگا جس کا سن تو بڑھوں جیسا کہ شکل و صورت
 جوانوں جیسی ہوگی، اس کے بدن میں اتنی قوت ہوگی کہ اگر وہ چلے گا تو بڑے سے
 بڑے تناور درخت کو زمین سے اکھاڑ کر پھینک دے گا، اور پہاڑوں کے درمیان
 پیچھا مارے گا تو ان کی چٹانیں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی، اُس کے پاس حضرت موسیٰ
 کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی، وہ میری نسل میں چوتھی پشت میں تو نہ
 ہوگا، اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا اس کو پردہ غیب میں رکھے گا۔ اس کے بعد
 اس کا ظہور ہوگا اور وہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دے گا جس طرح وہ اس سے
 پہلے ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اعلام الوری)
 * اعلام الوری میں ایک اور روایت اس اضافہ کے ساتھ ہے لوگ منادی کی ندا
 کو بعید و قریب سے یکساں سنیں جو مومنوں کے لیے تو باعثِ رحمت ہوگی
 مگر کافروں کے لیے عذاب۔ (اعلام الوری)

ذوالقرنین کی غیبت

(۳۱)

منظر علوی نے ابن عیاشی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے (محمد بن نصیر
 سے)، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے (حماد بن عیسیٰ سے) انھوں نے عمرو بن شمر سے،
 انھوں نے جابر جعفی سے، انھوں نے جابر انصاری سے، اور جابر انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

قال: ”إن ذالقرنین كان عبداً صالحاً جعله الله حجة على عباده
 فدعا قومه الى الله عز وجل وأمرهم بتقوا، ففضربوه
 على قمرته فغاب عنهم زماناً حتى قيل مات أو هلك بأبي
 وأدسلت - ثم ظهر ورجع الى قومه ففضربوه على قمرته.
 ألا وفيكم من هو على سنته - وإن الله عز وجل مكن
 له في الارض وآتاه من كل شيء سبباً، وبلغ المشرق
 والمغرب، وإن الله تبارك وتعالى سيجري سنته في القائم
 من ولدي ويبلغه شرق الارض وغربها حتى لا يبقى سهل
 ولا موضع من سهل ولا جبل وطئ ذوالقرنين إلا وطئه
 ويطهر الله له كنوز الارض ومعادنها وينصه بالرعب
 يملأ الارض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً“

انحضرت ۲ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ ”ذوالقرنین ایک عبد صالح تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے بندوں پر حجت قرار
 دیا تھا، انھوں نے اپنی قوم کو اللہ عز وجل کی طرف دعوت دی اور انھیں تقویٰ
 اختیار کرنے کے لیے کہا، مگر ان لوگوں نے ان کے سر پر مارا (زخمی کر دیا)۔
 چنانچہ وہ ایک زمانے تک ان سے غائب رہے، یہاں تک کہ لوگ سمجھ گئے کہ
 وہ مر گئے یا کسی جگہ ہلاک ہو گئے یا وہ کسی وادی میں چلے گئے۔ مگر پھر انھوں نے
 ظہور کیا اور اپنی قوم کے پاس آئے، انھوں نے دوبارہ ان کے سر پر ضرب لگائی
 مگر ان چند لوگوں کے علاوہ جو سنت ذوالقرنین پر قائم تھے۔ پھر اللہ عز وجل
 نے روئے زمین پر ذوالقرنین کو اقتدار دیا اور ہر چیز کا سبب و وسیلہ عطا کیا وہ
 مشرق و مغرب تک جا پہنچے۔ اور اللہ عزت و بزرگی والا ذوالقرنین کا یہی طبعیت
 سنت میرے فرزند امام قائمؑ میں بھی جاری کریگا، وہ بھی زمین کے مشرق و مغرب
 تک پہنچیں گے، کوئی میدانی علاقہ یا کوئی پہاڑی علاقہ ایسا باقی نہ رہے گا جس میں
 ذوالقرنین کے قدم پہنچے ہوں اور ان کے قدم نہ پہنچیں۔ ان کے لیے زمین اپنے
 خزانے اور معدنیات اگل دے گی۔ اللہ عز وجل رعب و دہرے سے ان کی نصرت
 کرے گا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور
 سے بھری ہوئی ہوگی۔“ (اکمال الدین)

مساجد کے میناروں کی تعمیر بدعت؟

(۳۲)

سعد نے ابو ہاشم جعفری سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو ہاشم امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا، آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: إذا قام القائم أمر بهدم المنار والمقاصير التي في المساجد فقلت في نفسي: لا شيء معنى هذا؟

فأقبل علي فقال: معنى هذا أنها محدثة مبتدعة لم يبينها نبي

ولاحقة

ترجمہ: آپ نے فرمایا: جب امام قائم ظہور و قیام کریں گے تو مسجدوں کے تمام مینار اور مقصورے منہدم کر دیں گے۔

میں نے اپنے دل میں کہا: اس کے کیا معنی؟ (ایسا کیوں ہوگا)

فوراً آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اس کے معنی یہ کہ یہ تمام چیزیں بدعت ہیں۔ یہ مینار اور مقصورہ نہ کبھی نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تعمیر کرایا اور نہ کسی حجت خدا نے (غیبہ طوسی)

شکر امام زمانہ کی تعداد

(۳۳)

ابن ادیس نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عسینی سے، انھوں نے ابو ہزلی سے، انھوں نے ابو عیسر سے، انھوں نے ابو ایوب سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کیا ہے کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ امام قائم علیہ السلام کے ساتھ خروج کرنے والے کتنے لوگ ہوں گے۔ کہا جاتا ہے کہ اُن کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی؟

آپ نے فرمایا: "ما يخرج الا في اولى قوة وما يكون اولا القوة اقل

من عشرة آلاف

"وہ صاحب قوت ہو کر خروج کریں گے اور صاحب قوت ہونے کے

لیے کم از کم دس ہزار افراد کی ضرورت ہوگی۔" (اکمال الدین)

اصحاب امام قائم کی تعداد

(۳۴)

عطاء نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے

انھوں نے ابو خالد قماط سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت سید العابدین امام علی بن حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"المفقودون عن فرسهم ثلاثمائة وثلاثة عشر رجلاً عِدَّة

أهل بدر فيصبحون بمكة وهو قول الله عز وجل:

(الذرية) "أَيْنَمَا تَكُونُوا يُاتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا" (سورہ بقرہ ۱۴۸)

آپ نے فرمایا: "وہ لوگ جو اپنے بستروں سے غائب ہوں گے اُن کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد

کے برابر تین سو تیرہ ہوگی اور وہ صبح ہوتے مکہ جا پہنچیں گے۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ عز وجل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمہیں یکجا جمع کر دے گا۔" (نقرہ ۱۴۸)

امام نے فرمایا: "وہم اصحاب القائم" (اور وہی اصحاب قائم)

(اکمال الدین)

آپ کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

(۳۵)

ابن ولید نے محمد عطار سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے صفوان بن یحییٰ سے، انھوں نے منذر سے، انھوں نے بکار بن ابی بکر سے، انھوں نے عبد اللہ بن عجلان سے روایت کی ہے، اور انھوں نے کہا کہ ہم لوگ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے (ظہور حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر کر رہے تھے، اشنا گفتگو میں نے آغوش سے دریافت کیا کہ میں اُن حضرت کے ظہور کا علم کیسے ہوگا؟

قال: "يُصْبِحُ أَحَدُكُمْ وَتَحْتَ رَأْسِهِ صَحِيفَةٌ عَلَيْهَا مَكْتُوبٌ

"طاعة معروفة"

آپ نے فرمایا: "تم لوگ سو رہے ہو گے کہ تمہارے سر پرانے سے (تکیوں کے نیچے سے)

ایک ایک رقعہ رکھا ہوا (برآمد) ہوگا جس پر تحریر ہوگا کہ: "طاعة معروفة"

یعنی اطاعت کے لیے تیار ہو جاؤ۔

(اکمال الدین)

يُظْهِرُهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ كَيْ تَأْوِيلُ

(۳۶)

ابن متوکل نے سعد آبادی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے

انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر

نے روایت بیان کی ہے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہ آپ نے اللہ عز وجل کے

اِس قَوْلٍ: هُوَ الَّذِي ارْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْمَدْعٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَ
عَلٰى الدِّيْنِ كَلِمَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (سورة توبه آیت ۳۲)
(سورة الصف آیت ۹)

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”وَ اَللّٰهُ مَا نَزَلَ تَاوِيْلُهٗا بَعْدَ وَلَا يَنْزِلُ تَاوِيْلُهٗا حَتّٰى يَخْرُجَ الْقَائِمُ
فَاِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ لَمْ يَبْقَ كَافِرٌ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَلَا مُشْرِكٌ بِالْاِمَامِ الْاَكْبَرِ
كَرَّاهٍ خُرُوجَهٗ حَتّٰى لَوْ كَانَ كَافِرًا اَوْ مُشْرِكًا فِي بَطْنِ صَخْرَةٍ
لَقَالَتْ: يَا مُؤْمِنُ فِي بَطْنِيْ كَافِرٌ فَاسْكُرْنِيْ وَاقْتُلِيْهِ“ (اکمال الدین)

ترجمہ آیت ”وہ وہی ذات (انکس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ
(شورۃ توبہ ۳۲) بھیجا، تاکہ وہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار ہو۔“
اس آیت کے بارے میں آپ نے ارشاد فرمایا کہ:

ترجمہ روایت: ”بخدا جب سے یہ آیت نازل ہوئی آج تک نہ اس کی تاویل سامنے آئی، اور
جب تک امام قائم کا ظہور نہ ہو، نہ اس کی تاویل سامنے آئے گی رہاں جب
ان کا ظہور ہوگا تو نہ کوئی کافر باللہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مشرک بالامام جو ان
ظہور کو پسند نہ کرے، اور اگر کوئی کافر یا مشرک خوفزدہ کسی پتھر کی چٹان کے
نیچے بھی جا چپے گا تو وہ پتھر کی چٹان پکا کر کہے گی کہ اے مومن! میرے نیچے
ایک کافر یا مشرک چھپا ہوا ہے تم مجھے توڑ کر اسے نکالو اور قتل کر دو“ (اکمال الدین)

مکہ سے نجف کی طرف امام قائم کی
روانگی حجر موٹی کے ساتھ ہوگی

(۳۷)

ما جیلوبہ نے حجر عطار سے، انھوں نے
ابن عینی اور ابن ابی الخطاب سے ایک ساتھ، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے ابوالجارود سے
انھوں نے حضرت ابو جعفر امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: ”اِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَی السَّلَامِ مِنْ مَّكَّةَ یُنَادِیْ مُنَادِیْہٖ:
”اَلَا لَا یَحْمِلُنَّ اَحَدٌ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَحَمْلَ مَعَهٗ
حَجْرٍ مَوْسِیٍّ بَنِ عَمْرٍا وَهُوَ قَرِیْبٌ عَلٰی مَنْزِلِیْ“
اِنَّ اَنْفَجَرَتْ مِنْہٗ عِیُونٌ فَمَنْ كَانَ جَانِعًا شَبِیعَ وَمَنْ
كَانَ ظَهْمًا نَّارُ رُوی، وَرُوی دَوَابُّہُمْ حَتّٰی یَنْزِلُوْا الْبَغِیْنَ مِنْ ظُہْرِ الْاَكْبَرِ

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب مکہ سے روانہ ہوں گے تو ان کی جانب سے
ایک مناری اعلان کرے گا کہ کوئی شخص اپنے ساتھ کھانے پینے کا سامان لے کر نہ
چلے کیونکہ امام قائم کے ساتھ حجر حضرت موسیٰ ہوگا جو ایک اونٹ پر بار ہوگا،
اور آپ جس منزل پر قیام فرمائیں گے اُس حجر موسیٰ سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے
جس سے ہر بھوکا شکم سیر ہوگا اور ہر پیاسے شخص اور ان کی سواری کے جانوروں کی
بھی پیاس بجھے گی، یہاں تک کہ آپ منزل بہ منزل چل کر پشت کوفہ سے ہوتے ہوئے
نجف پہنچیں گے۔“ (اکمال الدین)

*

غیبۃ نعمانی میں بھی محمد بن ہمام اور محمد بن حسن بن جہور سے، انھوں نے
حسن بن محمد بن جہور سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سلیمان
بن ساعد سے اور انھوں نے ابوالجارود سے مذکورہ روایت نقل کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی)
اور بصائر الدرجات میں بھی محمد بن حسین نے موسیٰ بن سعدان سے، انھوں نے
عبداللہ بن قاسم سے، انھوں نے ابوسعید خراسانی سے، انھوں نے حضرت
ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدرؑ
سے اسی قسم کی روایت نقل کی ہے۔ (بصائر الدرجات)

(۳۸)

امام قائم صاحب معرفت ہونگے

ابن ولید نے صفار سے، انھوں نے ابن یزید سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے
نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ابان بن ثعلب سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام نے فرمایا:

”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَی السَّلَامِ لَمْ یَقْمِ بَیْنَ یَدَیْہٖ اَحَدٌ مِنْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
اِلَّا عَرَفَہٗ صَالِحٌ هَؤُلَاءِ طَالِحٌ؟ اَلَا وَفِیْہٖ اٰیۃٌ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ
وہو السبیل المقیم“

*

ترجمہ ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو رحمن کی مخلوق میں سے جو بھی آپ
کے سامنے آئے گا آپ اُسے فوراً پہچان لیں گے کہ نیک کون ہے اور بُر کون؟
آگاہ ہو، اس میں بھی اہل فکر و نظر کے لیے نشانی ہے اور یہ ایک صحیح و مقیم راستہ ہے“
(اکمال الدین)

(۳۹) اسلام میں دو خون ہیں ؟

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے ارشاد فرمایا: ”دماں فی الاسلام حلال من اللہ عز وجل لا یقضی فیما احد بحکم اللہ عز وجل حتی یبعث اللہ القائم من اهل البيت فیحکم فیہما بحکم اللہ عز وجل لا یرید فیہ بینه : الزانی المحصن یرجمہ ومانع الزکاة یضرب رقبته“ (اکمال الدین)

ترجمہ ”اسلام میں دو خون حلال ہیں، مگر آج تک حکیم خدا کے مطابق کسی نے اس کا فیصلہ نہیں کیا، البتہ جب ہم اہل بیت میں سے امام قائمؑ ظہور کریں گے تو وہ حکم خدا کو جاری کریں گے اور کسی سے ثبوت طلب نہیں کریں گے۔ ایک زنا محضہ (زانی محصن، یعنی وہ زانی جس کی زوجہ موجود ہو اور وہ زنا کرے)۔ (شادی شدہ) تو امام قائمؑ اس کے رجم کا حکم دیں گے (سنگسار کا حکم ہوگا) دوسرا وہ شخص جو زکاة دینے سے انکار کرے گا تو اس کی گردن مار دینے کا حکم دیں گے“ (اکمال الدین)

(۴۰) نصرتِ امام قائمؑ کیلئے فشتوں کا نزول

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

”کأتی أنظر (الی) القائم علی ظہر نجف (فاذا استوی علی ظہر النجف) ركب فسادهم أبقی بین عینیہ شراخ ثم ینقض بہ فوسه یقی اهل بلدة إلا وهم یظنون أنه معهم فی بلادهم ، فاذا نشر رایة رسول الله صلی الله علیہ وسلم انحط علیہ ألعف ملک وثلاثة عشر ملکاً لهم ینتظرون القائم ۴ وهم الذین كانوا مع نوح علیہ السلام فی السفینة والذین كانوا مع ابراهیم الخلیل علیہ السلام حیث ألقی فی النار وكانوا مع عیسیٰ علیہ السلام حیث رفع ، واربعة آلاف مسوّمین ومردفین وثلاثمائة وثلاثة عشر ملکاً یوم بدر وأربعة آلاف ملک الذین هبطوا یریدون القتال مع الحییّ بن علی فلم

یؤذن لهم فصعدوا فی الاستیذان وهبطوا وقد قتل الحسین علیہ السلام فرسم شعث غبر یمکون عند قبر الحسین الی یوم القیامة وما بین قبر الحسین الی السماء مختلف الملائكة -“ (اکمال الدین)

آپؑ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ علیہ السلام پشت و نجف پہنچے ہیں، اور جب آپؑ پشت و نجف پر پہنچیں گے تو ایک چنگرے گھوڑے پر سوار ہوں گے جس کی پیشانی پر ایک سفید لکیر ہوگی۔ آپؑ کا گھوڑا ایک جھوٹے لے گا، اہل شہر میں سے ہر ایک شخص یہی سمجھے گا کہ یہ بھی ہم ہی لوگوں میں سے کوئی شخص ہے، مگر جب آپؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کا پھر پرا لہرائیں گے تو تیرہ ہزار وہ ملائکہ آسمان سے اتریں گے جو اب تک امام قائمؑ کا انتظار کر رہے تھے۔“

یہی ملائکہ حضرت نوحؑ کے ساتھ آپؑ کی کشتی میں تھے، اور یہی ملائکہ حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالا جا رہا تھا تو آپؑ کے ساتھ تھے، اور یہی ملائکہ جب حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر اٹھایا گیا تو آپؑ کے ساتھ تھے۔ نیز چار ہزار فرشتے ایسے گھوڑوں پر سوار ہوں گے جن پر نشان لگا ہوا اور دوہری سواروں والے ہوں گے۔ پھر تین سو تیرہ وہ جو جنگ بدر میں شریک تھے، اور چار ہزار فرشتے وہ بھی ہوں گے جو یوم عاشور امام حسینؑ کی نصرت کرنا چاہتے تھے مگر امامؑ نے ان کو اجازت نہ دی تھی تو وہ پروا نہ کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ سے اجازت حاصل کر کے قبر حسینؑ پر مغوم و سوگوار اور گریہ کنان تا قیامت مجاور بنے ہوئے ہوں گے اور قبر حسینؑ سے آسمان کے درمیان ان فرشتوں کی آمد و رفت ہوتی رہتی ہے۔“ (اکمال الدین)

(۴۱) حضرت جبریلؑ آپؑ کے علمبردار ہوں گے

انہی اسناد کے ساتھ ابن تغلب نے ثمالی سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”کأتی (کأتی) أنظر الی القائم قد ظہر علی نجف الکوفة فاذا ظہر علی النجف نشر رایة رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم عودھا من عمد

عِشْرَتِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَسَائِرُهَا مِنْ نَصْرِ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ
لَا يَسُوَّى بِهِمَا إِلَى أَحَدٍ إِلَّا أَهْلَكَهُ اللَّهُ مَزْجَلٌ“
قال: قلت: تكون معه أو يوثق بهما؟

قال: بل يوثق بهما يأتيه بها جبريل عليه السلام“
ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام پشت و نچت پر
نمودار ہوئے، اور انھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
وہ علم مبارک لہرایا جس کا عمود، عرش کے عمودوں میں سے ایک ہے اور
اس کو لیکر جدھر جا رہے ہیں اللہ جل جلالہ وہاں مشرکوں اور کافروں کو
ہلاک کر رہا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم ۴ وہ علم خود اٹھائے ہوتے ہوں گے یا کوئی اور آپ کے
ساتھ ہوگا؟

آپ نے فرمایا: حضرت جبریل اٹھائے ہوئے آپ کے ساتھ ساتھ ہوں گے۔“
(اکمال الدین)

(۳۶) منبر کوفہ سے خطبہ امام زمانہ ۴

ماجیلوئیہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے ایک کوفی سے، کوفی نے اپنے والد سے،
انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، اور مفضل نے حضرت امام جعفر صادق ۴
سے روایت کی ہے، کہ آپ نے فرمایا:

”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَى مَنبَرِ الْكُوفَةِ وَحَوْلَ أَصْحَابِهِ
ثَلَاثَ مِائَةٍ وَثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا أَهْلُ بَدْرٍ وَهُمْ
أَصْحَابُ الْاُيُوبِ وَهُمْ حُكَّامُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ عَلَى خَلْقِهِ
حَتَّى يَسْتَخْرِجَ مِنْ قِيَّاسِهِ كِتَابًا مَحْتُمًا بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ
عَمْدَ مَعْمُودٍ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَجْفَلُونَ عَنْهُ
إِحْفَالُ الْغَنَمِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا الْوَزِيرُ وَاحِدٌ عَشْرَ نَقِيبًا
كَمَا بَقِيَ مَعَ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ“

فَيَجْلُونَ فِي الْأَرْضِ فَلَا يَجِدُونَ عَنْهُ مَذْهَبًا فَيَرْجُونَ
إِلَى اللَّهِ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْكَلَامَ الَّذِي يَقُولُهُ لَمْ يَكْفُرُونَ
به“
(اکمال الدین)

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام منبر کوفہ پر تشریف فرما ہیں
ترجمہ روایت: اور آپ کے گرد آپ کے اصحاب ہیں جن کی تعداد اصحاب بدر کے برابر
تین سو تیرہ ہے جنہیں سے ہر ایک صاحب علم ہے اور یہی لوگ تمام روئے زمین
پر اللہ کی طرف سے حکومت کریں گے۔ اسی دوران آپ نے اپنی قبائے مبارک
سے ایک کتاب نکالی جس کے اوپر سونے کی انگوٹھی سے ہر لگی ہوگی جس پر
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا عہد نامہ تحریر ہوگا، اسے دیکھ کر لوگ
اس طرح بھاگ کھڑے ہوں گے جیسے سمیڑوں کا گڑ بھاگتا ہے۔ اور ایک وزیر
اور گیارہ نقیبوں کے سوا وہاں کوئی نہ رہ جائے گا جیسا کہ حضرت موسیٰ کے
ساتھ ان کے وزیر اور گیارہ نقیب رہ گئے تھے، مگر وہ بھاگ کھڑے ہوئے
دلے ساری زمین میں پھریں گے، انھیں راستہ نہ ملے گا تو پھر آپ کے پاس ہی
واپس آئیں گے (حضرت موسیٰ کی قوم کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا تھا وہ بھی راہ نہ پاتے
تھے اور جہاں سے چلتے تھے واپس وہیں پہنچ جاتے تھے)۔

اور نجد میں جانتا ہوں کہ آپ ان لوگوں سے کیا فرمائیں گے جس کی وجہ سے
وہ لوگ انکار و گریز کریں گے۔“
(اکمال الدین)

(۳۷) اصحاب امام قائم کے فضائل

ابی نے سعد سے، انھوں نے احمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن جہور سے، انھوں
نے احمد بن ابی ہریرہ سے، انھوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے،
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے، اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام
سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”كَأَنِّي بِأَصْحَابِ الْقَائِمِ وَقَدْ أَحْاطُوا بِمَا بَيْنَ الْخَافِقِينَ، لَيْسَ
مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ مَطْبُوعٌ لَهُمْ، حَتَّى سَبَّاحُ الْأَرْضِ وَسَبَّاحُ الطَّيْرِ
تَطْلُبُ رِضَاهُمْ (فِي كُلِّ شَيْءٍ) حَتَّى تَفْخَرُ الْأَرْضُ عَلَى الْأَرْضِ
وَتَقُولُ: مَرَّ بِي الْيَوْمَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ الْقَائِمِ ۴“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اصحاب قائم ۴ ساری دنیا پر چھائے ہیں دنیا
کی ہر چیز انکی مطیع ہے یا ناکہ زمین کے درند اور رضا کے پرند بھی انکی رضا کے طالب ہیں زمین
ایک طرف دوسری طرف سے گزرتا ہے کہ آج اصحاب قائم میں ایک شخص میری طرف سے گزرا ہے“ (اکمال الدین)

۴۴) اوصاف اصحاب امام قائمؑ

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انھوں نے اپنے چچا سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”ما کان یقول لوط علیہ السلام: (الایۃ) ”لَوْ اَنَّ لِي بِكُمْ قُوَّةٌ اَوْ اَوْحِيَ اِلَيَّ رُكْنٌ شَدِيدٌ“ (ہود آیت) اَلَّا تَتَّبِعَانِا قُوَّةَ السَّامِ عَلَیْهِ السَّلَامُ وَلَا ذِکْرَ الرَّشْدَةِ اصْحَابَهُ فَاِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ یُعْطٰی قُوَّةَ اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا وَاِنَّ قَلْبَهُ لَشَدِيدٌ مِنْ زُبُرِ الْحَدِیْدِ وَلَوْ مَوَّارٍ بِجِبَالِ الْحَدِیْدِ لَقَطَعُوْهَا لَا یُكْفَوْنَ سِیُوفَهُمْ حَتّٰی یَرْضٰی اللّٰهُ عَنْ رَجُلٍ“ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت: ”حضرت لوط علیہ السلام جو یہ فرمایا کرتے تھے کہ:

ترجمہ آیت: ”کاش! مجھ میں تمہارے مقابلے کی قوت ہوتی یا میرا کوئی

زبردست پشت پناہ ہوتا“ (سورہ ہود آیت ۸۰)

ترجمہ روایت: ”تو دراصل وہ تمنا کرتے تھے حضرت امام قائم علیہ السلام کی اور یاد کرتے تھے اصحاب امام قائم علیہ السلام کی طاقت کو، کیونکہ اصحاب امام قائمؑ میں سے ہر ایک کو چالیس مردوں کی طاقت عطا ہوگی اور ہر ایک کا قلب فولاد سے بھی زیادہ قوی و مضبوط ہوگا، اگر وہ فولادی پہاڑوں کی طرف سے بھی ہو کر گزریں گے تو انہیں بھی کاٹ کر رکھ دیں گے۔ وہ اپنی تلواریں اس وقت تک نہ روکیں گے جب تک اللہ عزت و بزرگی والا راضی نہ ہو جائے۔“

(اکمال الدین)

۴۵) وارثِ موارثِ انبیاء

ماجیلویہ نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے حمزہ بن اسماعیل سے، انھوں نے ابو اسماعیل سراج سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا ہے

یقول ”آتدری ما کان قمیص یوسف علیہ السلام؟“

قال: قلت: ”لا“ قال: ”اِنَّ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَمَّا اَوْقَدَتْ لَهُ النَّارُ

نَزَلَ اِلَیْهِ جِبْرِیْلُ بِالْقَمِیصِ وَالْبِسَ اَیَّاهُ فَلَمَّ بِضَرَّةٍ مَعَهُ حَزْلًا بَرْدًا فَلَمَّا حَضَرَتْهُ الْوَفَاةُ جَعَلَهُ فِی تِیْمَةِ وَعَلَّقَهُ عَلٰی (سَمَاقٍ) عَلٰی یَعْقُوْبٍ فَلَمَّا وَلَدَ یُوسُفَ عَلَّقَهُ عَلَیْهِ وَكَانَ فِی عَضْدَةٍ حَتّٰی كَانَ مِنْ اَمْرَةِ مَا كَانَ۔

فلَمَّا اَخْرَجَهُ یُوسُفُ مِنَ التِّیْمَةِ وَجَدَ یَعْقُوْبَ رَیْحَهُ وَهُوَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(الایۃ) ”اِنِّیْ لَا اَجِدُ رِیْعَ یُوسُفَ لَوْ لَا اَنْ تُفَنِّدُوْنِ“ (سورہ یوسف ۹۴) قال: ”فَمَوْذَلَاکَ الْقَمِیصَ الَّذِیْ مِنَ الْجَنَّةِ۔“

قلت: جعلت فداک فالی من صار هذا القميص؟

قال: ”اِلٰی اَهْلِهِ وَهُوَ مَعَ قَائِمُنَا اِذَا اَخْرَجَ ثُمَّ قَالَ: کُلُّ نَبِیٍّ وَرِثَ عَلَمًا اَوْ غَیْرَهُ فَقَدْ اَنْتَهٰی اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: ”سیا تم جانتے ہو کہ قمیص حضرت یوسف کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: نہیں۔“

آپ نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے آگ روشن کی گئی تو حضرت جبرائیل وہ قمیص بیکر نازل ہوئے اور انہیں وہ قمیص پہنادی جس سے ان کو گرمی اور برکات کوئی ضرر نہ پہنچا سکی جب حضرت ابراہیمؑ کا وقت وفات قریب آیا تو آپ نے اُسے ایک تعویذ میں لپیٹ کر رکھ دیا اور پھر حضرت اسماعیلؑ کے گلے میں ڈال دیا۔ اور حضرت اسماعیلؑ نے اُسے حضرت یعقوبؑ کے گلے میں حائل کر دیا، اور جب یوسفؑ تولد ہوئے تو حضرت یعقوبؑ نے اُس کو حضرت یوسفؑ کے بازو کے اوپر باندھ دیا۔ پھر اس کا اثر جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔

حضرت یوسفؑ نے اس قمیص ابراہیمؑ کو تعویذ سے نکالا تو حضرت یعقوبؑ کو اُسکی خوشبو محسوس ہوئی اور انھوں نے کہا:

(ترجمہ آیت): ”بلاشبہ مجھے یوسفؑ کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے اگر تم مجھے

سٹھپایا ہو خیال نہ کرو۔“ (یوسف آیت ۹۴)

”یہ وہ قمیص ہے جو جنت سے آئی تھی۔“

میں نے عرض کیا: میں آپ پر فرمان، اب وہ قمیص کس کے پاس ہے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس کے پاس ہے جو اس کا اہل ہے، اور جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ان کے پاس ہوگی۔

پھر فرمایا: ہر نبی کی علمی اور غیر علمی میراث حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہنچی ہے۔ (اکمال الدین)

☆ کتاب الخراج و الجرائع میں بھی مفصل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

۴۶) امام قائم کے پیش نظر دنیا کی مثال

انہی اسناد کے ساتھ مفصل بن عمر نے ابو بصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اِنَّهُ اِذَا تَنَاهَتْ اُمُورُ الْاِلٰهِ صَاحِبِ هٰذَا الْاَمْرِ رَفَعَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لَهٗ كُلَّ مَنْحَفُضٍ مِّنَ الْاَرْضِ وَخَفِضَ لَهٗ كُلُّ مَوْتَفِعٍ حَتّٰى تَكُوْنَ الدُّنْيَا عَشْدَةً بِمَنْزِلَةِ رَاحَتِهِ فَاَتِيَكُمْ لَوْ كَانَتْ فِي رَاحَتِهِ شَعْرَةٌ لَّمْ يَبْصُرْهَا۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم صاحب الامر کی حکومت ہوگی تو اللہ صاحب برکت و برز زمین کے ہر پست کو بلند اور ہر بلند کو پست کر دیگا اور آپ کے سامنے یہ دنیا ایک ہتھیلی کے مانند ہوگی اور کون ایسا شخص ہے جس کی ہتھیلی پر بال رکھا ہوا ہو اور وہ اسے نہ دیکھ سکے۔“ (اکمال الدین)

۴۷) امام قائم کے دست مبارک کا اعجاز

ابن مسرور نے ابن عامر سے، انہوں نے معقل سے، انہوں نے وشاء سے، انہوں نے مثنی حنظل سے، انہوں نے قتیبہ اعشی سے، انہوں نے ابن ابی جعفر سے، انہوں نے مولیٰ بنی شیبان سے، انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۲: ”اِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رَؤُسِ الْعِبَادِ، فَجَمَعَ بَهَا عَقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بَهَا اَحْلَامُهُمْ۔“ (اکمال الدین)

ترجمہ: ”جب ہمارے قائم ظہور کریں گے تو جس کے سر پر اپنا دست مبارک رکھ دیں گے اس کی عقل درست اور ادراک و فہم مکمل ہو جائے گی۔“

(اکمال الدین)

☆ (کا) = کافی میں بھی حسین بن محمد نے معقل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

۴۸) مومنین اپنی قبروں میں ایک دوسرے کو ظہور امام زمانہ کی مبارکباد دیں گے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن

اسحاق سے، انہوں نے سعد بن مسلم سے، انہوں نے عمر بن ابان بن تغلب سے، اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۱: کَاَتٰى بِالْقَائِمِ عَلٰی سَلَامٍ عَلٰى نَجْمِ السَّكُوفَةِ وَقَدْ لَبِسَ دِرْعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَيَنْفُضُ هَوْبَهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَیْہِ، فَيَخْشِيہَا بِخُدَاجَةٍ مِّنْ اسْتَبْرَقٍ وَیَرْکَبُ فَرَسًا اَدْهَمَ بَیْنَ عَیْنِیْہِ شِمْرَاجٌ، فَيَتَفَضَّلُ بِہِ اَنْتَافُضَةً لَا یَبْقٰی (اہل بلاد الا وھم یرون اَنَّهُ مَعَهُمْ فِی بِلَادِهِمْ فَيَنْشُرُ رَاۡیَہٗ) رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مِّنْ عَمُوْدِ الْعَرْشِ وَسَاوَرُهَا مِّنْ نَّصْرِ اللّٰهِ، لَا یَسُوْیُ بِہَا اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا اِلَّا اَھْلَکَہُ اللّٰهُ فَاِذَا هَزَّهَا لَمْ یَبْقَیْ مُؤْمِنٌ اِلَّا صَارَ قَبْرَہٗ کَزَبْرِ الْحَدِیْدِ وَیُعْطٰی الْمُؤْمِنُ قُوَّةً اَرْبَعِیْنَ رَجُلًا وَلَا یَبْغٰی مُؤْمِنٌ مِّمَّنْ اَلَا دَخَلَتْ عَلَیْہِ تِلْکَ الْفُجْعَةُ فِی قَبْرِہٖ وَذٰلَکَ حِیْثُ یَتَنَزَّلُ اَوْرُونَ فِی قُبُورِهِمْ وَیَتَبَاشَرُونَ بِقِیَامِ الْقَائِمِ فَيَنْحَطُّ عَلَیْہِ ثَلَاثَةُ عَشَرَ اَلْفًا مَلٰٓئِکَ وَثَلَاثُمِائَةُ عَشْرِ مَلٰٓئِکَ۔

قلت: کُلُّ هٰؤُلَاءِ الْمَلٰٓئِکَةُ ؟

قال ۲: نَعَمْ اَلَّذِیْنَ کَانَوْا مَعَ نُوْحٍ فِی السَّفِیْنَةِ وَالَّذِیْنَ کَانَوْا مَعَ اِبْرٰہِیْمَ حَیْنَ اُلْقِیَ فِی النَّارِ، وَالَّذِیْنَ کَانَوْا مَعَ مُوسٰی حَیْنَ قُلِقَ الْبَحْرُ لِبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ وَالَّذِیْنَ کَانَوْا مَعَ عِیْسٰی حَیْنَ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْہِ وَ اَرْبَعَةُ اَلْفٍ مَلٰٓئِکَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَسْجُومِیْنَ وَ اَلْفَ مَرْدِفِیْنَ وَ ثَلَاثُمِائَةَ وَ ثَلَاثَةَ عَشْرِ مَلٰٓئِکَ بَدْرِیِّیْنَ وَ اَرْبَعَةَ اَلْفٍ مَلٰٓئِکَ هَبْطُوْا یَرِیْدُوْنَ الْقِتَالَ مَعَ الْحُسَیْنِ بْنِ عَلِیٍّ عَلَیْہِمَا السَّلَامُ، فَلَمْ یُؤْذَنْ لِمَنْ فِی الْقِتَالِ فَرَسَمَ عِنْدَ قَبْرِہٖ

شُحْتُ غَيْرِ سَبْكُونَهُ الْيَوْمَ الْقِيَامَةِ ، وَرُئِيسُهُمْ مَلِكٌ
يُقَالُ لَهُ : مَنْصُورٌ فَلَا يَزُورُهُ زَائِرٌ إِلَّا اسْتَقْبَلُوهُ وَلَا يُوَدِّعُهُ
مَوْدِعٌ إِلَّا شَيْعُوهُ وَلَا يَمْرُضُ مَرِيضٌ إِلَّا عَادُوهُ وَلَا يَمُوتُ
مَيِّتٌ إِلَّا صَلَّوْا عَلَى جَنَازَتِهِ ، وَاسْتَغْفَرُوا لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ
وَكُلُّهُمُ لَامٌ فِي الْأَرْضِ يَنْتَظِرُونَ قِيَامَ الْقَائِمِ إِلَى وَقْتِ خُرُوجِهِ ۚ

(کامل الزیارة)

ترجمہ : آپ نے فرمایا : ”گو یا“ میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ نجف کو فہم میں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک زینب تن کیسے ہوئے ہیں اور اس کو خواب کے ایک لباس سے ڈھلپے ہوئے ایک ایسے سرمئی گھوڑے پر سوار ہیں جسکی پیشانی پر ایک سفیدی لکیر ہے ، آپ کو دیکھ کر سب لوگ یہ گمان کریں گے کہ یہ بھی ہمارے ہی اہل شہر میں سے ہیں۔ اتنے میں آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وہ علم مبارک لہرائیں گے جس کا چوب عرش کے چوبوں میں سے ایک ہے اسے دیکھ کر ہر مومن کا دل فولاد کی طرح مضبوط و قوی ہو جائے گا ، اور اس کو چالیس مردوں کی طاقت ہو جائے گی ، بلکہ جو مومن مرجح ہو گا وہ بھی اپنی قبر میں خوش ہو جائیگا وہ ایک دوسرے سے قبر میں ملاقات و زیارت کریں گے اور امام قائم علیہ السلام کے ظہور کی خوشخبری سنائیں گے ، اور مبارکباد دیں گے۔ پھر آپ پر تیرہ ہزار اور فرشتے نازل ہوں گے۔

میں نے عرض کیا : وہ سب کے سب فرشتے ہی ہوں گے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، وہ وہی فرشتے ہوں گے جو حضرت فوجؑ کے ساتھ سینے میں تھے حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ آگ میں ڈالے جانے کے وقت تھے ، حضرت موسیٰؑ کے ساتھ بنی اسرائیل کے لیے دریا کو شکاف دیتے وقت تھے ، حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ آسمان پر اٹھاتے جانے کے وقت تھے اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اور تین سو تیرہ وہ فرشتے ہوں گے جو جنگ بدر میں شریک تھے ، اور چار ہزار وہ فرشتے ہوں گے جو اس مقصد سے نازل ہوئے تھے کہ ہم حضرت امام حسین بن علیؑ علیہ السلام کے ساتھ آپ کے دشمنوں سے جنگ کریں گے ، مگر امام حسینؑ نے انھیں جنگ کی اجازت نہیں دی تھی ، اور اب وہ آپ کی قبر پر بال پریشان ، سروں پر خاک اڑاتے ہوئے

قیامت تک آنسو بہاتے رہیں گے جبکہ سردار کا نام منصور ہے اور جو شخص آپ کی نیابت کے لیے آتا ہے یہ سب اس کا استقبال کرتے ہیں اور جب وہ وہاں سے زیارت کر کے رخصت ہوتا ہے تو یہ کچھ دور تک اس کے ساتھ جاتے ہیں ، جب کوئی بیمار پڑتا ہے تو یہ اس کی عیادت کرتے ہیں ، جب کوئی مرتا ہے تو یہ اس کی نماز جنازہ پڑھتے اور بعد موت اس کے لیے دعائے مغفرت بھی کرتے ہیں ، اور یہ سب کے سب اسی سرزمین پر امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت کا انتظار کر رہے ہیں۔“

(کامل الزیارة)

غیبت نعمانی میں بھی عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے ، انھوں نے ابو جعفر ہمدانی سے انھوں نے موسیٰ بن سعدان سے ، انھوں نے عبد اللہ بن قاسم سے اور انھوں نے عمر بن ابان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

اور ابن عقدہ نے علی بن حسن سے ، انھوں نے حسن اور محمد ابنی علی بن یوسف سے ، انھوں نے سعدان بن مسلم سے ، اور انھوں نے ابن تغلب سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(غیبت نعمانی)

(۴۹)

امام قائم کی نصرت غیر مسلم بھی کریں گے

فضل نے علی بن حکم سے ، انھوں نے مشقی سے ، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے ، ”ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ :
قال : ”لَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ هَذَا الْأَمْرَ مِنْ الْأَخْلَاقِ لَهُ ، وَلَوْ قَدْ حَبَا
أَمْرًا لَقَدْ خَرَجَ مِنْهُ مَنْ هُوَ الْيَوْمَ مُقِيمٌ عَلَى عِبَادَةِ الْأَوْتَانِ
أَنْتَ نَفَرًا ؟“ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب الامرؑ کی نصرت ایسے لوگوں سے بھی کرے گا جن کا کوئی دین و مذہب نہ ہوگا ، اور جب صاحب الامرؑ ظہور کریں گے تو ایسے لوگ بھی جو اب تک بت پرستی کرتے تھے وہ بت پرستی ترک کر کے آپ کے ساتھ ہو جائیں گے۔“

(غیبت طوسی)

قبل از قیامت کوفہ میں مومنین کا اجتماع

(۵۰)

فضل نے حمزائی سے ، انھوں نے محمد بن نفیصل سے ، انھوں نے اجماع سے انھوں نے عبد اللہ بن ہذیل سے روایت کی ہے کہ جب تک تمام مومنین کوفہ میں جمع نہ ہو جائیں گے قیامت نہیں آئے گی۔“

(غیبت طوسی)

۵۱ مومنین کا کوفہ میں اجتماع

(خط) فضل نے ابنِ عمر اور ابنِ بزیع سے، انھوں نے منصور بن یونس سے، انھوں نے اسماعیل بن جابر سے، انھوں نے ابو خالد کابل سے، اور ابو خالد نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا دخل القائم الكوفة لم يبق مؤمن الا وهو بها اويجئ اليها وهو قول امير المؤمنين عليه السلام ويقول لاصحابه: "سيروا بنا الى هذه الطاغية فيسيرا اليه" (غنية طوسي) ترجمہ: "جب امام قائم علیہ السلام کوفہ میں نزول اجبال فرمائیں گے تو ہر مومن کوفہ میں یا تو پہلے سے ہوگا یا وہاں پہنچ جائے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے بموجب حضرت امام قائمؑ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے اس سرکش و طاغی (سفیانی) سے جنگ کے لیے ہمارے ساتھ چلو۔" (غنیہ طوسی)

۵۲ کوفہ کی آبادی میں توسیع

رواة کی ایک جماعت نے تلکبری نے علی بن حبشی سے، انھوں نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے احمد بن ابو نعیم سے، انھوں نے ابراہیم بن صالح سے، انھوں نے محمد بن غزال سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا: "انّا قاسمنا اذا قام اشرفت الارض بنور ربّنا واستغنى العباد من ضوء الشمس ويعمر الرجل في ملكة حتى يولد له الف ذكر، لا يولد فيهم انثى ويبنى في ظهر الكوفة مسجداً له الف باب ويتصل بيوت الكوفة بنهر كويلا وبالبحيرة حتى يخرج الرجل يوم الجمعة، على بغلة سفوار يربيد الجمعة فلا يبدركها" (غنية طوسي) ترجمہ: "ہمارے قائم جب ظہور کریں گے تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور بندگان خدا کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی، انہی مملکت میں ہر ایک شخص اتنی طویل عمر پائے گا کہ ایک ایک فرد سے ہزار ہزار لاکھ لاکھ فرزند پیدا ہوں گے، بیٹی پیدا نہ ہوگی۔ آپ مسجد کوفہ سے باہر ایک ایسی مسجد

تعمیر کریں گے جس کے ایہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کے مکانات نہر کابل سے متصل ہو جائیں گے اور آبادی اتنی وسیع ہو جائے گی کہ اگر کوئی شخص ہزار جمعہ اپنے بغلہ (دھچر) پر سوار ہو کر چلے تو اس کو نماز جمعہ نہیں ملے گی۔" (غنیہ طوسی)

۵۳ لوگوں پر زبردست رقت طاری ہوگی

ابو محمد محمدی نے محمد بن علی بن فضل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم بن مالک سے، انھوں نے ابراہیم بن بنان خثمی سے، انھوں نے احمد بن یحییٰ بن معمر سے، انھوں نے عمرو بن ثابت سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث نقل کی ہے جس میں آپ نے فرمایا:

قال: "يدخل الهدى الكوفة وبها ثلاث رايات قد اضطربت بينهما، فتصفوله فيدخل حتى يأتي المنبر ويخطب ولا يدرى الناس ما يقول من البكاء وهو قول رسول الله صلى الله عليه واله كافي بالحسني والحسين وقد قاداها فيسماها الى الحسين فيبايعونه فاذا كانت الجمعة الثانية، قال الناس: يا بن رسول الله الصلوة خلفك تضاوى الصلوة خلف رسول الله صلى الله عليه واله والمسجد لا يسعنا"

فيقول: "انا متادلكم فيخرج الى الغري فيخط مسجداً له الف باب يسع الناس عليه اصيل ويبيت فيحفر من خلف قبر الحسين عليه السلام اسم نهر يجري الى الغريين حتى ينبذ في النجف ويعمل على فوهته قناطير وارجاء في السبيل، وكافي بالبحوز وعلى رأسها مكتل فيه بر حتى تطحنه بكر بلاء"

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ میں داخل ہوں گے تو وہاں تین جگہ لہرا رہے ہوں گے، لوگ آپ کیلئے راستہ چھوڑ دیں گے اور آپ منبر پر جا کر خطبہ دیں گے اور لوگوں پر ایسی رقت طاری ہوگی کہ کسی کی کچھ مین نہ آئے گا کہ آپ کیا فرما رہے ہیں۔ پھر لوگ آپ کی بیعت کریں گے۔ جب دوسرا جمعہ آئے گا تو لوگ عرض کریں گے کہ: فرزند رسولؐ! آپ کے پیچھے نماز ادا کرنا ایسا ہی ہے گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھنا ہے، مگر یہ مسجد اتنے بڑے مجمع کیلئے ناکافی ہے

آپ فرمائیں گے: ”اچھا، تو میں تم لوگوں کے لیے ایک دوسری مسجد کا انتظام کرتا ہوں۔
یہ مسجد اگر آپ کو نہ سے باہر نکلیں گے اور ایک ایسی مسجد کی تعمیر کے لیے زمین پر
خطوط کھینچیں گے جس کے ایک ہزار باب ہوں گے جو اتنی وسیع ہوگی کہ
تمام جمع کے لیے کافی ہو جائے۔ پھر آپ آدمیوں کو بھیجیں گے کہ وہ قبر
امام حسین علیہ السلام کی پشت کی طرف سے ایک نہر کھودیں اور
نخعت و جیوہ کی طرف لیجائیں اور جہاں جہاں ضرورت ہو اسے پھیلنے
پر تعمیر کریں۔“

اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک بوڑھی عورت اپنے سر پر گہوڑوں سے
بھری ہوئی ٹوکری رکھے ہوئے آٹا پسوانے کے لیے کربلا جا رہی ہے۔“ (غیبہ طوسی)

اعلام النوری اور کتاب الارشاد میں بھی مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام
سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔

مسجد سہلہ امام قائم کی قیامگاہ ہوگی

فضل نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن ابواسود سے اور انھوں نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کے سامنے مسجد سہلہ کا ذکر ہوا تو آپ نے
فرمایا: ”اَمَّا اِنَّتَہِ مَنْزِلٌ صَاحِبِنَا اِذَا قَدَّمَ بِاَهْلِہِ“

”مسجد سہلہ تو ہمارے صاحب الامر کی منزل ہوگی جب وہ اپنے
اہل و عیال کو لے کر یہاں آئیں گے۔“ (غیبہ طوسی)

کتاب کافی میں محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے
عثمان سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

امام قائم کو سلام کرنے کا طریقہ

فضل نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر سے اور
جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
”جب تم میں سے کوئی ہمارے قائم سے ملاقات کرے تو ان الفاظ میں اُن کو سلام کرے:
”السَّلَامُ عَلَیْکُمْ يَا اَهْلَ بَیْتِ النَّبُوَّةِ، وَمُعَدِّنِ الْعِلْمِ وَمَوْضِعِ الرِّسَالَةِ“ (غیبہ طوسی)

اصحاب امام قائم کی آزمائش

(۵۶)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ سے، انھوں نے
ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: ”اِنَّ اصْحَابَ مُوسٰی ابْتَلَوْا بِسُہْرِ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ:

”اِنَّ اللّٰہَ مُبْتَلِیْکُمْ بِسُہْرِ“ (بقرہ آیت ۲۴۹)

”اِنَّ اصْحَابَ الْقَائِمِ یَبْتَلَوْنَ بِمِثْلِ ذٰلِکَ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمایا گیا
تھا۔ چنانچہ اللہ صاحب عزت و بزرگی کا ارشاد ہے:

”بیشک اللہ تعالیٰ تم کو ایک نہر کے ذریعے سے آزمائے گا!“ (بقرہ ۲۴۹)
اور یقیناً اصحاب امام قائم علیہ السلام بھی اسی طرح آزمائے جائیں گے۔“

(غیبہ طوسی)

علی بن حسین نے محمد بن عمار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے

انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، اور انھوں نے ابن ابی ہاشم سے اسی

کے مثل روایت بیان کی ہے۔ (غیبہ طوسی)

مسجد الحرام اور مسجد الرسول کی دوبارہ تعمیر

(۵۷)

فضل نے عبد الرحمن بن ابی ہاشم سے، انھوں نے ابن ابی حمزہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے
اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”الْقَائِمُ یَسْہِمُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتّٰی یَرُدَّہُ اِلٰی اَسَاسِہِ وَمَسْجِدَ
الرَّسُولِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِلٰی اَسَاسِہِ وَیَرُدُّ الْبَیْتَ اِلٰی مَوْضِعِہِ
وَاقَامَ عَلٰی اَسَاسِہِ وَقَطَعَ اَیْدِیَ بَنِی شَیْبَةَ السُّرَّاقِ وَ
عَلَّقَہَا عَلٰی الْکَعْبَةِ۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”امام قائم، مسجد الحرام اور مسجد رسول دونوں کو منہدم کر کے دوبارہ ان دونوں
کو ان کی اصل بنیادوں پر تعمیر کریں گے، اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کریں گے
اور اسے کعبہ پر لٹکائیں گے، کیونکہ کعبہ کے چور ہیں۔“

(غیبہ طوسی)

۵۸) وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ کی تفسیر

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے سفیان جریری سے، انھوں نے ابوصادق سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: "دولتنا آخر الدُّول ولن يبقى اهل بيت اسم دولة الا ملكوا قبلنا لئلا يقولوا اذا رأوا سيوتنا: اذا ملكنا سرنا مثل سيرة هؤلاء وهو قول الله عز وجل:

الآية: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ اعراف ۱۲۸) ترجمہ: (اور عاقبت تو پر ہیزگاروں کے لیے ہے)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: ہمارا عہد حکومت تو سب کے بعد ہی آئے گا، ہم قبل ہر خاندان اور قبیلے کو حکومت کرنے کا موقع دیا جا چکے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہمیں حکومت کرنے کا موقع ملا ہوتا تو ہم بھی ایسا ہی طریقہ اختیار کرتے۔ چنانچہ اللہ عزوجل کا ارشاد ہے "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (سورہ قصص آیت ۷۷)

۵۹) نیا نظام حکومت

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم اور حسن بن علی سے، انھوں نے ابو خدیج سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: "اذا قام القائم جاء بأمر غير الحق كان" ترجمہ: "جب امام قائم ظہور کریں گے تو وہ ایسا نظام حکومت لائیں گے جو اس کے قبل نہ ہوگا"

۶۰) حدیث امیر المومنین کا ایک جزو

فضل نے علی بن حکم سے، انھوں نے ربیع بن محمد مسلمی سے، انھوں نے سعد بن طریف سے، انھوں نے اصبع بن نباتہ سے، اور انھوں نے امیر المومنین سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: "حتى انتهي الى مسجد الكوفة وكان مبيناً بخزف ودنان وطين

فقال: "ويل لمن هدمك وويل لمن سفل هدمك وويل لبانيك بالطبخ، المغيرة قبله نوح، طوبى لمن شهد هدمك مع قائم اهل بيتي اولئك خيار الامة مع ابرار المعترة" (غنیۃ طوسی)

آپ نے ایک طویل حدیث میں فرمایا: "جب امام قائم مسجد کو ذہب و نچیں گے جسکی چہار دیواری اُتوتی پختہ اینٹوں اور گارے سے بنی ہوگی تو اسے دیکھ کر فرمائیں گے: ویل ہو اگے لیے جس نے تجھے منہدم کیا، ویل ہو اُس کے لیے جس نے تیرے انہدام میں آسانی فرمائی، اور ویل ہو اُس کے لیے جس نے تجھے پختہ اینٹوں سے بنایا، اور حضرت نوحؑ کے قبل کو بدلا، اور خوش نصیب وہ لوگ ہونگے جو میرے اہل بیت کے امام قائم کے ساتھ انہدام کا مشاہدہ کریں گے وہی لوگ بہترین امت ہیں جو عترت ابرار کے ساتھ ہوں گے۔" (غنیۃ طوسی)

۶۱) مسجد کوفہ کی از سر نو تعمیر

فضل نے عبدالرحمان بن ابوباشم سے، انھوں نے علی بن ابی حمزہ، انھوں نے ابو بھر سے روایت کی ہے اور ابو بھر کی ایک طویل حدیث کو یہاں مختصراً بیان کرتے ہیں کہ:

قال: "اذا قام القائم دخل الكوفة وامر بهدم المساجد الاربعة حتى يبلغ اساسها ويصيرها عريشاً كعريش موسى ويكون المساجد كلها جثاء لا شرف لها كما كان على عهد رسول الله صلى الله عليه وآله ويوسع الطريق الاعظم فيصير ستين ذراعاً ويهدم كل مسجد على الطريق، ويسد كل كوة الى الطريق وكل جناح وكنيف وميزاب الى الطريق ويأمر الله الفلك في زمانه فيبطل في دوره حتى يكون يوم ف أيامه عشرة أيام والشهر عشرة (الشهر والسنة عشرة سنين من سنينكم)

ثم لا يلبث الا قليلاً حتى يخرج عليه مائة الف من اهل الموالي برميته السكرة عشرة الاف شعارهم: يا عثمان يا عثمان! فيدعوا رجلاً من الموالي فيقلده سيفه

فیخرج الیہم فیقتلہم حتی لا یبقی منهم احد ثم یتوجہ
الی کابل شاہ وہی مدینۃ لم یفتحہا احد قط غیرہ
فیفتحہا ثم یتوجہ الی الکوفۃ ، فینزلہا ویکون دارہ
و یمہج سبعین قبیلۃ من قبائل العرب -
و فی خبر آخر آتہ یفتح قسطنطینیۃ والرومیۃ وبلاد
و بلاد الصین -

ترجمہ : " جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا اور وہ کوفہ میں نزولِ اجلال فرمائیں گے تو چاروں مسجدوں کو دنیا و تک منہدم کر دینے کا حکم دیں گے اور حضرت موسیٰؑ کے عریضہ کی طرح اس پر عریضہ مساجد بنادیں گے۔ کیونکہ مسجدوں کی ایسی تعمیر میں کوئی شرف نہیں، عہدِ رسولؐ میں جیسی مسجدیں تھیں ویسی ہی بنائیں گے اور شاہراہوں کو اتنا چوراہا کشادہ کریں گے کہ ان کا عرض شاٹھ ہاتھ ہو جائے، راستے میں جو مسجدیں پڑیں گی ان کو منہدم کر دیں گے، راستے کی طرف کھلا ہوا ہر روشن دان، چھتے، پرنا لے اور بیت الخلاء کو منہ کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ ان کے درجہ حکومت میں اپنی گردش کو کم کرے، چنانچہ اس وقت کا ایک دن تھارہ دن، ایک ہفتہ دس ہفتوں اور ایک سال تھارے دس سال کے برابر ہوں گے۔
تھوڑے ہی دنوں بعد ان پر دس ہزار مار تین رسید و سکرہ سے خروج کریں گے اور ان کا نعرہ یا عثمانؓ ! یا عثمانؓ ہوگا۔ تو آپ اپنے موالیوں میں سے ایک کو بلا کر اس کی کمر میں اپنی تلوار حائل کر دیں گے وہ اکیس لاکھ ان سب کو قتل کر دے گا، ان میں سے کوئی ایک فرد بھی نہ بچے گا پھر آپ کابل شاہ کا رخ کریں گے، یہ وہ شہر ہے جسے آج تک کسی نے فتح نہیں کیا۔ بس آپ ہی اس کو فتح کریں گے، اس کے بعد آپ کوفہ واپس تشریف لائیں گے اور وہاں منزل فرمائیں گے اور عرب کے شتر قبیلوں کو تریخ کریں گے۔
(غیبۃ طوسی)

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ قسطنطینیۃ اور روم اور چین کے شہروں کو بھی فتح کریں گے۔

(۶۲) اہل عرب کیلئے بدترین دور ۶

فضل نے علی بن اسباط سے، انھوں نے اپنے والد اسباط بن سالم سے، انھوں نے موسیٰ ابار سے، اور موسیٰ ابار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
اِنَّهُ قَالَ: " اتق العرب فان لهم خبر سوء اما انہ لم یخرج مع القائم منهم واحد "

آپ نے فرمایا " اہل عرب کو ڈرنا چاہیے کیونکہ ان کے لیے وہ بہت بُرا زمانہ آنے والا ہے اس لیے کہ امام قائمؑ کے ساتھ ان میں سے کوئی فرد واحد بھی خروج نہ کرے گا۔"
(غیبۃ طوسی)

(۶۳) امام قائمؑ کے اصحاب جوان ہونگے

فضل نے عبد الرحمن بن ابوشامہ سے، انھوں نے عمرو بن ابو مقدام سے، انھوں نے عمران بن ظبیان سے، انھوں نے حکیم بن سعد سے، اور انھوں نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: " اصحاب المہدی شباب لا کسول فیہم الا مثل کسول العین و الملح فی الزاد و اقل الزاد الملح "

آپ نے ارشاد فرمایا: " امام مہدی کے اصحاب سب جوان ہوں گے، ان میں بڑھا کوئی نہ ہوگا مگر بہت ہی کم جیسے آنکھ میں سرمہ یا جیسے کھانے میں نمک اور ظاہر ہے کہ کھانے میں سب سے کم چیز تو نمک ہی ہوتا ہے۔"
(غیبۃ طوسی)

* غیبۃ نعمانی میں علی بن حسین سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبد الرحمن بن ابوشامہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبۃ نعمانی ص ۱۷۱، غیبۃ شیخ ص ۲۹)

(۶۴) بیعت امام درمیان رکن و مقام

فضل نے احمد بن عمر بن مسلم سے، انھوں نے حسن بن عقیقہ سے، انھوں نے ابو اسحاق البناؤ سے، انھوں نے جابر بن جعفر سے روایت کی ہے، اور جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت امام قائم علیہ السلام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قال: "يباح القائم بين الركن والمقام ثلاثمائة ونيّف
عدّة اهل بدر، فيهم النّجباء من اهل مصر و
الابّاد من اهل الشام والاختيار من اهل العراق
فيقيم ماشاء الله ان يقيم."

آپ نے فرمایا: "حضرت امام قائم علیہ السلام کی بیعت رکن و مقام کے درمیان اصحاب
کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ آدمی کریں گے جنہیں کچھ شرفائے اہل مفر
کچھ ابدال اہل شام اور اہل عراق کے نیک لوگ ہوں گے اور جب اللہ
چاہے گا وہاں سے خروج کریں گے۔" (غنیۃ طوسی)

۶۵ "يَا تَبَكُّمُ اللَّهُ... کی تفسیر

فضل نے محمد بن علی سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے
اور ابو بصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: "كان امير المؤمنين يقول: لا يزال الناس ينقصون حتى لا
يقال: الله: فاذا كانت ذلّت ضرب يعسوب الدين بذبذب
فبيعت الله قوماً من اطرافها ويجيئون قزعا كقزع الخرب
والله اقل لا عرفهم واعرف اسماءهم وقبائلهم واسم
اميرهم، وهم قوم يحلمهم الله يمت شاء من القبيلة الجل
والرجلين حتى يبلغ تسعة - فيتوافون من الافاق ثلاثمائة
وشلثة عشر رجلاً عدّة اهل بدر وهو قول الله تعالى:
(الآية:) "وَاَيْنَمَا تَكُوْنُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا اِنَّ اللَّهَ
عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ آیت ۱۲۸)
حتى اَنَّ الرَّجُلَ لِيَحْتَبِيَ فَلَا يَحِلُّ حَبْوَتُهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ اللَّهُ
ذَلِكَ" (غنیۃ طوسی)

آپ نے فرمایا "حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ گھٹتے گھٹتے
اتنے ہو جائیں گے کہ اللہ کا نام تک لینے والا کوئی نہ رہے گا تو اس وقت
دین کا سردار اٹھ کھڑا ہوگا اور اللہ تعالیٰ اطراف و جوانب سے ایک گروہ
کو بھیجے گا جو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح اگر جمع ہو جائیگی

اور خدا کی قسم میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ان کے نام کیا ہیں، وہ کس قبیلے سے
ہوں گے، ان کے سردار کا کیا نام ہوگا اور اللہ جس طرح چاہے گا انھیں
اٹھائے گا، کسی قبیلے سے ایک، کسی سے دو، کسی سے تین، کسی سے چار کسی
سے پانچ کسی سے چھ، کسی سے سات، کسی سے آٹھ اور کسی سے نو۔ اس طرح
وہ اہل بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ جمع ہو جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ
ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت: "جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔ بیشک
اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔" (سورہ بقرہ ۱۳۸)

۶۶ ہم سے جنگ کرنے والا دجال کا ساتھی

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے کرام سے روایت کی ہے کہ حضرت
علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:
قال: "من قاتلنا في آخر الزمان فكأشدا قاتلنا مع الدجال"
قال ابو القاسم طائي: سألتُ عليَّ بن موسى الرضا عليه السلام عن قاتلنا
في آخر الزمان ؟
قال: "من قاتل صاحب عيسى بن مريم وهو المهدي عليه السلام -"
ترجمہ "جو شخص آخری زمانے میں ہم سے جنگ کرے گا، وہ گویا دجال کے ساتھ
ہو کر ہمارے ساتھ جنگ کرے گا۔"
ابو القاسم طائی نے کہا کہ میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے دریافت کیا
کہ آخر زمانہ میں آپ حضرات میں سے کس سے جنگ کرے گا ؟
آپ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھی یعنی امام مہدی علیہ السلام سے جنگ کرے گا۔"
(صیغۃ الرضا)

۶۷ زاد سفر کے بڑے حجروں کے ساتھ ہوگا

ابو سعید خراسانی نے حضرت امام جعفر صادق، بن امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور
آپ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ:
"اذا قام القائم بمكة و اراد ان يتوجه الى الكوفة نادى مناديه"

”أَلَا لَا يَحْمِلُ أَحَدٌ مِنْكُمْ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَيَحْمِلُ حِجْرَ مَوْنِي
الَّذِي انْبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَى عَشْرَةَ عَيْنًا فَلَا يَنْزِلُ مِنْزِلًا
إِلَّا نَصِبَهُ ، فَاِنْ بَجَسَتْ مِنْهُ الْعَيْنُ فَمَنْ كَانَ جَانِبًا شَبِيعَ
وَمَنْ كَانَ ظَهْرًا رَدَى فَيَكُونُ زَادَهُمْ حَتَّى يَنْزِلُوا النَّجَفَ مِنْ
ظَاهِرِ الْكَوْفَةِ ، فَاِذَا نَزَلُوا ظَاهِرَهَا انْبَعَثَ مِنْهُ الْمَاءُ وَاللَّبَنُ
دَائِمًا ، فَمَنْ كَانَ جَانِبًا شَبِيعَ وَمَنْ كَانَ عَطَشًا نَأَى رَدَى .“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: امام قائمؑ مکہ میں ظہور فرمائیں گے اور وہاں سے کوفہ جانے کا
ارادہ کریں گے تو آپ کا ایک منادی نداء دے گا: ”آگاہ ہو جاؤ، جو شخص ہمارے
ساتھ چلنے کا ارادہ رکھتا ہے وہ اپنے ہمراہ کوئی کھانے یا پینے کی چیز نہ لے جائے“
اور آپ اپنے ساتھ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ حجر (پتھر) رکھ لیں گے جس سے بارہ
چشمے پھوٹ نکلتے تھے، اور جب کسی منزل پر قیام کریں گے تو اُسے ایک جگہ نصب
کردیں گے پھر اس سے مختلف چشمے پھوٹ نکلیں گے، جو بھوکا ہوگا وہ اس سے شکم سیر
ہوگا جو پیاسا ہوگا اس سے اُس کی پیاس بجھے گی اور یہی اُن لوگوں کے لیے زاد سفر
ہوگا، یہاں تک کہ آپ اُن سب کو لیکر نجف کو نہ کے باہر منزل فرمائیں، اور وہاں بھی
اُس سے مسلسل پانی اور دودھ جاری رہے گا جس سے بھوکے شکم سیر ہوں گے اور
پیاسے اپنی تشنگی بجھائیں گے۔“ (الخروج والبراء)

بیچار شفا پائیں گے (۶۸)

محمد بن عبدالحمد سے روایت ہے، اُنھوں نے ابو جہیل سے، اُنھوں نے ابوبکر حفصی سے
اور اُنھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: ”مَنْ ادْرَكَ قَامَ اَهْلَ بَيْتِي مَنْ ذِي عَاهَةِ بَرٍّ اَوْ مِنْ ذِي
ضَعْفٍ قَوِي“

آپ نے فرمایا: ”جو شخص ہم اہلیت کے قائم سے ملاقات کرے گا، اگر بیمار ہوگا تو شفا یاب ہوگا
اور جو کمزور و ناتوان ہوگا وہ قوی و طاقت ور ہو جائے گا۔“ (الخروج والبراء)

اصحاب قائم کیسے ہوں گے؟ (۶۹)

ابوبکر حفصی نے عبداللہ بن اعین سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کی مجلس سے اٹھا تو اپنے ہاتھ کا سہارا لیکر اٹھا اور اپنی کمزوری و ناتوانی پر
رو پڑا، پھر عرض کیا: (فرزند رسول!) مجھے تو متنا ہے کہ صاحب الامرؑ کا دور آجائے تو میں طاقتور اور
قوی ہو جاؤں۔

فقال: ”أَمَّا تَرْضَوْنَ أَنَّ اَعْدَاءَكُمْ يَقْتُلُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَأَنْتُمْ آمِنُونَ
فِي بَيْوتِكُمْ إِنَّهُ لَوْ كَانَ ذَلِكَ أُعْطِيَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ قُوَّةَ اَرْبَعِينَ
رَجُلًا ، وَجَعَلَ قُلُوبَكُمْ كَزُبُرِ الْحَدِيدِ ، لَوْ قُذِفْتُمْ بِهَا الْجِبَالُ
فَلَقَتَهَا وَأَنْتُمْ قَوَّامُ الْأَرْضِ وَخَيْرُ أَهْلِهَا .“

آپ نے فرمایا: ”کیا تم لوگ اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارے دشمن خود ہی آپس میں ایک دوسرے
کو قتل کریں اور تم لوگ امن و سکون سے اپنے گھروں میں بیٹھے رہو، اور اگر جنگ
کا موقع آیا بھی تو تم میں سے ہر شخص کو چالیس مردوں کی طاقت عطا کر دی جائے گی
اور تمہارے دل فولاد کے مانند ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اگر تم ارادہ کرو تو پہاڑ
کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دو۔ تم ہی لوگ تو زمین کا انتظام چلاؤ گے اور اس کے خزانہ دار
بنو گے۔“ (الخروج والبراء)

کافی میں محمد بن یحییٰ نے ابن عسلی سے، اُنھوں نے ابوازی سے، اُنھوں نے
فضالہ سے، اُنھوں نے ابن عمیر سے، اُنھوں نے حفصی سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

ہمارے شیعوں کے اوصاف (۷۰)

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، اُنھوں نے عمرو بن شمر سے، اُنھوں نے جابر سے، جابر نے
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا:

قال: ”إِنَّ اللَّهَ نَزَعَ الْخَوْفَ مِنْ قُلُوبِ شِيعَتِنَا وَاسْكَنَهُ قُلُوبَ
اَعْدَائِنَا فَوَاحِدُهُمْ امْضَى مِنْ سَنَانٍ وَأَجْرِي مِنْ بَيْتٍ يَطْعَنُ
عَدُوَّهُ بِرُمَحِهِ وَيَضْرِبُهُ بِسَيْفِهِ وَيَدُوسُهُ بِقَدَمِهِ .“

آپ نے فرمایا: ”(ظہور قائمؑ کے بعد) اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں سے خوف نکال دیا
اور ہمارے دشمنوں کے دلوں میں خوف جاگزیں کر دیا۔ ہمارے ان شیعوں میں
ہر ایک نیزے سے زیادہ تیز اور شیر سے زیادہ جرات مند ہوگا، اپنے دشمنوں پر
نیزے سے وار کرے گا، اپنی تلوار سے اس کے ٹکڑے کرے گا اور اپنے پاؤں کے نیچے اُسے
مسل دے گا۔“ (الخروج والبراء)

امام قائم کی سیاحتی

(۷۱)

محمد بن عیسیٰ نے صفوان سے، انھوں نے مشتقی سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "اذا قام قائمنا وضع يده على رؤس العباد فجميع به عقولهم واكمل به اخلاقهم"

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو جس شخص کے سر پر، اگر لوگوں کے سروں پر (ہاتھ پھیر دیں یا ہاتھ رکھ دیں گے تو ان کی عقلیں درست اور اخلاق کامل ہو جائیں گے۔" (الخروج والبراج)

شیعوں کی قوت سماعت و بصارت

(۷۲)

ایوب بن نوح نے عباس بن عامر سے، انھوں نے ربیع بن محمد سے، انھوں نے ابو ربیع شامی سے روایت کی ہے، اور ابو ربیع شامی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "ان قائمنا اذا قام مد الله لشيعةنا في اسماعهم وابصارهم حتى (لا) يكون بينهم وبين القائم برید يكلمهم فيسمعون وتنظرون اليه وهو في مكانه"

آپ فرماتے تھے کہ "جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کی قوت سماعت اور قوت بصارت میں اتنا اضافہ کر دے گا کہ ان لوگوں اور امام قائم کے درمیان قاصد کی ضرورت نہ رہے گی، امام اپنے مقام پر بیٹھے بیٹھے جو کچھ فرمائیں گے وہ یہ لوگ سنیں گے اور جب نظر اٹھائیں گے تو اپنے امام کی زیارت کریں گے۔" (الخروج والبراج)

* کتاب کافی میں ابو علی اشعری نے حسن بن علی کوئی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

پورا علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے جنہیں...

(۷۳)

موسیٰ بن عمر نے ابن محبوب سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے ابان سے،

ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "العلم سبعة وعشرون حرفاً فجميع ما جاءت به الرسل حروفاً فلم يعرف الناس حتى اليوم غير الحرفين فاذا قام قائمنا اخرج الخمسة والعشرين حرفاً فبثها في الناس وضم اليهما الحرفين حتى يثبتها سبعة وعشرون حرفاً"

ترجمہ: "علم ستائیس حروف پر مشتمل ہے، تمام انبیاء و رسل جو کچھ لائے وہ صرف دو حروف ہی اور تمام لوگ دو حروف سے زیادہ کچھ نہیں جانتے۔ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو باقی پچیس حروف کو ظاہر کریں گے اور اسے دو حروف میں ملا دیں گے اور پورے ستائیس حروف کے علم کو پھیلائیں گے۔" (الخروج والبراج)

امام قائم کے فیصلے

(۷۴)

سعد بن یقطنی سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے ابو علی خراسانی سے، اور انھوں نے ابان بن تغلب سے، ابان نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"كأني بباطر ابيض فوق الحجر فيخرج من تحته رجل يحكم بين الناس بحكم آل داود وسليمان لا يبتغي بئنة"

"گو یا میں ایک سفید طاہر کو دیکھ رہا ہوں جو حجر اسود پر بیٹھا ہوا ہے اور اس کے نیچے سے ایک شخص ظاہر ہوا ہے جو لوگوں کا فیصلہ بالکل آل داود و سلیمان کے مانند کر رہا ہے اور کسی سے ثبوت نہیں طلب کر رہا ہے۔" (الخروج والبراج)

امام قائم کے لشکر کی روانگی

(۷۵)

حمال نے ثعلبہ سے، انھوں نے ابو بکر حفصی سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: "كأني بالقائم علي السلام علي نجف الكوفة وقد سار اليها من مكة في خمسة آلاف من الملائكة جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله والمؤمنون بين يديه"

ترجمہ: "گو یا میں قائم علیہ السلام کو علی نجف الکوفہ کے لیے روانہ کرتا ہوں اور ان کے ساتھ پانچ سو ہزار فرشتے ہیں۔ جبریل ان کے دائیں اور میکائیل ان کے بائیں اور مسلمان ان کے سامنے ہیں۔" (الارشاد)

آپؐ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کتب سے نجات کو تشریف لاتے ہیں اور آپ کے جلو میں پانچ ہزار سال تک ہیں حضرت جبریل آپ کے دہانے جانب اور حضرت میکائیل بائیں جانب ہیں اور مومنین آگے آگے ہیں اور وہ حضرت اپنے لشکر مختلف ممالک کی طرف روانہ کر رہے ہیں۔“ (الارشاد)

بیرون کوفہ ایک مسجد کی تعمیر

جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے

(۷۶)

مفصل سے روایت ہے کہ میں نے خود

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:
يقول: ”اذا قام قائم آل محمد بنى في ظهركوفة مسجدًا له
الف باب واتصلت بيوت الكوفة بنهر كوسب
آپ فرما رہے تھے کہ جب امام قائم آل محمدؑ ظہور کریں گے تو آپ بیرون کوفہ ایک ایسی
مسجد تعمیر کریں گے جس میں ایک ہزار دروازے ہوں گے اور کوفہ کی عارتیں
اور کربلا کی نہر متصل ہو جائیں گی۔“ (الارشاد)

آپ کے دور حکومت میں کوئی حاجتمند نہ ہوگا

(۷۷)

عبد الکریم غنشی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
دریافت کیا کہ حضرت امام قائم علیہ السلام کتنے عرصے تک حکومت کریں گے؟
فقال: سبع سنين، يطول الايام والليالي حتى تكون السنة
من سنين مقداره عشر سنين من سنينكم فيكون (سنو)
ملكه سبعين سنة من سنينكم هذه -
واذا آن قيا مه مطر الناس جباوى الاخرة وعشوة ايام
من رجب، مطرا لم تر الخلائق مثله فينبت الله به
لحوم المؤمنين وابدانهم في قبورهم وكأقي النظر اليهم
مقبلين من قبل جهيننه ينفضون شعورهم من التراب
وروى المفضل بن عمر قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول:
”ان القائم اذا قام اشرفت الارض بنور ربها واستغنى العباد

عن ضوء الشمس، وذابت الظلمة ويعمر الرجل
في ملكه حتى يولد له الف ذكر لا يولد فيهم انثى و
وتنظر الارض كنوزها حتى تراها الناس على وجوهها و
يطلب الرجل منكم من يصله بماله ويأخذ من زكاة
لا يوجد احد يقبل منه ذلك استغنى الناس بما
رزقهم الله من فضله -“

ترجمہ: آپؑ نے فرمایا: ”سات سال (حکومت کریں گے) مگر اُس زمانے میں دن و رات اس قدر
طویل کر دیے جائیں گے کہ اُس وقت کا ایک سال تمہارے آجکل کے دس سال
کے برابر ہوگا اور اس طرح آپ کے سات سال کی حکومت تمہارے آجکل کے
سات سال کے برابر ہوگی۔“

اور جب قیامت کے آنے کا وقت قریب ہوگا تو جمادی الآخر سے لیکر رجب
رجب تک ایسی بارش ہوگی کہ لوگوں نے ایسی بارش کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ اُس
بارش میں مومنین کے (مردہ) ابدان اور گوشت کو ان کی قبور میں اللہ تعالیٰ
پیدا کر دے گا۔ اور میں دیکھ رہا ہوں گویا مومنین اپنی قبروں سے مٹی جھاڑتے
ہوئے سر نکال رہے ہیں۔“

نیز مفصل بن عمر نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ
کو فرماتے ہوئے سنا: آپ نے فرمایا:

”جب بلا شہ ہمارا قائم ظہور کرے گا تو زمین اپنے پروردگار کے نور سے
ضیا پائے اور جگہ گامٹھے گی اور لوگوں کو آفتاب کی روشنی کی ضرورت نہ رہے گی
لوگ اس سے مستغنی ہو جائیں گے، دنیا سے تاریکی دور ہو جائے گی آپ کی حکومت
میں ایک ایک شخص کی عمر اتنی طویل ہوگی کہ اُس سے ایک ایک ہزار روپے
پیدا ہوں گے اور لوگ کوئی پیدا نہ ہوگی۔ زمین اپنے خزانے اگل دے گی، اور
لوگ ان خزانوں کو روئے زمین پر مشاہدہ کریں گے۔ اور لوگ تلاش کریں گے
کہ کوئی ایسا نادار شخص مل جائے جس کے ساتھ مالی سلوک کیا جائے، کوئی زکوٰۃ
کی رقم لینے والا شخص نہ ملے گا، سب غنی ہوں گے اور اللہ نے جو رزق انکو
عطا فرمایا ہے وہ اس کی وجہ سے کسی قسم کے مال یا امداد کے حاجتمند نہ
ہوں گے۔“ (الارشاد)

۷۸

جبریل سب پہلے بیعت امام کریں گے

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: إِذَا أَدَّيْنُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِلْقَائِمِ فِي الْخُرُوجِ، صَعْدَ الْمَنِيرِ وَدَعَا النَّاسَ إِلَى نَفْسِهِ وَنَاشَدَهُمْ بِاللَّهِ وَدَعَاهُمْ إِلَى حَقِّهِ وَانْ يَسِيرُوا فِيهِمْ بِسِيرَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَعْمَلُوا بِعَمَلِهِ، فَيَبْعَثُ اللَّهُ جَلَّ جَلَالُهُ جَبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَهُ فَيَنْزِلُ عَلَى الْحَطِيمِ ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَلَيْسَ شَيْءٌ تَدْعُو؟ فَيُخْبِرُهُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ جَبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَبَايِعُكَ ابْطِيدُكَ، فَيَسْحُ عَلَى يَدِهِ، وَقَدْ وَافَاهُ ثَلَاثُمِائَةِ وَبِضْعَةُ عَشْرٍ رَجُلًا فَيَبَايِعُونَهُ وَيَقِيمُ بِمَكَّةَ حَتَّى يَتِمَّ أَصْحَابَهُ عَشْرَةَ آلَافٍ انْفَضَّ ثُمَّ يَسِيرُ مِنْهَا إِلَى الْمَدِينَةِ (الارشاد)

آپ نے فرمایا: ”جب اللہ عزت و جلالت والا امام قائم علیہ السلام کو اذنِ ظہور فرمائیگا تو آپ منبر پر تشریف لے جائیں گے اور لوگوں کو اپنی طرف دعوت دیں گے اور اللہ کا واسطہ دیکر لوگوں کو اپنے حق کی طرف بلائیں گے اور انھیں بتائیں گے کہ ہم تم لوگوں کے ساتھ وہ سیرت اختیار کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت تھی اور وہی عمل کریں گے جو رسول اللہ کا عمل تھا۔

پھر اللہ جلالت و بزرگی والا جبریل کو بھیجے گا وہ اگر حطیم پر نازل ہونگے اور امام قائم سے کہیں گے کہ آپ، لوگوں کو کس چیز کی طرف بلا رہے ہیں؟ اور حضرت قائم، انھیں بتائیں گے تو وہ کہیں گے کہ سب سے پہلے میں آپ کی بیعت کرتا ہوں اپنا ہاتھ بڑھائیں۔ وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو وہ ان کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ مسح کریں گے اُس وقت تین سوتیرہ آدمی بڑھیں گے اور آپ کی بیعت کریں گے اور جب تک آپ بے بیعت کرنے والے دس ہزار نہ ہو جائیں گے آپ مکہ میں قیام کریں گے اس کے بعد آپ وہاں سے مدینہ روانہ ہوں گے۔

۷۹

اہل قریش کا قتل

عبد اللہ بن مغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ مِنْ قُرَيْشٍ فَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ أَقَامَ خَمْسَمِائَةَ (فَضْرِبَ اَعْنَاقَهُمْ، ثُمَّ خَمْسَمِائَةَ) أُخْرَى حَتَّى يَفْعَلَ ذَلِكَ سِتِّ مَرَّاتٍ“ قلتُ: وَيَبْلُغُ عَدَدُهُمْ هَذَا؟

قال: نعم منهم ومن مواليتهم (الارشاد)

”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو قریش کے پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردن مار دیں گے، پھر ان میں سے پانچ سو کھڑا کریں گے اور ان کی گردنیں بھی مار دیں گے اور اسی طرح چھ مرتبہ پانچ پانچ سو آدمیوں کو کھڑا کر کے ان کی گردنیں مار دیں گے۔

میں نے عرض کیا، اُس وقت اتنی تعداد میں قریشی موجود ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہ ہوں گے اور ان کے موالی بھی ہوں گے۔ (الارشاد)

بنی شیبہ کے ہاتھ کاٹے جائیں گے

ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”اِذَا قَامَ الْقَائِمُ هَدَمَ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ حَتَّى يَبْرُؤَهُ إِلَى اسَاسِهِ وَحَوَّلَ الْمَقَامَ إِلَى الْمَوْضِعِ الَّذِي كَانَ فِيهِ وَقَطَعَ اَيْدِي بَنِي شَيْبَةَ وَعَلَقَ بِهَا عَلَى بَابِ الْكُحْبَةِ وَكُتِبَ عَلَيْهِمَا هَوْلَاءُ سَرَّاقِ الْكُحْبَةِ“

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو مسجد الحرام کو منہدم کر کے اس کو اصل بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور مقام (ابراہیم) کو موجودہ جگہ سے اٹھا کر اس جگہ رکھیں گے جو واقعاً اس کی جگہ تھی اور بنی شیبہ کے ہاتھ قلم کر کے خانہ کعبہ کے دروازے پر لٹکادیں گے اور اس پر ایک یہ کتبہ آویزاں کریں گے کہ ”یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے“

فرقہ بترتہ زیدیہ اور منافقوں کا قتل

(۸۱)

ابو الجارود نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ ہے:

قال: "اذا قام القائم عليه السلام سار الى الكوفة، فيخرج منها بضعة عشر آتات أنفس يدعون البُترتية عليهم السلاح فيقولون له: "ارجع من حيث جئت فلاحاجة لنا في بني فاطمة فيضع فيهم السيف حتى يأتي على آخرهم ثم يدخل الكوفة فيقتل بها كل منافق مزاب ويسدم قصورها و يقتل مقاتليها حتى يرضى الله عز وجل" (الترغاب)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو کوفہ کی جانب تشریف لے جائیں گے تو کوفہ سے بترتہ زیدیہ فرقے کے دس ہزار سے زیادہ مسلح افراد نکلیں گے اور آپ سے کہیں گے کہ: تم جہاں سے آتے ہو وہیں واپس جاؤ ہیں بنی فاطمہ کی ضرورت نہیں۔" چنانچہ آپ ان سب کو تبریع کر دیں گے ان میں سے کوئی بھی نہ بچے گا۔ اس کے بعد داخل کوفہ ہو کر تمام منافقوں کو قتل کریں گے ان کے قصور و محلات کو مسمار و منہدم کریں گے یہاں تک کہ اللہ عزت و بلندی والا راضی ہو جائے گا۔" (ارشاد)

جدید احکامات جاری ہونگے

(۸۲)

ابو خدیجہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائم عليه السلام جابا مرجديدا كما دعى رسول الله"

في سبب الاسلام الى امر جديد

فرمایا آپ نے: "جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابتدائے اسلام میں جدید احکامات جاری کیے تھے، آپ بھی اسی طرح جدید احکامات جاری کریں گے۔" (ارشاد)

لے بترتہ فرقہ کا تعلق مغیرہ بن سعد سے ہوگا جسکو ابتر کے نام سے پکارا جاتا ہے، یہ فرقہ زیدیہ کا ایک گروہ ہوگا

عدل و اسلام کا بول بالا ہوگا

(۸۳)

علی بن عقیقہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے:

قال ابيه: "اذا قام القائم عليه السلام حكم بالعدل وارتفع في أيامه الجور و أمنت به السبل و أخرجت الأرض بركاتهما و ردت كل حق الى أهله و لم يبق أهل دين حتى يظهر الاسلام و يعتزفوا بالايمان . أما سمعت الله سبحانه يقول:

(آیہ) "وَلَهُ اسْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَرَعًا

ترجمہ: "وہ اس کے والد نے کہا: "جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو عدل کی حکمرانی ہوگی اور ان کے دور میں ظلم و جور ختم ہو جائے گا۔ راستے پر امن و امان ہوں گے، زمین اپنی تمام تر برکتیں اور خزانے اُگل دے گی، ہر حق دار کو اس کا حق واپس دلایا جائے گا اور تمام ادیان کے لوگ اسلام قبول کر لیں گے اور ایمان کا اعتراف کریں گے۔

سماوات نے اللہ سبحانہ کا یہ قول نہیں سنا ہے:

(ترجمہ آیت) "اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہیں (انھوں نے) خوشی سے یا جبراً اُسی (اللہ) کے سامنے سر تسلیم خم کیے ہیں اور وہ اُسی کی طرف لوٹ کر جائیں گے۔" (ترجمہ آل عمران آیت ۸۳)

ثم قال: "وحكم بين الناس بحكم داود وحكم محمد صلى الله عليه وآله وسلم فحينئذ تظهر الارض كنوزها وتبدي بركاتها ولا يجد الرجل منكم يومئذ موضعاً لصدقة ولا لبرّة لشول الغني جميع المؤمنين۔"

ثم قال: "ان دولتنا آخر الدّول ولم يبق اهل بيت لسم دولة الا ملكوا قبلنا سلا يقولوا اذا راو سيراتنا اذا ملكنا سونا بمثل سيرة هؤلاء وهو قول الله تعالى:

(قصص: ۸۳)

(الاعراف: ۱۷۸)

(آیہ) "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ"

ترجمہ: روایت:

پھر اس نے کہا: "اور امام قائم علیہ السلام، حضرت داؤد اور حضرت محمد (جس میں نازل ہوں یا پروردگار کی آل پر)

کے فیصلوں کی طرح فیصلے کریں گے اُسوقت زمین اپنے خزانے اُگل دے گی اور اُس کی برکتیں اور قوت نشو و نما نمودار ہو جائے گی۔ اُس دور میں تمام مومنین غنی اور دولت مند ہوں گے کسی کو کوئی صدقہ و خیرات لینے والا نہ ملے گا۔

پھر کہا: ”ہمارا دور حکومت آخری دور حکومت ہوگا“ اور ہم سے پہلے ہر کئے اور قبیلے کو حکومت کا موقع دیا جائے گا، تاکہ ہمارے دور حکومت کو دیکھ کر کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اگر ہم لوگوں کو حکومت کا موقع ملتا تو ہم لوگ بھی یہی کرتے جو کچھ یہ لوگ کر رہے ہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: (ذریعہ آیت) ”اور عاقبت تو پرہیزگاروں کیلئے ہی ہے“ (ارآن، قصص، ارشاد)

۸۴) کوفے کی چار مساجد کا انہدام

ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں یہ بھی مذکور ہے:

قال: ”اذا قام القائم، سار الى الكوفة فهدم بها اربعة مساجد ولم يبق مسجد على الارض له شرف الا هدمها وجعلها جوارح ووشع الطريق الاعظم وكسر كل جناح خارج عن الطريق وابطل الكنف والميازيب الى الطرقات ولا يترك بدنة الا ازالها ولا سنة الا اقامها ويفتح قسطنطينية والقين وجبال الديلم، فيمكث على ذلك سبع سنين مقدار كل سنة عشرين سنين من سنينكم هذه ثم يفعل الله ما يشاء۔

قال: قلت له: جعلت فداك فكيف تطول السنون؟

قال: ”يا امرأه تعالی الفلك باللبوث، وقلة الحركة فتطول الايام لذلك والسنون“

قال: قلت له: انتم يقولون: ان الفلك اذا تغير فسد۔؟

قال: ذلك قول الزنادقة فاما المسلمون فلا سبيل لهم الى ذلك

وقد شق الله القمر لنبيته صلى الله عليه وآله ورز الشمس من قبله ليوشع بن نون، و آخر بطول يوم القيامة هـ

”وَأَنَّهُ كَأَلْفِ سَنَةٍ مَّا تَعْدُونَ“۔

ترجمہ روایت: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ کوفہ جائیں گے، اور وہاں کی چار مسجدوں کو منہدم کر دیں گے اور زمین پر کوئی بڑی شاندار مسجد بسا نہ رہے گی جس کو منہدم نہ کر دیں، شاہراہوں کو وسیع کر دیں گے، راستے جتنے چھوٹے (یا کوئی) اور پر نالے نکلے ہوئے ہوں گے اور بیت الخلا جو راستے کی طرف بنے ہوئے ہوں گے ان سب کو سہا کر دیں گے، ہر بدعت کو ختم اور ہر سنت کو جاری فرمائیں گے قسطنطنیہ اور چین و جبال دلیم کو فتح کرینگے اس طرح آپ سات سال تک حکومت کریں، جس کا (آپ کی حکومت کا) ہر سال تمہارے دس سال کے برابر ہوگا، اُس کے بعد اللہ جو چلے گا کرے گا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ سال اس قدر طویل کیسے ہو جائیں گے؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ آسمان کو حکم دے گا کہ وہ اپنی حرکت کو کم کر دے اس لیے دن طویل ہو جائیں گے اور جب دنوں کو طول ہوگا تو سال خود بخود طویل ہو جائیں گے۔ میں نے عرض کیا: مگر لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ اگر آسمان کے نظام میں ذرا بھی تبدیلی واقع ہوئی تو وہ فاسد و تباہ ہو جائے گا۔؟

آپ نے فرمایا: یہ قول زنادقہ کا ہے۔ مگر مسلمانوں کو اس کے تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کے لیے چاند کو شق (کر کے دو ٹکڑے) کیا اور اس سے قبل حضرت یوشع بن نون کے لیے آفتاب کو پٹا دیا، پھر یہ کہ قیامت کے دن کے متعلق اُس نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ:

”بیشک وہ (دن) تمہارے حساب کے مطابق ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔“

(ارشاد)

۱۵) قرآن کی تعلیم تنزیل کی مطابق ہوگی

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام القائم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) محمد ضرب قساطيط لمن يعلم الناس القرآن على ما انزل الله جل جلاله فاصعب ما

يكون على من حفظه اليوم لآتته يخالف فيه التأليف
آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم آل محمد علیہ السلام ظہور کریں گے تو قرآن پڑھنے والوں
کے لیے ہر طرف خیمے نصب کر دیے جائیں گے جو لوگوں کو قرآن کی تعلیم اسی
ترتیب سے دیں گے جس طرح اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہے۔ اور اس
صورت سے حافظان قرآن کو بڑی دقت و دشواری پیش آئے گی، اس لیے
کہ انھوں نے موجودہ ترتیب سے قرآن حفظ کیا ہے۔“ (ارشاد)

۱۷) مقدمات کے فیصلے الہام کے ذریعے ہونگے

عبداللہ بن عثمان سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام
نے ارشاد فرمایا: ”اذا قام قائم آل محمد علیہ السلام حکم بین الناس بحکم داؤد
لا يحتاج الى بينة يارحمه الله تعالى فيحكم بعلمه ويخبر
كل قوم بما استبطوه ويعرون وليه من عدوة بالتوسم
قال الله سبحانه:“

آیہ ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَن تَوَسَّلَ بِهِ“ وَإِنَّمَا
لِيَسْبِيْلٍ مُّقِيمٍ“ (سورہ الحج ۴۵-۴۶)

ترجمہ روایت: ”جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو لوگوں کے مقدمات
کا فیصلہ حضرت داؤد کی طرح کریں گے، آپ فیصلے کے لیے ثبوت کے محتاج
نہیں ہوں گے، بلکہ اپنے علم کی بناء پر فیصلہ کریں گے اللہ تعالیٰ آپ پر
الہام فرمائے گا۔ آپ بتائیں گے کہ کس کے دل میں کیا بات چھپی ہوئی ہے
وہ اپنے دوست اور دشمن کو تو سم و قبائے سے پہچان لیں گے۔ چنانچہ
اللہ تعالیٰ و سبحانہ ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ”و بلا شبهہ اس میں صاحبان فہم و فراست کے لیے نشانیاں (عبریں) ہیں
اور وہ (لبتی تباہ شدہ) اب بھی سر راہ قائم ہے۔“ (الحجر ۴۵-۴۶)

۱۸) آپ کا دور حکومت انیس سال ہوگا

روى أنَّ مدَّةَ دولة القائم تسعة عشرة سنة يطول (الارشاد)

ایامہا و شہورها علی ما قد مناه ، و هذا امر مغیب عنا
وانما اتقی الینا ، منه ما یفعلہ اللہ تعالیٰ بشرط یعلمہ من
المصالح المعلومۃ جل اسمہ فلنسا نقطع علی احد امرین
و ان كانت الروایۃ بذکر سبع سنین اظہر و اکثر۔“ (ارشاد)
ترجمہ: ”روایت کی گئی ہے کہ امام قائم علیہ السلام کا دور حکومت انیس سال ہوگا اور
اس کے دن اور مہینے جیسا کہ پہلے مذکور ہے طویل ہوں گے اور یہ ایک راز قدرت
ہے جو ہم لوگوں سے پوشیدہ ہے مگر جو کچھ ہمیں بتایا گیا وہ یہی ہے۔ ویسے وہ
(اللہ تعالیٰ) اپنی مصلحت کو خود ہی بہتر جانتا ہے ہم لوگ قطعی طور پر کچھ نہیں کہہ سکتے
کہ آپ کی مدت حکومت ان دونوں میں سے کیا ہوگی۔ اور سات سال والی
روایات اظہر و اکثر ہیں۔“ (ارشاد)

۱۸) بخدا اگر ہماری حکومت ہوتی تو ؟

معلى بن خنيس سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت امام جعفر صادق ؑ
سے عرض کیا: کاش یہ حکومت آپ حضرات کی ہوتی تو ہم لوگ خوب عیش سے بسر کرتے ؟
قال: ”والله لو كان هذا الامر إلینا لما كان إلّا أكل الجشب و
لبس الخشن“ (دعوات راوندی)
آپ نے فرمایا: ”بخدا اگر یہ حکومت ہماری ہوتی تو تم لوگوں کو موٹا کھانا اور موٹا پہننا پڑتا“

مفضل بن عمر سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

”لو كان هذا الامر إلینا لما كان إلّا أكل الجشب و
وسيرة امير المؤمنين“

”اگر ہماری حکومت ہوتی تو وہی طرز زندگی اختیار کرنی پڑتی جو رسول اللہ
کی تھی اور اسی سیرت کو اپنا نا پڑتا جو امیر المؤمنین کی تھی۔“

(دعوات راوندی)

۱۹) وَلَهُ أَسْلَمَ..... کی شان نزول

رفاع بن موسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق ؑ
کو اس آیت ”وَلَهُ أَسْلَمَ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ کی

تفسیر میں ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ:

قال: "إِذَا قَامَ الْقَائِمُ لَا يَبْقَىٰ أَرْضٌ إِلَّا نُوْدِي فِيهَا شَهَادَةٌ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ"

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو زمین کا کوئی حصہ ایسا باقی نہ رہے گا کہ جہاں سے یہ گواہی کی آواز بلند نہ ہو کہ:

"نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور بیشک و تحقیق محمد اللہ کے رسول ہیں"

(تفسیر عیاشی)

بہر حال اسلام قبول کرنا پڑیگا

(۹۰)

ابن بکر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام علی الرضا علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: "وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا" کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا:

قال: "أُنْزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا خَرَجَ بِالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى وَالصَّابِئِينَ وَالزُّنَادِقَةَ وَاهْل الرَّدَّةِ وَالْكَفَّارِ فِي شَرْقِ الْأَرْضِ وَغَرْبِهَا، فَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْإِسْلَامَ فَمَنْ أَسْلَمَ طَوْعًا أَمْرًا بِالضَّلَوةِ وَالزُّكَاةِ وَمَا يُؤْمَرُ بِهِ الْمُسْلِمُ وَيَجِبُ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَمَنْ لَمْ يَسْلَمْ ضَرْبَ عِقَابِهِ حَتَّى لَا يَبْقَىٰ فِي الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ أَحَدٌ إِلَّا وَحْدَ اللَّهِ"

قلت له: جعلت فداك إن الخلق أكثر من ذلك؟

فقال: إن الله إذا أراد أمرًا قليل الكثير وكثير القليل -

(تفسیر عیاشی)

آپ نے فرمایا: یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ جب آپ ظہور فرمائیں گے تو سارے شرق و غرب کے یہودیوں، نصرانیوں، زنادیق اہل ارتداد اور کفار کے سامنے اسلام پیش کریں گے، جو اس کو خوش سے قبول کر لیں گے تو اسے نماز و زکوٰۃ اور ان تمام احکامات پر عمل کا حکم دیں گے جو ایک مسلمان پر واجب التعمیل ہیں، اور جو اللہ چاہتا ہے۔ اور جو اسلام قبول نہیں کر لیں گے اس کی گردن مار دیں گے، پھر شرق و غرب تک اللہ کو ایک ماننے والوں کے سوا کوئی نہ رہے گا۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر مسلمانوں سے زیادہ تو دوسری قومیں ہیں (ان سب پر کیسے غالب آئیں گے؟)

آپ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ ارادہ کرے گا تو قلیل کو کثیر اور کثیر کو قلیل بنا دیگا۔ (تفسیر عیاشی)

علامات بعد از ظہور

(۹۱)

عبد الاعلیٰ حلبی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال: "يَكُونُ لِمُصَاحِبِ هَذِهِ الْأُمُورِ غَيْبَةٌ فِي بَعْضِ هَذِهِ الشُّعَابِ - ثُمَّ أَوَّامٌ بَيِّدَةٌ إِلَى نَاحِيَةِ ذِي طَوًى - حَتَّى إِذَا كَانَ قَبْلَ خُرُوجِهِ لِبَلِيَّتَيْنِ انْتَهَى الْمَوْلَى الَّذِي يَكُونُ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَلْقَى بَعْضَ أَصْحَابِهِ، فَيَقُولُ: كَمْ أَنْتُمْ هَهُنَا؟ فَيَقُولُونَ: نَحْنُ مِنْ أَرْبَعِينَ رَجُلًا، فَيَقُولُ: كَيْفَ أَنْتُمْ لَوْ فَدَاكُمْ صَاحِبُكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَاللَّهِ لَوْ يَأْوِي بَنَاءُ الْجِبَالِ لَا وَدِينَا هَا مَعَهُ ثُمَّ يَأْتِيهِمْ مِنَ الْقَابِلَةِ فَيَقُولُ لَهُمْ: أَشِيرُوا إِلَيَّ ذَوِي أَسْنَانِكُمْ وَأَخْيَارِكُمْ عَشْرَةً، فَيَشِيرُونَ لَهُ إِلَيْهِمْ فَيَنْطَلِقُ بِهِمْ حَتَّى يَأْتُونَ صَاحِبَهُمْ وَيُعِدُّهُمْ إِلَى اللَّيْلَةِ الَّتِي تَلِيهَا -

ثم قال ابوجعفر: وَاللَّهِ كُنَّا فِي الْأَنْظَرِ إِلَيْهِ وَقَدْ أَسْتَدْظَرَهُ إِلَى الْحَجَرِ، ثُمَّ يَنْشُدُ اللَّهُ حَقَّهُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي اللَّهِ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِاللَّهِ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي آدَمَ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِآدَمَ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي نُوحٍ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِنُوحٍ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي إِبْرَاهِيمَ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي مُوسَى فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِمُوسَى - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي عِيسَى فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِعِيسَى - يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِمُحَمَّدٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ! مَنْ يَحَاجُنِي فِي كِتَابِ اللَّهِ فَأَنَا أَوَّلِي النَّاسِ بِكِتَابِ اللَّهِ -

ثم ينتهي إلى المقام فيصلي عنده ركعتين ثم ينشد الله حقه

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ : هُوَ وَاللَّهُ الْمُضْطَرُّ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ
 " آمَنَّا بِحُجُبِ الْمُضْطَرِّ إِذَا ادَّعَاكَ وَكَشِفَتِ السُّوءَ
 وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ " (سُورَةُ الْغُل ٢٢)
 وَجَبْرِيلَ عَلَى الْمِيزَابِ فِي صُورَةِ طَائِرٍ أبيض ، نِيَكُونُ أَوَّلَ
 خَلْقِ اللَّهِ بِبَايَعِهِ جِبْرِيلَ وَبِبَايَعِهِ الثَّلَاثُمِائَةِ وَالْبَضْعَةِ
 عَشَرَ رَجُلًا -

قَالَ : قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَنْ ابْتَدَى فِي الْمَسِيرِ وَافَاهُ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ وَ
 مِنْ لَمْ يَبْتَدِلْ بِالْمَسِيرِ فَقَدْ عَنِ فَرَاشِهِ

ثُمَّ قَالَ : هُوَ وَاللَّهُ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ الْمَقْشُورُونَ عَنْ
 فَرَشِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ - " وَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِنَّمَا تَكُونُونَ
 (آيَةٌ) يَأْتِي بِكُمْ اللَّهُ جَمِيعًا " (سُورَةُ الْبَقَرَةِ آيَةُ ١٢٨)

أَصْحَابُ الْقَائِمِ الثَّلَاثُمِائَةِ وَالْبَضْعَةِ عَشَرَ رَجُلًا ،
 قَالَ : وَهُمْ وَاللَّهُ الْأُمَّةُ الْمَحْدُودَةُ الَّتِي ، قَالَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ
 (آيَةٌ) " وَلَكِنْ أَخَّرْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ إِلَى أُمَّةٍ مَعْدُودَةٍ " (قُورْدِي)
 قَالَ : يَجْتَمِعُونَ فِي سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ فَرَعًا كَقَرْعِ الْخَرِيفِ قِيَصِهِ
 بِمَكَّةَ ، فَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ صَلَوَاتُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَيُجِيبُهُ نَفَرٌ يَسِيرُ وَيَسْتَعْمَلُ عَلَى مَكَّةَ ثُمَّ
 يَسِيرُ فَيُبْلِغُهُ أَنْ قَدْ قُتِلَ عَامِلُهُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُ
 الْمُقَاتِلَةَ لَا يَزِيدُ عَلَى ذَلِكَ شَيْئًا - يَعْنِي السَّبِيَّ -

ثُمَّ يُنْطَلِقُ فَيَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ نَبِيِّهِ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامِ وَالْوَلَايَةِ لِـ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ
 وَالْبِرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِ ، وَلَا يَسْتَعْنِي أَحَدًا حَتَّى يَنْتَهِيَ
 إِلَى الْبَيْدَاءِ ، فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ جَيْشَ السُّفْيَانِ فِيْ أَمْرٍ مِنَ اللَّهِ
 الْأَرْضَ فَيَأْخُذُ هُمْ مِنْ تَحْتِ أَقْدَامِهِمْ وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ :
 (آيَةٌ) " وَلَوْ تَرَى إِذْ فُزِعُوا فَلَا فَوْتَ وَأُخِذُوا مِنْ
 مَكَانٍ قَرِيبٍ وَقَالُوا آمَنَّا بِهِ " (سُورَةُ السَّبَأِ : ٥١)
 يَعْنِي : بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ " وَقَدْ كَفَرُوا بِهِ " يَعْنِي بِقَائِمِ آلِ مُحَمَّدٍ

إِلَى آخِرِ السُّورَةِ -

فَلَا يَبْقَى مِنْهُمْ إِلَّا رَجُلَانِ يُقَالُ لَهَا وَتَرَوْا تَبِيرَةً مِنْ مَرَادِ
 وَجُوهِهِمَا فِي أَقْفَيْتِهِمَا يَمْشِيَانِ الْقَمَرُ يَمْرِي يَخْبِرَانِ النَّاسَ
 بِمَا فَعَلَ بِأَصْحَابِهِمَا -

ثُمَّ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ فَيُغِيبُ عَنْهُمْ عِنْدَ ذَلِكَ قَرِيشَ
 وَهُوَ قَوْلُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ :

(قَوْلٌ) " وَاللَّهُ لَوَدَّتْ قَرِيشُ أَيْ عِنْدَهَا مَوْقِفًا وَاحِدًا
 جَزَرَ جُزُورَ بَكْلٍ مَا مَلَكَتْ وَكُلِّ مَا طَلَعَتْ
 عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرِبَتْ "

ثُمَّ يَحْدُثُ حَدَثًا فَإِذَا هُوَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَتْ قَرِيشُ : أَخْرُجَا
 بِنَا إِلَى هَذِهِ الطَّاعِيَةِ ، فَوَاللَّهِ أَنْ لَوْ كَانَ مُحَمَّدًا مَا
 فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ عَلِيًّا مَا فَعَلَ ، وَلَوْ كَانَ فَاطِمِيًّا مَا فَعَلَ
 فَيَمْنَحُهُ اللَّهُ أَكْتَا فَرَمَ ، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذَّرِيَّةَ
 ثُمَّ يُنْطَلِقُ حَتَّى يَنْزِلَ الشَّقْرَةَ فَيُبْلِغُهُ أَنْهُمْ قَدْ قَتَلُوا
 عَامِلَهُ فَيَرْجِعُ إِلَيْهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ مَقْتَلَةً لَيْسَ قَتْلُ الْحُرَّةِ
 إِلَيْهَا بِشَيْءٍ ثُمَّ يُنْطَلِقُ يَدْعُو النَّاسَ إِلَى كِتَابِ اللَّهِ وَسُنَّةِ
 نَبِيِّهِ وَالْوَلَايَةِ لِـ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
 الْبِرَاءَةِ مِنْ عَدُوِّهِ ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ إِلَى الثَّعْلَبِيَّةِ قَامَ إِلَيْهِ
 رَجُلٌ مِنْ صُلْبِ أَبِيهِ وَهُوَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ بِيَدْنِهِ ، وَ
 أَشْجَعُهُمْ بِقَلْبِهِ مَا خَلَا صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ فَيَقُولُ : يَا
 هَذَا مَا تَصْنَعُ ؟ فَوَاللَّهِ إِنَّكَ لَتَجْعَلُ النَّاسَ إِجْفَالًا نَعَمَ
 أَفْبَعِدُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ بِمَاذَا ؟ فَيَقُولُ
 الْمَوْلَى الَّذِي وَلِيَ الْبَيْعَةَ : وَاللَّهُ لَتُسَكِّنَنَّ أَوْ لَا تُضْرِبَنَّ
 الَّذِي فِيهِ عَيْنَاكَ -

فَيَقُولُ (لَهُ) الْقَائِمُ : اسْكُنْ يَا فُلَانُ إِيَّيَ وَاللَّهُ إِنَّ مَعِيَ
 عَهْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ هَاتِ لِي (يَا) فَلَانُ الْعِيَةَ أَوْ الزَّنْفِيلَةَ
 فَيَأْتِيهِ بِهَا فَيَقْرُؤُهُ الْعَهْدَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ فَيَقُولُ : جَعَلَ اللَّهُ

فداك أعطى رأسك أقبله فيعطيه رأسه ، فيقبل بين عينيه ثم يقول : جعلني الله فداك ، مجدا لنا بعة فيجده لهم بعة .

قال أبو جعفر عليه السلام : لكان في أنظر اليهم مصعدين من نجف الكوفة ثلاث مائة وبضعة عشر رجلا كان قلوبهم زبر الحديد . جبريل عن يمينه وميكائيل عن يساره يسير الرعب أمامه شهرا وخلفه شهرا أمدة الله بخمسة آلاف من الملائكة مسؤمين حتى إذا صعد النجف قال لأصحابه : تعبدوا ليلتكم هذه فيبيتون بين رак وساجد ، يتضرعون إلى الله حتى إذا أصبح ، قال : خذوا بنا طريق النخيلة وعلى الكوفة خندق مخدق قلت : خندق مخدق ، قال : أي والله حتى ينتهي إلى مسجد إبراهيم عليه السلام بالنخيلة ، فيصلّي فيه ركعتين فيخرج إليه من كان بالكوفة من مرجها وغيرهم من جيش السفيا فيقول لأصحابه : استظروا لهم ، ثم يقول : كفووا عليهم ، قال

قال أبو جعفر عليه السلام (و) لا يجوز والله الخندق منهم مخبر ثم يدخل الكوفة فلا يبقى مؤمن إلا كان فيها أوحى اليها ، وهو قول أمير المؤمنين علي عليه السلام ، ثم يقول لأصحابه : سيروا إلى هذه الطاغية ، فیدعو إلى كتاب الله وسنة نبيه صلى الله عليه وآله ، فيعطيه السفيا من البيعة سلما ، فيقول له كلب وهم أخواله : ما هذا ؟ ما صنعت ؟ والله ما بنايكم على هذا أبدا ، فيقول : ما أصنع ؟ فيقولون : استقبله فيستقبله ثم يقول له القائم صلى الله عليه : خذ حذرک فأتني أذيت اليك وأنا مقاتلك ، فيصبح فيقاتلهم ، فيمنحه الله أكتافهم و يأخذ السفيا في أسيرا فينطلق به (و) يذبحه بيده .

ثم يرسل جريدة خيل إلى الروم ليستحضروا بقية بني أمية فإذا انتهوا إلى الروم قالوا : أخرجوا إلينا أهل ملتنا عندهم فإياهم ويقولون : والله لا نفعل فيقول الجريدة والله لو أمرنا لقاتلناكم ، ثم يرجعون إلى أصحابهم فيعرضون ذلك عليه ، فيقول : انطلقوا فأخرجوا إليهم أصحابهم فأن هؤلا قد أتوا بسلطان عظيم وهو قول الله :

(آية) " فَلَمَّا أَحْسَسُوا بِأَسَاسِنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ ۝ لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّسِلُونَ ۝ " (سورة الانبياء)

قال : يعني الكنوز التي كنتم تكتنزون :

(آية) " قَالُوا يٰلَؤْيِكُنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ۝ فَمَا ذَٰلِكَ بِكَ دَعَاؤُهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا ۝ خَمِصِينَ ۝ " (سورة الانبياء)

لا يبقى منهم مخبر .

ثم يرجع إلى الكوفة فيبعث الثلاث مائة والبضعة عشر رجلا إلى الآفاق كلها فيمسح بين أكتافهم وعلى صدورهم فلا يتعاضدون في قضاء ولا تقبل أرض إلا نودي فيها شهادة أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأن محمدا رسول الله وهو قوله :

(آية) " وَلَهُ أَسْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ " (آل عمران آيت ٨٣)

ولا يقبل صاحب هذا الأمر الجزية كذا قبلها رسول الله صلى الله عليه وآله وهو قول الله :

(آية) " وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۝ " (سورة البقرة - ١٩٣)

قال أبو جعفر عليه السلام : يقاتلون والله حتى يوحد الله ولا يشرك به شيء وحتى يخرج العجوز الضعيفة من المشرق تريد

المغرب ولا ينماها أحد ويخرج الله من الأرض بذرها
وينزل من السماء قطرها ويخرج الناس خراجهم
على رقابهم إلى المساء ويوسع الله على شيعتنا
ولولا ما يدركهم من السعادة لبغوا۔

فبينما صاحب هذا الأمر قد حكم ببعض الأحكام وتكلم
ببعض السنن إذ خرجت خارجه من المسجد
يريدون الخروج عليه ، فيقول لأصحابه : انطلقوا
فليحققهم في التمارين فيأتونه بسهم أسرى فيأمر
بسهم فيذبحون ، وهي آخر خارجه يخرج على قائم
آل محمد صلى الله عليه وآله وسلم۔ (تفسير عياشي)

(ترجمہ)

ترجمہ روایت ” حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : امام صاحب الامر علیہ السلام
ان ہی گھاٹیوں میں سے کسی گھاٹی میں غیبت اختیار کریں گے ، یہ فرما کر آپ نے
اپنے ہاتھ سے ذی طوی کی طرف اشارہ کیا ، پھر فرمایا : جب آپ کے ظہور میں
دوراتیں باقی رہ جائیں گی تو آپ کا ایک خاص ملازم آپ کے کسی صحابی کے پاس
آئے گا اور پوچھے گا کہ آپ لوگ یہاں کتنے افراد ہیں ؟ وہ جواب دینے کہ ہم لوگ
چالیس آدمی ہیں۔ پھر وہ پوچھے گا ، اگر آپ لوگ اپنے صاحب الامر کو دیکھ لیں تو
کیا کریں گے ؟ انھوں نے جواب دیا : واللہ اگر وہ حضرت یہاں سے چل کر کسی پہاڑ
میں پناہ لیں گے تو ہم بھی آنحضرت کے ساتھ ہی ہوں گے۔

پھر دوسری شب کو وہ دوبارہ ان کے پاس آکر کہے گا ، آپ لوگ اپنے
تمام ساتھیوں سے مشورہ کر لیں۔ چنانچہ وہ لوگ آپس میں مشورہ کر کے آئینکے
توہ ملازم انھیں لیکر صاحب الامر علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوگا ، اور
آپ ان لوگوں سے آئندہ شب کا وعدہ کریں گے۔

پھر حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : واللہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت
صاحب الامر علیہ السلام اپنی پشت حجر اسود سے ٹیکے ہوئے کھڑے ہیں اور
اللہ کے حق کا واسطہ دیکر لوگوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں :

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کریگا تو میں ثابت کر دوں گا کہ

میں تمام لوگوں میں اللہ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت آدم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت آدم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو ! جو کوئی مجھ سے حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت نوح کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت ابراہیم کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت موسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت عیسیٰ کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں حضرت محمد کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

اے لوگو !..... جو کوئی مجھ سے کتاب خدا (قرآن مجید) کے متعلق بحث کریگا تو میں
ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں میں کتاب خدا کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

الغرض ، یہ خطبہ دیکر آپ مقام ابراہیم پر آئیں گے اور وہاں دو رکعت
نماز ادا کریں گے۔ اس کے بعد پھر لوگوں کو اللہ کے حق کا واسطہ دیں گے۔

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : خدا کی قسم کتاب خدا کی اس آیت :

”وَأَمَّا نُنَبِّئُكَ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَا وَكَاشَفَتِ السُّودَ وَيَجْعَلُكَ

خَلْفَاءَ الْأَمْرِ“ (نحل ۶۲)

ترجمہ آیت : ”بھلا وہ کون ہے جو مضطر کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اُسے پکارتا ہے اور

اور مصیبت کو دور کرتا ہے ، اور جو تجھیں زمین پر غلیف بناتا ہے۔“

(اس آیت) میں ”مضطر“ کا ذکر ہے ، اس سے مراد یہی صاحب الامر ہیں۔

حضرت جبریل ایک سفید طائر کی شکل میں میزاب پر بیٹھے ہوں گے اور مخلوق خدا

میں سب سے پہلے آپ ہی بیعت کریں گے۔ پھر تین سو کچھ آدمی آپ کی بیعت کریں گے

پھر حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : پس جو شخص چل کر آسکتا ہے وہ فوراً اسی وقت

آپ کے پاس حاضر خدمت ہو جائے گا اور جو (بہت دور ہوگا) نہیں آسکتا تو وہ

شب کو اپنے بستر سے اٹھالیا جلے گا۔ انھیں لوگوں کے متعلق حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا ہے: ”وہ اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے“ اور انھیں کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی قدر ہے:

ترجمہ آیت: ”اور سبقت کرو کارہائے خیر میں جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تمکو ایک جگہ جمع کر دے گا۔“ (بقرہ ۱۲۸)

یعنی: جمیع اصحاب قائم علیہ السلام تین سو تیرہ افراد ہوں گے۔ بخدا یہی امتِ معدودہ ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اگر ہم ان سے ایک معین مدت تک عذاب کو ملتوی کر دیں“ (ہود-۸) آپ نے فرمایا: یہ سب کے سب ایک ساعت میں اس طرح جمع ہو جائیں گے جس طرح برسات کے موسم میں بادلوں کے بھرے ہوئے ٹکڑے یک بیک جگہ جھلکتے ہیں اور مکہ میں جمع کریں گے۔ پھر آپ لوگوں کو کتابِ خدا اور سنتِ رسول اللہ پر عمل کی دعوت دیں گے، مگر آپ کی اس دعوت پر بہت کم لوگ ہنیک کہیں گے، اور آپ مکہ میں ایک شخص کو اپنا عامل مقرر فرما کر وہاں سے روانہ ہوں گے مگر دورانِ راہ ہی آپ کو اُس کے قتل کر دے جانے کی اطلاع ملے گی، چنانچہ آپ واپس مکہ پہنچیں گے اور اہل مکہ سے جنگ کریں گے مگر کسی کو قیدی نہ بنائیں گے۔

اس کے بعد پھر آپ روانہ ہوں گے اور کتابِ خدا، سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اور علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے، مگر کسی کا نام نہیں لیں گے۔ اس طرح آپ مقامِ بیدار مدینہ پہنچیں گے۔ وہاں لشکرِ سفیانی آپ کے مد مقابل آئے گا تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم دے گا، زمین شق ہو جائے گی اور اس کا سارا لشکر اس میں سما جائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

ترجمہ آیت: ”اور کاش کہ تم دیکھتے اُن (باطل پرستوں) کو جبکہ وہ گھبراتے ہوئے پھریں گے اور قریب ہی سے لے لیے جائیں گے اور“ (سجدا-۵۱)

کہیں گے کہ ہم ایمان لے آئے۔“ (سجدا-۵۱)۔

یعنی قائم آل محمدؐ پر ایمان لے آئے۔ (وقد کفواہ) حالانکہ اس کے قبل وہ قائم آل محمدؐ کے ماننے سے انکار کر چکے تھے۔ (جب اللہ کا عذاب اُن پر آ پڑا اور وہ زمین میں دھسنے لگے تو خوفِ عذاب سے ایمان لانا بے سود تھا)

اس لشکر میں سے وتر اور تیرہ دو آدمیوں کے سوا کوئی نہ بچے گا اور اُن بھی منہ پشت کی طرف پھر جائیں گے اور وہ لوگوں کو جا کر بتائیں گے کہ ہمارے ساتھیوں کے ساتھ کیا پیش آیا۔

اس کے بعد حضرت الامام مدینہ میں داخل ہوں گے تو قریش، اہل مدینہ سے کہیں گے کہ ہمارے ساتھ اس سرکش سے جنگ کے لیے چلو۔ خدا کی قسم اگر یہ محمدؐ ہی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر علوی ہوتا تو ہرگز ایسا نہ کرتا، اگر فاطمی ہوتا تب بھی ایسا نہ کرتا، تب آپ ان لوگوں سے جنگ کریں گے۔ ان کی اولادوں کو قید کر لیں گے اس کے بعد آپ وہاں سے چلکر مقامِ شقرہ پہنچیں گے تو اطلاع ملے گی کہ آپ کے عامل کو لوگوں نے قتل کر دیا ہے۔ لہذا آپ واپس آئیں گے اور ایسا قتلِ عام کریں گے کہ واقعہ حُرہ بھی اس کے سامنے کچھ نہ ہوگا۔

اس کے بعد پھر کتابِ خدا، سنتِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت اور آپ کے دشمنوں سے بیزاری کی طرف لوگوں کو دعوت دیں گے۔ وہاں سے چلکر آپ منزلِ ثعلبہ پہنچیں گے تو آپ کے پیر بزرگوار کے صلب سے پیدا ہونے والا ایک شخص آپ کے سامنے آئے گا جو جسمانی طور پر بڑا طاقتور ہوگا، بڑا شجاع و بہادر ہوگا، وہ کہے گا کہ یہ آپ کیا کر رہے ہیں، واللہ آپ تو ان کو جانوروں کی طرح ہنسا رہے ہیں کیا آپ کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز؟

پس آپ کا ملازم (غلام) خاص، کہے گا، خاموش ہو جاؤ، ورنہ تیرا سر توڑ دوں گا لیکن آپ اپنے ملازم خاص سے کہیں گے۔ اے فلان خاموش رہ، میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ موجود ہے جو فلان قبیلے میں رکھا ہوا ہے جا کر لے آؤ۔

جب ملازم خاص لیکر آئے گا تو آپ اُس شخص کے سامنے وہ عہد نامہ پیش کریں گے وہ اس کو لیکر پڑھے گا اور کہے گا، میں آپ پر قربان، ذرا آپ اپنا سراقتس میری طرف کیجئے تاکہ میں بوسہ دے لوں۔ آپ اپنا سراقتس اس کی طرف بڑھائیں گے تو وہ آپ کی پیشانی مبارک کا بوسہ لیگا، پھر کہے گا، میں آپ پر قربان، میں تجھ پر بیعت کا خواہاں ہوں۔ اور آپ اس سے بیعت لیں گے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ تین سو تیرہ

اصحاب کے لشکر ساتھ، جنکے دل گویا فلاد کے بنے ہوئے ہوئے، جبریل آپ کے
دائیں جانب اور میکائیل بائیں جانب، سوتے بخت کو فدا رواں ہیں اور آپ کا
رعب و دبدبہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک
عقب میں لوگوں پر چھایا ہوا ہوگا اور اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کے لیے پانچ ہزار فرشتے
ساتھ کر دے گا۔ جب آپ بخت اشرف وارد ہوں گے تو اپنے اصحاب سے فرمائیں گے
اس شب میں تم لوگ یہاں عبادت کرو نہ تو وہ سب لوگ وہاں شب بھر کو
اور سجدہ میں بسر کریں گے۔ جب صبح ہوگی تو آپ انہیں نخیلہ چلنے کا حکم دیں گے
اور سب لوگ وہاں سے نخیلہ میں مسجد ابراہیم پہنچیں گے، وہاں دو رکعت نماز
پڑھیں گے کہ اتنے میں کوفہ سے کچھ مر جی اور کچھ سفیانی کے لشکر کی آپ کی طرف
ٹپھیں گے تو آپ اپنے اصحاب سے فرمائیں گے کہ تم لوگ ان کی گھات میں رہو، پھر
حملہ کرنے کا حکم دیں گے۔ بالآخر آپ کوفہ میں داخل ہوں گے، سفیانی سے جنگ
ہوگی، اور سفیانی کو گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیا جائے گا آپ خود اپنے
ہاتھ سے اس کو ذبح کریں گے۔

اس کے بعد آپ کچھ سواروں کا ایک دستہ روہ کیلے روانہ کریں گے (جہاں بنی امیہ
کے بقیہ لوگ بھاگ کر پناہ لیے ہوں گے) کہ انہیں ہمارے حوالے کر دو۔ جب وہ
انہیں آپ کی تحویل میں دینے سے انکار کریں گے تو آپ خود اپنے اصحاب کے ساتھ
وہاں پہنچیں اور ان لوگوں کو گھاس کی طرح کاٹ کر رکھ دیں گے۔
پھر آپ کوفہ واپس آئیں گے اور اپنے تین سو تیرہ اصحاب کو دنیا کے مختلف حصوں
میں روانہ کریں گے اور ان کے شانوں اور سینوں پر ہاتھ پھیریں گے پھر انہیں کسی
امر کے فیصلے میں کوئی دقت پیش نہ آئے گی اور پھر زمین کے ہر حصے اور ہر خطے میں
یہ کلمہ شہادت ہوگا: اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ترجمہ آیت: ۱۰۰ فَاَمَّا اَحْشٰوُ خَبِيْثًا (انبیاء ۱۵۷)
(مع اشارہ آیت) کہیں جب انہیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔

مت بھاگ، لوٹ آؤ، اپنے مساکن اور اس عیش و راحت کی طرف جو تمہیں مہیا کیا گیا تھا
ناکرتاری جواب طلبی کیجئے۔ ان لوگوں نے کہا، ہمارے فکوس ہم پر بیشک ہم ظالم تھے اور
ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انہیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھیجی ہوئی راکھ بنا دیا۔

حضرت صاحب الامر علیہ السلام کسی کافر سے کوئی چیز قبول نہیں کریں گے جس طرح
حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبول کر لیا تھا اور کافروں سے صلہ کر لی تھی
بلکہ آپ اللہ تعالیٰ کے اس قول پر عمل کریں گے:

آیت ۱۰۰ ”وَقَتْلُوْهُمْ حَتّٰی لَا تَكُوْنُ فِتْنَةً وَیَكُوْنُ الدِّیْنُ لِلّٰهِ“ (بقرة ۱۹۳)
ترجمہ: اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لیے
(خالص) ہو جائے۔

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ بخدا وہ لوگ اس قدر جنگ کریں گے کہ سب
اللہ کی توحید کا اقرار کرنے لگیں گے، کوئی مشرک باقی نہ رہ جائے گا اور دنیا میں
ایسا امن و امان ہوگا، کہ اگر ایک بوڑھی عورت مشرق سے مغرب کا سفر اختیار
کرنا چاہے تو اس کے لیے کوئی رکاوٹ یا دقت نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ زمین سے ہر
بیج کو اگا دے گا، اور آسمان سے بارش برسائے گا، لوگ اپنے اپنے خراج کی
رقوم وغیرہ اپنے کاندھوں پر رکھ کر امام مہدی علیہ السلام کے پاس خود حاضر
ہوں گے اور اس وقت اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کو خوشحالی نصیب فرمائے گا۔

پھر ایک مرتبہ حضرت امام صاحب الزمان علیہ السلام اپنے احکامات لوگوں میں جاری کریں
گے اور بعض سنتوں کے متعلق گفتگو فرما رہے ہوں گے کہ بیرون مسجد سے ایک
شور و غوغا بلند ہوگا، کچھ لوگ آپ پر حملہ آور ہونا چاہیں گے لیکن آپ اپنے اصحاب
سے فرمائیں گے کہ ان کی سرکوبی کرو۔ آپ کے اصحاب انہیں راستے ہی میں جالیں گے
اور گرفتار کر کے آپ کی خدمت میں پیش کریں گے۔ چنانچہ آپ کے حکم سے ان سب
کو قتل کر دیا جائے گا، اور یہ آخری خروج ہوگا جو آپ پر کیا جائے گا۔
(تفسیر عیاشی)

غیبت ثانی میں بھی ابن عقدہ نے محمد بن علی سے، انھوں نے ابی بزیع سے
اور محمد سے بیان کیا منصور بن یونس نے انھوں نے اسماعیل بن جابر سے
اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت
نقل کی ہے۔

امام زمانہ کچھ لوگوں کو زندہ کر کے قبروں پر بار کرینگے

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال ۴: "اذا قام قائم آل محمد استخرج من ظهر الكعبة سبعة وعشرين رجلاً، خمسة وعشرين من قوم موسى الذين يقفون بالحق وبعيدون وسبعة من اصحاب الكعبه ويوشع بن نون وصي موسى ومومن آل فرعون وسلمان الفارسي وابا دجانة الانصاري ومالك الاشتر۔"

آپ نے فرمایا: "جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو آپ پشت کعبہ سے ستائیس آدمیوں کو، قوم موسیٰ کے پچیس آدمیوں کو جو حق کے ساتھ عدل و فیصلے کیا کرتے تھے اور اصحاب کعبہ میں سے سات آدمیوں کو، اور یوشع (بن نون) وصی موسیٰ کو، اور موسیٰ آل فرعون کو، اور سلمان فارسی، ابو دجانہ انصاری اور مالک بن اشتر کو زندہ کر کے قبروں سے نکالیں گے۔" (تفسیر عیاشی)

* کتاب الارشاد "میں بھی مفضل سے یہ تفسیر الفاظ پر بسلسلہ رجعت اسی کے مثل روایت منقول ہے۔ (الارشاد)

۹۳) اسلام سارے ادیان پر غالب ہوگا

(شی) عن ابی المقدم، عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول الله: "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" "يَكُونُ اَنْ لَا يَبْقَىٰ أَحَدٌ اِلَّا اَقَرَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (تفسیر عیاشی)

* "وقال فی خبر آخر: عنه: قال: ليظهره الله في الرجعة۔" (تفسیر عیاشی)

ترجمہ روایت: (تفسیر عیاشی) میں ابو مقدم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

(آیہ) "لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳)

(ترجمہ آیت) "تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکین کو ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔"

کے متعلق روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا، ظہور امام قائم کے دور میں بغیر حضرت

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کا اقرار کیے کوئی باقی نہ رہے گا۔" (تفسیر عیاشی)

* اور آپ ہی نے ایک دوسری روایت میں فرمایا: رجعت میں اللہ تعالیٰ اسلام کو تمام ادیان

پر غالب کر دے گا۔ (تفسیر عیاشی)

۹۴) بالآخر شرک کفر کو ترک کرنا ہی پڑیگا

(شی) عن سلمة، عن ابی عبد الله علیہ السلام "هُوَ الَّذِي ارْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ" (توبہ - ۳۳)

قال ۵: "اذا خرج القائم لم يبق مشرك بالله العظيم ولا كافرا الا كرهه خروجه۔"

(تفسیر عیاشی) سماع نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا:

ترجمہ آیت: "وہ وہی ذات اقدس ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے (اسلام کو) ہر دین پر غالب کر دے۔ اگرچہ مشرکوں کو کتنا ناگوار نہ کر دے۔"

آپ نے فرمایا: جب حضرت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مشرک و کافر کو یہ جبر و اکراہ شرک و کفر سے نکلنا پڑے گا۔" (تفسیر عیاشی)

۹۵) امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن

سعد بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی مجلس میں ایک شخص کہہ رہا تھا کہ صالح اور عیسیٰ بن علی کا گھر ابھی صبح و صلاہ ہے، وہ دوسری شخص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ اس کو برباد کرے یا ہمارے ہاتھوں برباد کر دے۔

قال ۶: "لا تنقل هنكذ ا بل يكون مساكن القائم واصحابه" اما سمعت الله يقول:

(آیہ) "وَسَكَنَتُمْ فِي مَسْكِنِ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ" (ابراہیم - ۶۵)

(ترجمہ آیت) آپ نے فرمایا: "ایسا نہ کہو، یہ تو امام قائم اور ان کے اصحاب کا مسکن ہوگا۔" قول خدا ہے کہ (ترجمہ آیت) (حالانکہ تم انہی کے مسکنوں میں مقیم ہوتے، جنہوں نے کہ اپنے

نفسوں پر ظلم کیا تھا۔) (ترجمہ سورہ ابراہیم - ۶۵)

(تفسیر عیاشی)

۹۶) ابدال شام اور اشراق عراق کا اجتماع

جہاں نے ابن عقده سے، ابن عقده نے عمر بن عیسیٰ بن عثمان سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے خالد بن عامر بن عباس سے، انھوں نے محمد بن سید اشعری سے روایت کی ہے اور اشعری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور قطر بن خلیفہ حضرت امام جعفر بن امام محمد الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ہماری طرف کچھ کھجوریں بڑھائیں، ہم نے کھانا شروع کیا، بعداً کچھ کھجوریں آپ نے قطر کو بھی دیں، تو اس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزند رسول!) ابدال اہل شام اور اشراق اہل کوفہ (عراق) کے متعلق جو حدیث ابو طفیل سے مروی ہے کہ "اللہ تعالیٰ جس دن ان لوگوں کو یکجا کرے گا وہ ہمارے دشمنوں کے لیے بدترین دن ہوگا؟"

قال: "رحمکم اللہ بنا یبدأ البلاء ثم بکم، و بنا یبدأ الرخاء ثم بکم رحم اللہ من حبنا الی الناس ولم یمکر ہنا الیہم" آپ نے فرمایا: "اللہ تم پر رحم کرے سو! پہلے ہم بلاء و مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں پھر تم لوگ۔ اسی طرح پہلے ہمارے لیے خوشحالی آئے گی پھر تم لوگوں کے لیے اللہ رحم کرے اس پر جو لوگوں کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرے، دشمنی اور نفرت نہ پیدا کرے۔" (محاسن مفید)

۹۷) امام قائم میں چار انبیاء کی مشابہت

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے عبداللہ بن جبہ سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: "فی صاحب ہذا الامر سبہ من اربعة انبیاء: شبہ من موسیٰ و شبہ من عیسیٰ و شبہ من یوسف و شبہ من محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔"

قلت: ما شبہ موسیٰ؟

قال: "خائف یتربّی"

قلت: وما شبہ عیسیٰ؟ فقال: "قیل فیہ ما قیل فی عیسیٰ"

قلت: فما شبہ یوسف؟ قال: السجین والغیبہ۔

قلت: وما شبہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قال: اذا قام سار بسیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إلا انہ یتبین

آثار محمد و یضع السیف ثانیۃ اشھر و یموت جراحاً حتی یرضی اللہ

قلت: فکیف یصلہ رضا اللہ؟

قال: یرضی اللہ فی قلبہ الرحمة۔ (غنیۃ لغائی)

(ترجمہ روایت:) اس صاحب الامر میں چار انبیاء کی مشابہت ہوگی۔ کچھ مشابہت حضرت موسیٰ سے ہوگی، کچھ حضرت عیسیٰ سے، کچھ حضرت یوسف سے اور کچھ مشابہت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگی۔

میں نے عرض کیا: حضرت موسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: خوف (کی وجہ سے مفرح ہو کر درویش بن گئے تھے) اور (وقت کا) انتظار کرتے رہتے تھے) اور یہ بھی۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت عیسیٰ سے کیا مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جو کچھ عیسیٰ کے لیے کہا گیا، وہی ان کے لیے کہا جائیگا۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت یوسف سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: قید اور غیبت۔

میں نے عرض کیا: اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کس امر میں مشابہت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: جب یہ ظہور کریں گے تو وہی سیرت اختیار کریں گے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت تھی۔ اور حضرت محمد کے تمام آثار و نشانیوں کو پیش کریں گے۔ آٹھ

ماہ تک (کفار و مشرکین کو) قتل کرتے رہیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا۔

میں نے عرض کیا: انہیں یہ کیسے معلوم ہو جائے گا کہ اب اللہ راضی ہو گیا؟

آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان کے دل میں رحم ڈال دے گا۔ (غنیۃ لغائی)

۹۸) امام قائم کے ساتھ اہل عرب کی قلت ہوگی

ابن عقده نے احمد بن یوسف جعفی ابوالحسن کی کتاب سے، انھوں نے اسماعیل

بن محمد بن سے (کتاب میں نقل کیا) اور انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد اور وہی

انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” مع القائم علی السلام من العرب شیء یسیر ، فقیل له : ان من یصف هذا الامر منهم لکثیر ؟

قال : لا بُدَّ للناس من ان یمحصوا ویبیزوا ویغریلوا ، و سیخرج من الغریال خلق کثیر۔“ (منیۃ لعمانی)

ترجمہ: ” امام قائم علیہ السلام کے ساتھ عرب کے بہت کم لوگ رہیں گے۔

عرض کیا گیا: مگر ان میں امام قائم کی توصیف کرنے والے لوگ تو زیادہ ہیں ؟

آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے لازمی ہے کہ جھانٹا، پرکھا اور چھلنی میں چھانا جائے گا، اور جب چھلنی میں چھان لیا جائے گا تو اس میں سے بہت سے لوگ نکل جائیں گے۔“ (منیۃ لعمانی)

شانِ ظہور اور خروج

(۹۹)

احمر بن محمد بن سعید نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف ابن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے ابن حمید سے، انھوں نے ثمالی سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام (نہ علی) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: یقول ” لوقت خرج قائم آل محمد علیہ السلام لنصرة الله بالملائكة المسومین والمردفین والمنزلیین والکتر وبنین، یکون جبرائیل امامه ومیکائیل عن یمینہ واسرافیل عن یساره والرعب مسیوۃ شهر امامه وخلفه وعن یمینہ وعن شمالہ والملائكة المقربون حذاة، اول من یتبعه محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی علیہ السلام الثانی، ومعہ سیف مخترط یفتح الله له الروم والصین والتوک والدایلم والسند والهند وکابل شاه والخزر۔

یا باحزۃ ! لا یقوم القائم علیہ السلام الا علی خون شدید و زلازل وفتنة وبلای یصیب الناس، وطاعون قبل ذلك وسيف قاطع بین العرب، واختلاف شدید بین الناس وتشتت فی دینهم وتغیر من حالهم حتی یتمنی المتمدنی

الموت صباحاً و مساءً من عظم ما یرى من کلب الناس واکل بعضهم بعضاً، وخروجه اذا خرج عند الیاس والقنوط۔ فیا طوبی لمن ادرکه وکان من النصارة، والویل کلّ الویل لمن خالفه وخالت امره، وکان من اعدائه۔

ثم قال : یقوم بأمر جدید وسنة جدیدة وقضاء جدید، علی العرب شدید، ویس شأنه الا القتل، ولا یتنبأ أحدًا ولا تأخذة فی الله لومة لائم۔“ (منیۃ لعمانی)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا ” جب حضرت قائم آل محمد علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ مسومین (نشان شدہ) و مردفین (ایک کے پیچھے ایک) و منزلیین (نازل ہونے والے) اور کر وین (مقرب فرشتے) ان کی مدد کے لیے نازل فرمائے گا، حضرت جبرائیل ان کے آگے آگے ہوں گے، میکائیل دایسے جانب اور اسرافیل بائیں جانب اور رب و دبرہ ایک ماہ کی مسافت تک آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت تک پیچھے پیچھے، ایک ماہ کی مسافت تک دایسے جانب اور ایک ماہ کی مسافت تک بائیں جانب۔ پھر ملائکہ مقربین آپ کے پیچھے ہوں گے اور آپ کے عقب میں سب سے پہلے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آنحضرت کے عقب میں دوسرے حضرت علی علیہ السلام ہوں گے۔ آپ کے ہاتھ میں برہنہ تلوار ہوگی، تو اس طرح اللہ آپ کو روم، چین، ترک، دلیم، سند، ہند، کابل شاہ اور خزر پر فتح عنایت کرے گا۔

اے البحرۃ (ثمالی) ! امام قائم علیہ السلام اس وقت ظہور کریں گے جب لوگ شدید خوف زلزلوں، فتنوں اور بلاؤں میں مبتلا ہوں گے اور آپ کے ظہور سے قبل طاعون کی وبا پھیلے گی۔ اہل عرب کے درمیان باہم شدید اختلاف اور کشیدگی پیدا ہوگی، تلواریں چلیں گی، دین میں انتشار ہوگا اور ان کا ایسا برا حال ہوگا کہ لوگ صبح و شام موت کی تمناں کریں گے، اس لیے کہ دیکھ رہے ہوں گے کہ ایک دوسرے کو کھائے جارہا ہے، ظلم ڈھارہا ہے۔ آپ اس وقت خروج کریں گے جب لوگوں پر مایوسی اور ناامیدی چھائی ہوئی ہوگی۔

خوش نصیب ہے وہ شخص جس کو امام قائم علیہ السلام کا عہد مل جائے اور ان کے

انصار میں شامل ہو جائے۔ اور وہیل و انکس ہے اس پر جو ان کی مخالفت کرے
ان کا حکم نہ مانے، ان کے دشمنوں میں شامل ہو جائے۔
پھر فرمایا: آپ ظہور کریں گے تو امر جدید و سنت جدیدہ، فیصلہ جدید کے ساتھ، جو اہل
عرب کے لیے بہت گراں ہوگا، کیونکہ ان کا کام صرف قتل ہوگا، وہ کسی ملامت
کرنے والے کی ملامت کی پروا نہیں کریں گے۔ (غیبۂ نقابی)

۱۰۰) اہل قریش کا قتل عام

ابن عقیلہ نے قاسم بن محمد بن حسین سے، انھوں نے عیسیٰ بن ہشام سے،
انھوں نے ابن جبہ سے، انھوں نے علی بن ابو مغیرہ سے، انھوں نے عبداللہ بن شریک سے
انھوں نے بشر بن غالب اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے حضرت امام حسین بن
علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ:

”یا بشر! ما یبقا قریش اذا قدم القائم المہدیؑ منہم
خمسائۃ رجل فضرب اعناقہم صبرا ثم قدم خمسائۃ
فضرب اعناقہم (صبرا) ثم قدم خمسائۃ فضرب
اعناقہم صبرا؟“

قال نقلت: (لہ) اصلحک اللہ ابیلغون ذلک؟

فقال الحسین بن علی علیہما السلام ان مولی القوم منہم“

(غیبۂ نقابی)

ترجمہ: اپنے فرمایا: ”اے بشر! امام قائم علیہ السلام کے سامنے قریش کے پانچ سو آدمی گرفتار ہو کر
آئیں گے تو ان کی گردن مار دی جائے گی۔ پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے، ان کی
بھی گردن مار دی جائے گی، پھر پانچ سو گرفتار ہو کر آئیں گے ان کی بھی گردن مار دی
جائے گی۔“

میں نے عرض کیا: خدا آپ کا بھلا کرے کیا ان کی اتنی تعداد ہوگی؟

پس امام حسین بن علی علیہ السلام نے فرمایا: قوم کے غلاموں کا شمار بھی قوم ہی میں ہوتا ہے۔“

(غیبۂ نقابی)

۱۰۱) ایک فیصلہ

ابن عقیلہ نے محمد بن مفضل بن ابراہیم سے، انھوں نے محمد بن عبداللہ بن زرارہ سے

انھوں نے حارث بن مغیرہ اور ذریعہ الحارثی سے روایت کی ہے دونوں کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”ما بقی بیننا وبين العرب الا الذبح واما مایدہ الی حلقہ“

ترجمہ: ”ہمارے اور اہل عرب کے مابین مولے ذبح کے اور کچھ باقی نہیں ہے۔“ اور یہ
فرما کر آپ نے (اپنے حلق (گردن) کی طرف اشارہ کیا۔ (غیبۂ نقابی)

۱۰۲) خانہ کعبہ کے لیے ایک نذر

علی بن حسین نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے
محمد بن علی حیرنی سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے محمد بن علی خثعمی سے، انھوں نے
سید میر فی سے، انھوں نے اہل جزیرہ میں سے ایک شخص سے روایت کی ہے، اس کا بیان ہے کہ:

”میں نے خانہ کعبہ کے لیے ایک کینز کی نذر مانی تھی لہذا میں نذر پوری کرنے کے لیے:

کینز کو لیکر مکہ معظمہ پہونچا اور وہاں خانہ کعبہ کے حاجیوں اور خادموں سے ملا

اور ان سے اپنی نذر کے متعلق بیان کیا تو جس سے بھی اس نذر کا مسئلہ بیان

کیا، اس نے یہی کہا کہ وہ کینز مجھے دید و تمہاری نذر سمجھ لو کہ اللہ نے قبول کر لی۔

ہر ایک کا یہ جواب سن کر میرے دل میں الجھن سی پیدا ہو گئی میں نے اس کا ذکر

اہل مکہ میں سے اپنے دوست سے کیا۔ اس نے کہا: میری بات مانو گے؟

میں نے کہا: ہاں۔ مان لوں گا۔

اس نے کہا: دیکھو! وہ ایک شخص حج اسکو پاس بیٹھا ہوا ہے جس کے گرد لوگ جمع ہیں۔ وہ ابو جعفر

(امام) محمد (باقی) بن علی بن حسین علیہ السلام ہیں۔ ان سے اپنا یہ مسئلہ بیان

کرو اور جو کچھ حل وہ بتائیں اس پر عمل کرو۔

روای کا بیان ہے: میں ان جناب کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اللہ آپ پر رحمت نازل فرما

میں ایک شخص جزیرے کا باشندہ ہوں، میرے ساتھ ایک کینز ہے جس کو اپنی

ایک نذر پوری کرنے کیلئے خانہ کعبہ کی نذر کرنا چاہتا ہوں۔ میں جب اس کو

یہاں لے کر آیا اور اس کا تذکرہ حاجیوں اور خادموں سے کیا تو ہر شخص یہی کہتا ہے کہ

یہ کینز مجھے دید و تمہاری نذر قبول کر لیگا۔ سب کا یہ مطالبہ سن کر میرے دل

میں بڑی الجھن ہوئی۔ (اب آپ کی خدمت میں آیا ہوں)

قال ابو جعفر علیہ السلام: یا عبد اللہ! ان البیت لایا کل ولا یشر فبع جاریتک

واستقص وانظر اهل بلادك متن حج هذا البيت فمن
عجز منهم عن نفقة فاعطه حتى يقوى على العود الى
بلادهم۔

ترجمہ (حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے) فرمایا: اے بندۂ خدا! خانہ کعبہ نہ توکھانا
ہے نہ پیتا ہے۔ تم کثیر کو فروخت کرو اور وہ رقم اپنے اہل وطن حاجیوں میں
سے جسے دیکھو کہ اخراجات کے لیے اُس کے پاس کچھ رقم گھٹ گئی اُس کو دیدو
تاکہ وہ اپنے وطن واپس جاسکے۔

پھر اُس نے کہا: میں نے اُن جناب کے فرمانے پر عمل کیا۔
اُس کے بعد میں جس حاجب اور خادمِ حرم سے ملا، اُس نے مجھ سے یہی پوچھا
کہ تو نے کثیر کا کیا حل تلاش کیا؟
میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کچھ فرمایا تھا، وہی بتا دیا۔
”وہ کہنے لگے کہ وہ تو (معاذ اللہ) جاہل و کذاب ہے۔ پتہ نہیں کہ وہ یہ کیسے
کہتا ہے۔“

پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جا کر اُن لوگوں کی باتیں بتا دیں۔
آپ نے فرمایا: اچھا، اُنکی باتیں تو تم نے مجھ سے بیان کر دیں، کیا میری بات بھی اُن تک پہنچاؤ گے؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں۔
آپ نے فرمایا: اُن سے کہدو:

”قال لکم ابو جعفر کیف بکم لو قد قطعت ایدیکم وارجلکم و
علقت فی الکعبۃ۔ ثم یقال لکم: نادوا نحن سراق الکعبۃ۔“
ترجمہ ”حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام تم لوگوں سے فرماتے ہیں کہ اُس وقت تمہارا
کیا حال ہوگا جب تمہارے ہاتھ پاؤں کاٹ کر خانہ کعبہ پر لٹکا دیے جائیں گے
اور تم لوگوں سے کہا جائے گا کہ اعلان کرو کہ ہم لوگ خانہ کعبہ کے چور تھے۔“
چنانچہ جب میں وہاں سے اُٹھنے لگا کہ جا کر اُن لوگوں تک آپ کا پیغام پہنچا دوں تو آپ نے
فرمایا: مگر میں خود ایسا نہیں کروں گا، بلکہ ہم اہل بیت میں سے ایک مرد ایسا
کام انجام دے گا۔

(غیبۂ نعمانی)

(۱۰۳) غارِ انطاکیہ سے کتب آسمانی برآمد کریں

انہی اسناد سے محمد بن علی نے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے
انھوں نے جابر سے روایت کی ہے کہ جابر نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر
کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: اللہ آپ کا بھلا کرے، یہ پانچ سو درہم زکوٰۃ کے ہیں جو میں نے
اپنے مال سے نکالے ہیں، آپ لے لیں۔

قال لہ ابو جعفر: خذھا أنت فضعھا فی جدرانک من اهل الاسلام
والمساکین من اخوانک المساکین۔

ثم قال: اذا قام القائم اهل البيت قسم بالسویۃ وعدل فی الرعیۃ
فمن اطاعہ فقد اطاع اللہ، ومن عصاہ فقد عصی اللہ
وانما سئى المسئدی لانه یهدی الی امر حق۔

و یستخرج التوراة و سائر کتب اللہ عزوجل من غمار
بأنطاکیۃ و حکم بین اهل التوراة بالتوراة و بین اهل
الانجیل بالانجیل و بین اهل الزبور بالزبور و بین اهل
القرآن بالقرآن، و یجمع الیہ اموال الدنیا من بطن
الارض و ظہرها فیقول للناس: تعاونوا الی ما قطعتم فیہ
الارحام و سفکتہ فیہ الدماء الحرام و رکبتم فیہ ما
حرم اللہ عزوجل، فیعطی شیئاً لم یعطہ أحد کان
قبلہ و یملا الارض عدلاً و قسطاً و نوراً کما ملئت ظلماً و
جوراً و شرّاً۔ (غیبۂ نعمانی)

ترجمہ: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے اس سے فرمایا: تم اسے اپنے پاس رکھو اور
تمہارے قرب و جوار میں جو مسلمان ہیں وہ تمہارے اسلامی برادر ہیں ان میں سے
جو مساکین و مفلس ہوں، ان کو انہی میں تقسیم کر دینا۔

پھر فرمایا: جب ہم اہل بیت میں سے امام قائم ظہور کریں گے تو وہ سب پر برابر برابری تقسیم
کریں گے اور اپنی رعایہ کے ساتھ عدل سے کام لیں گے۔ جس نے ان کی اطاعت
کی، اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے اُن کی نافرمانی کی، اُس نے اللہ کی نافرمانی
کی۔ اُن کا نام ہم ہی اس لیے ہے کہ وہ ارض خفی کی طرف ہدایت کریں گے۔

اور توریت و نیز تمام کتب اللہ عزوجل (کی نازل کردہ) کو انطاکیہ کے غار سے برآمد کریں گے۔ پھر اہل توریت کا فیصلہ توریت کے مطابق، اہل انجیل کا انجیل کے مطابق، اہل زبور کا زبور کے مطابق اور اہل قرآن کا فیصلہ قرآن کے مطابق کریں گے۔ اور شکم ارض اور پشت زمین کی ساری دولت یکجا جمع کر کے لوگوں سے فرمائیں گے، ادھر آؤ، اسی چیز کے لیے تو تم لوگ قطع رحم کیا کرتے تھے، ناجائز خون بہایا کرتے تھے اور حرام کاموں میں مشغول رہا کرتے تھے، پھر آپ ان سب کو اتنا کچھ عطا فرمائیں گے کہ اُس سے قبل کسی نے نہ دیا ہوگا، اور زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔“ (غیبہ نغانی)

۱۴۴) تابوتِ آدم اور عصاِ موسیٰ کے وارث ؟

ابن عقدہ نے محمد بن مفضل سے اور سعد بن اسحاق، اور احمد بن حسین، اور محمد قطوانی سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبد اللہ بن سنان سے روایت کی ہے عبد اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: كانت عصى موسى قضيب آس من غرس البجعة، آناه بسا جبرئيل لما توجه تلقاء مدين وهي تابوت آدم في بحيرة طبرية ولن يبلها ولن يتغيرا حتى يخرجا القائم اذا قام عليه السلام۔“ (غیبہ نغانی)

آپ فرماتے تھے کہ ”حضرت موسیٰ کا عصا، شجر آس کی ایک شاخ تھی جو جنت میں لگا ہوا ہے جسے حضرت جبرئیل ان کے پاس اُس وقت لائے جب وہ مائیں جانے لگے۔ وہ عصا اور تابوت حضرت آدمؑ یہ دونوں بحیرہ طبریہ میں (موجود) ہیں، جو نہ تو بوسیدہ ہوں گے اور نہ متغیر (ہو کر خراب) ہوں گے۔ جب حضرت امام قائمؑ ظہور کریں گے تو آپ ان دونوں چیزوں کو نکالیں گے۔“ (غیبہ نغانی)

۱۴۵) زاد سفر اور حجر موسیٰ علیہ السلام

احمد بن ہرزہ نے نہادزی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے ابو جابر سے ابو جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا ظهر القائم عليه السلام ظهر براءة رسول الله صلى الله عليه وآله

وخاتم سليمان وحجر موسى وعصاه، ثم يا مرنداديه فينادي ”آلَا لَا يَحْمِلُ رَجُلٌ مِنْكُمْ طَعَامًا وَلَا شَرَابًا وَلَا عِلْفًا؟“ فيقول اصحابه: انته يريد أن يقتلنا، ويقتل دوابنا من الجوع والعطش، فيسير ويسيرون معه، فأول منزل ينزل به يضرب الحجر فينبع منه طعام وشراب وعلف، فيأكلون ويشربون ودوابهم حتى ينزلوا التجمت بظهر الكوفة۔“ (غیبہ نغانی)

ترجمہ: ”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کا علم مبارک، حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی، حجر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے عصا و کونیا ہر کریں گے اور اپنے ساتھیوں میں اعلان کر دیں گے کہ کوئی شخص اپنے ساتھ بطور زاد راہ کھانے پینے کی چیزیں اور سواری کے جانوروں کا چارہ نہ لے کر چلے۔“ (پس سبک) آپ کے ساتھی کہیں گے کہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمیں اور ہماری سواری کے جانوروں کو بھوکا پیاسا مار ڈالنا چاہتے ہیں۔“ مگر جب آپ پہلی ہی منزل پر قیام فرمائیں گے تو حجر موسیٰ پر عصا سے ضرب لگائیں گے تو اس میں سے کھانا پانی اور سواریوں کا چارہ اہل پڑے گا اور یہ لوگ اور ان کے جانور کھائیں پئیں گے اور اسی طرح منزل بہ منزل چلتے ہوئے پشت کوفہ یعنی نجف اشرف پہنچ جائیں گے۔“ (غیبہ نغانی)

امام زمانہ کی حکومت میں مہینے میں

دو بار تنخواہ اور سال میں دو بولوس

انہی اسناد کے ساتھ عبد اللہ نے ابن بکر سے، انھوں نے حران سے، اور حران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”كأنني بديتكم هذا الايزال موليا يفحص بدمه ثم لا يردك عليكم الا رجل منا اهل البيت فيعطيك في السنة عطاءين ويرزقكم في الشهر رزقين وتؤتون الحكمة في زمانه حتى أت المرأة لتقضي في بيتها بكتاب الله تعالى وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم۔“ (غیبہ نغانی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہم اہل بیت میں سے ایک شخص آئے گا جو

سال بھر میں دو مرتبہ تم لوگوں کو (ونس) عطا کرے گا اور چھینے میں دو مرتبہ روزی (روزینہ۔ تنخواہ) دے گا، اور اُس کے زمانے میں علم و حکمت تم لوگوں کو اس قدر ملے گی کہ ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی ہوتی کتاب خدا اور سنت رسول کے مطابق فیصلہ (خود ہی) کرے گی۔“ (غنیۃ لغانی)

منبر کوفہ پر سر بہ مہر عہد نامہ سنانا

(۱۰۷)

سہیل نے ابن محبوب سے، انھوں نے اپنے بعض لوگوں سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ :

قال: "كُفِّي بِالْقَائِمِ عَلِيٍّ مَنِيرٍ (الكوفية) عليه قباة فيخرج من وريان قباة كُتَابًا مَحْتُمًا بِخَاتَمٍ (من) ذهب فيفكّه فيقرأه على الناس فيجفلون عنه إجمال الغنم فلم يبق إلا النقباء فيتكلّم بكلام فلا يحقون ملجأ حتى يرجعوا إليه واتي لأعرف الكلام الذي يتكلم به -“ (کافی)

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنی قباہ زینت کے ہوئے منبر کوفہ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی قباہ کے اندر سے ایک سر بہ مہر تحسیر نکالی، پھر مہر توڑی اور لوگوں کو پڑھ کر سنایا تو لوگ آپ سے اس طرح بدک کر بھاگ رہے ہیں جس طرح بھیڑ بکریاں بدکتی ہیں اور سولے آپ کے نقیبوں کے کوئی باقی نہ رہا۔ پھر آپ نے ایک ایسی بات کہی جس سے وہ بھاگے ہوئے لوگ مجبوراً واپس آ گئے۔ اور میں جانتا ہوں کہ وہ کیا کہیں گے۔“ (کافی)

آپ اسلام کو جدید انداز میں پیش کریں گے

(۱۰۸)

عبدالواحد بن عبد اللہ نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے احمد بن علی حمیری سے انھوں نے حسن بن ایوب سے، انھوں نے عبد الکریم شعی سے، انھوں نے احمد بن حسن بن ابان سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے، اور انھوں نے شیخ الفقہاء (فقہاء میں سب سے بزرگ) یعنی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: میں نے ایک مرتبہ اُن جناب سے سیرت حضرت امام مہدی علیہ السلام کے متعلق دریافت کیا:

قال: "يصنع ما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله يسهم ما كان قبله

كما هدم رسول الله صلى الله عليه وآله امرا للجاهلية ويستأنف الاسلام جديداً -“ (غنیۃ لغانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: آپ وہی کریں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا تھا یعنی اپنے پہلے کے تمام روایات کو ختم کر دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایام جاہلیت کے تمام رسم و رواج کو ختم کر دیا تھا، اور اسلام کو ایک جدید انداز سے پیش کریں گے۔“

سیرت رسول اللہ اور سیرت قائم میں فرق

(۱۰۹)

علی بن الحسین نے محمد عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد علی کوفی سے، انھوں نے برنطی سے، انھوں نے ابن بکیر سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے زرارہ سے اور زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں آنجناب سے عرض کیا کہ (فرزند رسول!) آپ امام قائم کا نام تو بتا دیں؟ فقال: اسمه اسمي -

قلت: أيسر بسيرة محمد صلى الله عليه وآله؟

قال: هيئات هيئات يا زرارة ما يسير بسيرته -

قلت: جعلت فداك لـ؟

قال: إن رسول الله صلى الله عليه وآله سارفي أمته باللين كان يتألف

الناس، والقائم عليه السلام يسير بالقتل، بهذا لك أمر

في الكتاب الذي معه: أن يسير بالقتل ولا يستتيب

احداً، ويل لمن ناداه -“ (غنیۃ لغانی)

آپ نے فرمایا: اُن کا نام میرا نام ہوگا۔

میں نے عرض کیا: کیا آنجناب کی سیرت بھی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت ہوگی؟

آپ نے فرمایا: افسوس، افسوس! اے زرارہ! وہ آنحضرت م کی سیرت پر عمل نہ کریں گے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، یہ کیوں؟

آپ نے فرمایا: یہ اس لیے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کے ساتھ نرمی

اور تالیف قلوب کا سلوک کیا، مگر امام قائم، تو قتل کرینگے اور اسی کا اُن کو حکم دیا ہوگا اس کتاب

میں جو ان کے پاس ہوگی، اس میں ریت قتل کا حکم ہوگا، تو یہ قبول نہ ہوگی، ویل ہے اُس پر جس اُن سے منہ موڑا۔ (غنیۃ لغانی)

سیرت امام قائم علیہ السلام

(۱۱۰)

محمد بن علی کوئی نے عبدالرحمان بن (ابی) ہاشم سے، انھوں نے ابوذر جہم سے اور ابو ذر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین کا ارشاد ہے: "کان لی أن اقتل المولّی و اجدت علی الجریح، و لکن ترک ذلک للعاقبة من اصحابی ان جرحوا لم یقتلوا، و القائم له أن یقتل المولّی و یجرح علی الجریح۔" (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: میرے لیے یہ ممکن تھا کہ قتل کروں اور زخمیوں کی مرہم بنی کروں، مگر میں نے اپنے اصحاب کے انجام کے پیش نظر ایسا نہیں کیا کہ اگر یہ زخمی ہوجائیں تو قتل نہ کیے جائیں، مگر امام قائم، منہ موڑنے والے کو قتل کریں گے اور زخمیوں کو دفن (تجہیز) کر دیں گے۔" (غنیۃ لغائی)

امام قائم کے شیعہ تا ابد غالب ہیں گے

(۱۱۱)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انھوں نے حسن بن ہارون سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا کہ معلی بن خنیس نے آپ سے دریافت کیا کہ: (فرزِ رسول!) کیا امام قائم علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام کی سیرت (عقود و رنگد) کے خلاف سیرت اختیار کریں گے؟

آپ نے فرمایا: "نعم، و ذلک أنّ علیّاً سار بالمحقّ و الکفّ لآئۃ علم أنّ شیعته سیطرو علیہم من بعدہ، و أنّ القائم اذا قام سار فیہم بالسیف و السبّی، و ذلک أنّہ یعلم أنّ شیعته

لم یظہرو علیہم من بعدہ ایذا۔" (غنیۃ لغائی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ہاں، اور یہ اس لیے کہ حضرت ابوالاعلیٰ علی علیہ السلام نے مہربانی اور درگزر کی سیرت اختیار کی تھی اس لیے کہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے بعد میرے شیعہ مغلوب ہوجائیں گے اور امام قائم علیہ السلام جب ظہور فرمائیں گے تو آپ عوامِ اناس کے ساتھ قتل اور قید کا براؤ کریں گے اس لیے کہ آپ کو یہ معلوم ہوگا کہ (میرے بعد) ان کے بعد ان کے شیعہ تا ابد مغلوب نہ ہوں گے۔" (غنیۃ لغائی)

* "تہذیب" میں صفار نے محمد بن عبد الجبار سے انھوں نے ابن فضال سے انھوں نے ثعلبہ سے اسی کے شہادت کی ہے

اسلامی احکام کی تجدید ہوگی

(۱۱۲)

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے رفاعہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن عطا سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آپ لوگوں کے ساتھ کیا سوچ کریں گے؟ فقال: "یسہم ما قبلہ کما صنع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یستأنف الاسلام جدیداً۔" (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: "آپ اپنے سے قبل کے جاری شدہ رسم و رواج کو ختم کر دیں گے جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ اور ایک جدید طرز سے اسلام پیش کریں گے۔" (غنیۃ لغائی)

قتل کی ابتداء قریشیوں سے ہوگی

(۱۱۳)

علی بن الحسین نے محمد بن عطار سے، انھوں نے محمد بن حسن سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے بزنطی سے، انھوں نے علاء سے، انھوں نے محمد سے، اور محمد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے آنجناب کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "لو یعلم الناس ما یصنع القائم اذا خرج لأحبت اکثرہم أن لا یروہ و ما یقتل من الناس، اما ان لا یبدء الا بقریش فلا یأخذ منها الا السیف ولا یعطیہا الا السیف حتی یقول کثیر من الناس: لیس هذا من آل محمد لو کان من آل محمد لرحم۔" (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: "اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کیا کریں گے تو پھر اکثر لوگ تو یہی چاہیں گے کہ جس قدر وہ قتل کریں گے (اپنی آنکھوں سے) نہ دیکھیں۔ یہ ضرور ہے کہ آنجناب سب سے پہلے قریش سے شروع کریں گے آپ ان لوگوں سے تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے اور تلوار کے سوا اور کچھ نہیں لیں گے یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ شخص آلِ محمد میں سے نہیں ہے، کیونکہ اگر آلِ محمد میں سے ہوتا تو ضرور رحم کرتا۔" (غنیۃ لغائی)

۱۱۳) امر جدید کے ساتھ ظہور

انہی اسناد کے ساتھ بزنجی نے مامون بن حمید حنظل سے، انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

” یقوم القائم ، بامر جدید و کتاب جدید و قضا و جدید علی العرب شدید ، لیس شأنہ الا بالسیف لا یتتیب احدًا و لا یأخذہ فی اللہ لومة لائم “ (غیبہ نغانی)

” امام قائم علیہ السلام امر جدید و کتاب جدید اور فیصلہ جدید کے ساتھ ظہور کریں گے ، اور اہل عرب پر شدید ہوں گے ، وہ سوائے تلوار کے اور کوئی بات نہ کریں گے ، کسی کا عذر و توبہ قبول نہ کریں گے ۔ وہ ملامت کرنے والے کی ملامت کی اللہ کے بارے میں ، پروا نہ کریں گے ۔ “ (غیبہ نغانی)

۱۱۵) لباس اور غذا میں سادگی

انہی اسناد کے ساتھ محمد بن علی کوفی نے ابن محبوب سے، انھوں نے بطائی سے انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

” ما تستعجلون بخروج القائم ؟ فواللہ ما لباسہ الا الغلیظ و لا طعامہ الا الجشب ، و ما هو الا السیف و الموت تحت ظل السیف “ (غیبہ نغانی)

” تم لوگ امام قائم کے ظہور کے لیے تعجل کیوں چاہتے ہو ؟ خدا کی قسم وہ تو موٹا جھوٹا پنہیں گے ، اور روکھی سوکھی کھائیں گے ۔ ان کا کام تلوار اور صرف تلوار (چلانا) ہے اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت ہے ۔ “ (غیبہ نغانی)

۱۱۶) آپ کی غذا نان شعیر ہوگی

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف بن یعقوب سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے انھوں نے ابن بطائی سے، انھوں نے اپنے والد اور حبیب سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: ” اذا خرج القائم لم یکن بیتہ و بین العرب و قریش الا السیف (ما یأخذ منها) و ما یستعجلون بخروج القائم ؟ و اللہ ما طعامہ الا الشعیر الجشب و لا لباسہ الا الغلیظ ، و ما هو الا السیف و الموت تحت ظل السیف “

(غیبہ نغانی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو آنجناب کے اور اہل عرب و قریش کے درمیان صرف تلوار ہوگی اور تم لوگ ظہور قائم میں تعجل کیوں چاہتے ہو؟ بخدا ان جناب کی غذا تو صرف جو کی بدمزہ روٹی ہوگی اور آپ کا لباس موٹا جھوٹا ہوگا ، اور آپ کا کام صرف تلوار ہوگا ، اور تلوار ہی کے زیر سایہ موت “ (غیبہ نغانی)

۱۱۷) آپ کا خوف ہر شے پر طاری ہوگا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیل سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حسن بن علی بن یوسف اور محمد بن علی سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے اپنے بعض اشخاص (رجال) سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ آپ نے فرمایا:

” بینا الرجل علی رأس القائم علیہ السلام یا مرء و ینہا اذ قال : اذیر وہ فیدرونہ الی قتہ امہ فیا مر بضرب عنقه فلا یبقی فی الخافقین شیء الا خافہ “ (غیبہ نغانی)

” لوگ گرفتار کر کے آپ کے سامنے پیش کیے جائیں گے اور ان کی گردن زنی کا کالم دین گے اور دنیا میں کوئی شے باقی نہ رہے گی جو آپ سے غورزدہ نہ ہو ۔ “

(غیبہ نغانی)

علی بن احمد بندر یحییٰ نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے ہشام بن سالم سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت نقل کی ہے۔

(غیبہ نغانی)

قمیص رسول امام قائم کے جسم پر ہوگی

(۱۱۸)

محمد بن ہمام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن سماعہ سے، انھوں نے احمد بن حسن سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن اسماعیل سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ اُن جناب نے محمد سے فرمایا:

”اِنَّ اُرَیْتُ قَمِیصَ الْقَائِمِ الَّذِیْ یَقُومُ عَلَیْهِ؟“

فقلت: بلی۔ فدعا بقمطر ففتحہ وأخرج منه قمیصا کراہیں
فشرہ فاذا فی کتفہ الا یسر دم۔

فقال: هذا قمیص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي عليه يوم
ضربت رباعيته وفيه يقوم القائم، فقبلت الدّم و
وضعتہ علی وجہی ثم طواه ابو عبد الله عليه السلام ورفعه۔“

ترجمہ: ”اے فرمایا: ”اے کیا میں تمہیں وہ قمیص دکھاؤں جسے پہن کر امام قائم ظہور فرمائیں گے؟“

میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ تو آپ نے ایک بسترہ منگوا یا، اُسے کھولا، اُس میں سے ایک قمیص نکالی
پھر اُسے پھیلا دیا، تو اُس کی بائیں آستین پر خون لگا ہوا تھا، اُسے دکھا کر آپ نے
فرمایا: یہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ قمیص ہے جسے آپ اُس دن
زیب تن کیے ہوئے تھے جس دن آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے تھے۔ یہی قمیص
پہن کر امام قائم مہم قیام فرمائیں گے۔

یہ سنکر میں نے اس خون کو بوسہ دیا جو اُس قمیص کی آستین پر لگا ہوا تھا اور میں نے
اُس کو اپنے چہرے پر رکھا۔ پھر حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے
اُس کو طے کر کے رکھ دیا۔“ (غیبۃ لغائی)

آیہ: ”آتٰی اَمْرُ اللّٰہِ...“ کی تفسیر

(۱۱۹)

علی بن احمد نے عبد اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے علی بن حسن سے، انھوں نے علی
بن حسان سے، انھوں نے عبد الرحمن بن کثیر سے، اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام
جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ”آتٰی اَمْرُ اللّٰہِ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْهُ“

کے متعلق ارشاد فرمایا:

”ہو امرنا امر اللہ عز وجل (ا) لا تستعجل بہ یٰیہ“

بثلاثۃ اجناد بالملائکۃ والمؤمنین والرعب وخروجه
کخروج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذلک قولہ عز وجل:

”کَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ تَوَّاتٍ قَرِيبًا
مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكُرْهُوْنَ۔“ (سورۃ الانفال آیت ۵)

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”یہی ہمارا امر ہے جو امر خدا ہے ہم لوگ اس میں عجلت نہیں
چاہتے۔ اللہ تعالیٰ اُن کی (ہماری صاحب الامر کی) مدد افواج فرشتگان
اور مومنین اور رعب و دبدبہ سے کرے گا۔ اُن کا خروج بھی رسول اللہ
کے خروج کے مانند ہوگا۔ چنانچہ اللہ عز وجل ارشاد فرماتا ہے کہ:
ترجمہ آیت: ”جس طرح تیرے پروردگار نے تجھے تیرے گھر سے حق کے
ساتھ نکالا، حالانکہ مومنین میں سے ایک گروہ اسے بہت زیادہ
ناپسند کرتا تھا۔“ (سورۃ انفال آیت ۵)

تین سو تیرہ فرشتوں کا نزول

(۱۲۰)

احمد بن ہودہ نے ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد سے
انھوں نے بطامنی سے اور بطامنی نے حضرت امام علیہ السلام سے روایت کی کہ آپ نے
ارشاد فرمایا: ”اذا قام القائم علی السلام نزلت الملائکۃ بثلاث مائۃ وثلاثۃ
عشر: ثلث علی خیول شہب، وثلث علی خیول بلق
وثلث علی خیول حو، ہ قلت: وما الحو؟“

قال: الحمور۔“ (غیبۃ لغائی)

ترجمہ روایت: ”آپ نے ارشاد فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو
تین سو تیرہ فرشتے نازل ہوں گے جن میں سے ایک تہائی شہب
(سیاہی مائل سفید رنگ کے) گھوڑوں پر، ایک تہائی ابلق (سیاہ اور
سفید داغوں والے) گھوڑوں پر، اور ایک تہائی حو گھوڑوں پر سوار ہوں گے۔“
میں نے عرض کیا: حو سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: سُرخ۔ ”حمر“ (سرخ گھوڑے)۔

۱۲۱) ہر سپاہی کیلئے تلوار نازل ہوگی

اور اپنی اسناد کے ساتھ بظاہر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”قال: اذا قام القائم علیہ السلام نزلت سیوف القتال علی کلّ سیف اسم الرجل واسم ابیه“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے (تو آسمان سے آپ کے فوجیوں کے لیے جہاد کے واسطے) تلواریں نازل ہوں گی جن پر ہر فوجی کا نام اور اس کے والد کا نام کندہ ہوگا۔“

۱۲۲) فرقہ مرجئہ کا خیال ہے کہ خون نہ بہے گا

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیمیلی سے، انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے، انھوں نے علی بن احمد سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسلم سے، انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے بشیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ جب میں مریہ گیا تو حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف پر حاضر ہوا، دیکھا کہ دروازے پر ایک خچر زین کسا ہوا کھڑا ہے۔ چنانچہ میں بیت الشرف کے ایک طرف جا بیٹھا۔ کچھ دیر کے بعد آپ اندر سے برآمد ہوئے۔ میں نے سلام عرض کیا تو آپ خچر پر سوار ہو چکے تھے لیکن مجھے دیکھ کر آپ فوراً ہی اتر پڑے اور میری طرف تشریف لائے اور دریافت فرمایا کہ تم کون ہو؟

میں نے عرض کیا: عراق کا رہنے والا ہوں۔

آپ نے فرمایا: عراق میں کہاں کے باشندہ ہو؟

میں نے عرض کیا: کوفہ کے باشندہ ہوں۔

آپ نے فرمایا: اس سفر میں تمہارے ہمراہ کون تھا؟

میں نے عرض کیا: محدثہ کا ایک گروہ۔

آپ نے فرمایا: محدثہ کون؟

میں نے عرض کیا: مرجئہ۔

آپ نے فرمایا: کل جہاد قائم ظہور کریگا تو یہ لوگ کس کے پاس پناہ لیں گے؟

میں نے عرض کیا: یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو ہمارے اور تمہارے ساتھ برابر کا انصاف ہوگا۔ آپ نے فرمایا: من تاب، من تاب، من تاب اللہ علیہ ومن استر نفاقاً فلا یبعد اللہ غیرہ ومن اظهر شیئاً اھرق اللہ دمہ۔

ثم قال: ینذبحهم والذی نفسی بیدہ کما ینذبح القصاب شاتہ وَاَوْماً بیدہ ارنی حلقہ۔

قلت: انہم یقولون: انہ اذا کان ذلک استقامت لہ الامور فلا یمسح مہجۃ دم،

فقال: کلاً والذی نفسی بیدہ حتی ینسح وانتم العرق والعلق وَاَوْماً بیدہ الی جہنمہ۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: جو توبہ کرنے کا اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، مگر جو دل میں نفاق چھپائے ہوئے ہوگا اللہ اس کو دھتکار دیگا۔ اور اگر کوئی کچھ اور کرنے پر آمادہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کا خون بہا دیگا۔“

پھر فرمایا: یعنی۔ اُن کو ذبح کر دیگا، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، جس طرح قصاب بکری کو ذبح کرتا ہے؟

اور یہ فرما کر آپ نے اپنی گردن (حلق) کی طرف اشارہ کیا۔

میں نے عرض کیا: وہ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جب اُن کی حکومت قائم ہو جائے گی تو وہ کسی کا خون نہ بہائیں گے۔ آپ نے فرمایا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، ہرگز ایسا نہیں ہے بلکہ تم لوگ خون اور پیسے میں لت پت (لتھڑے) ہو گے اور ہم اُسے پونچھیں گے۔ یہ فرما کر آپ نے اپنی پیشانی کی طرف اشارہ کیا۔“

۱۲۳) بڑی خونریزی کے بعد آپ کی حکومت قائم ہوگی

ابن عقدہ نے محمد بن سالم سے، انھوں نے عثمان بن سعید سے، انھوں نے احمد بن سلیمان سے، انھوں نے موسیٰ بن بکر سے، انھوں نے بشیر نبال سے یہی روایت کی ہے مگر اس میں یہ ہے کہ جب میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ مرجئہ کہتے ہیں کہ حضرت امام ہو کر جب ظہور فرمائیں گے تو اُن کی حکومت بغیر ایک قطرہ خون بہے آسانی سے قائم ہو جائیگی۔

قال: ”کلاً والذی نفسی بیدہ لو استقامت لاحد عفواً

لاستقامت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین ادمیت دباعیہ

وَشَجَّ فِي وَجْهِهِ كَلًّا وَالَّذِي لَفَسَى بَنِيهِ حَتَّى نَمَسَحَ
نَحْنُ وَانْتَفَرَ الْعِرْقُ وَالْعَلَقُ، ثُمَّ مَسَحَ جَبْهَتَهُ۔“

آپ نے فرمایا ”ہرگز ایسا نہیں ہے، اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر کسی کا اقتدار یونہی قائم ہو جایا کرنا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اقتدار سب سے پہلے اسی طرح قائم ہوا۔ آنحضرت کا اقتدار بھی اُس وقت قائم ہوا جب آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے اور آپ کے چہرہ اقدس پر زخم آئے۔ اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ امام قائم کی حکومت بھی اُس وقت ہی قائم ہوگی جب تم لوگوں کی پیشانیاں خون اور پسینے سے تر رہیں گی اور ہم اسے پونچھیں گے۔“

پھر آپ نے اپنی پیشانی پونچھ کر بتایا کہ اس طرح پونچھیں گے۔“ (غیبہ نعمانی)

محنت شاقہ کے بعد قیام حکومت (۱۲۳)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن معاویہ سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عیسیٰ بن سلیمان، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے، مفضل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، جب آپ کے سامنے امام قائم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو میں نے عرض کیا کہ مجھے امید ہے کہ امام قائم کی حکومت آسانی سے قائم ہو جائے گی۔

آپ نے فرمایا: ”لَا يَكُونُ ذَلِكَ حَتَّى تَمْسَحُوا الْعِرْقَ وَالْعَلَقَ“
ترجمہ: ”وہ نہیں، یہ حکومت اُس وقت قائم ہوگی جب تم لوگوں کو اپنی پیشانیوں سے خون اور پسینہ پونچھنا پڑے گا۔“ (غیبہ نعمانی)

اہل حق ہمیشہ سختیوں میں رہیں (۱۲۴)

عبد الواحد بن عبد اللہ سے، انھوں نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے یونس بن ظبیان سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ: ”إِنَّ أَهْلَ الْحَقِّ لَمْ يَزَالُوا مِنْذُ كَانُوا فِي شِدَّةٍ، أَمَّا أَنْ
ذَلِكَ إِلَى مَدَّةٍ قَرِيبَةٍ وَعَاقِبَةُ طَوِيلَةٍ۔“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اہل حق، بلاشبہ جب سے بھی رہے، ہمیشہ شدت اور سختیوں میں رہے مگر یہ سختیاں ایک قریبی مدت تک رہیں، اُس کے بعد اس کا انجام بہت طویل ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

* ابن عقدہ نے اپنے بعض رجال سے، انھوں نے علی بن اسحاق بن عمار سے
انھوں نے محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (غیبہ نعمانی)

وہ دور بہت جانفشانی کا ہوگا (۱۲۵)

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی سے، انھوں نے معمر بن خلد سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی الرضا علیہ السلام کے سامنے حضرت امام قائم علیہ السلام کا ذکر آیا تو:

قَالَ: ”أَنْتُمْ (اَيُّوْم) اَوْخَىٰ بِالْأَمْنِكُمْ يَوْمَئِذٍ“
قال: وكيف؟

قال: ”لَوْ قَدْ خَرَجَ قَائِمُنَا عَلَيَّ السَّلَامُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا الْعَلَقُ وَالْعِرْقُ
(و) الْقَوْمُ عَلَى السَّرِجِ وَمَا لِبَاسِ الْقَائِمِ عَلَيَّ السَّلَامِ إِلَّا الْغَلِيظُ
وَمَا طَعَامُهُ إِلَّا الْجَشَبُ“ (غیبہ نعمانی)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”تم لوگ اس دور میں زیادہ آرام و چین سے ہو رہے نسبت اُس دور کے“
راوی نے عرض کیا: وہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو بڑی عرق ریزی اور خون ریزی کرنی پڑے گی، قوم کو اپنی سواری کی پشت پر رہنا پڑے گا اور خود امام قائم کا لباس بہت معمولی (موٹا جھوٹا) اور آپ کا طعام بدمزہ ہوگا۔“ (غیبہ نعمانی)

مظلومیت بھی نعمت ہے (۱۲۶)

عبد الواحد نے احمد بن ہوزہ سے، انھوں نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ ابن حماد سے، انھوں نے مفضل سے روایت کی ہے کہ اُن کا بیان ہے کہ حالت طوان میں ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب تھا، آپ نے نظر اٹھا کر میری طرف دیکھا
وَقَالَ لِي: ”يَا مَفْضُلُ مَا لِي أَرَاكَ مَسْمُومًا مَتَغَيِّرُ الْوَلَوْنَ؟“

قال: فَقُلْتُ لَهُ: جَعَلَتْ فِدَاكَ لِنَظَرِي إِلَى بَنِي الْعَبَّاسِ، وَمَا فِي أَيْدِيهِمْ مِنْ

هَذَا الْمَلِكُ وَالسُّلْطَانُ وَالْجَبْرُوتُ ، فَلَوْ كَانَ ذَلِكَ لَكُمْ
لَكُنَّا فِيهِ مَعَكُمْ -

فَقَالَ : ” يَا مَفْضَلُ ! أَمَا لَوْ كَانَ ذَلِكَ لَمْ يَكُنِ إِلَّا سِيَاسَةُ اللَّيْلِ وَ
سِيَاحَةُ النَّهَارِ وَأَكْلُ الْجَشَبِ ، وَلَبَسَ الْخَشَّ سَبَّ
أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّهِ السَّلَامُ ، وَإِلَّا فَالْتَارُ ، فَرَدَى ذَلِكَ عَنَّا
فَصَرْنَا نَأْكُلُ وَنَشْرِبُ ، وَهَلْ رَأَيْتَ ظُلَامَةً جَعَلَهَا اللَّهُ
نِعْمَةً مِثْلَ هَذَا ؟ “ (غَيْبَةُ نَعْفَانِ)

ترجمہ: اور آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا: اے مفضل! کیا بات ہے میں تم کو کچھ محزون و غموم پارہاؤں
اور تمہارے چہرے کا رنگ بھی متغیر ہے؟

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن، میں بنی عباس کو دیکھتا ہوں کہ ان کے ہاتھوں میں سلطنت
اور اقتدار و طاقت وغیرہ سبھی کچھ ہے۔ کاش یہ سب کچھ آپ حضرات کے پاس
ہوتا تو ہم لوگ بھی آپ حضرات کے ساتھ اس میں شریک ہوتے؟

آپ نے فرمایا: اے مفضل! اگر ایسا ہوتا تو تم لوگوں کو بڑی محنت کرنی پڑتی، راتوں کو لوگوں
کی حفاظت اور دلوں کو چکر لگانا پڑتا، بدمزہ کھانا اور موٹا جھوٹا پہننا پڑتا
جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے دور حکومت میں تھا، اور اگر ایسا نہ
کرتے تو انجام کار جہنم تھا۔ یہ ذمے داریاں ہمارے سر سے اٹھائی گئی ہیں، اس
ہم لوگ مناسب غذا کھاتے پیتے ہیں۔ کیا تم نے کبھی دیکھا ہے کہ ظلم کسی کھیلے
باعثِ نفعت بن گیا ہو، جیسا کہ یہ ہے (اس دور میں ہے) “ (غَيْبَةُ نَعْفَانِ)

اگر اُمتِ محمد کو حکومت ملتی ... ؟

(۱۲۸)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عمر بن شمر سے روایت
کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے بیت الشرف
میں حاضر تھا اور بیت الشرف لوگوں سے (کھپا کچھ) بھرا ہوا تھا، ان لوگوں میں سے جو شخص آپ سے
کچھ دریافت کرتا، آپ اس کا جواب دیتے جاتے تھے اور میں بیت الشرف کے ایک گوشے میں بیٹھا ہوا
رو رہا تھا کہ اس کا دوران:

فَقَالَ مَا يَبْكِيكَ يَا عَسَى !

قُلْتُ : جَعَلَتْ فِدَاكَ وَكَيْفَ لَا أَبْكِي وَهَلْ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُكَ

وَالْبَابُ مَغْلَقٌ عَلَيْكَ وَالسُّتُرُ لَمْ يَرْخَى عَلَيْكَ ؟
فَقَالَ : لَا تَبْكُ يَا عَمْرُو ! أَكُلْ أَكْثَرَ الطَّيِّبِ وَتَلْبَسِ اللَّبَنَ وَلَوْ
كَانَ الَّذِي تَقُولُ لَمْ يَكُنْ إِلَّا أَكْلُ الْجَشَبِ وَلَبَسَ
الْخَشَّ ، مِثْلَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ
إِلَّا فَمِ الْجَعَةُ الْأَغْلَالُ فِي النَّارِ “ (غَيْبَةُ نَعْفَانِ)

(ترجمہ) پس آپ نے دریافت فرمایا: اے عمرو! کیوں رو رہے ہو؟
میں نے عرض کیا: (فرزندِ رسول!) میری جان آپ پر تار کیسے نہ رونا آئے کہ آپ جیسا محترم
شخص اس امت میں کوئی اور بھی ہے؟ اس کے باوجود آپ پر دروازہ بند ہے

آپ کی شخصیت پر پردہ ڈال دیا گیا ہے؟
آپ نے فرمایا: اے عمرو! نہ رو، اس وقت تو ہم اکثر و بیشتر اچھی اور طیب غذا میں کھاتے
ہیں اور اچھا لباس پہنتے ہیں، اگر وہ ہوتا جو تم کہتے ہو، تو پھر سولے بدمزہ
کھانے اور موٹا کپڑا پہننے کے اور کچھ نہ ہوتا۔ جیسا کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام
کا معمول تھا، اور اگر ایسا نہ ہوتا تو (اے عمرو!) معالجہ جہنم میں زنجیریں ہوتیں۔ “
(غَيْبَةُ نَعْفَانِ)

علم رسول کا پھریرا اور اراقِ جنت

(۱۲۹)

انہی اسناد کے ساتھ عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے عبداللہ بن سنان سے اور
عبداللہ بن سنان نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر (بن محمد باقر) الصادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

” أَيْ اللَّهَ إِلَّا أَنْ يَخْلُفَ وَقْتُ الْمَوْتَيْنِ -

وہی دایۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نزل بہا جبریل یوم بدسیرہ
ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا حَمْدٍ ! مَا هِيَ وَاللَّهِ مِنْ قَطْنٍ وَلَا كَثَّانٍ وَلَا قَرْ وَلَا حَرِيرٍ
فَقُلْتُ : مِنْ أَيْ شَيْءٍ هِيَ ؟

قَالَ : مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ ، فَنَشَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَدْرٍ ، ثُمَّ
لَفَّهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ ، فَلَمْ تَزَلْ عِنْدَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى
كَانَ يَوْمَ الْبَصْرَةِ ، فَنَشَرَهَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ
ثُمَّ لَفَّهَا - “

وہی عندنا ہذا لا یشہا أحدٌ حتی یقوم القائم

فاذا قام نشرها فلم يبق في المشرق والمغرب أحد إلا لعننا
ويسير الرعب قدامها شهراً (و ورائها شهراً) وعن عيبتها
شهراً وعن يسارها شهراً۔

ثم قال: يا با محمد إنه يخرج متوراً غضبان أسفاً لغضب الله على
هذا الخلق عليه فميمص رسول الله صلى الله عليه وآله الذي
كان عليه يوم أحد و عمامة السحاب ، و درع رسول الله صلى
الله عليه وآله السابغة ، و سيف رسول الله صلى الله عليه وآله ذو الفقار
يجرد السيف على عاتقه ثمانية أشهر يقتل هرماً۔

فأول ما يبداً ببخى شعبة فيقطع ايديهم ويعلقها في الكعبة
وينادي مناديه هؤلاء سراق الله ، ثم يتناول قریشاً فلا يأخذ
منها إلا السيف ، ولا يعطيها إلا السيف ولا يخرج القائم ۴
حتى يقرأ كتابان كتاب بالبصرة وكتاب بالكوفة بالبراءة
من علي بن أبي طالب۔

آپ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ نے یہ طے کر لیا ہے کہ وہ وقت معین کر نیواؤں کے غلام کرے گا۔
اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غم مبارک ہے جس کو حضرت جبریل یوم
بدلیہ کرازل ہوتے تھے اور اسے لیکر چلے تھے۔
پھر فرمایا: اے ابو محمد! بخدا اس کلم کا پھر سیرانہ موت کا ہے، نہ کتان کا، نہ حریر کا،
نہ پرزیاں کا۔

سینے میں کیا: پھر کس چیز کا بنا ہوا ہے؟

آپ نے فرمایا: اس کا پھر سیرانہ جنت کے اور اق کا ہوگا جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے یوم بدلیہ لایا تھا، پھر اسے پیٹ کر حضرت علی علیہ السلام کے حوالے کیا۔ وہ
حضرت ابوالائمہ علی علیہ السلام کے پاس مسلسل رہا، یہاں تک کہ جنگ بصرہ (ج) میں
حضرت ابوالائمہ امام علی علیہ السلام نے وہی پھر سیرا پھر لہرایا اور اللہ تعالیٰ نے
آپ کو فتح عطا فرمائی، اس کے بعد آپ نے اسے پیٹ کر رکھ دیا۔ اور اب وہ پھر سیرا
اس وقت ہمارے پاس ہے اور حضرت امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے قبل
اسے کوئی نہیں لہرائے گا، جب آپ ظہور فرمائیں گے تو وہی اس کو لہرائیں گے جسے
دیکھ کر مشرق و مغرب کا ہر شخص اس کو برا کہے گا، مگر اس پھر سیرا کا رعب و دہرہ

ایک ماہ کی مسافت کے برابر آگے آگے اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر پیچھے،
ایک ماہ کی مسافت کے برابر دوسری جانب اور ایک ماہ کی مسافت کے برابر
بائیں جانب چھایا رہے گا۔

پھر آپ نے فرمایا: اے ابو محمد! امام قائم علیہ السلام غیظ و غضب کے عالم میں خروج کریں گے
اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اس مخلوق پر غضبناک ہوگا۔ آپ وہی قمیص زیب تن
کیے ہوئے ہوں گے جو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم دجک، بدر
زیب تن فرمائی ہوئی تھی، اور آپ کے فرقہ اندس پر عمامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
اور جسم مبارک پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سالبہ نامی زیرہ اور دست پاکیزہ
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تلوار ذو الفقار ہوگی جسے آپ آٹھ ماہ
تک اپنے دوش مبارک پر رکھے ہوئے رہیں گے اور قتل عام کریں گے۔
اور قتل عام سب سے پہلے بنی شیبہ سے شروع کریں گے، ان لوگوں کے
ہاتھ قطع کریں گے اور خانہ کعبہ میں لٹکا دیں گے اور ان کا ایک منادی اعلان کرے گا کہ
”یہ سب خانہ کعبہ کے چور تھے۔“ اس کے بعد قریش کی گرفتاریاں ہوں گی
ان سے بھی سوائے تلوار کے نہ کچھ لیں گے اور سوائے تلوار کے نہ کچھ دیں گے اور جب
امام قائم علیہ السلام خروج فرمائیں گے تو آپ دو تحریریں پڑھیں گے ایک تحریر بصرہ
میں اور دوسری تحریر کوفہ میں جس کے اندر (لوگوں کی) حضرت ابوالائمہ امام
علی علیہ السلام سے برائت کا اظہار ہوگا۔“ (غنیۃ طوسی)

علم رسول اللہ جبریل لائیں گے

(۱۳۰)

عبدالواحد بن عبداللہ نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں
نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حماد بن ابی طلحہ سے، انھوں نے (ثابت) ثمالی سے روایت کی
ہے کہ ثمالی کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:
”یا ثابت! کاتی بقائم اہل بیعتی قد اشرف علی نجفکم هذا
وآدمایدا (الی) ناحیة الکوفة۔
”فاذا هو اشرف علی نجفکم نشر رایة رسول اللہ ۴ فاذا هو
نشرها اخطت علیہ ملائکة بدر۔“
قلت: وما رایة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم؟

قال: عودها من عند عرش الله ورحمته وسائرهما من نصر الله
لا يهوى بها إلى شيء إلا أهلكه الله -

قلت: فمخبوءة (هي) عندكم حتى يقوم القائم فيجدها أم
يؤتي بها؟

قال: لا بل يؤتي بها -

قلت: من يأتيه بها؟

قال: جبريل ۴ -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”اے ثابت! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارا قائم اہل بیت تمہارے اس
نحف پر نمودار ہوا ہے۔“

(یہ فرما کر آپ نے کونے کی طرف اشارہ کیا۔)

اور جب وہ ظہور فرمائیں گے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کو لہرائیں گے اور
اس کے لہراتے ہی جنگ بدر میں شریک فرشتے آسمان سے اترنے لگیں گے۔

میں نے عرض کیا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم کیسا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: اس کا چوبہ عرش کا اور اللہ کی رحمت کا ایک چوبہ ہوگا اس کو لیکر اللہ کی نصرت کے
ساتھ روانہ ہوں گے، یہ علم جس طرف بڑھے گا اذھر اللہ کے دشمنوں کو ہلاک کر دے گا

میں نے عرض کیا: وہ علم آپ حضرات کے پاس امام قائم علیہ السلام کے ظہور تک پوشیدہ رہے گا اور
وہ اس کو (آپ حضرات کے ذریعے سے) پائیں گے یا اس وقت ان کے پاس

لایا جائے گا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، بلکہ لایا جائے گا۔

میں نے عرض کیا: وہ علم کون لیکر آئے گا؟

آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام لیکر آئیں گے۔

تأویل قرآن پر جنگ ہوگی

(۱۳۱)

ابن عقیل نے محمد بن فضال سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن زرارہ سے، انھوں نے

محمد بن مروان سے، انھوں نے فضیل سے روایت کی ہے، فضیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابیہ

امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ قَائِمَنَا إِذَا قَامَ اسْتَقْبَلَ النَّاسَ أَشَدَّ مَا اسْتَقْبَلَتْ

رسول الله صلى الله عليه وآله من جفّال الجاهليّة -

فقلت: وكيف ذلك؟

قال: "إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى النَّاسَ وَهُمْ يَعْبُدُونَ الْحِجَارَةَ

وَالصُّخُورَ وَالْعِصْدَانَ وَالْخَشَبَ الْمَنْحُوتَةَ، وَإِنَّ قَائِمَنَا إِذَا

قَامَ أَتَى النَّاسَ وَكُلُّهُمْ يَتَأَوَّلُ عَلَيْهِ كِتَابَ اللَّهِ، يَحْتَجُّ عَلَيْهِ بِهِ

ثُمَّ قَالَ: "أَمَّا وَاللَّهِ لَيَدْخُلَنَّ عَلَيْهِمْ عَدْلُهُ جَوْنُ بَيوتهم كما يَدْخُلُ

الْحَرُّ وَالْقُرُ" -

(غیبۂ نعمانی)

(ترجمہ:) آپ فرما رہے تھے:

"جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو انھیں جاہلوں کی طرف سے اس سے بھی زیادہ

شدید مزاحمتوں کا سابقہ ہوگا جن مزاحمتوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو درج جاہلیت کے جاہلوں کے ہاتھوں سابقہ پڑا تھا۔

میں نے عرض کیا: (فرزیر رسول!) یہ کیسے؟

آپ نے فرمایا: وہ اس طرح کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے تو وہ لوگ

پتھروں، چٹانوں، کھجور کے اونچے اونچے درختوں اور لکڑی کے تراشے ہوئے

بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور ہمارا قائم اس وقت آئے گا جب لوگ

اللہ کی کتاب سے غلط تاویلیں اخذ کر کے آپ کے سامنے دلیلیں پیش کریں گے

پھر آپ فرمایا: مگر خدا کی قسم امام قائم ان لوگوں کے گھروں میں اپنا عدل اس انداز سے قائم

کریں گے جس طرح ان کے گھروں میں سردی اور گرمی داخل ہو کر اپنا اثر و نفوذ

قائم کر لیتی ہیں۔" (غیبۂ نعمانی)

امام قائم کو مزاحمتوں کا سامنا

(۱۳۲)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان

بن محمد بن حسین بن مختار سے، انھوں نے ثمالی سے، روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: "إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ لَوْ قَدْ ظَهَرَ لِقَى مِنَ النَّاسِ مِثْلَ مَا لَقَى

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (واكثر)

(غیبۂ نعمانی)

ترجمہ: جب صاحب اللہ ظہور کریں گے تو انکو بھی رسول اللہ کی طرح مزاحمتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ بلکہ زیادہ

۱۳۲ تاویل قرآن پر جہاد ہوگا

محمد بن بہام نے حمید بن زیاد سے، انھوں نے حسن بن محمد بن ساعد سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے، انھوں نے محمد بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے بعض اصحاب سے روایت کی کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ:

”اِنَّ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَلْقَى فِي حَرْبِهِ مَالِدِيقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ لَآ تَرٰ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَتَاهُمْ وَهُمْ یُعْبَدُونَ الْحِجَارَةَ الْمَنْقُوعَةَ وَالْخَشَبَةَ الْمَنْحُوتَةَ ، وَاِنَّ الْقَائِمَ یُخْرِجُوْنَ عَلَیْہِ فِیئًا وَلَوْ عَلَیْہِ کِتَابَ اللّٰهِ وَیَقَاتِلُوْہُ عَلَیْہِ ۔“

ترجمہ: اپنے فرمایا ” بلاشبہ امام قائم علیہ السلام کو اپنے جہاد میں ایسے دشوار امور پیش آئیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی پیش نہ آئے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس دور میں تشریف لائے تھے جب لوگ پتھروں اور لکڑیوں کے تراشے ہوئے بتوں کی پرستش کیا کرتے تھے اور امام قائم اُس وقت ظہور فرمائیں گے جب لوگ اُن کے سامنے کتاب خدا کی تاویلات پیش کر کے آپ سے برسرِ پیکار ہوں گے۔“ (غیبۂ نمان)

۱۳۳ ظہور حق کو کیوں بُرا کہیں گے ؟

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ علوی سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے قتیبہ اعشیٰ سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

یَقُوْلُ: ”اِذَا ظَهَرَتْ رَاٰیَةُ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ ، اَتَدْرٰی لِمَ ذٰلِكَ قُلْتُ : لَا ۔ : قَالَ : لِذٰی یَلْقٰی النَّاسَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِہٖ قَبْلَ خُرُوجِہٖ ۔“

آپ نے فرمایا: جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل شرق و اہل غرب اُس کو بُرا کہیں گے۔ تمہیں معلوم ہے یہ کیوں کہیں گے ؟

میں نے عرض کیا (فرزند رسول!) مجھے علم نہیں۔ آپ نے فرمایا: اُن کے ظہور سے قبل لوگوں کو اُن کے اہل خاندان (یعنی اہل شام) سے لوگوں کو نقصان پہنچا ہوگا۔“ (غیبۂ نمان)

۱۳۴ اہل مشرق و مغرب مخالفت کریں گے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر سے، انھوں نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے قتیبہ سے، انھوں نے منصور بن حازم سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: ”رَفَعَتْ رَاٰیَةُ الْحَقِّ لَعْنَهَا اَهْلُ الشَّرْقِ وَالْغَرْبِ“

قُلْتُ لَهُ : مِمَّ ذٰلِكَ ؟

قَالَ: ”مِمَّا یَلْقَوْنَ مِنْ بَنِی ہَاشِمٍ ۔“ (غیبۂ نمان)

آپ نے فرمایا: ”جب حق کا علم بلند ہوگا تو تمام اہل مشرق و اہل مغرب اس کو بُرا کہیں گے۔“

میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) ایسا کیوں کہیں گے ؟

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ بنی ہاشم کی طرف سے دو گنا (بائیں) کیلے سختی لگنی ہوگی جس سے ان کو ذریت پہنچی ہوگی۔“ (غیبۂ نمان)

۱۳۵ تیرہ شہروں کے لوگ اور قبیلے جنگ کریں گے

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ اور احمد بن علی اعلم سے، انھوں نے محمد بن یعقوب صیرفی سے، انھوں نے محمد بن صدقہ اور ابن اذینہ عبیدی اور محمد بن سنان سب سے اور انھوں نے یعقوب سراج سے، اور یعقوب سراج کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

سَنَا اَنْ یُّقَالَ: ”ثَلَاثَةُ عَشْرِ مَدِیْنَةً وَطَائِفَةٌ یَحَارِبُ الْقَائِمَ اَهْلُهَا وَیَحَارِبُوْہُ“

اهل مکة و اهل المدینة و اهل الشام و بنو امیة و اهل البصری و اهل دیمسان و الاکراد و الاعراب و فبسة و غنی و باہلة و آزد و اهل الری ۔“ (غیبۂ نمان)

”تیرہ شہروں اور قبیلوں کے لوگ امام قائم سے جنگ کریں گے۔ اہل مکہ،

اہل مدینہ، اہل شام، بنی امیہ، اہل بصرہ، اہل دیمسان، قوم کرد، اعراب

صنبہ، غنی، باہلہ، آزد اور اہل رے۔“ (غیبۂ نمان)

۱۳۶ امام ششم نے فرمایا...

ابن عقدہ نے احمد بن زیاد سے، انھوں نے علی بن الصباح سے، انھوں نے (ابی

حسین بن محمد حضرمی سے) انھوں نے علی بن محمد حضرمی سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے

ابراہیم بن عبد الحمید سے روایت کی ہے اور ابراہیم بن عبد الحمید کا بیان ہے کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس نے خود حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تھا، آپ فرماتے تھے کہ ”اذا خرج القائم علی السلام خرج من هذا الامر من كان یری آتہ (من) اہلہ ودخل فی سنتہ عبدة الشمس والقمر۔“ (غنیۃ لغائی)
ترجمہ: ”جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو کچھ لوگ انھیں پھوٹ کر سورج اور چاند کو پوجنے والوں کی سیرت اختیار کر لیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

۱۳۸ مومنین کو قوت واپس دے دیا تیگی

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، انھوں نے اسماعیل بن مہران سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے مفصل بن محمد سے، انھوں نے حمزہ بن عمار سے، حضرت ابو عبد اللہ سے انھوں نے اپنے والد بزرگوار سے، اور آپ نے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام سے روایت کی ہے اَنَّهُ قَالَ: اِذَا قَامَ الْقَائِمُ اَذْهَبَ عَنْ كُلِّ مُؤْمِنٍ الْعَاقِبَةُ وَرَدَّ اِلَيْهِ قُوَّتُهُ۔“ (غنیۃ لغائی)
کہ آپ نے فرمایا: جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو کل مومنین کی نالوانی دور ہو جائے اور انھیں ان کی قوت واپس دیدی جائے گی۔“ (غنیۃ لغائی)

۱۳۹ امام قائم مسجد کوفہ کا قبلہ درست کریں گے

ابن عقدہ نے علی بن حسن سے، انھوں نے حسن اور محمد ابی (علی بن) یوسف سے انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے حبیہ عری سے، حبیہ عری نے بیان کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ”كَأَنِّي اَنْظُرُ اِلَى شِيعَتِنَا بِمَسْجِدِ الْكُوفَةِ، وَقَدْ ضَلُّوا الْفَسَاطِيطَ يَعْلَمُونَ النَّاسَ الْقُرْآنَ كَمَا اُنْزِلَ، اَمَّا اَنْتَ قَائِمُنَا اِذَا قَامَ كَسْرَةً وَسُوحًى قَبْلَتَهُ۔“ (غنیۃ لغائی)
ترجمہ: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے شیعہ مسجد کوفہ میں بہت سے خیمے ڈالے ہوئے ہیں اور لوگوں کو قرآن کی تعلیم اس طرح دے رہے ہیں جس طرح وہ نازل ہوا تھا، اور جب بلاشبہ ہمارا قائم، اٹھ کھڑا ہوگا تو اس (مسجد) کو توڑ کر اس کا قبلہ (ازمرو) درست کر دے گا۔“ (غنیۃ لغائی)

۱۴۰ از سر نو تعلیم قرآن

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے محمد بن حسن رازی سے، انھوں نے محمد بن علی کوفی سے، انھوں نے عبد اللہ بن محمد التجال سے، انھوں نے علی بن عقبہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: قال: كَأَنِّي بِشِيعَةِ عَلِيٍّ فِي اَيِّدِهِمْ الْمِثَاقَ يَعْلَمُونَ النَّاسَ (المستأنف)۔“ (غنیۃ لغائی)
آپ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ شیعہ علیؑ کے ہاتھوں میں مِثَاق (قرآن) ہے اور وہ لوگوں کو از سر نو قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“ (غنیۃ لغائی)

۱۴۱ مسجد کوفہ میں عجمی قرآن کی تعلیم دیں گے

احمد بن ہودہ نے نہادندی سے، نہادندی نے عبد اللہ بن حماد سے، انھوں نے صباح مزنی سے، انھوں نے حارث بن حصیرہ سے، انھوں نے ابن نباتہ سے روایت کی ہے، اور ابن نباتہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابوالاثر امام علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: يقول: ”كَأَنِّي بِالْعَجَمِ فِساْطِطِهِمْ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ يَعْلَمُونَ النَّاسَ الْقُرْآنَ كَمَا اُنْزِلَ۔“ (غنیۃ لغائی)
قلت: یا امیر المومنین! اولیس ہو کما اُنزل؟ فقال: لا، محی منه سبعون من قریش باسماہم و اسماء آبائہم وما ترک ابولہب الا لالازراء علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا ائتہ عتہ۔“ (غنیۃ لغائی)

آپ فرما رہے تھے: گو یا میں عجمیوں کو دیکھ رہا ہوں کہ ان کے بہت خیمے مسجد کوفہ میں نصب ہیں اور وہ لوگوں کو تنزیل کے مطابق قرآن کی تعلیم دے رہے ہیں۔“
میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! کیا یہ قرآن تنزیل کے مطابق نہیں ہے؟
آپ نے فرمایا: نہیں، اس میں شتر قریشیوں کے نام مع ولایت موجود تھے جو محو کر دیے گئے ہیں اور ابولہب کا نام اس لیے نہیں محو کیا گیا تاکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چٹکی لی جائے، کیونکہ وہ ان کا چچا تھا۔“ (غنیۃ لغائی)

اصحابِ امامِ قائم کے خیمے مسجدِ کوفہ میں

(۱۴۲)

علی بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے اپنے ایک راوی سے، اُس نے جعفر ابن یحییٰ سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے:

اِنَّهُ قَالَ: "كيف انتم لوضرب اصحاب القائم عليهما السلام الفساطيط في مسجد الكوفان، ثم يخرج اليهم المثلث المستأنت

امر جديد، على العرب شديد۔" (غيبۃ لغمان)

کہ آپ نے فرمایا: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب اصحابِ امامِ قائم مسجدِ کوفہ میں اپنے خیمے نصب کریں، پھر اُن (مسلمانوں) کے سامنے ایک امر جدید پیش کریں گے جو اہل عرب پر بہت گراں ہوگا۔" (غیبۃ لغمان)

حکومتِ حق و باطل

(۱۴۳)

محمد بن بہام نے فزاری سے، فزاری نے ابو طاہر وراق سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابو الصباح کنانی سے روایت کی ہے کنانی کا بیان ہے ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک بوڑھے شخص نے آکر عرض کیا کہ میرے بیٹے نے میری نافرمانی کی اور مجھ پر ظلم کیا۔

"فقال له ابو عبد الله عليه السلام: أو ما علمت أن للحق دولة وللباطل دولة، وكلاهما ذليل في دولة صاحبه، فمن أصابته دولة الباطل اقتصر منه في دولة الحق۔" (غیبۃ لغمان)

"پس اس سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ کبھی حق کی حکومت ہوتی ہے اور کبھی باطل کی حکومت ہوتی ہے اور یہ دونوں اپنے صاحب کی حکومت میں ذلیل رہتے ہیں۔ لہذا جب کسی فرد کو باطل کی حکومت میں مصیبت برداشت کرنی پڑے تو وہ اس وقت قصاص لے گا جب حق کی حکومت آئے گی۔" (غیبۃ لغمان)

اپنے ہاتھ کی پتھیلی سے ہدایت حاصل کرو

(۱۴۴)

احمد بن ہوژہ نے نہاوندی سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، انھوں نے

محمد بن جعفر (صادق) سے اور محمد نے اپنے پر بزرگوار حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "إذا قام القائم (بعث) في أقاليم الأرض في كل إقليم رجلاً يقول عهدك (في) كحكك، فإذا ورد عليك ما لا تقهيه ولا تعرف القضاء فيه، فانظر إلى كحكك واعمل بما فيها۔"

قال: "ويبعث جنداً إلى القسطنطينية فإذا بلغوا إلى الخليج كتبوا على أقدامهم شيئاً ومشوا على الماء (فإذا انظر إليهم الرُّوم يمشون على الماء) قالوا: هؤلاء اصحابه يمشون على الماء فكيف هو؟"

فصعد ذلك يفتحون لهم باب المدينة فيدخلونها فيحكمون فيها بما يريدون۔" (غیبۃ لغمان)

(ترجمہ: آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور و قیام فرمائیں گے تو آپ رومیوں پر جتنے ممالک ہیں ان میں اپنا ایک ایک آدمی روانہ کریں گے اور اس سے فرمائیں گے کہ تمہارے لیے ہدایتیں تمہارے ہاتھ کی پتھیلی میں ہیں، جب بھی کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو کہ جو تمہاری سمجھ میں نہ آئے کہ تم اُس میں کیا فیصلہ کرو، تو تم اپنی پتھیلی پر نظر کرو اور اس پر جو ہدایت درج ہو پڑھ کر اس پر عمل کرنا۔

بشکر کا سطح آب پر چلنا:

نیز فرمایا: کہ امام قائم علیہ السلام ایک فوج قسطنطنیہ روانہ کریں گے جب یہ فوج خلیج تک پہنچے گی تو وہ اپنے پاؤں کے (تلوں پر کچھ لکھے گی اور پھر وہ فوج سطح آب پر چلنے لگے گی۔ جب اہل روم یہ منظر دیکھیں گے کہ یہ لوگ سطح آب پر چل رہے ہیں تو کہیں گے کہ یہ تو امام قائم کے اصحاب ہیں جو پانی پر چل سکتے ہیں تو پھر وہ خود کیسے ہوں گے۔ پس یہ دیکھ کر شہر کا دروازہ کھول دیں گے اور یہ فوج اس میں داخل ہو کر جو احکام جاری کرنا چاہیں گے کریں گے۔" (غیبۃ لغمان)

اہل حق اور باطل پرست میں علیہ کی بوجائگی

(۱۴۵)

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابو خطاب سے،

اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے حمزہ سے، اُنھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: لا تذهب الدنيا حتى ينادى مناد من السماء: "يا اهل الحق اجتمعوا فيصرون في صعيد واحد ثم ينادى مرة اخرى يا اهل الباطل اجتمعوا فيصرون في صعيد واحد۔

قلت: فيستطيع هؤلاء ان يدخلوا في هؤلاء؟ قال: لا والله و ذلك قول الله عز وجل:

"وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنْتُمْ عَلَيْهِ

حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ" (آل عمران، آیت ۱۰۹)

(غیبۃ لغانی)

ترجمہ روایت: آپ فرما رہے تھے: "دنیا اُس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ ایک منادی آسمان سے یہ نرازدگے کہ "اے اہل حق! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔ اور وہ (دیسگر) ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔ پھر دوسری مرتبہ نرا ہوگی کہ: "اے اہل باطل! تم سب ایک جگہ جمع ہو جاؤ۔" وہ بھی سب کے سب ایک جگہ جمع ہو جائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ یہ لوگ اُن لوگوں میں داخل ہو جائیں؟

آپ نے فرمایا: نہیں بخدا، ایسا ممکن نہ ہوگا، اور اس کے لیے قول خدا ہے کہ:

ترجمہ آیت: "وَمَا كَانَ... من الطَّيِّبِ" (آل عمران، آیت ۱۰۹)

: اور اللہ صاحبِ ایمان کو اس حالت میں نہیں چھوڑے گا جس میں کہ

تم ہو، تاکہ وہ پاک لوگوں کو خبیث لوگوں سے الگ نہ کر دے۔"

(۱۴۶) اُس وقت کیلئے بہر صورت تیار ہوتا کہ...؟

ابن عقدہ نے احمد بن یوسف سے، اُنھوں نے اسماعیل بن جہان سے، اُنھوں نے ابن بطائنی سے، اُنھوں نے اپنے والد اور وہیب دونوں سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام روایت کی ہے کہ: قال: "لَيَعْدَنَّ (نَ) احدكم لخروج القائم ولو سهما فان الله اذا علم ذلك من نيتہ رجوت لان ينسى في عمرة حتى يبدركه، ويكون من اعوانه والنصارا۔"

آپ نے فرمایا: "تم لوگوں میں ہر ایک کو چاہیے کہ امام قائم علیہ السلام کے خروج کیلئے اسلحہ فراہم کر کے تیار رہے، خواہ وہ ایک تیرسی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ تمہاری نیت دیکھ لیگا تو ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری عمر میں اتنا اضافہ فرمادے کہ تم اُن کے عہد خروج و ظہور کو پا لو اور امام قائم علیہ السلام کے اعوان والنصار میں شامل ہو جاؤ۔" (غیبۃ لغانی)

(۱۴۷) "اسلام غرباء سے چلا ہے..."

ابن عقدہ نے علی بن حسن تمیمی سے، اُنھوں نے محمد اور احمد (دونوں بھائیوں) ابی الحسن سے، ان دونوں نے اپنے والد سے، اُنھوں نے ثعلبہ سے اور اُنھوں نے تمام اہل کناسہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے اور اُنھوں نے کامل سے، کامل نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال: "ان قائمنا اذا قام دعا الناس الى امر جديد كما دعا

اليه رسول الله صلى الله عليه وآله وان الاسلام بدا غريبا وسيعود غريبا كما بدا افطوي للغرباء۔" (غیبۃ لغانی)

آپ نے فرمایا: "جب ہمارا قائم ظہور و قیام کرے گا تو لوگوں کو امر جدید کی طرف دعوت دیگا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی دعوت دی تھی۔ اور یہ یاد رہے کہ اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی میں واپس جائے گا جیسے کہ شروع ہوا تھا اور خوشخبری ہے (کیا کہنا ہے) غرباء کیلئے۔" (غیبۃ لغانی)

(۱۴۸) اور خوشخبری ہے غرباء کیلئے

عبد الواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، اُنھوں نے ابن ابو خطاب سے، اُنھوں نے محمد بن سنان سے، اُنھوں نے ابن مسکان سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے: انه قال: "الاسلام بدا غريبا وسيعود غريبا كما بدا افطوي للغرباء۔"

قلت: اشرح لي هذا اصلك الله؟

فقال: يستأنف الداعي منا دعاء جديد كما دعا رسول الله

صلى الله عليه وآله۔"

کہ آپ نے فرمایا: ”اسلام غریب سے شروع ہوا اور بالآخر عنقریب غریب ہی کی طرف واپس جائے گا۔ پس خوشخبری ہے غریب کے لیے۔“

میں نے عرض کیا: (فرزند رسول!) اللہ آپ کا بھلا کرے، ذرا اس کی وضاحت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: ہمارا داعی (اسلام کی طرف بلانے والا) ایک امر جدید کی طرف بلانے کا جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف (جہاد کو) بلایا تھا۔ یعنی دعوت دی تھی۔“

(غیبۃ نقیانی)

(۱۴۹) اوصافِ امام قائم ناقابلِ بیان ہیں

اور انہی اسناد کے ساتھ ابن مسکان نے مالک جہنی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ ہم لوگ صاحب الامر علیہ السلام کے ایسے اوصاف بیان کرتے ہیں جو دنیا میں کسی شخص کے اندر نہیں ہیں۔

آپ نے فرمایا: ”لا والله لا یکون ذلک أبداً“ حتیٰ یکون هو الذی یحتج علیکم بذلک ویدعوکم الیہ۔“

(غیبۃ نقیانی)

”نہیں، بخدا، ایسے اوصاف تم تا اب بیان نہیں کر سکتے، تا وقتیکہ اُن کے وہ معجزات و اوصاف تمہارے سامنے نہ آجائیں جن کو وہ تم لوگوں پر اپنی حجت قائم کریں گے اور اپنی طرف تم لوگوں کو دعوت دیں گے۔“

(غیبۃ نقیانی)

(۱۵۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول

عبدالواحد نے احمد بن محمد بن رباح سے، انھوں نے محمد بن عباس ابن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن بطنی سے، انھوں نے شعیب حداد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، روایت کی ہے، ابوبصیر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا قول ہے:

”إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغَرِيبِ فَقَالَ: يَا أَبَا مُحَمَّدٍ! إِذَا قَامَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَأْنَفَ دَعَاءَ جَدِّهِ أَلَا

دَعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ -... قَالَ: فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ دَأْسُهُ وَفُلْتُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ إِمَامِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أُولَى وَلِيِّكَ وَأَعَادَى عَدُوِّكَ، وَأَنَّكَ وَلِيُّ اللَّهِ (فَقَالَ: رَحِمَكَ اللَّهُ) (غیبۃ نقیانی)

قول امیر المومنین علیہ السلام غریب سے شروع ہوا اور غریب ہی کی طرف واپس جائے گا، پس غریب کے لیے خوشخبری ہے (غریب کا کیا کہنا) اس کا مطلب سمجھا دیجیے؟ آپ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! سنو! جب امام قائم کا ظہور ہوگا تو وہ دنیا کو امر جدید کی طرف دعوت دیں گے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امر جدید کی طرف دعوت دی تھی۔“

راوی کا بیان ہے کہ: یہ سنکر میں کھڑا ہو گیا، آپ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور کہا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ دنیا و آخرت دونوں میں میرے امام ہیں، میں آپ کے دستاروں سے دوستی اور آپ کے دشمنوں سے دشمنی رکھتا ہوں، آپ ولی خدا ہیں۔“

آپ نے فرمایا: اللہ تم پر رحم فرمائے۔“

(غیبۃ نقیانی)

(۱۵۱) علمِ رسول اللہ کی خصوصیت؟

محمد بن ہمام نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلیل سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے ابو المغرا سے، انھوں نے ابوبصیر سے، روایت کی ہے کہ ابوبصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”لَمَّا اتَّقَى امِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ السَّلَامِ وَاهْلُ الْبَصْرَةِ نَشْرَ الرَّايَةِ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَزَلَزَتْ أَقْدَامُهُمْ فَمَا أَصْفَرَّتِ الشَّمْسُ حَتَّى قَالُوا: أَمْتَنَّا يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ فَعُنْدَ ذَلِكَ -

قَالَ: لَا تَقْتُلُوا الْأَسْرَاءَ، وَلَا تَجْبِرُوا عَلَى جَرْحٍ، وَلَا تَتَّبِعُوا مَوْلِيًّا وَمَنْ اتَّقَى سِلَاحَهُ فَهُوَ آمِنٌ وَمَنْ أَغْلَقَ بَابَهُ فَهُوَ آمِنٌ -

وَلَمَّا كَانَ يَوْمَ صَفِّينَ، سَأَلُوهُ نَشْرَ الرَّايَةِ فَأَبَى عَلَيْهِمْ فَتَحَمَلُوا عَلَيْهِ بِالْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ وَعُمَارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ لِلْحُسَيْنِ: يَا بُنَيَّ إِنَّ الْقَوْمَ مَدَّةٌ يَبْلُغُونَهَا وَإِنَّ هَذِهِ رَايَةُ لَا يَنْشُرُهَا بَعْدِي إِلَّا الْقَائِمُ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ -

(غیبۃ نقیانی)

ترجمہ: ”جب امیر المومنین علیہ السلام کا (جنگِ جلی میں) اہل بصرہ سے مقابلہ ہوا تو آپ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرایا۔ یہ دیکھ کر حزبِ مخالف کے پاؤں کانپنے لگے اور چپلا اٹھے کہ اے ابنِ ابی طالب! تم نے تو ہمیں ماری ڈالا۔“

اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام نے حکم دیا کہ ان کے اسیروں کو قتل نہ کیا جائے، اور زخمیوں کو نہ مارا جائے، بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کیا جائے، جو ہتھیار ڈال دے اُس کو امن دیا جائے، اور جو شخص اپنے گھر کا دروازہ بند کر کے بیٹھا ہے اس کے لیے بھی امن و امان ہے۔

مگر جب جنگ صفین چھڑی تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ یہاں بھی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرا دیں، اور اس کے لیے امام حسن و امام حسین اور عمار بن یاسر کے ذریعے سے آپ پر زور ڈالا، تو آپ نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے فرمایا: اے فرزند! اس قوم کے لیے ایک مدت مقرر ہے، وہ اُس مدت تک رہیں گے۔ اور یہ علم مبارک تو میرے بعد سوائے امام قائم علیہ السلام کے اور کوئی نہیں کھولے گا۔“ (غنیۃ نعمانی)

رسول اللہ کا علم مبارک امام قائم کے ساتھ ہوگا

۱۵۲

ابن عقدہ نے یحییٰ بن زکریا بن شیبان سے، انھوں نے یونس بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطامی سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابوبہیر سے روایت کی ہے اور ابولعبیر نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: قال: "لا يخرج القائم من مكة حتى تكمل الحلقة" قلت: وكم الحلقة؟

قال: عشرة آلاف: جبرئیل عن یحییٰ، ومیکائیل عن یسارہ ثم یسر الرایة المخلبة، ویسیر بها، فلا یبقی احد فی المشرق ولا فی المغرب الا لعنها۔

ثم یجتمعون قرعاً کقرع الخریف من القبائل ما بین الواحد والاثینین والثلاثة والاربعة والخمسة، والستة، والسبعة، والثمانية، والتسعة، والعشرة۔“ آپ نے فرمایا: ”امام قائم مکہ سے اس وقت تک خروج نہ کریں گے جب تک کہ آپ کا حلقہ پورا نہ ہو جائے۔“

میں نے عرض کیا، آنجناب کے حلقے میں کتنے لوگ ہوں گے؟

آپ نے فرمایا: دس ہزار ہوں گے۔ حضرت جبرئیل آپ کے دائرے جانب اور میکائیل بائیں

جانب ہوں گے اور آپ اس علم مبارک کو کھولیں گے اور اسے لیکر روانہ ہوں گے تو اسے دیکھ کر مشرق و مغرب کا کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو انھیں برا نہ کہے۔ پھر موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح مختلف قبائل سے کسی سے ایک کسی سے دو کسی سے تین کسی سے چار کسی سے پانچ کسی سے چھ کسی سے سات کسی سے آٹھ کسی سے نو اور کسی سے دس افراد اگر آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔“

(غنیۃ نعمانی)

اصحاب نام بادلوں پر سوار ہو کر مکہ وارد ہوں گے

۱۵۳

ابن عقدہ نے علی بن حسن تیمسلی سے، انھوں نے علی کے فرزندوں حسن اور محمد سے انھوں نے سعد بن مسلم سے، انھوں نے ایک شخص سے، اُس نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے مفضل بن عمر نے بیان کیا کہ:

قال: ابوصد الله علیہ السلام: اذا اذن الامام دعا الله باسمه العبرانی فأتیحت له صحابة الثلاثة وثلاثة عشر قرع کقرع الخریف وهم اصحاب الالویة، منهم من یفقد عن فراشه لیلاً فیصبح بمكة، ومنهم من یری سیر فی السحاب نہاراً یعرف باسمه واسم ابیه وحلیته ونسبه۔

قلت: جعلت فداک آیہم اعظم ایماً؟

قال: الذی یری سیر فی السحاب نہاراً وهم المفقودون وفیمسم

نزلت هذه الآية:

(الآیة) "اَیْنَمَا تَکُونُوا یَاتِ بِکُمُ اللّٰهُ جَمِیْعًا" (سورة البقرة ۱۲۸) (غنیۃ نعمانی)

ترجمہ روایت: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام کو اذن ظہور ہوگا تو آپؑ عمرانی زبان میں اللہ کے اسم کے ساتھ دعا کریں گے تو موسم برسات کے بادلوں کے ٹکڑوں کی طرح تین سو تیرہ افراد مختلف مقامات سے آپہنچیں گے اور یہ سب آپ کے علمبرداران شکر ہوں گے۔ ان میں سے کچھ راتوں رات اپنے بستر سے غائب ہو جائیں گے اور صبح ہوتے ہوئے مکہ پہنچ جائیں گے، کچھ ایسے ہوں گے جو دن کے وقت بادلوں میں جاتے ہوئے نظر آئیں گے جبکہ نام مع ولایت اور اُن کا حلیہ اور نسب سب کا علم ہے

(ابن علی بن لوسف کے فرزندوں حسن اور محمد سے)

میں نے عرض کیا: اُن میں از روئے ایمان کون بلند ہے؟
آپ نے فرمایا: وہ لوگ جو دن کے وقت بادلوں میں چلتے ہوئے نظر آئیں گے اور یہی وہ لوگ
ہوں گے جنہیں مفقودون (غائب ہوجانے والے)۔ اور قرآن مجید میں ان ہی
کے لیے ارشاد فرمایا ہے:

”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (سورہ بقرہ ۱۲۸)

ترجمہ: جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو ایک جگہ جمع کر دیگا۔

تفسیر عیاشی میں بھی مفقود سے اسی کے مثل روایت منقول ہے۔

مفقودون کون ہیں؟

(۱۵۳)

عبدالواحد نے محمد بن جعفر قریشی سے، انھوں نے ابن ابی خطاب سے، انھوں نے محمد
بن سنان سے، انھوں نے ضریس سے، انھوں نے ابو خالد کابلی سے، انھوں نے حضرت امام علی
بن امام حسین اور حضرت ابو جعفر امام محمد باقر (علیہم السلام) سے روایت کی ہے کہ:
قال: ”الْفُقْدَاءُ قَوْمٌ يَفْقِدُونَ مِنْ فَرَشِهِمْ فَيَصْبَحُونَ بِمَكَّةَ
وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: ”

رَأَيْتُمْ: ”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۲۸)

وہم اصحاب القائم علیہ السلام۔“ (غنیۃ لغائی)

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ”مفقودون“ وہ گروہ ہے جو شب کے وقت اپنے اپنے
بستروں سے گم ہوجائیں گے اور صبح کے وقت مکہ پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ
اللہ عز وجل ان ہی لوگوں کے لیے ارشاد فرماتا ہے:

(آیہ) ”اَيْنَمَا تَكُونُوا يَأْتِ بِكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۲۸)

(ترجمہ) ”جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم کو ایک جگہ جمع کرے گا۔“

اور یہی اصحاب قائم علیہ السلام ہیں۔

اصحاب امام قائم کے اوصاف

(۱۵۵)

احمد بن ہودہ نے نہادندی سے، انھوں نے عبداللہ بن حماد سے، انھوں نے ابن کثیر سے
انھوں نے ابان بن تغلب سے روایت کی ہے اور ابان بن تغلب کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ مسجد کربلا

حضرت امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام کے ساتھ تھا اور آپ میرا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا تھا
”قال: ”يا ابان! سيأتي الله بثلاثمائة وثلاثين رجلاً في مسجدكم
هذا يعلم اهل مكة انه لم يخلق آباءهم ولا اجدادهم
بعد عليهم السيوف مكتوب على كل سيف اسم الرجل
واسم ابيه وحليته ونسبه ثم يا مرنادياً فينادي:
”هَذَا الْمُهْدَى يَقْضَى بِقِضَاءِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ لَا
يَسْأَلُ عَلَى ذَلِكَ بَيِّنَةً“ (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: ”اے ابان! تمہاری اس مسجد میں اللہ تعالیٰ تین سو تیرہ آدمی ایسے لائے گا
جن کے متعلق اہل مکہ یہ سمجھتے ہوں گے کہ ان لوگوں کے آباء و اجداد پیدا ہی نہیں
ہوئے۔ ان کے کندھوں پر تلواریں ہوں گی اور ہر تلوار پر تلوار والے کا نام مع
اس کی ولایت۔ اس کا حلیہ اور اس کا نسب کندہ ہوگا۔ پھر منادی کو حکم ہوگا کہ
وہ اعلان کرے گا کہ:

”یہی مہدی ہیں، آپ مقدمات و معاملات کا فیصلہ حضرت داؤد اور
حضرت سلیمان کی طرح فرمائیں گے اور اس کے لیے آپ کسی شخص سے
کوئی ثبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

آیہ اَمَنْ يَحْيِي الْمُضْطَرَّ کی تفسیر

(۱۵۶)

علی بن احمد نے عبداللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے ہارون بن سلم سے، انھوں نے
سعید بن صدقہ سے، انھوں نے عبدالحمید طویل (طائی) سے روایت کی ہے اور عبدالحمید طویل نے
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیہ مبارکہ:
”اَمَنْ يَحْيِي الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَا“ (سورہ النحل ۹۷)

کے متعلق دریافت کیا کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

قال: ”اُنْزِلَتْ فِي الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَجَبَّيْلُ عَلَى الْمِيزَابِ فِي صُورَةِ
طَيْرٍ أبيض، فيكون أول خلق يسابعه ويبايعه الناس
ثلاثمائة وثلاثين رجلاً. فمن كان ابتلى بالسيرة وفي
تلك الساعة ومن (لم يبتل بالمسير) فقد عن فراشه
وهو قول امير المؤمنين عليه السلام: ”للمفقودون عن فرشهم“

وہو قول اللہ عز وجل :
 (آیہ) ”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ أَيْنَمَا تُكُونُوا آيَاتُ بَيْكُمُ اللَّهُ جَمِيعًا“
 قال: ”الخيرات“ الولایۃ (لنا اهل البيت)“ (بقرہ ۱۴۸)
 (غنیۃ لغائی)

(ترجمہ روایت) آپ نے فرمایا: ”یہ آیت حضرت امام قائم علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ حضرت جبریلؑ ایک طائر سفید کی شکل میں میزاب خانہ کعبہ پر بیٹھے ہوں گے اور تمام مخلوقات میں سب سے پہلے وہی امام قائم علیہ السلام کی بیعت کریں گے۔ ان کے بعد تین سو تیرہ اشخاص آپ کی بیعت کریں گے۔ ان میں سے جو چاہے کہ اس کا ہو گا وہ اسی وقت وہاں جا پہنچے گا اور جو چاہے کہ نہیں پہنچ سکے گا وہ اپنے بستر سے ہی غائب کر لیا جائے گا۔ انہیں کے بارے میں امیر المؤمنینؑ نے ارشاد فرمایا ہے:

”المفقودون عن فرشہم“ (اپنے بستروں سے غائب ہونے والے)
 اور ان ہی کے متعلق اللہ بزرگ و عزت والے کا ارشاد گرامی قدر ہے:

”فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ..... جَمِيعًا“ (بقرہ ۱۴۸)
 ترجمہ آیت: ”پس تم نیکیوں (خیرات) میں سبقت کرو، جہاں کہیں بھی تم ہو گے اللہ تم سب کو جمع کر کے لے آئے گا۔“ (ترجمہ سورہ بقرہ ۱۴۸)
 آپ نے فرمایا: ”الخيرات“ سے مراد الولایۃ ”یعنی ہم اہل بیت کی ولایت و دوستی ہے۔“
 (غنیۃ لغائی)

۱۵۷) تین سو تیرہ اولادِ عجم ہونگے

احمد بن ہرودہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے ابو جارود سے روایت کی ہے اور ابو جارود کہتے ہیں کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا قال: ”اصحاب القائم ثلاثا وثلاثون عشر رجلاً اولاد العجم بعضهم یحمل فی السحاب مناراً یعرفون باسمہ واسم امیہ و نسبہ و حلیتہ و بعضهم نام علی فراشہ فیبری فی مکة علی غیر میعاد“ (غنیۃ لغائی)

آپ نے فرمایا: ”تین سو تیرہ اصحاب امام قائم علیہ السلام اولادِ عجم ہوں گے جن میں سے بعض دن کے وقت بادلوں پر سوار ہو کر آئیں گے جن کے نام ”ان کے آبا کے

نام، ان کے نسب اور ان کے چیلے سب معلوم ہیں اور بعض اپنے بستروں پر سوئے ہوئے ہونگے مگر صبح کو وہ مکہ میں نظر آئیں گے۔“ (غنیۃ لغائی)

۱۵۸) ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال

علی بن حسین نے محمد بن یحییٰ سے، انہوں نے محمد بن حسن رازی سے، انہوں نے محمد بن علی کوفی سے، انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے بطائنی سے، انہوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے اور ابو بصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ: ”انَّ القائم یسبط من ثنیۃ ذی طوی فی عداۃ اہل بدر ثلاثا وثلاثون رجلاً حتی یسند ظہرہ الی الحجر ویہز الراية الغالبة۔“

قال علی بن ابی حمزہ: فذکرت ذلک لابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام۔

فقال: ”کتاب منشور“
 ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”بلاشبہ وہ تحقیق امام قائم علیہ السلام اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی تین سو تیرہ آدمیوں کو لیکر ثنیۃ ذی طوی میں نزولِ اجلال فرمائیں گے۔ پھر جبر اسود سے اپنی پشت کو تکیہ لگا کر کھڑے ہونگے اور آپ غالب ہونے والا علم مبارک لہرائیں گے۔“

علی بن حمزہ کا بیان ہے کہ میں نے اس حدیث کا ذکر حضرت ابو الحسن امام موسیٰ بن امام جعفر علیہما السلام سے کیا تو:

آپ نے فرمایا: ”کتاب منشور“ یعنی کتاب منشور، اسی علم کا پھریرا۔ (ہوگا) (غنیۃ لغائی)

۱۵۹) شیعہ نوجوانوں کا اجتماع

احمد بن ہرودہ نے نہادندی سے، انہوں نے عبداللہ بن حماد سے، انہوں نے بطائنی سے اور بطائنی نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن امام محمد علیہ السلام سے روایت کی ہے قال: ”بینا شباب الشیعة علی ظہور سطوحہم نیام اذا توافوا الی ما جہم فی لیلۃ واحدة علی غیر میعاد فیصعون بمکة“ (غنیۃ لغائی)
 آپ نے فرمایا: ”شیعہ نوجوان بچوں پر مخرواب ہونگے کہ اچانک ایک ہی شب میں اپنے صاحبِ اللہ کے پاس تک میں جمع کریں گے۔“

آیہ: "فَسَوْفَ... كَافِرِينَ" کی تفسیر

(۱۶۰)

ابن عقیلہ نے علی بن فضال سے، انھوں نے محمد بن حمزہ اور محمد بن سعید سے، انھوں نے عثمان بن حاتم سے، انھوں نے سلیمان بن یارون عجلی (مجتبیٰ) سے روایت کی ہے اور ان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"إِنَّ صَاحِبَ هَذَا الْأَمْرِ مَحْفُوظٌ لَهُ، وَلَوْ ذَهَبَ النَّاسُ جَمِيعًا أَتَى اللَّهُ لَهُ بِاصْصَابِهِ وَهُمْ الَّذِينَ قَالَ لِسَمِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: "فَإِنْ تَكْفُرْ بِهَا هَذَا فَكَلْنَا بِهَا قَوْمًا لَيَكْفُرُنَّ بِهَا بِكُفْرَيْنٍ" (سورۃ الانعام: ۸۹)

وَهُم الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ فِيهِمْ: "فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ أَذِلَّةٌ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٌ عَلَى الْكَافِرِينَ" (سورۃ المائدہ: ۵۴)

(غنیۃ لغاتی)

(ترجمہ روایت:)" بلاشبہ صاحب الامر علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں ہیں، اگر سارے لوگ ختم بھی ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان کو فتح ان کے اصحاب کے لئے گا، اور ان ہی لوگوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"وَإِنْ تَكْفُرْ... بِكُفْرَيْنٍ" (انعام: ۸۹)

ترجمہ آیت: (پس اگر یہ لوگ اس کی ناشکری کریں گے تو ہم یہ نعت ایسے لوگوں کے سپرد کریں گے جو اُس کی ناشکرگذازی کرنے والے نہ ہوں گے)

اور ان ہی لوگوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(ترجمہ آیت: (پس عنقریب اللہ تمہاری جگہ) ایسے لوگوں کو لے آئے گا جن سے

وہ محبت کرتا ہے، اور جو اُس سے محبت کرتے ہیں، وہ مومنوں کے ساتھ

منکسر مزاج ہوں گے، اور کافروں کے لیے تند مزاج ہوں گے۔) (المائدہ: ۵۴)

شیعہ شمر کے مانند بہادر ہوں گے

(۱۶۱)

جابر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: "إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَلْقَى فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا الرَّعْبَ فَإِذَا قَامَ

قَائِمُنَا وَظَهَرَ مَدِينَتُنَا كَانَ الرَّجُلُ اجْرَى مِنْ لَيْثٍ وَ

امضی من سنان۔" (کشف الغتہ)

ترجمہ: فرمایا (اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں کے دلوں میں رعب ڈال دے گا۔ اور جب ہمارا قائم اٹھ کھڑا ہوگا اور ہمارا پتھر ٹھہر کرے گا تو (ان کے شیعوں کا) ہر مرد شیر سے زیادہ بہادر اور نیزے سے زیادہ تیز ہو جائے گا۔)

(کشف الغتہ)

حکم خدا کا صحیح نفاذ ہوگا

(۱۶۲)

بہت سے لوگوں نے سہل سے، انھوں نے ابن شتمون سے، انھوں نے اہم سے انھوں نے مالک بن عطیہ سے، انھوں نے ابن تغلب سے روایت کی ہے، ابن تغلب کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"دَمَانٌ فِي الْإِسْلَامِ حَلَالٌ مِنَ اللَّهِ لَا يَقْضِي فِيهَا أَحَدٌ حَقِّي

يَبْعَثُ اللَّهُ قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِذَا بَعَثَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

قَائِمَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَكَمَ فِيهِمَا بِحَكْمِ اللَّهِ لَا يُرِيدُ عَلَيْهِمَا

بَيْتُهُ: الزَّانِي الْمَحْصَنُ يَرْجُو وَمَنْعَ الزَّكَاةِ يُضْرَبُ عُنْقُهُ۔"

(کافی)

ترجمہ: (دو خون اسلام میں اللہ کی طرف سے حلال ہیں، مگر آج تک کسی نے اس کو نافذ نہیں کیا۔ اب جب ہمارا قائم اہل بیت آئے گا تو اس حکم خدا کو نافذ کرے گا اور اس کے لیے کوئی ثبوت و گواہ طلب نہیں کرے گا۔ ایک وہ مرد جسکی زوجہ ہو اور وہ زنا کرے اس کو رجم کا حکم دیں گے، دوسرے زکوٰۃ دینے سے انکار کرنے والے کی گردن مارنے کا حکم نافذ کریں گے۔) (کافی)

ایک عجیب واقعہ

(۱۶۳)

محمد بن ابو عبد اللہ اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سب نے حسن بن عباس بن حریش سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر الشافعی (امام تقی علیہ السلام) سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ایک مرتبہ میرے پد بزرگوار خانہ کعبہ کا طواف کر رہے تھے کہ ایک شخص سر پہ چادر ڈالے ہوئے آپ کا انتظار کرنے لگا، آپ نے اُس کے لیے طواف ترک کر دیا۔ وہ انھیں ایک مکان میں جو

کوہ صفا کے پہلو میں تھا لے گیا، پھر اُس شخص نے ہمارے پاس آدمی بھیجا، ہم تین آدمی تھے۔ جب میں پہنچا تو اُس نے کہا: فرزند رسول! مرحبا۔ اُس کے بعد اُس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور کہا: اے اپنے آباؤ کرام کے بعد امین خدا! بارک اللہ۔

اے ابو جعفر! اگر آپ چاہیں تو مجھ سے بیان کریں یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ سے بیان کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو مجھ سے دریافت کریں، اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ سے دریافت کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میری تصدیق کریں اور یا پھر آپ چاہیں تو میں آپ کی تصدیق کروں۔

پھر اُس شخص نے کہا: میں یہ سب کچھ چاہتا ہوں۔ اُس کے بعد گفتگو ہوتی رہی یہاں تک کہ اُس شخص نے کہا:

”فَرَدَدْتُ أَنَّ عَيْنِيكَ تَكُونُ مَعَ مَهْدِيِّ هَذِهِ الْأُمَّةِ وَالْمَلَائِكَةُ بِسُيُوفِ آلِ دَاوُدَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ تَعْدُبُ أَرْوَاحَ الْكَافِرَةِ مِنَ الْأَمْوَاتِ وَيُلْحِقُ بِسَمِ أَرْوَاحِ أَشْبَاهِهِمِ مِنَ الْأَحْيَاءِ ثُمَّ أَخْرَجَ

ثُمَّ أَخْرَجَ سَيْفًا - ثُمَّ قَالَ: هَإِنِّي هَذَا مِنْهَا -

قَالَ: فَقَالَ ابْنِي: أَيْ وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْبَشَرِ -

قَالَ: فَفَرَدَ الرَّجُلُ اعْتِجَارَهُ وَقَالَ: أَنَا الْيَأْسُ مَا سَأَلْتُكَ عَنْ

أَمْرِكَ وَلَمْ يَهْ جَمَالُهُ، غَيْرَ أَنِّي أَحْبَبْتُ أَنْ يَكُونَ هَذَا

الْحَدِيثُ قُوَّةً لِأَصْحَابِكَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطَوْلِهِ إِلَى

أَنْ قَالَ: ثُمَّ قَامَ الرَّجُلُ وَذَهَبَ فَلَمْ أَرَهُ -“

ترجمہ: ”پس میری تمنا ہے کہ آپ کی دونوں آنکھیں اس امت کے مہدی کے ساتھ ہوں اور ملائکہ آل داؤد کی تلواریں لے ہوئے زمین و آسمان کے درمیان موجود ہوں اور کفار کی ارواح پر عذاب کرتے رہیں اور فسادوں کی روجوں کو ان سے ملحق کرتے رہیں۔

پھر انھوں نے ایک تلوار نکالی اور کہا یہ بھی اُن ہی تلواروں میں سے ایک ہے۔

میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: ہاں، اُس ذات کی قسم جس نے محمد کو تمام انسانوں میں منتخب فرمایا

یہ سنکر اُس شخص نے چادر اپنے سر سے ہٹائی اور کہا کہ میں الیاس (پیغمبر خدا) ہوں۔ میں نے آپ کے

متعلق جو کچھ سوچا، وہ اُس لیے نہیں کہ میں اس سے نادان تھا، بلکہ اُس لیے کہ

یہ حدیث آپ کے اصحاب کے لیے قوی ہو جائے۔ اُس کے بعد بھی سلسلہ گفتگو جاری رہا۔ پھر وہ شخص (الیاس) اٹھا اور چلا گیا اور کسی کو نظر نہ آیا۔“ (کافی)

حکومتِ امام قائم میں شیعوں کا اقتدار

(۱۶۴)

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ

”يَكُونُ شِيعَتُنَا فِي دَوْلَةِ الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَسَامُ الْأَرْضِ وَحُكَّامُهَا يُعْطَى كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ قُوَّةُ أَرْبَعِينَ رَجُلًا“

”حضرت امام قائم علیہ السلام کے دورِ حکومت میں ہمارے شیعوں کو زمین پر بلند مقام کے مالک اور حکام ہوں گے، اُن میں سے ہر ایک شخص کو چالیس افراد کی قوت عطا کی جائے گی۔“

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”الْبَقِيَّةُ الرُّعْبُ فِي قُلُوبِ شِيعَتِنَا مِنْ عَدُوِّنَا، فَإِذَا وَقَعَ أَمْرُنَا

وَخَرَجَ مَهْدِيُنَا كَانَ أَحَدُهُمْ أَجْرِي مِنَ اللَّيْلِ وَامْضَى

مِنْ السَّنَانِ، يَطْأُ عَدُوَّنَا بِقَدَمَيْهِ وَيَقْتُلُهُ بِكَفَيْهِ“

ترجمہ: ”اُس وقت تو ہمارے شیعوں کے دلوں میں ہمارے دشمنوں کا خوف ڈال دیا

گیا ہے، مگر جب ہماری حکومت آئے گی اور ہمارا مہدی ظہور کرے گا تو ہمارے

شیعوں میں سے ہر ایک شہر سے زیادہ جری اور بہادر اور نیرے سے زیادہ تیز

ہوگا۔ ہمارے دشمنوں کو اپنے پیروں تلے کھیل ڈالے گا اور اپنے ہاتھوں سے

اس کا گلا کاٹ ڈالے گا۔ (یا۔ و یا دے گا)

○ یہ دور خاموشی کا ہے

انہی اسناد کے ساتھ ربعی نے برید عجلی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ ایک مرتبہ

حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا گیا کہ کوفہ میں ہمارے اصحاب کی بڑی تعداد ہے۔ اگر

آپ انھیں حکم دیں تو وہ آپ کی اطاعت کریں گے اور آپ کے حکم پر چلیں گے۔

تغافل: بیجی احمد ہم الی کیس اخیه فیأخذ منه حاجته؟ فقال: لا

قال: فهم بد ما رُسم ابخل

ثُمَّ قَالَ: إِنَّ النَّاسَ فِي هَدَنَةٍ، تَنَافَحَهُمْ وَنَوَازَشَهُمْ وَنَقَبَهُمْ عَلَيْهِمُ الْحُدُودَ وَنُودِي أَمَانَتَهُمْ حَتَّى إِذَا قَامَ الْقَاسِمُ جَاءَتِ الْمَزَامِلَةُ وَيَأْتِي الرَّجُلُ إِلَى كَيْسٍ أَخِيهِ فَيَأْخُذُ حَاجَتَهُ لَا يَمْنَعُهُ۔“ (كتاب الاختصاص)

ترجمہ: آپ نے فرمایا: یہ بتاؤ، کیا یہ بات ممکن ہے کہ ایک برادر مؤمن کسی دوسرے اپنے برادر مؤمن کے تھیلے سے اپنی ضرورت کے مطابق رقم نکال لے اور وہ اسے منع نہ کرے؟

اس کا جواب: نہیں، (یہ دور ایسا نہیں ہے) آپ نے فرمایا: (جب مال میں اتنا بخل ہے) تو کسی کے لیے خون دینے میں تو اس سے زیادہ بخل اور کنجوسی ہوگی۔

پھر فرمایا: سنو! یہ خاموشی اور جنگ بندی کا دور ہے اس میں ہم ان لوگوں سے شادی بیاہ کریں گے، ایک دوسرے کے وارث بھی نہیں گے، اُن پر حدود قائم کریں گے اور انکی امانتیں بھی واپس کریں گے، مگر جب امام قائم ہوگا تو اصل دوستی اور مرافت کا وہ دور ہوگا کہ اُس وقت ایک شخص اگر اپنے کسی بھائی کے تھیلے سے اپنی ضرورت بھر رقم نکال کر لی جائے گا تو وہ اسے منع نہیں کرے گا۔“ (كتاب الاختصاص)

”امیر المؤمنین“ صوفی حضرت علیؑ

کے لیے مخصوص لقب ہے

جعفر بن محمد فزاری نے عمران بن داہر سے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ: کیا ہم لوگ امام قائم علیہ السلام کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کر سکتے ہیں؟

قال: ”لا۔“ ذلک اسم سبّاء اللہ امیر المؤمنین لا یتسبی بہ احد قبلہ ولا بعدہ الا کافر۔“

قال: فکیف نسلم علیہ؟

قال: تقول: اَسْلَامٌ عَلَیْكَ يَا بَقِیَّةَ اللہ۔

ثم قرأ جعفر علیہ السلام: ”بَقِیَّتُ اللہ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶) (کافی)

آپ نے فرمایا: نہیں، یہ نام اللہ تعالیٰ نے خاص امیر المؤمنین (حضرت علی علیہ السلام) کیلئے مخصوص فرمادیا ہے۔ آپ سے قبل یا آپ کے بعد جس نے بھی یہ لقب اختیار کیا، وہ کافر ہوگا۔

اُس نے عرض کیا: پھر ہم اُن کو کیا کہہ کر سلام کریں گے؟

آپ نے فرمایا: تم لوگوں کو چاہیے کہ اس طرح سلام کرو۔ ”اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ يَا بَقِیَّتَ اللہ“

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

”بَقِیَّتُ اللہ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ“ (سورہ ہود آیت ۸۶)

(اللہ کا بقیہ (نشانی) تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم مؤمن ہو)

اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا

(۱۶۶)

حسین بن علی بن زبیر معنی نے زید بن علی سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا

”اِذَا قَامَ الْقَاسِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ: یَقُولُ: اَیْہَا النَّاسُ نَحْنُ اَلَّذِیْنَ

وَعَدَ لَكُمْ اللہ تَعَالٰی فِی کِتَابِہٖ:

(الایۃ) ”اَلَّذِیْنَ اِنْ مَنَّکُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَآتَوْا

الزَّکٰوةَ وَآمَرُوا بِالْعُرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ وَلِلّٰہِ

عَاقِبَةُ الْأُمُورِ“ (سورہ الحج آیت ۴۱)

ترجمہ روایت: ”جب قائم آل محمدؑ ظہور فرمائیں گے تو وہ فرمائیں گے: اے لوگو! ہم وہ ہیں

جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے اپنی کتاب قرآن مجید میں وعدہ کیا ہے:

ترجمہ آیت: کہ: ”یہ وہ لوگ ہوں گے کہ جن کو اگر ہم زمین میں اقتدار عطا کریں گے تو وہ نماز

قائم کریں گے، زکوٰۃ ادا کریں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور بُرائی سے روکیں گے اور

تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے اختیار میں ہے۔“

ناصبی، امام قائم کے دور حکومت میں؟

(۱۶۷)

قاسم بن عبید معنی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے

سورہ فرقان کی مندرجہ ذیل (آیت ۶۳ تا آیت ۷۶) تیرہ آیتوں کے متعلق دریافت کیا:

(آیت ۶۳) ”اَلَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلٰی الْاَرْضِ هَوْناً وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ

ترجمہ: قَالُوا سَلَامًا“ (یہ وہی ہیں جو زمین پر بڑی انکساری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ

اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں (غصے سے کوئی بات نہیں کرتے)
 آیت: ”وَالَّذِينَ يَسْتَوُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا“ ۲۰

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اپنے رب کیلئے سجدے اور قیام میں ہی راتیں بسر کرتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَ ابْنَاهَا كَانَ غَرَامًا“ ۲۱

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہم سے عذابِ دوزخ کو پھیر دے
 (یعنی دور ہی رکھ عذابِ دوزخ کو) بلاشبہ اس کا عذاب چمٹ جانے والا ہے۔)

آیت: ”إِنَّمَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۲۲

ترجمہ: (بیشک وہ (جہنم) نہایت بُرا ٹھکانہ اور (بُری) قیامگاہ و مقام ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا“ ۲۳

ترجمہ: (اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ تو اسراف کرتے ہیں اور نہ ہی بخل

(سے کام لیتے ہیں) اور اُن کی روش اور طریقہ تو متوسط و میانہ ہے)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ
 الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ“ ۲۴ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَلِكَ
 يَلْقَ أَثَامًا“ ۲۵

ترجمہ: (اور جو خدا کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے، اور کسی ایسے نفس کو

قتل نہیں کرتے جیسے اللہ نے (قتل کرنا) حرام قرار دیا ہو، مگر حق کے ساتھ، اور

نہ وہ کبھی زنا کرتے ہیں، اور جو ایسا فعل کرے گا وہ گناہ کی سزا پائے گا۔)

آیت: ”يُضَاعَفُ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَيَخْلُدُ فِيهِ مُهَانًا“ ۲۶

ترجمہ: (قیامت کے دن اُس پر عذاب دوگنا کر دیا جائے گا، اور وہ اُس (جہنم)

میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہو کر رہے گا۔)

آیت: ”إِنَّ مَن تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يَبْدُلُ

اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۖ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا“ ۲۷

ترجمہ: (سوئے اُن کے جنہوں نے توبہ کر لی اور ایمان لے آئے اور اعمالِ صالح

بجالائے۔ پس وہی ہیں جن کی بُرائیوں کو اللہ نیکیوں میں بدل دے گا اور

اللہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔)

آیت: ”وَمَن تَابَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَإِنَّهُ يَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مَتَابًا“ ۲۸

ترجمہ: (اور جس نے توبہ کی، اور اعمالِ صالح بجالایا، پس وہ پلٹے گا اللہ کی

طرف (اس طرح) جیسا کہ رجوع کرنے (پلٹنے) کا حق ہے۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ لَا يَشْعُرُونَ الشَّرَّ وَلَا إِذَا مَرُّوا بِاللَّغْوِ مَرًّا
 كِرَامًا“ ۲۹

ترجمہ: (اور وہ جو کبھی جھوٹ نہیں ہوتے گانے (کی محافل و اجتماعات) میں اور

جب لغویات (رگناہ کی چیزوں) کے پاس سے گزرتے ہیں تو شریفانہ اور

بزرگانہ انداز میں گزر جاتے ہیں۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ إِذَا دُكِّرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ لَمْ يَخِرُّوا عَلَيْهَا
 صُمًا وَغَمِينًا“ ۳۰

ترجمہ: (اور وہ کہ جب اُنہیں وعظ و نصیحت کی جائے اُن کے پروردگار آیتوں کے

ذریعے سے، تو وہ اُن کے خلعت نہیں ہو پڑتے اندھے اور بہرے ہو کر۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا ذُرِّيَّتًا
 قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا“ ۳۱

ترجمہ: (اور وہ جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! ہمارے لیے ہماری ازواج

اور ہماری ذریعوں میں سے ہمیں عطا فرما آنکھوں کی ٹھنڈک، اور ہمیں

متقیوں کا امام بنادے۔)

آیت: ”أُولَٰئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوا وَيُلَقَّوْنَ فِيهَا
 تَحِيَّةً وَسَلَامًا“ ۳۲

ترجمہ: (ایسے ہی لوگوں کو جزا دی جائے گی بلند درجہ کی، بوجہ اُس صبر کے جو

اُنہوں کیا، اور اُن لوگوں میں بدیہ تہنیت اور سلام بھیجا جائے گا۔)

آیت: ”خُلِدْنِي فِيهَا حَسَنَاتٍ مُّسْتَقَرًّا وَمُقَامًا“ ۳۳

ترجمہ: (وہ اُس (جنت) میں ہمیشہ رہیں گے، جو عمدہ جائے رہائش اور

قیام گاہ ہے۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَذْكُرُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَلَا يَنسَوْنَ حَافِظُهَا“ ۳۴

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اللہ کی آیات کو یاد رکھتے ہیں اور انہیں بھول نہیں

جاتے۔)

آیت: ”وَالَّذِينَ يَذْكُرُونَ آيَاتِ اللَّهِ وَلَا يَنسَوْنَ حَافِظُهَا“ ۳۵

ترجمہ: (اور وہ ہیں جو اللہ کی آیات کو یاد رکھتے ہیں اور انہیں بھول نہیں

جاتے۔)

قال: "فَإِنْ أَقْرَبَ بِالإِسْلَامِ وَهِيَ الْوَلَايَةُ وَالْأَصْرَبُ عَنْقَهُ
أَوْ أَقْرَبَ بِالْجُزْيَةِ فَإِنَّهَا كَمَا يُؤَدِّي أَهْلُ الدِّمَةِ
آپ نے فرمایا: (پس اگر انھوں نے اسلام یعنی ولایت کا اقرار کر لیا تو ٹھیک، ورنہ انکی
گردن مار دی جائے گی، یا پھر یہ کہ وہ جزیہ دینے کا اقرار کریں، اور دینی کفار
کی طرح وہ بھی جزیہ ادا کریں۔) (کافی)

۱۶۸) بنی شیبہ کی سزا

کچھ راویوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے علی بن حسن تیمی سے، انھوں نے آ
دو بھائیوں محمد اور احمد سے، انھوں نے علی بن یعقوب ہاشمی سے، انھوں نے مروان بن مسلم سے
انھوں نے سعید ابن جریج سے، انھوں نے اہل مصر کے ایک شخص سے، اور اس شخص نے حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أَمَّا إِنْ قَاتَلْنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ لَوْ قَدْ قَامَ لَأَخَذَ بِنِي شَيْبَةَ وَقَطَعَ
أَيْدِيَهُمْ وَطَافَ بِهِمْ - وَقَالَ: هَؤُلَاءِ سَرَّاقُ اللَّهِ " (کافی)
آپ نے فرمایا: جب ہمارا قائم علیہ السلام ظہور کرے گا تو بنی شیبہ کو گرفتار کر لے گا اور
ان لوگوں کے ہاتھ کاٹے گا، انھیں بازاروں میں پھرائے جانے حکم دے گا اور
پیشتر کرانے گا کہ دیکھو! یہ سب کے سب اللہ کے چور ہیں۔" (کافی)

۱۶۹) امام قائم کا پہلا عدل

محمد بن یحییٰ وغیرہ سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے احمد بن محمد سے
انھوں نے ایک شخص سے، اور اس شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:
قال: "أَوَّلُ مَا يَنْظُرُ الْقَائِمُ مِنَ الْعَدْلِ أَنْ يَنْأَدِيَ صَاحِبَ الدِّبَةِ أَنْ يَسْلِمَ
صَاحِبَ النَّافِلَةِ لَصَاحِبِ الْفَرِيضَةِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ وَالطَّوَانِ
آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام سب سے پہلے عدل کا اظہار اس طرح فرمائیں گے کہ
اُن کا منادی یہ اعلان کرے گا کہ صاحبِ نافلہ لوگ صاحبِ فريضہ لوگوں کو جبراً
اور طوان حوالے کریں۔"

(کافی)

۱۶۵) چھت دار مسجدیں

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن غیر سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے علی
سے روایت کی ہے اور علی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت
کیا کیا کہ، کیا مسقف (چھت دار) مساجد میں نماز پڑھنا مکروہ ہے؟

فَقَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ كَانَ لَعَدِلُ
لَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ - (کافی)

آپ نے فرمایا: ہاں، مگر آج کل تم لوگوں کے لیے کوئی ہرج نہیں، البتہ جب عدل کا دور
آئے گا تو دیکھنا کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

۱۶۱) تصویر دار مسجدیں

حسن بن علی علوی نے سہل بن جہور سے، انھوں نے عبد العظیم ابن عبد اللہ علوی سے
انھوں نے حسن بن حسین عری سے، انھوں نے عمرو بن جمیع سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان
کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا کہ تصویر لگی ہوئی مساجد
میں نماز کا کیا حکم ہے؟

فَقَالَ: أَكْرَهُ ذَلِكَ، وَلَكِنْ لَا يَضُرُّكُمْ الْيَوْمَ، وَلَوْ قَدْ قَامَ
الْعَدْلُ لَرَأَيْتُمْ كَيْفَ يَصْنَعُ فِي ذَلِكَ - (کافی)

آپ نے فرمایا: "میں اس کو مسکروہ سمجھتا ہوں، مگر آج کل تم لوگوں کے لیے کو حرج نہیں،
البتہ جب عدل قائم ہوگا تب تم دیکھنا کہ وہ اس مسئلے میں کیا کریں گے۔"

۱۶۲) مسجد کوفہ کے وسط میں چار چشمے

احمد بن محمد نے یعقوب بن عبد اللہ سے، انھوں نے اسماعیل بن زید کاہلی کے غلام سے
اُس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ کا ارشاد ہے کہ حضرت
ابیر المؤمنین علیہ السلام نے مسجد کوفہ کے متعلق ارشاد فرمایا کہ:
قال: "فِي وَصْفِ مَسْجِدِ الْكُوفَةِ:
فِي وَسْطِهِ عَيْنٌ مِنْ دِهْنٍ وَعَيْنٌ مِنْ لَبَنٍ وَعَيْنٌ مِنْ

مَاءٍ، شَرَابٌ لِلْمُؤْمِنِينَ وَعَيْنٌ مِنْ مَاءٍ طَهُورٍ لِلْمُؤْمِنِينَ - (تہذیب)

امیر المؤمنینؑ نے فرمایا: کہ اس (مسجد کوفہ) کے وسط میں ایک چتر تیل کا، ایک چتر دودھ کا اور ایک چتر پانی کا مومین کے پینے کے لیے اور ایک چتر پانی کا اور ہے جو مومین کے طہارت (کے کاموں) کے لیے ہے۔ (تہذیب)

۱۷۳ کوفہ میں چار منی مساجد تعمیر ہونگی

محمد بن احمد بن یحییٰ نے محمد بن حسین سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے صالح بن عقبہ سے، انھوں نے عمرو بن ابومسلم سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے جبہ بنی سے روایت کی ہے، اور جبہ بنی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین علیؑ سلام حیرہ تشریف لے گئے فقال: "لِتَصْلُتْ هَذِهِ بِهَذِهِ" "وَأَوْمَأَ بِدِهْ إِلَى الْكُوفَةِ وَالْحِيرَةِ" حتی یباع الذراع فیما بینہما بدنانیر و لیسنین بالحریرۃ مسجد الہ خمسائۃ باب یصلی فیہ خلیفۃ القائم علیہ السلام (۱۷۱) لَأَنَّ مَسْجِدَ الْكُوفَةِ لِيَضِيقَ عَلَيْهِمْ وَلِيَصْلَيْنَّ فِيهِ أَشَاعَثَرِ أَمَّا عَدْلًا۔

قلت: یا امیر المؤمنین! وسیع مسجد الکوفۃ ہذا الذی تصف الناس یومضون؟ قال: "تبني له اربع مساجد، مسجد الکوفۃ اصغرہا، و ہذا ومسجدان فی طرفی الکوفۃ، من ہذا الجانب و ہذا الجانب۔" "وَأَوْمَأَ بِدِهْ نَحْوَ نَهْرِ الْبَصْرِيِّينَ وَالْغُرِّيَّينَ۔" آپ نے فرمایا: "یہ مقام، اس مقام سے مل جائے گا۔" یہ فرما کر آپ نے حیرہ اور کوفہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور فرمایا: یہاں تک کہ ان دونوں کے درمیان کی زمینیں ایک ایک ہاتھ، ایک ایک دینار (۶۵) میں فروخت ہوں گی۔ اور مقام حیرہ پر ایک مسجد تعمیر ہوگی جس میں پانچ سو دروازے ہوں گے اور اس میں خلیفہ امام قائم نماز پڑھائیں گے، اس لیے کہ مسجد کوفہ (آبادی کے لحاظ سے) تنگ ہو جائے گی، اور اس میں بارہ امام عادل نماز پڑھائیں گے میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! یہ مسجد کوفہ تو بقولے بہت وسیع ہے؟

آپ نے فرمایا: وہاں تو چار مساجد اس علاوہ اور تعمیر ہوں گی اور یہ مسجد کوفہ ان سب سے چھوٹی ہوگی۔ یہ مسجد اور دو مساجد کوفہ کے اس جانب اور اس جانب اور ہوں گی۔ "پھر آپ نے ہر یمنی اور عربین کی طرف اشارہ فرمایا۔" (تہذیب)

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی طرح امام قائمؑ کے خلاف بھی خروج ہوگا

(۱۷۴)

ابو الحسن بن عبد اللہ نے ابن ابویعفور سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا کہ اکبرؑ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کے پاس چند آپ کے اصحاب موجود تھے۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابن ابویعفور! کیا تم نے قرآن مجید پڑھا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں (فرزند رسول!) پڑھا تو ہے مگر یہی مروجہ قرآن مجید۔ آپ نے فرمایا: ہاں، ہاں، میں بھی اسی مروجہ قرآن مجید کے متعلق پوچھ رہا ہوں کسی اور کیلئے نہیں۔ میں نے عرض کیا: بہتر، مگر آپ نے یہ کیوں دریافت فرمایا؟ قال: "لَاَنَّ مُوسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ لَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِمِصْرٍ، فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَتَلَهُمْ وَلَاَنَّ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَدَّثَ قَوْمَهُ يَحْدُثُ فَلَمْ يَحْتَمِلُوهُ عَنْهُ فَخَرَجُوا عَلَيْهِ بِتُكْرِيتَ فَقَاتَلُوهُ فَقَاتَلَهُمْ فَقَتَلَهُمْ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: (سُورَةُ صافات آیت ۱۷) "قَامَتِ طَائِفَةٌ مِّنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَكَفَرُوا طَائِفَةٌ فَأَيَّدْنَا الَّذِينَ آمَنُوا عَلَىٰ عَدُوِّهِمْ فَأَصْبَحُوا ظَاهِرِينَ" (روایت) وَاِنَّهُ اَوَّلَ قَائِمٍ يَقُومُ مَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ يَحْدُثُكُمْ بِحَدِيثٍ لَا تَحْتَمِلُونَهُ فَتَخْرُجُونَ عَلَيْهِ بِرَمِيلَةٍ الدَّسَكِرَةِ فَيَقَاتِلُكُمْ فَيَقْتُلُكُمْ، وَهِيَ اُخْرُ حَارِجَةٌ تَكُونُ۔" (کتاب حین بن سعید)

ترجمہ روایت:

آپ نے فرمایا: اس لیے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی، چنانچہ مصر میں ان پر چڑھا کر دی اور حضرت موسیٰ کو ان سے جنگ کر کے انھیں قتل کرنا پڑا۔ اور اس لیے (یہ بات تم سے پوچھی کہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنی قوم سے ایک بات کہی اور ان کی قوم اسے برداشت نہ کر سکی اور مقام تکریت میں ان پر چڑھا کر دی، چنانچہ انھوں نے بھی اپنی قوم سے جنگ کی اور قتل کرنا پڑا۔ چنانچہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا قول ہے:

(الایة) فَأَمَنْتُ فُلَيْصِرَيْتَ ۱۴ (صف ۱۴)

ترجمہ آیت: (پس بنی اسرائیل کا ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا۔) پس ہم نے مدد کی ایمان والوں کی ان کے دشمنوں کے خلاف اور وہ مغلوب ہوئے

(روایت) پھر ہم اہل بیت میں سے ایک قائم جب ظہور کرے گا اور تم لوگوں سے ایک بات کہیگا تو تم لوگ بھی اسے برداشت نہ کرو گے اور تم لوگ مقام رسید میں اس پر ضرور جھگڑو گے اور وہ بھی تم لوگوں سے جنگ کرے گا اور تمہیں قتل کر ڈالے گا۔ اور یہ

آخری خروج ہوگا، جو امام قائم علیہ السلام پر کیا جائے گا۔ (کنز الدقائق بن سعید)

ناصبیوں کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟

(۱۷۵)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے اول سے، انھوں نے سلام بن مستنیر سے روایت کی ہے۔ سلام کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کو بیان فرماتے ہوئے سنا کہ:

”اذا قام القائم علی السلام عرض الایمان علی کل ناصب فان دخل فیہ بحقیقة ولا ضرب عنقه او یؤدی الجزیة کما یؤدیہا الیوم اهل الذمۃ، ویشد علی وسطہ الرسمان، ویخرجہم من الامصار الی السواد۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو ہر ناموسی دشمن اہل بیت کے سامنے ایمان پیش کیا جائے گا، اگر وہ حقیقتاً داخل ایمان ہو گیا تو ٹھیک۔ ورنہ اس کی گردن مار دی جائے گی، یا جھڑجھڑی کا فرقہ آجکل جزیرہ ادا کرتا ہے، وہ بھی جزیرہ ادا کرے گا، اور اپنی کرسیں بیسیاں دروپیوں یا درہم و دیناروں کی تحصیل، باز کر اس دیاں سے نکل کر حبش کی طرف چلا جائے گا۔ (کافی)

امام قائم کے ظہور کا اہم مقصد؟

(۱۷۶)

علی بن محمد نے صالح بن ابو حمزہ سے، انھوں نے محمد بن عبد اللہ بن مہران سے، انھوں نے عبد اللہ بن بشیر سے، انھوں نے عیثم بن سلیمان سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے، اور معاویہ بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

”قال: اذا تمعنی احدکم القائم فلیمتہ فی عافیة فان الله بعث محمدًا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمۃ وبعث القائم نقمۃ۔“ (کافی)

آپ نے فرمایا: ”اگر تم میں سے کوئی امام قائم علیہ السلام کے عہد کے پانے کا متمنی ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنی عافیت کے لیے بھی دعا کرے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اور نرمی کے لیے مبعوث فرمایا تھا اور امام قائم علیہ السلام کو نکت (و تدارک) کے لیے مبعوث فرمائے گا۔

نوٹ: (کیونکہ لوگوں کو بعثت پیغمبر سے ظہور امام قائم تک کے طویل زمانے میں اللہ تعالیٰ نے مہلت دی، اگر اس کے بعد بھی لوگ دین حق کی طرف مائل نہیں ہوتے اور اپنی ہٹ دھرمی پر ہی اڑے رہتے ہیں تو پھر اس کا تدارک نکت ہی ہے۔)

آپ کا مسکن مسجد سہلہ میں ہوگا

(۱۷۷)

ابو بصیر سے روایت ہے انھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ”یا ابا محمد کافی اری نزول القائم علی السلام فی مسجد السہلۃ باہلہ وعیالہ۔“

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟
قال: نعم، کان فیہ منزل ادریس، وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن، وما بعث الله نبیاً الا وقد صلی فیہ وفیہ مسکن الخضر (والمقیم فیہ کالمقیم فی فسطاط رسول الله صلی الله علیہ وآلہ) وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلبه یحیی الیہ)
قلت: جعلت فداک؟ لایزال القائم فیہ ابداً؟
قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: هكذا من بعدہ الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اهل الذمۃ عندہ؟

قال: ۴: یسلمہم کما سلمہم رسول الله صلی الله علیہ وآلہ ولیؤدوہ عن ید وھم ضاعرون۔

قلت: فمن نصب لکم عداوة؟

فَقَالُوا: لَا يَا أَيُّهَا مُحَمَّدُ! مَا لِمَنْ خَالَفْنَا فِي دَوْلَتِنَا مِنْ نَصِيبِ إِنْ اللَّه
قَدْ أَحَلَّ لَنَا دِمَاءَهُمْ عِنْدَ قِيَامِ قَائِمُنَا، فَا لِيَوْمِ مُحَرَّمٍ عَلَيْنَا
وَعَلَيْكُمْ ذَلِكَ فَلَا يَغْنَزُكَ أَحَدٌ، إِذَا قَامَ قَائِمُنَا انْتَقَمَ اللَّهُ
وَلِرَسُولِهِ وَلَنَا أَجْمَعِينَ۔“

آپؐ نے فرمایا: ”اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائمؑ اپنے اہل و عیال کے
ساتھ مسجد بہمد میں اترے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: میں آپؐ پر قرآن، کیا وہیں اُن کا مکان ہوگا؟
آپؐ نے فرمایا: ہاں، وہیں حضرت ادریس علیہ السلام کا بھی مکان تھا، اور وہیں حضرت ابراہیم
خلیل الرحمن علیہ السلام کا بھی مکان تھا اور جس نبی کو بھی اللہ نے مبعوث فرمایا
اس نے اس میں نماز پڑھی اور وہ حضرت خضر علیہ السلام کا بھی مکان ہے اس میں
قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کے خیمے میں
قیام کیا اور ہر مومن و مومنہ کا دل اس کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپؐ پر تران، کیا امام قائم علیہ السلام ہمیشہ اسی میں رہیں گے؟
آپؐ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے بعد؟

آپؐ نے فرمایا: اسی طرح دنیا کے ختم ہونے تک۔

میں نے عرض کیا: اور اُن کے دور میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کا کیا ہوگا؟
آپؐ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن سے صلح رکھی، وہ بھی اُن
صلح رکھیں گے مگر وہ جزیرہ دیں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپؐ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اے ابو محمد! نہیں! ہم لوگوں کے عہد حکومت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ
نہیں ہوگی۔ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے بعد ان لوگوں کا خون اللہ نے
ہمارے لیے حلال کیا ہے جو آجکل ہمارے اور تمہارے لیے حرام ہے۔ تم میں سے
کوئی شخص دھوکے میں نہ رہے۔ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ
اللہ اور اس کے رسولؐ اور ہم سب کا پورا پورا انتقام لیں گے۔“

(کتاب مزار)

ابلیس کی مہلت کا اختتام

(۱۷۸)

کتاب انوار المصیۃ میں اسحاق بن عمار سے روایت ہے کہ میں نے اُن جناب سے ”ابلیس
کی مہلت“ وقتاً معلومہ وقتِ مسلم کے بارے میں دریافت کیا جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں کیا ہے
”فَإِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ إِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ“ (سورہ الحجر آیت ۳۸)

قال: ”الوقت المعلوم“ یوم قیام القائم، فاذا بعثه الله كان في
مسجد الكوفة وجاء ابليس حتى يجثو على ركبتيه فيقول
يا ويلاه من هذا اليوم فيأخذ بناصيته فيضرب عنقه
فذلك ”یوم الوقت المعلوم“ منتہی اجلہ۔“

آپؐ نے فرمایا: یوم وقت معلوم سے مراد یوم ظہور امام قائم علیہ السلام۔ جب اللہ تعالیٰ
اُن کو مبعوث فرمائے گا اور وہ جناب مسجد کوفہ میں ہوں گے تو ابلیس ملعون آئینا
اور اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جائے گا اور کہے گا، ہائے افسوس آج کا دن (مجھے
دیکھنا پڑا)۔ تو آپ اس کو پیشانی سے پکڑ لیں گے اور اس کی گردن مار دیں گے
بس وہی یوم وقت معلوم ہے اور اس کی مہلت کے دن کا خاتمہ ہے۔

(انوار المصیۃ)

رحبہ کوفہ کا دھینہ نکالا جائے گا

(۱۷۹)

ابوالقاسم شعرائی نے مرفوعاً ابنِ ظبیان سے، انھوں نے ابنِ حجاج، اور ابنِ حجاج
نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”اذا قام القائم علیہ السلام اتی رحبہ الکوفہ، فقال برجلہ
هکذا او اوما بیدہ الی موضع۔ ثم قال: احفروا ههنا
فیحضر فیستخرجون اثنتی عشر ألف درع و اثنتی عشر ألف
سبع و اثنتی عشر ألف بیضة، لکلی بیضة وجهان ثم یلعوا
اثنتی عشر ألف رجل من الموالی (من العرب) والجم، فیلبسهم
ذلک، ثم یقول: من لم یکن علیہ مثل ما علیکم فاقتلوه۔“

آپؐ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ جناب پایادہ (سیدل) (اختصاص)

رحبہ کوفہ کی طرف آئیں گے۔ ”یہ فرما کر آپؐ نے ایک جگہ کی طرف اشارہ کیا)

پھر فرمایا: وہ حکم دیں گے کہ اس مقام کو کھودو۔ جب لوگ اس کو کھودیں گے تو وہاں

تو بارہ ہزار زبرد ہیں، بارہ ہزار تلواریں اور بارہ ہزار آہنی ٹوپیاں (پہلٹ) جن کے دروڑ ہوں گے برآمد ہوں گے اور اپنے مولیوں میں سے بارہ ہزار عرب اور عجم کے مردوں کو پہننے کے لیے دیں گے پھر انھیں حکم دیں گے کہ جس کے جسم پر یہ (اسلحہ) نہ ہوں جو تم نے پہنے ہوئے ہیں، اسے قتل کر دو۔“ (اختصاص)

(۱۸۰) "فَلَمَّا أَحَسُّوا.....خَبِيرِينَ" کی تشریح

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن فضال سے، انھوں نے ثعلبہ بن میمون سے، انھوں نے ابن خلیل ازدی سے روایت کی ہے اور ابن خلیل ازدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے قول خدا عزوجل: "فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ" لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ" قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ" فَمَا ذَٰلِكَ يَدْعُوهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ خَصِيْدًا خَبِيرِينَ" ۱۵ (سورہ الانبیاء) ۱۵۲ کے بارے میں ارشاد فرمایا:

"اذا قام القائم علیہ السلام وبعث الی بنی امیۃ بالشام ھربوا الی الروم فیقول لهم الروم: لا ندخلکم حتی تنصروا (۱۵) فیعلقون فی اعناقهم الصلیبان ویدخلونہم۔ فاذا نزل بحضرۃ ہم اصحاب القائم علیہ السلام طلبوا الايمان والصالح، فیقول اصحاب القائم علیہ السلام: لا نفعل حتی تدفوا الینا من قبلکم منا۔ قال: فیدفعونہم الیہم فذلک قولہم "لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ"۔"

قال: یسلمم الکنوز، وهو أعلم بہما، قال: فیقولون: "یَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ"۔ فَمَا ذَٰلِكَ یَدْعُو

دَعُوهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ خَصِيْدًا خَبِيرِينَ" ۱۵ "بالسبع" ترجمہ روایت: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے اور بنی امیۃ سے انتقام لینے کے لیے اپنی فوج شام روانہ فرمائیں گے تو وہ بھاگ کر شام سے روم

چلے جائیں گے، مگر اہل روم ان سے کہیں گے کہ جب تک تم نصرانی نہ بن جاؤ گے ہمارے ملک میں داخل نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ بنی امیۃ اپنے گلے میں صلیب لٹکا لیں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے۔

مگر جب اصحاب امام قائم علیہ السلام ان کے علاقے میں داخل ہوں گے تو اہل روم ان سے امان طلب کریں گے اور صلح چاہیں گے تو اصحاب قائم انھیں جواب دیں گے کہ ہمارے آدمی بھاگ کر تمھارے یہاں آگئے ہیں جب تک تم لوگ انھیں واپس نہ کرو گے ہم تمہیں امان نہ دیں گے اور نہ صلح کریں گے۔

چنانچہ وہ لوگ بنی امیۃ کو واپس کر دیں گے۔ اسی سے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَمَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْأَلُونَ" ۱۳ (سورہ الانبیاء) ۱۳

(ترجمہ) (مت بھاگو، اور پلٹ آؤ اپنے مسکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیئے گئے تھے۔ تاکہ تم سے جواب طلب کیا جائے۔)

(ترجمہ روایت) یعنی ان کے خزانوں کے متعلق جواب طلب اور پوچھ گچھ کی جائے گی باوجودیکہ وہ خود ان خزانوں سے واقف ہوں گے۔ پھر وہ لوگ کہیں گے کہ:

"قَالُوا يَٰوَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ" فَمَا ذَٰلِكَ یَدْعُوهُمْ حَتَّىٰ جَعَلْنَاهُمْ خَصِيْدًا خَبِيرِينَ" ۱۵ (انبیاء) ۱۵

روایت (ان لوگوں نے کہا۔ ہائے افسوس، ہم پر۔ بیشک ہم ظالم تھے۔ اور انکی یہ پکار جاری رہی، جب تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیتی اور بھیجی ہوئی راکھ نہ بنادیا۔)

یعنی ہم انھیں تلواروں سے کاٹ کر رکھ دیں گے (مذکورہ آیت کے مطابق) (دکانی)

(۱۸۱) "وَيَكُونُ الدِّينُ... لِلَّهِ كَيْ تَأْوِيلُ..."

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابن اذینہ سے، انھوں نے ابن مسلم سے، روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

"وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ

كُلُّهُ لِلَّهِ ج (سورہ انفال آیت ۳۹) کے متعلق دریافت کیا:

اور ان سے جنگ کرو تاہیکہ فساد باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے باقی رہ جائے

قَالَ: "لَمْ يَجِئْ تَأْوِيلُ هَذِهِ الْآيَةِ بَعْدَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لَهُمْ لِحَاجَتِهِ وَحَاجَةَ أَصْحَابِهِ فَلَوْ تَدَجَّاءُ تَأْوِيلُهَا لَمْ يَقْبَلْ مِنْهُمْ وَلَكِنْ تَسَمَّيْتُ يَقْتُلُونَ حَتَّى يُوَحِّدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَحَتَّى لَا يَكُونَ شَرِكٌ" (کافی)

آپ نے فرمایا: "یہ آیت جب سے نازل ہوئی ہے اس کی تاویل ابھی تک نہیں آئی، بلاشبہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے اصحاب کی ضرورت کی بنا پر رہنے کی اجازت دی، مگر جب اس آیت کی تاویل آجائے گی تو پھر ان لوگوں کا عذر قبول نہ ہوگا، اور سب کے سب قتل کر دیے جائیں گے تاکہ شرک باقی نہ رہے اور سب کے سب اللہ کو واحد و یکتا ماننے لگیں۔"

امام قائم ہر بدی کی نفی کریں گے

(۱۸۶)

حسین بن محمد نے معلیٰ سے، انھوں نے وشار سے، انھوں نے علی بن ابی نصر سے روایت کی ہے اور علی بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ایک شخص حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ آپ حضرات اہل بیت رحمت ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اس سے مخصوص فرمایا ہے۔

فَقَالَ لَهُ: "كَذَلِكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ لَا نَدْخُلُ أَحَدًا فِي ضَلَالَةٍ وَلَا

نُخْرِجُهُ مِنْ هُدًى إِنَّ الدُّنْيَا لَا تَذْهَبُ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ

عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا مِمَّا أَهْلَ الْبَيْتِ يَعْمَلُ بَكْتَابِ اللَّهِ لَا يَبْرِي

مَنْكُورًا إِلَّا أَنْكَرَهُ" (کافی)

آپ نے اس سے فرمایا: ایسا ہی ہے الحمد للہ کہ ہم کبھی گمراہی میں داخل ہی نہیں ہوتے اور نہ کبھی

ہدایت سے باہر قدم رکھا۔ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک کہ اللہ عز و جل

ہم اہل بیت میں سے ایک ایسے مرد کو نہ بھیجے جو کتاب خدا پر کماحقہ عمل کرے

اور وہ جو بھی بری و بُرائی دیکھے اُس کی نفی کرے۔" (کافی)

آپ کے اوپر سایہ ابر ہوگا

(۱۸۷)

فحام نے اپنے چچا سے، انھوں نے احمد بن عبد اللہ بن علی سے، انھوں نے عبد الرحمن بن عبد اللہ سے، انھوں نے یحییٰ بن مغیرہ سے، انھوں نے اپنے بھائی محمد سے

انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق سے، اور آپ نے اپنے پریر گوار (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) سے حدیث لوح میں روایت کی ہے کہ:

"م ح م د یُخْرِجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ عَلَى رَأْسِهِ عِمَامَةً بَيَاضَ

تَلْقَاهُ مِنَ الشَّمْسِ، تَنَادَى بِلِسَانٍ فَصِيحٍ يَسْمَعُهُ الثَّقَلَيْنِ

وَالْخَافِقَيْنِ: هُوَ الْمُسَدِّدُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَمْلِكُ الْأَرْضَ

عَدْلًا كَمَا مَلِكْتُ جَوْرًا" (امالی شیخ)

"م ح م د" آخر زمانہ میں ظہور کریں گے ان کے سر مبارک پر دھوپ سے

بچنے کے لیے سفید ابر کا سایہ ہوگا اور فصیح زبان میں ایک آسمانی نذر آئے گی

جس کو دونوں جہان کے لوگ سنیں گے کہ یہ مہدی آل محمد ہیں، جو زمین کو

عدل و داد سے بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔" (امالی شیخ)

میرے بعد امام بارہ ہوں گے

(۱۸۸)

عطار نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن عبد الجبار سے، انھوں نے محمد بن زیاد ازری سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے ثمالی سے، انھوں نے حضرت امام علی ابن احمد بن سے، اور آپ نے اپنے پریر گوار (امام حسین) سے، اور آپ نے (امام حسین) نے اُنکے جد امجد (حضرت ابوالانکسر امام علی بن ابی طالب) سے روایت بیان کی ہے کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "الْأُئِمَّةُ مِنْ بَعْدِي اثْنَا عَشَرَ أَوْ لَمْ

أَنْتَ يَا عَلِيُّ، وَآخِرُهُمُ الْقَائِمُ الَّذِي يَفْتَحُ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ

عَلَى يَدَيْهِ مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَمَغَارِبَهَا" (اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

جب کہ "حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: میرے بعد بارہ امام ہوں گے

جن میں سب سے پہلے اے علی! تم ہو اور ان میں سب سے آخر امام القائم

ہوں گے۔ جن کے ہاتھوں پر اللہ تعالیٰ تمام مشارق و مغارب کو فتح کر لے گا۔"

(اکمال الدین، عیون الاخبار الرضا، امالی شیخ)

بارہ ائمہ کے اسمائے گرامی

(۱۸۹)

طالقانی نے محمد بن ہمام سے، انھوں نے احمد بن مہنداد سے، انھوں نے احمد بن ہلال سے، انھوں نے ابن ابی نعیر سے، انھوں نے مفصل سے، انھوں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے

اور امام صادق آل محمد نے اپنے آباء کرام علیہ السلام سے روایت کی ہے اور ان حضرات نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت سنی ہے کہ:

قال: "لنا أسرى في أوحى إلى ربّ جلّ جلاله وساق الحديث إلى أن قال: فوفعت رأسي فإذا أنا بأنوار عليّ وفاطمة والحسن والحسين وعليّ ابن الحسين وعمر بن عبد الله بن جعفر بن محمد وموسى بن جعفر، وعليّ بن موسى وعمر بن عليّ بن محمد والحسن بن عليّ والحجة بن الحسن القائم في وسطهم كأنه كوكب درّيّ".

قلت: يارب من هؤلاء؟

قال الله: هؤلاء الأئمة وهذا الناسم الذي يحلّ حلالاً ويحرم حراماً، وبه انتقم من أعدائى وهو راحة لأوليائى وهو الذى يشفى قلوب شيعتك من الغالين والجاحدين والكافرين، فيخرج اللات والعزى طريين فيحرقهما، فلفتنة الناس بهما يومئذ أشد من فتنه العجل والسامري". (كمال الدين، عيون الأخبار)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا:

"شب اسری (شب معراج) جب مجھے لیا گیا تو میرے پروردگار بزرگ و بڑے نے مجھے وحی فرمائی: (اس کے بعد مضمون بیان فرماتے ہوئے آپ نے ارشاد فرمایا) پھر میں نے جب اپنا سر اٹھایا تو علی و فاطمہ و حسن و حسین اور علی ابن اکسین و محمد بن علی و جعفر بن محمد و موسی بن جعفر، و علی بن موسی، و محمد بن علی، و علی بن محمد و حسن بن علی کے انوار میری نظر کے سامنے جلوہ گر ہوئے جن کے درمیان حضرت جنت بن الحسن قائم کا نور کوكب درّی کی طرح (بہت زیادہ) منور و روشن تھا۔

میں نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ کون ہیں؟ (کن کے انوار ہیں)

(آواز آئی) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ (انوار) ائمہ ہیں اور ان کے درمیان وہ (نور) قائم ہے جو میرے حلال کردہ کو حلال کرے گا اور میرے حرام کردہ کو حرام قرار دے گا اور اس کے ذریعے میں اپنے دشمنوں سے انتقام لوں گا۔ اور یہ میرے اولیاء کے لیے باعث راحت ہوگا اور تمہارے شیعوں کے دلوں کو ظالموں، منکروں اور

کافروں سے شفا بخشنے گا۔ اور لات و عزری کو (قبروں سے) نکال کر نذر آتش کرے گا جن کو وجہ سے اس دن لوگ فتنہ سامری سے بھی زیادہ شدید فتنہ میں مبتلا ہو گئے۔ (كمال الدين، عيون الاخبار الرضا)

سب سے آخری امام وہ ہوگا؟

(۱۸۶)

اسناد سابقہ کے ساتھ باب نص ائمہ اثنا عشر میں حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ:

قال: "آخرهم اسمہ علی اسمی، يخرج فيملا الأرض عدلاً كما ملئت جوراً وظلماً يأتيه الرّجل والمال كدس فيقول: يا مئدئ اعطنى، فيقول: خذ". (عقبتہ نعمانی)

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: "سب سے آخری (امام) وہ ہوگا جس کا نام میرا نام ہوگا، وہ ظہور کرے گا اور زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی۔ اس کے سامنے مال و دولت کا ڈھیر لگا ہوگا، لوگ اگر سوال کریں گے کہ لے مہتری! ہمیں کچھ عنایت فرمائیے۔ تو آپ اس سے فرمائیں گے، جتنا چاہو لے جاؤ۔" (عقبتہ نعمانی)

مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا

(۱۸۷)

مذکورہ اسناد کے ساتھ ابن عباس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "التاسع منهم قائم اهل بيتي ومئدئ أمّتي أشبه الناس بي في شمائله وأقواله وأفعاله، ليظهر بعد غيبة طويّلة وحيرة مضلّة، فيعلی امر الله، ويظهر دين الله ويؤبّد بنصر الله، وينصر بملائكة الله فيملأ الأرض عدلاً وقسطاً كما ملئت جوراً وظلماً". (كفايت)

آنحضرت نے فرمایا: "ان (ائمہ) میں سے نواں میرے اہل بیت کا قائم اور میری امت کا مہتری ہوگا جو خصائل و شمائل، اقوال و افعال میں تمام لوگوں میں مجھ سے سب سے زیادہ مشابہ ہوگا اور ایک طویل غیبت کے بعد اور لوگوں کو گمراہ کر دینے والی حیرت کے بعد ظہور کرے گا اور امر خدا کو بلند اور دین خدا کو غالب کرے گا، تاہم اللہ کے ساتھ اللہ کے ملائکہ اکی نہت کرے گی وہ زمین کو عدل سے اس طرح بھر دے گا جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہوگی۔" (کفايت)

امام قائمؑ قریہ میں ظہور فرمائیں گے

اسانید کثیرہ باب مذکورہ کے ساتھ حضرت ابوالاثرہ امام علی صلوات اللہ علیہ نے فرمایا کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بعد عِدَّةِ الْاُمَّةِ عَلَیْہِمُ السَّلَامُ، ثُمَّ یَغِیْبُ عَنْہُمْ اِمَامُہُمْ مَا شَاءَ اللہُ وَیَکُونُ لَہُ غَیْبَتَانِ اِحْدَاهَا اَطْوَلُ مِنَ الْاُخْرٰی ثُمَّ التَّفْتُ الْبَیْنَ رَسُوْلَ اللہِ ۵ فَقَالَ رَافِعًا صَوْتَهُ: الْحَذَرَ الْحَذَرَ اِذَا فُقِدَ الْخَامِسُ مِنْ وَلَدِ السَّابِعِ مِنْ وَلَدِی۔

قال علی ۴: فقلت: یا رسول اللہ! فما یَکُونُ (حالہ) عند غیبتہ؟ قال ۵: یَصْرِحُ حَتّٰی یَاْذُنُ اللہُ لَہُ بِالْخُرُوجِ۔ فیخرج (من الیمن) من قریۃ یقال لہا: کُرْعَة؟ علی رأسہ عمامتی، متدرّج بدرعی، متقلّد بسیفی ذی انفقار و منار ینادی: ہَذَا الْمُهْدٰی خَلِیفَةُ اللہِ فَاتَّبِعُوْهُ، یَمْلُکُ الْاَرْضَ قَسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مَلَکَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا وَ ذَٰلَکَ عِنْدَ مَا تُصِیْرُ الدُّنْیَا هَرَجًا وَ مَرَجًا وَ یُنَازِلُ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ، فَلَا الْکَبِیْرَ یَرْحَمُ الصَّغِیْرَ، وَلَا الْقَوِیُّ یَرْحَمُ الضَّعِیْفَ فَحِیْنِیْذِ یَاْذُنُ اللہُ لَہُ الْخُرُوجُ۔“

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ائمہ کے اسماء گنوائے ہوئے ارشاد فرمایا کہ پھر ان لوگوں کا امام اُن سے غائب ہو جائے گا اور اس کے لیے دو غیبتیں ہوں گی ایک غیبت سے دوسری زیادہ طویل ہوگی۔

راوی کا بیان ہے کہ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف متوجہ ہوئے اور بلند آواز سے فرمایا: جب میرے ساتویں فرزند کا پانچواں فرزند غائب ہو جائے تو بچو، بچو! حضرت ابوالاثرہ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! زمانہ غیبت میں امام قائمؑ کا کیا حال ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وہ صبر سے کام لے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو ظہور کی اجازت دے گا۔ جب اذن مل جائے گا تو وہ مین کے ایک قریہ میں کھڑے ہوگا۔ ”کہا جاتا ہے ظہور کرنا اس کے سر پر میرا علامہ ہوگا، جسم پر میری زبرد ہوگی، کمر میں میری تلوار ڈالو اور انفقار ہوگی اور ایک منادی ندا کرے گا کہ ”یہ میری خلیفہ خدا ہیں، تم لوگ ان کی پیروی کرو، یہ زمین کو قسط و عدل سے بھر دیں گے جس طرح وہ جور و ظلم سے بھری ہے“

اور اس وقت دنیا کا یہ حال ہوگا کہ سب لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا رہیں گے ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے درپے ہوں گے، نہ بڑے چھوٹوں پر رحم و کرم کریں گے اور نہ کوئی طاقتور کسی کمزور پر رحم رانی کرے گا اُس وقت اللہ تعالیٰ اُن کو ظہور کا حکم دے گا۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا مطلب

۱۹۰

محمد بن سنان نے داؤد بن کثیر قتی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام کا کیا مطلب ہے؟

فقال: ”اِنَّ اللہَ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی لَمَّا خَلَقَ نَبِیَّہُ وَوَصِیَّہُ وَابْنَتَہُ وَابْنِیَّہُ وَجَمِیْعَ الْاُمَمَۃِ وَخَمَقَ شِیْعَتَہُمْ اَخَذَ عَلَیْہِمُ الْمِیثَاقَ وَاَنْ یَّصْبِرُوْا وَیَصَابِرُوْا وَیَرٰبُطُوْا، وَاَنْ یَّتَّقُوْا اللہَ۔ وَوَعَدَہُمْ اَنْ یَّسَلَّمَ لَہُمُ الْاَرْضَ الْمُبَارَکَۃَ وَالْحَرَمَ الْاَمِنَ وَاَنْ یَنْزِلَ لَہُمُ الْبَیْتُ الْمَعْمُورُ، وَیُظْہِرَ لَہُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَیَرْجِئَہُمْ مِنْ عَذَابِہُمْ وَالْاَرْضَ الَّتِیْ یَبِیْدُ لَہَا اللہُ مِنَ السَّلَامِ وَیَسَلِّمُ مَا فِیْہَا لَہُمْ “ لاشیۃ فیہا “ قال:

قال: لا اخصومة فیہا لعدوہم وَاَنْ یَکُونُ لَہُمْ فِیْہَا مَا یَجِبُوْنَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللہِ صَلٰی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاُمَمَۃِ وَشِیْعَتِہُمُ الْمِیثَاقَ بِذَٰلِكَ وَاتَّٰمَ السَّلَامَ عَلَیْہِ تَذْکِرَۃً نَفْسِ الْمِیثَاقِ وَیَجِدِیْدَ لَہُ عَلٰی اللہِ لَعْلَہُ اَنْ یَّعِجِّلَہُ جَلًّا وَعَزًّا وَیَعِجِّلَ السَّلَامَ لَکُمْ بِجَمِیْعِ مَا فِیْہُ “ آپ نے فرمایا: ”بتحقیق اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور اُن کے وصی کو، اُن کی دختر اور اُن کے دونوں صاحبزادوں کو، تمام ائمہ اور اُن کے شیعوں کو خلق فرمایا تو ان سے سب سے عہد و پیمان لیا کہ وہ صبر کریں گے اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کریں گے، آپس میں رابطہ رکھیں گے اور تقویٰ و خوف خدا اختیار کیے رہیں گے۔

اور ان سب حضرات نے وعدہ فرمایا کہ ارض مبارک و حرم امن ان کے سپرد کر دیا اُن کے لیے بیت معمور نازل کرے گا، ان کے لیے سقف مرفوع ظاہر فرمائے گا، اُنکی کشتیوں سے انھیں نجات دیگا اور وہ زمین جس کو اللہ نے سلام (سلامتی) سے بدل دیا

جو کچھ اس میں ہے سب ان کے حوالے کرے گا جس کے لیے اُن کے دشمن کوئی جھگڑا اور مخالفت نہ کر سکیں گے اور اس میں اُن کو وہ سب کچھ ملیگا جو وہ چاہیں گے۔ چنانچہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تلم اُتے اور اُن کے شیعوں سے اس کا عہد و پیمان لیا۔

اب حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام " اسی عہد و پیمان کی یاد دہانی ہے اور تجدید عہد الہی ہے تاکہ اس یاد دہانی کو جوہر سے ممکن ہے اللہ تعالیٰ اپنے عہد کو پورا کرنے میں تعمیل فرمائے اور تم لوگوں کو وہ سرزمین سلام اور جو کچھ اس میں ہے مل جائے۔ " (کافی)

مسجد سہیل مسکن امام قائمؑ

(۱۹۱)

مولف مزار اکبر نے اپنے اسناد کے ساتھ ابولہبیر سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد سے ارشاد فرمایا۔
 " یا ابا محمد! کافی اُردی نزول القائم فی مسجد السہلۃ بأہلہ وعیالہ؛

قلت: یکون منزله جعلت فداک؟

قال: نعم کان فیہ منزل ادریس وکان منزل ابراہیم خلیل الرحمن وما بعث اللہ نبیاً الا وقد صلی فیہ، وفیہ مسکن الخضر والمقیم فیہ کالمقیم فی قسطنطین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وما من مؤمن ولا مؤمنة الا وقلیہ یحیی الیہ۔

قلت: جعلت فداک: ولا یزول القائم فیہ ابداً؟

قال: نعم۔

قلت: فمن بعدہ؟

قال: ہکذا من بعدہ: الی انقضاء الخلق۔

قلت: فما یکون من اہل الزمۃ عندہ؟

قال: یشاہدہم کما شاہدہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و یؤدّون الجزیۃ عن یدوہم صاغرون۔

قلت: فمن نصب بکم عداوۃ؟

فقال: لا، یا ابا محمد! ما لمن خالفتا فی دولتنا من نصب ان اللہ وقد احلّ لنا دماءہم عند قیام قائمتنا، فالیوم محترم علینا وعلیکم ذلک، فلا یغیرک احد اذا قام قائمتنا انتقم للہ ولرسولہ ولنا اجمعین۔

آپ نے فرمایا: "اے ابو محمد! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اپنے اہل و عیال کے ساتھ مسجد سہیل میں وارد و نازل ہوتے ہیں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قرآن کیا وہی ان کا مسکن ہوگا۔؟

آپ نے فرمایا: ہاں، وہی مقام حضرت ادریسؑ کا بھی مسکن تھا، وہی حضرت ابراہیم خلیل الرحمنؑ کا بھی مسکن تھا اور اللہ تعالیٰ نے جس نبی کو بھی مبعوث فرمایا اُس نے اس میں آکر تازی پڑھی، اسی میں حضرت خضرؑ کا بھی مسکن ہے، اور اس میں قیام کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اُس نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے میں قیام کیا ہو۔ اور ہر مومن و مومنہ کا قلب اس مسجد سہیل کی طرف مائل ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا: کیا امام قائم علیہ السلام اس میں ہمیشہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: ہاں۔

میں نے عرض کیا: اور اُن حضرت کے بعد؟

آپ نے فرمایا: ہاں، اسی طرح اُن حضرت کے بعد بھی وہ لوگ دنیا کے تمام ہوتے تک وہیں آباد رہیں گے۔

میں نے عرض کیا: پھر اُن جناب کے عہد حکومت میں اہل ذمہ (کافر ذمی) کے ساتھ کیا سلوک ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جس طرح حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُن (ذمیوں) سے صلح فرمائی تھی اسی طرح یہ بھی اُن (ذمیوں) سے صلح فرمائیں گے لیکن وہ جزیہ ضرور ادا کریں گے۔

میں نے عرض کیا: اور آپ حضرات کے دشمنوں کا کیا ہوگا؟

آپ نے فرمایا: نہیں، اے ابو محمد! ہماری سلطنت میں ہمارے دشمنوں کے لیے کوئی جگہ نہیں۔ ظہور امام قائمؑ کے وقت اُن دشمنوں کا خون ہمارے لیے مباح ہوگا، مگر آجکل (اس دور) اُن کا خون دہانا ہم پر اور تم لوگوں پر حرام ہے۔ تم میں سے کوئی شخص غلط فہمی میں نہ رہے۔ جب ہمارا قائم ظہور کرے گا تو وہ اللہ کا اور اس کے رسول کا اور ہم سب کا انتقام لے لیگا۔ " (مزار اکبر)

۱۹۲) حضرت امام قائمؑ، آنحضرتؐ کی سیرت پر عمل کریں گے

صفار نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے جعفر بن بشیر اور محمد بن عبداللہ بن ہلال سے انھوں نے علاء سے، اور علاء نے محمد سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو وہ جناب کس سیرت پر عمل کریں گے۔

فقال: "بسيرة ما سار به رسول الله صلى الله عليه وآله حتى يظهر الاسلام

قلت: وما كانت سيرة رسول الله صلى الله عليه وآله؟

قال: ابطال ما كانت في الجاهلية واستقبل الناس بالعدل

وكذلك القائم عليه السلام اذا قام يبطل ما كان في البدنة

متماكان في ابدى الناس ويستقبل بهم العدل" (تہذیب)

آپ نے فرمایا: "امام قائمؑ، اسی سیرت پر عمل کریں گے جس پر حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمل کیا تھا، یہاں تک کہ اسلام غالب آجائے گا۔

میں نے عرض کیا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کیا تھی؟

آپ نے فرمایا: آیام جاہلیت کے جتنے رسم و رواج تھے آنحضرتؐ نے اُن سب کو باطل کر دیا تھا

اور لوگوں کو عدل کی طرف مائل کیا تھا۔ اسی طرح حضرت امام قائم علیہ السلام جب

ظہور کریں گے تو اُن تمام چیزوں کو باطل کر دیں گے جو زمانہ جنگ بندی میں لوگوں کے

درمیان جاری و ساری رہی اور انھیں عدل کی طرف ایمانیں (مائل کریں) گے۔" (تہذیب)

نوٹ: مخالفین کے اعتراض کا جواب

ہمارے شیخ و بزرگ حضرت علامہ طبرسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "اعلام الوری" میں

تفسیر فرمایا ہے کہ اگر کسی مخالف کی طرف سے یہ کہا جائے کہ اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں ہے مگر تم لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جب حضرت

امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو اہل کتاب سے جز یہ قبول نہیں کریں گے، اور جس کی عمر

بیس سال ہو گئی اور اس نے علم دین حاصل نہیں کیا اس کو قتل کر دیں گے، مساجد و مشاہد

کو منہدم کر دیں گے جس طرح حضرت داؤد فیصلہ کیا کرتے تھے وہ فیصلہ کریں گے۔ اور اسی طرح

کی اور بہت سی باتیں جو تم لوگوں کی روایات میں ہیں تو اس سے تو شریعت بھی منسوخ اور اس کے

احکامات باطل ہو جائیں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ لفظ اُن کو نبی نہیں کہتے، مگر معنًا اُن کی نبوت ثابت کرتے ہو۔

اس کا جواب یہ ہے:-

"جو باتیں اعتراض آگئی ہیں مثلاً یہ کہ وہ اہل کتاب سے جز یہ قبول نہیں کریں گے اور

بیس سال کی عمر تک جس نے علم دین حاصل نہیں کیا اسے قتل کر دیں گے۔ یہ باتیں تو ہمارے

یہاں کسی روایت میں نہیں ہیں اور اگر بالفرض کیسی روایت میں ہوں بھی تو وہ غیر قطعی

اور ناقابل اعتبار ہیں۔

رہ گیا مساجد و مشاہد کا انہدام تو اگر ان کی بنیاد تقویٰ کے خلاف اور حکم خدا کے

خلاف رکھی گئی ہے تو اس کا انہدام تو شریعت کے عین مطابق ہے اور اس پر

خود حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عمل کر چکے ہیں۔

اور وہ روایت جس میں یہ ہے کہ وہ جناب آل داؤد کی طرح فیصلہ فرمائیں گے

اور کسی سے نبوت و دلیل طلب نہیں کریں گے، تو روایت بھی غیر قطعی ہے۔ اور اگر

بالفرض یہ روایت صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ جناب اپنے علم (لہٰذا) پر

فیصلہ کریں گے، اور یہ بری امر ہے کہ اگر امام یا حاکم مقدمہ کا ذاتی علم رکھتا ہوگا

تو وہ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کرے گا کسی سے کیوں گواہی طلب کرے گا، اور اس سے

شریعت کا منسوخ ہونا تو لازم نہیں آتا۔

علاوہ برائے جز یہ کا قبول نہ کرنا، یا کسی مقدمے میں نبوت کا نہ سننا اگر یہ صحیح

بھی ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ کر دینا کیسے لازم آئے گا جبکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ امام قائمؑ میری ذریت و اولاد میں سے ہوگا اس کی اتباع

اور اس کے احکامات پر عمل واجب ہے۔ تو اگر وہ کوئی ایسا حکم دیں گے جو سابقہ

احکامات کے خلاف ہو تو اس سے شریعت کا منسوخ ہونا لازم نہیں ہو سکتا، بلکہ

رسول خدا کے حکم پر عمل ہے جو عین شریعت ہے۔

(اعلام الوری)

ظہور امام قائمؑ کی روایا کو نزول عیسیٰؑ کے منسوب کر دیا گیا

حسین بن مسعود نے اپنی کتاب شرح السنہ "میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

قال: "والله نفسي بيده ليوصلن أن ينزل فيكم ابن مريم حكماً عدلاً

یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة فیغیض المال حتی لا یقبلہ احد۔

ثم قال: قوله: اُس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ عنقریب ابن مریم حکم اور عدل کے ساتھ تم لوگوں میں نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کر دیں گے، جزیہ کو ختم کر دیں گے اور مال کی اس قدر سخاوت کریں گے کہ کوئی قبول کرنے والا نہ ملے گا۔

اس کے بعد مذکورہ بالا حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں کہ:

”صلیب کے توڑنے“ کا مطلب یہ ہے کہ مذہب نصرانیہ کو باطل کر دیں گے۔ اور حکم ”سے مراد“ شرع اسلام کے مطابق فیصلہ کریں گے۔

”خنزیر کو قتل کرنے“ سے مراد، یہ ہے کہ اس کا کھانا، یا اس سے کوئی اور فائدہ حاصل کرنا حرام اور اس کے قتل کو جائز قرار دیں گے، اس لیے کہ وہ نجس العین ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسلامی شریعت کے حکم پر اس کو قتل کریں گے کیونکہ وہ ظاہر چیز پر نجس بخش ہوا اس کا تلف کرنا مباح نہیں ہے۔

آپ کا یہ فرمانا کہ وہ جزیہ کو اہل کتاب سے ختم کر دیں گے، اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سب لوگوں کو اسلام پر لائیں گے۔

چنانچہ ابوہریرہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نزول عیسیٰ کے متعلق روایت کی ہے کہ: آپ نے ارشاد فرمایا: ”ویملک فی زمانہ الملک کلما لا الاسلام ویملک اللہ جلال فیما یتو فی سنة ثم یتو فی فیصلی علیہ المسلمون“

ترجمہ: ”اور اُن کے زمانے میں اسلام کے سوا تمام ملتیں ہلاک (ختم) ہو جائیں گی، دجال ہلاک ہوگا، پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال تک زمین پر زندہ رہیں گے اس کے بعد وفات پائیں گے تو مسلمان اُن کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔“

آنحضرت ص کا یہ ارشاد کہ ”امام قائم جزیہ ختم کر دیں گے۔“ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

”مال و دولت کی فراوانی ہوگی، ایسا کوئی شخص نہ ملے گا جس پر جزیہ کی رقم صرف کی جائے، وہ مال دیں گے مگر اس کا قبول کرنے والا نہ ملے گا۔“

نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب دیکھو گے کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوئے اور تمہارا امام تم میں سے ہے۔“

معروضہ: اس طرح کی روایات نہ صرف ہمارے یہاں بلکہ حسین بن مسعود صاحب کتاب ”شرح السنۃ“ اور ان کے علاوہ دوسرے علماء اہل سنت نے بھی سیرت حضرت امام قائمؑ میں اس طرح کی بہت سی روایات نقل کی ہیں اور یہ سب باتیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی تحریر کر دیا ہے کہ ”امامکم منکم“ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔ لہذا اس سلسلے میں جو جواب اہل سنت کا ہوگا وہی جواب ہمارا بھی ہے۔ یہ شبہ اور اعتراض دونوں کے لیے مشترک ہے۔

حضرت ادریسؑ کے صحیفے میں کیا تحریر ہے؟

(۱۹۲)

علامہ سید ابن طاووس قدس اللہ روحہ نے اپنی کتاب ”سعد السعد“ میں تحریر فرمایا ہے کہ میں نے حضرت ادریس علیہ السلام کے صحیفوں میں جہاں ابلیس کے سوال اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب کا ذکر ہے، لکھا ہے کہ:

ابلیس نے کہا: پروردگار! تو مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”لَا“ ”فَانْتَلَتْ مِنَ الْمُنْتَظَرِ“ ”اَلِیْ یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْنُومِ“ ”نہیں“ بلکہ تجھے یوم وقت معلوم تک کی مہلت ہے۔

اس لیے کہ میں نے حتی طور پر یہ فیصلہ کر لیا ہے۔ اس دن زمین کو کفر و شرک اور موعی سے پاک کر دوں گا اور اُس وقت کے لیے میں نے ایسے بندے منتخب فرمائے ہیں جن کے قلوب کامیں نے ایمان و خشوع و ورع و اخلاص و یقین و تقویٰ و صدق و حلم و صبر و وقار و زہد فی الدنیا اور اپنی طرف رغبت سے امتحان لے لیا ہے اور میں نے انہیں داعیان شمس و قمر اور زمین پر اپنا خلیفہ بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔

اور انہیں اُس دین کا حاکم بناؤں گا جس کو میں نے اُن کے لیے پسند کیا ہے۔ اس کے باوجود وہ صرف میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک قرار نہیں دیں گے، وہ نماز قائم کریں گے، زکوٰۃ دیں گے، نیکی کا حکم دیں گے اور برائیوں سے روکیں گے۔

اور ہم اُس زمانے میں زمین پر امانت و دیانت اتاریں گے جسے کوئی بھی شے کسی شے کو ضرر نہیں پہنچائے گی، کوئی شے کسی شے سے خوف نہیں کھائے گی، درندے اور چرندے آدمیوں کے درمیان گھومتے پھریں گے لیکن کسی کو اذیت نہیں

پہونچائیں گے، ہم ہر ذریعے جانور کا ذہر دور کر دیں گے، ہر ڈنک مارنے والے کا ڈنک نکال دیں گے، آسمان سے برکتیں نازل کریں گے، زمین کو رونق بخشیں گے اچھے اچھے پودے اگیں گے جن پر لذیذ و طیب پھل آئیں گے۔

ہم لوگوں کے دلوں میں رحمت و نرمی ڈالیں گے جس لوگ آپس میں بڑا حسد و کد کا برتاؤ کریں گے، اور مال برابر برابرتقسیم کریں گے جس کی وجہ سے فقیر غنی ہو جائیں گے اور کوئی کسی پر اپنی بڑائی نہ دکھائے گا۔ بڑا چھوٹے پر رحم کرے گا اور چھوٹا، بڑے کا احترام کرے گا۔ سب لوگ دین حق پر چلیں گے، عدل سے کام لیں گے اور عدل سے فیصلہ کریں گے، وہی میرے اولیاء ہیں جن کے لیے ہم نے ایک نبی مصطفیٰ کو اور ایک امین مرتضیٰ کو منتخب کیا ہے، ہم نے ان کو نبی بنایا اور ان کو لوگوں کو ان کا ولی اور انصار بنایا، یہی وہ امت و گروہ ہے جسے ہم نے اپنے نبی مصطفیٰ کے لیے اور اپنے امین مرتضیٰ کے لیے منتخب کیا ہے، ان سب کو میں نے اپنے علم غیب میں چھپا رکھا ہے اور اس کا ہونا لا بدی ہے۔ اس دن میں مجھے اور تیرے تمام پیل اور سواروں کے لشکر کو نیست و نابود کر دوں گا۔ جالب تھے یوم و قیامت معلوم تک کے لیے مہلت دیدی گئی۔“ (کتاب سعد السعود - ابن طاووس)

اب عرض یہ ہے کہ یہ جتنی باتیں مذکور ہوئیں مع البیس اور اس کے لشکر کے نیست و نابود ہونگے۔ یہ کام حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک تو وقوع پذیر نہیں ہوا اور نہ آنحضرت کے بعد۔ لہذا لازمی ہے کہ یہ امام قائم کے عہد میں وقوع پذیر ہو۔

غیبت کی وجہ

(۱۹۵)

سید علی ابن عبد الحمید نے اپنی کتاب "غیبت" میں اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

(آیۃ) "فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفَّكُمْ قُوَّهَبٌ لِي رَبِّي حَكَمًا" (اشعراۃ)

ترجمہ: "پس میں تم میں سے فرار (غائب) ہو گیا کیونکہ میں تم سے خائف تھا اور (میرا رب) میرے پروردگار نے مجھے حکم عطا فرمایا۔"

روایت: "خَفَّكُمْ عَلَى نَفْسِي وَجِئْتُكُمْ لَمَّا أْذَنَ لِي رَبِّي وَاصْلَحَ لِي أَمْرِي"

ترجمہ: روایت: "یعنی: مجھے تم لوگوں سے اپنی جان کا خطرہ لاحق تھا" اور اب آیا ہوں جب میرے پروردگار نے مجھے حکم ظہور فرمایا ہے اور میرے لیے میرے معاملات کو درست فرمادیا ہے۔"

(مذکورہ کتاب الغیبت - ابن عبد الحمید)

(۱۹۶)

وقت ظہور کون ثابت قدم رہیگا

اپنے اسناد کے ساتھ ابو بصیر سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "لو خرج القائم علیہ السلام بعد ان انكسره كثير من الناس يرجع اليهم شابًا فلا يثبت عليه الا كل مؤمن اخذ الله ميثاقه في الذر الاول"

ترجمہ: "بہت لوگ آپ کے وجود سے انکار کر چکے ہوں گے اُس وقت امام قائم ظہور فرمائیں گے تو آپ عالم شباب جوانی میں ہوں گے، اور اُس وقت ایمان پر سرور وہ مومن ثابت قدم رہے گا جس سے اللہ تعالیٰ نے عالم ذر میں عہد و ميثاق لے لیا ہوگا۔"

اور اپنے اسناد کے ساتھ سماع سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق نے ارشاد فرمایا:

"كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ذِي طُورٍ قَائِمًا عَلَى رَجْلَيْهِ حَافِيًا، يَرْتَقِبُ بَسَنَةَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَ الْقَامُ فَيَدْعُوهُ"

ترجمہ: "گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام مقام ذی طور سے پاسبانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی سنت پر عمل کرتے ہوئے آ رہے ہیں اور جب مقام (ابراہیم) پر پہنچیں گے تو وہاں لوگوں کو دعوت دیں گے۔"

کوفے میں مومنین کا اجتماع

(۱۹۷)

اپنے اسناد کے ساتھ حفصی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"جَبْرَائِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ وَعَنْهُ: قَالَ: إِذَا قَامَ الْقَائِمُ، وَدَخَلَ الْكُوفَةَ لَمْ يَبْقَ مُؤْمِنٌ إِلَّا وَهُوَ بِهَا"

"امام قائم کے اپنے جانب جبریل اور بائیں جانب میکائیل ہوں گے۔ اور آپ نے فرمایا: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو کوفہ تشریف لیا جائیگا پھر کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جو آپ کے ساتھ نہ ہو۔"

مجھے وہ مقام زیادہ پسند ہے جہاں ؟

کتاب فضل بن شاذان میں سعد سے روایت ہے کہ حضرت ابوالفضل امام علی بن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اندر اس روایت کو سعد نے حضرت ابو جعفر امام حسن علیہ السلام سے نقل کیا کہ: "قال: "لموضع الرجل في الكوفة أحب الي من دار في المدينة" "وہ مقام جہاں اس مرد (امام قائم) کا مسکن ہوگا مجھے مدینہ کے گھر سے زیادہ پسند ہے۔"

☆ اور سعد بن ابی صخر نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ: "من كانت له دار بالكوفة فيتمسك بها" "جس کا گھر کوفہ میں ہو وہ اس سے متمسک رہے، اُسے نہ چھوڑے۔"

امام قائم اُس کو شکست دیں گے

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ: "يَهْزِمُ الْمَرْدِيُّ عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ تَحْتَ شَجَرَةِ اَغْصَانِهَا مَدْلَاةٌ فِي الْحَيَوةِ طَوِيلَةٌ" "حضرت امام مہدی علیہ السلام مقام حیرہ میں ایک گھنے درخت کے نیچے (سفیانی) کو شکست دیں گے۔"

دو جھاڑو کے درختوں کو نکال کر جلائیں گے ؟

اپنے اسناد کے ساتھ بشیر نیال نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا:

قال: "هل تدري اول ما يبدا به القائم عليه السلام ؟" قلت : لا۔

قال: "يخرج هذين رطبين غضبين فيحرقهما ويدريهما في الرّيح ويكسر المسجد۔ ثم قال: "ان رسول الله قال: عريش كعريش موسى عليه السلام وذكر ان مقدم مسجد رسول الله ص كان طيناً وجانبه جريد النخل۔"

فرمایا: "کیا تمہیں معلوم ہے کہ امام قائم، اپنا عمل کہاں سے شروع کریں گے؟ میں نے عرض کیا: (فرزیر رسول!) مجھے تو علم نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا: "سب سے پہلے اُن دو جھاڑو کے جھاڑوں کو (مدفن) سے نکال کر جلا ڈالیں گے، اور اُن کی راکھ کو ہوا میں اڑا دیں گے، اس کے بعد مسجد کو سمار کریں گے۔"

پھر فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ چھتر کا سا تباں جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سا تباں تھا۔

پھر فرمایا: مسجد رسول میں مٹی کا چبوترہ تھا جس کے ایک طرف کھجور کے تنے کا ستون تھا۔"

چہار دیواری کا انہدام

اور اپنے اسناد کے ساتھ اسحاق بن عمار نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: "اذا قدم القائم عليه السلام وثب ان يكسر الحائط الذي على القبر فيبعث الله تعالى ريحاً شديدة وصواعق ورموداً حتى يقول الناس: انما هذا فيتفوق اصحابه عنه حتى لا يبقى معه احد، فيأخذ المعول بيده، فيكون اول من يضرب بالمعول ثم يرجع اليه اصحابه اذا راوه يضرب المعول بيده، فيكون ذلك اليوم فضل بعضهم على بعض ويصلبهما ثم ينزلهما ويحرقهما ثم يذريهما في الرّيح"

آپ نے فرمایا: "جب امام قائم پیشقدم کریں گے اور قبر کے گرد چہار دیواری کو توڑنے کے لیے آگے بڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ شدیدہ آندھی کو گرج و چمک کے ساتھ بھیجے گا۔ لوگ کہنے لگیں گے کہ یہ (آندھی وغیرہ) اسی وجہ سے ہے۔ اور آپ کے ساتھی بھی آپ کے ساتھ چھوڑ جائیں گے اور کوئی باقی نہ رہے گا تو آپ کدال (کھدال) خود اپنے ہاتھ میں لیں گے اور آپ پہلے شخص ہوں گے جو اس پر کدال (کھدال) چلائیں گے۔ پھر آپ کے ساتھی جب یہ دیکھیں گے تو وہ بھی آجائیں گے اور اُس دن جس قدر جلد اور پہلے جو سنبت کرے گا اس کو اتنی ہی فضیلت حاصل ہوگی اور سب ملکر چہار دیواری کو منہدم کر دیں گے پھر دو جھاڑو کے جھاڑوں کو نکال کر جلائیں گے اور اُس کی راکھ ہوا میں اڑا دیں گے۔"

حکومتِ امام قائم اور آپ کے اصحاب کے اوصاف

(۲۰۲)

اور ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”يَمْلِكُ الْقَائِمُ سَبْعَ سِنِينَ تَكُونُ سَبْعِينَ سَنَةً مِنْ سَنِيكُمْ هَذِهِ“

ترجمہ: (امام قائم علیہ السلام کی حکومت سات سال تک رہے گی جو تمہارے ستر سال کے برابر ہوں گے۔)

نیز ان ہی جناب (امام جعفر صادق علیہ السلام) سے روایت ہے:

قال: ”كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى الْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْصَابِهِ فِي التَّجْفِ الْكُوفَةِ كَأَنِّي عَلَى رُؤْسِهِمُ الظَّيْرِ قَدْ فَنَيْتُ أَزْوَاجَهُمْ وَخَلَقْتُ شَيْبَهُمْ، قَدْ أَثَرُ السُّجُودِ بِجَبَاهِهِمْ لِيُوثَّ بِالنَّهَادِ دَهْبَانَ بِاللَّيْلِ كَأَنَّ قُلُوبَهُمْ زَبَرُ الْحَدِيدِ، يُعْطَى الرَّجُلُ مِنْهُمْ قُوَّةَ أَرْبَعِينَ رَجُلًا لَا يَقْتُلُ أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَّا كَافِرًا وَمُنَافِقًا وَقَدْ وَصَفَهُمُ اللَّهُ تَعَالَى بِالتَّوَسُّمِ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ بِقَوْلِهِ:

(الْأَيَةُ) ”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّعَ“ (سورة الحجرات ۵۰)

یعنی (بیشک اس میں باریک بین لوگوں (اپل فرست) کے لیے نشانیاں ہیں)

”

آپ نے فرمایا: ”گو یا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب نبھ کر زمین پر ہوں اور اس طرح خاموش ہیں گویا ان کے سروں پر طائر بیٹھے ہوئے ہیں، ان کا زانو ہر ختم ہو چکا ہے، ان کے لباس بوسیدہ اور پرانے ہو گئے ہیں، ان کی پیشانیوں پر سجدوں کے نشان ہیں، دن کے وقت شیر جیسے نظر آتے ہیں اور سب کے وقت عابدان شب زندہ دار، ان کے قلوب گویا فولاد کے بنے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک شخص میں چالیس آدمیوں کی طاقت ہے، ان میں سے ہر ایک مولائے کافر اور منافق کے اور کسی کو قتل نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ نے ان ہی کی صفت کا ذکر قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے کہ وہ صاحبانِ فراست ہیں:

”إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّمَنْ تَوَسَّعَ“ (سورة الحجرات ۵۰)

یعنی (بیشک اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں۔)

عہد نامہ رسول آپ کی جیب میں ہوگا

(۲۰۳)

عبد اللہ بن سنان کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

قال: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَبْلُغَ السُّوقَ قَالَ يَقُولُ لَهُ: رَجُلٌ مِنْ دَوْلِدِ ابِيهِ: إِنَّكَ لَتَجْعَلُ النَّاسَ إِجْفَالِ النِّعَمِ، فَيَعِدُّ مَنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ بَعْدَ ذَٰلِكَ؟“

قال: ”وَلَيْسَ فِي النَّاسِ رَجُلٌ أَشَدُّ مِنْهُ بَأْسًا فَيَقُومُ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمَوَالِي فَيَقُولُ لَهُ: لَتَسْكُنَنَّ أَوَّلًا ضَرْبَيْنِ عُنُقَكَ فَعِنْدَ ذَٰلِكَ يَخْرُجُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَمْدًا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“

آپ نے فرمایا: ”حضرت امام قائم علیہ السلام جب (دشمنوں کو) قتل کرتے ہوئے بازار میں پہنچیں گے تو آپ کے والد بزرگوار کی اولاد میں سے ایک شخص جس کی قوت و طاقت بہت زیادہ ہوگی وہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا، آپ سے کہے گا کہ آپ ان لوگوں کو اس طرح ہنکارے ہیں جیسا طرح جانوروں کو ہنکایا جاتا ہے۔ کیا آپ کے پاس حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی عہد نامہ ہے یا کوئی اور چیز ہے؟“

یہ سن کر آپ کے موالیوں میں سے ایک شخص کہے گا، خاموش رہو ورنہ میں تمہاری گردن اڑا دوں گا اس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام اپنی جیب سے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عہد نامہ نکال کر اس کو دکھائیں۔“

(گذشتہ روایت میں یہ بھی ہے کہ: پھر وہ شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔۔۔)

صحرا میں پھلدار درخت

(۲۰۴)

کاہلی نے حضرت امام علی ابن محسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ”يَقْتُلُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْأَحْضَرِ وَيَصِيْبُهُمْ مَجَاعَةٌ شَدِيدَةٌ: قَالَ فَيَضْحَكُونَ وَقَدْ نَبَتَ لَهُمْ ثَمَرَةٌ يَأْكُلُونَ مِنْهَا وَيَتَزَوَّدُونَ مِنْهَا، وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى شَأْنُهُ (الْأَيَةُ) ”وَأَيُّهُ لَهُمُ الْأَرْضُ الْمَيْتَةُ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ“ (سورة يس آیت ۳۳)

ثُمَّ يَسِيرُ حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى الْقَادِسِيَّةِ وَقَدْ اجْتَمَعَ النَّاسُ
بِالْكُوفَةِ وَيَايَعُوا السَّفِيَانِيَّ -

آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام جب اہل مدینہ کو قتل کرتے ہوئے مقام اجفر تک پہنچیں گے تو آپ کی فوج شدید بھوک میں مبتلا ہوگی تو وہاں اُن کے لیے پھلدار درخت اگیں گے اور وہ اُن ریحیوں کو کھائیں گے اور اُن ہی سے زادِ سفر مہیا کر لیں گے۔ اور اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ آیت: ”اور اُن کے لیے ایک نشانی مردہ زمین ہے کہ جس کو ہم نے زندہ کیا اور ہم نے اس میں سے اناج کو نکالا جس میں سے وہ کھاتے ہیں۔“ (سورۃ یس ۳۳) ترجمہ روایت: پھر وہاں سے چکر قادسیہ پہنچیں گے۔ اُدھر کوفہ میں بہت سے لوگ جمع ہونگے اور سفیانی کی بیعت کر لیں گے۔“

۲۰۵ دشمنوں سے آپ کا برتاؤ کیا ہوگا ؟

اپنے اسناد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے قال: ”يَقْدُمُ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَتَّى يَأْتِيَ النَّجْمَ فَيُخْرِجُ إِلَيْهِ مِنَ الْكُوفَةِ جَيْشَ السَّفِيَانِيِّ وَاصْحَابَهُ، وَالنَّاسَ مَعَهُ وَذَلِكَ يَوْمَ الْارْبَعَاءِ فَيَدْعُوهُمْ وَيُنَاشِدُهُمْ حَقَّهُ وَيُخْبِرُهُمْ أَنَّهُ مَظْلُومٌ مَقْصُورٌ وَيَقُولُ: مَنْ حَاجَنِي فِي اللَّهِ فَا نَا أَوْلَى النَّاسِ بِاللَّهِ... إِلَى آخِرِهِمَا تَقْدَمُ مِنْ هَذِهِ...“

فيقولون: ارجع من حيث شئت لاحاجة لنا فيك، قد خبوناكم واختبرناكم فيتفرقون من غير قتال -

فاذا كان يوم الجمعة يعاد فيخرجهم فيصيب رجلاً من المسلمين فيقتله فيقال إن فلاناً قد قتل فخذ ذلك ينشئ رواية رسول الله صلى الله عليه وآله فاذا نشرها انحطت عليه ملائكة يدرفاذا زالت الشمس هبت الريح له فيحمل عليهم هو واصحابه فيمنحهم الله اكتابهم ويولونهم فيقتلهم حتى يدخلهم ابيات الكوفة وينادي مناديه ألا لا تشعروا مولياً ولا تجنوا على جريح ويسير بهم كما سار على يوم البصر

ترجمہ روایت: ”آپ نے فرمایا: ”امام قائم علیہ السلام وہاں سے چکر نجف اشرف پہنچیں گے اور اُدھر کوفہ سے سفیانی، اس کے اصحاب اور اُس کا لشکر نیکے گا وہاں کے لوگ بھی اس کے ساتھ ہوں گے۔ یہ چار شنبہ کلان ہوگا۔ امام قائم علیہ السلام انکے کو پکار کر اپنے حق کا واسطہ دیں گے اور بتائیں گے کہ وہ مظلوم و مقہور ہیں اور فرمائیں گے کہ جو مجھ سے اللہ کے متعلق بحث کرے گا میں ثابت کر دوں گا کہ میں تمام لوگوں سے زیادہ اللہ کا حقدار ہوں، وغیرہ وغیرہ (جو اس سے قبل روایات میں مذکور ہے) اور وہ لوگوں کو جواب دیں گے کہ:

”ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہے تم واپس چلے جاؤ ہم تمہیں تباہ کچے ہیں اور تم لوگوں کو آزا کچے ہیں۔“

یہ کہہ کر وہ لوگ بغیر جنگ کے منتشر ہو جائیں گے۔

جمع کے دن وہ لوگ پھر مل کر آئیں گے اور ایک تیرہ ہینکیں گے جو مسلمانوں میں سے ایک شخص کو لگے گا اور وہ مرحلے گا اور لوگ کہیں گے کہ فلان شخص کو قتل کر دیا گیا یہ سکر امام قائم علیہ السلام حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علمِ مبارک (کا پرچم) کھولیں گے اور اس کے نشتر ہوتے ہی طائفہ بدر نازل ہوں گے، زوالِ آفتاب کے وقت سخت آندھی چلے گی جو سفیانی کی فوج پر حملہ کر دے گی وہ بھاگ کھڑے ہوں گے اور امام علیہ السلام اُن کو قتل کرنا شروع کر دیں گے اور انہیں بھاگ کر کوفہ کے گھروں میں داخل کر دیں گے۔ پھر ایک منادی اعلان کرے گا کہ ان بھاگنے والوں کا پیچھا نہ کرو اور زنجیوں کو بھی قتل نہ کرو۔“ اور آپ ان لوگوں کے ساتھ وہی برتاؤ کریں گے جو حضرت ابوالاناس امام علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جب بصرہ (جمل) میں کیا تھا۔“

۲۰۶ سفیانی بیعت کر کے پھر جائے گا

جابر بن زید سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ”اذا بلغ السفیانی أنَّ القائم قد توجه اليه من ناحية الكوفة يتجرد بغيله حتى يلقى القائم فيخرج فيقول: آخرجوا إلى ابن عتي، فيخرج عليه السفیانی فيكسبه القائم عليه السلام: فيجىء السفیانی فيبایعهه ثم ينصرف إلى اصحابه“

فیقولون له: ما صنعت ؟

فیقول : اسلمت وبايعت :

فیقولون له: قبح الله رأيك بين ما أنت خليفة متبوع فصورت تابعا

فیستقبله فیقاتله ، ثم یمسون تلك الیله ، ثم یصبحون

للقائم علی السلام بالحرب فیقتلون یومهم ذاك -

ثم ، ان الله تعالى ینزع القائم واصحابه اکتافهم فیقتلونهم حتی

یفنؤهم حتی ان الرجل یختفی فی الشجرة والحجرة فنقول

الشجرة والحجرة : یا مؤمن ! هذا رجل کافر فاقتله

فیقتله -

قال : فتشبع السباع والطيور من لحومهم ، فیقیم بها القائم ،

ما شاء

ثم یقعدها القائم علی السلاسل ثلاث رايات : لواء الى القسطنطینیة

یفتح الله له . ولواء الى الصين فیفتح له ، ولواء الى جبال

الدائم فیفتح له -

ترجمہ روایت : جب سفیانی کو یہ خبر پہونچے گی کہ امام قائم علیہ السلام نے اطراف کو فزع سے اٹکی

طرف کا رخ کیا ہے تو وہ اپنے ساتھیوں کے حلقے کے ساتھ امام علیہ السلام کے مقابل

جائے گا۔ تو امام علیہ السلام فرمائیں گے : میرے ابن عم کو میرے پاس بھیجو۔

چنانچہ سفیانی اپنے حلقے سے نکل کر آپ کے پاس آئے گا۔ امام قائم علیہ السلام اس سے

گفتگو فرمائیں گے ، اس کے بعد وہ آگے بڑھ کر آپ کے ہاتھ پر بیعت کرے گا۔ پھر

وہ پلٹ کر اپنے ساتھیوں میں جائے گا تو لوگ پوچھیں گے کہ تم نے کیا کیا ؟

وہ جواب دے گا : میں نے ان کو تسلیم کر لیا ہے اور ان کی بیعت کر لی ہے۔

اس کے ساتھی کہیں گے : اللہ تیرا منہ کالا کرے۔ ابھی تک تو تم خلیفہ تھے اور لوگ تمہارے تابع تھے۔

اب تم تابع بن گئے۔ تم آگے بڑھ کر ان سے جنگ کرو۔

چنانچہ وہ رات بھر وہیں رہیں گے اور صبح ہوتے ہی جنگ کا آغاز کریں گے اور تمام دن جنگ

جاری رہے گی۔

پھر اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام اور آپ کے اصحاب کو ان لوگوں پر غلبہ عطا فرمائے گا تو یہ

(اصحاب امام) ان لوگوں کو اس قدر قتل کریں گے کہ وہ فنا ہو جائیں گے اور اگر ان سے

کوئی شخص کسی درخت یا پتھر کی چٹان کے نیچے بھی جا چھپے گا تو وہ درخت اور پتھر آواز

دے گا کہ : اے مؤمن ! ایک کافر یہاں چھپا ہوا ہے اگر اسے قتل کر دے۔ اور وہ

جا کر اُسے بھی قتل کر ڈالے گا اور ان سب کے گوشت سے درندے اور پرندے

اپنے پیٹ پھریں گے۔ پھر امام قائم علیہ السلام جنے دن چاہیں گے قیام فرمائیں گے

اس کے بعد ، امام قائم علیہ السلام تین لشکر تیار کریں گے۔ ایک لشکر قسطنطینیہ روانہ کریں گے اور

اللہ تعالیٰ انھیں فتح دے گا ، ایک لشکر چین روانہ کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں بھی فتح

عطا فرمائے گا ، اور ایک لشکر جبال دیم روانہ کریں گے وہ لشکر فتیاب ہوگا۔

* اہل روم اسلام قبول کر لیں گے

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرقعاً البصیر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے

ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں آپ نے ارشاد فرمایا :

قال : " وینہزم قوم کثیر من بنی امیہ حتی یلحقوا بارض الروم

فیطلبوا الی ملکها ان یدخلوا الیہ فیقول لہم الملك :

لا ندخلکم حتی تدخلوا فی دیننا وتکفوا ونک حکم و

تأكلوا اللحم الخنازیر وتشریوا الخمر وتعلقوا الصلبان فی

أعناقکم والزنا ین فی اوساطکم۔ فیقبلون ذلک فیدخلونہم

فیبعث الیہم القائم علی السلام ان : آخرجوا هؤلاء الذین

أدخلتوہم فیقولون : قوم رغبوا فی دیننا وزهدوا فی

دینکم فیقول علی السلام انکم ان لم تخرجوہم وضعنا السیف

فیکم ، فیقولون له : هذا کتاب الله بیننا و بینکم :

فیقول : قد رضیت به فیخرجون الیہ فیقرأ علیہم واذا فی شرطہ

الذی شرط علیہم ان یدفعوا الیہ من دخل الیہم مرتدا

عن الاسلام ، ولا یدرد الیہم من خرج من عندہم راعبا الی

الاسلام فاذا قرأ علیہم الکتاب وراوا هذا الشرط لازما

لہم آخرجوہم الیہ ، فیقتل الرجال ویبقر بطون الحبالی !!

ویرفع الصلبان فی الرماح۔

قَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنِّي أَنْظِرُ إِلَيْهِ وَالْإِصْحَابُ يَقْتَسِمُونَ الدَّانِيَةَ عَلَى الْجَحْفَةِ ثُمَّ تَسْلِمُ الرُّومَ عَلَى يَدِهِ فَيَبْنِي فِيهِمْ مَسْجِدًا

وَيَسْتَخْلِفُ عَلَيْهِمْ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ -

(ترجمہ) اپنے ارشاد فرمایا: "اور بنی امیہ کی ایک کثیر تعداد شکست کھا کر بھاگے گی اور ملک روم پہنچے گی اور وہ لوگ وہاں کے بادشاہ سے ملک میں داخلے کی اجازت چاہیں گے وہ کہے گا: ہم اس وقت تمہیں داخلے کی اجازت دیں گے جب تم لوگ ہمارا دین قبول کرو، اور تم لوگوں (کی عورتوں) سے نکاح کریں گے اور تم لوگ ہم سے ازدواجی رشتے قائم کرو۔ اور تم لوگوں کو خنزیر کا گوشت کھانا پڑے، شراب پینی ہوگی نگلے میں صلیب اور کمر میں زار باندھو گے۔

چنانچہ بنی امیہ کے وہ لوگ ساری شرطیں قبول کریں گے اور روم میں داخل ہو جائیں گے پھر امام قائم علیہ السلام ان کے پاس پیغام بھیجیں گے کہ جن لوگوں کو تم نے اپنے ملک میں داخل کر لیا ہے انہیں نکالو۔

وہ لوگ جواب دیں گے: اُن لوگوں (بنی امیہ) نے تمہارا دین چھوڑ کر ہمارا دین اختیار کر لیا ہے۔

امام فرمائیں گے: اگر تم لوگ اُن سب کو نہیں نکالو گے تو ہم تم ہی لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ وہ لوگ کہیں گے: ہمارے اور آپ کے درمیان کتاب خدا ہے۔

آپ فرمائیں گے: مجھے منظور ہے بشرطیکہ تم لوگ اُن سب کو ہمارے حوالے کرو جو اسلام سے مرتد ہو کر تمہارے پاس آگئے ہیں۔ مگر تم میں سے جو شخص خود اپنی مرضی سے اسلام قبول کر لیا، ہم اس کو بھی واپس نہ کریں گے۔

الغرض: وہ لوگ بنی امیہ کو آپ کے حوالے کر دیں گے۔ امام علیہ السلام ان کے مردوں کو قتل کریں گے، حاملہ عورتوں کے بچوں کو بھی ختم کریں گے۔

پھر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

"گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام کے اصحاب مقام جحفر برائیں

دنیا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس کے بعد اہل روم آپ کے ہاتھ پر اسلام قبول کر لیں گے

اور ان کے لیے روم میں ایک مسجد تعمیر کرائیں گے اور اپنے اصحاب میں سے ایک شخص کو

وہاں پر اپنا نائب مقرر فرما کے وہاں سے واپس ہوں گے۔"

چار فیصلے چار انبیاء کے مطابق

۲۰۷

ابو بصیر نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ: يَقْضِي الْقَائِمُ بِقَضَائِهِ بَعْضُ أَصْحَابِهِ مِنْ قَدْ

ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْضِيهِمْ

فِيضْرِبُ اعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّانِيَةَ فَيَنْكُرُهَا قَوْمُ آخِرُونَ

مِنْ قَدْ ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

فَيَقْضِيهِمْ فِيضْرِبُ اعْنَاقَهُمْ ثُمَّ يَقْضِي الثَّلَاثَةَ فَيَنْكُرُهَا

قَوْمُ آخِرُونَ مِنْ قَدْ ضُرِبَ قَدْ آمَهُ بِالسَّيْفِ وَهُوَ قَضَاءُ

إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقْضِيهِمْ فِيضْرِبُ اعْنَاقَهُمْ ثُمَّ

يَقْضِي الرَّابِعَةَ وَهُوَ قَضَاءُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فَلَمْ

فَلَا يَنْكُرُهَا أَحَدٌ عَلَيْهِ -

آپ نے فرمایا: "امام قائم علیہ السلام ایک مقدمے کا فیصلہ حضرت آدم علیہ السلام کے فیصلے

کے مطابق کریں گے تو آپ کے کچھ ساتھی اس کی مخالفت کریں گے تو انہیں طلب کیے

ان کی گردن مار دی جائے گی۔ پھر آپ دوسرا فیصلہ حضرت داؤد علیہ السلام کے

مطابق کریں گے تو کچھ لوگ اس کی مخالفت کریں گے تو ان کی بھی گردن مار دی جائے گی

پھر آپ تیسرا فیصلہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو ان کی

بھی گردن مار دی جائے گی، پھر چوتھا فیصلہ آپ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے فیصلے کے مطابق کریں گے تو اس کی کوئی مخالفت نہ کرے گا۔"

آپ نیکو کار و بند کار کو پہچان لیں گے

۲۰۸

اپنے اسناد کے ساتھ ابن تغلب سے روایت ہے کہ:

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِذَا خَرَجَ الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَمْ يَبْقَ بَيْنَ يَدَيْهِ

أَحَدٌ إِلَّا عَرَفَهُ صَالِحٌ أَوْ طَالِحٌ -

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے

تو آپ کے سامنے جو شخص بھی آئے گا آپ اُسے پہچان لیں گے کہ صالح و نیک ہے

یا غیر صالح و بدکار ہے۔"

۲۰۹) نبی اور امام کی وحی میں فرق

اپنے اسناد کے ساتھ ابو جبارود سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا کہ (فرزند رسول!) آپ مجھے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے متعلق بتائیے۔

قال: "يُمسِي من أخوت الناس ويصبح من آمن الناس يوحى

إليه هذا الأمر ليله ونهاره"

قال: قلت: يوحى إليه يا أبا جعفر؟

قال: "يا أبا جبارود! إنّه ليس وحى نبوة ولكنّه يوحى إليه كوحية

الحي موسى بنت عمران والى أمّ موسى والى النحل،

يا أبا جبارود! إن قاسم آل محمد لأكرم عند الله من موسى

بنت عمران وأمّ موسى والنحل"

آپ نے فرمایا: اُن کی شب انتہائی خوف کے عالم میں بسر ہوگی اور اُن کا دن (صبح) انتہائی

امن اور بخوشی کے عالم میں بسر ہوگا۔ ان پر شب و روز وحی نازل ہوتی رہیگی

میں نے عرض کیا: اے ابو جعفر (علیہ السلام) کیا اُن پر بھی وحی نازل ہوگی؟

آپ نے فرمایا: اے ابو جبارود! اُن پر انبیاء جیسی وحی نہیں ہوگی، بلکہ جس طرح حضرت مریم

بنت عمران اور حضرت موسیٰ کی والدہ، اور شہید کی ممتی کیطون وحی نازل

ہوتی تھی (اسی طرح اُن پر وحی نازل ہوگی)۔

اے ابو جبارود! بلاشبہ حضرت امام قائم علیہ السلام اللہ کے نزدیک جناب

مریم بنت عمران، امّ موسیٰ اور شہید کی ممتی سے زیادہ مکرم ہیں"

۲۱۰) تلوار کے سوا کچھ نہ ہوگا

اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً عبد اللہ بن سنان سے روایت ہے کہ:

قال ابی عبد الله عليه السلام: اذا خرج القاسم عليه السلام لم يكن بينه وبين

العرب والفرس إلا السيف لا حياً خذها إلا بالسيف ولا

يعطيها إلا به -

حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب حضرت امام قائم علیہ السلام

ظہور کریں گے تو اُن کے درمیان اور اہل عرب و اہل فارس کے درمیان سوائے تلوار

کے کچھ نہ ہوگا۔ اور وہ سولے تلوار کے اُن سے کچھ نہ لیں گے اور نہ سولے تلوار کے

اٹھیں کچھ دیں گے۔

نیز اُن ہی جناب سے یہ روایت ہے کہ:

"لا تذهب الدنيا حتى تندر أسماء القبائل وينسب

القبيلة إلى رجل منكم فيقال لها: آل فلان وحتى يقوم

الرجل منكم إلى حسبته ونسبه وقبيلته فيدعوهم

فإن أجابوه وإلا ضرب أعناقهم"

ترجمہ: "دنیا ختم نہ ہوگی جب تک کہ تمام قبائل کے نام نہ مٹ جائیں اور تم لوگوں

میں سے کسی کی طرف قبیلہ منسوب ہوگا اور کہا جائے گا کہ یہ آل فلان ہے۔ اور

جب کسی کو آل فلان کہہ کر پکارا جائے گا تو اگر اس نے جواب نہ دیا تو اس کی گردن

ماری جائے گی۔"

۲۱۱) اراضی کا صحیح مفہوم؟

اور اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد کاہلی سے روایت ہے کہ:

قال ابو جعفر عليه السلام: وجدنا في كتاب علي عليه السلام: أن الأرض لله

يورثها من يشاء من عباده والعاقبة للمتقين فمن أخذ

ارضاً من المسلمين فليؤدّ خراجها إلى الامام من

اهل بيتي وله ما أكل منها حتى يظهر القاسم عليه السلام

(من اهل بيتي) بالسيف فيخرجهم عنها كما حواها

رسول الله صلى الله عليه وآله إلا ما كان في أيدي شيعتنا

فإنه يقاتلهم على ما في أيديهم ويتروك الأرض في

أيديهم"

ارشاد فرمایا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے: میں نے کتاب علی علیہ السلام میں

یہ لکھا دیکھا ہے کہ بلاشبہ پوری زمین اللہ تعالیٰ کی ہے، وہ اپنے بندوں میں سے

جس کو چاہے اس کا وارث بنائے اور انجام و عاقبت بخیر متقیوں کے لیے ہے۔

پس مسلمانوں میں سے اگر کوئی شخص زمین لیکر اسے آباد کرے تو اسے چاہیے کہ اس کی

مالکدار ہی اہل بیت میں سے جو امام ہو اُسے ادا کرے اور جب تک ہم اہل بیت میں سے امام قائم علیہ السلام ظہور نہیں کرتے، وہ اس زمین سے کھا تا پیتا ہے کیونکہ جب امام قائم علیہ السلام ظہور کریں گے تو وہ ساری زمین اُن سے ضبط کر لیں صرف ہمارے شیعوں کی زمین مقاطعہ پر شیعوں کے پاس رہنے دیں گے۔“

دیوار گوش دارد

(۲۱۲)

اور اپنے اسناد کے ساتھ فرما، جابر سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے

روایت نقل کی ہے کہ:

قال: "أول ما يبدء القاسم عليهما السلام بالنكاية فيستخرج منها التوراة من غار فيبعض عصي موسى وخاتم سليمان -

قال: "واسعد الناس به اهل الكوفة -

وقال: "انما ستنى المهدي لا تبهدي الى امر حفى حتى انه يبعث الى رجل لا يعلم الناس له ذنب فيقتله حتى ان جد هم يتكلم في بيته فيخاف ان يشهد عليه الجدار -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام اپنا عمل انطاکیہ سے شروع کریں گے اور وہاں ایک غار ہے تو ریت نکالیں گے اور اُس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگشتی بھی محفوظ ہیں۔

آپ نے فرمایا: اور سب سے زیادہ خوش قسمت تو اہل کوفہ ہیں۔

پھر فرمایا: امام قائم علیہ السلام کا نام مہدی اس لیے رکھا گیا ہے کہ وہ تمام امور پوشیدہ و خفی کی طرف رہنمائی کریں۔ حدیث ہوگی کہ آپ اپنا آدمی بھیجیں گے کہ جا کر فلان شخص کو قتل کر دے اور لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس کا جرم کیا تھا جس پر اسے قتل کیا گیا نیز شخص اپنے گھر میں بھی بات کرتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں اُس کے گھر کی دیوار ہی اُس کے خلاف گواہی نہ دیدے۔“

* آپ کی مدت حکومت میں اضافہ

اور آپ (امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

قال: "يملك القاسم ثلاثمائة سنة ويزداد تسعاً كما لبث

اهل الكوفة في كنفهم يملك الارض عدلاً وقسطاً كما ملكت ظلماً وحرراً فيفتح الله له شرق الارض وغربها ويقتل الناس حتى لا يبقى الا دين محمد (ويسير) بسيرة سليمان بن داود ويدعو الشمس والقمر فيجيبانه، تطوى له الارض ويوحى اليه فيعمل بالوحى بأمر الله۔

حضرت امام محمد باقر نے ارشاد فرمایا:

"امام قائم علیہ السلام تین سو سال تک حکومت کریں گے اور اس میں رسول کا اضافہ ہوگا جس طرح اصحاب کہف اپنے غار میں رہے۔

اور وہ زمین کو عدل و قسط سے بھریں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اللہ تعالیٰ اُن کو شرق و غرب پر فتح و کامرانی عطا فرمائے گا اور وہ (مخالف خدا و رسول) لوگوں کو اتنا قتل کریں گے کہ سوائے دین محمد کے اور کوئی دین باقی نہ رہے گا آپ، حضرت سلیمان، ابن داؤد کی سیرت پر عمل کریں گے، آپ، سوح اور چاند کو آواز دیں گے اور وہ دونوں آپ کی آواز پر ہنسیک کہیں گے۔ آپ کے لیے زمین سرٹ جائے گی، آپ کی طرف وحی آئے گی اور آپ بحکم خدا وحی پر عمل فرمائیں گے۔

* ستر ہزار صدیقین آپ کے ساتھ ہوں گے

نیز آپ (حضرت امام محمد باقر علیہ السلام) ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ:

"اذا ظهر القاسم ودخل الكوفة بعث الله تعالى من ظهر الكوفة سبعين ألف صدیق فيسكونون في اصحابه وانصاره ويرد السواد الى اهلهم، هم اهلهم ويعطى الناس عطايا مرتين في السنة ويرزقهم في الشهر رزقين ويسوي بين الناس حتى لا ترى محتاجاً الى الزكاة ويحى اصحاب الزكاة بركاتهم الى المحاويع من شيعته فلا يقبلونها فيصرونها ويدورون في دورهم، فيخرجون اليهم، فيقولون: لا حاجة لنا في دواهمكم۔

وساق الحديث الى ان قال: ويجتمع اليه اموال اهل الدنيا

كلها من بطن الارض وظهورها . فيقال الناس : تعالوا الى ما
قطعت فيه الارحام وسفكتم فيه الدماء الحرام وركبتم فيه
المحارم ، فيعطى عطاء لم يعطه احد قبله .“
حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”جب حضرت امام قائم علیہ السلام ظہور فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ پشت کو خد سے
ستر ہزار صدیقین (آپ کی تصدیق کرنے والوں) کو بھیجے گا اور وہ آپ کے اصحاب
اور انصار میں شامل ہوں گے۔ آپ ایک سال میں دو مرتبہ (بطور) لوگوں کو عطا
سے نوازیں گے اور ایک مہینے میں دو مرتبہ (بطور خواہ) لوگوں کو اتنا وظیفہ دیں گے
کہ کوئی رقم زکوٰۃ کا لینے والا نظر نہ آئے گا، زکوٰۃ دینے والے اپنی زکوٰۃ کی رقم لے کر
شیعہ محتاجوں (مفرد مندوں) کو تلاش کریں گے، ایک ایک کے گھر پر جا کر آواز
دیں گے اور لوگ اپنے گھروں سے نکل کر کہیں گے کہ ہمیں آپ کی رقم کی احتیاج نہیں ہے
اور اسی حدیث میں آپ نے اور بہت کچھ بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

”اور ساری دنیا کی دولت خواہ وہ زمین کے اوپر ہو یا زمین کے اندر، سب کی سب
امام قائم علیہ السلام کے پاس سمٹ کر آجائے گی اور آپ لوگوں سے فرمائیں گے کہ:
”آؤ، جس دولت کے لیے تم قطع رحم کرتے تھے، آپس میں ایک دوسرے کا خون بہاتے
تھے اور اس کے حصول کے لیے ناجائز و حرام طریقے اختیار کرتے تھے وہ آج ہمارے
پاس ہے، ہم سے لیجاؤ پھر ان لوگوں کو اتنا عطا فرمائیں گے کہ ان سے قبل کسی نے
(اتنا مال و زر) عطا نہ کیا ہوگا۔“

ذریعہ مواصلات (ٹی وی وغیرہ)

اور اپنے اسناد کے ساتھ مرفوعاً ابن مسکان نے روایت کی ہے کہ: میں نے حضرت امام
امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يقول: ”إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي زَمَانِ الْقَاسِمِ وَهُوَ بِالْمَشْرِقِ لِيَرَى أَخَاهُ
الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ ، وَكَذَا الَّذِي فِي الْمَغْرِبِ لِيَرَى أَخَاهُ
الَّذِي فِي الْمَشْرِقِ -“

آپ فرماتے ہیں کہ امام قائم کے دور میں اگر کوئی مومن مشرق میں ہوگا اور وہ اپنے برادر کو جو مغرب میں ہوگا
دیکھنا چاہے گا تو دیکھ لے گا اور اسی طرح مغرب والا مشرق والے کو دیکھ لے گا۔“

امام قائم کی سواری کا گھوڑا

۲۱۳

کتاب العدد میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے:
قال: ”كَأَنِّي بِالْقَائِمِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى ظَهْرِ النَّجْفِ لَا يَسُودُ دِرْعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْتَقِلُ عَلَيْهِ ، ثُمَّ يَنْتَفِضُ بِهَا فَيَسْتَدِيرُ عَلَيْهِ
ثُمَّ يَغْشَى الدَّارِعَ بِشَوْبٍ اسْتَبْرَقَ ثُمَّ يَرْكَبُ فَرَسًا لَهُ أَبْلَقُ بَيْنَ
عَيْنَيْهِ شِمْرَاخٌ ، يَنْتَفِضُ بِهِ لَا يَبْقَى أَهْلُ بِلْدٍ إِلَّا آتَاهُمْ نُورٌ
ذَلِكَ الشِّمْرَاخُ حَتَّى يَكُونَ آيَةً لَهُ ، ثُمَّ يَنْشُرُ رَايَةَ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ إِذَا نَشَرَهَا أَضَاءَ لَهَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ -
آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت امام قائم علیہ السلام پشت نجف پر حضرت
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زرہ مبارک پہنے ہوئے اور اسے لباس استبرق
سے ڈھانپے ہوئے ایک ایسے گھوڑے پر سوار ہیں جو ابلق (چٹکرا) ہے اور اسکی
پیشانی پر ایک سفید لکیر ہے اور اس سفید لکیر سے ایسا نور ساطع ہے جسے تمام
اہل شہر دیکھ رہے ہیں، اور یہی ان کی سواری کی نشانی ہوگی۔
پھر آپ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم مبارک لہرائیں گے جس سے سارا
مشرق و مغرب روشن ہو جائے گا۔“ (کتاب العدد)

حضرت حجت کی دعاء

دُعَاء

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

”كَأَنِّي بِهِ قَدْ عَيَّرْتُ مِنْ وَادِي السَّلَامِ إِلَى مَسِيلِ السَّهْمَةِ“
على فوس محجل له شمران يزهر ، يدعو ويقول في دعائه:
”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ امام قائم علیہ السلام ایسے سفید ٹانگوں والے گھوڑے
پر سوار ہیں جس کی پیشانی پر سفید سفیدی لکیر بھی ہے وادی السلام کو عبور کر کے
مسجد سہل کی طرف روانہ ہیں اور یہ دعاء پڑھ رہے ہیں:

”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حَقًّا حَقًّا ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِيْمَانًا وَصِدْقًا ،
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ تَعَبُّدًا وَرِقًّا ،

اللَّهُمَّ مَعَزَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَجَدٍ ، وَمَدَدَ كُلِّ

اپنی گردن میں ڈال رکھا ہے اور وہ سب تیری سطوت سے خائف و ترسا ہیں
(اے میرے پروردگار) میں تجھ سے تیرے اس اسم پاک کا واسطہ دیکر سوال کرتا
ہوں جس کے ذریعے سے تو نے اپنی مخلوقات کو پیدا فرمایا، اور ہر مخلوق تیری
تابع فرمان ہے۔

میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور
میرے کام کو پایہ تکمیل تک پہنچا، میرے لیے فرج و فتح میں تعمیل فرما۔ تو میرے
لیے کافی بن جا، اور تو مجھے عافیت عطا فرما اور اسی وقت، اسی وقت، اسی شب
اسی شب میری حاجات کو پورا فرما، بیشک تو ہر شے پر قادر ہے۔“

جَبَّارٌ عَزِيزٌ ، اَنْتَ كُنْفَى حَيْثُ تُعَيِّنِي الْمَذْهَبُ ، وَ
تَضِيْقُ عَلَيَّ الْاَرْضَ بِمَا رَحَبَتْ -
اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَنِيْ وَكُنْتَ عَنِّيَّ عَنْ خَلْقِيْ وَلَوْلَا نَصْرُكَ
اَيَّامِيْ لَكُنْتُ مِنَ الْمَخْلُوْبِيْنَ ، يَا مُنْشِرَ الرَّحْمَةِ مِنْ
مَوَاضِعِهَا وَخُرُجَ الْبَرَكَاتِ مِنْ مَعَادِنِهَا ، وَيَا مَنْ
خَصَّ نَفْسَهُ بِشُمُوْخِ الرَّفْعَةِ ، فَاَوْلِيَآؤُهُ بِعِزِّهِ
يَتَعَزَّوْنَ يَا مَنْ وَضَعْتَ لَهُ الْمُلُوْكَ زِيْرَ الْمَذَلَةِ عَلٰى
اَعْنَاقِهِمْ ، فَهَمُّهُمْ مِنْ سَطُوْتِهِ خَائِفُوْنَ -
اَسْأَلُكَ يَا سَمِيْعَ الَّذِيْ فَطَرْتَ بِهِ خَلْقَكَ ، فَكُلُّ
لَكَ مُذْعِنُوْنَ ، اَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ
وَاَنْ تُنْجِزَ لِيْ اَمْرِيْ وَتُعَجِّلَ لِيْ فِي الْفَرَجِ ، وَتَكْفِيْنِيْ
وَتَقْضِيْ حَوَائِجِي السَّاعَةِ السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ اَللّٰهُمَّ
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ .“

ترجمہ دعا :-

” کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے وہ حق ہی حق ہے، کوئی معبود نہیں سوائے
اللہ کے ایمان و تصدیق کے ساتھ، کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اذروئے
عبادت اور عاجزی کے۔“

اے اللہ! اے اُس مومن کو عزت بخشے والے جو اکیلا ہے اور ہر ظالم و
سکرس کو ذلیل کرنے والے، جب مختلف راہوں نے مجھے تھکا دیا ہوا اور زمین اپنی
وسعت کے باوجود مجھ پر تنگ ہو گئی ہو، تو ایسے وقت پر تو ہی میرے لیے پناہ،
اے اللہ! درحقیقت تو مجھے پیدا کرنے کا محتاج نہ تھا، پھر بھی تو
نے مجھے خلق فرمایا۔ (یہ تیرا بڑا احسان ہے) اور اگر تیری مدد و نصرت میرے
شامل حال نہ ہوتی تو میرا شمار بھی یقیناً مغلوب ہو جانے والوں میں ہوتا۔ اے
مرکز رحمت سے رحمتوں کی بارش کرنے والے اور خیر و برکت کے مہدئ برکتیں
پیدا کرنے (نکالنے) والے! اے وہ ذات جس نے رفعت و بلندی کو صرف
اپنی ذات کے لیے مخصوص فرمایا ہے، تیرے اولیاء تیری ہی وجہ سے عزت
پاتے ہیں۔ اے وہ ذات! کہ جس کے سامنے دنیا کے بادشاہوں نے ذلت کا جوا

بحار الانوار



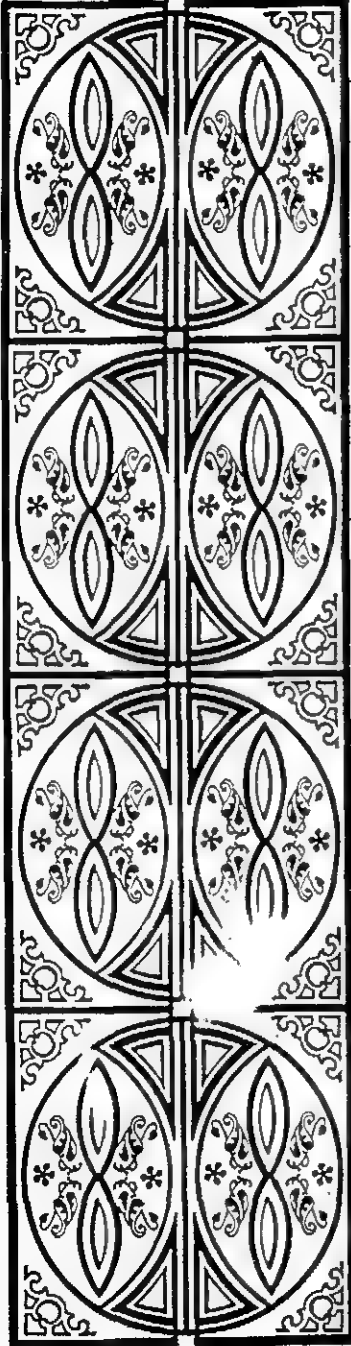
باب ۲۸

بست ہشتم



ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا؟

بروایتِ مفصل بن عمر



باب ۲۸

ظہورِ امام کے وقت کیا ہوگا

بروایت مفضل بن عمر ساعت مراد

ہمارے اصحاب نے حسین بن حمدان سے، انھوں نے محمد بن اسماعیل و سید بن عبد اللہ الحسینی سے، انھوں نے ابی شعیب (و) محمد بن نصیر سے، انھوں نے عمر بن القرات سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت بیان کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اپنے سید و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کیا امام مامور منتظر مہدی علیہ السلام کے ظہور کا کوئی وقت مقرر ہے جو لوگوں کو بتایا جاسکے ؟

آپ نے فرمایا: بخدا ہرگز ایسا نہیں ہے کہ ان کے ظہور کا ایسا وقت مقرر ہو جو ہمارے شیعوں کو بتایا جاسکے۔

میں نے عرض کیا: میرے سید و سردار! ایسا کیوں ہے ؟

آپ نے فرمایا: یہ وہی وقت و ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا قُلْ إِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ رَبِّي لَا يُجَلِّيهَا لِوَقْتِهَا إِلَّا هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ“ (سورہ الاعراف آیت ۱۸)

ترجمہ: ”وہ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ اس کا ٹھکانہ کہاں ہے (وہ ساعت کب آئے گی) کہہ دیجیے اس کا علم صرف میرے پروردگار کے پاس ہے کوئی اس کے وقت کو واضح نہیں کر سکتا سوائے اسی کے وہ آسمانوں اور زمین پر بہت ثقیل و گراں ہوگا۔“

قال: (وهو الساعة التي قال الله تعالى) یعنی:

فرمایا: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ التازعات ۴۲ میں فرمایا)

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا“ (التازعات آیت ۴۲)

ترجمہ: (لوگ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ (سورہ لقمان ۳۴ الزخون ۷۱)

ترجمہ: (اور ساعت کا علم اسی کو ہے)

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: ”فَقُلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا“

ترجمہ: پس کیا وہ اس چیز کے منتظر ہیں کہ ساعت (قیامت) اچانک ان کو آجک لے پس اسکی برسات تو آچکی ہیں (سورہ نوح ۸۱)

پھر فرمایا: ”اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَبْرُ“ (القدر ماریہ ۱)

(ساعت قریب آ پہنچی اور چاند شق ہو گیا۔)

پھر فرمایا: ”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيبًا“ (اعزاب ۶۲)

ترجمہ: (اور تو کیا جانے کہ شاید وہ ساعت قریب ہی ہو)

اور اس سے قبل یہ ہے:

”وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ“ (شوری ۱۸)

ترجمہ: (اور تجھے کیا پتہ ہے شاید ساعت قریب ہو)

”يَسْتَعْجِلُ بِهَا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِهَا وَالَّذِينَ آمَنُوا مُشْفِقُونَ مِنْهَا“ (سورہ شوری ۱۸)

”الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي السَّاعَةِ لِغِي ضَلَالٍ بَعِيدٍ“

(سورہ شوری آیت ۱۸)

ترجمہ: (جو لوگ اس (ساعت) پر ایمان نہیں رکھتے۔ وہی تو اس میں تبیل چاہتے ہیں اور وہ جو ایمان رکھتے ہیں وہ اس سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ یقیناً وہ جرح ہے۔ آگاہ ہو جاؤ وہ لوگ جو ساعت کے بارے میں مشکوک ہیں گراں میں بہت دور جا چکے ہیں۔)

مفضل کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ ”يُسَارِعُونَ“ کا کیا مطلب ہے ؟

آپ نے فرمایا (يقولون متی ولد؟ ومن راحی؟ واین یکون؟ ومتی یظمی؟ وکل ذلك استعجالاً لامر الله، وشكاً فی قضاءه، ودخولاً فی قدرته، اولئك الذين خسروا الدنيا وإن للكافرين لشراً مآباً)

یعنی: (اور یہی وہ ساعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورہ التازعات ۴۲ میں فرمایا)

”يَسْأَلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُوسِمُهَا“ (التازعات آیت ۴۲)

ترجمہ: (لوگ آپ سے ساعت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہ کب واقع ہوگی)

نیز فرمایا: ”وَعِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ“ (سورہ لقمان ۳۴ الزخون ۷۱)

ترجمہ: (اور ساعت کا علم اسی کو ہے)

یعنی: یہ نہیں فرمایا کہ اس کا علم کسی اور کے پاس ہے۔

نیز فرمایا: ”فَقُلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا السَّاعَةَ أَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَاءَ أَشْرَاطُهَا“

ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔
مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! اللہ کے اس قول:
”لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ“
ترجمہ: (تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گزرے)

کی تفسیر بیان فرمائیے:
آپ نے فرمایا: اس کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے:
وَرَوَّاعًا لَهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ
كُلُّهُ لِلَّهِ“ (سورہ انفال آیت ۲۹)

ترجمہ: (اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے۔ اور تمام دین
اللہ کے لیے (خالص) ہو جائے۔)

خدا کی قسم۔ اُس وقت تمام اقوام و فرماہب کے اختلافات برطرف ہو جائیں گے، اور
سب کا دین ایک ہو جائے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)
ترجمہ: (بیشک دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے)

— نیز ارشاد ہوتا ہے کہ:
”وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ“ (آل عمران آیت ۸۵)
ترجمہ: (اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین چاہے گا تو وہ اس سے ہرگز
قبول نہ کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں ہوگا۔)

تمام انبیاء کا دین اسلام ہی تھا

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اے میرے سردار و آقا! کیا آپ کے
آباء و اجداد ابراہیم، نوح، دہوش اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب کا دین اسلام ہی تھا؟
آپ نے فرمایا: ہاں اے مفضل! ان سب کا دین اسلام ہی تھا۔ کوئی اور نہ تھا۔
میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! کہیں قرآن میں بھی اس کا تذکرہ ملتا ہے؟
آپ نے فرمایا: ہاں، اول سے آخر تک اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ سب پہلے تو یہی بات
کہ: ”إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ“ (آل عمران آیت ۱۹)

• پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول: (سورہ الحج آیت ۷۸)
”مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ“ هُوَ سَمُّهُ الْمُسْلِمِينَ“
ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے)
• نیز حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل کے قصے میں ارشاد ہوا:
”رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً
مُسْلِمَةً لَكَ“ (سورہ البقرہ آیت ۱۲۸)
ترجمہ: (اے ہمارے رب! ہم دونوں کو اپنا جہلم بنائے رکھ اور ہماری
ذریعت میں سے ایک گروہ کو اپنا مسلم قرار دینا۔)

• اور فرعون کے قصے میں فرمایا:
”حَتَّىٰ إِذَا أَدْرَكَهُ الْغَرَقُ“ قَالَ أَمْنْتُ أَنَّهُ لَا إِلَهَ
إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَأَنَا مِنَ
الْمُسْلِمِينَ“ (سورہ یونس آیت ۹۰)

ترجمہ: (یہاں تک کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو اس نے کہا کہ میں ایمان لایا
بیشک وہی (معبود) ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے جس
پر بنی اسرائیل ایمان لائے اور میں بھی مسلموں میں سے ہوں۔)

• اور حضرت سلیمان اور بلقیس کے قصے میں ہے:
”قَبِلَ أَنَّ يَأْقُوْبَ بْنَ مُسْلِمٍ“ (بیشک آیت ۲۸)
ترجمہ: (قبیل اس کے کہ وہ لوگ میرے پاس مسلمین بن کر آئیں)

• اور بلقیس کا یہ قول:
”وَأَسْلَمْتُ مَعَ سُلَيْمَانَ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ (نمل آیت ۴۴)
ترجمہ: (اور اب سلیمان کے ساتھ رب العالمین کے حضور اسلام
قبول کرتی ہوں۔)

• اور حضرت عیسیٰ کا قول ہے کہ:
”مَنْ أَنْصَرَنِي إِلَى اللَّهِ قَالَ الْخَوَارِثُونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ“
”أَمْنَا بِاللَّهِ“ وَاسْتَشْهَدُ بَأَنَّا مُسْلِمُونَ“ (آل عمران آیت ۵۲)
ترجمہ: (اللہ کی طرف میرا مددگار کن ہوگا؟ خوار یوں نے کہا: ہم ہیں اللہ کے مددگار
ہم اللہ پر ایمان لائے اور تو بھی گواہی دے کہ ہم مسلم ہیں۔)

• اور اللہ تعالیٰ کا قول ہے :
 ”وَلَهُ أَسْكَمُ مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“
 (سورہ آل عمران ۱۳)

ترجمہ : (اور جو کوئی بھی آسمانوں اور زمین میں ہے وہ بخوشی یا جبراً اُسی کے آگے سر تسلیم خم کیے ہوئے ہیں۔)

• اور حضرت لوطؑ کے نعتے میں ہے :
 ”فَمَا وَجَدُ نَارِيهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ؟“
 (اور ہم نے اُس (بستی) میں سوائے ایک گھرانے کے کسی کو

مسلم نہیں پایا۔) (سورہ الذاریات آیت ۲۲) پانہ ۲۴ :
 • اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول :

”تَوَلَّوْا أَمَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ
 وَإِسْحَاقَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ
 مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا
 نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ“
 (سورہ البقرة آیت ۱۳۶)

ترجمہ : ”کہہ دو کہ ہم اللہ پر اور اُس پر ایمان لائے جو ہم پر نازل کیا گیا ہے اور جو
 کچھ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ اور یحییٰؑ اور عیسیٰؑ پر اور ان کی اولاد پر نازل
 کیا ہے اور جو کچھ موسیٰؑ و عیسیٰؑ کو اور جو کچھ (دیگر) انبیاء کو ان کے رب
 کی طرف سے دیا گیا ہے، ہم ان میں سے کسی ایک کے درمیان کوئی تفریق
 نہیں کرتے اور ہم اُسی کے مسلم (فرمانبردار) ہیں۔“

شریعتیں چار ہیں

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : میرے آقا ! ملتیں کتنی ہیں ؟
 آپؐ نے فرمایا : چار اور اتنی ہی شریعتیں ہیں۔

میں نے عرض کیا : مولا ! آخر مجس کو مجس کیوں کہا جاتا ہے ؟

آپؐ نے فرمایا : لِأَنَّهُمْ تَمَجَّسُوا فِي السَّرْيَانِيَّةِ وَأَوْعُوا عَلَىٰ آدَمَ وَعَلَىٰ
 شِيثَ وَهُوَ هِبَةُ اللَّهِ أَنَّهُمَا أَطْلَقَا لِسَمِ نِكَاحِ الْأَهْمَاتِ

والأخوات والبنات والخالات والعَمَّاتِ والمحَرَّماتِ مِنَ
 النِّسَاءِ وَأَنَّهُمَا امْرَأَهُمُ أَنْ يَصْلُوا إِلَى الشَّمْسِ حَيْثُ
 وَقَفَتْ فِي السَّمَاءِ وَلَمْ يَجْعَلْ لَصَلَاتِهِمْ وَقْتًا، وَأَنَّهُمَا هُوَ
 افْتَرَا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَعَلَىٰ آدَمَ وَشِيثَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ
 (ترجمہ)

آپؐ نے فرمایا : ”ان کو سریانی زبان میں مجس اس لیے کہتے ہیں کہ یہ لوگ حضرت آدمؑ اور
 حضرت شیتؑ ہبۃ اللہ پر افترا کرتے ہیں اور (کہتے ہیں کہ) ان دونوں نے
 ماؤں، بہنوں، دختروں، خالائوں، پھوپھیوں اور دیگر محرم عورتوں سے
 نکاح جائز کر دیا ہے اور ان دونوں نے لوگوں کو حکم دیا ہے کہ جب آفتاب
 طلوع ہو جائے تو اس کی طرف رخ کر کے عبادت کریں ان کے لیے عبادت
 کا کوئی وقت مقرر نہیں کیا ہے حالانکہ یہ اللہ تعالیٰ پر اور حضرت آدمؑ اور
 حضرت شیتؑ پر افترا اور جھوٹ ہے۔“

یہود، نصاریٰ اور صابئی کے معانی ؟

مفضل نے عرض کیا : مولا و آقا اور قوم موسیٰؑ کو یہود کیوں کہتے ہیں ؟
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ان کا قول نقل کیا ہے کہ اِنَّا هَذَا نَأْيَالِكُ
 یعنی ”ہم نے تیری طرف ہدایت پائی۔“ (سورہ اعراف ۱۵۶)

پھر لوچھا : اور نصاریٰ کو نصاریٰ کیوں کہتے ہیں ؟

آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ حضرت عیسیٰؑ کا قول قرآن مجید میں ہے کہ : (سورہ آل عمران : ۵۲)
 ”مَنْ أَنْصَارِيَّ إِلَى اللَّهِ“ قَالَ الْمُخَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ

ترجمہ : ”اللہ کی طرف میرا مددگار کون ہے۔ خواریوں نے کہا کہ ہم اللہ کے مددگار ہیں۔“
 تو دین الہی کی نفرت کی وجہ سے ان کا نام نصاریٰ ہو گیا۔

مفضل کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا : مولا و آقا ! صابئوں کو صابئی کیوں کہتے ہیں ؟
 آپؐ نے فرمایا : اس لیے کہ یہ لوگ انبیاء و مرسلین اور تمام ملتوں اور شریعتوں کے باطل کرنے
 کی طرف مائل ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی توحید، انبیاء کی نبوت، مرسلین کی رسالت اور
 اوصیاء کی وصایت سے انکار کرتے ہیں یہ ان کی کوئی شریعت ہے نہ کتاب ہے
 اور نہ کوئی رسول ہے وہ معطلہ ہیں۔

- مفصل نے کہا: سبحان اللہ، کتنا وسیع ہے یہ علم۔
- آپ نے فرمایا: اچھا اے مفصل! تم یہ میری باتیں میرے شیعوں کو بھی بتا دینا تاکہ وہ دین میں شک نہ کریں۔
- مفصل نے عرض کیا: مولا و آقا! یہ فرمائیے کہ امام مہدی علیہ السلام زمین کے کس خطے میں ظہور فرمائیں گے۔؟
- آپ نے فرمایا: لا تتراد عین فی وقت ظہورہ الا رأتہ کل عین فمن قال لکم غیر ہذا فکذبہ
- یعنی: (وقت ظہور ان کوئی ایک آنکھ نہیں دیکھے گی، بلکہ ہر آنکھ دیکھے گی اور جو کوئی اس کے علاوہ کچھ کہے اس کو جھوٹا سمجھو۔)
- مفصل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا ان کی ولادت کے وقت بھی کوئی ان کو نہ دیکھے گا
- آپ نے فرمایا:

”بلی واللہ، لیس فی من ساعۃ ولادۃ الی ساعۃ وفاة ابیہ سننین وتسعة اشهر اول ولادۃ وقت الفجر من لیلة الجمعة، لثمان خلون من شعبان سنة سبع وخمسين و مائتين الی یوم الجمعة لثمان خلون من ربيع الاول من سنة ستین و مائتین وهو یوم وفاة ابیہ بالمدينة التي بشاطئ دجلة ینسبھا المتکبر الجبار المستی باسم جعفر الضال الملقب بالتوکل وهو المتأکل لعنة الله تعالی وھی مدینة تدعی بسور من رأی وھی ساء من رأی یرى شخصه المؤمن المحق سنة ستین و مائتین ولا یراه المشکک المرتاب، وینفذ فیہا امره ونهیہ وینیب عنها فیظہر فی القصر بصابر بجانب المدینة فی حرم جدہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فیلقاه هناك من یسعدہ الله بالنظر الیہ ثم یرقیب فی آخر یوم من سنة ست و ستین و مائتین فلا تراه عین احد حتی یراه کل احد وکل عین“

۱۔ صابر بفتح الباء کھاجر مکہ فی مرقا قالہ الفیروز آبادی (صابر۔ مرو میں ایک سڑک ہے)

(ترجمہ)

”ہاں، ان کی ولادت سے لیکر ان کے پیر بزرگوار کی وفات تک دو سال نو ماہ، وہ دیکھے جاسکیں گے۔ یعنی وقت ولادت شب جمعہ بوقت فجر ۹ شعبان ۵۷ھ سے لیکر یوم جمعہ ۸ ربیع الاول ۶۲ھ تک جو ان کے والد بزرگوار کی تاریخ وفات ہوگی۔ اور ان کی وفات دریا کے دھبہ کے کنارے ایک شہر میں ہوگی جس کو ایک جابر و متکبر نے آباد کیا ہوگا، جس کا نام جعفر اور لقب متوکل ہوگا، مگر متوکل نہیں بلکہ متاکل ہوگا۔ اس شہر کا نام سور من رأی (یعنی جو دیکھے وہ خوش ہو جائے) ہوگا مگر درحقیقت وہ ساء من رأی (یعنی جو دیکھے وہ غمزدہ ہو جائے) ہے ۶۲ھ تک تو ان کو حقیقی مومن ہی دیکھ سکے گا، ریب و شک کرنے والا نہیں دیکھ سکے گا اور اس عرصے تک ان کے احکامات امر و نہی جاری رہیں گے۔

اس کے بعد وہ وہاں سے غیبت اختیار کریں گے اور پھر اپنے جد بزرگوار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم یعنی مرثیہ منورہ میں قصر صابر کے اندر ظاہر ہوں گے۔ اور وہاں ان سے وہی ملاقات کر سکے گا جسے اللہ تعالیٰ زیارت کی سعادت نصیب کرے گا۔ پھر ۶۷ھ کے آخری دن اس طرح غائب ہوں گے کہ ان کو کوئی نہ دیکھ سکے گا یہاں تک کہ وہ دن آئے گا کہ ان کو سب لوگ دیکھ سکیں گے

• مفصل نے عرض کیا: مولا و آقا! اس دوران پھر وہ کس سے گفتگو کریں گے اور ان سے کون باتیں کرے گا؟

• حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”تخاطبہ المسلمکة والمؤمنون من الجن و یخرج امرؤ و نہیہ الی ثقاتہ و ولاتہ و وکلانہ و یقعد ببابہ محمد بن نصیر النخعی فی یوم غیبتہ بصابر ثم ینظہر بیکة و واللہ یا مفصل کأ فی انظر الیہ دخل مکة و علیہ بردة رسول الله صلی الله علیہ وسلم و علی رأسہ عمامة صفراء و فی رجليہ نعلان رسول الله صلی الله علیہ وسلم المخصوصة و فی

یہ ہر اوتہ علیہ السلام یسوق بین یدیه غاراً عجافاً
حتیٰ یصل بہا نحو البیت۔ لیس ثمّ احد یعرفہ و
یظہر و ہو شاب۔

ترجمہ: ”امام صادقؑ نے فرمایا: اُن سے ملا کہ اور قوم جن میں سے مومنین باتیں کریں
اور ان کے احکام امر و نہی اُن کے ثقات (معتبر علماء) والیوں اور وکیلوں
تک پہنچائیں گے۔ اُن کے دربان بروز غیبت محمد بن نصیر میری ہوں گے،
مقام حاضر میں۔ اس کے بعد وہ مکہ میں ظہور کریں گے۔

خدا کی قسم اے مفضل! گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ مکہ میں داخل ہوئے
ہیں، ان کے پوش پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رواتے مبارک ہے
سر پر زرد عمامہ ہے، دونوں پاؤں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعلین
ہیں جن میں ٹانگے لگے ہوئے ہیں، اُنکے ہاتھ میں آنحضرت کا عصا مبارک
ہوگا، اُن کے آگے آگے چند لاغر و کمزور بکریاں ہوں گی جنہیں وہ ہانک کر لائے
ہوں گے۔ اس شان سے وہ خانہ کعبہ کے پاس پہنچیں گے، مگر کوئی ان کو پہچان
نہ سکے گا اور وہ ظہور کے وقت جوان ہوں گے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ عالم شباب ہی والیں آئیں گے یا بڑھاپے میں
ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا:

”سبحان اللہ وہل یعرف ذلک؟ یظہر کیف شارباً و باقی صورۃ
شاء اذا جاء الامر من اللہ تعالیٰ عبیدہ و جل ذکوة۔“

ترجمہ: ”پاک ہے اللہ کی ذات، مہلّا انہیں کوئی پہچان بھی سکے گا جب امر خدا ہوگا
تو وہ جس شان سے چاہیں گے آئیں گے اور جس شکل میں چاہیں گے ظاہر ہوں گے۔“

ظہور امام قائم علیہ السلام

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! وہ کہاں اور کس طرح ظہور کریں گے؟

آپؑ نے فرمایا: ”یا مفضل! یظہر وحدہ و یأتی البیت وحدہ و یلج
الکعبۃ وحدہ و یحج علیہ اللیل وحدہ فاذا انامت
العیون وغسق اللیل نزل الیہ جبرئیل و میکائیل علیہما السلام

والملائکۃ صفوفاً فیقول لہ جبرئیل: یا سیدی!
قولک مقبول، وأمرک جائز فیمسح علیہ السلام یدہ علی
وجہہ و یقول: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقْنَا وَعَدَهُ وَ
أَوْثَقَنَا الْأَرْضَ نَبَوّاً مِنْ الْجَنَّةِ حِثْ نَشَاءُ فَنَحْمُ أَجْرَ الْعَمَلِیْنِ“
(سورۃ الزمر آیت ۴۲)

ویقف بین الرکن والمقام، فیصرخ صرخۃ فیقول: یا
معاشر نقباء و اہل خاصّتی ومن ذخرم اللہ لنصرتی
قبل ظہوری علی وجہ الارض! ائتونی طاعتین! فتد
صیحة علیہ السلام علیہم وھم علی محاریبہم، وعلی
فرشہم، فی شرق الارض وغربہا فیسمعونہ فی صیحة
واحدة فی اذن کلّ رجل، فیجیئون نحوھا ولا یمضی
لھم الا کلمتہ بصر، حتیٰ یکون کلّھم بین یدئہ
بین الرکن والمقام۔

فیأمر اللہ عزّ وجلّ النور فیصیر عموداً من الارض
الی السماء فیستضئ بہ کلّ مومن علی وجہ الارض
و یدخل علیہ نور من جوف بیتہ، فتفرج نفوس
المؤمنین بذالک النور وھم لا یعلمون بظہور قائمنا
اہل البیت علیہ وعلیہم السلام

ثمّ یصبحون وقوفاً بین یدئہ وھم ثلاثا ثمانۃ
وشلاثة عشر رجلاً بعدۃ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
یوم یدر۔“

ترجمہ: ”آپؑ نے فرمایا: ا وہ اکیسے ظہور کریں گے، اکیسے خانہ کعبہ تک

آئیں گے، اکیسے کعبہ میں داخل ہوں گے، اکیسے ہی وہاں رات کو رہیں
گے۔ جب رات گہری ہو جائے گی اور سب لوگ سو جائیں گے تو حضرت
جبریل و میکائیل، صفوت ملائکہ کے ساتھ نازل ہوں گے اور جبریل
بڑھ کر عرض کریں گے کہ اے سیدہ سردار! آپ کی دعا قبول ہوئی اب آپ
کی حکومت ہوگی۔ یس کر آپ اپنا ہاتھ اپنے چہرے پر میں نے اور فرمائیں

”الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقْنَا وَعَدَهُ ۚ وَأَوْفَّرْنَا الْأَرْضَ
نَسَبُوا مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاءُ ۖ فَنِعْمَ أَجْرُ الْعَمَلِينَ“ (نور)
ترجمہ آیت: ”تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پچ کر دکھایا اور
ہمیں اس زمین کا وارث بنادیا۔ ہم جنت میں جہاں چاہیں رہیں گے کیا
ہی اچھا اجر ہے (نیک) کام کرنے والوں کے لیے۔“
پھر وہ رکن و مقام کے درمیان کھڑے ہو کر باوازا بلند بکاریں گے، اے میرے
نقیبو! اے میرے مخصوص (دوستو!) اور وہ لوگو! جن کو اللہ تعالیٰ
نے میرے ظہور سے پہلے میری نصرت کے لیے روئے زمین پر بجا رکھا ہے
میرے پاس فوراً آ جاؤ۔ پس یہ لوگ مشرق و مغرب میں جہاں بھی ہوں گے
خواہ محراب عبادت میں ہوں یا اپنے بستر پر محو خواب ہوں اس آواز کو سنیں گے
اُن کی آواز ہر شخص کے کان میں پہنچے گی اور چشم زدن میں سب کے سب
مکھنچ کر اُن کے سامنے رکن و مقام کے درمیان صف بستہ ہو جائیں گے
پھر اللہ تعالیٰ نور کو حکم دے گا اور زمین سے آسمان تک نور کا ایک ستون
قائم ہو جائے گا جس سے روئے زمین کے سارے مومنین روشنی حاصل
کریں گے اور اُن کے گھروں کے اندر بھی اسی نور کی روشنی ہوگی جس سے
مومنین کے دل خوش ہو جائیں گے مگر انھیں اس کا علم نہ ہوگا کہ ہمارے قائم
اہل بیت علیہم السلام نے ظہور فرمایا ہے۔

پھر یہ لوگ صبح تک امام مہدی علیہ السلام کے سامنے کھڑے رہیں گے انکی
تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے برابر تین سو تیرہ ہوگی۔

مفضل نے عرض کیا: مولاد آقا! کیا ان لوگوں کے ساتھ وہ بہتر افراد بھی ہوں گے جو
حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام کے ساتھ قتل کیے گئے تھے؟

امام حسین کے ساتھ بارہ ہزار مومنین

قال: ”يظهر منهم ابو عبد الله الحسين بن علي في اثني عشر

الفا مومنين من شيعة علي عليه عباد مئة سودا
ترجمہ: ”ان میں سے صرف حضرت ابو عبد اللہ حسین بن علی علیہ السلام فرمائیں گے جن کے
ساتھ بارہ ہزار مومنین شیعیان علی میں سے ہوں گے۔ آپ کے سر اقدس
پر سیاہ عمامہ ہوگا۔

قال المفضل: يا سيدي فبغير ستة القائم عليه السلام بايعوا
له قبل ظهوره وقبل قيامه؟

ترجمہ: مفضل نے عرض کیا: اے میرے سردار! کیا امام قائم علیہ السلام کے پہلے بھی
ان کے لیے بیعت لی جاسکتی ہے؟

فقال: ”يا مفضل كل بيعة قبل ظهور القائم عليه السلام فبيعة كفر
ونفاق وخديعة. لعن الله المبيع لها والمبايع له
بل يا مفضل يسند القائم عليه السلام ظهوه الى الحرم و
يصد يده فترى بيضاء من غير سوء ويقول: ”هذه
يبدأ الله وعن الله و بامر الله، ثم يتلو هذه الآية:
”وَالَّذِينَ يَبَايِعُونَكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ يَدُ اللَّهِ فُوقَ
أَيْدِيهِمْ فَمَنْ تَكَثَّ فَاتَمَّا تَكْتُ عَلَى نَفْسِهِ“
(سورة الفتح آیت ۱۰)

بیعت کا بیان

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! بروہ
بیعت جو قبل ظہور قائم علیہ السلام کی جائے گی وہ کفر و نفاق ہے، دھوکا ہے، اللہ کی
لعنت ہے اس پر جو ان کے لیے بیعت لے یا جو ان سے بیعت طلب کرے۔

”اے مفضل امام قائم علیہ السلام اپنی پشت خانہ کعبہ پر ٹیک کر کھڑے

ہوں گے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں گے تو کعبہ دست سے ایک نور

ساطع ہوگا، اور فرمائیں: دیکھو! یہی اللہ کا ہاتھ ہے، اللہ کی طرف سے ہے

اور اللہ تعالیٰ بیعت کا حکم دیتا ہے۔ (پھر اس آیت کی تلاوت کریں گے)

آیت (إِنَّ الَّذِينَ... نَفْسِهِ“ (الفتح آیت ۱۰)

ترجمہ آیت (یقیناً وہ لوگ جنہوں نے آپ کی بیعت کی انھوں نے تو اللہ کی بیعت
کی۔ اللہ کا ہاتھ اُن کے ہاتھ پر ہے پس جس کسی نے عہد شکنی کی تو

(وہ) اُس کے اپنے ہی خلاف ہے۔)

ترجمہ روایت: ”پس جو شخص سب سے پہلے ان کی دست بوسی کریں گے وہ جبریل
ہوں گے۔ پہلے وہ بیعت کریں گے اس کے بعد ملائکہ اور شرفائے قوم جن
اس کے بعد نقیبا (امام کے اصحاب وغیرہ) ان کی بیعت کریں گے اور اہل مکہ

میں ایک شور و غل برپا ہو جائے گا وہ یہ کہیں گے کہ کعبہ کے پہلو میں یہ کون کون شخص ہے اور اس کے ساتھ کون لوگ ہیں، یہ آثار و نشانیاں کیسی ہیں جو ہم نے آج شب میں دیکھی ہیں، ایسی نشانیاں تو ہم نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھیں۔ پھر لوگ آپس میں کہیں کہ یہ وہی بکریوں کا چرواہا ہے پھر وہ لوگ آپس میں کہیں گے، دیکھو! اس کے ساتھیوں میں سے کسی کو پہچان لو! لوگ کہیں گے کہ نہیں ہم تو صرف اہل مکہ میں سے چار اور اہل مدینہ میں سے صرف چار اشخاص کے سوا اور کسی کو نہیں پہچانتے اور وہ فلاں، فلاں ہیں۔ اور یہ سب کچھ اس دن اول وقت طلوع آفتاب میں ہوگا۔ اور جب آفتاب پورے طرح چمکنے لگے گا تو چشمہ آفتاب سے ایک منادی انتہائی فصیح زبان میں ندا کرے گا جسے تمام اہل آسمان و زمین سنیں گے کہ اے گروہ خلافت! یہی مہدی آل محمد ہیں جن کا نام بھی وہی ہے جو ان کے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہے اور ان کی کنیت (ابوالقاسم) بھی وہی ہے ان کا سلسلہ نسب ان کے پدر بزرگوار گیارہویں امام حسن عسکری ؑ کے واسطے سے حضرت امام حسین بن علی ؑ سے جا کر ملتا ہے، تم سب لوگ ان کی بیعت کرو، تو ہدایت پاؤ گے، ان کے حکم کے خلاف ہرگز نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔

اس اعلان کے بعد سب سے پہلے جو ان کی دست لوسی کریں گے وہ ملائکہ ہوں گے پھر جن ہوں گے نقباء ہوں گے، اور کہیں گے کہ ہم نے ندائے آسمانی سنی، ہم ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ اور مخلوقات میں سے جتنے بھی سننے والے ہیں سب اس ندا کو سنیں گے۔ اور جس ندا کو انھوں نے اپنے کانوں سے سنا اس کے بارے میں آپس میں ایک دوسرے سے استفسار کریں گے خواہ وہ خشکی میں ہوں یا سمندر میں، جنگل میں ہوں یا حاضر ہوں۔

پھر جب آفتاب غروب ہونے کے قریب ہوگا تو مغرب کی جانب سے ایک پکار والا پکارے گا کہ اے گروہ خلافت! تمہارے پدر بزرگوار نے وادی یابوں میں سرزمین فلسطین پر ظہور کیا ہے اور وہ عثمان بن عتبہ اموی زبیر بن معاویہ کی نسل سے ہے۔ تم لوگ اس کی پیروی کرو، ہدایت پاؤ گے، اس کی مخالفت نہ کرو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے اور ملائکہ اور جن اور نقباء اس کی روکریں گے اور

اسے جھٹلائیں گے۔ اور کہیں گے کہ ہم نے سنا مگر تمہاری بات نہیں مانتے۔ اُس وقت کوئی شک و شبہ والا منافع و کافرا ایسا نہ ہوگا جو اس آخری ندا کو سن کر گمراہ نہ ہو جائے۔ اور ہمارے سید و سردار حضرت امام قائم علیہ السلام کعبہ کی دیوار سے اپنی پشت ٹیکے ہوئے کھڑے ہوں گے اور کہیں گے: اے گروہ خلافت! سنو! ”اے گروہ خلافت! سنو! جو شخص حضرت آدم و حضرت شیث کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی آدم و شیث ہوں۔ جو شخص حضرت نوح اور ان کے فرزند سام کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی نوح اور سام ہوں۔ اور جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے، میں وہی ابراہیم و اسماعیل ہوں، اور جو حضرت موسیٰ اور حضرت یوشع کو دیکھنا چاہتا ہو وہ مجھے دیکھے میں وہی موسیٰ و یوشع ہوں، اور جو حضرت عیسیٰ اور حضرت شمعون کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی عیسیٰ اور شمعون ہوں۔ آگاہ ہو اور جو شخص حضرت محمد اور حضرت امیر المومنین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی محمد اور امیر المومنین ہوں، آگاہ ہو کہ جو امام حسن و امام حسین کو دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی حسن و حسین ہوں اور جو امام حسین کی اولاد میں سے جو امتِ عظیم السلام ہیں انھیں دیکھنا چاہے وہ مجھے دیکھے میں وہی امت ہوں، میری پکار پر لبیک کہو اور آؤ میں وہ تمام باتیں تمہیں بتاؤں گا جو بتانی جا چکی ہیں اور وہ باتیں بھی بتاؤں گا جو اب تک نہیں بتائی گئی ہیں۔

امام قائم صحیفہ آسمانی کی تلاوت کریں گے

اچھا، جو شخص تم میں سے کتب آسمانی اور صحیفہ ہمدانی کو پڑھے ہوئے ہو وہ سنئے میں پڑھتا ہوں۔ (اس کے بعد آپ ان صحیفوں کی تلاوت شروع کریں گے جو حضرت آدم و حضرت شیث پر نازل ہوئے تھے اور حضرت آدم و حضرت شیث بیت اللہ کی امت اُسے سن کر کہیں گے کہ ہاں، واللہ یہی وہ مکمل صحیفہ ہیں جو انھوں نے ہمیں دکھا دیا جو ہم بھی نہیں جانتے تھے یا جو کچھ ہم سے مخفی رہ گئے تھے یا جو ان صحیفوں میں سے ساقط کر دیا گیا تھا اور جو ان میں تحریف اور رد و بدل کر دیا گیا تھا۔ پھر آپ صحیفہ نوح و ابراہیم، و تورات و انجیل اور

زبور کی تلاوت کریں گے تو اہل توریت و انجیل و زبور کہیں گے، واللہ یہی تو
واقعاً نوح و اہل ہم کے صحیفے ہیں اور ان میں سے ساقط و حذف کر دیے گئے
ہیں اور تبدیل و تحریف کر دیے گئے ہیں واللہ یہی توریت جامع اور مکمل زبور
اور انجیل تام ہے اب تک جو ہم لوگ پڑھتے تھے یہ اس سے کہیں بہتر ہے۔
پھر آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں گے تو سلمان کہہ اٹھیں گے کہ واللہ درحقیقت
یہی وہ قرآن ہے جسے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ مدینہ منورہ پر نازل
فرمایا تھا۔ اس میں سے چند آیات ساقط کر دی گئی تھیں اس میں تحریف اور
تبدیل سے کام لیا گیا تھا۔

ظہور داتہ

پھر رکن و مقام کے درمیان ایک داتہ کا ظہور ہوگا اور وہ مومن کی پیشانی
پر لکھ دے گا (یہ مومن ہے) اور کافر کی پیشانی پر لکھ دے گا (یہ کافر ہے)
پھر امام قائم کے سامنے ایک شخص آئے گا جس کا چہرہ اس کی پشت کی طرف
پھرا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا: اے میرے سید و سرور! میں بشیر ہوں اور
مجھے ایک فرشتے نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر صحرا میں
لشکر سفیانی کی بیداریں ہلاکت کی خوشخبری سنا دوں
آپ اس سے فرمائیں گے کہ تم اپنا اور اپنے بھائی کا سارا قصہ بیان کرو۔

بشیر و نذیر دو بھائیوں کے منہ پھر جانے کا قصہ

وہ (بشیر) بیان کرے گا کہ میں اور میرا بھائی دونوں لشکر سفیانی میں
تھے۔ ہم لوگ دمشق سے نکل کر زوراء پہنچے، اُسے تاراج کیا۔ پھر ہم آگے
بڑھے تو کوفہ تباہ کیا، وہاں سے مدینہ پہنچے اُسے برباد کیا، منبر رسول ﷺ
کو توڑا مسیحی رسول ﷺ میں گھوڑے باندھے جس میں گھوڑوں نے لیس دی۔
پھر ہم لوگ تیرہ ہزار آدمی وہاں سے کعبہ کو مساجد کرنے اور وہاں کے بسنے
والوں کو قتل کرنے کے ارادے سے نکلے۔ جب ہم لوگ بیدار (صحرا)
میں پہنچے، وہاں پڑاؤ ڈالا تو ایک طاقتور آدمی اُلاؤڑی (مے صحرا) (بیدار)

اس ظالم قوم کو نیست و نابود کر دے۔ چنانچہ زمین شق ہو گئی اور سب کے
سب اس میں سما گئے اور ان میں سے اس سرزمین پر میرے اور میرے
بھائی کے سوائے اور کوئی نہ بچا۔ حدیث ہے کہ اونٹ کی ایک رسی تک نہ
بچی، سب زمین میں سما گئی۔

پس اسی اثنا میں ایک مُلک نے ہم دونوں کے منہ پر ایک ایک
طاغیر رسید کیا جس سے ہمارے منہ پشت کی طرف پھر گئے جیسا کہ آپ
دیکھ رہے ہیں۔ اور میرے بھائی سے کہا اے نذیر! تو دمشق جاکر دُشَن جاکر
سفیانی ملعون کو ظہور امام مہدی کی اطلاع دیدے اور مجھ سے کہو
اے بشر! تم مکہ معظمہ میں جا کر مہدی علیہ السلام سے ملو اور انہیں ظالموں
کی ہلاکت کی خوشخبری دے دو۔ اور ان کے سامنے اپنے پچھلے بد اعمال سے
توبہ کرو۔ وہ تمہاری توبہ قبول کر لیں گے۔

پس یس کر امام علیہ السلام اُس کے چہرے پر اپنا ہاتھ پھیریں گے، اور وہ
ٹھیک ہو جائے گا جیسا تھا۔ اور وہ اُن کی بیعت کرے گا اور اُن کے ساتھ
ہی رہے گا۔

مفضل نے دریافت کیا: اے میرے سید و سرور! کیا اس زمانے میں فرشتے اور
جن، انسانوں کو نظر آئیں گے؟

آپ نے فرمایا: اے اے اللہ یا مفضل! ویخاطبونہم کما یکن الرجل
مع حاشیتہ و اہلہ۔

ترجمہ: ”ہاں خدا کی قسم اے مفضل! بلکہ وہ اُن سے اسی طرح بات چیت کریں گے
جس طرح اپنے ساتھیوں اور اپنے اہل و عیال سے گفتگو کرتے ہیں۔“

میں نے عرض کیا: اے آقا! پھر وہ لوگ اُن کے ساتھ جائیں گے؟

آپ نے فرمایا: ”اے اے اللہ یا مفضل ولینزلن الارض الرجوة ما بین
الکوفة و النجف و عدد اصحابہ علیہ السلام حینئذ ستہ
واربعون الفاً من الملائکة وستہ آلا من الجن
وفی روایۃ اُخری: و مثلہا من الجن بیستم ینصرہ اللہ
و یفتح علی یدیہ۔“

ترجمہ: ”(فرمایا) ہاں، خدا کی قسم اے مفضل! وہ کوفہ و نجف کے درمیان سرزمین ہجر

پر پڑاؤ ڈالیں گے اور اُس وقت آپ کے لشکر میں چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار (دوسری روایت کے مطابق چھیالیس ہزار جن ہوں گے) ان کے ذریعے سے آپ کو اللہ تعالیٰ فتح و نصرت دے گا۔
مفضل نے عرض کیا: مولا! پھر اہل مکہ کے ساتھ وہ کیا سلوک فرمائیں گے؟
قال: "يبدعوهم بالحكمة والموعظة الحسنة فيطيعونه و يستخلف فيهم رجلاً من اهل بيته ويخرج يريد المدينة" ترجمہ: "آپ نے فرمایا: آپ انہیں حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اپنی طرف بلائیں گے اور وہ لوگ آپ کی اطاعت کر لیں گے۔ پھر آپ اپنے اہل بیت میں سے ایک شخص کو مکہ میں اپنا نائب بنا کر مینہ جانے کا ارادہ کر کے نکلیں گے۔"
مفضل نے دریافت کیا: اے سید و سرور! وہ کعبہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے؟

امام قائم بیت اللہ کی از سر نو تعمیر کریں گے

آپ نے فرمایا: "ينقضه فلا يدع منه الا القواعد التي هي اول بيت وضع للناس ببكة في عهد آدم ع۔ و الذي رفعه ابراهيم واسماعيل ع منها وان الذي بنى بعد هالو ريبه نبي ولا وصي، ثم بينه كما يشاء الله وليعفين آثار الظالمين بمكة والمدينة والعراق و سائر الاقالييم، وليهد من مسجد الكوفة وليبينه على بنيانه الاول، وليهد من القصر العتيق ملعون ملعون من بناه۔"

ترجمہ

"آپ اس کو دفنہ کعبہ کو منہدم کر کے ان ہی بنیادوں پر اس کی از سر نو تعمیر کریں گے جو بنیاد عہد آدم ع میں مکہ کے اندر لوگوں کے لیے رکھی گئی تھی اور جس پر حضرت ابراہیم و اسماعیل نے دیواریں بلند کی تھیں۔ اور ان بنیادوں پر تو ان دونوں کے بعد کسی نے اس کی تعمیر ہی نہیں کی۔ اس طرح وہ ظالموں کے بنائے ہوئے تمام آثار مٹا دیں گے۔ مکہ میں بھی مینہ میں بھی، بلکہ تمام ممالک میں

اسی طرح وہ مسجد کوفہ کو بھی منہدم کریں گے اور اس کو پہلی بنیاد پر تعمیر کریں گے۔ پھر قصر عتیق (پرانے قصر) کو بھی منہدم کریں گے اس لیے کہ اس کی تعمیر کرنے والے ملعون تھے ملعون تھے۔
مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! کیا امام مہدی علیہ السلام مکہ ہی میں قیام کریں گے؟
قال: "لا يا مفضل! بل يستخلف منها رجلاً من اهلہ فاذا سار منها وثبو عليه فيقتلونه، فيرجع اليهم فيأثونه مطعين مقتعي رؤسهم يسبون ويتضرعون و يقولون: يا مهدی آل محمد التوبة التوبة فيعظمهم ويتذرهم ويحددهم ويستخلف عليهم منهم خليفة و يسير فيسبون عليه بعده فيقتلونه فيرد اليهم انصاره من الجن والنقباء و يقولون لهم: ارجعوا فلا تقبوا منهم بشراً الا من امن، فلو لا ان رحمة ربكم وسعت كل شيء وانما تلك الرحمة لرحبت اليهم معكم، فقد قطعوا الا عذار بينهم وبين الله، و بيني وبينهم، فيرجعون اليهم فوالله لا يسلم من المائة منهم واحد لا والله ولا من الف واحد۔" (ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، اے مفضل! بلکہ وہاں اپنے اہل بیت میں سے اپنا نائب مقرر کر کے وہاں سے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی اہل مکہ اس پر جمیٹ پڑیں گے اور اُسے قتل کر دیں گے۔ یہ خبر سن کر آپ واپس آئیں گے تو آپ کے سامنے اہل مکہ گردن جھکا کر روتے اور تفرقہ دہانی کرتے ہوتے آئیں گے اور کہیں گے کہ "اے مہدی آل محمد! ہم توبہ کرتے ہیں، ہم توبہ کرتے ہیں۔" آپ ان لوگوں کو نصیحت فرمائیں گے، عذاب سے ڈرائیں گے اور ان میں پھر ایک اپنا نائب مقرر کر کے روانہ ہوں گے اور ان کے روانہ ہوتے ہی پھر وہ لوگ اس پر تلخا کر کے قتل کر دیں گے۔ تو آپ اپنے انصار میں سے جنوں اور نقیبوں کو وہاں بھیجیں گے اور انہیں حکم دیں گے کہ وہاں جاؤ اور جو ایمان لائے اُسے، چھوڑ دینا اس کے علاوہ ایک فرد کو بھی نہ چھوڑنا، اگر تمھارے رب کی رحمت ہر شے پر محیط نہ ہوتی اور وہ رحمت قبول

تو میں بھی تم لوگوں کے ساتھ چلتا۔ ان لوگوں نے اللہ کے درمیان اور میرے اور اپنے درمیان کوئی عذر نہیں چھوڑا۔ پس خدا کی قسم وہ انصار جن مکہ میں آکر تمہیں سے ایک بلکہ ہزار میں سے ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“

مفضل نے عرض کیا: مولایہ تو بتائیں کہ امام مہدی علیہ السلام کا بیت الشرف اور مومنین کے اجتماع کی جگہ کہاں ہوگی؟

قال الصادق علیہ السلام:

”دار ملکہ الکوفة و مجلس حکمہ جامعہا و بیت مالہ و مقسم غنائم المسلمین مسجد السہلۃ و موضع خلوات الذکوات البیض من الغریین۔“

ترجمہ: ”امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”اُن کا دارالحکومت کوفہ ہوگا۔ جامع مسجد کوفہ سے اُن کے احکامات نافذ ہوں گے اور مسجد سہلہ ان کا بیت المال اور تقسیم غنائم کی جگہ ہوگی۔“

مفضل نے عرض کیا: مولا! کیا تمام مومنین اس وقت کوفہ ہی میں رہیں گے؟

قال علیہ السلام:

”ای والله لا یبقی مؤمن الا کان بیہا اوحوالیہا و لیبلغن مجالۃ فرس منها الفی درهم و لیوذن اکثر الناس اتہ اشتري شبرا من الارض السبع بشبر من ذهب، والسبع خطۃ من خطط ہمدان، و لیصیرن الکوفۃ اربعۃ و خمسين ميلاً و لیجاورن قصورہا کربلا و لیصیرن اللہ کربلا معقلاً و مقاماً تختلف فیہ الملائکۃ و المؤمنون و لیكونن لما شان من الشان و لیكونن فیہا من البرکات مالو وقت مؤمن و دعا ربہ بدعوة لأعظاہ اللہ بدعوته الواحدة مثل ملئت الدنيا ألف مرة۔“

ثم تنفس ابو عبد اللہ علیہ السلام وقال:

”یا مفضل ان بقاع الارض تفاخرت: ففخرت کعبۃ البیت الحرام علی بقعۃ کربلا، فادعی اللہ الیہا ان اسکتی کعبۃ البیت الحرام ولا تفتخری علی کربلا، فانہا البقعة المبارکۃ الّتی نودی

موسىٰ منها من الشجرة واثنا الرّبوة الّتی اوتی الیہا مریم و المسیح واثنا الدالیۃ الّتی غسل فیہا راس الحسین علیہ السلام و فیہا غسلت مریم عیسیٰ علیہ السلام و اغتسلت من ولادتها واثنا خیر بقعة عرج رسول اللہ ص منها وقت غیبتہ، و لیكونن لشیعتنا فیہا خیرۃ الف ظہور قاتلنا علیہ السلام۔“

(ترجمہ)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم ہر مومن وہاں یا اس کے اطراف میں رہے گا، وہاں ایک گھوڑے کی جگہ کی قیمت دو ہزار درہم تک پہنچ جائیگی اور اکثر لوگوں کی خواہش ہوگی کہ اگر سبع کی ایک بالشت زمین ایک بالشت سونے پر بھی ملے تو خرید لیں اور سبع ہمدان کے خطوں میں سے ایک خطے کا نام ہے۔ اُس وقت کوفہ کی آبادی چوں میل تک پھیل جائے گی، اس کے مکانات کربلا سے متصل ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کربلا کی عظمت ایسی بڑھا دے گا کہ ہر وقت ہلاکت اور مومنین وہاں آتے جاتے رہیں گے۔ وہاں کی شان عجیب سی ہوگی، وہاں اتنی برکتوں کا نزول ہوگا کہ اگر کوئی مومن وہاں کھڑا ہو کر اپنے رب کو پکارے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ایک دعا کے عوض دنیا کی بادشاہت کے برابر لگانا برابر سے اس کو عطا فرمائے گا۔

کعبہ اور کربلا کی منزلت

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور فرمایا:

”یا مفضل! ایک مرتبہ زمین کے مختلف خطوں نے آپس میں تفاخر کیا چنانچہ کعبہ بیت الحرام نے مرزین کربلا کے مقابلہ پر فخر کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُس کی جانب وحی ہوئی کہ ”اے کعبہ! بیت الحرام! چپ ہو جا، کربلا کے مقابلے میں فخر کی بات نہ کر۔ یہ وہ مبارک سرزمین ہے کہ جس میں موسیٰ کو شجرہ مبارکہ نے آواز دی تھی، یہ وہ جگہ ہے جہاں مریم اور مسیح نے پناہ لی تھی، یہاں پانی کا وہ گھاٹ ہے جس میں حسین کے سر کو دھویا گیا تھا وہیں مریم نے عیسیٰ کو غسل دلایا تھا اور خود غسل کیا تھا۔ یہ وہی بہترین

سرزمین ہے جہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے
اور اس سرزمین میں ظہورِ امام قائم علیہ السلام تک ہمارے شیعوں کے لیے
بھلائی ہی سہلاتی ہے۔“

مدینہ منورہ میں آمدِ امام قائم

مفضل نے عرض کیا: مولا و آقا! پھر حضرت امام مہدی علیہ السلام کہاں
تشریف لے جائیں گے؟
قال الصادق علیہ السلام:

”الحی مدینۃ جدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، فاذا وردھا
کان لہ فیہا مقام عجیب یظہر فیہ سرور المؤمنین و
خزی الکافین۔“

ترجمہ: حضرت امام صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”پھر وہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ تشریف لے جائیں
گئے۔ جب وہ وہاں وارد ہوں گے تو قیام کریں گے اور ان کے قیام سے
مومنین کو عجیب خوشی اور کافروں کو عجیب غم و غصہ ہوگا۔“
مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ خوشی اور غم کس بات سے ہوگی؟

امام قائم کی کوفہ کی طرف روانگی

اس کے بعد حضرت امام مہدی علیہ السلام کوفہ روانہ ہوں گے اور
کوفہ و نجف کے درمیان منزل کریں گے، اس وقت آپ کے ساتھ آپ
کے اصحاب، چھیالیس ہزار فرشتے اور چھ ہزار جن اور نقباء اور تین توبہ
اصحاب خاص ہوں گے۔
مفضل نے عرض کیا مولا! اس وقت دارالفا سقین کا کیا حال ہوگا؟

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ”اس پر بعثت برستی ہوگی عذاب میں مبتلا ہوگا فتنے اس کو تباہ و برباد کرکے
چھوڑیں گے۔ زرد رنگ کا جھنڈا اور مغرب کے مختلف جھنڈے حریے
سے بیلغار کرنے والا، نیز ہر قریب و بعید کے جھنڈے پہنچکر اس پر اور
وہاں کے رہنے والوں پر مصیبتیں توڑیں گے۔“

خدا کی قسم زمانے کی ابتداء سے لیکر آخر تک متمرّد اور سرکش قویوں پر جس جس قسم کے
عذاب نازل ہو چکے ہیں وہ سب اس پر نازل ہوں گے بلکہ ایسے ایسے عذاب
بھی نازل ہوں گے جنہیں نہ بھی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کانوں نے سنا۔
وہاں تلواروں کا ایک طوفان برپا ہوگا۔ وائے ہو وہاں کے باشندوں پر
جو وہاں مقیم رہے گا سمجھ لو بڑا بد بخت ہے، اور جو وہاں سے نکل گیا سمجھ لو
اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا۔

خدا کی قسم، وہاں کے رہنے والے اس طرح رہیں گے کہ دیکھنے والے کہیں کہ اسی کا نام
دنیا ہے۔ ان کے مکانات جیسے جنت کے قصور و محل، ان کی لڑکیاں مثل
جنت کی حوروں کے اور لڑکے، جیسے جنت میں غلمان ہیں وہ سمجھتے ہوں گے
کہ اللہ نے بندوں کے لیے جو رزق پیدا کیا ہے وہ تنہا ان ہی لوگوں کے لیے ہے۔
وہ لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہوں گے ان کے فیصلے
قرآن کے بغیر ہوں گے، جھوٹی گواہیاں، شراب خوری، فسق و فجور، حرام کی
کمانی اور کشت و خون وہاں اتنا ہوگا کہ ساری دنیا میں کہیں اتنا نہ ہوگا۔

پھر اللہ تعالیٰ ان فتنوں اور ان مختلف جھنڈوں کے ذریعے سے اسے اس طرح

تباہ کرے گا کہ ادھر سے گزرنے والا گزرے گا تو یہ کہے گا کہ کبھی اس مقام پر زوراء کی آبادی تھی۔

اس کے بعد ایک خوش شکل جوان حسنی دہلم سے غروج کرے گا اور ایک اعلان ہوگا کہ: "لے آئے محمد! او مظلوموں کی مدد کرو" یہ اعلان فریح مبارک کے پاس سے ہوگا۔ اور طالقان میں اللہ کے محفوظ کیے ہوئے غزانے اس کے لیے بیک کہیں گے۔ وہ خزانہ چاندی سونے کا نہ ہوگا بلکہ کچھ مردا ہن ہوں گے جو سرخ گھوڑوں پر سوار ہوں گے ان کے ہاتھوں میں حربے ہوں گے جو ظالموں کو قتل کرتے ہوئے وارد کو قہ ہوں گے اور اتنے میں اکثر زین صاف ہو چکی ہوگی اور اب یہ ان کے لیے جاتے پناہ ہوگی۔

اسی دوران اس مرحسنی اور اس کے اصحاب کو امام مہدی علیہ السلام کی اطلاع ملے گی اور لوگ اس مرحسنی سے عرض کریں گے کہ: فرزند رسول! یہ کون ہیں جو ہماری سرحد میں داخل ہو رہے ہیں؟

وہ مرحسنی جواب دے گا کہ چلو ہمارے ساتھ دیکھیں کہ یہ کون ہیں اور ان کا کیا ارادہ؟ حالانکہ اس مرحسنی کو علم ہوگا کہ وہ امام مہدی علیہ السلام ہیں مگر اپنے اصحاب سے ان کا تعارف کرنے کے لیے وہ ایسا کرے گا۔

چنانچہ وہ مرحسنی اپنے اصحاب کے ساتھ امام مہدی علیہ السلام کے پاس آئے گا اور کہے گا: اگر آپ امام مہدی ہیں تو پھر آپ کے پاس آپ کے جبرامجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عصا، انگلی، رواتے مبارک، سواری کا دُلہ، ان کا گدھا "یعفور" وہ گھوڑا جس کا نام براق ہے اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا مصحف، یہ سب تبرکات کہاں ہیں؟

اور امام مہدی علیہ السلام یہ سب چیزیں نکال کر دکھائیں گے۔ اور ان میں سے سب پہلے آپ عصا دکھائیں گے اور اس کو ایک سخت ترین پتھر پر نصب کر دیں گے اور اس میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ اور یہ مرحسنی یہ باتیں اس کے گاتاکہ اپنے اصحاب پر امام مہدی کا فضل و شرف (معجزہ) واضح کر دے اور لوگ اسے دیکھ کر ان کی بیعت کر لیں۔

لے۔ آپ کا ناقہ عضا، عامہ سحاب، اور درع فاضل اور۔

انحضرت اس معجزے کو دیکھ کر وہ مرحسنی کہہ اٹھے گا: اللہ اکبر، فرزند رسول! آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں، میں آپ کی بیعت کرتا ہوں۔ امام مہدی اپنا ہاتھ بڑھائیں گے۔ تو مرحسنی اور اس کے ساتھ اس کا سارا لشکر امام مہدی کی بیعت کرے گا، سوائے ان چالیس ہزار صاحبان مصحف کے جو زیدیہ کے نام سے معروف و مشہور ہوں گے۔

وہ لوگ کہیں گے کہ یہ کوئی بڑا جادو ہے۔

اب موافق و مخالف دو لشکر مقابل ہو جائیں گے اور امام مہدی علیہ السلام پہلے اس مخالف و مخرب گروہ کو سمجھائیں گے اور تین دن تک انھیں دعوت حق دیتے رہیں گے، مگر ان کی سرکشی و نافرمانی بڑھتی ہی جائے گی، جب آپ دیکھیں گے کہ یہ لوگ کسی طرح نہیں مانتے تو قتل کا حکم دیں گے اور وہ سب لوگ قتل کر دیے جائیں گے۔ پھر آپ اپنے اصحاب کو حکم دیں گے کہ ان مقتولین کے گلے میں لٹکے ہوئے مصحفوں کو ان کے ساتھ ہی چھوڑ دو۔ نہ لو۔ اور جس طرح انھوں نے مصاحف میں تغیر و تبدل اور تحریف کی ہے اور ان میں جو حکم ہے اس پر عمل نہیں کیا ہے اسی طرح ان پر حسرت برتی رہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولانا! پھر اس کے بعد امام مہدی علیہ السلام کیا اقدام فرمائیں گے؟

سفیانی ذبح کر دیا جائے گا

قال ۴: یشور سرایا علی السفیانی الی دمشق، فیأخذونه و

یذبحونه علی الصخرة

آپ نے فرمایا: اس کے بعد وہ ایک لشکر دمشق کے لیے روانہ کریں گے وہ لشکر دمشق پہنچ کر سفیانی کو گرفتار کرے گا اور اسے صخرہ کے مقام پر ذبح کر ڈالے گا۔

رجعت امام حسینؑ اور دیگر اصحاب

ثم یظهر الحسین علیہ السلام فی اثنی عشر الف صدیق و اثین و سبعین رجلاً اصحابہ یوم کربلا فیالک عندھم کثرة زھراء بیضاء

ترجمہ: "اس کے بعد حضرت امام حسین علیہ السلام بارہ ہزار صدیقین اور پتے کر بلا کے بہتر اصحاب کے ساتھ رجعت و ظہور فرمائیں گے اور کیا کہنا اس روشن دور کا۔"

رجعت حضرت امیر المومنین علیہ السلام

ثم يخرج الصديق الاكبر امير المومنين علي بن ابي طالب عليه السلام وينصب له القبة بالنجف ويقام اركانها ركن بالنجف وركن بهجر وركن بصنعاء وركن بأرض طيبة لكأني انظر الى مصابيح تشرقي في السماء والارض كأضواء من الشمس والقمر فعندها تسلي السرائر، وتذهل كل مرصعة عما أرصعت الى آخر الآية،
الآية: "تَذْهَلُ كُلُّ مُرْصَعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَ تَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَ تَرَى النَّاسَ سُكَارَىٰ وَمَا هُمْ بِسُكَارَىٰ وَلَٰكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ" (سورة الحج آیت ۲)

ترجمہ روایت: "پھر صدیق اکبر حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام خروج کریں اور ان کے لیے ایک قبة نجف اشرف میں نصب ہوگا جس کا ایک ستون نجف اشرف میں ہوگا، ایک ستون ہجر میں، ایک ستون صنعاء میں، اور ایک ستون سرزمین طیبہ میں ہوگا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ اس قبة کے چراغ آسمان و زمین کے درمیان اس طرح روشنی دے رہے ہیں جیسے آفتاب و ماہتاب کی روشنی ہو۔ اور اسرار کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔
ترجمہ آیت: "ہر دودھ پلانے والی اپنے دودھ پینے والے (بچے) کو بھول جائے گی اور ہر حاملہ اپنے حمل کو ساقط کر دے گی اور تو لوگوں کو مریوش دیکھے گا، حالانکہ وہ نشے میں مریوش نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب بہت شدید ہوگا۔"

رجعت سید اکبر حضرت رسول خدا ص

ثم يخرج السيد الاكبر محمد رسول الله صلى الله عليه وآله في انصاره والمهاجرين ومن آمن به وصدقوا واستشهد معه ويحضر مكدبوا والشاكون فيه والراذون عليه والقائلون فيه أنه ساحر وكاهن ومجنون وناطق عن السوى ومن حاربه وقتله حتى يقتص منهم بالحق ويجازون بأفعالهم منذ وقت طس رسول الله صلى الله عليه وآله الى ظهور المهدي مع امام امم وقت وقت، ويعتق تاويل هذه الآية:
الآية "وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ وَ نَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَ نَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَ نَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ ۖ وَ نُرِيْ فِرْعَوْنَ وَ هَامَانَ وَ جُنُودَهُمَا مِنْهُم مَّا كَانُوا يَحْذَرُونَ" (سورة القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ روایت: "اس کے بعد سید اکبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے انصار اور مہاجرین کے ساتھ، نیز ان لوگوں کے ساتھ جو آپ پر ایمان لائے اور آپ کی تصدیق کرنے والے اور آپ کے ساتھ غزوات میں شریک ہو کر درجہ شہادت پر فائز ہونے والے رجعت فرمائیں گے۔ اور ان لوگوں کو بھی حاضر کیا جائے گا جنہوں نے آپ کی تکذیب کی، آپ کی نبوت میں شک کیا، آپ کی بات نہ مانی اور یہ کہتے رہے کہ یہ جادوگر ہیں، کاہن ہیں، مجنون ہیں اور اپنے خواہش نفس سے بولتے ہیں۔ نیز وہ لوگ بھی حاضر کیے جائیں گے جنہوں نے آپ سے جنگ کی، مقابلہ کیا، اور ان سے پورا پورا قصاص لیا جائے گا اور ظہور رسول سے لیکر ظہور امام مہدی تک ہر ایک امام کے دور میں جو حرکتیں ان لوگوں نے کی ہیں، ان سب کا جائزہ لیا جائے گا اور اس آیت کی تفسیر بھی ظاہر ہوگی اور تاویل بھی۔ (سورة القصص آیت ۵-۶)
ترجمہ آیت: "اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے ان پر احسان کریں، اور

انھیں امام بنادیں اور انھیں وارث قرار دیں اور انھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ دکھادی جس کا انھیں ڈرتھا۔“

مفضل نے دریافت کیا: مولا! فرعون و ہامان کون ؟

فرمایا: فلان و فلان

مفضل نے عرض کیا: اے میرے آقا! کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امیر المومنینؑ

دونوں بھی امام مہدیؑ کے ساتھ ہوں گے ؟

نقل: ”لَا بُدَّ أَنْ يَطَّأَ الْأَرْضَ إِيَّيْ وَاللَّهِ حَتَّىٰ مَا وَرَاءَ الْخَانِ، اَعْنِ

وَاللَّهِ وَمَا فِي الظُّلُمَاتِ وَمَا فِي قَعْرِ الْبَحَارِ، حَتَّىٰ لَا يَبْقَىٰ

مَوْضِعٌ قَدِمَ إِلَّا وَطْئًا وَأَقَامَ فِيهِ الدِّينَ الْوَاجِبَ لِلَّهِ تَعَالَىٰ۔

ترجمہ: ”آپؐ نے فرمایا: ضرور ہے کہ یہ دونوں حضرات ساری روئے زمین پر پہنچیں گے

بخدا یہاں تک کہ کوہ قاف کے پچھلے تک اور ظلمات کے اندر سمندر کی گہرائی

تک۔ غرض کوئی جگہ ایسی نہ ہوگی جہاں ان دونوں کے قدم ہیمنت نہ لڑیں۔

پہنچیں اور دین الہی کو قائم نہ کریں۔

”

ثُمَّ لَكَ فِي النَّظَرِ۔ يَا مَعْزِلُ! اَلَيْسَا مَعَاشِرَ الْأُمَمَةِ بَيْنَ يَدَيِ

رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشْكُو إِلَيْهِ مَا نَزَلَ بِنَاسِ الْأُمَمَةِ

بَعْدَهُ، وَمَا نَالْنَا مِنَ التَّكْذِيبِ وَالرَّوْثِ عَلَيْنَا وَسَبِينَا

لِعَنَانَا وَتَخْوِيفِنَا بِالْقَتْلِ، وَقَصْدُ طَوَاعِيَّتِهِمُ الْوَلَاةَ

لِأُمُورِهِمْ مِنْ دُونِ الْأُمَّةِ يَتَرَحَّلُنَا عَنِ الْحُرْمَةِ إِلَىٰ

دَارِ مَلِكِهِمْ وَقَتْلِهِمْ أَيْتَانَا بِالسَّخَرِ وَالْحَبْسِ، فَيَسْكَرُ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَقُولُ: يَا بَنِيَّ مَا نَزَلَ بِكُمْ إِلَّا

مَا نَزَلَ بِجَدِّكُمْ قَبْلَكُمْ۔“

ترجمہ: ”پھر گویا اے مفضل! میں دیکھ رہا ہوں، ہم گروہ امت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے سامنے کھڑے ہیں اور ان کی امت نے ان کے بعد ہم لوگوں پر جو ظالم

ڈھائے اس کی شکایت کر رہے ہیں کہ اس امت نے ہم لوگوں کو کس طرح

جھٹلایا، ہماری باتوں کو رد کیا، ہمیں گالیاں دیں، لعنتیں کیں، قتل سے ڈرایا

اور امت کی آنکھوں کے سامنے اُس وقت کے ظالم و ایان حکومت نے ہم لوگوں کو وطن سے بے وطن کیا اپنے دارالحکومت میں سے گئے، ہمیں قتل کیا، زہر دیا، قید کیا۔

یسن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رو رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے فرزندو!

جو مصیبتیں تم لوگوں پر نازل ہوئی ہیں، وہ سب تم سے پہلے تمہارے جد پر

بھی نازل ہو چکی ہیں۔

مصائب جناب فاطمہؑ و امیر المومنینؑ

ثُمَّ تَبْتَدِئُ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ وَتَشْكُو مَا نَالَهَا مِنْ أَبِي بَكْرٍ

وَعُمَرَ۔ وَاخْذُ فِدْكَ مِنْهَا وَشِيرَهَا إِلَيْهِ فِي مَجْمَعٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ

وَالْأَنْصَارِ وَخُطَابِهَا لَهُ فِي أَمْرِ فِدْكَ، وَمَا رَدَّ عَلَيْهَا مِنْ قَوْلِهِ:

”إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَا تَوْرِيثَ وَاحْتِجَابًا بِقَوْلِ ذَكْرِيَّا وَيَحْيَىٰ

وَقِصَّةِ دَاوُدَ وَسُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ؛

وَقَوْلُ عُمَرَ: هَاتِي صَحِيفَتَكَ الَّتِي ذَكَرْتَ أَنَّ أَبَاكَ كَتَبَهَا لِلَّهِ وَ

اِخْرَاجُهَا الصَّحِيفَةَ وَآخِذُهَا مِنْهَا وَنَشْرُهَا لَهَا

عَلَىٰ رُؤُوسِ الْأَشْهَادِ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ

سَائِرِ الْعَرَبِ وَقَبْلَهُ فِيهَا، وَتَمْنِيْقُهُ أَيَّاهَا وَبِكَائِهَا

رُجُوعُهَا إِلَىٰ قَبْرِ أَبِيهَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَمْتَلُهَا

بِقَوْلِ بِنْتِ صَيْفَىٰ

ترجمہ

سب سے پہلے حضرت فاطمہؑ صلوات اللہ علیہا شکایت شروع کریں گی اور جو اذیتیں

ابوبکرؓ اور عمرؓ نے انھیں پہنچائیں، بیان کریں گی۔ یعنی فِدْكَ کا ضبط کرنا

اور مہاجرین و انصار کے بھرے مجمع میں ان سے اپنا حق طلب کرنا۔ فِدْكَ کے

معانی میں ان سے گفتگو کرنا اور ان کا یہ کہہ کر رکنا کہ انبیاءؑ نہ کسی کے وارث

ہوتے ہیں نہ ان کا کوئی وارث ہوتا ہے۔ اور ان معظّمہ کا حضرت زکریاؑ و

یحییٰؑ و حضرت داؤد و سلیمان کی وراثت کی دلیل میں قرآن مجید کی

آیتیں پیش کرنا۔

پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کا اُن تمام مصیبتوں کی شکایت کرنا، جو بعد رسول اُن پر ڈھائی گئیں۔

پھر امیر المؤمنین علیہ السلام کا رسول اللہ ص سے یہ کہنا کہ میرے ساتھ بھی وہی قسم پیش آیا جو حضرت ہارون کو بنی اسرائیل سے پیش آیا تھا اور میں بھی وہی کہوں گا جو انھوں نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”ابْنَ اَمْرِ اِنَّ الْقَوْمَ قَوْمُ الظَّالِمِيْنَ“ (الاعراف: ۱۵۰)

ترجمہ آیت: ”میرے مانجائے میری قوم نے مجھے کمزور جانا، اور قریب تھا کہ مجھے قتل کر دیتے۔ پس دشمنوں کو مجھ پر ہنسے (کا موقع) نہ دیجئے اور مجھے ظالم لوگوں کا ساتھی نہ بنائے۔“

چنانچہ۔ یا رسول اللہ! میں نے بھی صبر کیا اور ضبط سے کام لیا، راضی بہ رضائے خدا رہا، حالانکہ ان لوگوں پر حجت تمام کی تھی اور وہ عہد جو آپ نے ان لوگوں سے لیا تھا وہ اپنے عہد کو توڑ چکے تھے۔

یا رسول اللہ! میں نے اتنا برداشت کیا جتنا کسی قوم کے دھیان میں کسی وحشی اس قدر برداشت کا مظاہرہ نہیں کیا، مد یہ ہے کہ مجھے عبدالرحمان ابن ملجم کی تلوار سے قتل کرایا گیا، اور ان لوگوں نے کس طرح میری بیعت کر کے توڑی اس کو اللہ خوب دیکھنے والا ہے۔

اور طلحہ و زبیر کا عائشہ کے ساتھ مکہ جانا اور نہ ظاہر کرنا کہ حج و عمرہ کو جارہے ہیں اور وہاں سے ان لوگوں کا بصرہ جانا، اور میرا ان لوگوں کے پاس جانا۔

اور یا رسول اللہ! میں نے انھیں اللہ کا، آپ کا اور قرآن کا واسطہ دیا، مگر اس کے باوجود وہ باز نہ آئے۔ نتیجے میں اللہ نے مجھے ان دونوں پر فتح دی اس جنگ میں میں ہزار مسلمانوں کا خون بہا، اونٹ کی مہار پر ستر ہاتھ قطع ہوئے یا رسول اللہ! وہ بڑا سخت دن تھا، اتنا سخت دن تو آپ کے غزوات میں اور اس کے بعد بھی کبھی مجھے دیکھنا نہیں پڑا، وہ سخت ترین لڑائی تھی جو مجھے لڑنی پڑی وہ بہت ہی ہولناک تھی، وہ بہت اہم تھی، مگر میں نے صبر کیا جب کہ آپ نے مجھے صبر کا حکم دیا تھا اور اللہ نے آپ کو صبر کا حکم فرمایا تھا کہ:

حوالہ آیت: ”فَاصْبِرْ كَمَا مِنَ الرَّسُولِ“ (سورہ احقاف آیت ۲۵)

ترجمہ آیت: ”پس صبر کر جس طرح کہ اولوالعزم رسول صبر کرتے رہے“ (احقاف: ۲۵) اور فرمایا: ”وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ“ (سورہ نحل آیت ۱۲۷) ترجمہ آیت: ”اور صبر کرو، اور آپ کا صبر کرنا تو فقط اللہ کی توفیق کے ساتھ ہے“

اور درحقیقت یا رسول اللہ! اس آیت کی تائید جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی امت کے لیے نازل فرمائی تھی، آپ کے بعد ظاہر ہوئی۔ یعنی:

حوالہ آیت: ”وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ اَشْأَكُونَهُ“ (آل عمران آیت ۱۴۴)

ترجمہ آیت: ”اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مرجائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم اُنٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُنٹے پاؤں پلٹ جاتا ہے وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔“

اے مفضل! اس بعد امام حسن علیہ السلام اپنے جد بزرگوار کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے کہ نانا جان! میں امیر المؤمنین کے ساتھ دارالہجرت کو خے میں تھا کہ وہ جناب ابن ہبم لعنۃ اللہ علیہ کی تلوار سے قتل کر دیے گئے اور نانا جان! جو وصیت آپ نے اُن جناب کو فرمائی تھی وہی وصیت انھوں نے مجھ سے فرمائی اور جب میرے پدر بزرگوار کے قتل کی اطلاع معاویہ کو پہنچی تو اُس نے زیاد بن ابیہ کو ایک لاکھ سچاس ہزار فوج کے ساتھ کوئے بھیجا اور حکم دیا کہ مجھے اور میرے بھائی حسین ۴ اور میرے سارے بھائیوں اور میرے تمام خاندان کے افراد اور میرے شیعوں اور دوستوں کو گرفتار کر کے ہم سے معاویہ کے لیے بیعت لی جائے اور جو بیعت سے انکار کرے اُس کا سر کاٹ کر معاویہ کے پاس بھیج دیا جائے۔

جب مجھے یہ اطلاع ملی تو میں اپنے گھر سے جامع مسجد کو فہ پہنچا، نماز پڑھی اور منبر پر گیا لوگ خطبہ سننے کے لیے جمع ہو گئے تو میں نے حمد و ثنائے الہی کے بعد کہا: اے گروہ مردم! (تم دیکھتے ہو کہ) ملک تباہ ہو رہا ہے سارے آثارِ الہی کو مٹایا جا رہا، کہاں تک صبر کیا جائے، اب تو ان شیاطین کی حرکتیں اور ان خاندانوں کی حکومت برداشت سے باہر ہے۔ اب خدا کی حجت تمام ہو چکی، نشانیاں

بالکل واضح ہو گئیں اور اس آیت کی تاویل ہماری توقع کے مطابق سامنے آچکی ہے: "وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ... الشَّاكِرِينَ" (آل عمران آیت ۱۴۴) ترجمہ آیت: "اور محمد ایک رسول ہی ہیں، ان سے قبل بھی کئی رسول گذر چکے ہیں پس اگر وہ مر جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پلٹ جاؤ گے، اور جو کوئی اپنے اُلٹے پاؤں پلٹ جائے گا وہ اللہ کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اور عنقریب اللہ شکر گزاروں کو جزا دے گا۔"

واللہ میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے اور میرے پدر بزرگوار قتل کیے جا چکے، لوگوں کے دلوں میں وساوس شیطانی آواز دینے لگے، فتنوں کے کوئے کاٹیں کاٹیں کرنے لگے، تم لوگوں نے سنت رسول کی مخالفت کی۔ ہائے افسوس، یہ فتنہ بھی کتنا بہرا اور اندھا ہے کہ کسی کی بات نہیں سنتا اور کسی آواز پر لبیک نہیں کہتا۔ نفاق کی بات ہر طرف پھیل ہوئی ہے منافقین اپنے پرچم ہر طرف لیے چکر بگاڑ رہے ہیں مارقین کی فوجیں عراق و شام سے بڑھتی چلی آرہی ہیں۔ لہذا اللہ تم پر رحم کرے واضح روشنی فیضِ رساں علم، کبھی نہ بھجنے والے چراغ اور کبھی نہ چھیننے والے حق کی طرف دوڑ پڑو۔

اتھا الناس! خواب غفلت سے چونکو۔ اُس ذات کی قسم جس نے دانے کو شگافتہ اور روئیدہ بکلا اگایا ہے اور اس کو غفلت کی ردا اڑھائی۔ اگر تم میں سے ایک گروہ بھی صفائیِ قلب و خلوصِ نیت سے، جس میں نفاق کا کوئی دھبہ اور افتراق کا کھوٹ نہ ہو تو میں قدم قدم پر ان سے تلوار کے ساتھ جنگ کروں گا ان کی تلواروں اور نیزوں اور سواروں کو آگے بڑھنے سے روک دوں گا۔

اللہ تم پر رحم کرے، بولو کیا کہتے ہو؟ مگر اس آواز پر کسی نے لبیک نہ کہی، سب کے منہ میں جیسے خاموشی کی لہام لگ گئی۔ صرف بیس آدمی مجمع سے اٹھے اور بولے: فرزند رسول! ہمیں مرنے اپنی ذات اور اپنی تلواروں پر اختیار ہے، ہم حاضر ہیں۔ آپ کے حکم کی بخوشی تعمیل کریں گے، آپ کی مرضی پر چلیں گے، لہذا آپ ہمیں جو چاہیں حکم فرمائیں۔ میں نے اپنے دانے، بائیں نظر دوڑائی تو سوائے اُن بیس آدمیوں کے اور کوئی بھی

لبیک کہنے والا نہ تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اب مجھے اپنے پدر بزرگوار کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔ اس لیے کہ ابتدائی دور میں اگرچہ میرا جد امجد کے ساتھ انٹالٹیس آدمی تھے مگر آپ پوشیدہ طور پر عبادت کرتے تھے اور جب چالیس پورے ہو گئے تو آپ نے اظہارِ نبوت فرما دیا۔ بس اسی طرح جب میرے پاس بھی اتنی ہی تعداد میں لوگ ہو جائیں گے تو میں بھی راہِ خدا میں ایسا جہاد کروں گا جو جہاد کا حق ہے۔

پھر میں نے اپنا سر آسمان کی جانب بلند کیا اور عرض کیا: پروردگار! (تو دیکھا ہے) میں نے ان لوگوں کو دعوتِ حق دی، انہیں ڈرایا، انہیں یسکی کا حکم دیا اور بُرائی سے منع کیا، مگر یہ لوگ میری دعوتِ حق پر لبیک کہنے کے لیے تیار نہ ہوئے، اور نصرت چھوڑ کر بیٹھ رہے، اور میری اطاعت میں کوتاہی کرنے لگے، اور میرے دشمن کی مدد کرنے لگے۔ اے اللہ! تو ان لوگوں پر اپنا ایسا قہر اور ایسا عذاب نازل کر جو ان ظالموں سے ٹل ہی نہ سکے۔ اور یہ کہہ کر میں منبر سے اُتر آیا۔

پھر میں کوفہ سے نکلا اور مدینہ روانہ ہو گیا۔ اور اب وہ لوگ میرے پاس آئے اور بیان کرنے لگے۔ معاذیہ کا لشکر انبارا اور کوفہ آیا، اُس نے مسلمانوں کو لوٹا اور ان لوگوں کو قتل بھی کیا جو اُس سے جنگ نہیں کر رہے تھے۔ عورتوں اور بچوں کو تہ تیغ کیا۔

میں نے کہا: تم لوگ بے وفا ہو۔ مگر اس کے باوجود میں نے کچھ لوگ اور ایک فوجی دستہ روانہ کر دیا۔ مگر معلوم ہوا کہ وہ سب بھی میری بیعت کو توڑ کر معاویہ کے ساتھ جا ملے۔ اور وہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

اس کے بعد امام حسین علیہ السلام سراپا خون میں ڈوبے اور اپنی معیت میں قتل ہونے والوں کو اپنے ساتھ لیے ہوئے اُٹھیں گے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھیں اس حال میں دیکھیں گے تو زار و قطار گریہ فرمانے لگیں گے اور آپ کے گریہ کرنے پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین رو پڑیں گے۔ اور جناب فاطمہ زہرا اپنے فرزند کو اس حال میں دیکھ کر ایسی چیخ ماریں گی کہ زمین اور اہل زمین لرز اُٹھیں گے۔ امیر المومنین امام حسین کے دانے جانبِ مع امام حسن کے ہوں گے اور حضرت فاطمہ زہرا اُن کے بائیں جانب ہوں گی اس طرح

امام حسینؑ آگے بڑھیں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو اپنے سینے سے لگا لیں گے اور فرمائیں گے: "اے حسین میں تم پر قربان اللہ تمہاری آنکھیں ٹھنڈی کرے" اور امام حسینؑ کے دائیں جانب حضرت حمزہؓ شیر خدا ہوں گے اور بائیں جانب حضرت جعفر طیار ہوں گے اور حضرت خدیجہ بنت خویلد اور حضرت فاطمہ بنت اسد محسن کو لیے ہوئے آئیں گی۔ وہ زار قطار رو رہی ہوں گی اور حضرت محسن کی ماں فاطمہ زہرا کہیں گی: "خواتین! ہذا..... فَوَعَدَ اللَّهُ (انبیاء آیت ۱۰۷)۔" "یوم تجزئ کل نفس..... اَمَلًا اَبَعِيدًا" (سورہ آل عمران آیت ۱۰۳) ترجمہ: "یہ ہے تمہارا (وہ) دن جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔" (انبیاء آیت ۱۰۳) ترجمہ: "جس دن ہر نفس ہر نیک عمل کو جو اس نے کیا موجود پائے گا تو وہ آرزو کرے گا کہ لے لے، میرے کو جو اُس نے کیا موجود پائے گا تو وہ آرزو کرے گا کہ لے لے، میرے اُس کے مابین ایک طویل دوری ہوتی (اور اللہ تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے)

ترجمہ روایت: یہ بیان کر کے امام جعفر صادق علیہ السلام استغفر روتے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

اس کے بعد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آنکھ کو کبھی خوشی دیکھنا نصیب نہ کرے جو اس ذکر پر آنسو نہ بہائے۔

پھر مفضل بھی دیر تک روتے رہے۔ پھر عرض کرنے لگے: مولاد آقا میرے!

ان آنسوؤں کا کیا اجر ہے؟

آپؐ نے فرمایا: بے حساب، اگر یہ آنسو کسی حق شناس کی آنکھوں سے نکلیں۔

مفضل نے پھر عرض کیا: آپ اس آیت "وَإِذَا الْمَوْؤُودَةُ سُئِلَتْ" (التکوثر: ۸) بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ؟ (التکوثر آیت ۹)

کے بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

ترجمہ آیت: اور جب زندہ درگور لڑکی سے پوچھا جائے گا۔

ترجمہ آیت: کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں قتل کی گئی تھی۔

قال ۴: یا مفضل والمؤودة "والله محسن لانه تملأ غيرة من قاتل غير

هذا فكذلك هو

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے مفضل "مؤودة" سے مراد بخدا محسن ہی کوئی اور نہیں اور جو اس خلاف کیم کو جوا کہی

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا آقا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ قال الصادق ۲: تقوم فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فيقول: اللهم انجز وعدك وموعده لي فمن ظلمني وغصبني وضروني وجز عني بكل اولادي، فتبكيها ملائكة السماوات السبع وحملة العرش وسكان السموات ومن في الدنيا ومن تحت اطباق الثرى، صائحين صارخين الى الله تعالى، فلا يبقى احد من قاتلنا وتظلمنا ورضى بما جرى علينا الا قتل في ذلك اليوم ألف قتلة دون من قتل في سبيل الله، فانه لا يذوق الموت وهو كما قال الله عز وجل:

الآية "وَلَا تَحْصِبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ" فَرِحِينَ بِمَا أَلْتُمُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَهُمْ يُلْحِقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ؟" (سورہ آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

ترجمہ روایت: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: (اس کے بعد) حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرض کریں گی کہ اے اللہ! تو اپنا وعدہ پورا فرما اور جن لوگوں نے مجھ پر ظلم کیا، میرا حق غصب کیا، اور مجھے زرد و کوب کیا اور مجھے میری ہر اولاد کے غم میں رلایا، تو میرا اور ان کا فیصلہ فرما یہ کلمات سن کر سات آسمانوں کے فرشتے، حاملان عرش، فضائیں رہنے والے (سکّانِ فضا) اور اہل دنیا اور زمین کے طبقات کے نیچے (تحت الثری میں) جتنی مخلوق ہے وہ سب رونے لگے گی اور اللہ تعالیٰ سے فریاد کرے گی۔

پھر جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا، ہم پر ظلم کیا یا جو ہمارے قتل پر اور ہم پر ظلم کیے جانے پر راضی رہے ہوں گے وہ سب اس دن ایک ہزار مرتبہ قتل کیے جائیں گے، برخلاف اس کے وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے، ان کے لیے موت نہ ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ عز و جل نے ارشاد فرمایا ہے:

ترجمہ آیت : اور جو لوگ رافضیوں کی قتل کیے گئے تم ان ہرگز مردہ گمان نہ کرو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے پروردگار کے پاس سے رزق پاتے ہیں (۱۶۹)۔
اور وہ اُس سے بہت خوش ہیں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے اور وہ اُن کے بارے میں بہت خوش ہشاش بشاش ہیں جو ابھی اُن سے نہیں ملے اور ان کے پیچھے رہ گئے ہیں کہ اُن پر نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ ہی وہ آزدہ خاطر ہوں گے۔ (آل عمران ۱۶۹-۱۷۰)

رجعت کا ذکر قرآن میں ہے

مفضل نے عرض کیا: مولا! مگر آپ کے شیعوں میں سے بعض لوگ آپ حضرات کی رجعت کے قائل نہیں ہیں؟

فقال: انما سمعوا قول جَدِّنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن سائر الائمہ نقول:

الایة: "وَلَنَذِيْقَنَّكُمْ مِنَ الْعَذَابِ الَّذِي فِي دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ" (سورة السجدة آیت ۲۱)

قال الصادق: العذاب الَّذِي "عذاب الرجعة والعذاب الأكبر عذاب يوم القيامة"

الایة: "يَوْمَ تَبْدَلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرُّوا لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ" (سورة ابراهيم آیت ۲۸)

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: حالانکہ انھوں نے ہمارے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور ہم تمام ائمہ کا قول اس آیت کے متعلق سنا ہے:

ترجمہ آیت: "اور یقیناً ہم انہیں عذابِ ادنیٰ کا مزہ چکھائیں گے عذابِ اکبر کے علاوہ۔" (سجدة آیت ۲۱)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت کے زمانے کا عذاب ہے۔ اور "عذابِ اکبر" سے مراد قیامت کے دن کا

عذاب ہے۔ جس میں زمین و آسمان بدل دیے جائیں گے۔ یعنی

ترجمہ آیت: "جس دن زمین غیر زمین میں بدل دی جاگی اور آسمان بھی، اور سب کے سب

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! ہم جانتے ہیں کہ آپ حضرات (دگر وہ ائمہ) اللہ تعالیٰ کے اس قول:

(الایة) "نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مِّنْ شَاءُ" (سورة النعام ۸۷)

ترجمہ: "ہم جس کے درجات چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں۔" نیز فرمایا: "اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ" (النعام ۱۲۴)

ترجمہ: اللہ ہی سب سے بہتر جانتا ہے کہ وہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دیتا ہے اور نیز فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ" (سورة آل عمران ۳۳-۳۴)

ترجمہ: "تحقیق اللہ نے آدم کو اور نوح کو اور آلِ ابراہیم کو اور آلِ عمران کو تمام جہانوں پر فوقیت دیکر، منتخب (برگزیدہ) فرمایا۔ اُن میں سے بعض بعضوں کی ذریت ہیں اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔"

(ان تمام آیات) کے بموجب اللہ کے منتخب بندے ہیں۔

قال الصادق علیہ السلام: یا مفضل! فأین نحن فی هذه الآية؟ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اس قرآن میں ہمارا ذکر کہاں ہے؟

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم! یہ مندرجہ ذیل آیت بتاتی ہیں: "إِنَّ أَوَّلَى الْفِتَنِ بِإِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّبَعَهُ وَهَذَا الْكَلْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ" (آل عمران ۶۸)

ترجمہ آیت: "بیشک ابراہیم سے قریب ترین انسانوں میں وہی لوگ ہیں جو اُن کی اور اس نبی کی اور اُن کی جو ایمان لائے پیروی کرتے ہیں اور اللہ مومنوں

کا دل ہے۔

روایت آیت: "مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ هُوَ سَمُّكُمُ الْمُسْلِمِينَ" (الحج آیت ۵)

ترجمہ: (یہ تمہارے باپ ابراہیم کا دین ہے اُس نے تمہارا نام مسلم رکھا ہے) نیز آیت: "وَأَجْبِئْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ" (سورة ابراهيم ۳۵)

ترجمہ: یعنی: "اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بت پرتی سے اجتناب کی تلقین کی" اور ہم لوگوں کو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی چشم زدن کے لیے بھی بُت و مورت کی پرستش نہیں کی اور نہ کبھی شرک کیا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

”وَإِذْ ابْتَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ بِكَلِمَاتٍ فَأَتَمَّهُنَّ ۖ
قَالَ إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا ۖ قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي ۚ

قَالَ لَا يَنْتَهِئُ عَمْدِي الظَّالِمِينَ ۚ“ (سورہ بقرہ: آیت ۱۲۴)

ترجمہ آیت: ”اور جب ابراہیم کی آزمائش ان کے رب نے چند کلمات سے کی، اور وہ

ان میں پورے اترے تو اُس (اللہ) نے فرمایا: بیشک میں نے تمہیں
لوگوں کا امام قرار دیا۔ اُنھوں (ابراہیم) نے عرض کیا: اور میری اولاد

میں سے (کس کو یہ عہدہ امامت عطا ہوگا؟) اُس (اللہ) نے فرمایا: میرا
عہد (یہ عہدہ امامت) ظالموں کو نہیں پہنچے گا۔“

اس آیت میں ”عہد“ سے مراد عہدہ امامت ہے جو کسی ظالم کو نہیں ملے گا۔

آپ نے فرمایا: اے مفضل! تمہیں کیسے معلوم کہ ظالم کو عہدہ امامت نہ ملے گا؟

مفضل نے عرض کیا: مولا! قاف! میرا امتحان نہ لیجیے، اس کی مجھ میں طاقت نہیں ہے،
میرے علم کو نہ آزمائیے، اس لیے کہ یہ علم تو ہیں آپ ہی حضرات سے ملا

آپ حضرات سے تو ہم نے فیض حاصل کیا ہے۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم سچ کہتے ہو۔ جو نعمت اللہ تعالیٰ

نے تمہیں اس سلسلے میں عطا فرمائی ہے اگر تم اس کا اعتراف نہ کرتے تو آج تم
ایسے نہ ہوتے۔

پھر فرمایا: اچھا مفضل! یہ بتاؤ کہ قرآن مجید میں یہ کہاں ہے کہ کافر ظالم ہے؟

مفضل نے عرض کیا: جی ہاں اے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“ (سورہ البقرہ آیت ۲۵۴)

اور کافروہ ہیں جو ظالم ہیں۔

”وَٱلْكَافِرُونَ هُمُ الظَّالِمُونَ“

اور کافر ہی وہ ہیں جو فاسق ہیں۔“

اور جس نے کفر اختیار کیا، فسق کیا یا ظلم کیا اُس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کا امام

نہیں بنائے گا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! تم نے بڑی اچھی بات کہی۔

اچھا اب یہ بتاؤ کہ تم لوگ ہماری رجعت کے کس طرح قائل ہو جبکہ ہمارے

مقدمہ شیعہ اور رجعت کا مطلب یہ سمجھے ہیں کہ اللہ تعالیٰ دنیاوی ملک و سلطنت واپس دے

لے بہ آیت نہیں ہے بلکہ سورہ مائدہ کی ۱۰۷ ویں آیت سے مفہوم لیا گیا ہے

اور امام جہری علیہ السلام کو بادشاہ بنا دے گا۔ مگر ان لوگوں پر دوائے ہوسہاری

سلطنت اور ہمارا ملک ہم سے چھینا ہی کب گیا جو وہ ہمیں واپس کرے گا۔

مفضل نے عرض کیا: خدا کی قسم آپ حضرات کی سلطنت اور ملک آپ سے ہرگز چھینا

نہیں گیا۔ اس لیے کہ آپ حضرات کا ملک و سلطنت تو نبوت، رسالت اور وصایت

اور امامت ہے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! اگر ہمارے شیعہ قرآن میں تبرا اور غرور فکر

کرتے تو ہمارے فضائل میں کمی شک نہ کرتے، کیا ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کا

یہ قول نہیں سنا ہے:

الآیۃ: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً ۖ وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ۚ وَنَمَكِّنَ

لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
مِنْهُمْ ۖ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ“ (سورہ القصص آیت ۵-۶)

ترجمہ آیت: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان

کریں اور اُنھیں امام بنائیں اور اُنھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم

اُنھیں زمین میں اقتدار بخشیں اور فرعون اور ہامان اور اُن دونوں

کے لشکروں کو وہ (عذاب) دکھائیں جس کا اُنھیں ڈر تھا۔“

واللہ یا مفضل! اِنَّ تَنْزِيلَ هَذِهِ الْآيَةِ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ وَتَاوِيلِهَا
فِينَا وَإِنَّ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ تَيْمٍ وَعَدِيٌّ

ترجمہ: خدا کی قسم اے مفضل! مندرجہ آیت اگرچہ بنی اسرائیل کے قصے میں

نازل ہوئی ہے مگر اس کی تاویل ہم لوگوں میں ہے اور فرعون و ہامان

بنی تیم و عدی کے ہیں (یعنی فلان فلان)

مفضل نے عرض کیا: اے میرے مولا! متد کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟

قال الصادق: ”المتعة حلال طلق والشاهد بها قول الله عز وجل

الآیۃ: ”وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَزَّضْتُمْ بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ

أَوْ أَكْنَنْتُمْ فِي أَنْفُسِكُمْ ۖ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ

وَلَكِنْ لَا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا إِلَّا أَنْ تَقُولُوا قَوْلًا مَعْرُوفًا“

(سورہ البقرہ: ۲۳۵)

اللہ نے متعہ کو اپنی کتاب میں حلال قرار دیا ہے

قال الصادق: "والمُتعة أتت أحلها الله في كتابه واطلقها الرسول عن الله لسائر المسلمين فهي قوله عز وجل: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** كَتَبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ وَأَحَلَّ لَكُمْ مَا وَرَاءَ ذَلِكَ أَنْ تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُمْ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسْفِحِينَ وَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ مِنْهُنَّ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ فَرِيضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا تَرَضَيْتُمْ بِهِ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيضَةِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلِيمًا حَكِيمًا"

(سورة النساء آیت ۲۴)

والفرق بين المَرْوُجَةِ والمُتَعَةِ أَنَّ لِلزَّوْجَةِ صَدَاقًا وَلِلْمُتَعَةِ اجْرٌ فَتَمْتَعُ سَائِرُ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ فِي الْحَجِّ وَغَيْرِهِ، وَأَيَّامِ أَبِي بَكْرٍ، وَأَرْبَعِ سَنِينَ فِي أَيَّامِ عُمَرَ، حَتَّى دَخَلَ عَلَى أُخْتِهِ عَفْرًا وَوَجَدَ فِي حَجَرِهَا طِفْلًا يَرْضَعُ مِنْ ثَدْيِهَا فَنَظَرَ إِلَى دَرَّةِ اللَّبَنِ فِي فَمِ الطِّفْلِ فَأَغْضَبَ وَأَرْعَدَ وَارْبَدَ وَآخَذَ الطِّفْلَ عَلَى يَدِهِ وَخَرَجَ حَتَّى أَتَى الْمَسْجِدَ، وَرَقَّ الْمَنْبَرُ وَقَالَ: "نَادُوا فِي النَّاسِ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ، وَكَانَ غَيْرُ وَقْتِ صَلَاةٍ يَعْلَمُ النَّاسُ أَنَّهُ لَا مَرْوِيدَهِ عُمَرَ فَحَضَرُوا وَقَالَ: "مَعَاشِرَ النَّاسِ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَأَوْلَادِ قَحْطَانَ مِنْكُمْ رِجَبٌ أَنْ يَرَى الْمُحَرَّمَاتُ عَلَيْهِ مِنَ النِّسَاءِ وَلِهَذَا مِثْلُ هَذَا الطِّفْلِ؟ فَدَخَرَ مِنْ أَحْشَائِهَا وَهُوَ يَرْضَعُ عَلَى ثَدْيِهَا وَهِيَ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: مَا نَحِبُّ هَذَا؟ فَقَالَ: السُّتَمُّ تَعْلَمُونَ أَنَّ أُخْتِي عَفْرًا بِنْتُ خَيْثَمَةَ أُمِّي وَابِي الْخَطَّابِ غَيْرُ مُتَبَعِّلَةٍ؟ قَالُوا بَلَى، قَالَ نَافِي

دخلت عليها في هذه الساعة، فوجدت هذا الطفل في حجرها فناشدتها أتت لك هذا؟

فقالت: تمتعت -

فاعلموا سائر الناس! إِنَّ هَذِهِ الْمُتَعَةُ الَّتِي كَانَتْ حَلَالًا لِلْمُسْلِمِينَ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ قَدْ رَأَيْتَ تَحْرِيمَهَا، فَمَنْ أَبِي ضَرِبَتْ جَنْبِيهِ بِالسُّوْطِ فَلَمْ يَكُنْ فِي الْقَوْمِ مَنْكَرُ قَوْلِهِ: وَلَا رَأْيَ عَلَيْهِ، وَلَا قَائِلَ لَا يَأْتِي رَسُولَ بَعْدِ رَسُولِ اللَّهِ أَوْ كِتَابَ بَعْدِ كِتَابِ اللَّهِ - لَا نَقْبِلُ خِلَافَكَ عَلَى اللَّهِ وَعَلَى رَسُولِهِ وَكِتَابِهِ - بَلْ سَلِّمُوا وَرَضُوا -

ترجمہ

"آپ نے فرمایا: متعہ حلال ہے اور جائز ہے، اس کی دلیل قرآن مجید میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کو حلال قرار دیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی اجازت تمام مسلمانوں کو دی، چنانچہ سورۃ النساء کی آیت ۲۴ میں ہے کہ: **وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ** جو کسی اور کے نکاح میں ہوں سوا اُن کے جو تمہاری ملکیت ہو جائیں۔ اللہ کے اس تحریری حکم کی پابندی تم پر واجب ہے اس کے ماسوا (مب عورتیں) تم چلا لیں، بشرطیکہ تم انھیں نیک نیتی سے اپنے اموال کے عوض (مہر ادا کر کے) حاصل کرو نہ کہ بدکاری کی غرض سے، اور اُن میں سے جن عورتوں سے تم نے متعہ کیا، انھیں اُن کے مہر جو تم نے مقرر کیا ہے ادا کرو۔ اور تم پر کوئی گناہ نہیں اگر تم باہمی رضامندی سے مہر مقرر کرنے کے بعد اس (مہر کے) معاملہ میں کوئی بھوتہ کر لو۔ بیشک اللہ جاننے والا صاحب حکمت ہے۔"

۶

حدیث روایت: اور زین مَرْوُجہ اور زین مَتَوَعہ میں فرق یہ ہے کہ مَرْوُجہ کے لیے مہر ہوتا ہے اور مَتَوَعہ کے لیے اجرت -

چنانچہ: سارے مسلمان عہدِ رسول اللہ ﷺ میں حج وغیرہ کے موقع پر اور پورے عہدِ حضرت ابوبکرؓ میں اور چار سال تک حضرت عمرؓ بن خطاب کے

دور میں متعہ کرتے رہے، مگر ایک دن حضرت عمرؓ اپنی بہن عفرہ کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ اس کی گود میں ایک بچہ ہے جسے وہ دودھ پلا رہی ہے اور اس کی پستان بچے کے منہ میں ہے۔ یہ دیکھ انھیں غصہ آیا اور بہت غرتے اور گرجے اور بچے کو اس کی گود سے لیکر مسجد میں آئے اور منبر پر بیٹھ گئے اور حکم دیا کہ نماز جماعت کے لیے اذان کہو، حالانکہ وہ کسی نماز کا وقت نہ تھا اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ حضرت عمرؓ نے کسی اہم کام کے لیے بلایا ہے۔ اس لیے لوگ فوراً جا پہنچے تو انھوں نے مجمع سے کہا:

اے گروہ مہاجرین و انصار و اولادِ قحطان! تم میں سے کون اس بات کو پسند کرے گا کہ ان کی محرم عورتوں (بہن بیٹیوں) کے اس طرح کا لڑکا پیدا ہو اور وہ اس کو دودھ پلائے جبکہ ابھی وہ شوہر دار بھی نہ ہو؟

بعض لوگوں نے کہا: نہیں، ہمیں تو یہ بات پسند نہیں ہے۔
کہ حضرت عمرؓ نے کہا: تمہیں معلوم نہیں کہ میری بہن عفرہ جو میری ماں خیمہ اور میرے باپ خطا کی بیٹی ہے اور وہ ابھی غیر شوہر دار ہے؟

لوگوں نے کہا: جی ہاں ہمیں معلوم ہے۔
وہ بولے: کہ میں ابھی اس کے پاس گیا تھا تو دیکھا کہ یہ بچہ اس کی آغوش میں ہے۔ تو میں نے اس کو قسم دے کر پوچھا کہ یہ بچہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟
اس نے جواب دیا کہ میں نے متعہ کیا تھا۔

اب آپ سب لوگ سن لیں کہ یہ متعہ جو عہدِ رسولؐ میں حلال تھا اس کو میں حرام قرار دیتا ہوں اور جو اس کی حرمت سے انکار کرے گا میں اس کی پشت پر کوڑے لگاؤں گا۔
لہذا ان کے کوڑوں کے خوف سے سب نے تسلیم کر لیا کسی کو انکار کی جرأت نہ ہو سکی، اور نہ کسی نے یہ کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی رسول یا قرآن کے بعد کوئی کتاب نہیں آئی جو اس کے حکم کو منسوخ کر دے۔ لہذا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کے خلاف تمہارا حکم نہیں مانتے، بلکہ سب نے اسے تسلیم کر لیا اور اس پر راضی ہو گئے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا و آقا! متعہ کے لیے کیا شرائط ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے لیے ستر شرائط ہیں جس سے ان میں سے کسی ایک شرط کے بھی خلاف کیا نہ ہو۔ مگر اس نے خود نظم کیا۔

الغرض اس کے بعد امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

پھر میرے جد حضرت علی ابن ابیہین اور میرے پدر بزرگوار حضرت امام محمد باقرؑ انھیں اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی اُمت کے اہل تہذیب جو ان پر ظلم ہوئے تھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر میں کھڑا ہواؤں گا اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کچھ میرے ساتھ منصور دوانیقی نے ظلم کیے ہیں ان کی شکایت کروں گا۔

پھر میرے فرزند موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہارون الرشید نے جو ظلم ان پر روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن موسیٰ کھڑے ہوں گے اور اپنے جد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مامون الرشید نے جو کچھ ظلم ان کے ساتھ روا رکھے اس کی شکایت کریں گے۔

پھر محمد بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مامون الرشید کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر علی بن محمد کھڑے ہوں گے اور اپنے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متوکل کے ظلم و جور کی شکایت کریں گے۔

پھر حسن عسکری بن علی کھڑے ہوں گے اور اپنے جد بزرگوار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معتز باللہ کے ظلم و ستم کی شکایت کریں گے۔

پھر مہدی کھڑے ہوں گے جن کا نام میرے جد امجد حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہوگا، اور ان کے جسم پر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیض ہوگی جو جنگ میں آپ کے دندان مبارک دہن مبارک سے جد ہونے کے وقت خون سے تر ہو گئی تھی۔ فرشتے ان کے جلوں ہوں گے اور وہ اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے اے جد بزرگوار! آپ میرے اوصاف بھی (انجی امت سے) بیان فرما کر گئے تھے، میرے بارے میں لوگوں کی رہنمائی فرما گئے تھے، میرا نام و نسب بتا دیا تھا، اور آپ نے میری کنیت تک بیان فرمادی تھی مگر اس کے باوجود آپ کی اُمت نے مجھے ماننے سے انکار کیا، سرکشی پر اُتر آئی اور لوگ کہنے لگے کہ وہ تو پیدا ہی نہیں ہوئے، وہ کب تھے اور کہاں تھے اور اب کہاں ہیں؟ وہ کب ہوں؟ اور کہاں ہوں گے؟ اور اگر

رہے بھی ہوں گے تو اب تک مرچکے ہوں گے اور اب تو ان کی اولاد بھی کوئی نہیں ہے

اور اگر وہ صحیح ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کے ظہور میں تاخیر کیوں کرتا۔ میں یہ سب کچھ سن کر صبر کرتا رہا، مگر اب اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم ظہور دے دیا ہے لے چوبزگار! یہ سب کچھ سن کر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے:

”حمداً من عندی جس نے ہم سے اپنا کیا ہوا وعدہ سچ کر دکھایا اور ہمیں ساری زمین کا وارث بنایا اور اب ہم جنت میں جہاں جاہیں گے رہیں گے اور نیک اعمال کرنے والوں کے لیے یہ کتنا عمدہ بدلہ واجربہ۔“

پھر فرمائیں گے: جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَ الْفَتْحُ : اللہ کی طرف نصرت آگئی اور فتح ہوگی اور اللہ تعالیٰ کا یہ قول سچ و حق ہے: هُوَ الَّذِي ارْسَلَ الْمُرْسَلِينَ (توبہ: ۲۳) ترجمہ آیت: ”وہ وہی ذات (قدس) ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا، تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کر دے خواہ مشرکوں کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

پھر اس آیت کی تلاوت فرمائیں گے: ”اَنَا فَتَحْنَا لَكَ نَصْرًا عَظِيمًا“ (فتح: ۱۰) ترجمہ آیت: ”بیشک ہم آپ کو فتح مبین عطا فرمائی، تاکہ اللہ آپ کی اگلی پچھلی خطائیں معاف فرما دے۔ اور اپنی نعمت آپ پر تمام فرمادے اور آپ کو صراطِ مستقیم پر ثابت قدم رکھے۔ اور اللہ آپ کو شاندار کامیابی عطا فرماتے۔“

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا! (اس آیت میں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کونسا گناہ تھا؟ (جس کو اللہ تعالیٰ نے معاف فرمایا۔)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

”یا مفضل! اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ حَتِّبْنِي ذَنْبٍ شَيْعَةٍ اَخِي وَاَوْلَايَ الْاَوْصِيَاءَ مَا تَقَدَّمَ مِنْهَا وَمَا تَاَخَّرَ اِلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا تَفْضَحْنِي بَيْنَ النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ مِنْ شَيْعَتِنَا فَحْتَلَهُ اللَّهُ اَيَّاهَا وَغَضِبَ جَمِيعًا۔“

ترجمہ روایت: ”اے مفضل رسول اللہ ص نے دعا کی تھی کہ اے اللہ! میرے بھائی اور ان کی اولاد اوصیاء شیعوں کے گناہوں کا بوجھ تاقیامت اگلے اور پچھلے، چھ پر ڈال دینا مگر انبیاء و مرسلین کے سامنے مجھے شرمندہ نہ کرنا۔ تو اللہ نے ان کا بوجھ آپ پر ڈال دیا اور پھر تمام گناہوں کو معاف فرمادیا۔“

مفضل کا بیان ہے کہ یسین کریمیں دیر تک دُعا رہا پھر عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و کرم ہم لوگوں پر آپ حضرات کے صدقے میں ہے۔ آپ نے فرمایا: ”یا مفضل! ما هُوَ إِلَّا أَنْتَ وَأَمْثَالُكَ بَلَى يَا مَفْضَلُ! لَا يَحْدِثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ اصْحَابُ الرُّخَصِ مِنْ شَيْعَتِنَا فَيَتَكَلَّمُونَ عَلَى هَذَا الْفَضْلِ، وَيَتَرَكُونَ الْعَمَلَ فَلَا يَغْنَى عَنْهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا لَوْ أَنَا كَمَا قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَيُنَا الْأَبِيَّةُ: ”لَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنْ ارْتَضَى وَهُمْ مِنَ تَخَشُّبِهِمْ مُشْفِقُونَ“ (سورة الانبياء: ۲۸)

ترجمہ روایت: ”حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے مفضل! وہ شیعہ تم اور تم جیسے ہی لوگ ہیں، مگر یہ حدیث ہمارے شیعوں میں سے اصحابِ رخص سے بیان نہ کر دینا، ورنہ وہ عمل ترک دیں گے اور پھر انہیں اللہ کے غضب سے کوئی نہ بچا سکے گا کیونکہ ہم بھی ویسے ہی ہیں جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”وہ سفارش نہیں کرتے مگر اُس کے لیے جس سے وہ راضی ہو اور وہ اللہ کے خوف سے خائف و لرزاں رہتے ہیں۔“ (الانبياء: ۲۸)

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ (تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے۔) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام ادیان پر غالب نہیں آئے؟

امام صادق نے فرمایا: یا مفضل! لو کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ مَا كَانَتْ مَجْرُسِيَّةً وَلَا يَهُودِيَّةً وَلَا صَابُئِيَّةً وَلَا نَصْرَانِيَّةً وَلَا فَرَقَةً وَلَا خِلَافَ وَلَا شُبَّكَ وَشُرَكَ وَلَا عِبَادَةَ اَصْنَامٍ وَلَا اَوْثَانَ وَلَا اللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا عِبَادَةَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ وَلَا النُّجُومِ وَلَا النَّارِ وَلَا الْحِجَارَةِ، وَاتَّمَا قَوْلُهُ: ”لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ“ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَهَذَا الْمَسْجِدِ وَهَذِهِ الرَّجْعَةِ وَهُوَ قَوْلُهُ: وَقَالُوا لَهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةً وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ

۳۹۰ - ۳۹۱ - ۳۹۲ - ۳۹۳ - ۳۹۴ - ۳۹۵ - ۳۹۶ - ۳۹۷ - ۳۹۸ - ۳۹۹ - ۴۰۰

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا:

”مفضل! اگر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے ادیان پر غالب آجاتے تو دنیا میں نہ کوئی یہودی باقی رہ جاتا، نہ کوئی مجوسی، نہ کوئی صابئی، نہ کوئی نصرانی، نہ یہ فرقہ رہ جاتے، نہ کوئی مخالف، نہ کوئی شک کرنے والا، نہ کوئی مشرک، نہ کوئی بت پرست، نہ لات و غزی کو پوجنے والا، نہ سورج اور چاند اور ستاروں کی عبادت کرنے والا، نہ آتش پرست اور نہ پتھروں کی پوجا کرنے والا باقی رہتا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ فرمایا ہے کہ:

لَيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ

تاکہ وہ تمام ادیان پر غالب آجائے

یہ تو اس دن کے لیے فرمایا ہے جب مہدی کا ظہور ہوگا۔ یہ رجعت ہوگی اور اسی زمانے کے لیے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ:

”اور ان سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین صرف اللہ کے لیے خالص ہو جائے“ (سورہ انفال ۲۹)

”

مفضل نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حضرات کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے ماخوذ ہے آپ حضرات کے پاس اللہ کی عطا کردہ سلطنت و قدرت ہے آپ حضرات اللہ کے حکم سے بولتے ہیں اور اُسی کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔

انغرض اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

ثُمَّ يَعُودُ الْمَسِيحُ إِلَى الْكُوفَةِ، وَتَمَطُرُ السَّمَاءُ بِمَاءٍ جَرَادًا مِنْ ذَهَبٍ، كَمَا امْطَرَهُ اللَّهُ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى أَيُّوبَ وَيَقْسِمُ عَلَى أَصْحَابِهِ كُنُوزَ الْأَرْضِ مِنْ تَبَرِّهَا وَلُجَجِينَهَا وَجَوْهَرَهَا۔

ترجمہ: ”پھر امام مہدی علیہ السلام کوفہ واپس آئیں گے۔ اور آسمان سے سونے کی دھڑیوں کی بارش ہوگی جس طرح بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے حضرت

ایوبؑ پر اس کی بارش کی تھی۔ اور آپ اپنے اصحاب پر زمین کے خزانے سونے چاندی اور جو اہرات تقسیم فرمائیں گے۔

مفضل نے عرض کیا: میرے آقا مولا! یہ بتائیں کہ آپ کے شیعوں میں سے اگر کوئی مرجائے اور اس پر انہوں کا یا غیروں کا قرض ہو تو اس کا کیا ہوگا؟

قال الصادق ۴: أَوَّلُ مَا يَبْتَدِي الْمَسِيحُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنْ يَبْنِيَ فِي جَمِيعِ الْعَالَمِ: أَوَّلًا مِنْ لَدُنْ أَحَدٍ مِنْ شِيعَتِنَا دِينَ فَلْيَذْكُرْهُ حَتَّى يَرَى الثُّمَّةَ وَالْخُرْدَةَ فَضْلًا عَنْ الْقَنَاطِيدِ الْمَقْنَطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْأَمْلاَكِ فَيُوقِيهِ إِيَّاهُ۔

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: امام مہدی علیہ السلام سب سے پہلا کام یہی کریں گے کہ سارے عالم میں اعلان کرادیں گے کہ ہمارے شیعوں میں سے کسی پر اگر کسی شخص کا کوئی قرض ہے تو وہ بتائے تاکہ اُسے ادا کر دیا جائے چنانچہ ہر شخص کی ایک گانٹھ یا رات کا ایک دانہ بھی اگر کسی شیعہ کسی کا قرض ہوگا تو وہ ادا کر دیا جائے گا چہ جائیکہ سونے چاندی کی بڑی بڑی رقمیں یا کوئی اور مال ہو وہ سب ادا کر دیا جائے گا۔

مفضل نے عرض کیا: میرے مولا! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟

قال الصادق ۴: يَأْتِي الْقَائِمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ أَنْ يَطْأَ شَرْقَ الْأَرْضِ وَغَرْبَهَا، الْكُوفَةَ وَمَسْجِدَهَا وَيَسْجُدُ الْمَسْجِدَ الذِّعْ بِنَاءِ يَزِيدَ بْنِ مَعَاوِيَةَ لَعْنَةُ اللَّهِ لِمَا قَتَلَ الْحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَهَى مَسْجِدَ لَيْسَ اللَّهُ مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مِنْ بَنَاهُ

ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: پھر امام مہدی علیہ السلام سارے مشرق اور مغرب میں گھوم پھر کوفہ اور مسجد کوفہ تشریف لائیں گے اور اس مسجد کو مسامحہ کرادیں گے جس کو یزید بن معاویہ لعنہ اللہ علیہ نے تعمیر کرایا تھا، جب امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔ وہ مسجد اللہ کے لیے تعمیر نہیں کی گئی تھی ملعون ہے ملعون ہے اس کی تعمیر کرنے والا۔

”

مفضل نے عرض کیا: مولا! حضرت امام قائم علیہ السلام کی مدت حکومت کتنی ہوگی؟

قال ۴: ”قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

الْأَيُّهُ: ”فِيهِمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ، فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُّوا فِي النَّارِ لَمْ يَزَلْ فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ“ خَلِيدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ

السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ • وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي
الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءٌ غَيْرُ مَقْدُودٍ • (ہود آیت ۵۰ تا ۵۱)

والمجد وذ المقطوع " اسی عطاء غیر مقطوع عنہم بل
ہو دائم ابد و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع ، و امر لا
یبطل الا باختیار اللہ و مشیتہ و ارادہ الی لا یعلیہا
الاہو ؛ ثم القیامۃ و ما وصفہ اللہ عزوجل فی کتابہ
وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ صَلَّی اللہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدًا
السَّیِّدِ وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَ سَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا •

ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :
ترجمہ آیت : پس اُن میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب ۔ اور
وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں اُن کے
لیے آہیں ہسکیاں (چیخ و پکار) ہوں گی اور وہ اُس میں ہمیشہ رہیں گے
جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو
منظور ہو ۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے ۔
اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں
جب تک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں ، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار
کو منظور ہو ۔ (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی ۔

اس آیت میں "محدوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں
کے لیے مسلسل اور غیر منقطع ہوگی ، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی ۔ ان کی سلطنت
ختم نہ ہوگی ، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں
ختم ہوگی ۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے ۔

پھر اس نے بد قیامت اے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے
اور طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے ۔ اور
اللہ کی رحمت مارل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر
جو نبی ہیں و راسخ کی پاک و طاہر آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام

بحار الانوار



باب ۲۹

بست و نہم



زمانہ رجعت امام قائم
علیہ السلام

السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ إِنَّ رَبَّكَ
فَعَالٌ تَمَایُزٌ ۝ وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي
الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمُوتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا
إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ مَا عَطَا غَيْرُ مَجْدُودٍ ۝ (ہود آیت ۵۰ تا ۵۱)
والمجدوذ المقطوع "ای عطاء غیر مقطوع عنہم، بل
ہو دائم ابداً و ملک لا ینفد و حکم لا ینقطع، و امر لا
یبطل الا باختیار اللہ و مشیتہ و ارادہ الی لا یعلمہا
الا هو؛ ثم القيامة و ما وصفہ اللہ عزوجل فی کتابہ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ
السَّيِّدِ وَالْإِسْلَامِ الطَّاهِرِينَ وَسَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ۝
ترجمہ: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
ترجمہ آیت: پس ان میں بعض بد بخت ہوں گے اور بعض خوش نصیب۔ اور
وہ لوگ جو بد بخت ہوں گے وہ جہنم واصل ہوں گے اور وہاں ان کے
لیے آپس میں سسکیاں (چیخ و پکار) ہوں گی اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے
جتک کہ آسمان و زمین قائم ہیں سوائے اس کے کہ جو تیرے پروردگار کو
منظور ہو۔ بیشک تیرا پروردگار جو چاہے کرنے والا ہے۔
اور وہ لوگ جو خوش نصیب ہوں گے وہ جنت میں ہوں گے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے
جتک کہ آسمان اور زمین قائم ہیں، سوائے اس کے کہ جو کچھ تیرے پروردگار
کو منظور ہو۔ (اس کی یہ) عطا منقطع نہیں ہوگی۔
اس آیت میں "مجدوذ" کے معنی "مقطوع" کے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی عطا ان لوگوں
کے لیے مسلسل اور غیر مقطوع ہوگی، بلکہ دائمی اور ابدی ہوگی۔ ان کی سلطنت
ختم نہ ہوگی، ان کی حکومت غیر منقطع ہوگی اور بغیر ارادہ و مشیت الہی نہیں
ختم ہوگی۔ جس کا علم سوائے اللہ کے اور کسی کو نہیں ہے۔
پھر اس نے بد قیامت اے کی جس کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے
اور طرح کی حمد اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام عالمین کا پالنے والا ہے۔ اور
اللہ کی جنت اصل ہوتی رہے اللہ کی بہترین مخلوق حضرت محمد پر
جو نبی ہیں و آپ کی پاک و طابہ آل پر اور ان حضرات پر سلام بہت بہت سلام۔

بحار الانوار



باب ۲۹

بست و نہم



زمانہ رجعت امام قائم
عجلۃ الشان

باب ۲۹ زمانہ رجعت امام قائم علیہ السلام

① رجعت صرف مومن خالص اور خالص مشرکین کے لیے ہے

سعد نے ابن عبیہ و ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے البزنطی سے اور انہوں نے حماد بن عثمان سے اور انہوں نے محمد بن مسلم سے روایت کی ہے کہ میں نے حمران بن اعین اور ابوالخطاب دونوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:
يقول ۴: "أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ الْأَرْضُ عَنْهُ وَيَرْجِعُ إِلَى الدُّنْيَا الْحَسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَإِنَّ الرَّجْعَةَ لَيَبْعَثُ بِعَامَةٍ وَهِيَ خَاصَّةٌ لَا يَرْجِعُ إِلَّا مَنْ مَحَضَ الْإِيمَانَ مَحْضًا أَوْ مَحَضَ الشُّرْكَ مَحْضًا"
ترجمہ: "سب سے پہلے جس کے لیے زمین قبرستان ہوگی اور دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے وہ حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام ہوں گے۔ رجعت عام نہیں ہوگی، بلکہ خاص لوگوں کی رجعت ہوگی۔ صرف خالص مومن اور خالص مشرک کی دنیا میں دوبارہ رجعت ہوگی۔" (منتخب البصائر)

② حضرت رسول اللہ اور حضرت امیر المومنین کی رجعت

بہند الاسناد: حماد سے، انہوں نے بکیر بن اعین سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک ایسی مقدس ذات سے سنا جن کی صداقت میں مجھے شک و شبہ نہیں یعنی حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے۔ آپ نے فرمایا کہ "اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ و عَلِيًّا سَيَرْجِعَانِ"
ترجمہ: "حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام دوبارہ دنیا میں واپس آئیں گے۔"

حجرت و طاعت کا ذکر رجعت چھوڑو تالیف انسان کرو۔ دل آزاری نہ کرو

③

بہند الاسناد: حماد سے، انہوں نے فضیل سے، فضیل نے حضرت ابی جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
قال ۲: "لَا تَقُولُوا الْجِبْتِ وَالطَّاغُوتِ، وَلَا تَقُولُوا الرَّجْعَةَ، فَإِنْ قَالُوا لَكُمْ فَاثَكُمْ قَدْ كُنْتُمْ تَقُولُونَ ذَلِكَ فَقُولُوا: أَمَّا الْيَوْمَ فَلَا نَقُولُ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَتَأَلَّفُ النَّاسَ بِالْمَائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ لِيَكْفُوا عَنْهُ فَلَا تَتَأْتِفُوهُمْ بِالْكَلَامِ ؟"
ترجمہ: "تم لوگ یہ نہ کہو کہ جبت و طاغوت (بے دین اور سرکش) دونوں اس دنیا میں دوبارہ واپس کیے جائیں گے۔ اور اگر کوئی تم لوگوں سے کہے کہ تم تو اسی کے قائل تھے، تو ان سے کہہ دو کہ آج ہم لوگ یہ نہیں کہتے۔ اس لیے کہ خود حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک لاکھ دس ہزار روپے کر لوگوں کی تالیف کیا کرتے تھے۔ پھر کیا تم لوگوں کی تالیف کلام و زبان سے بھی نہ کرو گے۔"

(منتخب البصائر)

④ سوالی رجعت قبل از وقت ہے

امنی اسناد: حماد سے، انہوں نے زرارة سے اور زرارة نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے چند رجعت جیسے اہم مسائل کے بارے میں دریافت کیا۔ تو آپ نے فرمایا:

فقال ۴: "إِنَّ هَذَا الَّذِي تَسْأَلُونَ عَنْهُ لَمْ يَجِءْ أَوَانُهُ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: "بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِبُّوا عَلَيْهِمْ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ" (یونس - ۳۹)

ترجمہ: "آپ نے فرمایا: جو باتیں تم دریافت کر رہے ہو ابھی ان کا وقت نہیں آیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "بلکہ انہوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی ان کے پاس نہیں آئی تھی۔" (منتخب البصائر)

۵) ہر مومن کے لیے رجعت ہے

سعد نے ابن یزید، و ابن ابی الخطاب و الیقطنی و ابراہیم بن محمّد جمیعاً سے اور انہوں نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن اذینہ سے انہوں نے محمّد بن الطیار سے، اور انہوں نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:

”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا“ (سورہ نمل ۸۳)

ترجمہ: ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے“ کی تفسیر میں فرمایا: لیس احد من المومنین قتل الا سيرجع حتى يموت ولا احد من المؤمنين مات الا سيرجع حتى يقتل۔“

ترجمہ روایت: ”مومنین میں سے ہر ایک اگر وہ قتل کیا گیا ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور پھر وفات پائے گا، یا اگر وفات پا گیا ہے تو دوبارہ دنیا میں واپس کیا جائے گا اور قتل کیا جائے گا۔“

(منتخب البصائر)

۶) اہل عراق منکرین رجعت ہیں

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انہوں نے الازہازی سے، انہوں نے حماد بن عیسیٰ سے، انہوں نے الحسین بن المختار سے، انہوں نے ابی بصیر سے روایت کی ہے کہ ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیا اہل عراق رجعت کے منکر ہیں؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں

آپ نے فرمایا: کیا انہوں نے قرآن مجید کی اس آیت کو نہیں پڑھا ہے؟

”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا“ (سورہ نمل ۸۳)

اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے

(منتخب البصائر)

۷) حران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز کی رجعت

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انہوں نے البرزلی سے، انہوں نے حسین

بن عمر بن یزید سے، انہوں نے عمر بن ابان سے، انہوں نے ابن بکیر سے اور ابن بکیر نے حضرت ابی عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ قال ۴: ”كَأَنِّي بِحَمْرَانَ بْنِ أَعِينٍ وَمَيْسَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ يَخْبِطَانِ النَّاسَ بِأَسْيَافِهِمَا بَيْنَ الصُّفَا وَالْمَرْوَةِ“

آپ نے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (زمانہ رجعت میں) حران بن اعین اور میسر بن عبد العزیز صفا و مروہ کے درمیان اپنی تلواروں سے لوگوں کی نظروں کو خیرہ کر رہے ہیں۔“

(منتخب البصائر)

۸) ”قتل فی سبیل اللہ“ سے مراد

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انہوں نے عبد اللہ بن المغيرة سے انہوں نے ایک شخص سے، اُس نے جابر بن یزید سے اور جابر نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا:

”وَلَكِنَّ قَتْلَكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُلْتَمَ“ (سورہ آل عمران آیت ۱۵۴)

اور اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا مرجاؤ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

”یا جابر! اُتدري ما سبيل الله؟“

اے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ ”سبیل اللہ“ کیا ہے؟

میں نے عرض کیا: نہیں، بخدا میں تو اتنا ہی علم ہے جتنا آپ حضرات سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: القتل فی سبیل علی علیہ السلام و ذریتہ، فمن قتل فی ولايتہ قتل فی سبیل اللہ، و لیس احد یؤمن بهذه الآية الا وله قتلة و مینة، انه من قتل ینشر حتی یموت، و من مات ینشر حتی یقتل۔“

ترجمہ: ”قتل فی سبیل اللہ سے مراد فی سبیل علی علیہ السلام اور ان کی ذریت ہے۔ جو شخص ان کی دوستی میں قتل ہوا سمجھ لو کہ وہ فی سبیل اللہ قتل ہوا اور جو شخص بھی اس آیت پر ایمان رکھا ہے اس کے لیے قتل

بھی ہے اور موت بھی۔ لہذا جو شخص قتل ہوا وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے گا تا کہ اس کو موت آئے اور جس کو ان کی دوستی میں موت آئی وہ دنیا میں دوبارہ آئے گا تا کہ قتل ہوا۔“ (منتخب البصائر)

* ابن مغیرہ سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (تغییر عیاشی)

⑨ تمام انبیاء رجعت فرمائیں گے

سعد نے ابن عیینہ سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے ابن مسکان سے، انہوں نے فیض بن ابی شیبہ سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ“ (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تمہیں ضرور اس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ اُس نے کہا، کیا تم افسار کرتے ہو کہ اس (عہد) پر میرا وجہ اٹھا لو گے۔ انہوں نے کہا۔ ہم افسار کرتے ہیں۔ اُس نے کہا۔ پس گواہ رہو، اور میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں۔“

کی تلاوت کرتے اور فرماتے ہوتے سنا کہ اس آیت میں ”لَيُؤْمِنُنَّ بِهِ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین پر ایمان لائیں گے اور ”وَلَيَنْصُرُنَّ“ کا مطلب یہ ہے کہ وہ انبیاء امیر المومنین حضرت علیؑ کی مدد فرمائیں گے۔

میں نے عرض کیا: کیا وہ انبیاء حضرات امیر المومنین کی مدد فرمائیں گے؟

قال: نعم والله من لدن آدم فرمادے جبرائیل، فلم یبعث الله نبیاً ولا رسولا الا ردّ جمیعہم الی الدنیا حتی یقاتلوا بین یدی علیؑ ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام۔“

ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہاں، خدا کی قسم، حضرت آدمؑ سے لیکر حضرت خاتم تک جتنے

انبیاء کو اللہ نے مبعوث فرمایا اُن سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ ہو کر کفار سے جہاد کریں۔“

نوٹ: مذکورہ بالا روایت ابی نے ابن ابی عمیر سے، انہوں نے ابن مسکان سے اور انہوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سلسلہ نمبر ۲۳ میں روایت کی ہے۔ جو (تفسیر علی بن ابراہیم) میں بیان ہوئی ہے۔

⑩ يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْہَا کی تفسیر

سعد نے ابن (ابی) الخطاب سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار ابن مسروق سے، انہوں نے المنخل بن جمیل سے، انہوں نے جابر بن یزید سے اور انہوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے آیت: ”يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنذِرْ“ (سورہ مدثر آیت ۲۱) کے متعلق روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

”بذلك محمدؐ اصلو اللہ علیہ وآلہ و قیامہ فی الرجعة ینذر

فیہا۔“

وقوله: ”إِنَّمَا لِيُخْذِيَ الْكُبْرَ نَذِيرًا“ (مدثر۔ آیت ۳۶)

یعنی محمدؐ اصلو اللہ علیہ وآلہ ”نَذِيرًا لِلْبَشَرِ“ فی الرجعة

وفی قوله: ”إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ كَافَّةً لِّلنَّاسِ“ (السبا۔ آیت ۷۸) (مجموعہ

فی الرجعة۔“ (منتخب البصائر)

ترجمہ: فرمایا: ”مدثر“ سے مراد محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ”قُمْ فَأَنذِرْ“ یعنی

آپؑ کا قیام زمانہ رجعت میں ہوگا جس میں آپؑ لوگوں کو ڈرنے

کے لیے کھڑے ہوں گے۔

اور اللہ کا قول: ”إِنَّمَا لِيُخْذِيَ الْكُبْرَ نَذِيرًا“ (مدثر۔ آیت ۳۶)

یعنی: محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمانہ رجعت میں بشر کے لیے نذیر ہیں۔

نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ نَذِيرًا“ (سبا آیت ۷۸)

یہ بھی زمانہ رجعت کے لیے ہے۔

(منتخب البصائر)

⑪ قیامت پہلے دوبارہ حیات پھر موت

ان ہی اسناد کے ساتھ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ :

” اِنَّ امير المؤمنين صلوات الله عليه كان يقول : اِنَّ الْمَدْتْرَهُوَ كَانَتْ عِنْدَ الرَّجْعَةِ “

فقال له رجل : يا امير المؤمنين ! اَحْيَاةٌ قَبْلَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ مَوْتٌ ؟ قال : فقال له عند ذلك : نعم والله لكفر من الكفر بعد الرجعة اشد من كفرات قبلها “

ترجمہ : ” امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ” مدتر “ زمانہ رجعت میں ہونا ہے “

ایک شخص نے عرض کیا : یا امیر المؤمنین ! کیا قیامت سے پہلے دوبارہ حیات ہے اس کے بعد موت ہے ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، خدا کی قسم ، زمانہ رجعت میں پہلے سے زیادہ کفر موجود ہوگا “

(منتخب البصائر)

⑫ لشکر امیر المؤمنین اور لشکر ابلیس میں جنگ

سعد نے ابن ابی الخطاب سے انہوں نے موسیٰ بن سعد ان سے انہوں نے عبد اللہ بن القاسم الحضرمی سے ، انہوں نے عبد الکرم بن عمرو الخثعمی سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرماتے تھے : ” اِنَّ ابليس قال : ” اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ (اوائٹ۔ ۱۵)

فاجاب الله ذلك عليه ” فَقَالَ اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ فانما ان يوم الوقت المعلوم ، ظہر ابلیس لعنہ اللہ فی جمیع اشباعہ منذ خلق الله آدم الى يوم الوقت المعلوم دہی آخرتہ یبکرہ امیر المؤمنین علیہ السلام

نقلت : واشہا لکثر ۔ قال : نعم ۔ اشہا لکثرات وکثرات ما من امام فی قرن الا ویکثر معه البش والفاجر فی دھرہ حتی یدیل

(الله المؤمن (من) السکافر۔

فاذا كان يوم الوقت المعلوم كثر امير المؤمنين عليهما السلام في اصحابه وجار ابليس في اصحابه ، ويكون ميعقاتهم في ارض من اراضي الفرات يقال له : الرّوحا قريب من كوفتكم ، فيقتتلون قتالا لم يقتتل مثله منذ خلق الله عز وجل العالمين فكأني انظر الى اصحاب علي امير المؤمنين عليهما السلام قد رجعوا الى خلفهم القسقرى مائة قدم وكأني انظر اليهم وقد وقعت بعض ارجلهم في الفرات ۔

فعند ذلك يسهط الجبار عز وجل في طلل من العنمام والملائكة وتضي الامم رسول الله صلى الله عليه وسلم امامه بيده حربة من نور فاذا نظر اليه ابليس رجع القسقرى ناكصا على عقبيه فيقولون له اصحابه : اين تريد وقد طغرت ؟ فيقول : ” اني اري ما لا ترون اني اخات الله رب العالمين “

فيلحقه الشی صلی اللہ علیہ وسلم فیطعنه طعنة بين كتفيه ، فيكون هلاكه وهلاك جميع اشياء عند ذلك يعبد الله عز وجل ولا يشرك به شيئا ويملك امير المؤمنين عليهما السلام اربعا واربعين الف سنة حتى يلد الرجل من شيعة علي عليه السلام الف ولد من صلبه ذكورا وعند ذلك تظهر الجنة المدها متان عند مسجد الكوفة وما حوله بما شاء الله ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے تھے : (ترجمہ)

ترجمہ ” ابلیس نے کہا : ” اَنْظِرْنِي اِلَى يَوْمٍ يُبْعَثُونَ “ (اوائٹ۔ ۱۵) (مجھے قیامت کے دن تک کی مہلت دے)

تو اللہ نے اسے منظور کیا اور فرمایا : ” اِنَّكَ مِنَ الْمُنْظَرِينَ اِلَى يَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ “ (اوائٹ۔ ۱۶) یعنی (مجھے یوم وقت معلوم تک کی مہلت ہے ۔)

لہذا : جب یوم وقت معلوم آئے گا تو ابلیس اپنے تمام لوگوں کو بیکر ظاہر ہوگا جو خلقت حضرت آدم سے بیکر یوم وقت معلوم تک اس کی پیروی کر چکے ہوں

اور یہ آخری جنگ ہوگی جو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اور ابلیس کے درمیان ہوگی۔

میں نے عرض کیا: کیا اس سے پہلے بھی جنگ لڑی جا چکی ہوگی؟
آپ نے فرمایا: جنگیں ہوں گی اور برابر ہوں گی، اور ہر امام کے اپنے اپنے دور میں نیکی اور بدی کی جنگ ہوتی رہے گی۔

اور جب یومِ دقت معلوم آئے گا تو حضرت امیر المومنین علیؑ سلام اپنے اصحاب کو لیکر آگے بڑھیں گے اور ابلیس اپنے اصحاب کو لیکر بڑھے گا اور یہ معرکہ تم لوگوں کے کوفہ کے قریب مقام ”روحا“ پر ہوگا جو دریائے فرات کے کنارے واقع ہے اور ایسا گھسان کا رن پڑے گا کہ جب سے دنیا ہوئی ایسا رن کبھی نہ پڑا ہوگا۔

چنانچہ: مجھے ایسا نظر آیا ہے کہ حضرت علی امیر المومنین علیؑ سلام کے اصحاب کو مجبوراً اتلو قدم پیچھے ہٹنا پڑے گا اور ایسا بھی نظر آتا ہے کہ بعض اصحاب کے قدم پیچھے ہٹتے دریاے فرات میں اتر جاتیں گے۔

اُس وقت خدا تعالیٰ تہار و جبار نصرت کے لیے بادلوں سے فرشتوں کی فوج اتارے گا اور حکم خدا پورا ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آگے ہوں گے اُن کے ہاتھ میں نور کا ایک نیزہ ہوگا جب ابلیس کی نظر آپ پر پڑے گی تو اپنے پیچھے کی طرف بھاگے گا۔ اس کو بھاگتا دیکھ کر اُس کے لشکر والے کہیں گے کہ کیوں بھاگتے ہو تم نجاتیاب و ظفریاب ہو رہے ہو؟

وہ جواب دیگا: ”انی اسری ما لا ترون انی اخاف اللہ رب العالمین“
(جو میں دیکھتا ہوں تم نہیں دیکھتے ہیں۔ اللہ رب العالمین سے ڈرتا ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بڑھ کر اس کی پشت پر نیزہ ماریں گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا۔ پھر اس کے سارے ساتھی ہلاک ہو جائیں گے۔ اُس وقت صرف اللہ کی عبادت کرنے والے رہ جائیں گے اور شرک کا نام و نشان مٹ جائے گا۔

پھر حضرت امیر المومنین علیؑ سلام چوالیس ہزار سال تک حکومت کرتے رہیں گے اور اس عرصے میں شیعیان حضرت علیؑ سلام میں سے ہر ایک کے صلیب ایک ایک ہزار فرزند ترینہ پیدا ہوں گے اس وقت مسجد کوفہ اور اس کے چاروں طرف

”جنتان مدھامتان“ دوسری زو شاداب باغات ظاہر ہوں گے۔“ (منتخب البصار)

۱۳۳ حضرت امام حسینؑ اور حساب خلق

مندرجہ بالا اسناد کے ساتھ عبداللہ بن القاسم سے، انھوں نے حسین بن احمد المنقری سے، انھوں نے یونس بن ظبیان نے اور انھوں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال ۴: انّ الذی یلی حساب الناس قبل یوم القیامۃ الحسن بن علی علیہ السلام فاما یوم القیامۃ فاما ہو بعث الی الجنة وبعث الی النار۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”روزِ قیامت سے پہلے ہی حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام تمام لوگوں کا حساب کتاب کر دیں گے۔ پس قیامت کے دن تو صرف لوگوں کو جنت میں بھیجنا یا جہنم میں پہنچا دینا باقی رہ جائے گا۔“ (منتخب البصار)

۱۳۴ سب سے پہلے حضرت امام حسینؑ رجعت فرمائیں گے

سعد نے ایوب بن نوح اور حسن بن علی بن عبداللہ وغیرہ سے اور انھوں نے عباس بن عامر سے، انھوں نے سعید سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے، انھوں نے حران سے اور حران نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ:

قال ۵: ”انّ اوّل من یرجع لعمار کما الحسن علیہ السلام فیملک حتی تقع حاجبہ علی عینیہ من الکبر۔“

ترجمہ: آپ نے فرمایا: ”سب سے پہلے حضرت امام حسین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے اور اتنے عرصے تک حکومت کریں گے کہ بوڑھے ہو کر آپ کی بھویں لٹک کر آپ کی آنکھوں پر آجائیں گی۔“ (منتخب البصار)

* سعد نے ابن عیسیٰ اور ابن عبد الجبار اور احمد بن الحسن بن فضال سے اور انھوں نے حسن بن فضال سے، انھوں نے ابو المغراء سے، انھوں نے داؤد بن راشد سے مندرجہ بالا روایت کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصار)

☆ اور یہی روایت سعد نے ابن عیینہ سے انھوں نے ابوہازی و محمد بن بکر سے انھوں نے زفر سے، انھوں نے یحییٰ بن حبیب سے، انھوں نے معقل بن عثمان سے انھوں نے معقل بن خنیس سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نمبر (۱۹) میں اور روایت نمبر (۵۴) میں بھی سعد و ابن عیینہ و عمر بن عبد العزیز جمیل بن راج و معقل بن خنیس اور زید شحام نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کی ہے۔ (محوالہ منتخب البصائر)

(۱۵) ہر شخص کی حقیقت سامنے آجائے گی

سعد نے احمد بن محمد سیاری سے، انھوں نے احمد بن عبد اللہ بن قبیصہ سے انھوں نے اپنے باپ سے، انھوں نے اپنے کسی شخص سے اور اس شخص نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: "يَوْمَ هُمْ عَلَى النَّارِ يُقْتَلُونَ" (سورۃ الذاریات آیت ۱۳) کے متعلق بیان کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

"يَكْسِرُونَ فِي الْكُرَّةِ كَمَا يَكْسِرُ الذَّهَبُ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ شَيْءٍ إِلَى شِبْهِهُ يَعْنِي إِلَى حَقِيقَتِهِ"

ترجمہ آیت: "جس دن انھیں آگ سے عذاب دیا جائے گا۔" (الذاریات: ۱۳) آپ نے فرمایا کہ: "لوگ زمانہ رجب میں اس طرح تپائے جائیں گے جس طرح آگ میں سونا تپایا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ہر شخص کی حقیقت نکھر کر سامنے آجائے گی۔" (منتخب البصائر)

(۱۶) ہر مظلوم اپنا قصاص لے گا

سعد نے یقطنی سے، انھوں نے قاسم سے، قاسم نے اپنے جد حسن سے حسن نے حضرت ابوہریرہؓ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"لَتَرْجِعَنَّ نَفُوسٌ ذَهَبَتْ وَلَيَقْتَضَنَّ يَوْمَ يَقُومُ وَمَنْ عَذَّبَ يَقْتَضِ بَعْدَ ابْنِهِ وَمَنْ أُغِيظَ أَغَاظَ بَغِيظِهِ وَمَنْ قَتَلَ اقْتَضَ بَقْدَهُ وَيَوْمَ لِمَمَّ اَعْدَاؤُهُمْ مَعَهُمْ حَتَّى يَأْخُذُوا بِثَأْرِهِمْ ثُمَّ يَعْمُرُونَ بَعْدَهُمْ ثَلَاثِينَ شَهْرًا ثُمَّ يَمُوتُونَ"

فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ قَدْ اَدْرَكُوا ثَأْرَهُمْ وَشَفَعُوا أَنْفُسَهُمْ وَيَصِيرُ عَدُوُّهُمْ إِلَى أَشَدِّ النَّارِ عَذَابًا ثُمَّ يَوْ قِفُونَ بَيْنَ يَدَيِ الْجَبَّارِ عَزَّ وَجَلَّ فَيُؤْخَذُ لَهُمْ بِحَقِّ قَوْمِهِمْ"

(ترجمہ)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: "کچھ لوگ جو دنیا سے گزر چکے ہیں دوبارہ دنیا میں رجعت کریں گے اور اپنا قصاص لیں گے جس کو اذیت دی گئی ہے وہ اپنی اذیت کا بدلہ لے گا جس کو ستایا گیا ہے وہ اس ستائے جانے کا بدلہ لے گا جس کو قتل کیا گیا ہے وہ اپنے قتل کا بدلہ (اپنے قاتل سے) لے گا اور بدلے قصاص کے لیے اس کے دشمن بھی دوبارہ دنیا میں لائے جائیں گے تاکہ وہ (مظلوم اپنے دشمن سے) اپنا قصاص و انتقام لے سکے اور اس قصاص کے بعد وہ تیس ماہ زندہ رہیں گے اس کے بعد صرف ایک ہی شب میں سب کے سب مرجائیں گے۔ ان کے دلوں کو ٹھنڈک مل جائے گی اور ان کے دشمنوں کو جہنم کے شدید عذاب میں مبتلا کر دیا جائے گا۔ اور پھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اپنا حق حاصل کریں گے۔" (منتخب البصائر)

(۱۷) رجب کا ذکر قرآن میں

مذکورہ اسناد سے حسن بن راشد نے محمد بن عبد اللہ بن حسین سے روایت کی کہ ان کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ اپنے والد کے ساتھ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ان دونوں میں باتیں ہو رہی تھیں کہ اسی اثنا میں میرے والد نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے دریافت کیا کہ کمرہ رجب (رجب) کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ قال: "اقول فيها ما قال الله عز وجل وذلك ان تفسيرها (یعنی تفسیر الکمرۃ) صار الى رسول الله قبل ان يأتي هذا الحرف بخمسة وعشرين ليلة قول الله عز وجل: "تِلْكَ اِذَا كُرَّةٌ خَاسِرَةٌ" (النزعات آیت ۱۲)

اِذَا رَجَلُوا إِلَى الدُّنْيَا وَلَمْ يَقْضُوا ذُحُلَهُمْ۔
قال له ابی: يقول الله عز وجل "فَانْمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ" فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِي
ایسی شے ارادہ بندھا؟ فقال اذا انتقم منهم وبانت بقية الاوج
بہ ساهرة لاتنام ولا تموت۔

ترجمہ: ”امامؑ نے فرمایا: میں اس کے بارے میں وہی کہتا ہوں جو اللہ عزوجل فرماتا ہے

ترجمہ آیت: ”(یہ رجعت تو نقصان دہ ہی رہی) (نازعات ۱۲) یعنی جب وہ دنیا میں دوبارہ رجعت کریں گے اور اس میں بھی ان کا قصاص پورا نہ ہوگا تو وہ کہیں گے۔ (تلك... خاسرة) میرے والد نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے۔

(آیت) ”فَاِنَّمَا هِيَ سَرْجٌ وَّاحِدَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ“ (الناس ۹) (ترجمہ آیت) پس وہ تو ایک بھڑکی ہی ہوگی۔ پھر وہ اچانک بیدار ہوں گے آپؐ نے فرمایا: وہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے اور یقینہ لوگ ابھی نہ سوتے ہوں گے اور نہ ان پر موت طاری ہوگی۔“ (منتخب البصائر)

۱۸ زمانہ رجعت ہیں حکومتِ ائمہؑ

سعد نے ہمارے اصحاب کی ایک جماعت رواق سے، اس جماعت نے ابن ابوعثمان و ابراہیم بن اسحاق سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلمی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک دن حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا: ”اِذَا جَعَلَ فِيكُمْ اَنْبِيَاءً وَجَعَلَكُمْ مُلُوكًا“ (انقرہ ۲۰) یعنی (جب اُس نے تم میں اپنے انبیاء قرار دیے اور تم کو بادشاہ بنایا۔)

میں متعلق سوال کیا تو آپؑ نے فرمایا: ”الانبياء رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم و ابراهيم واسماعيل و ذريتہ، والملوك الائمة عليهم السلام“

قال: فقلت: واعى ملك اعطيتهم؟ فقال: ”ملك الجنة وملك الكوفة۔“

ترجمہ: ”انبياء سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابراہیم و حضرت اسماعیل اور ان کی ذریت ہیں اور ملوک سے مراد ائمہ علیہم السلام ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: مگر آپؑ حضرات کو کونسی ملکیت اور بادشاہت ملی؟ آپؑ نے فرمایا: جنت کی بادشاہت اور زمانہ رجعت کی حکومت و سلطنت۔“ (منتخب البصائر)

یہ روایت نمبر ۱۲ پر آچکی ہے۔

۱۹ حضرت امیر المومنینؑ صاحب کرات و رجائیں

کتاب الواحدہ میں محمد بن الحسن بن عبد اللہ اطروش سے، انھوں نے جعفر بن محمد بجلی سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے ابن ابونجران سے، انھوں عاصم بن حمید سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام روایت بیان کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

”اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَحَدٌ وَاحِدٌ تَفَرَّدَ فِي وَحْدَانِيَّتِهِ ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ نُورًا ثُمَّ خَلَقَ مِنْ ذَلِكَ النُّورِ مُحَمَّدًا اَصْلًا لِّلَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَلَقَنِي وَذُرِّيَّتِي۔“

ثُمَّ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ فَصَارَتْ رُوحًا فَاسْكَنَهُ اللهُ فِي ذَلِكَ النُّورِ وَاسْكَنَهُ فِي اَيِّدَانَا فَنَحْنُ رُوحُ اللهِ وَكَلِمَاتُهُ فَبِنَا احْتَجَّ عَلَى خَلْقِهِ، فَمَا زِلْنَا فِي ظِلِّهِ خَضِرَاءُ، حَيْثُ لَا شَمْسٌ وَلَا قَمَرٌ وَلَا لَيْلٌ وَلَا نَهَارٌ، وَلَا عَيْنٌ تَطُوفُ نَعْبَدُهُ وَنَقْدِسُهُ وَنُسَبِّحُهُ۔ وَذَلِكَ قَبْلَ اَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ وَاَخَذَ مِيثَاقَ الْاَنْبِيَاءِ بِالْاِيْمَانِ وَالنُّصْرَةِ لَنَا وَذَلِكَ قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ ”وَاِذَا اخَذَ اللهُ مِيثَاقَ الْبَشَرِ لَمَّا اَتَيْنَكُمُ مِنْ كُتُبٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱) یعنی: لَتَتُؤْمِنُنَّ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَتَنْصُرُنَّ وَصِيَّهُ وَسَيِّدَ نَصْرُونَهُ جَمِيعًا۔

وَإِنَّ اللهَ أَخَذَ مِيثَاقَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِالنُّصْرَةِ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ، فَقَدْ نَصَرْتُ مُحَمَّدًا وَبِمَا أَخَذَ عَلَيَّ مِنَ الْمِيثَاقِ وَالْعَهْدِ وَالنُّصْرَةِ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَلَمْ يَنْصُرْ فِي أَحَدٍ مِنْ أَنْبِيَاءِ اللهِ وَرُسُلِهِ، وَذَلِكَ لِمَا قَبِضَهُمُ اللهُ إِلَيْهِ

وسوف ينصروننى ويكون لى ما بين مشرقها الى مغربها وليبعثن الله احياء من آدم الى محمد صلى الله عليه وآله كل نبي مرسل، يضرىون بين يدى بالسيف هام الاموات والاحياء والثقلين جميعا فيا عجباً وكيف لا اعجب من اموات يبعثهم الله احياء يلبون زمرة زمرة بالتلبية: لبيك لبيك يا داعى الله قد تخللوا بسكك الكوفة، قد شهروا سيوفهم على عواتقهم ليضرىون بها هام الكفرة وجبايرهم واتباعهم من جبارة الاولين والآخرين حتى ينجز الله ما وعدهم فى قوله عز وجل:

الآية: "وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا" (سورة النور آيت ۵۵) اى يعبدوننى آمنين لا يخافون احداً من عبادى ليس عندهم تقية.

وان لى الكرة بعد الكرة، والرجعة بعد الرجعة وانا صاحب الرجعات والكرات وصاحب الصلوات والنقمات والدولات العجيبات وانا قون من حديد، وانا عبد الله واخو رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امين الله وخازنه وعيبة سره وحجابه ووجهه وصرالى وميزانه وانا الحاشى الى الله، وانا كلمة الله التى يجمع بها المفترق ويفرق بها المجتمع.

وانا اسماء الله الحسنى وامثاله العليا وآياته الكبرى وانا صاحب الجنة وانشاء اسكن اهل الجنة الجنة و اسكن اهل النار النار، والى تزويج اهل الجنة

والى عذاب اهل النار، والى ايباب الخلق جميعاً. وانا الايباب الذى يؤوب اليه كل شىء بعد القضاء والى حساب الخلق جميعاً.

وانا صاحب الهبات، وانا المؤذن على الاعراف. وانا بارز الشمس، انا دابة الارض، وانا قسيم النار وانا خازن الجنان وصاحب الاعراف.

وانا امير المؤمنين ويعسوب المتقين وآية السابقين ولسان الناطقين وخاتم الوصيين وارث النبيين. و خليفة رب العالمين وصرار ربى المستقيمين وفساطحه والحجة على اهل السماوات والارضين وما فيها وما بينهما وانا الذى اخرج الله به عليكم فى ابتداء خلقكم وانا الشاهد يوم الدين وانا الذى علمت علم المنيا والبلايا والقضايا وفصل الخطاب والانساب واستحفظت آيات النبيين انبى المستخفين المستحفظين وانا صاحب العصاء والميسم وانا الذى سخرت لى السحاب والرعد والبرق والظلم والانوار والرياح والجبال والبحار، والنجوم والشمس والقمر، انا القرن الحديدي وانا فاروق الامة وانا السادى وانا الذى اخصيت كل شىء عدداً بعلم الله الذى اودعني وبسره الذى اسره الى محمد صلى الله عليه وآله واسره النبى صلى الله عليه وآله الى وانا الذى انحلنى ربى اسمه وكلمته وعلمه وفهمه.

يا معشر الناس اسألونى قبل ان تفقدونى، اللهم انى اشهدك واستعديك عليهم ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم، والحمد لله متبعين امراً.

(ترجمہ)

"بیشک اللہ تعالیٰ احد اور واحد ہے اور وہ اپنی وحدانیت میں بالکل تنہا تھا، پھر اس کے لب قدس سے ایک کلمہ نکلا اور وہ نور ہو گیا

پھر اُس نور سے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور مجھے اور میری ذریت کو خلق فرمایا۔

پھر لب قدرت سے ایک اور کلمہ نکلا اور وہ روح بن گیا۔ اور اللہ نے اس روح کو اس نور میں ساکن کر کے اُسے ہمارے ابران میں ودیعت فرمادیا لہذا ہم لوگ روح اللہ اور کلمہ اللہ ہیں۔ اور ہمیں اللہ نے اپنی مخلوق پر حجت بنایا۔ پھر ہم سب سلسل ایک سبزلنگ کے سائے میں رہے جبکہ ابھی آفتاب تھا نہ مانتاب، نہ رات تھی نہ دن تھا اور نہ کوئی دیکھنے والی آنکھ تھی۔ ہم لوگ اللہ کی عبادت اور اس کی تقدیس و تسبیح کرتے رہے۔ اور کسی مخلوق کے خلق ہونے سے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے ہم لوگوں پر ایمان لانے اور ہماری نصرت کا عہد و پیمان لیا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

”وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ... وَكَتَبْنَا لَهُ...“ (سورۃ آل عمران: ۱۱)

ترجمہ آیت: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے میثاق لیا کہ جو کچھ تمہیں کتابِ حکمت دی جائے، پھر تمہارے پاس کوئی نبی آئے جو تمہارے پاس والی چیز کی تصدیق کرنے والا ہو تو تم ضرور اُس پر ایمان لانا اور ضرور اس کی نصرت بھی کرنا۔“

یعنی: یہ سب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائیں گے اور یہ سب کے سب ان کے وصی کی نصرت کریں گے۔

اور بیشک اللہ نے مجھ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد لیا کہ ہم دونوں باہم ایک دوسرے کی مدد و نصرت کریں گے۔ چنانچہ میں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد و نصرت میں اُن کے سامنے جہاد کیا، اُن کے دشمنوں کو قتل کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو عہد مجھ سے لیا تھا وہ میں نے پورا کیا، مگر انبیاء اور رسولوں نے میری کوئی نصرت نہیں کی۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی ارواح قبض کر لی تھی، مگر آئندہ وہ لوگ میری مدد کریں گے اور مشرق و مغرب تک میری حکومت ہوگی اور حضرت آدم سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک جتنے انبیاء و رسل ہیں ان سب کو اللہ تعالیٰ دوبارہ اس دنیا میں زندہ کر کے بھیجے گا اور وہ ہمارے سامنے نواہ سے جہاد کریں گے۔

مجھے تعجب ہے اور بھلا تجھے کیونکر نہ تعجب ہو کہ اللہ مژدوں کو زندہ کر کے منجھو فرمائے گا جو گروہ درگروہ آگے بڑھیں گے اور کہیں گے کہ بیشک بیشک لے اللہ کی طرف دعوت دینے والے! اور وہ اپنی برہمنہ تلواریں اپنے دوش پر رکھے ہوئے کوفہ کی گلیوں اور کوچوں میں پھریں گے تاکہ کافروں اور ظالموں اور ان کے پیروکاروں کے سر قلم کر دیں، خواہ وہ اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے اُس وعدے کو پورا کرے گا جو اُس نے اس آیت میں فرمایا ہے کہ:

ترجمہ آیت: ”اللہ نے تم میں سے اُن (لوگوں) کے ساتھ جو ایمان لائے اور اعمالِ صالح بجالائے، وعدہ فرمایا ہے کہ وہ بالضرور اُن کو زمین میں (اپنا) نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے (اپنا) نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً مستحکم بنائے گا تاکہ اُن کے خون کو اس کے ساتھ بدل دے۔ پس وہ میری ہی عبادت کریں اور وہ میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ ٹھہرائیں“ (النور: آیت ۵۵)

یعنی: وہ لوگ بغیر کسی سے ڈرے ہوئے ہماری عبادت کریں۔ انہیں اُس وقت تقیہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

اور میرے لیے کڑہ بعد کڑہ و رجعت بعد رجعت ہوگی۔ میں صاحبِ رجعات اور صاحبِ کرات ہوں۔ میں صاحبِ صولات (دربہ) اور طاقت والا ہوں اور بار بار انتقام لینے والا ہوں، میں عجیب و غریب دولت و سلطنت والا ہوں، میں فولادی سینک ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھائی ہوں۔

میں اللہ کا امین اور اس کا خزینہ دار ہوں، میں راز دارِ الہی ہوں، میں اُس کا حجاب ہوں، میں وجہ اللہ ہوں، میں صراطِ الہی ہوں، میں میزانِ الہی ہوں، میں حاشہ خلق ہوں، میں اللہ کا وہ کلمہ ہوں جس سے وہ متفرق کو مجتمع اور مجتمع کو متفرق کرے گا۔

میں اسمائے حسنیٰ الہی ہوں اور اس کی اعلیٰ ترین امثال ہوں، میں اللہ کی آیتِ کبریٰ ہوں میں صاحبِ جنت و نار (تقسیم جنت و جہنم کرنے والا) ہوں۔ میں اہل جنت کو

جنت میں اور اہل جہنم کو جہنم میں داخل کروں گا۔ میں اہل جنت کی تزیین کروں گا اور اہل جہنم کو عذاب میں مبتلا کروں گا۔ ساری مخلوق ہماری طرف پلٹ کر آئے گی۔ میں وہ مرکز ہوں کہ جہاں ہر شے پلٹ کر آئے گی۔ ساری مخلوق کا حساب و کتاب میرے ذمے ہوگا۔ میں کئی ہیئت والا ہوں میں مقام اعزات کا موزن ہوں، میں آفتاب میں ظاہر ہونے والا ہوں، میں دابۃ الارض ہوں، میں تقسیم نار اور خازن جنت ہوں، میں صاحب اعزات ہوں۔

میں ہی امیر المؤمنین، یعسوب المتقین (پرہیزگاروں کا قائد)، سابقین کی نشانی اور لسان ناطقین (حق بولنے والوں کی زبان)، و خاتم اوصیاء، اور وارث انبیاء و خلیفہ رب العالمین ہوں، میں اپنے رب کی صراطِ مستقیم ہوں، میں فسطاط الہی (خیمہ خدا) میں اہل آسمان و اہل زمین اور ان دونوں کے درمیان جو کچھ ہے ان سب پر حجت الہی ہوں۔

میں وہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ذریعے سے تمہاری ابتداء خلقت میں تم لوگوں پر حجت قائم کی، میں بروز قیامت تم لوگوں پر شاید ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام منایا و بلایا، فضل الخطاب و انساب کا علم مجھے عطا کیا گیا ہے میں انبیاء کی ساری نشانیاں محفوظ کیے ہوئے ہوں۔

میں صاحب عصا اور صاحب میثم ہوں، میں وہ ہوں کہ تمام بادل و رعد و برق و ظلمت و نور و ہوا و پہاڑ و سمندر و نجوم و شمس و قمر میرے لیے مسخر کر دیے گئے ہیں۔ میں قرنِ حدید ہوں، میں فاروقِ امت ہوں میں ہادی ہوں، اللہ کا وہ علم جو مجھے ودیعت ہوا ہے اور وہ اسرار و رموز جو اللہ نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تفویض فرمایا اس کے ذریعے سے ہر شے کی تعداد و شمار سے واقف ہوں۔ میں وہ ہوں کہ مجھے میرے رب نے اپنا اسم اپنا کلمہ اپنی حکمت، اپنا علم اور اپنی فہم عطا فرمایا ہے۔

اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاسکو۔ اے اللہ! میں تجھے ان لوگوں پر اپنا گواہ بنا تا ہوں۔ اور نہیں ہے کوئی طاقت اور نہیں ہے کوئی قوت مگر خدا کے بزرگ و برتر کی عطا کی ہوئی اور ساری حمد اللہ کے لیے ہے۔ (منتخب البھارت)

وَلَهُ أَسْلَمَ... كُرْهًا. کی تفسیر

(۲۱)

صاحب بن میثم سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قولِ خدا: (سُورَةُ الْاٰمِرَانِ ۸۳) "وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكُرْهًا" (اور اسی کے مطیع ہیں آسمانوں اور زمین میں جو کچھ بھی ہے، خوشی سے اور ناخوشی سے) کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"ذٰلِكَ حِيْنَ يَقُوْلُ عَلٰی السَّلَامِ: اَنَا اَوَّلِي النَّاسِ بِهَذِهِ اَيَّةٍ " وَاقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَهْدَ اِيْمَانِهِمْ لَا يَبْعَثُ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِي نَبِيًّا وَعَدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ الْكَثَرَ مِنَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ " (۳۸) لَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ اَلَّذِي تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ وَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنَّهُمْ كَاٰثِرِيْنَ " (۲۹) (نحل ۳۸-۲۹)

ترجمہ

(ترجمہ روایت)

امام نے فرمایا کہ یہ اُس وقت ہوگا جب حضرت علی علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں لوگوں میں اس آیت کا سب سے زیادہ حقدار ہوں۔

آیت: "وَاقْسَمُوا... كَذِبِيْنَ" (نحل ۳۸-۲۹) ترجمہ آیت: "اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے کہ) جو مر گیا اللہ اس کو نہیں اٹھائے گا۔ یقیناً اُس کے وعدے کی وفا اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔

تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا جان لیں کہ بیشک وہی جھوٹے تھے۔ (سورہ نحل ۳۸-۲۹) (تفسیر عیاشی)

حضرت علیؑ زمانہ رحبت میں

(۲۲)

ابن ولید نے صفار سے، اُصفوں نے ابن عیینی سے، اُصفوں نے علی بن حکم سے اُصفوں نے عامر بن معقل سے، اُصفوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور اُصفوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حمزہ!

قال لی، یا ابا حمزة ! لاتضعوا علیا دون ما وضعه الله ولا ترفعوا علیا فوق ما رفعه الله، کفی بعلی أن یقاتل اهل الکرة (۱) وآن یزوج اهل الجنة -

ترجمہ: آپ نے فرمایا: اے ابو حمزہ! حضرت علی علیہ السلام کو جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے، اُس سے کم مت کرو اور جو بلندی ان کو اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے اس سے زیادہ اونچا و بلند نہ کرو۔ حضرت علی علیہ السلام کے لیے یہی شرف بہت کافی ہے کہ وہ زمانہ رحلت میں بھی خدا کے دشمنوں سے جنگ کریں گے اور اہل جنت کی تزویج کریں گے۔ (امالی ص ۱۰۰)

بصائر الدرجات میں بھی ابن عسکری سے اسی کے مثل روایت ہے۔

منتخب البصائر میں بھی عامر بن معقل سے اسی کے مثل روایت ہے۔

یہ روایت قبل ازیں روایت (۹) میں بیان ہو چکی ہے۔

آنحضرت پر زمانہ رحلت میں سب ایمان لائیں گے

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے متعلق کہ: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِمْ" (النساء: ۱۵۹) ترجمہ آیت: "اور کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے دن وہ اُن لوگوں پر گواہ ہوگا۔"

مرفوم ہے کہ: روایت کی گئی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں رحلت فرمائیں گے تو سب کے سب لوگ آپ پر ایمان لے آئیں گے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

قال: وحدثنی ابی، عن القاسم بن محمد، عن سلیمان بن داود المنقری عن ابی حمزة، عن شہر بن حوشب قال: قال لی الحجاج یا شہر! آیتہ فی کتاب اللہ قد اعیثنی۔ فقلت:

قلت: ایہا الامیر آیتہ آیتہ؟ فقال: "وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"

واللہ لا آتی لا مری بالیہودی والنصرانی فتضرب عنقه ثم أرمقه بعینی فما أراه یحزک شفتیہ حتی یحمل۔

نقلت: اصح اللہ الامیر لیس علی ماتاً قلت۔

قال: کیف ہو؟ قلت: ان عیسیٰ ینزل قبل یوم القیامۃ اللہ فلا یبقی اهل ملۃ یہودی ولا غیرہ الا آمن بہ قبل موتہ ویصلی خلف المہدی۔

قال: ویحک انی لك هذا؟ ومن این جئت بہ؟

فقلت: حدثنی بہ محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام۔

فقال: جئت واللہ بہا من عین صافیۃ۔

(ترجمہ)

نیز شہر بن حوشب سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مجھ سے حجاج نے کہا:

اے شہر! قرآن کی ایک آیت ہے جس نے مجھے بہت پریشان کر رکھا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے امیر! وہ کون سی آیت ہے؟

اس نے کہا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"إِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ"

(بیشک کوئی شخص اہل کتاب میں سے ایسا نہیں رہے گا جو اُس کی

موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا۔) (النساء: ۱۵۹)

اور بخدا میں یہودی اور نصرانی کی گردن مارنے کا حکم دیتا ہوں اُن کی گردن اڑا دی

جاتی ہے صرف یہ دیکھنے کے لیے کہ یہ کیسے ایمان لاتے ہیں، مگر اُن کے

لبوں پر تو میں کوئی حرکت ہی نہیں دیکھتا۔

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ امیر کا بھلا کرے، اس آیت کی تاویل وہ نہیں ہے جو آپ

سمجھ رہے ہیں۔

اس نے کہا: پھر کیا ہے؟

میں نے عرض کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دنیا میں رحلت کریں گے

اور تمام اہل کتاب خواہ وہ یہودی ہوں یا غیر یہودی، سب کے سب اُن پر

ایمان لائیں گے اور وہ حضرت امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

حجاج نے کہا: تجھ پر دانتے ہو، تو یہ مطلب کہاں سے نکال لایا؟
میں نے کہا: اس آیت کا یہ مطلب مجھ سے حضرت محمد بن علی بن الحسین بن علی
بن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔

اُس نے کہا: بخدا، یہ پانی تم چشمہ صاف و شیریں سے لائے ہو۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲۵) رجعت پر کچھ لوگ ایمان رکھتے ہیں (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں درج ذیل آیت:
”بَلْ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهِمْ وَعَسَىٰ أَن يَكُونَ مِنَّا لَمَن يُضِلُّ فَمَا جَاءَ بِهِ مِنْهُمُ يُؤْمِنُ بِهِ“
ترجمہ: (بلکہ انھوں نے تو اس کی تکذیب کی جس کے علم کا وہ احاطہ نہیں کر سکتے تھے اور جس کی تاویل ابھی اُن کے پاس نہیں آتی تھی)

یعنی: اس آیت میں تحریر ہے کہ اُن کے پاس اس کی تاویل نہیں آئی۔
آیت: ”كَذَٰلِكَ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ“ (یونس: ۲۹)
ترجمہ: (اسی طرح وہ (بھی) جو اُن سے پہلے تھے تکذیب کرتے رہے۔)
فرمایا: یہ آیت رجعت کے متعلق نازل ہوئی ہے جس کی لوگ تکذیب کرتے ہیں یعنی
کہتے ہیں کہ رجعت نہیں ہوگی۔ پھر فرمایا:

آیت: ”وَمِنْهُمْ مَّنْ يُؤْمِنُ بِهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَا يُؤْمِنُ بِهِ“
وَرَبُّكَ أَعْلَمُ بِالْمُفْسِدِينَ“ (یونس: ۳۰)

ترجمہ: (اور اُن میں سے (بعض) ایسے ہیں جو اُس پر ایمان لاتے ہیں اور (بعض)
اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو اُس پر ایمان نہیں لاتے۔ اور تیرا پروردگار
فسادیوں کو خوب جانتا ہے۔) (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۲۶) زمانہ رجعت میں لوگ کافر دیہ گئے (قرآن)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت کے بارے میں ہے: (یونس: ۲۵)
”وَلَوْ أَنَّا لِكُلِّ نَفْسٍ ظَلَمْتُ“
آل محمد کا حق مارا (ظلم کیا) ہے۔ مَنَافِي الْأَرْضِ لَا تَقْدَرُ عَلَيْهِ إِلَّا الْكَافِرُونَ
زمین کا سارا خزانہ مل جائے تو وہ اُس وقت (زمانہ رجعت میں) اس کو بطور فدیہ دینے کو
تیار ہو جائیں گے۔ (سورہ یونس: آیت ۵۴)

زمانہ رجعت میں ہر قوم کے کچھ لوگ محشور ہوں گے (قرآن)

(۲۷)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
”وَلَا تَحْزَنُوا“ (اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے)
کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: لوگ اس آیت کے بارے
میں کیا کہتے ہیں؟

راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت کے دن ہوگا۔
امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ہر قوم میں سے
ایک گروہ کو محشور کرے گا اور بقیہ کو چھوڑ دے گا؟ (ایسا تو نہیں ہے)
درحقیقت یہ تو زمانہ رجعت میں ہوگا۔ اور قیامت کے بارے میں تو
یہ آیت ہے: ”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“
اور ہم اُن کو محشور کریں گے، اُن میں سے کسی ایک کو بھی
نہ چھوڑیں گے۔ (کہتے: ۴۷) (تفسیر علی بن ابراہیم)

زمانہ رجعت میں ناصبیوں کا حال (قرآن)

(۲۸)

احمد بن ادریس نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عمر بن عبد العزیز سے، انھوں نے
ابراہیم بن مستنیر سے، انھوں نے معاویہ بن عمار سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ
میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:
”إِنَّا لَكُم مَّعِيشَةٌ ضَرُوكَا“ (طہ: ۱۲۴)

ترجمہ: (اس کی زندگی بہت سختی میں بسر ہوگی)
آپ نے فرمایا: ”ھي والله للنصاب“ بخدا یہ آیت نصاب کے لیے ہے۔
میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، مگر میں دیکھتا ہوں کہ وہ لوگ مرتے دم تک بہت
خوشحالی میں بسر کرتے ہیں۔؟

یہ نے فرمایا: ذَاكَ وَاللَّهِ فِي الرَّجْعَةِ، يَكُونُ الْعَذْرَةُ
بخدا زمانہ رجعت میں اُن کا حال یہ ہوگا کہ وہ گندگی (پاخانہ) کھا کر بسر کریں گے۔

☆ سعد نے احمد بن محمد سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصار)

(۲۹) مُعَذِّبُ اقْوَامٍ كِي رَحِيَّتِ نِهِيں (قرآن)

ابی نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابن سنان سے، انھوں نے ابوبصیر اور محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے قرآن مجید کی اس آیت: "وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَن تَعُودَ لَا يَرْجِعُونَ" (انبیاء) ترجمہ: (اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے المایاں پر حرام ہے کہ وہ لوٹ کر آسکیں۔)

قالا ۴: "كُلَّ قَرْيَةٍ أَهْلَكَ اللَّهُ أَهْلَهُ بِالْعَذَابِ لَا يَرْجِعُونَ فِي الرَّجْعَةِ فَهَذِهِ الْآيَةُ مِنْ أَعْظَمِ الدَّلَالَةِ فِي الرَّجْعَةِ لِأَنَّ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ الْإِسْلَامِ لَا يَنْكَرُ أَنَّ النَّاسَ كُلَّهُمْ يَرْجِعُونَ إِلَى الْقِيَامَةِ، مَنْ هَلَكَ وَمَنْ لَمْ يَمْلِكْ: فَقَوْلُهُ "لَا يَرْجِعُونَ" عَنَى فِي الرَّجْعَةِ فَاثًا إِلَى الْقِيَامَةِ يَرْجِعُونَ حَتَّىٰ يَدْخُلُوا النَّارَ"۔

دونوں ائمہ حضرات نے فرمایا: (ترجمہ)

"ہر وہ آبادی جسے اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کر دیا وہ زمانہ رحمت میں دوبارہ دنیا میں نہیں پلٹائے جائیں گے۔ یہ آیت رحمت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس لیے کہ اہل اسلام میں سے کسی کو اس امر سے انکار نہیں کہ تمام لوگ قیامت کے دن رحمت کریں گے اور دوبارہ زندہ کیے جائیں گے خواہ وہ لوگ جو عذاب الہی سے ہلاک ہوئے ہوں خواہ ہلاک نہ ہوئے ہوں۔ اور اس آیت میں "لا یرجعون" سے مراد زمانہ رحمت ہے اس لیے کہ قیامت میں تو سبھی دوبارہ زندہ ہوں گے تاکہ انہیں جہنم میں داخل کیا جائے۔"

(تفسیر علی بن ابراہیم)

(۳۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ مَرَادُ حَضْرَةِ امیرِ المومنین ہیں

ابی نے ابن ابوعبیر سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مسجد میں فرش پر سوار تھے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔

"قد جمع رملًا ووضع رأسه عليه، فحركه برجله ثم قال: قم يا دابة الله۔"

فقال رجل من اصحابه: يا رسول الله! أنستى بعضنا بعضًا

بعضنا الاسم؟

فقال: "لا والله ما هو الا له خاصة وهو الدابة التي ذكر الله في كتابه: (الآية) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ؟" (سورة نمل آیت ۸۲)

ثم قال: يا علي! إذا كان آخر الزمان أخرجك الله في أحسن صورة ومعلك ميسم تسم به اعدائك۔

(ترجمہ)

"آپ نے ریت جمع کیا اور اُس کے اوپر اُن کا سراقد رکھ دیا، پھر آپ نے اُن کے پیر کو حرکت دی۔ پھر فرمایا: اٹھو دابة الله!۔" یہ سن کر آپ کے ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ہم لوگ سبھی اس نام سے ایک دوسرے کو پکار سکتے ہیں؟

آپ نے فرمایا: خدا کی قسم، ہرگز نہیں، یہ نام تو صرف ان کے لیے ہی مخصوص ہے۔ یہ وہ دابة ہیں جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

حوالہ آیت: "وَإِذَا وَقَعَ... يوقنون" (سورة نمل آیت ۸۲)

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم اُن کے لیے زمین میں سے ایک دابة نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات (نشانیوں) پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

پھر آنحضرت نے فرمایا: یا علی! آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ تم کو بہترین صورت میں نکالے گا اور تمہارے پاس ایک مہر ہوگی جس سے تم اپنے دشمنوں پر نشان لگاؤ گے۔"

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کیا:

مگر عامہ تو یہ کہتے ہیں کہ اس آیت میں تکلمہم سے مراد زنجی کرنے کے ہیں۔

آپ نے فرمایا: کلمہ اللہ فی نارِ جہنم اناہو تکلمہم من الکلام و الدلیل علی انّ هذا فی الرّجعة قوله: **الْاٰیۃ: "وَيَوْمَ نَخْشِشُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّنْ يَّكَذِّبُ بِآٰلِنَا فَمَهُمُ يُوزَعُونَ" ۸۲ حَتّٰی اِذَا جَآءُ زُوْا قَالْ اَ كَذَّبْتُمْ بِآٰلِنَا وَلَمْ تَحْطِیْطُوْا بِمَا عَلَّمَاۤ اَمَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ" ۸۳ (سُورَةُ نَمَل ۸۳ ۸۴)**

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: "اللہ انہیں جہنم رسید کرے، ایسا نہیں ہے بلکہ تکلمہم کلام سے ہے جس کے معنی گفتگو کرنے کے ہیں اور رجعت پر دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے ترجمہ آیت: "اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو ہماری نشانیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور ان کو صفت بستہ کیا جائیگا یہاں تک کہ وہ حاضر ہوں گے تو وہ کہے گا کہ کیا تم نے میری آیات کو جھٹلایا تھا جبکہ تم اپنے علم سے ان کا احاطہ نہیں کر سکتے تھے۔ تو یہ کیا تھا جو تم کیا کرتے تھے۔"

آپ نے فرمایا: اس آیت میں آیات سے مراد امیر المؤمنینؑ اور ائمہ طاہرینؑ ہیں۔

پس اہل شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مگر عوام کا خیال ہے کہ قول خدا: **يَوْمَ نَخْشِشُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا** " سے قیامت میں خشر مراد ہے۔

آپ نے فرمایا: تو کیا قیامت میں اللہ ہر قوم سے ایک گروہ کو معذور کرے گا اور باقی کو چھوڑ دے گا۔ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ یہ تو زمانہ رجعت کے لیے ہے۔ قیامت کے متعلق تو یہ آیت ہے:

"وَحَشِشْنَاهُمْ فَلَمْ نَغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا" (کہف: ۴۸)

"

دوسرے اسناد کے ساتھ مفضل سے روایت ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے قول خدا: **"يَوْمَ نَخْشِشُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا"** کی تفسیر میں فرمایا:

قال: " ليس احد من المؤمنين قتل الا يرجع حتى يموت ولا يرجع الا من محض الایمان محضاً او محض الکفر محضاً " فرمایا: یعنی: " ہر وہ مومن جو قتل کیا گیا ہے وہ دوبارہ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئے گا اور اپنی زندگی پوری کر کے مرے گا۔ نیز رجعت ان ہی لوگوں کے لیے ہوگی جو خالص مومن یا خالص کافر ہوں گے۔ "

"

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک شخص نے عمار بن یاسر سے کہا: اے ابویقظان! قرآن مجید میں ایک آیت ہے جس سے میرے دل میں فساد اور شک پیدا ہو رہا ہے۔

عمار بن یاسر نے پوچھا: وہ کون سی آیت ہے؟ اس نے کہا: **"وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا الضُّلَّالَةَ مِنَ الْاَرْضِ مَن تَكَلَّمُ لَهُمْ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِآٰلِنَا لَا يُوقِنُوْنَ" (سُورَةُ نَمَل: ۸۲)**

ترجمہ آیت: "اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا کہ لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں کرتے تھے۔"

اس آیت میں دابہ سے مراد کون ہے؟ یہ کونسا دابہ ہے؟

عمار بن یاسر نے کہا: (اچھا، خدا کی قسم جب تک میں تمہیں وہ دابہ نہ دکھا لوں گا، نہ تو بیٹھوں گا، نہ کچھ کھاؤں گا، نہ کچھ پیوں گا۔

اس کے بعد عمار اس شخص کو اپنے ساتھ میسر چلے اور امیر المؤمنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو دیکھا کہ حضرت امیر المؤمنینؑ کھجوریں مکھن کے ساتھ نوش فرما رہے ہیں۔ امیر المؤمنینؑ نے جب عمار کو دیکھا تو فرمایا:

اے ابویقظان! یہاں آؤ۔

عمار آپ کے پاس جا کر بیٹھ گئے اور آپ کے ساتھ کھجوریں کھانے لگے اس شخص کو بڑا تعجب ہوا۔ اور جب عمار وہاں سے اُٹھے تو اس شخص نے کہا:

اے ابویقظان! واہ واہ، تم نے تو قسم کھائی تھی کہ جب تک کہ دابہ نہ دکھاؤ گے، نہ بیٹھو گے نہ کھاؤ پیو گے ہمارے جواب دیا: اگر تم میں عقل ہے تو میں نے تمہیں وہ دابہ دکھا دیا۔ (تفسیر علی ابن ابیہم)

اُمّت طاہرین علیہم السلام آیات الہیہیں

(۳۱)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیہ :
 آیت ” سَيُؤْتِيكُمْ اٰيٰتِهٖ فَتَعْرِفُوْنَهَا “ (سورہ غل ۹۳)
 ترجمہ (عنقریب وہ تمہیں اپنی نشانیاں (آیات) دکھائے گا
 پس تم ان کو پہچان جاؤ گے۔) (قال امیر المومنین والائمہ)
 اس آیت میں آیات سے مراد امیر المومنین علیہ السلام اور جلالہ ائمہ طاہرین علیہم السلام ہیں
 ” اِذَا رَجَعُوا يَعْرِضُ اَعْدَاؤُهُمْ اِذَا رَاوْهُمْ وَالذَّلِيلُ
 عَلَى اَنْۢ اَلْآيَاتِ هُمُ الْاِمَّةُ : قول امیر المومنین صلوات
 اللہ علیہ : ” مَا لِلّٰہِ اٰیۃٌ اَعْظَمُ مِنْہٗی “ فاذا رجعوا الی
 الدنیا یعرضہم اعداؤہم اِذَا رَاوْهُمْ فِی الدنیا۔“
 ترجمہ روایت : ” جب یہ رجعت فرمائیں گے ان کے دشمن انہیں دیکھ کر پہچان لیں گے
 اور اس بات کی دلیل کہ آیات سے مراد ائمہ طاہرین ہیں تو امیر المومنین
 کا یہ قول ہے کہ ” مَا لِلّٰہِ اٰیۃٌ اَعْظَمُ مِنْہٗی “
 یعنی : (اللہ تعالیٰ کی کوئی بھی آیت مجھ سے بڑی نہیں ہے)
 جب یہ حضرات دنیا میں رجعت فرمائیں گے تو ان کے دشمن انہیں دیکھ کر
 پہچان لیں گے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)

قرآن مجید میں حضرت موسیٰ و فرعون کا قصہ (تمثیلاً)

(۳۲)

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ سورہ قصص میں ہے
 ” طٰسِطٌ ۚ تِلْكَ اٰیٰتُ الْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ “ (قصص ۲۰)
 اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کیا اور فرمایا کہ
 اے محمد ! ” تَسْلُوْا عَلَیْکَ مِنْ نَّبِیِّ مُوْسٰی وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ
 یُّؤْمِنُوْنَ ۚ اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلٰی فِی الْاَرْضِ وَجَعَلَ اَهْلًا مَّ
 شِیْعًا یَّسْتَضِعُوْنَ طٰغُفَہٗ مِنْہُمْ یَدَّبْحُ اَبْنَاءَہُمْ
 وَیَسْتَعْمٰی نِسَاءَہُمْ اِنَّہٗ كَانَ مِنَ الْمُسْرِیْنَ ۚ
 وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعَوْا فِی الْاَرْضِ

وَنَجْعَلْہُمْ اٰیۃً وَنَجْعَلْہُمْ الْاَوْرَیثِیْنَ ۚ وَنَمِکِّنْ لَّہُمْ
 فِی الْاَرْضِ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَہَامٰنَ وَجُنُودَہُمَا مِنْہُمْ
 مَا کَانَ لَہُمْ یَحْذَرُوْنَ ۚ (قصص ۱-۳-۶)

ترجمہ آیات : ” ہم تمہیں ایماندار لوگوں کے لیے موسیٰ و فرعون کی سچی خبروں میں سے بڑھ کر
 سناتے ہیں۔ بیشک فرعون نے (مصر کی) سرزمین میں تکبر کیا اور اس کے
 باشندوں کو کئی گروہوں میں تقسیم کر دیا۔ ان میں سے ایک گروہ کو
 عاجز و کمزور کر رکھا تھا، ان کے بیٹوں کو ذبح کر دیتا تھا اور ان کی عورتوں
 کو زندہ رہنے دیتا تھا۔ بیشک وہ فساد کرنے والوں میں سے تھا۔“
 ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو موسیٰ اور ان کے اصحاب
 پر فرعون کی طرف سے جو کچھ ظلم اور قتل ہوا اس کی خبر دی ہے تاکہ آپ کی اُمت
 کے ہاتھوں آپ کے اہل بیت پر جو کچھ ظلم و ستم ہوگا اس پر ان کو صبر آجائے۔
 پھر تلقین صبر کے بعد انہیں خوشخبری بھی سنائی کہ پھر ہم اس کے بعد
 تمہارے اہل بیت پر اپنا فضل اس طرح ظاہر کریں گے کہ انہیں زمین پر اپنا خلیفہ
 بنائیں گے اور آپ کی اُمت پر ان کو امام قرار دیں گے۔ اور ان ائمہ کو ان کے دشمنوں
 کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجیں گے تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے اپنا بدلہ و انتقام
 لیں۔ چنانچہ اس ضمن میں ارشاد فرمایا ہے :

” وَنُرِیْدُ اَنْ تَمُنَّ عَلَی الَّذِیْنَ اسْتَضَعَوْا فِی الْاَرْضِ وَ
 نَجْعَلْہُمْ اٰیۃً وَنَجْعَلْہُمْ الْاَوْرَیثِیْنَ ۚ وَنَمِکِّنْ لَّہُمْ
 فِی الْاَرْضِ وَنُرِیْ فِرْعَوْنَ وَہَامٰنَ وَجُنُودَہُمَا

ترجمہ آیت : اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کر دیے گئے تھے ان پر احسان کریں
 اور انہیں امام بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔ اور ہم انہیں زمین میں
 اقتدار بخشیں اور فرعون و ہامان اور ان دونوں کے لشکروں کو وہ (عدا)
 دکھائیں جس کا انہیں خوف تھا۔

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہم فرعون و ہامان اور ان دونوں کے گروہوں کو۔ یعنی ان لوگوں کو
 جنہوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ہے ”مضمر“ یعنی آل محمد کی طرف
 سے ”مَا کَانَ لَہُمْ یَحْذَرُوْنَ“ یعنی انہیں سزا اور قتل کا منظر دکھائیں۔
 ولوکات هذه الآية نزلت فی موسیٰ و فرعون لقال ونری

فرعون وھامان وجنودھا منہ ما کانوا یحذرون۔
ای من موسیٰ ولم یقل منهم ، قلما تقدّم قوله : "وَرُبُّی
أَنْ تَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَفْجَعُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجَّيْنَاهُمْ
أُتْمَةً" علمنا أنّ المخاطبة للنبی صلی اللہ علیہ و
ما وعد اللہ رسولہ فانما یكون بعده والاُتْمَةُ یكونون
من ولده وانما ضرب اللہ هذا المثل لهم فی موسیٰ وبنی
اسرائیل وفي اعدائهم بفرعون وجنوده۔

(ترجمہ)

اور اگر یہ آیت حضرت موسیٰؑ اور فرعون کے لیے ہوتی تو پھر عبارت یہ
ہوتی کہ نبی فرعون وھامان وجنودھا منہ "یعنی ہم فرعون اور
ہامان اور ان دونوں کے گروہوں یا شکروں کو" منہ "یعنی موسیٰ کی طرف
سے سزا کا منظر دکھائیں گے۔" اس آیت میں منہ نہ کہا جاتا بلکہ منہ ہوتا
اور اس آیت کی ابتداء میں ہے کہ "اور ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ لوگ جو زمین
پر کمزور بنا دیے گئے ہیں ان پر فضل و احسان کریں اور انھیں امام بنائیں۔"
اس سے معلوم ہوا کہ خطاب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اور
اللہ نے جو وعدہ اپنے رسولؐ سے کیا ہے وہ بعد کے لیے کیا ہے۔ (وعدہ
آئندہ کے لیے ہوتا ہے گذشتہ کے لیے نہیں ہوتا۔) اور اُتْمَةُ آپ ہی کی
اولاد میں سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے بطور مثل موسیٰ وبنی اسرائیل کا
واقعہ پیش کیا ہے اور یعنی حضرت موسیٰؑ وبنی اسرائیل کی مثال آل محمدؐ سے دیکھی
اور فرعون و ہامان اور ان کے گروہوں سے آل محمدؐ کے دشمنوں کو مراد لیا ہے۔
فقال : إنّ فرعون قتل بنی اسرائیل وظلم ، فأظفر اللہ موسیٰ
بفرعون واصحابہ حتی اھدکھم اللہ وکذلک اھل بیت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحابہم من اعدائهم القتل و
الغصب ، ثم یردھم اللہ ویرد اعداءھم الی الدنیا حتی
یقتلھم۔

وقد ضرب (میر) المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی اعدائہ مثلاً مثل ما ضربہ

اللہ لہم فی اعدائهم بفرعون وھامان۔
فقال : ایھا الناس إنّ اَوَّلَ مَنْ بَغَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى وَجْهِ
الْأَرْضِ عَنَاقُ بِنْتِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلَقَ اللَّهُ لَهَا عَشْرِينَ
أَصْبَعًا فِي كُلِّ أَصْبَعٍ مِنْهَا ظُفْرَانٌ طَوِيلَانِ كَالْمَنْجَلَيْنِ
الْعَظِيمَيْنِ وَكَانَ مَجْلِسُهَا فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ جَرِيبٍ
فَلَمَّا بَغَتْ بَعَثَ اللَّهُ لَهَا اسدًا كَالْفِيلِ وَذُبُّبًا كَالْبَعِيرِ
وَنَسْرًا كَالْحِمَارِ وَكَانَ ذَلِكَ فِي الْخَلْقِ الْأَوَّلِ فَسَلَّطَهُمُ
اللَّهُ عَلَيْهَا فَقَتَلُوهَا ، الْأَوَّلُ قَتَلَ اللَّهُ فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَخَسَفَ بِقَارُونَ وَأَنَامَ هَذَا مِثْلَ الْأَوَّلِ لَأَنَّ الَّذِينَ
عَصَوْا حَقَّهُ فَأَهْلَكَهُمْ اللَّهُ۔

ثم قال علی صلوات اللہ علیہ علی اثر هذا المثل الذی ضربہ :
وقد کان لی حق حازہ دونی من لم یکن لہ ولم
اکن اشركہ فیہ ولا توبۃ لہ الا بکتاب منزل او
برسول مرسل ، وانّی لہ بالسہالة بعد محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ولا نبی بعد محمد ، فانّ یتوب وھم فی
برزخ القیامۃ ، غرتہ الامانی وغرہ باللہ الغرور قد
أشقی علی جرت ہار فانہار فی نار حنّہم واللہ لا یھدی
القوم الظالمین۔

وكذلك مثل القاسم علیہ السلام فی غیبتہ وھربہ واستنارۃ مثل
موسیٰ علیہ السلام خالف مستترالی أن یأذن اللہ فی خروجه
وطلب حقہ وقتل اعدائہ فی قولہ :
الْأُیْبَةُ "أُذِنَ لِلَّذِينَ يَقْتُلُونَ بِأَنَّهُمْ ظَلَمُوا وَإِنَّ اللَّهَ
عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ" الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ ديارِهِمْ
بَغْيًا حَقًّا (سورۃ حج ۳۹-۴۰)

وقد ضرب بالחסین بن علی صلوات اللہ علیہما مثلاً فی بنی
اسرائیل باد التسم من اعدائهم حیث قال علی بن الحسین
علیہما السلام لمنہال بن عمرو : اصبحنا فی قومنا مثل

بنی اسرائیل فی آل فرعون یدّ بَحُوتِ اِبنائِنا ویستَحیون لِنَا اِذَا

(ترجمہ)

پھر فرمایا: ”فرعون نے بنی اسرائیل کو قتل کیا اور اُن پر ظلم کیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو فرعون اور آل فرعون پر ظفریاب فرمایا اور اللہ نے انھیں ہلاک کر دیا۔“

بس اسی طرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کے دشمنوں نے غصب کیے اور انھیں قتل کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اہل بیت رسول م اور اُن کے دشمنوں کو دوبارہ اس دنیا میں پلٹائے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں۔

اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے اہل بیت رسول کے دشمنوں کی مثل فرعون و ہامان سے بیان کی ہے اسی طرح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے بھی اپنے دشمنوں کی مثل بیان کی ہے اور کہا ہے کہ:

”اے لوگو! سب سے پہلے روئے زمین پر جس نے اللہ کے حکم سے سربازی کی وہ عناق بنتِ آدم تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے بیٹے انگلیاں پیدا کی تھیں اور ہر انگلی میں بڑے بڑے اور لمبے لمبے ناخن تھے۔ وہ اتنی بھاری بھر کم تھی کہ ایک جریب زمین میں بیٹھ پاتی تھی مگر جب اُس نے اللہ کے حکم سے سربازی کی تو اللہ نے اس پر ہاتھی جتنے بڑے شیر اور اونٹ جتنے بڑے بھڑے اور گدھے جتنے بڑے گدھے مسلط فرما دیے اور اُن سب نے مل کر اس کی نکتہ بونی کر دی۔ یہ ابتدائی دورِ خلقت کا قصہ ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ نے فرعون و ہامان کو ہلاک کیا۔ قارون کے لیے زمین شق ہوئی۔ یہ مثل ہے آپ کے ان دشمنوں کے لیے جنھوں نے آپ کا حق غضب کیا۔

پھر حضرت علی امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ نے مندرجہ بالا مثل کے ذیل میں ارشاد فرمایا:

”اور میرا بھی حق تھا مگر وہ میرے علاوہ دوسرے نے ہتھیالیا جو کسی طرح جائز نہ تھا، نہ میں نے اُسے اپنے حق میں شریک بنایا تھا۔ (بہر حال ان کی نجات اس کتاب اور اس شریعت کی رو سے تو ممکن نہیں۔ ہاں کوئی اور کتاب کوئی اور رسول آئے اور شریعت ناقذ کرے تو شاید ممکن ہو) مگر محمد کے بعد تو نہ کوئی رسول آئے والا ہے، نہ کوئی کتاب، نہ کوئی شریعت اِس اُن کی

توبہ کیجئے قبول ہو سکتی ہے۔ وہ لوگ تو اس وقت برزخ قیامت میں ہیں اور اُن کو ان کی خواہشات نے دھوکا دیا، وہ لوگ تو اللہ سے چالیں چل رہے تھے مگر اللہ انھیں واصل جہنم کرے گا۔

اس طرح حضرت امام قائم علیہ السلام کے لیے بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل درست ہوئی۔ اُن کا غیبت اختیار کرنا، گریز کرنا، پوشیدہ ہو جانا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خوت کے مارے غیبت اختیار کی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں اذن ظہور دے گا، وہ اپنے حق کا مطالبہ کریں گے، اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

حولہ آیت: ”اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُبَغِّضُوْنَکَ...“ (حج: ۳۹-۴۰)
ترجمہ آیت: ”جن کے خلاف جنگ کی گئی اُن کو قتال کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بیشک اللہ اُن کی نصرت کرنے پر قادر ہے۔“ (۳۹) وہ لوگ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے۔“

ترجمہ روایت: ”اور اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے قصے میں حضرت امام حسین ابن علی صلوات اللہ علیہما کی مثل بیان کر دی ہے۔ چنانچہ حضرت امام علی بن الحسین صلوات اللہ علیہما نے ایک موقع پر منہال سے فرمایا: اے منہال! ہم اہل بیت رسول، اس امت میں بالکل اسی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں جیسے بنی اسرائیل، آل فرعون کے درمیان تھے کہ وہ اُن کے بچوں کو قتل کر دیتے تھے اور اُن کی عورتوں کو زندہ چھوڑ دیتے تھے، اسی طرح یہ لوگ ہمارے بچوں (و مردوں) کو قتل کرتے ہیں اور ہماری ستورات کو زندہ چھوڑ دیتے ہیں۔“

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے (قرآن)

(۳۳)

ابن نے نصر سے، انھوں نے یحییٰ حبلی سے، انھوں نے عبد الحمید طائی سے انھوں نے ابو خالد کابلی سے اور ابو خالد کابلی نے حضرت امام علی بن الحسین علیہما السلام سے قول خدا: ”اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْآنَ لَرَاٰکَ اِلٰی مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵) ترجمہ آیت: (بیشک وہ جس نے تجھے قرآن فرض کیا ہے وہ تجھ پر مَعَاد کی طرف ضرور لوٹا دے گا) کی تفسیر

کے متعلق روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”یرجع الیکم نبیکم صلی اللہ علیہ وآلہ“
یعنی: (تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری طرف رجعت کریں گے۔)
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۳۳۳ عذاب الادنیٰ سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت نمبر ۲۱ سورۃ السجدہ
”وَلَنَذِرَنَّهُمْ مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰی ذُوْنَ الْعَذَابِ
الْاَوْکَبِ“ (سورۃ السجدہ آیت ۲۱)
ترجمہ آیت: ”اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی عذاب ادنیٰ (زیادہ عذاب)
کا مزا چکھائیں گے۔“

کے متعلق آپ نے فرمایا: ”العذاب الادنیٰ عذاب الرجعة بالسيف و
معنی قوله (لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ) اِیٰی یرجعون فی
الرجعة حتی یعدّوا۔“

یعنی: ”عذاب الادنیٰ سے مراد زمانہ رجعت میں تلوار سے عذاب ہے اور
اللہ تعالیٰ کے اس قول ”لَعَلَّكُمْ يَرْجِعُونَ“ کا مطلب یہ ہے کہ
وہ لوگ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے جائیں گے تاکہ ان کو سزا دی
جائے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)

۳۵ بنی امیہ وغیرہ کی رجعت

تفسیر علی بن ابراہیم میں ہے کہ آیت: ”فَاِذَا نَزَلَ بِسَاطِحِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِیْنَ“ (صافات ۱۱)
ترجمہ آیت: ”پس جب وہ (عذاب) اُن کے آنگن میں اتر آئے گا تو جن کو
ڈرایا جا چکا ہے اُن کی وہ بہت بُری صبح ہوگی۔“
یعنی: العذاب اِذَا نَزَلَ بِسَاطِحِیْ اُمّیّۃ وَاَشْیَا عِسم فی اَخر الزمان
”عذاب جب آخری زمانہ و در رجعت میں اور اُن کے ماننے والے دوبارہ
لائے جائیں گے۔“

یہ روایت، روایت نمبر ۱۳۹ پر ملاحظہ فرمائیں۔

۳۷ زمانہ رجعت میں ایمان لانا مفید نہ ہوگا

علی بن ابراہیم نے قول خدا: ”وَأُیْرِکُمْ اٰیٰتِہِ“ کے متعلق کہا کہ:
یعنی ”امیر المومنین والائتہ صلوات اللہ علیہم فی الرجعة
آیت: ”فَلَمَّا رَاَوْہَا سَاَآ قَالُوْا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَحَدّٰہُ وَکَفَرْنَا بِمَا
کُنَّا بِہِ مُشْرِکِیْنَ۔“ (سورۃ مومن: ۸۴)

اِیٰی جحدنا بما اشکرناہم:
آیت: ”فَلَمَّا یَاکُ یَنْفَعُہُمْ اِیْمَانُہُمْ لَمَّا رَاَوْہَا سَاَآ
سَمِعَتْ اللّٰہُ اَلَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِہِمْ وَخَسِرُوْہَا لَکَ
اَلْکُفْرُوْنَ۔“ (سورۃ مومن: ۸۵)

ترجمہ روایت: امیر المومنین اور ائمہ صلوات اللہ علیہم زمانہ رجعت میں آئیں گے
ترجمہ آیت: پس جب لوگ ہمارا عذاب (اُن کو) دیکھیں گے تو کہیں گے کہ ہم
خدا کے واحد پر ایمان لائے اور شرک سے انکار کرتے ہیں۔

یعنی جن لوگوں کو ہم نے شریک قرار دیا تھا اُن سب سے انکار کرتے ہیں۔ مگر
ترجمہ آیت: ”پس جب انہوں نے ہمارے عذاب کو دیکھ لیا تو اُن کا ایمان لانا
سودمند نہ ہوا۔ اللہ کا یہی معمول اُس کے بندوں میں جاری رہا
ہے اور وہیں انکار کرنے والے خسارے میں رہے۔“ (تفسیر علی بن ابراہیم)
یعنی: اُس وقت اُن کا ایمان لانا انہیں کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

۳۸ کلمہ باقیہ کی تفسیر

”وَجَعَلْنَا کَلِمَۃً بَاقِیَۃً فِیْ عَقِبِہِ لَعَلَّہُمْ یَرْجِعُوْنَ“
(اور اس نے کلمہ باقیہ کو اپنے پیچھے باقی چھوڑا تاکہ وہ پلٹیں) (زخرف: ۲۸)
یعنی: فاشم یرجعون یعنی الائتہ الی الدنیا:
وہ لوگ جو رجعت فرمائیں گے۔ یعنی ائمہ طاہرین اس دنیا کی طرف رجعت فرمائیں گے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۳۹ دُخَانِ مُبِیْن کی تفسیر

لہ ”فَارْتَقِبْ“ اِیٰی اصبح ”یَوْمَ تَأْتِی السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِیْنٍ“

ترجمہ آیت: "فَارْتَقِبْ" یعنی صبر کرو۔ (انتظار کرو) اُس دن کا جب آسمان سے ظاہر بہ ظاہر دھواں نکلے گا۔

قال: ذلك اذا خرجوا في الرجعة من القبر يغشى الناس كلهم الظلمة فيقولوا هذا عذاب اليم ربنا اكشف عنا العذاب انا مؤمنون فقال الله رد اعيانهم اتي لهم الذكري في ذلك اليوم. وقد جاءهم رسول مبين. اى رسول قد بين لهم ثم تولوا عنه وقالوا معلم مجنون.

قال: قالوا ذلك لما نزل الوحي على رسول الله صلى الله عليه وسلم واخذ الغشى فقالوا: هو مجنون. ثم قال: انا كاشفوا العذاب قليلا انكم عائدون. يعنى الى القيامة ولو كان قوله: "يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ" فى القيامة، لم يقل انكم عائدون لانه ليس بعد الآخرة والقيامة حالة يعودون اليها ثم قال: "يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى" يعنى فى القيامة وانا منتقمون. (سورة الدخان آيت ۱۷)

ترجمہ روایت مع آیات :-

آپ نے فرمایا: جب زمانہ رجعت میں اپنی قبروں سے نکلیں گے تو تمام لوگوں پر اندھیرا چھا جائے گا۔ یعنی (یغشى الناس) تو لوگ کہیں گے کہ ہذا عذاب الیم: یہ دردناک عذاب ہے۔ "رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ" پروردگار ہمارے، ہم سے عذاب کو دور کر دے، "اَنَا مُؤْمِنُونَ" تو، ہم (ابھی) ضرور ایمان لے آئیں گے۔ تو اللہ تعالیٰ ان کے جواب میں کہے گا: "اَتَى لَعْنُ الذَّكْرَى" اب ان کے لیے نصیحت کیسی "وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُبِينٌ" اور بلاشبہ ان کے پاس تو ایک واضح (صاف صاف) رسول آیا تھا۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔ "ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَجْنُونٌ" تو اُس وقت ان لوگوں نے روگردانی کی اور کہا، یہ تو سکھایا پڑھایا ہوا مجنون ہے۔

یہ انھوں نے اُس وقت کہا تھا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہوئی اور ان پر غشی طاری ہوئی تو کہا ان پر جنوں سوار ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا: "اِنَّا كَاشَفُوْا الْعَذَابَ اَبْقَلِيْلًا اِنْ كُمْ عَائِدُونَ" اچھا ہم تھوڑے دنوں کے لیے عذاب ٹال دیتے ہیں پھر تم لوگ قیامت کی طرف تو پلٹنے والے ہو ہی۔

اب اگر اللہ تعالیٰ نے یہ قیامت کے دن کے لیے کہا کہ اس دن آسمان دھواں دھواں سا ہو جائے گا۔ تو پھر یہ نہ کہتا کہ تم لوگ اُس کی (قیامت کی) طرف پلٹنے والے ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد پلٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "يَوْمَ تَبْطِشُ الْبَطْشَةُ الْكُبْرَى اَنَا مُنْتَقِمُونَ" ہم ان سے سب بڑا بدلہ تو اسی (قیامت کے) دن لیں گے۔ (سورة دخان - ۱۰ تا ۱۶) (تفسیر ابن ابراہیم)

بیان: قال الطبرسی ج۲۔ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ دعا علی قومہ لما کذبوہ فقال: اللہم سنینا کسینی یوسف فاجدبت الارض فاصابت قریشا المجاعة وكان الرجل لما به من الجوع یرعى بینہ وبين السماء کالدخان، واکلوا المیتة والعظام، ثم جاءوا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسأل اللہ لهم فکشف عنهم و قيل ان الدخان من اشراط الساعة تدخل فی مسامع الکفار والمنافقین، وهو لم یأت بعد، وانه یأتی قبل قیام الساعة، فیدخل اسماعہم حتی ان رؤسہم تكون کالرأس الحنید ویصیب المؤمن منه مثل الزکمة وتكون الارض کلما کبیت او قد فیہ، لیس فیہ خصاض ویدکث ذلک اربعین یوماً۔

ترجمہ بیان: طبرسی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ: جب قوم قریش نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کی رسالت کی تکذیب کی تو آپ نے ان کے لیے یدد عار کی اور کہا: پروردگار! تو میرے لیے وہی سنت جاری فرما جو حضرت یوسف کے لیے جاری فرمائی تھی چنانچہ چھ سال آئی اور یہ حالت ہوگئی کہ قریش بھوک سے ٹرپنے لگے۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا تھا، آسمان کی طرف دیکھتے تو انھیں دھواں دھواں

نظر آتا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ مردار کھانے لگے اور بڑیاں چبانے لگے
تو مجبوراً نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے دعا کی اور خشک سالی و فحط دور ہو گیا۔ آنحضرت نے ارشاد فرمایا:
دیکھو! آسمان کا دھواں دھواں نظر آنا آثار قیامت میں سے ہے۔ مگر فی الحال
آسمان سے دھواں ظاہر نہ ہوگا، بلکہ قیام قیامت سے پہلے آسمان کا دھواں
ظاہر ہوگا جو کفار و منافقین کے کانوں میں داخل ہو جائے گا تو ان کے سر
ایسے ہو جائیں گے جیسے آگ میں ڈال کر بھون دیا گیا ہے اور زمین پر صرف
اتنا اثر ہوگا جیسے انھیں زکام ہو گیا ہے اور ساری زمین ایسے گھر کے مانند
ہو جائے گی جس میں آگ روشن ہو۔ اور یہ حالت چالیس دن تک رہے گی۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

آیت: یَوْمَ تَشَقَّقُ الْأَرْضُ عَنْهُمْ سِقَاطٌ (رق: ۴۴)

”جس دن زمین ان لوگوں کے لیے اوپر سے پھٹ جائے گی

اور وہ لوگ فوراً دوڑتے ہوئے نکل پڑیں گے۔“

آپ نے فرمایا کہ: فی الرجعة: یعنی یہ زمانہ رجعت میں ہوگا۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

یہ تو رجعت میں ہی پتہ چلے گا کہ...

”حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ“ (سورہ ابراہیم: ۲۲) قال القائم و امیر المؤمنین

علیہ السلام فی الرجعة۔ ”فَسَيُعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ نَاصِرًا وَاَاقْلُّ

عَدَدًا“ (سورہ ابراہیم: ۲۲) قال ہو قول امیر المؤمنین لفر: واللہ یا ابن

صہاک لولا عہد من رسول اللہ و کتاب من اللہ سبق لعلمت آیتنا

اضعف ناصراً و اقل عدداً۔ قال فلما اخبرهم رسول اللہ ما یکون

من الرجعة۔ قالوا: متى یکون هذا؟ قال اللہ: قل یا محمد

”ان اذری اقریب مما توعدون“ امر یجعل لہ رقیباً امداء

وقوله: ”عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْمِرُ عَلٰی غَيْبِهٖ اَحَدًا“ (الا من ارتضى

(سورہ ابراہیم: ۲۲) من رسول قریب یسلک من بین یدیه و من خلفہ رعداً

قال: یشیر اللہ رسولہ الذی یرضیہ بما کان قبلہ من الاخبار، و ما یکون بعدہ

من اخبار القائم علیہ السلام و الرجعة و القیامة۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

ترجمہ آیت: ”یہاں تک کہ جب وہ لوگ دیکھیں وہ چیزیں جن کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔“ (الحج: ۲۲)
ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: جب وہ لوگ قائم اور امیر المؤمنین علیہ السلام کو زمانہ رجعت میں
دیکھیں گے تو انھیں پتہ چلے گا کہ یہ حیثیت ناصر و مددگار کون کر رہے ہیں اور تعداد
کس کی کم ہے۔ اور یہی بات ایک مرتبہ جلال میں آکر امیر المؤمنین علیہ السلام
کہی کہ اے ابن صہاک! اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت اور پہلے سے
لکھی ہوئی تحریر نہ ہوتی تو مجھے پتہ چل جاتا کہ ہم میں سے کون یہ حیثیت ناصر کر رہا
ہے اور تعداد میں کون کم ہے۔

اس کے بعد فرمایا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو حالات رجعت کی خبر دی تو لوگوں نے
پوچھا: یہ رجعت کب ہوگی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد! کہہ دو کہ:

”(ان اذری)..... امداء“ (سورہ جن: ۲۵)

ترجمہ آیت: یعنی ”میں نہیں جانتا کہ جس دن قائم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے وہ قریب؟“

یا اللہ تعالیٰ نے اس کی مدت اور بڑھادی ہے۔“

”عَالِمُ الْغَيْبِ..... رَصْدًا“ (سورہ جن: ۲۶)

ترجمہ آیت: یعنی ”وہ عالم الغیب ہے اور اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں فرماتا، لیکن رسولوں

میں سے صرف اس کو جس کو وہ منتخب فرمائے اور اس کے آگے بھیجے

نگہبان فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے پسند کردہ اور منتخب رسول کو بتایا کہ ان سے قبل کیا کیا واقعات

ہو چکے ہیں اور ان کے بعد کیا کیا حادثات رونما ہوں گے۔ یعنی ظہور قائم رجعت

اور قیامت۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

کافروں کو تھوڑی مہلت دے دو۔

قول خدا: ”فَمَالَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ“ (الطارق آیت ۱۰)

کے بارے میں جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے حسن بن علی بن ابوجرہ سے،

انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت نقل کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”مالہ قوۃ یقوی بہا علی خالفہ ولا ناصر من اللہ ینصرہ ان

ارادہ سوئاً“ قلت انہم یکیدون کیدا“ قال: کادوا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و کادوا علیاً علیہ السلام و کادوا فاطمہ

فَقَالَ اللَّهُ يَا مُحَمَّدُ! اِثْمُكَ يَكِيدُ ذُنُوكَيْدًا اَوْ اَكِيدُ كَيْدًا اَوْ قَهْلُ
الْكُفْرَيْنِ " اَمْ هَلُمُّهُ رُوَيْدًا " (التعلق: ۱۶-۱۵)

لوقد بعث القاءم عليه السلام فينتقم لي من الجبارين والظواغيت من
قوليش وبنى اُمية وساثر الناس - (تفسير علي بن ابراهيم)
ترجمہ روایت مع آیات: " فَنَالَهُ وَلَا نَاصِرَ " (طارق: ۱۶)
آپ نے فرمایا: اس کا مطلب یہ ہے کہ اس میں اتنی قوت نہ رہ جائے گی کہ
اللہ کی مخالفت کرے اور نہ اس مخالفت کے لیے اسے کوئی مددگار ملے گا۔
راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: اِثْمُكَ يَكِيدُ ذُنُوكَيْدًا " کا کیا مطلب ہے؟
آپ نے فرمایا: چونکہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ وحیلہ کیا حشر
علیہ السلام کے ساتھ مکہ وحیلہ کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ساتھ
مکہ وحیلہ کیا، تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد! یہ لوگ اپنی چال چل رہے
ہیں اور میں اپنی تدبیر کر رہا ہوں (انضم یکیدون واکید کیداً!)
" فَمَقِيلُ الْكُفْرَيْنِ اَمْ هَلُمُّهُ رُوَيْدًا " لہذا اے محمد!
" ان کافروں کو کچھ دنوں کی مہلت دے دو۔ " جب امام قائم علیہ السلام
آئیں گے تو وہ میرا انتقام قریش و بنی اُمیہ اور سارے زمانے کے جابروں
اور سرکشوں سے لے لیں گے۔ (تفسیر علی بن ابراهيم)

۴۳) رسول خدا کا آخری دور رجعت ہوگا

مذکورہ بالا اسناد کے ساتھ ابوبصیر نے قول خدا:
" وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّكَ مِنَ الْاُولٰی " (سورہ البقرہ آیت ۲)
کے متعلق حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:
" یعنی اسکوۃ ہی الآخرة للنبي صلى الله عليه وآله "۔
یعنی " دوبارہ (زمانہ رجعت میں) آنا ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آخری دور ہے۔
(جو پہلے دور سے بہتر ہوگا۔) راوی کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا اور
اللہ تعالیٰ کے اس قول کا کیا مطلب ہے: " وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی " (المعین: ۲)
آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جنت میں سے اتنا دیدوں گا کہ تم خوش
ہو جاؤ گے۔ (تفسیر علی بن ابراهيم)

۴۴) حدیث رسول ہے کہ اے علی!

شیخ طوسی نے اپنے اسناد کے ساتھ فضل بن شاذان سے، انھوں نے
مرفوع روایت کی ہے بریدہ سلمیٰ سے، ان کا بیان ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حضرت علی علیہ السلام سے ارشاد فرمایا:

" يَا عَلِيُّ اِنَّ اللَّهَ اشْهَدُكَ مَعِيَ سَبْعَةُ مَوَاطِنَ وَسَاقِ الْحَدِيثِ
اِلَى اَنْ قَالَ: وَالْمَوْطِنُ السَّابِعُ اَنَا نَبِيٌّ حِينَ لَا يَبْقَى اَحَدٌ و
هَلَاكُ الْاَحْزَابِ بِاَيِّدِنَا " (کنز جاح الفوائد)
ترجمہ: اے علی! اللہ تعالیٰ نے سات مواقع پر تم کو میرے ساتھ رکھا۔ اور وہ
مواقع بیان کرنے کے بعد فرمایا: اور ساتوں مواقع وہ ہوگا کہ ہم باقی رہیں گے
جبکہ کوئی باقی نہ رہے گا اور ہمارے ہاتھوں اللہ تعالیٰ تمام گروہوں کو
ہلاک کر لے گا۔ (کنز جاح الفوائد)

۴۵) رجعت حق ہے: امام رضا

تمیم قریشی نے اپنے والد سے، انھوں نے احمد انصاری سے، انھوں نے حسن بن
جہم سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ مامون نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے دریافت کیا
کہ اے ابوالحسن! آپ رجعت کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِنَّهَا الْحَقُّ قَدْ كَانَتْ فِي الْاَمَمِ السَّابِقَةِ وَنُطِقَ بِهَا الْقُرْآنُ
وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي هَذِهِ الْاُمَّةِ كُلُّ
مَا كَانَ فِي الْاَمَمِ السَّابِقَةِ حَذُّوَالْتَحِلُّ بِالتَّحِلِّ وَالْقَذَا
بِالْقَذَا، وَقَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ الْمَسْدِيُّ مِنْ
وَلَدِي تَلَّ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَصَلَّى خَلْفَهُ - و
قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَا غَرْبًا وَسَيُعَوِدُ غَرْبًا فَطَوْبُ
لِلْغَرْبِ -

فیل: یا رسول اللہ! اِثْمُكَ يَكُونُ مَاذَا؟

قال: ۳: ثُمَّ يَرْجِعُ الْحَقُّ اِلَى اَهْلِ الْخَبَرِ - (عیون الاخبار الرضا)

ترجمہ: پس امام رضا علیہ السلام نے فرمایا: رجعت حق ہے۔ یہ سابقہ آیتوں میں بھی آئی اس کے

متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد بھی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ: "اس امت میں بھی وہی سب کچھ ہوگا جو سابقہ امتوں میں ہو چکا ہے" نیز فرمایا کہ میری اولاد میں سے امام مہدیؑ کا ظہور ہوگا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام (آسمان سے) نازل ہوں گے اور امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ، اسلام غریبوں سے شروع ہوا اور غریبوں ہی کی طرف واپس آئے گا، پس غریبوں کا کیا کہنا (خوشخبری ہے) آپؐ سے عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپؐ نے فرمایا: پھر حق اپنے اہل کی طرف واپس پلٹ آئے گا۔ "انہو (میں ان اخبار الرضا)

(۳۶) ماہِ جمادی ورجب کے درمیان عجائب کا ظہور ہوگا

ابی نے سعد سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے محمد بن علی کوئی سے، انھوں نے سفیان سے، انھوں نے فراس اور انھوں نے شعبی سے روایت کی ہے کہ شعبی کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن الکواء نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ کے اس قول کا کیا مطلب ہے کہ: جمادی ورجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی؟ قال ۴: ویحک یا عور! ہو جمع اشتات و نشر اموات و حصد نبات و هنات بعد هنات، مہلکات مبیدات لست انا ولا انت هناك۔"

ترجمہ: "آپؐ نے فرمایا: ولتے ہو تجھ پر لے اندھے! اس میں منتشر جمع ہوں گے موت کا ہر طرف دور و دور ہوگا، کھیتیاں کاٹی جائیں گی یہ ہوگا اور یہ بھی ہوگا کہ تباہیاں ہی تباہیاں ہوں گی، ہلاکتیں ہوں گی۔ مگر اس وقت نہ میں ہوں گا نہ تو ہوگا۔" (معانی الاخبار)

(۳۷) حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ابن الولید نے صفار سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے صالح بن میثم سے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے۔ عباہ اسدی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امیر المومنین صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ اس وقت تکبیر (ٹیک) لگاتے ہوئے تھے، اور میں آپ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپؐ نے فرمایا:

"لأُنبئَنَّ بدُمرٍ منبِراً ولا تُفَضِّنَ دُمُشَقَّ حَجراً حَجراً ولا تُخْرِجَنَّ اليهود والنصارى من كلِّ كُورٍ العرب ولا تُسَوِّقَنَّ العرب بعصای هذه۔"

قال: قلت له: یا امیر المومنین! کانتَ تخبرُنا أنَّکَ تحیی بعد ما تموت؟ فقال ۴: هیہات ہیہات یا عباہ ذہبت فی غیر مذہب یفعلہ رجل متی۔"

ترجمہ: "ہم لازماً مصر میں ایک منبر بنائیں گے اور دمشق کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے اور یہود و نصاریٰ کو عرب کے ہر گوشے سے نکال باہر کریں گے اور سارے اہل عرب کو اپنے اس عصل سے بانگیں گے۔"

عباہ کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آپ موت کے بعد پھر زندہ ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: افسوس افسوس! اے عباہ! تم دوسرے رستے پر چلے گئے۔ یہ کام ایک مرد کرے گا جو مجھ سے ہوگا۔" (معانی الاخبار الرضا)

(۳۸) مردِ قبر سے کھل کر کفار کو قتل کریں گے

محمد بن عباس نے علی بن عبد اللہ سے، انھوں نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انھوں نے محمد بن صالح بن مسعود، انھوں نے ابوالحارود سے اور ابوالحارود نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ یقول: "العجب کلُّ العجب بین جمادی ورجب۔"

فقال جلّ تعال: یا امیر المومنین! ما هذا العجب الذی لا تزال تعجب منه فقال ۳: شکلتک اُمّک و اُمّی عجب اعجب من اموات یضرّون کلّ عدو لله و لرسوله و لاهل بیتہ، و ذلك تاویل هذه الآية: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكُونُوا مِنَ الْآخِرَةِ كَمَا يَبُشُّ الْكَافَرُ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (سورة المسحنة ۱۳)

فاذا اشتدَّ القتل، قلتُم: مات او هلك او اُوت و اِرسلك و ذلك تاویل هذه الآية:

الْأَيَةُ " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶)

آپ فرما رہے تھے :

ترجمہ روایت : " جمادی اور رجب کے درمیان عجیب عجیب باتیں ظاہر ہوں گی۔ یہ سن کر ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بولا یا امیر المؤمنین ! وہ کونسی تعجب خیز باتیں ہیں جن پر آپ مسل تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں ؟

آپ نے فرمایا : تیری ماں تیرے ماتم میں بیٹھے، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مرد قبروں سے نکل کر خدا و رسول اور اہل بیت رسول کے دشمنوں کو قتل کریں گے اور قرآن کی اس آیت کی تاویل اُس وقت ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت : يَا أَيُّهَا الَّذِينَ... أَصْحَابُ الْقُبُورِ (ممتحنہ : ۱۳)

ترجمہ آیت : اے ایمان والو ! اُن لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر کہ اللہ کا غضب ہوا۔ بیشک وہ آخرت سے اسی طرح یا اوس ہیں جس طرح کفار اصحاب قبور سے یا اوس ہیں۔

پھر جب قتل کی شدت ہوگی تو تم لوگ کہو گے وہ تو مر گئے یا ہلاک ہو گئے یا کسی وادی میں چلے گئے۔ تو اُس وقت اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی۔

اشارہ آیت : " ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمْ... نَفِيرًا " (سورہ اسری : ۶)

ترجمہ آیت : " پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کیا اور تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمہاری مدد فرمائی اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔ " (سورہ اسری : ۶)

آیہ رجعت اور آیہ قیامت

(۶۹)

ابی نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے حماد سے اور حماد نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے مجھ سے پوچھا کہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں : " وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا " (نمل : ۱۳) میں نے عرض کیا : لوگ کہتے ہیں کہ یہ قیامت میں ہوگا۔

آپ نے فرمایا : ایسا نہیں ہے جیسا وہ لوگ کہتے ہیں۔ بلکہ زمانہ رجعت میں ایسا ہوگا۔ کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر قوم میں سے ایک گروہ کو محشور کرے گا اور

بقیہ کو محشور نہیں کرے گا۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا، سب محشور ہوں گے۔ قیامت کے لیے تو یہ آیت ہے : " وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا " یعنی (اور ہم سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے) (سورہ صافات : ۴۸)

و

نیز علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ رجعت پر قرآن کی یہ آیت بھی دلیل ہے : " وَحَرَامٌ عَلَىٰ قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنْتُمْ لَا يُرْجَعُونَ " (الانبیاء : ۲۱) یعنی : " اور جس بستی کو ہم نے ہلاک کیا اُس کے اہالیان پر حرام ہے کہ وہ واپس لوٹ کر آسکیں۔ "

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :

« رَكَلَ قَرْيَةُ أَهْلَكَ اللَّهُ أَهْلَهَا بِالْعَذَابِ لَا يَرْجِعُونَ فِي الرَّجْعَةِ فَأَمَّا إِلَى الْقِيَامَةِ فَيَرْجِعُونَ، وَمَنْ مُحَضَّ الْأَيَّامِ مُحَضًّا وَغَيْرِهِمْ مَنْ لَمْ يَمْلِكُوا بِالْعَذَابِ وَ مُحَضُّوا الْكَفْرَ مُحَضًّا يَرْجِعُونَ. »

ترجمہ : " جس آبادی کو اللہ تعالیٰ نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے وہ زمانہ رجعت میں نہیں پلٹے جائیں گے۔ مگر قیامت میں سب پلٹائے جائیں گے۔ زمانہ رجعت میں تو خالص مومن اور خالص کافر اور ان لوگوں میں سے کچھ لوگ جو عذاب سے ہلاک نہیں ہوئے پلٹائے جائیں گے۔ " (تفسیر علی بن ابراہیم)

زمانہ رجعت میں کئے ظاہرین وعدہ الٰہی پورا ہوگا

(۵۰)

ابی نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے عبد اللہ بن مسکان سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا : " وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَقُومْتُمْ بِهِ وَكَتُصِرْتُمْ " (سورہ آل عمران : ۸۱)

کی تفسیر میں فرمایا کہ : ما بعث الله نبيا من لدن آدم إلا ويرجع إلى الدنيا فينصر أمير المؤمنين وقوله " لَقُومْتُمْ بِهِ " یعنی رسول اللہ ص

”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ یعنی امیرالمومنین علیہ السلام۔

قال علی بن ابراہیم ومثله كثير منا وعد الله تعالى الاثمة من الرجعة والتصر، فقال ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“
يامعشر الاثمة ”وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ“ (سورة نور: ۵۵)
الی قوله ”لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ فمذهبه متايكون اذا رجعوا
الی الدنيا، وقوله: ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ“ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ
الْأُورَثِينَ وَنَمَكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)
فمذهبه اكله متايكون في الرجعة۔ (تفسير علی بن ابراہیم)

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا کہ قول خدا: ”وَإِذْ أَخَذْنَا... وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (آل عمران: ۸۱)
یعنی: (اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب وحکت سے میں نے
تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اس کی تصدیق کرنے
والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس پر ایمان لانا اور
ضرور اس کی مدد کرنا۔۔۔۔۔)

اس آیت کی تفسیر میں فرمایا: حضرت آدم سے لیکر اب تک جتنے انبیاء کو اللہ نے مبعوث
فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں دوبارہ دنیا میں پٹائے گا اور وہ پٹے کر
آئیں گے تو امیرالمومنین م کی مدد و نصرت کریں گے۔ اللہ تعالیٰ کا
قول ”لَتَنْصُرُنَّهُ“ یعنی رسول اللہ پر ایمان لانا ہے۔ اور
”وَلَتَنْصُرُنَّهُ“ (مے مراد۔) یعنی امیرالمومنین م کی نصرت کرنا ہے
علی بن ابراہیم کا بیان ہے کہ اس طرح کی قرآن میں بہت سی آیتیں ہیں جن میں اللہ
تعالیٰ نے امت طاہرین سے رجعت کا وعدہ فرمایا ہے:

چنانچہ ارشاد ہے: ”وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ“ اللہ نے وعدہ کیا
ہے اے گروہِ ائمہ تم سے... اور اعمال صالح بجالاؤ۔ (نور: ۵۵)
..... لَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا“ (نور: ۵۵) تو اللہ کا یہ وعدہ اس وقت
پورا ہوگا جب یہ لوگ دنیا میں دوبارہ واپس ہوں گے۔

نیز آیت ”وَنُرِيدُ... فِي الْأَرْضِ“ (قصص: ۵)۔ یہ سب کچھ زمانہ رجعت میں ہوگا۔

لہ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۱) آیہ رجعت:

ابی نے احمد بن نصر سے، انھوں نے عمرو بن شمر سے
اور عمرو بن شمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس جابر کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر پر رحمت نازل فرما
ان کا علم اس حد تک جا پہنچا تھا کہ وہ اس آیت کی تاویل جانتے تھے: (قصص: ۸۵)
”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأَوْكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“
”بیشک وہ جس نے تجھ پر قرآن فرض کیا، تجھے تیری منزل (معاد)
کی طرف ضرور پہنچا دے گا۔“ (رجعت کی طرف)
یعنی وہ رجعت کو جانتے تھے۔ (تفسیر علی بن ابراہیم)

(۵۲) امام حسین نے قبل از شہادت اپنے
اصحاب کو رجعت کی تفصیل بتائی

سہل بن زیاد نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن فضیل سے، انھوں نے
سعد جلاب سے، انھوں نے جابر سے اور جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے
روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

قال الحسين عليه السلام لاصحابه قبل ان يقتل: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لِي:
يَا بَنِيَّ إِنَّكَ سَتَسْبِقُ إِلَى الْعِرَاقِ، وَهِيَ أَرْضُ قَدِ اتَّقَىٰ بِهَا
النَّبِيُّونَ وَأَوْصِيَاءُ النَّبِيِّينَ، وَهِيَ أَرْضُ تَدْعِي عَمُورًا
وَأَنَّكَ تَسْتَشْهِدُ بِهَا وَيَسْتَشْهِدُ مَعَكَ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِكَ
لَا يَجِدُونَكَ إِلَّا مَسِيًّا الْحَدِيدِ وَتَلَا: ”قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا
وَسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ“ (انبیاء: ۶۹) يَكُونُ الْحَرْبُ بَرْدًا
وَسَلَامًا عَلَيْكَ وَعَلَيْهِمْ۔

فابشروا، فواللہ لئن قتلونا فأتانا نرد علی نبینا، قال: ثم امكث
ما شأرا اللہ فاکون اول من ینشق الارض عند ما خرج
خرجة یوافق ذلک خرجة امیرالمومنین وقیام قائمنا
ثم لینزلن علی وفد من السماء من عند اللہ، لم یزلوا الی
الارض قط و لینزلن الی جبریل و میکائیل و سرائیل
وجنود من الملائكة و لینزلن فحمدة و علی و انا و اخی

و جميع من من الله عليه في حملات من حملات
الرب خيل بلق من نور لم يركبها مخلوق ، ثم لهزك
فحمدم لواءه وليد فعتة الى قائمنا مع سيفه ، ثم
انا نكث من بعد ذلك ماشاء الله ، ثم ان الله يخرج
من مسجد الكوفة عيناً من دهن من ماء وعينا من لبن
ثم ان امير المؤمنين عليه السلام يدفع اليه سيف رسول الله صلى الله عليه وآله
و يبعثني الى الشرق والمغرب ، فلا آتي على عدو لله
الا اهرقت دمه ولا ادع صنماً الا احرقتة حتى اقع
الى الهند فافتحها۔

وان دانيال ويوشع يخرجان الى امير المؤمنين فيقولان
صدق الله ورسوله ، ويبعث الله معهما الى البصرة سبعين
رجلاً فيقتلون مقاتليهم ويبعث بعثاً الى الروم فيقتل
الله لهم۔

ثم لا تقتل كل دابة حرم الله لحمها حتى لا يكون على وجه
الارض الا الطيب واعرض على اليهود والنصارى وسائر
الملل : واخيرتهم بين الاسلام والسيف . فمن اسلم
مننت عليه ، ومن كره الاسلام اهرق الله دمه ولا يبقى
رجل من شيعتنا الا انزل الله اليه ملكاً يمسح عن وجهه
التراب ويعرفه ازواجه ومنزله في الجنة ولا يبقى
على وجه الارض اعمى ولا مقعد ولا مبتلى الا كشف
الله عنه بلاءه بنا اهل البيت۔

ولينزل البوكة من السماء الى الارض حتى ان الشجرة لتقص
بما يريدها الله فيها من الثمرة ولتا كل ثمر الشجرة
في الصيف و ثمره الصيف في الشتاء ، وذلك قوله تعالى
” وَلَوْ اَنَّ اَهْلَ الْقُرَى اٰمَنُوا وَاتَّقَوْا لَفَتَحْنَا عَلَيْهِمُ
بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَلَكِنَّ كَثُورًا مِّنْهُمْ
بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ “ (الاعراف : ۹۶)

ثم ان الله ليهب لشيعتنا كرامة لا يخفى عليهم شي في الارض
وما كان فيها حتى ان الرجل منهم يري دان يعلم علم
اهل بيته فيخبرهم بعلم ما يعملون۔ “ (الخراج والخراج)
امام محمد باقر عليه السلام نے ارشاد فرمایا : (ترجمہ)

” ہر سید الشہد حضرت امام حسین علیہ السلام نے شہادت کے درجے پر فائز ہوئے
پہلے اپنے اصحاب سے فرمایا سنو ! میرے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے ایک مرتبہ مجھ سے ارشاد فرمایا تھا کہ اے فرزند تم کو عراق بھیج بلایا جائے گا
اور یہ وہ سرزمین ہے جہاں انبیاء و اوصیائے انبیاء بھی پہنچیں گے۔ اس
خطے کا نام عموماً ہوگا دلم تم اور تمہارے سب ساتھی درجہ شہادت پر فائز
ہوؤں گے جن کے جسموں پر لوہے کے اسلوں کے ضرب کی تکلیف کا کوئی احساس
نہ ہوگا۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی : ” يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَىٰ اِبْرَاهِيمَ “ (انبیاء : ۶۸)
یعنی ، (اے آگ ٹھنڈی ہو جا اور ابراہیم کے لیے سلامتی کا سبب بن جا۔)
یہ جنگ تم پر اور تمہارے اصحاب پر (حضرت ابراہیم کی طرح) ٹھنڈی
اور سلامتی کا سبب ہو جائے گی۔
لہذا ، یہ خوشخبری سنو ! خدا کی قسم جب ہم لوگ قتل کر دیے جاتیں گے تو اپنے
نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت حاضر ہوں گے۔

اس کے بعد امام ۲۴ درجے خاتوش رہے پھر فرمایا : سب سے پہلے میرے لیے زمین قبر
شق ہوگی اور میں قبر سے برآمد ہوں گا۔ اور یہ قیام امام قائم ۴ اور امیر المؤمنین ۴
کی رجعت کے ساتھ ساتھ ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ کی جانب سے آسمان سے ایسے
فرشتوں کا ایک گروہ میرے پاس نازل ہوگا جو اس وقت تک زمین پر کبھی
نہ اترے ہوگا ، پھر فرشتوں کی فوج کے ساتھ جبریل و میکائیل و اسرافیل
میرے پاس نازل ہوں گے اور حضرت محمد و علی ۴ اور میرے برادر
اور وہ تمام لوگ جن پر اللہ تعالیٰ کا کرم ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوئے
نورانی و اہل حق و عدل پر سوار ہوں گے۔ اس وقت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اپنا علم مبارک لہرائیں گے اور وہ علم مع اپنی تلوار کے ہمارے امام قائم ۴ کے
حوالے کریں گے۔ اس کے بعد اللہ جب تک چاہے گا میں زندہ رہوں گا ، اور

پھر اللہ تعالیٰ مسجد کو فر سے تیل اور پانی اور دودھ کے تین چٹھے جاری کرے گا۔ اس کے بعد امیر المؤمنین علیہ السلام مجھے رسول اللہ ﷺ کی تلوار دے کر مشرق و مغرب کی طرف روانہ کریں گے اور خدا کے دشمنوں میں سے جو بھی میرے سامنے آئے گا میں اس کا خون بہاؤں گا، جو بھی بت لے گا اُسے نذر آتش کروں گا تاہم اگر میں ہندو پنچوں کا اور ہند کو فتح کروں گا۔

اور حضرت دانیال اور حضرت یوشع (بن نون) نکل کر امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کریں گے کہ واقعاً اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان دونوں کو ستر آدمیوں کے ساتھ بصرہ روانہ فرمائے گا، اور وہ دشمنوں کو قتل کریں گے اور ایک لشکر روم کی جانب روانہ ہوگا اور اللہ ان کے ہاتھوں روم کو فتح کرائے گا۔

پھر ہم ہر اُس جانور کو قتل کر دیں گے جس کا گوشت اللہ نے حرام کیا ہے۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر جلال جانوروں کے سوا کوئی دوسرا جانور نہ رہے گا۔ اور میں یہود اور نصاریٰ بلکہ تمام قوموں کو دعوت اسلام دوں گا کہ یا وہ اسلام قبول کریں، ورنہ پھر تلوار ہے۔ ان میں سے جو اسلام قبول کرے گا اس پر مہربانی کروں گا اور جو انکار کرے گا اللہ اس کا خون بہا دے گا۔

اور ہمارے ہر شیعہ مرد کے پاس اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ نازل فرمائے گا جو اُس کے چہرے سے خاک و گرد صاف کرے گا اور اُس کو جنت میں اس کی منزل اور اُس کی زوجہ کی نشاندہی کرے گا۔ اور روئے زمین پر ہر اندھے، اچانچ اور ہر مصیبت کی مصیبت ہم لوگوں کی وجہ سے دور ہو جائے گی۔

پھر زمین پر آسمان سے اتنی برکتیں نازل ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ جس درخت سے جو پھل چاہے گا پیدا کر دے گا اور اتنے پھل پیدا ہوں گے کہ موسم سرما کے پھل موسم گرما میں اور موسم گرما کے پھل موسم سرما میں کھائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَكُلُوا أَهْلَ الْأَرْضِ آمِنُوا وَأَتَّقُوا اللَّهَ عَسَىٰ عَلَيْكُمْ جَزَاءٌ“
”بَرَكَاتٍ مِّنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَٰكِن كَذَّبُوا فَأَخَذْنَاهُم بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ“ (سورۃ اعراف: ۹۶)

ترجمہ آیت: ”اور اگر اہل بستی ایمان لے آتے اور تقویٰ اختیار کرتے تو ہم ضرور ان پر سمان زمین برکتیں کھول دیتے لیکن انھوں نے تکذیب کی پس ہم نے ان کو اس حرکت کی بنا پر پکڑ لیا (عذاب دیا)۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہمارے شیعوں پر ایسا فضل و کرم فرمائے گا کہ زمین اور اس کے اندر کی کوئی شے ان سے پوشیدہ نہ رہے گی، یہاں تک کہ اگر ایک شخص چاہے کہ یہ معلوم کرے کہ میرے گھر والے کیسے ہیں اور اس وقت کیا کر رہے ہیں تو اُس کو اس کا بھی علم ہو جائے گا۔ (الخروج والجرار)
عبدالحمید حسنی نے اپنے اسناد کے ساتھ سہیل سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البہار)

(۵۳) آیات اللہ تین ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب اور ابن یزید سے، انھوں نے احمد بن حسن مثنیٰ سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے موسیٰ حنظلہ سے روایت کی ہے اور موسیٰ حنظلہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ آپ نے فرمایا: ”آیات اللہ ثلاثہ: یوم یقوم القائم علیہ السلام و یوم الکثرۃ، و یوم القیامۃ۔“ (منتخب البہار)
”آیات اللہ تین ہیں، یوم ظہور قائم، یوم الکثرۃ (رجعت) اور یوم قیامت“

* عطار نے سعد سے، سعد نے ابن یزید سے، ابن یزید نے محمد بن حسن مثنیٰ سے اور محمد بن حسن مثنیٰ نے مثنیٰ حنظلہ سے اور مثنیٰ حنظلہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (المحصال)

* ابی نے حمیری سے، حمیری نے ابن ہاشم سے، ابن ہاشم نے ابن ابو عمیر سے اور ابن ابو عمیر نے مثنیٰ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (معانی الاخبار)
یہ روایت، روایت نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

(۵۵) مومن کیسے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے عمار بن مروان سے، انھوں نے منقل بن حسیل سے، انھوں نے جابر بن یزید سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
”قال: ”لَیْسَ مِنْ مُّؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ قَتْلَةٌ وَمَوْتٌ، إِنَّهُ مِنْ قَتْلِ نَشْرَحَتِیْ یَمُوتُ، وَمِنْ مَاتِ نَشْرَحَتِیْ یَقْتُلُ۔“

” ترجمہ: ”آپ نے فرمایا: ہر مومن کے لیے قتل اور موت دونوں ہیں۔ اگر پہلے قتل کر دیا گیا ہے تو وہ دوبارہ اس دنیا میں رجعت کرے گا اور پھر اسے موت آئے گی اور اگر پہلے اسے موت آگئی ہے تو وہ دوبارہ دنیا میں رجعت کرے گا اس کے بعد اسے قتل کیا جائے گا۔“

راوی کا بیان ہے کہ پھر میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کے سامنے اس آیت کی تلاوت کی: ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ“ (سورہ آل عمران ۱۸۵) آپ نے فرمایا: ”و منشورہ“

میں نے عرض کیا: آپ نے جو ”و منشورہ“ فرمایا ہے۔ یہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”ہکذا انزل بها جبریل علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم“ ”كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ و منشورہ“

یعنی: اسی طرح حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر حضرت جبریل لیکر نازل ہوتے تھے کہ ترجمہ کرتے: ہر نفس کو موت کا ذائقہ رکھنا ہے اور منشورہ ”ثم قال ۴: ما في هذه الامة احد بر ولا فاجر الا وينشر اما المؤمنون فينشرون الى قرة اعينهم واما الفجار فينشرون الى خزي الله اياهم، ألم تسمع ان الله تعالى يقول: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ فِيْ ذُنُوْبِ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ“ و قوله: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱۰۱) (السجدة: ۱۷) یعنی: ”بذلك محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامہ فی الرجعة یبذر فیہا و قوله: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكَبْرِ نَذِيرٌ لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۲۵-۲۶) و قوله: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُوْكِرَةُ الْمُشْرِكُونَ“ (سورہ توبہ: ۳۳) قال ۳: يُظْهِرُهُ اللهُ مِنْ وَجَلٍ فِي الرَّجْعَةِ۔

و قوله: ”حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۷۷) هو علی بن ابی طالب صلوات اللہ علیہ اذا رجع فی الرجعة قال جابر: قال ابو جعفر علیہ السلام: قال امیر المؤمنین علیہ السلام فی قوله عز وجل: ”رُبَّمَا يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ“ (سورہ البقرہ: ۱۷۵) قال ۲: هو انا اذا اخرجت انا و شيعتي و خرج عثمان بن عفان

و شيعته، و نقتل بنی اُمیة، فعندھا: يُوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا كَانُوا مُسْلِمِينَ۔ (ترجمہ)

پھر فرمایا: اس امت کا شخص خواہ وہ نیکو کار ہو یا بدکار۔ دوبارہ دنیا میں اٹھایا جائے گا لیکن مومن اٹھایا جائے گا تو اس وقت اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی (وہ خوش ہوگا) اور بدکار اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب میں گرفتار کرے گا۔ کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں سنی: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلَنذِيقَنَّهُمْ“..... عَذَابِ الْاَكْبَرِ“ (سورہ سجدہ: ۲۱) ترجمہ: ”اور یقیناً ہم انہیں بڑے عذاب کے علاوہ بھی ادنیٰ (دنیاوی) عذاب کا مزا چکھائیں گے۔“

نیز ارشاد فرمایا: ”يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ“..... قُمْ فَأَنْذِرْ“ (سورہ مدثر: ۱-۲) ترجمہ: ”اے چادر اور ہٹنے والے۔ کھڑے ہو جاؤ پس ڈراؤ۔ یعنی: اے محمد! زمانہ رجعت میں اٹھو اور ان لوگوں کو عذاب سے ڈراؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: ”إِنَّمَا لِحُدَى الْكَبْرِ نَذِيرٌ لِلْبَشَرِ“ (سورہ مدثر: ۳۵-۳۶) ترجمہ: ”کہ بیشک یہ بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے، بشر کو ڈرانے کے لیے“ یعنی: زمانہ رجعت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سارے عالم بشر کو عذاب خدا سے ڈرائیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ کا ارشاد: ”هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِينِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ وَكُوْكِرَةُ الْمُشْرِكُونَ“ (سورہ توبہ: ۳۳) ترجمہ: ”وہ وہی ذات ہے جس نے اپنے رسول کو دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ اُسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکین کو کتنا ہی ناگوار گذرے۔“

یعنی: ”دین اسلام زمانہ رجعت میں تمام ادیان پر غالب آئے گا۔ پھر ارشاد الہی ہوا: حَتَّىٰ إِذَا فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ بَابًا ذَا عَذَابٍ شَدِيدٍ“ (مومن: ۷۷) ترجمہ: ”یہاں تک کہ ہم نے ان پر عذاب شدید کا دروازہ کھول دیا“ یعنی: ”اس سے مراد حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب صلوات اللہ علیہ ہیں جو زمانہ رجعت میں دوبارہ واپس آئیں گے۔“

جابر کا بیان ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ امیر المؤمنین نے اللہ تعالیٰ کے

قول: "رَبَّنَا يَوِّدُ الَّذِينَ كَفَرُوا كُفْرًا كَثِيرًا" (سورہ حجر: آیت ۲)
ترجمہ: "شاید وہ جنہوں نے کفر اختیار کیا تمنا کریں گے کہ اے کاش!
ہم بھی مسلمان ہوتے۔"

آپ نے فرمایا کہ: (وہ میں ہوں) جب میں زمانہ رجعت میں اپنی قبر سے نکلوں گا اور میرے شیعہ بھی نکلیں گے اور ادھر عثمان بن عفان اور ان کے شیعہ نکلیں گے اور ہم سب ملکر بنی امیہ کو قتل کریں گے۔ تو وہ لوگ تمنا کریں گے کہ: اے کاش ہم لوگ (مغلی کو) تسلیم کرنے والوں میں ہوتے۔

(منتخب البصار)

۵۶) زمانہ رجعت کی زندگی زیادہ طویل ہوگی

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابن عمر سے۔ انھوں نے ابو داؤد سے، انھوں نے بریدہ اسلمی سے روایت بیان کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"کیف انت اذا استیأست امتی من المہدی فیاتیہا
مثل قرن الشمس یستبشر بہ اهل السماء و اهل الارض؟"
ترجمہ: "اُس وقت تم لوگوں کا کیا حال ہوگا جب میری امت ظہور مہدی سے باکل مایوس ہو چکی ہوگی، تو وہ قرن شمس (آفتاب کی کرنوں) کی طرح ظہور کریں گے جنہیں دیکھ کر اہل آسمان و اہل زمین خوش ہو جائیں گے۔"

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ واقعہ بعد موت ہوگا؟
آپ نے فرمایا: "واللہ ان بعد الموت ہدی و ایمانا و نوراً"

(بعد موت کے بعد رجعت میں) ہدایت، ایمان اور نور سب کچھ ہوگا)
میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قبل از موت اور بعد موت والی زندگیوں میں طویل کوئی ہوگی؟
آپ نے فرمایا: آخر بالضعف، یعنی: آخری زندگی کئی گنا طویل ہوگی۔"

(منتخب البصار)

۵۷) وعدہ خدا رجعت میں پورا ہوگا

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے عمر بن عبد العزیز سے، انھوں نے جمیل بن دراج سے، اور جمیل بن دراج نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے آنحضرت (ابو عبد اللہ) سے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے

متعلق دریافت کیا: "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
وَيَوْمَ يَقُومُ الشَّهَادَةُ" (سورہ مؤمن: ۵۱)

ترجمہ آیت: "بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی حیات دنیا میں اور
اس دن بھی جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔"

آپ نے فرمایا: ذلک واللہ فی الرجعة اما علمت ان (فی) انبیاء اللہ کثیرا
لہ ینصروا فی الدنیا وقتلوا واکتمة قد قتلوا ولم ینصروا
فذلک فی الرجعة

قلت: "وَاسْتَمِعْ يَوْمَ يُنَادِ الْمُنَادِ مِنْ مَّكَانٍ قَرِيبٍ • يَوْمَ
يَسْمَعُونَ الصَّيْحَةَ بِالْحَقِّ ذَٰلِكَ يَوْمُ الْخُرُوجِ" (سورہ قی: ۳۲-۳۱)
قال: "ہی الرجعة:

(سورہ مؤمن: ۵۱) کے متعلق فرمایا: (ترجمہ)

"حیات دنیا میں اللہ کی نصرت زمانہ رجعت میں ہوگی کیا تمہیں معلوم نہیں ہے
کہ بہت سے انبیاء خدا جن کی مدد نہیں کی گئی اور انہیں قتل کر دیا گیا اور
امت ماہرین کو قتل کر دیا گیا ان کی بھی کوئی مدد نہیں کی گئی لہذا ان سب
کا مدد زمانہ رجعت میں کی جائے گی۔"

میں نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "وَاسْتَمِعْ... يَوْمَ الْخُرُوجِ" (ق: ۳۲-۳۱)
ترجمہ آیت: "اور غور سے سننا! جس دن کہ ایک پکارنے والا قریب ہی سے پکارے گا
جس دن لوگ چنگھاڑ کو بالیقین سن رہے ہوں گے۔ وہی یوم خروج ہوگا۔"
آپ نے فرمایا: اس سے مراد رجعت ہے۔

* احمد بن ادریس نے ابن عیسیٰ سے بھی تقریباً اسی کے مثل روایت کی ہے۔
(تفسیر علی بن ابراہیم)

۵۸) موت اور قتل میں فرق

سعد نے احمد و عبد اللہ ابنی محمد بن عیسیٰ و ابن ابی الخطاب سے جیسا اور
انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے ابن رثاب سے، انھوں نے زرارہ سے روایت کی ہے
کہ مجھے پسند آیا کہ میں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے صاف صاف رجعت کے متعلق
کچھ دریافت کروں، تو میں نے ایک حید سے ایسا سوال کیا کہ جس سے میرا مقصد حاصل ہو جائے۔
میں نے عرض کیا: یہ فرمائیں کہ جو شخص قتل ہو گیا، کیا وہ مگر (قتل مات)؟

قال ۴: "لا، الموت موت، والقتل قتل - فقلت: ما احدى (يقتل)
الامات؟ قال: فقال: يا زرارہ! قول الله اصدق من
قولك قد فرق بين القتل والموت في القرآن - فقال عليه السلام
آیت: "اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (آل عمران: ۱۴۴) وقال: "لَنْ مُمْتُمْ
اَوْ قُتِلْتُمْ لَإِیَّ اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۱) فلیس کیا
قلت يا زرارہ الموت موت، والقتل قتل وقد قال الله عز وجل
آیت: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنْ
لَهُمُ الْجَنَّةُ یُقَاتِلُونَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیَقْتُلُونَ وَیُقْتَلُونَ
وَعَدًا عَلَیْهِ حَقًّا" (التوبة: ۱۱۲)

قال: فقلت: اِنَّ اللّٰهَ عز وجل یقول: "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۲۹)
اَفَرَأیت من قتل لم یذوق الموت؟ فقال ۴: لیس من قتل
بالسيف کم مات علی فراشه اِنَّ من قتل لا یبدأ ان یرجع
الی الدنيا حتی یذوق الموت -

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: نہیں، موت، موت ہے اور قتل، قتل ہے (دونوں میں فرق ہے)۔
میں نے عرض کیا: مگر میرے نزدیک تو کوئی ایسا نہیں جو قتل کیا گیا ہو اور اسے موت نہ لگے ہو؟
آپ نے فرمایا: لے زرارہ! اللہ تعالیٰ کا قول تمہارے قول سے زیادہ سچ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے
قرآن میں قتل اور موت کے درمیان فرق رکھا ہے۔ چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:
"اَفَاِنْ مَاتَ اَوْ قُتِلَ" (پس اگر ان کو موت آجائے یا انھیں قتل کر دیا جائے)۔
نیز فرمایا: (آیت: ۱۵۱) "لَنْ مُمْتُمْ اَوْ قُتِلْتُمْ لَإِیَّ اللّٰهِ تُحْشَرُونَ" (آل عمران: ۱۵۱)
ترجمہ: (خواہ تمہیں موت آجائے یا تم قتل کر دیے جاؤ فرور اللہ کی طرف محشر کیے جاؤ گے)

لہذا لے زرارہ! جیسا کہ تم کہتے ہو ویسا نہیں ہے۔ موت، موت اور قتل قتل ہے۔
اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ
بِاَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةُ یُقَاتِلُونَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ فِیَقْتُلُونَ وَیُقْتَلُونَ
وَعَدًا عَلَیْهِ حَقًّا" (سورہ توبہ: ۱۱۱)

ترجمہ آیت: (تحقیق اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ
ان کے لیے جنت ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یا اس کا پتہ

نہیں نے عرض کیا: مگر اللہ تعالیٰ یہ بھی تو فرماتا ہے "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" (الانبیاء: ۲۹)
یعنی (ہر نفس کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے)۔ کیا آپ کی نظر میں جو شخص
قتل ہوا اس نے موت کا ذائقہ نہیں چکھا؟
آپ نے فرمایا: جو شخص تلوار سے قتل ہوا وہ اس شخص کے مانند نہیں ہے جس کو اس کے
بستر پر موت آتی ہو۔ اس لیے کہ جو شخص قتل ہوا ہے اس کے لیے فردی
ہے کہ دنیا میں دوبارہ آئے تاکہ موت کا ذائقہ چکھے۔ (منتخب اہل بیت تفسیر)

۵۹ مومن کیلئے قتل اور موت دونوں ہیں

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے
حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام رضا
علیہ السلام کو رجعت کے متعلق فرماتے ہوئے سنا کہ:
"من مات من المؤمنین قتل ومن قتل منهم مات"
جس کو موت آگئی مومنین میں سے (وہ زندہ ہوگا اور) قتل کیا جائے گا
اور جو قتل ہوا (وہ بھی دوبارہ زندہ ہوگا) پھر اسے موت آئے گی

۶۰ لے قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟

سعد نے احمد و عبد اللہ ابی محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے ابن محبوب سے
انھوں نے ابو جمیلہ سے، انھوں نے ابان بن تغلب سے، اور ابان بن تغلب نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یہ اہل مکہ کی قریش کے دو خاندان آپس میں گفتگو کرتے ہیں کہ: کچھ ایسا نظر آتا ہے کہ جب
محمد وفات پائیں گے تو یہ حکومت ان کے اہل بیت کی ہی طرف پلٹ کر جائے گی۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کے مجمع میں یہ بات کھول کر سامنے رکھی اور
ارشاد فرمایا: کیف اتم معاشر قریش وقد کفرتم بعدی ثم رأیتمونی
فی کتیبۃ من اصحابی اضرب وجھکم و رقابکم بالسيف
قال فنبزل جبریل: فقال: یا محمد! قل انشاء اللہ او یكون ذلک
علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
یكون ذلک علی بن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ تعالیٰ فقال جبریل علیہ السلام

واحدة لك واشتات لعلي ابن الخطاب علي السلام وموعدكم السلام
قال ابان: جعلت فداك واين السلام ؟

فقال ۴ : يا ابان ! السلام من طرس الكوفة -

(ترجمہ روایت)

آنحضرت نے فرمایا: اے گروہ قریش! اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب تم لوگ میرے بعد کفر اختیار کر لو گے تو تم مجھے دیکھو گے کہ میں اپنے اصحاب کے ایک گروہ کے ساتھ تم لوگوں کے منہ پر ضرب لگا رہا ہوں اور تلوار سے تم لوگوں کی گردنیں اڑا رہا ہوں۔

تھے میں حضرت جبریلؑ نازل ہوئے اور انھوں نے کہا: اے محمد! انشاء اللہ کہو! ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ یہ کام علی ابن ابی طالب علیہ السلام انشاء اللہ انجام دیا۔

پھر جبریل علیہ السلام نے کہا یہ کام ایک مرتبہ تمہارا ہوگا اور دوسری مرتبہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہوگا اور آپ حضرات کی وعدہ گاہ "سلام" ہے۔

ابان نے دریافت کیا: مولا! میں آپ پر قربان "سلام" کہاں ہے ؟

آپ نے فرمایا: اے ابان! "سلام" پشت کوفہ پر ہے۔

رجعت میں کون اندھا ہوگا ؟

سعد نے ابن عیسیٰ سے، انھوں نے یقینی سے، انھوں نے علی بن الحکم سے
انھوں نے مثنیٰ بن الولید سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر نے حضرت امام محمد باقرؑ
اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے کسی ایک سے روایت ہے کہ آپ نے قول خدا:
وَمَنْ كَانَ فِي هَذِهِ اَعْمٰی فُھُوْیَ الْاٰخِرَةِ اَعْمٰی
وَاَضَلُّ سَبِيْلًا . (سورۃ النبی : ۷۲)

کے متعلق فرمایا: (اور جو اس دنیا) میں اندھا ہے پس وہ آخرت میں بھی اندھا اور گمراہ اٹھے گا۔

کے متعلق فرمایا: جو یہاں اندھا ہے وہ آخرت یعنی رجعت میں بھی اندھا ہی ہوگا۔

(تفسیر عاشی منتخب البصائر)

ابھی کچھ لوگ ایسے ہیں

مذکورہ اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے رفاعہ سے، انھوں نے عبداللہ بن عطاء سے اور انھوں نے

حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ میں مقام منیٰ میں بیمار تھا اور میرے پدر عالی قدر میرے پاس تھے کہ آپ کے پاس آپ کا غلام آیا اور عرض کرنے لگا کہ عراقیوں کا ایک گروہ آپ سے ملاقات کی اجازت چاہتا ہے۔ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا:
اجما، انھیں خیمے میں بٹھاؤ۔

پھر آپ اٹھ کر ان لوگوں کے پاس گئے اور تھوڑی دیر میں، میں نے اپنے پدر بزرگوار کے زور سننے کی آواز سنی تو مجھے کچھ برا محسوس ہوا کہ میں تو اس حال میں ہوں اور میرے پدر بزرگوار قہقہے لگا رہے ہیں۔ اس کے بعد پدر بزرگوار واپس آئے فرمایا: اے ابوجعفر! شاید تمہیں میری ہنسی بُری معلوم ہوئی ہے میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، آپ کو ہنسی کیوں آگئی تھی ؟

آپ نے فرمایا: یہ عراقیوں کا گروہ تھا جو تمہارے گزشتہ آباء اسلاف کے متعلق ایک بات پوچھ رہے تھے اور ان پر جو کچھ گذرا اس کے بارے میں وہ ایمان بھی رکھتے تھے اور ان کی عظمت کے اقرار کرنے والوں میں سے تھے تو مجھے ان سے ملکر انتہائی خوش ہوئی جس کی وجہ سے مجھے ہنسی آگئی تھی۔ ابھی دنیا میں کچھ ایسے لوگ موجود ہیں جو اس پر ایمان بھی رکھتے ہیں اور اس کا اقرار بھی کرتے ہیں

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان! وہ کس بات پر گفتگو کر رہے تھے ؟

آپ نے فرمایا: انھوں نے ان وفات یافتہ لوگوں کے متعلق دریافت کیا کہ وہ لوگ کب دنیا میں دوبارہ آئیں گے اور دین کے معاملے پر زندہ لوگوں سے جلال و قلال کریں گے۔

(منتخب البصائر)

سعد نے سعد بن بن محمد سے، انھوں نے صفوان سے، صفوان نے رفاعہ سے

اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (منتخب البصائر)

ان ہی اسناد کے ساتھ علی بن الحکم نے حنان بن سدر سے، انھوں نے اپنے والد سے

روایت کی ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے رجعت کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

”القدریۃ تنکرھا“ (قدریہ اس سے انکار کرتے ہیں۔)

(منتخب البصائر)

بنی اسرائیل میں ایک شخص کی رجعت

سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے

ابوبصیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ فرزند رسول! ہم لوگ باہم یہ گفتگو کر رہے تھے کہ عمر بن ذر اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ قائم آلِ محمد سے مقابلہ نہ کرے۔

فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "إِنَّ مَثَلَ ابْنِ ذَرٍّ مَثَلَ رَجُلٍ كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ يُقَالُ لَهُ: عَبْدُ رَبِّهِ، وَكَانَ يَدْعُو أَصْحَابَهُ إِلَى ضَلَالَةٍ، فَمَاتَ لَهُمْ فَكَانُوا يَلْعَنُونَ بِقَبْرِهِ وَيَتَحَدَّثُونَ عَنْهُ: إِذَا خَرَجَ عَلَيْهِمْ مِنْ قَبْرِهِ يَنْفُضُ التُّرَابَ مِنْ رَأْسِهِ وَيَقُولُ لِمِثْلِهِ كَيْتٌ وَكَيْتٌ"۔

پس آپ نے فرمایا: ہاں، عمر بن ذر کی مثال ویسی ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کو عبد ربہ کہہ کر پکارتے تھے۔ وہ اپنے ساتھیوں کو گمراہی کی طرف دعوت دیتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو وہ لوگ اُس کی قبر پر جمع ہوتے اور وہاں بیٹھ کر باتیں کرنے لگتے کہ اتنے میں ایک دن قبر شق ہوئی اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا قبر سے نکل کھڑا ہوا اور ان لوگوں سے باتیں کرنے لگا۔

شب معراج رجعت پر گفتگو

(۶۵)

سعد نے ابن ہشام سے، انھوں نے برقی سے، برقی نے محمد بن سنان سے، کسی اور سے، اس نے عبد اللہ بن سنان سے اور انھوں نے حفرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَقَدْ أَسْرَى بِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ فَادْخُلِ الْحَيَّ مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ مَا وَجَّحَ وَكَلَّمَنِي بِمَا كَلَّمَنِي بِهِ وَكَانَ مِمَّا كَلَّمَنِي بِهِ أَنْ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْمَلِكُ الْقَدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيَّمُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُسْتَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ. إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لِي الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَى، يَسْتَجِبُ لِي مِنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَا الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ۔

يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَوَّلُ فَلَا شَيْءَ قَبْلِي وَأَنَا الْآخِرُ فَلَا شَيْءَ بَعْدِي، وَأَنَا الظَّاهِرُ فَلَا شَيْءَ فَوْقَ وَأَنَا الْبَاطِنُ

فَلَا شَيْءَ دُونِي وَأَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ
يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَوَّلُ مَا أَخَذَ مِيثَاقَهُ مِنَ الْأَلْوَانَةِ، يَا
يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ آخِرُ مَنْ أَقْبَضَ رُوحَهُ مِنَ الْأَلْوَانَةِ وَهُوَ الدَّابَّةُ
الَّتِي تَكْتُمُهُمْ۔

يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَظْهَرُ عَلَى جَمِيعٍ مَا أَوْحِيَهُ إِلَيْكَ لَيْسَ لَكَ أَنْ تَكْتُمَ مِنْهُ شَيْئًا۔

يَا مُحَمَّدُ! بَطْنُهُ الَّذِي أَسْرَرْتَهُ إِلَيْكَ فَلَيْسَ مَا بَيْنِي وَبَيْنَكَ سِرٌّ وَدُونَهُ
يَا مُحَمَّدُ! عَلَيَّ أَوَّلُ مَا خَلَقْتَ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ عَلَيَّ عَلِيمٌ بِهِ۔

(ترجمہ)

آپ نے ارشاد فرمایا: "میرا رب مجھے شب معراج لے گیا تو پس پردہ سے جو اُس نے وحی کرنی تھی وہ کی، جو گفتگو کرنی تھی وہ مجھ سے کی، منجملہ ان تمام باتوں کے ایک بات یہ بھی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

اے محمد! میں ہی اللہ اور نہیں ہے کوئی معبود سوائے مجھ عالم الغیب و شہود اور مہربان اور رحم والے ہے۔ میں ہی ہوں اللہ نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں بادشاہ ہوں، پاکیزہ ہوں، سلامتی دینے والا، ایمان دینے والا، نگاہ رکھنے والا، غلبہ و جبروت والا ہوں۔ پاک ہے اور منزہ ہے اللہ ان تمام چیزوں سے جسے لوگ اللہ کا شریک گردانتے ہیں۔ صرف میں ہی ہوں اللہ، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے۔ میں خالق و پیدا کرنے والا ہوں تصویر بنانے والا ہوں۔ میرے لیے ہی تمام اسرار حسنی ہیں، آسمانوں اور زمین میں جتنی بھی مخلوق ہے وہ سب میرے ہی نام کی تسبیح پڑھتی ہے۔ میں ہی عزت و حکمت والا ہوں اے محمد! میں اللہ ہوں، نہیں ہے کوئی معبود سوائے میرے، مجھ سے قبل کوئی شے نہیں، میں آخر ہوں، میرے بعد کوئی شے نہیں ہے، میں ظاہر ہوں مجھ سے زیادہ ظاہر کوئی شے نہیں ہے، میں باطن ہوں، مجھ سے زیادہ باطن کوئی شے نہیں میں اللہ ہوں میرے سوائے کوئی معبود نہیں ہے، ہر شے کا جاننے والا ہوں۔

اے محمد! علیٰ اول ہیں تمام امت میں جن سے ميثاق لیا گیا ہے۔

اے محمد! علیٰ وہ ہیں کہ جن کی روح تمام امت میں سب سے آخر میں قبض ہوگی۔ وہ وحی داتہ ہیں جو (زمین سے نکل کر) لوگوں سے کلام کریں گے۔

اے محمد! عسلی وہ عسلی ہے کہ میں نے جتنی حلال و حرام چیزیں پیدا کی ہیں ان سب کا جاننے والا عسلی ہے۔

سليم بن قيس ہلالی کی کتاب سے ماخوذ ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جس سے ابان بن عیاش روایت کرتے ہیں اور جو اصحاب کے ایک مجمع کی موجودگی میں جس میں ابو طفیل جیسے لوگ تھے حضرت امام علی ابن الحسین علیہ السلام کے سامنے اول سے آخر تک پڑھ کر سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ یہ ہماری صحیح حدیث ہے۔

جو باتیں میں نے حضرت امیر المومنین علیؑ سے عرض کی تھیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ بتائیں کہ نبی اکرم ﷺ علیہ السلام کا حوض دنیا میں ہوگا یا آخرت میں؟ آپ نے فرمایا: نہیں! بلکہ دنیا میں ہوگا۔

(الآية) "وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

اس آیت میں ”دَابَّة“ سے کیا مراد ہے ؟
 آپ نے فرمایا: اے ابو طفیل! چھڑو اس بات کو نہ پوچھو۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المومنین! وہ کون ہے؟
آپ نے فرمایا: "هو رب الأرض الذی تسکن الأرض بہ"
(وہ قوامۂ ارض ہوگا جس سے زمین ساکن ہے)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! وہ کون ہے؟ ایسا بزرگ،
آپ نے فرمایا: ”الذی قال اللہ تعالیٰ: ”يُشَوِّهُ شَاهِدٌ وَنُهُ“ (ہود: ۱۷)

— (اس کے پیچھے ہی پیچھے آسی میں کا ایک گواہ) (ہود: ۱۴)

— وہ وہی ہے : (جو حق کے ساتھ آیا۔ وہ وہی ہے۔) (اس کی تصدیق کی) (الزماریت)

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! ان کا اسم گرامی تو بتادیں۔؟

آپ نے فرمایا: ”قد سمیتہ لک یا ابا الطیفیل!“

راے ابو طفیل! تجھے نام تو بتا دیا۔

پھر فرمایا: **وَاللّٰهُ لَوَادْخَلْتُ عَلَىٰ عَامَّةٍ شَيْعَتِي الَّذِيْنَ هُمْ اَقَاتِلُ الَّذِيْنَ اَقَرُّوا بِطَاعَتِي وَسَتُوْنِي اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاسْتَحْلَوْا جِهَادَ مَنْ خَالَفَنِيْ ، فَحَدَّثْتَهُمْ بَعْضُ مَا عَلِمَ مِنَ الْحَقِّ فِي الْكِتَابِ الَّذِي نَزَلَ بِهِ جِبْرِئِيْلٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَتَفَرَّقُوا عَنِّي حَتّٰى اَبْقٰى فِيْ عَصَابَةٍ مِنَ الْحَقِّ قَلِيْلَةٌ اَنْتَ وَاشْبَاهُكَ مِنْ شَيْعَتِيْ .**

فَفَزَعْتُ وَقُلْتُ : يَا اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنَا وَاشْبَاهِيْ مُتَفَرِّقُونَ عَنْكَ وَنَشَبْتَ عَلَيَّ قَالَ : بَلْ تَشَبْتُونَ .

ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَيَّ فَقَالَ : اِنْ اَهْرَأَ صَعْبٌ مُّسْتَصْعَبٌ لَا يَعْرِفُهُ وَلَا يَقْرُبُهُ اِلَّا ثَلَاثَةٌ مَلِكٌ مُّقْرَّبٌ ، اَوْ نَجِيٌّ مُّرْسَلٌ ، اَوْ عَبْدٌ مُّؤْمِنٌ نَجِيْبٌ اَمْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِيْمَانِ .

يَا اَبَا الطَّيْفِيْل ! اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَضَ فَارِثًا النَّاسَ صَلَاحًا وَجَمَاحًا اِلَّا مَنْ عَصَاهُ اللّٰهُ بِنَا اَهْلِ الْبَيْتِ .

(ترجمہ)

" مگر خدا کی قسم اپنے عام قسم کے شیعوں کے پاس جن کو ساتھ لیکر میں جنگ کر رہا ہوں اور جن کو میری اطاعت کا اقرار ہے، اور جو مجھے امیر المؤمنین کہہ کر کیا کرتے ہیں اور میرے مخالفین سے جہاد کو حلال جانتے ہیں، میں ان سے اس کتاب کی چند باتوں کو جو جبریل نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سیکرنازل ہوئے بیان کر دوں تو وہ سب کے سب میرا ساتھ چھوڑ کر چلے جائیں گے اور حق کے گروہ میں تھوڑے سے رہ جائیں گے۔ تم ہو گے اور میرے شیعوں میں سے چند تم جیسے۔"

راوی کا بیان ہے کہ یہ ستر میں کانپنے لگا اور عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میں اور مجھ جیسے چند اور لوگ کیا آپ کا ساتھ چھوڑ دیں گے یا آپ کے ساتھ ثابت قدم رہیں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ بلکہ تم ثابت قدم رہو گے اور تم جیسے بھی۔

اس کے بعد پھر امیر المؤمنین علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: دیکھو! ہمارا معاملہ بہت سخت اور ناقابل فہم ہے اسے سولے تین قسم کے لوگوں کے (اور کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ یا تو اسے ملک مقرب سمجھ گا یا نبی مرسل سمجھ گا،

ماوہ بندہ مومن سمجھ گا جس میں خاندانی شرافت ہوگی اور اللہ نے جس کے قلب کا ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہوگا۔

اے ابو طفیل! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی لوگ اپنی جہالت اور ضلالت کی وجہ سے ہم اہل بیت سے پھر گئے۔ (منتخب البصائر)

رحبت میں بھی تھخر علی امیر خلائق ہوں

(۶۷)

سلام بن مستنیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا: تم لوگوں اُس نام سے لوگوں کو پرکارنا شروع کر دیا ہے جو نام اللہ تعالیٰ نے سوائے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اور کسی کا نہیں رکھا (یعنی امیر المؤمنین) اور ابھی تو اس کی تاویل کے ظاہر ہونے کا وقت بھی نہیں آیا ہے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، اس کا وقت کب آئے گا؟

قال ۴: اِذَا جَادَتْ جَمْعُ اللّٰهِ اَمَامَهُ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُؤْمِنِيْنَ حَتّٰى يَنْصُرُوْهُ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ : "وَإِذْ أَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّيْنَ لَمَّا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ط قَالَ ۚ أَفَرَأَيْتُمْ لَو أَخَذْتُ عَلَىٰ ذٰلِكُمْ اَصْرِيْ ط قَالُوْۤا اَفَرَأَيْنَا ط قَالَ فَاَنْتُمْ هٰذِہٖ وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰحِدِيْنَ ."

(سورہ آل عمران: ۸۱)

آپ نے فرمایا: اُس وقت آئے گا جب اللہ تعالیٰ حضرت علیؑ کے سامنے انبیاء اور مومنین کو جمع فرما سکے تاکہ یہ لوگ ان کی نصرت کریں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا یہ قول (آن عمران ۸۱)

ترجمہ آیت: "اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد و میثاق لیا کہ جو کتاب و حکمت میں نے تم کو عطا کی ہے، پھر جو کچھ تمہارے پاس (کتاب و حکمت) ہے اُس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول تمہارے پاس آئے گا تو تم ضرور اس رسول پر ایمان لانا اور ضرور اس کی مدد کرنا۔ (پھر) فرمایا کیا تم اقرار کرتے ہو کہ اس پر میرا (وجہ ذمہ داری) اٹھا لو گے، انھوں نے کہا: ہم اقرار کرتے ہیں۔ (پھر) فرمایا: پس تم گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ (اس عہد پر) گواہ ہوں۔"

قال ۴: فَيَوْمَئِذٍ يَدْفَعُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰوَاءَ اِلَى عَلِيٍّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ فَيَكُوْنُ اَمِيْرُ الْخَلَاءِ كَلَامُ اَجْمَعِيْنَ : يَكُوْنُ الْخَلَاءُ كَلَامُهُمْ تَحْتَ لَوَائِهِ

ویکون هو امیرهم فهذا تأویلہ۔

ترجمہ روایت: "اس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا علم مبارک حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو عطا فرمائیں گے اور وہ تمام خلائق کے امیر ہوں گے اور تمام خلائق آپ کے علم کے پھر رہے گے نیچے ہوگی۔ آپ ان سب کے امیر ہوں گے۔ یہ وقت اس کی تادیل کے ظاہر ہونے کا ہے۔ (تفسیر عیاشی)

(۶۸) زرارہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ اس آیت: "كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ" کی تفسیر فرمایا کہ:

"لَمْ يَذُقِ الْمَوْتِ مَنْ قَتَلَ، وَقَالَ: لَا بَدَ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ حَتَّى يَذُوقَ الْمَوْتَ"

یعنی (مگر جو قتل ہوا اُس نے ابھی موت کا ذائقہ نہیں چکھا اور لازمی ہے کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئے اور موت کا مزہ چکھے۔) (تفسیر عیاشی)

رجعت وعدہ الہی ہے

سیر سے روایت ہے ان کا بیان ہے۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ جَمْعًا أَيْْمًا نَّبْعُثُ لَكَ مِنْ يُمُوتُ"؟ (المعقل آیت ۳۸)

میں نے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں کہ نہ کوئی قیامت ہے نہ کوئی بعث ہے، نہ نشور ہے۔

فقال: "كذبوا والله انما ذلك اذا قام القائم وكرمه المسكون فقال اهل خلافكم: قد ظهرت دولتكم يا معشر الشيعة وهذا

من كذبكم تقولون: رجع فلان وفلان لا والله لا يبعث

الله من يموت، ألا ترى انهم قالوا: "وَأَقْسَمُوا بِاللّٰهِ

جَمْعًا أَيْْمًا نَّبْعُثُ"؟ كانت المشركون اشد تعظيما

للآل والعترة من ان يقسموا بغيرها فقال الله:

(آیت): "بَلَى وَعْدٌ عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرِ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ" لَيْسَ لَكُمْ الَّذِي يَخْلُقُونَ

فِيهِ وَلَيَعْلَمَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّكُمْ كَانُوا كَاذِبِينَ إِنَّمَا

قَوْلُنَا شَيْءٌ إِذَا أَرَدْنَا أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ" (محل ۳۸، ۳۹، ۴۰)

ترجمہ روایت: "آپ نے فرمایا: وہ لوگ جھوٹے ہیں۔ خدا کی قسم یہ اُس وقت ہوگا جب امام قائمؑ ظہور کریں گے اور ان کے ساتھ دوبارہ زندہ ہونے والے ہو کر آئیں گے، تو تمہارے مخالفین کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! لو تمہاری حکومت تو آگئی اور تم لوگوں کا یہ جھوٹ کھل گیا کہ فلان فلان رجعت کریں گے۔ واللہ جو مر گیا اسے اللہ کبھی دوبارہ زندہ نہ کرے گا۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ وہ لوگ سخت قسم کھا کر کہتے ہیں: "اور اہل عرب لات وعزری کا بڑا احترام کرتے تھے اور ان کے سوا کسی اور کی قسم نہیں کھاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ اسی کے شتق ارشاد فرماتا ہے:

"بَلَى وَعْدًا..... كُنْ فَيَكُونُ" (سورہ نمل ۴۸ تا ۵۰)

ترجمہ آیات: "یقیناً اس کے وعدے کی دہائی اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے تاکہ وہ اُن پر وہ بات واضح کر دے جس کے بارے میں وہ اختلاف کرتے تھے اور تاکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا یہ جان لیں کہ بیشک وہ ہی جھوٹے ہیں بیشک ہمارا قول تو کسی شے کے لیے ایسا ہی ہے کہ ہم اُس کے لیے ارادہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ "ہوگا" تو وہ ہو جاتی ہے۔"

رجعت میں کون لوگ ہوں گے؟

(۷۰) سعد نے ابن ابی الخطاب سے، انھوں نے وہیب بن حفص سے، انھوں نے ابو بصیر سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ سے اس آیت کی تفسیر دریافت کی:

"إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ

بِأَنْ لَّهُمُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ

وَيُقْتَلُونَ ثُمَّ وَعْدَ عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْبَةِ وَالْإِنْجِيلِ

وَالْإِنْجِيلِ وَمَنْ أَوْفَى بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ فَاسْتَبْشِرُوا

بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُمْ بِهِ وَذَلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ

أَلَسْأَبُكُمُ الْعَبْدُونَ الْخَمِيدُونَ السَّاجِدُونَ الرَّكْعُونَ

السَّجِدُونَ الْأَمْرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنِ الْمُنْكَرِ

وَالْحَافِظُونَ لِعَهْدِ اللَّهِ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ" (سورہ التوبہ ۱۱۱-۱۱۲)

ترجمہ آیت: "بیشک اللہ نے مومنین سے اُن کی جانیں اور ان کے اموال خرید لیے کیونکہ

(اُس کے عوض میں) جنت ہے اُن کے لیے۔ وہ اللہ کی راہ میں قتال کرتے ہیں، قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں۔ یہ اُس کے ذمے پچا وعدہ ہے تو رات میں، انجیل میں اور قرآن میں بھی۔ اور اللہ سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والا کون ہو سکتا ہے پس خوشیاں مناؤ اُس سودے پر جو تم نے اُس کے ساتھ کر لیا۔ اور وہ تو بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔

(جن سے یہ معاملہ ہوا ہے) وہ توبہ کرنے والے، عبادت گزار، حمد کرنے والے (اللہ کی راہ میں) سیاحت کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدے کرنے والے نیکیوں کا حکم دینے والے، برائیوں سے منع کرنے والے، اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ پس (ایسے) مومنوں کو بشارت سنا دو۔

آپ نے فرمایا یہ عہد و پیمان ہے۔ اس کے بعد میں نے اَنشَأْتُ بَيْنَ الْعَالِدُونَ کی تلاوت کی تو امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ تم اس طرح اس کی تلاوت نہ کیا کرو، بلکہ یوں تلاوت کرو اَنشَأْتُ الْعَالِدِينَ ثُمَّ قَالَ: "اِذَا رَأَيْتَ هَؤُلَاءِ فَعِنْدَ ذَلِكَ هُمُ الَّذِينَ اشْتَرَوْا مِنْهُمْ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ" یعنی (فی الرجعة۔

ثُمَّ قَالَ ابُو جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَا مِنْ مُؤْمِنٍ اِلَّا وَلَهُ مِيتَةٌ وَقَتْلَةٌ: مِنْ مَاتَ بَعَثَ حَتَّى يَقْتُلَ، وَمَنْ قَتَلَ بَعَثَ حَتَّى يَمُوتَ۔

(ترجمہ)

پھر فرمایا: "جب تم ان لوگوں کو زمانہ رجعت میں دیکھو گے تو وہی ہوں گے کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ان کی جان اور ان کے اموال کو خرید لیا ہے۔

اس کے بعد حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: ہر مومن کے لیے موت اور قتل دونوں ہیں۔ لہذا جو مر گیا وہ دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ قتل کیا جائے اور جو قتل کر دیا گیا اس کو بھی دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا تاکہ اس کو موت آئے۔ (ذائقہ موت چکھے) (منتخب ابصار۔ تفسیر عیاشی) * (یہ روایت عبدالرحمان قیصر سے بھی بیان کی گئی ہے)

۴۱ رجعت قدریہ انکار کرتے ہیں

سعد نے ابن عباسی اور ابن عبد الجبار اور احمد بن حسن ابن فضال سب سے انہوں نے

حسن بن علی بن فضال سے، انہوں نے حمید بن شنتی سے، انہوں نے شعیب خذّاء سے انہوں نے ابوالقباہ سے روایت کی ہے۔ ابوالقباہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا اور عرض کیا: میں آپ پر قربان: میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں مگر اس کا نام لینا نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم رجعت کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: جی حضور۔

فَقَالَ ۶: تِلْكَ الْقُدْرَةُ وَلَا يَنْكُرُهَا اِلَّا الْقُدْرِيَّةُ، لَا تَشْكُرُ تِلْكَ الْقُدْرَةَ لَا تَشْكُرُهَا اِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَى بِقِنَاعٍ مِنَ الْجَنَّةِ عَلَيْهِ عَذَقٌ يَقَالُ لَهُ سَنَةٌ، فَتَنَاوَلَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كَان قَبْلَكُمْ۔

پس آپ نے فرمایا: یہ سب اللہ کی قدرت ہے اور اس سے سوائے فرقہ قدریہ کے کوئی اور انکار نہیں کرتا۔ سنو! حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جنت سے ایک خوان آیا جس میں کھجوروں کی شکل میں ستتیس تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں سے ایک سنت لے لی جو تم سے پہلے والوں کی تھی۔ (منتخب ابصار)

۴۲ حضرت امیر المومنین سے پوچھا گیا کہ:

ابن عباسی نے حسن سے، حسن نے حسین بن علوان سے، حسین نے محمد بن داؤد العبدی سے، انہوں نے اصبع بن نباتہ سے روایت کی ہے اصبع کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ عبداللہ بن ابی بکریشکری نے امیر المومنین ۷ سے کھڑے ہو کر عرض کی: یا امیر المومنین! ابھی ابھی ابو معمر نے ایک ایسی بات کہی ہے جس کا مجھے یقین نہیں آتا۔ آپ نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا: وہ کہتا ہے کہ آپ نے اُس سے بیان فرمایا تھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، آنحضرت نے فرمایا کہ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا یا سنا ہے کہ اُس کا سن اُس کے باپ سے زیادہ تھا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: بس اتنی سی ہی بات بڑی اور ناقابل یقین ہے؟ اُس نے عرض کیا: جی ہاں، کیا آپ کو اس پر یقین ہے اور آپ اس کو جاننے پہنچتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: وائے ہو تجھ پر لے ابن الکواکب! مجھ سے پوچھ لیا ہوتا تو میں تجھے بتا دیتا۔

۷ عبداللہ بن ابی بکریشکری کی کنیت ابن الکواکب تھی اور یہ خارجی تھا۔

پھر فرمایا بن : " اِنَّ عَزْرًا خَرَجَ مِنْ اَهْلِهِ وَامْرَأَتِهِ فِي شَهْرٍ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ
خَمْسُونَ سَنَةً ، فَلَمَّا ابْتَلَاهُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِذُنُوبِهِ اَمَانَةً
مِائَةً عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ، فَرَجَعَ اِلَى اَهْلِهِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسِينَ
سَنَةً ، فَاسْتَقْبَلَهُ ابْنُهُ وَهُوَ ابْنُ مِائَةٍ سَنَةٍ وَرَدَّ اللهُ
عَزْرًا (اِلَى) الَّذِي كَانَ بِهِ -

فقال : ما تزيد ؟

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : سئل عما بذالك -

قال : نعم اِنَّ اُناسًا مِنْ اصحابك يزعمون انهم يريدون بعد الموت ؟
فقال امير المؤمنين عليه السلام نعم تكلم بما سمعت ولا تزد في الكلام ، فما قلت
قال : قلت : لا اؤمن بشيء مما قلت ،

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک اِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ ابتلى قومًا بما كان
من ذنوبهم فاما تم قبل آجالهم التي ستيت لهم ثم
ردّهم الى الدنيا ليستوفوا ارزاقهم ، ثم اما تم بعد ذلك
قال : فکبر على ابن الکوار ولهم مهندله -

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : ويليک تعلم اَنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ قال في كتابه
الآية ، " وَاخْتَارَ مُوسَى قَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا لِمِيقَاتِنَا " (اعراف : ۱۴۰)
فانطلق بهم معه ليشهدوا له اذا رجعوا عند الملاء من بني
اسرائيل اِنَّ رَبِّي قد كلمني فلواتهم سلّموا ذلك له وصدّقوا به
لکان خیر الهم ، ولکنهم قالوا لموسى عليه السلام :

الآية ، " لَنْ تُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى تَرَى اللهَ جَهْرَةً " ، (بقره - ۵۵)
الآية ، قال الله عز وجل : " فَآخَذَتْكُمْ الصَّاعِقَةُ وَانْتُمْ تَنْظُرُونَ " (زمره : ۱۷)
ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ نَعْلَكُمْ تَسْكُرُونَ . " (بقره : ۵۶)
اترى يا ابن الکوار اِنَّ هَؤُلَاءِ قد رجعوا الى منازلهم بعد ما لقوا ؟

فقال ابن الکوار : وما ذاك ثم اما تم فکأنهم -

فقال له امير المؤمنين عليه السلام : لا ويليک اوليس قد اخبر الله في كتابه
حيث يقول :

وَالَّذِينَ عَلِمُوا انَّمَا تُرْمِى السَّمُ وَالسَّلَوى " (بقره : ۵۷)

فمذا بعد الموت اذ بعثهم -
ایضاً مثلهم یا ابن الکوار ، الملاء من بنی اسرائیل حیث یقول اللہ تعالیٰ عزوجل
الآية) " اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِیْنَ خَرَجُوا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوفٌ
حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللهُ مُوتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ " (بقره : ۲۵۹)
قوله ایضاً فی عزیر حیث اخبر الله عزوجل : فقال :

الآية) " اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ وَهِيَ خَاوِیَةٌ عَلٰی عُرُوشِهَا
فَقَالَ اِنِّیْ یُحِیْیْ هٰذِهِ اللهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللهُ
وَاحَدَهُ بِذَٰلِكَ الذِّب " مِائَةً عَامًا ثُمَّ بَعَثَهُ " وَرَدَّهٗ اِلَى الدُّنْیَا
" فَقَالَ كَمْ كُنْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضُ یَوْمٍ
فَقَالَ بَلْ كُنْتُ مِائَةً عَامًا " (بقره : ۲۵۹)
فلا تشكّن یا ابن الکوار فی قدرة الله عزوجل -

(ترجمہ)

فرمایا بن : حضرت عزیر ایک مرتبہ اپنے گھروالوں سے رخصت ہو کر چلے تو ان کی زوجہ
اُس وقت حاملہ تھیں اور پورا مہینہ تھا۔ اور حضرت عزیر کا بس اُس وقت پچاس
سال تھا اور اللہ تعالیٰ نے ایک ترکہ اولیٰ کے سبب اُن کو آزمائش میں ڈال دیا
اور سو سال تک ان پر موت طاری کر دی۔ پھر دوبارہ (سو سال کے بعد) اُن کو
زندہ کیا اور وہ اپنے اہل خانہ کے پاس پلٹ کر آئے تو اُن کا سن وہی پچاس سال
کا تھا مگر اُن کا فرزند اُس وقت سو سال کا ہو چکا تھا۔

بن کو اُن نے عرض کیا : کچھ اور پوچھو ؟

فرمایا : جو تیرے دل میں ہے پوچھ -

بن نے عرض کیا : بہتر۔ آپ کے اصحاب میں سے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرنے کے بعد دوبارہ
زندہ ہو کر دنیا میں آئیں گے ؟

بن نے فرمایا : پھر تو نے اُن لوگوں سے کیا کہا ؟

بن نے عرض کیا : میں نے اُن سے کہا ، جو تم لوگ کہتے ہو اُس پر مجھے ہرگز یقین نہیں ہے

امیر المؤمنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : تجھ پر وائے ہو ، اللہ تعالیٰ عزوجل نے ایک گروہ کو
ان کی تقصیر کی بناء پر مبتلائے آزمائش کیا اور اُن کی اجل سے پہلے ہی ان پر
موت طاری کر دی پھر انہیں زندہ کر کے اس دنیا میں واپس کر دیا تاکہ وہ اپنی

قسمت کا رزق کھالیں۔ اس کے بعد انھیں موت دے دی۔

یہ بات ابن الکوا (خارجی) کی سمجھ میں نہ آئی تو امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: تجھ پر ولے ہو مجھے معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے: (الآیت) ”وَ اخْتَارَ مُوسَىٰ تَوْمَهُ سَبْعِينَ رَجُلًا تَلِيْقًا رَّبَّآ“ (الاعراف: ۱۵۵) اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔

پھر موسیٰ ان ستر آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تاکہ یہ لوگ جب پلٹ کر آئیں تو بنی اسرائیل کے سامنے گواہی دیں کہ میرے رب نے مجھ سے کلام کیا۔ اگر یہ لوگ اس کو تسلیم کر لیں اور اس کی تصدیق کریں تو اس میں ان کے لیے بھلائی ہے مگر ان لوگوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا کہ ہم ہرگز آپ پر ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ ہم اللہ کو صاف نہ دیکھ لیں۔ یعنی (لَنْ نُّؤْمِنَ... جَبْرًا) (لقہ: ۵۵) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”فَاَخَذْنَا مِنْكَ الْعِصْفَةَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُونَ“ (بقرة: ۵۵) (پس تمہیں بھلی نے آپکڑا اور تم دیکھتے ہی رہے) (الآیة) ”ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْهُ بِعَدُوِّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (لقہ: ۵۶) (پھر ہم نے تمہیں موت کے بعد پھر دوبارہ زندہ کیا تاکہ تم شکر ادا کرو) اور لے ابن الکوا! وہ لوگ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو کر اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔ واقعی یہ تو واقعہ ہے۔

ابن الکوا نے کہا: یہ کیا ہوا وہ لوگ مر گئے پھر جیسے کے تیسے ہو گئے؟ امیر المومنینؑ نے فرمایا: اچھا تو پھر اللہ ان لوگوں کے متعلق یہ نہیں فرماتا کہ (الآیة) ”وَزَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰ وَ السَّلْوٰ“ (لقہ: ۵۶) (اور ہم نے تم پر ابر کا سایہ کیا اور ہم نے تم پر من و سلویٰ نازل کیا) یہ اسی وقت کی تو بات ہے جب موت کے بعد دوبارہ وہ زندہ ہوئے۔ اور نیز لے ابن الکوا! ان ہی لوگوں کے مانند بنی اسرائیل کا ایک گروہ اور بھی ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

”اَلَمْ تَرَ اِیَّ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حٰذِرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا فَتَفَثَوْا لِیٰھُمْ“ (سجدة: ۲۷) (کیا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکلے اور وہ

ہزاروں تھے۔ پھر اللہ نے کہا مر جاؤ۔ (وہ مر گئے) پھر انھیں (اللہ نے) زندہ کر دیا۔“

نیز حضرت عزیرؑ کے متعلق اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: ”اَوْ كَالَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قَرْیَةٍ ذَاتِ خَاوِیَةٍ عَلٰی عُرُوشِھَا“ (الآیت) ”قَالَ اِنِّیْ یٰحٰی ہٰذِہُ اللّٰہُ بَعْدَ مَوْتِھَا“ (بقرة: ۲۵۹) (پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔)

ترجمہ (یا اُس شخص کی طرح جو ایک بستی کے پاس سے گذرا، جب اہل بستی وہاں (اپنی چھتوں کے بل) پڑی ہوئی تھی، اُس نے کہا، اللہ بھلا اب اس کو کیونکر زندہ کرے گا اس کی موت کے بعد۔ پس اللہ نے اُس شخص کو تسویریں کے لیے موت دی۔ پھر اُس (بستی والوں) کو زندہ کیا۔۔۔“

اللہ تعالیٰ نے حضرت عزیرؑ کو سو سال تک مردہ رکھا تھا۔ پھر انھیں دوبارہ زندہ

کیا اور دنیا میں بھیجا۔ پھر پوچھا: ”كَمْ كَبِشْتَ“ قَالَ كَبِشْتُ یَوْمًا اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ قَالَ بَلْ لَبِشْتَ مِائَةً عَامٍ۔“

(تم کو اس حال میں کتنا عرصہ گزر گیا۔ انھوں نے کہا، بس ایک دن یا ایک دن سے کم، اللہ نے فرمایا، نہیں، بلکہ تم سو سال اسی حالت میں (پڑے، رہے۔)

امیر المومنین علیؑ نے فرمایا: لے ابن الکوا اللہ کی قدرت میں ہرگز کبھی شک نہ کرنا۔ (منتخب البصائر)

یہی روایت، روایت نمبر (۵۹) میں صفوان سے نقل کی جا چکی ہے اپنے اسناد کے ساتھ ابو خالد قنات نے حمران بن اعین سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ: کیا بنی اسرائیل میں کوئی ایسی بات بھی ہوئی ہے جس کے مثل اس امت میں نہ ہوگی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔

میں نے عرض کیا: پھر اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق آپ کیا فرماتے ہیں؟ ”اَلَمْ تَرَ اِیَّ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ حٰذِرَ الْمَوْتِ“

الْمَوْتِ فَقَالَ لَكُمْ اللَّهُ وَمُوتُوا قَتْنَا أَحْيَاهُمْ ط (بقرة: ۱۷۲)
ترجمہ: (کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکلے
اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا۔ مچاؤ۔ پھر (اللہ نے)
انہیں زندہ کر دیا۔)

یعنی (اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دی۔ پھر انہیں زندہ کر دیا) یہاں تک کہ لوگوں
نے دیکھا۔ تو پھر کیا وہ لوگ اسی دن مر گئے تھے یا دنیا میں پھر واپس آئے ؟
آپ نے فرمایا: ”بل ردّھم الی الدنیا حتی سکنا الدور واکلوا الطعام
ونکحوا النساء ولبثوا بذلك مائتا الف سنة واما اولو
بالاجال۔“

یعنی (نہیں) بلکہ وہ دنیا میں واپس آئے اپنے گھروں میں سکونت اختیار کی
کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے اور جب تک اللہ نے چاہا وہ
زندہ رہے اور جب ان کی اجل آئی تو مر گئے۔

(۷۵) امیر المؤمنینؑ کی بار بار رجعت

سعد نے ابن عباسؓ سے، انھوں نے یقیناً سے، انھوں نے حسین بن سفیان سے
انھوں نے عمرو بن شمر سے، انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ
علیہ السلام سے روایت کی ہے:

قال: ”انّ یعلیٰ علیہ السلام فی الارض کثرة مع الحسین ابنہ صلوات اللہ علیہما
یقبل برایتہ حتی یتقم له من بنی امیہ و معاویہ و آل معاویہ
ومن شہد حریہ۔“

ثم یبعث اللہ الیہم بانصارہ یومئذ من اهل الکوفۃ ثلاثین الفا
ومن سائر الناس سبعین الفا فیلقاهم بصفین مثل المثرۃ
الاولی حتی یقتلہم، ولا یبقی منهم مخبرا۔

ثم یمتھم اللہ عزوجل فیدخلہم اشد عذاب مع فرعون و آل فرعون
ثم کثرۃ اخری مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حتی یکون خلیفۃ فی الارض
فتکون الائمۃ علیہم السلام وحتی یمتھ اللہ علانیۃ
فتکون عبادتہ علانیۃ فی الارض کما عبد اللہ سرّاً فی الارض۔

ثم قال: اے اللہ و اضعان ذلک۔ ثم عقد اضعا فایعط اللہ
نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ ملک جمیع اهل الدنیا منذ یوم
خلق اللہ الدنیا الی یوم یفنیہا حتی ینجزلہ موعودہ فی کتابہ
کما قال:

”لِیُظْهِرَ عَلَی الدِّینِ کَلِمَہٗ وَکَوَکِبَہُ الْمُشْرِکُونَ“ (توبہ: ۳۳)
(مصدق: ۹)

(ترجمہ روایت)

جابر بن یزید کا بیان ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام ایک مرتبہ اپنے فرزند حضرت
امام حسین علیہ السلام کے ساتھ اپنا علم لہراتے ہوئے پھر اس دنیا میں آئیں گے اور بنی امیہ و معاویہ
و آل معاویہ اور اس کی فوجوں سے انتقام لیں گے۔

اس کے بعد ان کے انصار کے ساتھ اللہ تعالیٰ انہیں پھر (دوبارہ) بھیجے گا اور اس
مرتبہ آپ کے ساتھ اہل کوفہ میں سے تیس ہزار اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں میں سے ستر ہزار
افراد ہوں گے اور پہلے کی طرح صفین میں پھر جنگ کریں گے اور اپنے تمام دشمنوں کو قتل
کریں گے، اُن میں سے ایک بھی نہ باقی رہے گا جو لوگوں کو بنا سکے کہ اُن پر کیا گزری۔
اس کے بعد اللہ تعالیٰ آپ کے دشمنوں کو پھر زندہ کرے گا اور انہیں فرعون اور آل فرعون کے
ساتھ شدید عذاب میں مبتلا کرے گا۔

پھر آخری مرتبہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ آئیں گے اور وہ ساری
روئے زمین کے سلطان ہوں گے (یعنی خلیفۃ فی الارض ہوں گے) اور دیگر ائمہ
طاہرین علیہم السلام آپ کے عمال ہوں گے، اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کو علانیہ
بعوث فرمائے گا تو روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کی عبادت علانیہ ہوگی، جیسا کہ
اس سے پہلے چھپ چھپا کر ہوا کرتی ہوگی۔

پھر فرمایا: خدا کی قسم، پہلے سے کئی گنا زیادہ عبادت ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جب سے دنیا
خلق ہوئی ہے اس وقت سے لیکر تا یوم فنا جتنے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب
پر اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکومت عطا فرمائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ کا وہ
وعدہ پورا ہوگا جو اُس نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے:

”لِیُظْهِرَ عَلَی الدِّینِ کَلِمَہٗ وَکَوَکِبَہُ الْمُشْرِکُونَ“ (توبہ: ۳۳)
(تاکہ اسے ہر دین پر غالب کرے اگرچہ مشرکوں کو ناکارہ ہی کیوں نہ ہو)

۷۶) صَدِّيقُ أَنْتَ ؟

سعد نے موسیٰ بن عمر سے، انھوں نے عثمان بن عیسیٰ سے، انھوں نے خالد بن یحییٰ سے روایت کی ہے۔ اور خالد بن یحییٰ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے دریافت کیا کہ: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کا نام صدیق رکھا تھا؟ فقال: نعم انه حيث كان معه ابو بكر في الغار قال رسول الله: اِنِّي لَارَى سَفِينَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ضَالَّةً ، فَقَالَ لَهُ ابُو بَكْرٍ: وَاتَّكَ لَتَرَاهَا ؟ قَالَ : نَعَمْ !

فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ تَقْدِرُ أَنْ تَرِيْنَهَا ؟ فَقَالَ : اَدْنِ مِنِّي ، فَدَنَا مِنْهُ فَمَسَحَ يَدَهُ عَلَى عَيْنَيْهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ : النَّظْرُ فَنَظَرَ ابُو بَكْرٍ فَرَأَى السَّفِينَةَ تَضْطَرِبُ فِي الْبَحْرِ ، ثُمَّ نَظَرَ الْمَخْرُورَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ .

فَقَالَ فِي نَفْسِهِ : الْآنَ صَدَّقْتَ أَنَّكَ سَاحِرٌ . فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ : صَدِّيقُ أَنْتَ .

فَقُلْتُ : لِمَ سَمَى عُمَرُ الْفَارُوقُ ؟ قَالَ : نَعَمْ الْاِتْرَى أَنَّهُ قَدْ فَرَّقَ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَاخْذِ النَّاسَ بِالْبَاطِلِ .

فَقُلْتُ : فَلِمَ سَمَى سَالِمُ الْاَمِينُ ؟ قَالَ : لِأَنَّهُ كَتَبُوا الْكُتُبَ ، وَوَضَعُوا عَلَى يَدِ سَالِمٍ - فَصَارَ الْاَمِينُ قُلْتُ : اتَّقُوا دَعْوَةَ سَعْدٍ ؟

قَالَ : نَعَمْ ، قُلْتُ : وَكَيْفَ ذَلِكَ ؟ قَالَ : اِنْ سَعْدًا يَكْرُؤُ فَيُقَاتِلُ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ -

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: ہاں۔ اس لیے کہ وہ غار میں ان کے ساتھ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ بنی عبد المطلب کا سفینہ سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ ابو بکرؓ نے کہا: کیا واقعاً آپ نے ایسا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

حضرت ابو بکرؓ نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے بھی دکھاسکتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: میرے قریب آؤ۔

جب حضرت ابو بکرؓ قریب گئے تو آپ نے اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیرا اور فرمایا: اب دیکھو۔

حضرت ابو بکرؓ نے دیکھا کہ ایک سفینہ ہے جو سمندر میں ادھر ادھر بھٹکتا پھر رہا ہے۔ پھر آگے نظر ڈالی تو مدینہ کے مکانات نظر آنے لگے۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دل میں کہا اب میں سمجھ گیا کہ آپ سچ جادوگر ہیں۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صدیق تو تم ہو۔ راوی نے دریافت کیا: فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم: اور آنحضرتؐ؟ حضرت عمرؓ کو فاروقؓ کیوں کہا؟ آپ نے فرمایا: ہاں، اس لیے کہ کیا تم نہیں دیکھتے کہ انھوں نے حق و باطل کو جدا کر دیا اور لوگوں نے باطل اختیار کر لیا۔

پھر عرض کیا: اور سالمؓ کو امین کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ جب لوگ کوئی تحریر بھیجتے تو اسے آپ سالمؓ کے حوالے کر دیتے اس لیے وہ امین کہلاتے۔

میں نے عرض کیا: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ سعدؓ کی آواز پر لبیک کہنے سے بچو؟ ایسا کیوں فرمایا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ یہ اس لیے فرمایا کہ سعد دوبارہ اس دنیا میں واپس آکر حضرت علیؓ سے مقابلہ کرے گا۔

(منتخب البصائر)

۷۷) امام رضاؑ سے پوچھا گیا کہ...؟

محمد بن حمیرہ نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن سلیمان بن رشید سے انھوں نے حسن بن علی خزاز سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ علی بن ابی حمزہ حضرت امام علی رضاؑ کے خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: کیا آپ امام ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

اُس نے کہا: مگر میں نے آپ کے جد حضرت جعفر بن محمدؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام وہی ہوگا جس کے کوئی اولاد اور عقب ہو۔ (لا یكون الامام الا وله عقب؟) فقال: انشیت یا شیخ ام تناسیت؟ لیس هکذا، قال جعفر اتما۔

قال جعفر: لا يكون الامام الا وله عقب الا الامام الذي يخرج عليه الحسين بن علي عليه السلام - فانه لا عقب له فقال له: صدقت جعلت فداك هكذا سمعت حدّثك يقول:-

(ترجمہ)

آپ نے فرمایا: اے شیخ کیا تم بھول گئے ہو یا تم نے بھلا دیا ہے؟ یہ قول نہیں ہے حضرت جعفرؑ نے اس کے علاوہ فرمایا ہے۔

حضرت جعفرؑ نے یہ فرمایا ہے کہ: امام وہ نہیں ہو سکتا سوائے اس کے کہ اُس کے پیچھے (اس کے بعد) ایسا امام ہو جو خروج کرے حسین بن علیؑ پر۔ پس اُس کے پیچھے کوئی نہیں ہے۔

اس نے عرض کیا: آپ نے چ فرمایا، میری جان آپ پر قربان۔ میں نے آپ نے جس سے اسی طرح سنا ہے۔

سب پہلے امام حسینؑ اور زینبؑ کی رجعت ہوگی

(۷۸)

رفاع بن موسیٰ سے روایت ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "إِنَّ أَوَّلَ مَنْ يَكُونُ إِلَى الدُّنْيَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَاصْحَابُهُ، وَزَيْنَبُ بْنُ مُعَاوِيَةَ وَاصْحَابُهُ فَيَقْتُلُهُمْ حَدُّ الْقَذَّةِ بِالْقَذَّةِ -"

ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: "ثُمَّ رَدُّنَا لَكُمْ الْكَفَرَةَ عَلَيْهِمْ وَآمَدُنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرُ نَفِيرًا" (امراء: ۶)

(ترجمہ روایت)

"بلاشبہ سب سے پہلے جو لوگ زندہ ہو کر دنیا میں واپس آئیں گے وہ

حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ علیہ السلام اور ان کے اصحاب اور زینبؑ بنت ابی موہب اور اس کے ساتھی ہوں گے۔ اور جس طرح ان لوگوں نے ان کو قتل کیا تھا بالکل اسی طرح یہ لوگ ان کو قتل کریں گے۔

اس کے بعد حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

آیۃ: "أَمْدُدْ نَكْمُ: نَفِيرًا" (امراء: ۶)

ترجمہ آیت: (ہم نے تمہاری مردکی اموال اور اولاد سے اور تمہارے افراد میں کثرت (آزدی)

حضرت علیؑ سے وعدہ رجعت قرآن میں

(۷۹)

حسن بن ابی الحسن دلمی نے اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن علی سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول: (الآیۃ) "وَأَقِمُّوا وَعْدَ اللَّهِ" وَعَدًا احْسَنًا فَهُوَ لَا قِيْدَ (قصص: ۲۱) کے متعلق روایت کی ہے، آپ نے فرمایا کہ:

"الموعود علی بن ابی طالب، وعدہ اللہ ان ینتقم لہ من اعدائہ فی الدنیا و وعدہ الجنۃ لہ ولأولیائہ فی الآخرة" یعنی: اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ حضرت علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام سے کیا ہے کہ وہ دنیا ہی میں ان کا انتقام ان کے دشمنوں سے دلائے گا اور آخرت میں ان کے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا۔

ترجمہ آیت: "کیا وہ جس سے ہم نے اچھا وعدہ کیا ہے اور وہ اُسے پانے والا ہے"

رجعت میں اہل بیت علیؑ جمع ہوں گے

(۸۰)

کاتب نے زعفرانی سے، انھوں نے ثقفی سے، انھوں نے اسماعیل بن ابان سے، انھوں نے فضل بن زبیر سے، انھوں نے عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ اسدی سے روایت کی ہے، انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت علیؑ علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: یقول: "أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي سَنَةِ مِنْ أَيُّوبَ وَاللَّهِ لِيَجْمَعَنَّ اللَّهُ لِي أَهْلِي كَمَا جَمَعُوا لِيَعْقُوبَ -"

یعنی: "میں سید الشیب ہوں، میرے اندر حضرت ایوبؑ کی ایک سنت ہے بخدا میرے لیے اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت کو جمع کرے گا جس طرح اُس یعقوبؑ کے لیے جمع کیا تھا۔" (مجاہد متقید)

عبد اللہ بن شریک کی رجعت

(۸۱)

ابو صالح خلف بن حماد نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے علی بن مغیرہ

سے، اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال: "كَأَنِّي بَعْدَ اللَّهِ بِنِ شَرِيكِ الْعَامِرِيِّ عَلَيْهِ عِبَادَةُ سَوْدَاءَ"

وَذُو ابْنَاهَا بَيْنَ كَتْفَيْهِ ، مَصْعَدًا فِي لَحْفِ الْجَبَلِ بَيْنَ يَدَيْ
قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي أَرْبَعَةِ آلَافٍ مَكْبُورُونَ وَمَكْرُورُونَ
آپنے فرمایا: ”گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عبداللہ بن شریک عامری سر پر سیاہ عمامہ اور
دونوں کانڈھوں پر لہرائی ہوئی زلفین ایک پہاڑ پر چڑھ رہا ہے۔ اور ہم
اہل بیت کے قائم کے ساتھ چار ہزار فوج ہے جو تکیہ کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی ہیں۔“

۱۲) اسماعیل بن امام جعفر کی رجعت

عبداللہ بن محمد نے وِشَاء سے، وِشَاء نے احمد بن عائد سے، انھوں نے
ابو خدیجہ سے روایت کی ہے۔ ابو خدیجہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا:

يَقُولُ ۴: اِنِّي سَأَلْتُ اللَّهَ فِي اسْمَاعِيلَ اَنْ يَبْقِيَہٗ بَعْدِي قَائِمًا وَنَكْت
قَدْ اَعْطَانِي فِيْہِ مَنَازِلَةً اٰخَرٰی اِنَّہٗ یَكُوْنُ اَوَّلَ مَنْشُورٍ فِي
عَشْرَةِ مَنَاصِبَہٗ وَمِنْہُمْ عِبْدُ اللَّهِ بَنُ شَرِیْکٍ وَهُوَ صَاحِبُ اَمْرِ
آپ فرماتے تھے کہ میں نے دعا کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اسماعیل کو میرے بعد باقی رکھے، مگر
اسے اللہ تعالیٰ نے منظور نہیں فرمایا، مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلے مجھے دوسرا
شرف یہ عطا فرمایا کہ وہ (اسماعیل) ان دس لوگوں میں سے ہوں گے جو سب سے
پہلے قبروں سے اُٹھائے جائیں گے جن میں عبداللہ بن شریک بھی ہوں گے۔
جو ان کے علمبردار ہوں گے۔“

۱۳) اصبح بن نباتہ کی آخری روایت ۹

محمد بن حسن بن بندار قمی نے اپنی کتاب میں لکھا کہ مجھ سے حسن بن احمد مالکی نے
انھوں نے جعفر بن فضیل سے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ میں نے محمد بن فرات سے کہا کہ تم
اصبح سے بھی ملاقات کی؟ اس نے کہا کہ ہاں میں اپنے والد کے ساتھ ان سے ملاقات کی تو
دیکھا کہ وہ بہت بوڑھے تھے سر اور ڈاڑھی کے بال بالکل سفید تھے۔ میرے والد نے ان سے
عرض کیا: آپ کوئی حدیث ایسی بیان فرمائیں جو آپ نے خود حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
خود سنی ہو۔
انھوں نے کہا کہ میں نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کو برسرِ منبر فرماتے ہوئے سنا کہ

يَقُولُ ۵: اَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِي شَبَہٍ مِّنْ اَيُّوْبَ وَلَيَجْمَعَنَّ اللَّهُ
لِي شَمْلًا كَمَا جَمَعَهُ لَایُوْبَ۔

(ترجمہ) آپ فرماتے تھے: میں سید الشیب (بوڑھوں کا سردار) ہوں، مجھ میں
حضرت ایوبؑ کی کچھ شبابہت ہے، اللہ تعالیٰ میرے گروہ کو بھی اسی طرح
جمع فرمائے گا جس طرح حضرت ایوبؑ کے گروہ کو جمع کر دیا تھا۔
محمد بن فرات کا بیان ہے کہ میں نے اور میرے والد نے اصبح سے یہ حدیث سنی اور
اس کے تھوڑے ہی دنوں بعد اصبح بن نباتہ کا انتقال ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ
اس پر رحم فرمائے۔“ (رجال کشی)

۱۴) داؤد رقی اور رجعت

طاہر بن عینی نے شعبانی سے، انھوں نے حسین بن بشائر سے، انھوں نے
داؤد رقی سے روایت کی ہے ان کا بیان ہے کہ:
”میں نے ان جناب سے عرض کیا کہ میں بہت بوڑھا ہو چکا ہوں، میری
پڈیاں نکل چکی ہیں مگر میں چاہتا ہوں کہ میری عمر کا خاتمہ آپ
حضرات کی راہ میں قتل ہو۔
آپ نے فرمایا: یہ تو ہونا ہی ہے اگر جلدی نہیں تو تاخیر سے ہی، مگر ہو گا ہی۔“
(رجال کشی)

۱۵) عجیب و غریب واقعہ

احمد بن محمد بن رباح نے، محمد بن عبداللہ بن غالب سے، انھوں نے
محمد بن ولید سے، انھوں نے یونس بن یعقوب سے، انھوں نے عبداللہ بن خفصہ سے
انھوں نے کہا مجھ سے ابان بن تغلب سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں کچھ لوگوں کی طرف سے
ہو کر گذرا تو وہ صرف اس بناء پر میری عیب گیری کرنے لگے کہ میں حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایات اخذ کر کے بیان کرتا ہوں۔
تو میں نے ان سے کہا، تم میری عیب گیری کیا کرتے ہو جبکہ میں اس شخص سے
روایات اخذ کرتا ہوں کہ جب بھی ان سے کوئی سوال کرتا ہوں وہ کہتے ہیں
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی رسول اللہ کا اس مسئلے میں یہ قول ہے
ابھی یہ گفتگو جاری تھی کہ چند لڑکے اُدھر سے یہ جملہ دھرم گاتے ہوئے گزرے کہ:

”العجب كل العجب بين جمادى ورجب“

میں نے پوچھا، یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ (جمادی اور رجب کے درمیان) مڑوں اور
نہروں میں جنگ ہوگی (رجب کشتی)

حضرت امیر المؤمنین کا خطبہ مخزون علام ظہور

(۸۶)

کتاب منتخب البصائر میں ہے کہ مجھے سید رضی الدین علی بن موسیٰ بن طاووس کے ہاتھ
کا تحسیر پروردہ ایک مجموعہ خطبہ امیر المؤمنین علیہ السلام دستیاب ہوا جس میں مرقوم تھا کہ حضرت
امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ خطبہ ارشاد فرمایا، اس
خطبہ کا نام ”مخزون“ ہے:

”الحمد لله الواحد المحمود الذي توحد بملكه وعلا بقدرته

احمده على ما عرفت من سبيله والهم من طاعته و
علم من مكنون حكمته، فانه محمود بكل ما يولى
مشكور بكل ما يبلى، وأشهد ان قوله عدل وحكمه فضل
ولم ينطق فيه ناطق بكان الا كان قبل كان-

وأشهد ان محمدا عبدا لله وسيد عباده خير من اهل اول و
خير من اهل آخر، فكلما نسج الله الخلق فريقيين

جعل في خير الفريقين، لم يسهم فيه ما تروا نكاح جاهلية

ثم ان الله قد بعث اليكم رسولا من انفسكم عزيز عليه ما عنتم

حريص عليكم بالمؤمنين رؤوف رحيم. فاتبعوا ما انزل

اليكم من ربكم ولا تتبعوا من دونه اولياء قليلا ما

تذكرون. فان الله جعل للخير اهلا وللحق دعاء ثم و

للطاعة عصما يعصم بهم، ويقيم من حقه فيهم على

ارتضاء من ذلك وجعل لها رعاة وحفظة يحفظونها

بقوة ويعينون عليها، اولياء ذلك بما ولو امن حتى

الله فيها-

اما بعد، فان روح البصر روح الحياة الذي لا ينفخ ايمان الا به

مع كلمة الله والتصديق بها، فالكلمة من الروح و

الروح من النور، والنور نور السموات فبايد يكم
سبب وصل اليكم منه ايتساو واختيار، نعمة الله لا
تبلغوا شكرها، خصصكم بها، واختصكم لها، وتلك
الامثال تنضر بها للناس وما يعقلها الا العاقلون.

فا بشروا بنصر من الله عاجل، وفتح يسير يقر الله به اعينكم و

يذهب بجزئكم كفوا ما تناهى الناس عنكم فانت

ذلك لا يخفى عليكم، ان لكم عند كل طاعة عونا من

الله، يقول على الالسن ويثبت على الافئدة وذلك

عون الله لا دليانه يظهر في خفي نعمته لطيفا وقد اثمرت

لاهل القوى اغصان شجرة الحياة، وان فرقان الله

بين اوليائه واعدائه، فيه شفاء للصدور وظهور

للنور يعز الله به اهل طاعته ويذل به اهل المعصية

فليعد امره لذلك عدته ولا عدته له الا بسبب بصيرة وصدق

نية وتسليم سلامة اهل الخفة في الطاعة، ثقل

الميزان، والميزان بالحكمة. والحكمة فضاء للبصر

والشك والمعصية في النار وليس منا ولا لنا ولا لنا

قلوب المؤمنين مطوية على الايمان اذا اراد الله اظهار

ما فيها فتحتها بالوحى، وزرع فيها الحكمة، وان لكل

شيء ربي يبلغه لا يعجز الله بشيء حتى يبلغ اناه ومنتاه-

فاستبشروا ببشرى ما بشرتم واعتزوا بقربان ما قرب لكم و

تنجزوا ما وعدكم ان منا دعوة خالصة يظهر الله

بها حجة البالغة ويتم بها نعمة السابغة وعلى

بها الكرامة الفاضلة، من استمسك بها اخذ بحكمة،

منها آتاكم الله رحمته ومن رحمته نور القلوب

ووضع عنكم اوزار الذنوب. وعجل شفاء صدوركم

وصالح اموركم وسلام منا دائما عليكم، تعلمون به

في دول الايام، وقران الارحام، فان الله اختار

لدينه اقواماً انتخبهم للقيام عليه والنصرة له بهم
ظهرت كلمة الاسلام وارجاء مقتضى القرآن والعمل
بالطاعة في مشارق الارض ومغاربها -
ثم ان الله خصصكم بالاسلام واستخلصكم له لانه اسم سلامة
وجامع كرامة اصطفاه الله فنهجه وبين حججه ، و
آرن ارفه وحدته ووصفه وجعله رضى كما وصفه
ووصف اخلاقه وبين المطابقة وكذا ميثاقه من
ظهور بطن ذى حلوة وامن ، فمن نظف بظاهرة
رأى عجائب مناظره فى موارد ومصادره ومن
فطن بما بطن رأى مكنون الفطن وعجائب
الامثال والسنن -

فظاهره انقى ، وباطنه عيبى ، لا تنقض عجائبه ولا تقضى
غرائبه ، فيه ينابيع النعم ومصابيح الظلم لا تفتح
الخيرات الا مفااتيحه ولا تنكشف الظلم الا بمصابيحه
فيه تفصيل وتوصيل وبيان الاسمين الاعلى اللذين
جسعا فاجتمعا لا يصلحان الا معاً يستيان فيعرفان
ويوصفان فيجتمعان قيا مهما فى تمام احدهما فى
منارهما جرى بهما ولهما نجوم وعلى نجومهما نجم
سواهما ، تحمى حماه وترعى مراعيه وفى القرآن
بيانه وحدوده واركانه ومواضع تقادير ما خزن
بخزائنه ووزن بميزانه ميزان العدل وحكم الفصل
ان رعاة الذين فرقوا بين الشلق واليقين وحاوا بالحق المبين
قد بينوا الاسلام تبياً و استسوا له اساساً واركاناً وجاؤا
على ذلك شهوداً وبرهاناً ، من علامات وامارات فيها
كفاء لمكتف ، وشفاء لمشتف ، يحمون حماه ويرعون
مرعاه ، ويصونون مصونه ويهجون مرجوره ويحبون
محبوبه بحكم الله وبره وبعظيم امره وذكره بما يجب

ان يذكر به يتواصلون بالولاية ويتلاقون بحسن الالفة
ويتساقون بكأس الروية ويتراعون بحسن الرعاية
بصدور برية واخلاق سنينة... وبسلام رضىة لا
يشرب فيه الدنية ولا تشرع فيه الغيبة -
فمن استبطن من ذلك شيئاً استبطن خفياً سنياً وقطع اصله
واستبدل منزله بنقصه مبرماً واستحلله مجرمًا
من عهد معهود اليه وعقد معقود عليه بالبر والتقوى
وايثار سبيل السدى على ذلك عقد خلقهم واحا لفتهم
فعليه يتحابون وبه يتواصلون ، فكانوا كالزرع وتفاصله
يبقى فيؤخذ منه ويفنى وبيعته التخصيص ويبلى
منه التخليص فانظر امره فى قصر ايامه وقلة
مقامه فى منزله حتى يستبدل منزلاً ليضع منحوه
ومعارف منقلبه -

فطوبى لذي قلب سليم اطاع من يهديه وتجنب ما يريده فدخل
مداخل الكرامة فاصاب سبيل السلامة سبيصر بصوره
واطاع هادى امره ذلك افضل الدلالة وكشف غطاء
الجمالة المضلة الملهية ، فمن اراد تفكراً وتذكراً
فليذكر رايه وليبرز بالسدى ، ما لم تغلق البوابه
وتفتح اسبابه وقبل نصيحة من نصح بضصوع و
حسن خشوع ، بسلامة الاسلام ودعاء التمام ، وسلام
بسلام ، تحية دائمة لخاضع متواضع يتنافس
بالايان ، ويتعارف عدل الميزان ، فليقبل امره و
اكرامه بقبول وليحذر قارعة قبل حلولها -
ان امرنا صعب مستصعب لا يحتمله الا ملك مقرب او نبي
مرسل او عبد امتحن الله قلبه للايمان لا يعيب
حديثنا الا حصون حصينة او صدور امينة او اهل
رزية يا عجا كل العجب بين جنادى ورجب -

فقال رجل من شرطة الخميس : ما هذا العجب يا امير المؤمنين ؟
قال : وما لي لا أعجب وسبق القضاء فيكم وما تفقهون الحديث
الأصوات بينهم موتات ، حصد نبات ونشر اموات
واعجبا كل العجب بين جمادى ورجب .

قال ايضا رجل يا امير المؤمنين ! ما هذا العجب الذي لا تزال تعجب منه
قال تلكت الآخر امته وأنت عجب يكون أعجب منه اموات يضر بون
هام الاحياء

قال : أنتى يكون ذلك يا امير المؤمنين ؟

قال : والذي فلق الحبة وبرأ النسمة ، كما فى أنظر قد تخللوا
سكك الكوفة وقد شهروا سيوفهم على مناكرهم يضربون
كل عدو لله ولرسوله وللمؤمنين وذلك قول الله تعالى
(الآيت) ” يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ
قَدْ يَكْسُوْا أَيْمَنَ الْأُخْرَى كَمَا يَكْسُو الْكَفَّاءُ مِنْ
أَصْحَابِ الْقُبُورِ “ (سورة المتحنة : ١٣)

ألا يا ايها الناس ! سلوني قبل أن تفقدوني ابنى بطرق السماء
اعلم من العالم بطرق الارض . أنا يعسوب الدين وغاية
السابقين ولسان المتقين وخاتم الوصيين ووارث
النبيين وخليفة رب العالمين ، أنا قسيم النار وخازن
الجنان وصاحب الحوض وصاحب الاعراف وليس منا
اهل البيت امام الا عارون بجميع اهل ولايته وذلك
قول الله تعالى ” إِنَّمَا أَنْتَ مُنذِرٌ وَبِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ “ (رعد)
ألا يا ايها الناس سلوني قبل أن تشغى برجلها فتنة شرقية
تطأ فى خطاها بعد موت وحياة أو تشب نارها لخطب
الجزل غربى الارض ، رافعة ذيلها تدعو يا ويلها بدخلة
او مثلها .

فاذا استدار الفلك ، قلت : مات او هلك بأحق وادسلك
فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) ” ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ
بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا “ (سورة المائدة)

ولذلك آيات وعلامات ، أولهن احصار الكوفة بالرصد والخذق
وتخريب الزوايا فى سكك الكوفة وتعطيل المساجد
اربعين ليلة وتحقق رايات ثلاث حول المسجد الأكبر
بشهن بالسدى القاتل والمقتول فى النار وقتل كثير و
موت ذريع وقتل النفس الزكية بنظر الكوفة فى سبعين
والمذبوح بين الركن والمقام وقتل الاسبع المظفر صبرا
فى بيعة الاصنام مع كثير من شياطين الانس .

وخرج السفيا فى برية خضراء وصليب من ذهب اميرها رجل
من كلب واثنى عشر الف عنان من يحمل السفيا فى
متوجها الى مكة والمدينة ، اميرها احد من بنى امية
يقال له خزيمه اطمس العين الشمال على عينه طرفه
يميل بالدينا فلا ترد له راية حتى ينزل المدينة فيجمع
رجالا ونساء من آل محمد صلى الله عليه وآله فيحبسهم فى دار
بالمدينة يقال لها : دار ابى الحسن الاموى .

ويبعث خيلا فى طلب رجل من آل محمد صلى الله عليه وآله قد اجتمع
عليه رجال من المستضعفين بمكة اميرهم رجل من
غطفان ، حتى اذا توسطوا الصفائح الابيض بالبيدار
يخسف بهم فلا ينجو منهم احد الا رجل واحد يحول
الله وجهه فى قفاه لينذرهم وليكون آية لمن خلفه ،
فيومئذ تأويل هذه الآية :

” وَلَوْ تَرَى إِذْ فِرْعَوْنُ أَفْلَاقُوتَ وَأُخِذُوا مِنْ
مَكَانٍ قَرِيبٍ “ (سورة اسيا : ٥١)

ويبعث السفيا فى مائة وثلاثين الف الى الكوفة فينزلون
بالزوها والفاروق وموضع مرثم وعيسى بالقادسية
ويسير منهم ثمانون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع

قبر هود بالنخيلة فيرجوا عليه يوم زينة وامير الناس
جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة
يقال له: الزوراء في خمسة آلاف من الكهنة ويقتل
على جسرهما سبعين الفا حتى يحتسى الناس الفرات
ثلاثة ايام من الدماء وتنن الاجساد ويسبى من
الكوفة ابكارا لا يكشف عنها كفت ولا قناع حتى
يوضعن في المحامل يزلن بسن الثوية وهي الغزيين
ثم يخرج من الكوفة مائة الف بين مشرك ومنافق حتى يضررون
دمشق لا يصدهم عنها صائد وهي ارم ذات العباد
وتقبل رايات شرقي الارض ليست بقطن ولا كتان
ولا حرير، مختصة في رؤس القنا بخاتم السيد الاكبر
يسوقها رجل من آل محمد صلى الله عليه يوم تطير بالمشرك
يوجد ربحها بالمغرب، كالمسك الا ذفر سير الرعب ماها شرا
ويخلف ابناء سعد السقاء بالكوفة طالبين بداء آبائهم وهم
ابناء الفسقة حتى يرجع عليهم خيل الحسين عليه السلام
يستبقان كانهما نرسا نرسا رهان، شعث غبر اصحاب بواكي
وقوارح اذ يضرب احدهم برجله باكية، يقول: لا خير في
مجلس بعد يومنا هذا، اللهم فانا التائبون الخاشعون
الراكون الساجدون، فسم الا بذال الذين وصفهم الله عز وجل
(الاية) " اِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَظْهِرِينَ " (بقرة: ٢٢٢)
والمطهرون نظراؤهم من آل محمد صلى الله عليه وسلم
ويخرج رجل من اهل نجران راهب يستجيب الامام فيكون
اقل النصاري اجابة ويهدم صومعته ويدق صليبيها
ويخرج بالموالي وضعفاء الناس والخيل فيسيرون الى
النخيلة باعلام هدى، فيكون مجمع الناس جميعا
من الارض كلها بالفاروق وهي محجة امير المؤمنين
وهي ما بين البومن والفرات، فيقتل بعضهم يومئذ فيما

بين المشرق والمغرب ثلاثة آلاف من اليهود والنصارى
فيقتل بعضهم بعضا فيومئذ تاويل هذه الآية:
(الاية) " فَمَا ذَاكَ لَكَ دَعَاؤُهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ
حَصِيدًا خَبِيدِينَ " (سورة انبياء: ١٥)
بالسيف وتحت ظل السيف -

ويخلف من بني اشهب الزاجر اللحظ في اُناس من غير ابيه
هرا با حتى ياتون سيطري عودا بالشجر فيومئذ تاويل هذه
الاية) " فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذَا هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ
لَا تَرْكُضُوا وَارْجِعُوا إِلَى مَا أُتْرِفْتُمْ فِيهِ وَ
مَسْكِنِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَسْتَنْوُونَ " (سورة انبياء: ١٢-١٣)
ومساكنهم الكنوز التي غنموا من اموال المسلمين وياتيهم
يومئذ الخسف والقذف والسخ، فيومئذ تاويل هذه
الاية) " وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ " (سورة آية)
وينادي مناد في (شهر) رمضان من ناحية المشرق
عند طلوع الشمس: يا اهل الهدى اجتمعوا - و
ينادي من ناحية المغرب بعد ما تغيب الشمس:
يا اهل الهدى اجتمعوا، ومن الغد عند المظهر بعد
تكوّر الشمس، فتكون سوداء مظلمة واليوم الثالث
يفرق بين الحق والباطل، بخروج دابة الارض وتقبل
الرؤم الى قرية بساحل البحر، عند كفت القتيبة وله
وهما الشاهدان المسلمان للقيام -

فبيعت احد الفتية الى الرؤم فيرجع بغير حاجة ويبعث
بالآخر، فيرجع بالفتح فيومئذ تاويل هذه الآية:
(الاية) " وَلَكِنْ أَسْأَلُكَ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا
وَكَرْهًا " (آل عمران: ٨٣)
ثم يبعث الله من كل امية فوجا ليربهم ما كانوا يؤعدون
تاويل هذه الآية:

(الآية) "وَلْيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِمَّنْ يُكَذِّبُ
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورة النمل: ٨٣)

والويع خفقان افندتم.

ويسير الصديق الاكبر براهية الهدى ، والسيف ذى الفقار والمخضر
حتى ينزل ارض المجرة مرتين وهي الكوفة فيهدم مسجدها
ويبنيه على بنائه الاول ، ويهدم ما دونه من دور الجبارة
ويسير الى البصرة حتى يشرف على بحرها ومعه التابوت
وعصى موسى فيعزم عليه فيزفر في البصرة زفرة فتصير
بحراً لحيّاً لا يبقى فيها غير مسجد هاكجوج والسفينة
على ظمرو الماء .

ثم يسير الى حروراه حتى يحرقها ويسير من باب بنى اسد حتى
يزفر زفرة في ثقيف وهم زرع فرعون ، ثم يسير الى
مصر فيصعد منبره ، فيخطب الناس فتستبشر الارض
بالعدل ، وتعطى السماء قطرها والشجر ثمرها والارض
نباتها وتنبت لاهلها ، وتامن الوحوش حتى ترتعى في
طرق الارض كأنعامهم ، ويقذف في قلوب المؤمنين العلم
فلا يحتاج مؤمن الى ما عند اخيه من علم ، فيومئذ

تأويل هذه الآية :

(الآية) "يَعْلَمُ اللَّهُ كَلَّامَ مَنْ سَعَتِهِ" (سورة الشورى: ١٣٤)

وتخرج اسم الارض كنوزها ، ويقول القائم :

(الآية) "كَلَّا إِذَا شَرُّوْا هَبْنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ"

فالمسلمون يومئذ اهل صواب للدين ، اذن (الحاقة: ١٢)

لهم في الكلام فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) "وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا" (سورة الفجر: ٢٢)

فلا يقبل الله يومئذ الا دينه الحق الا الله الدين الخالص

فيومئذ تأويل هذه الآية :

(الآية) "أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا نَسُوقُ الْمَاءَ إِلَى الْأَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ

بِهِ زَرْعًا تَأْكُلُ مِنْهُ أَنْعَامُهُمْ وَأَنْفُسُهُمْ أَفَلَا
يُبْصِرُونَ . وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْفَتْحُ إِنْ كُنْتُمْ
صَادِقِينَ . قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِينَ كَفَرُوا
إِيمَانُكُمْ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ . فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ فَمِنْهُمْ
إِنْهُمْ مُنْتَظَرُونَ . (سورة السجدة: ٢٤ ، ٢٥ ، ٢٦)

فيمكث فيما بين خروجه الى يوم موته ثلاثمائة سنة وثلاث
وعدّة اصحابه ثلاثمائة وثلاثة عشر منهم تسعة من
بنى اسرائيل وسبعون من الجحش ومائتان واربعة وثلاثون
منهم سبعون الذين غضبوا للنبي صلى الله عليه وآله اذ هجمته
مشركو قريش فطلبوا الى نبي الله ان يأذن لهم في اجابتهم
فأذن لهم حيث نزلت هذه الآية :

(الآية) "إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا"

وَأَنْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظَلَمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ

ظَلَمُوا أَيَّ مَنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ . " (سورة الشورى: ٢٢٤)

وعشرون من اهل اليمن منهم المقداد بن الاسود ومائتان
واربعة عشر الذين كانوا يساحل البحر متايلى عدن
فبعث اليهم نبي الله برسالة فاتوا مسليين .

ومن افناء الناس الفان وثمانمائة وسبعة عشر ومن

الملائكة اربعون الفا من ذلك من المسومين ثلثة

آلاف ، ومن المودفين خمسة آلاف .

فجميع اصحابه على السلام سبعة واربعون الفاً ومائة وثلاثون

من ذلك تسعة رؤس مع كل رأس من الملائكة

اربعة آلاف من الجحش والانس ، عدّة يوم بدر فبهم

يقاتل واياهم ينصر الله وبهم ينتصرون وبهم يقدم النصر

ومنهم نصره الارض .

(كتبتهما كما وجدتها وفيها نقص حرون)

ترجمہ خطبہ مخزون

”تمام حمد اس خدا کے لیے سزاوار ہے جو احد ہے اور لائق حمد ہے وہ ایسا خدا ہے جو اپنی سلطنت میں یکتا اور اپنی قدرت میں بلند پایہ ہے۔ میں اس کی حمد اس طرح کرتا ہوں کہ گویا اس کی معرفت اس کی سبیل و راہ سے حاصل ہوئی اور اس کی اطاعت کا الہام ہوا ہے اور مکنون دلوشہ حکمت کا علم ہو چکا ہے۔ پس وہ ہر چیز جو اُس نے عطا فرمائی ہے اس پر وہ حمد کا سزاوار ہے۔ اور ان تمام آزمائشوں پر جن سے وہ مخلوق کا امتحان لیتا ہے لائق شکر ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کا قول عین عدل اور اُس کا حکم عین فضل ہے۔ کوئی بولنے والا اب تک یہ نہ کہہ سکا کہ وہ اب ہوا ہے سوائے اس کے کہ ہر ایک یہی کہتا ہے کہ وہ تھا قبل اس کے کہ کوئی چیز تھی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد اللہ کے بندے اور اُس کے تمام بندوں کے سردار ہیں اور اولین و آخرین میں سب سے بہتر ہیں۔ جب کبھی اللہ نے اپنی مخلوق کو دو گروہوں میں تقسیم کیا تو اس نے آنحضرت کو ان دونوں میں سے بہتر گروہ میں رکھا۔ ایسا گروہ کہ جن میں نہ کبھی کوئی بدکاری ہوئی اور نہ کبھی جاہلیت کے زکاح و بیاہ واقع ہوئے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے تم میں سے ایک ایسے رسول کو تمہاری طرف بھیجا جسے تم لوگوں کا مشقت اٹھانا گراں گذرتا ہے تم لوگوں کو بہت چاہئے والا ہے اور مومنین پر مہربان اور بہت ہی مہربان ہے۔ لہذا تمہارے رب نے جو احکامات تمہارے لیے نازل کیے ہیں اس کی پیروی کرو اور اس کے علاوہ کسی اور کی اطاعت نہ کرو۔ اللہ کا ذکر کرنے والے اولیاء بہت کم ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے خیر کے لیے کچھ لوگوں کو اہل اور حق کے لیے ستون اور اطاعت کے محافظ بنائے اور ان کو عصیان سے بچاتا ہے اور ان میں اپنا حق اپنی مرضی کے مطابق قائم کرتا ہے۔ اور ان کے لیے نگہبان و محافظ بنائے تاکہ ان کی پوری قوت سے حفاظت کریں اور اس امر میں ان کی اعانت کریں جو اللہ کی طرف سے ان کو سنایا گیا ہے۔

اما بعد: در حقیقت روح بصرہ روح حیات ہے جس کے بغیر کسی کا ایمان قبول نہیں اس کے ساتھ اللہ کا کلمہ اور اس کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ کیونکہ کلمہ روح

سے ہے اور روح نور سے ہے اور نور نور السموات ہے۔ وہ تمہارے ہاتھ میں ذریعہ و سبب ہے اور تم کو اس کے ساتھ ایثار و اختیار طلب ہے جو نعمت الہی جس کا شکر تم ادا نہیں کر سکتے، اُس نے تم کو اس کے ساتھ اور اس کے لیے مخصوص کیا۔ یہ مثالیں مخلوق کے لیے ہیں جن کو صاحبانِ عمل کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

پس تم لوگوں کو بشارت ہو فوری نصرت خدا کی اور تمہارے لیے فتح و کشائش آسان ہو جسے دیکھ کر تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں، تمہارا حزن دور ہو۔ اللہ تمہیں ان چیزوں سے باز رکھے جن سے مخلوق انتہا کو پہنچ گئی۔ یہ بات تو تم لوگوں پر پوشیدہ نہیں کہ ہر اطاعت کے وقت اللہ کی طرف سے تمہارے لیے مدد آتی ہے جو زبانوں پر نہ کر دیتی ہے اور دلوں میں بیٹھ جاتی ہے۔ یہ بھی اللہ کی مدد ہے اپنے اولیاء کے لیے جس کو وہ اپنی خفی نعمتوں میں لطیف طور پر ظاہر فرماتا ہے۔ اور وہ اہل تقویٰ کے لیے شجر حیات کی شاخوں میں پھل لاتا ہے اور اللہ کی طرف سے اللہ کے دشمنوں اور اللہ کے دوستوں میں فرق ظاہر ہوتا ہے۔ اس میں دلوں کے لیے شفا ہے۔ نور ایمان کا ظاہر کرنے والا ہے۔ خدا اس کے ذریعے اہل اطاعت کو باعزت اور اہل معصیت کو ذلیل کرتا ہے۔

پس انسان کو چاہیے کہ اپنے لیے توشہ فراہم کرے مگر کوئی توشہ نہیں فراہم ہو سکتا بغیر بصیرت و صدق نیت اور تسیم و سلامتی کے۔ جو لوگ مقام اطاعت میں مستعد ہیں ظاہر ہوگا کہ یوم قیامت ان کی میزان ثقیل و بھاری ہوگی، اور میزانِ عمل کی سنگینی و اہمیت اس وقت ہے کہ جب عمل طریقی حکمت پر ہو۔ قضا جولانگاہ دیدہ باطن حکمت ہے۔ اہل شک و معصیت جنہم میں ہوں گے، نہ وہ ہم سے ہیں نہ ہمارے لیے ہیں، نہ ان کی بازگشت ہماری طرف ہے مومنین کے قلوب ایمان کے ساتھ پیچیدہ ہیں۔ جب خدا چاہتا ہے کہ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے وہ ظاہر کرے تو اس کو وحی سے کھول دیتا ہے اور اس میں حکمت بودیتا ہے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے اس وقت کا انتظار کرنا چاہیے۔ خدا کی قسم اللہ کو عجلت نہیں، جب اُس کا وقت آئے گا وہ آجائے گا۔

پس اس بات پر خوش ہو جاؤ کہ تم کو اس کی بشارت دی جا چکی ہے اور اس کی تصدیق کرو

جو تمہارے قریب ہے اور راہ خدا میں قربانی کے ساتھ اس کا اعتراف کرو کہ وہ تمہارے قریب ہے اور جو تم لوگوں سے وعدہ کیا گیا ہے اس کے ایفا کی دعاء کرو۔ بیشک ہم لوگوں کی طرف سے مخلوق کو ایسی دعوت دی گئی ہے جو ریا اور نفاق سے پاک ہے۔ اللہ اس سے جنت بالئہ کو ظاہر کرے گا اور اپنی نعمت کو تمام فرمانے گا اور جو اس سے متمسک ہوگا اس پر اپنے فضل و کرم کی بارش کرے گا، ان کو حکمت سے سرفراز کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت میں سے کچھ رحمت تم لوگوں کو عطا کر دی ہے اور اپنی اسی رحمت سے تمہارے قلوب کو پُر نور کیا ہے اور تمہاری گردنوں سے گناہوں کا لوجھ دور کیا، تمہارے سینوں کو جلد شفاء بخشی، تمہارے امور کی اصلاح فرمائی، اور ہماری جانب سے تم لوگوں پر ہمیشہ سلام ہو اور اس کی وجہ سے زمین کی دولتوں میں اور ماؤں کے ارحام میں بھی سلامتی ہو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کے لیے ایک قوم کو منتخب کیا اور دین کے قیام اور اس کی نصرت کے لیے چن لیا۔ ان کے ذریعے سے زمین کے مشرق و مغرب میں کلمہ اسلام اور احکام قرآن اور اطاعت الہی پر عمل کرنا ظاہر و آشکار کیا۔

پھر بلاشبہ اللہ نے تم لوگوں کو اسلام سے مخصوص کیا اور تمہیں اس کی وجہ سے خالص کیا کیونکہ وہ سلامتی کا نام اور مجمع کرامت ہے۔ خدا نے اس کو برگزیدہ کیا اور اپنی جنت کو بیان کیا اور اپنی رحمت سے ہر باری کی۔ اُس کے حدود کو مقرر کیا، اس کا وصف بیان کیا اور کچھ اس طرح قرار دیا کہ مخلوق اس سے راضی و خوش ہو جائے جیسا کہ خود اس نے اس کے اخلاق و فضائل کی توصیف کی۔ اس کے اطوار کو بیان کیا اور ظاہر و باطن میں اس کے عہد و پیمان کو محکم کیا کہ وہ صاحبِ حلاوت و شیرینی اور صاحبِ امن ہے پس جس نے اس کو دیکھا عجبائے نظر کو ان کے مہار اور مقام و روبرو دیکھا اور جس نے اس کے باطن کو دیکھا اُس نے پوشیدہ مطالب اور عجیب امثال اور طرائق کا مشاہدہ کیا۔

پس اُس کا ظاہر خوش آمد اور اس کا باطن عین ہے اس کے عجبائے تمام نہیں ہوتے اور اس کے عزائب ختم نہیں ہوتے۔ اس میں نعمتوں کے چشمے ہیں اور ظلمتوں کو دور کرنے والے چراغ ہیں۔ خیر و خیرات کے دروازے اسی کی کنجیوں سے

کھلتے ہیں، تاریکیاں اسی کے چراغوں سے زائل ہوتی ہیں۔ اس میں تفصیل و توصیل ہے، اس میں دو عالی مرتبت ناموں (محمد و علی) کا ذکر ہے، جو دونوں ایک جا جہ ہیں۔ یہ دونوں نام نفع نہیں پہنچاتے مگر (جنتک کہ) دونوں کو ملا کر۔ یعنی اگر ایک کا معتقد اور دوسرے کا منکر ہو تو کوئی فائدہ نہیں اور جب یہ دونوں نام لیے جائیں تو چاہیے کہ معرفت کے ساتھ ہوں۔ جب ان کا وصف کیا جائے تو دونوں کو ملا کر کیا جائے۔ ان دونوں کا قیام ان کے مقامات معینہ میں ہر ایک کے تمام ہونے تک باقی ہے۔ اور دونوں کے لیے ستارے ہیں۔ ان دونوں کے ستاروں پر ایک دوسرا ستارہ چھو دلائل و براہین سے عبارت ہے۔ قرآن میں اس کا بیان ہے اور اس کے حدود و ارکان مذکور ہیں۔ وہ حاملانِ مشیت ہیں کہ جہاں اس کے فزانیے خیزون و جہ ہیں اور اس کے میزانِ عدل کا وزن اور اس کے احکام و فیصلے درج ہیں۔

برسیتکہ حافظانِ دین نے یقین و شک کے درمیان حد فاصل کھینچی ہے، اور حق مبین کے ساتھ آئے اور اسلام کی بنیاد و اساس کی بنا ڈالی، اور اس کے لیے شاہد و برہان قائم کیے جو اکتفا کرنے والے کے لیے اکتفا اور شفاء تلاش کرنے والے کو شفاء بخشتے ہیں۔ وہ محافظینِ اسلام زمینِ اسلام کو کنڈن بناتے ہیں، اُس کی کھیتی کی حفاظت کرتے ہیں اور اس کی حفاظت کرنے والے کی بھی حفاظت کرتے ہیں۔ جس چیز سے بچنا ہے اس سے اجتناب کرتے ہیں، جس کو ترک کرنا ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں اور عہدِ خدا اس کے محبوب کو احسان اور اعظم کے ساتھ دوست رکھتے ہیں۔ جن کے ساتھ خدا کا ذکر کرنا واجب ہے ذکر کرتے ہیں، یہ ولایت سے متصل رہتے ہیں، اچھے لیے میں گفتگو کرتے ہیں، ایک دوسرے کو اپنے کام سے فکر سے سیراب کرتے ہیں، باہم احسان کرتے ہیں، کشادہ دلی اور اخلاقِ پسندیدہ اور خوشگوار سلامتی کے ساتھ حسنِ مراعات کرتے ہیں۔ اس میں بخیل کے لیے کوئی حصہ نہیں ہے اور غائب کے لیے کوئی راہ نہیں ہے پس جس نے اس گہرائی سے کچھ اپنا لیا، اُس نے گویا پسندیدہ اخلاق کو اپنے اندر سمولیا اور یقین حاصل کر لیا اور اپنی منزل کو بری سے بدل کر نیک بنالیا۔

اور اس کے استحلال سے محترم بنالیا۔ اُس عہدِ محکم کے ذریعے سے جو ایک کیا ہوا معاہدہ ہے جو نیکی اور پرہیزگاری کے ساتھ ہے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہے اور اس عہد و پیمان کی بناء پر ایک دوسرے سے مواصمت رکھتے ہیں یہ اُس زراعت کے مانند ہیں جو چیدہ ہو جاتی ہے اس میں سے کچھ زمین پر گر جاتی ہے تو اس کی خوشہ چینی کی جاتی ہے یہاں تک کہ وہ سب تمام ہو جائے جس طرح زراعت سے اس کا مالک اور دوسرے لوگ فائدہ حاصل کرتے ہیں اسی طرح حافظانِ دین کا علم ہے جس سے سب فائدہ حاصل کرتے ہیں پس اپنی کوتاہ مروت اور اپنی منزل کے قلیل قیام میں مرو نہی کے منتظر رہو یہاں تک کہ منزل بدل جائے اور مرکز تبدیل ہو سکے اور اس کے معارف منقلب ہو جائیں۔

پس خوشخبری ہے اس صاحبِ قلبِ سلیم کے لیے جو اپنے ہادی و رہنما کی اطاعت کرتا ہے اور دور رہتا ہے اُس سے جو اس کو رد کرے۔ ایسا شخص خدا کے مقامِ کرامت میں داخل ہوتا ہے اور سلامتی کی راہ پر جا پہنچتا ہے، اپنی چشمِ باطن کو بینا کرتا ہے، اپنے ہدایت کرنے والے کی اطاعت کرتا ہے، بہترین دلیلوں سے مدلل بن جاتا ہے، اُس کے سامنے سے پردۂ جہالت جو گمراہ کن اور فتنہ انگیز ہے، اٹھ جاتا ہے۔ لہذا جس شخص نے تفکر و تدبیر کا ارادہ کیا اُس نے اپنے گمان کو سمجھ لیا اور خود کو ہدایت پانے سے آشکار کیا اگرچہ اس کا دروازہ بند نہ ہوا تھا، پھر بھی اس نے اسبابِ ہدایت کو کھول لیا اور نصیحت کرنے والے کی نصیحت کو خشوع و خضوع کے ساتھ قبول کر لیا۔ اس خالص اور متواضع پر دائمی تحیۃ و سلام جو آپس میں ایک دوسرے سے ایمان کے لیے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں، میزانِ عدل کو پہچانتے ہیں، نصیحت کرنے والے کے امر و نصیحت کو قبول کرتے ہیں جب وہ کہتا ہے کہ قبل اس کے کہ روزِ قیامت کا ہول آپہونچے، خوف کرو۔

بلاشبہ و یقیناً ہمارا امر دشوار (ہے بلکہ) دشوار تر ہے اس کا تحمل نہیں ہو سکتا سو اُسے مُلکِ مقرب یا نبیِ مرسل کے یا اس مومن کے جن کے قلب کا اللہ نے ایمان کے ذریعے سے امتحان لے لیا ہو۔ ہماری حدیث کی حفاظت نہیں کرتے مگر وہ دبی قلوب جو مضبوط قلب کے مانند ہیں یا ایسے سینے جو نہایت امن ہیں

یا ایسی عقلیں جو باوقار ہیں۔ "تعجب ہے بہت ہی تعجب ہے درمیانِ جادوی و رجب۔"

پس کر شرطۃً انھیں میں سے ایک شخص اٹھا اور بولا: یا امیر المومنین! وہ تعجب کی بات کیا ہوگی؟ آپ نے فرمایا: اور کیوں نہ تعجب کروں جب کہ تمہارے لیے قضائے الہی جاری ہو چکی ہے۔ تم حدیث کا مطلب نہیں سمجھتے۔ آگاہ ہو جاؤ، بہت سی آوازیں ہوں گی اور اُن کے درمیان اصواتِ واقع ہوں گی اور لوگوں کے بدن کٹے ہوئے نباتات کی طرح کٹ کٹ کر گرنے لگیں گے۔ اور مردے زندہ کیے جائیں گے۔ یہ تعجب اور پورے تعجب کی بات ہوگی جادوی و رجب کے مابین۔ ایک اور شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا امیر المومنین! آپ بار بار جس بات پر تعجب کا اظہار فرما رہے ہیں وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس کی ماں اُس کے غم میں بیٹھی، اس سے زیادہ تعجب خیز بات کیا ہوگی کہ مردے (قبروں سے نکل کر) زندوں کے سروں پر مار لگا رہے ہوں گے۔

پھر کسی نے عرض کیا: یا امیر المومنین! یہ کب اور کس طرح ہوگا؟

فرمایا: اُس ذات کی قسم جس نے دُشمن کو شکافتہ کیا اور انسانوں کو پیدا فرمایا، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ (وہ مردے جو زندہ کیے گئے) وہ کوفے کی گلیوں میں گھوم رہے ہیں، اپنی تلواروں کو نیام سے باہر نکالے ہوئے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہیں اور اُن تلواروں سے خدا و رسول اور مومنین کے دشمنوں کو قتل کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس کے لیے اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ:

الآیۃ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَكْسِبُوا أَيْمَنَ الْأَخِذَةِ كَيْسَ الْكُفَّارِ مِنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ" (ممتنع: ۱۳)

ترجمہ آیت: (اے ایمان والو! جس قوم پر خدا نے غضب نازل کیا اُس سے دوستی نہ رکھو، یہ لوگ آخرت سے بائیں اسی طرح مایوس ہیں جس طرح کفار اہل قبور (مردوں) سے۔ مایوس ہیں (یعنی اُن کے زندہ ہونے کا گمان بھی نہیں رکھتے۔)

سنو! اے گروہِ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھ کو نہ پاؤ کیونکہ میں آسمان کا راہوں سے زیادہ واقف ہوں اُس شخص کی نسبتاً جو زمین کی راہوں سے واقف ہوتا ہے۔ میں یعسوب (سرور) دین ہوں اور

سابقین کا مقصد ہوں، متقین کی زبان ہوں، خاتم الاولیاء ہوں،
انبیاء کا وارث ہوں، پروردگار عالمین کا خلیفہ ہوں، میں قسیم دوزخ
ہوں، میں خازن جنت ہوں، میں صاحب حوض (کوثر) ہوں، اور
صاحب اعراف ہوں۔ ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوگا وہ اپنے تمام
اہل ولایت سے واقف ہوگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
(الآیت) : ” اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّ بِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ “ (رعدہ: ۸)
(ترجمہ) (اے رسول) سوائے اس کے نہیں ہے کہ تم ڈرانے والے ہو، اور ہر قوم

کے لیے ایک ہادی و رہنما ہوتا ہے۔
اے گروہ مردم! مجھ سے جو کچھ پوچھنا ہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مشرق کی جانب سے فتنہ
برپا ہوا اور مردے زندہ ہو کر زندوں کو روندتے ہوئے چل پڑیں یا مغرب
میں لکڑیوں کے ڈھیر میں آگ لگے اور اُس کے شعلے بلند ہونے لگیں اور
فتنہ و عداوت و کینہ کے ساتھ اِس کے مثل مصیبتیں نازل ہوں اور
صلے وادیل بلند ہوں۔

اور تم لوگ کہنے لگو کہ وہ (امام زمانہ) یا تو ہلاک ہو گئے یا کسی بیابان کی طرف چلے
گئے پس اُس روز اِس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:
(الآیت) ” ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ وَاَمْدَدْنٰكُمْ بِاَمْوَالٍ
وَبَنِيْنٍ وَّجَعَلْنٰكُمْ اَكْثَرَ نَفِيْنًا “ (سورہ اسراء: ۶)
ترجمہ: ” پھر ہم نے تمہارے لیے اُن پر غلبہ قرار دیا اور اموال و اولاد سے ہم نے
تمہاری مدد کی اور تمہارے (دوستوں کی) افراد کی تعداد بڑھا دی۔ “

مگر اس آیت کی تعبیر کے لیے چند علامات اور نشانیاں ہیں۔ سب سے پہلی علامت
کوفے کی قلعہ بندی ہے جو بروج اور خندقوں کے ساتھ کی جائے گی۔
پھر کوفے کی گلیوں مشکون کو پارہ پارہ کرنا اور جلا دیا جانا، چالیس شب مساجد
کا معطل رہنا، تین غلموں (جھنڈوں) کا مسیہ اکبر کے گرد لہرائے جانے اور ہولیت
کے علم ہوں گے، لیکن قاتل و مقتول دونوں جہی ہوں گے، قتل کی کثرت
اور موت عام، نفس زکیہ کا رکن و مقام کے درمیان قتل ہونا اور اُن کے
شتر ساتھیوں کو پشت کوفہ پر قتل کیا جانا، اور بطریق صریح منقطع کا
بہت سے انسانوں کا شہید ہونا، یہ سب علامتیں ملنے کے ساتھ بتوں کی بیعت کرنے کی وجہ سے

قتل کیا جانا۔ (بطریق صریح کا مطلب یہ ہے کہ ایک ایک کو لیجا کر پتھروں
اور تیروں سے مارتے جاتیں، یہاں تک کہ قتل ہو جائیں۔)
دوسری علامت سونے کی صلیب اور سبز جھنڈوں کے ساتھ سفیانی کا خروج، اُس کا
امیر قبیلہ بنی کلب کا آدمی ہوگا۔ سفیانی بارہ ہزار کا لشکر لے کر مدینہ کی طرف
بھیجے گا جس کا سردار بنی امیہ کا ایک شخص ہوگا جس کا نام خزیمہ ہوگا جو بائیں
آنکھ سے کاننا ہوگا، اور دوسری آنکھ میں خون کا ایک لوتھڑا لٹکا ہوا ہوگا۔
وہ اہل دنیا پر ظلم و جور کرے گا اُس کے جھنڈے کو کوئی سرنگوں نہ کر سکے گا
یہاں تک کہ وہ مدینہ پہنچ جائے گا اور آلِ محمد میں سے چند مردوں اور عورتوں
کو جمع کر کے ابراہیم بن امیہ کے مکان پر بھیج دے گا۔

اور محمد آلِ محمد میں سے ایک شخص کی تلاش میں فوج روانہ کرے گا جس کے گرد مستغنیین
(کمزور لوگوں) کا ایک گروہ جمع ہوگا۔ جب سفیانی کا پیش کر مقام ہمدان پر
صفائح ابیض کے قریب پہنچے گا تو یہ سب کا سب لشکر زمین میں دھس
جائے گا اُن میں سے سوائے ایک شخص کے کوئی نہ بچے گا اور اللہ تعالیٰ اُس
شخص کے چہرے کو اپنی تدرت سے اُس کی پشت کی طرف پھیر دے گا تاکہ
اُس کو دیکھ کر وہ لوگ (سفیانی اور اس کا لشکر) ڈریں اور اس کے بعد آنے
والوں کے لیے ایک نشانی بن جائے۔ پس اُس روز اِس آیت کی تاویل بھی
ظاہر ہو جائے گی: (سورہ سبا: ۵۱)

(الآیت) ” وَلَوْ تَرَىٰ اِذْ فَرَعُوْا اَفْلَاقًا وَاُخِذُوا مِنْ مَّكَانٍ قَرِيْبٍ “
(ترجمہ) (اور اگر تم دیکھو تو معلوم ہوگا کہ یہ لوگ جزع جزع کر رہے ہیں اور قریبی عذاب
میں مبتلا ہیں۔)

نیز سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ بھیجے گا۔ یہ لوگ مقام روحاء
اور فاروق، اور قادسیہ میں مقام مریم و عیسیٰ پر اتریں گے جن میں سے
اسی ہزار کوفہ کے اندر محلہ قبر بنود میں اور خلیلہ میں ٹھہریں گے اور عید قربان
کے روز کوفہ میں ایک ہجوم برپا کریں گے۔ اُس وقت وہاں ایک ظالم و جابر
اور سرکش حاکم ہوگا ممکن ہے لوگ اس کو ساحر و کابین کہیں گے وہ شہر زوراء
(بغداد) سے پانچ ہزار کا ہوں کو لیکر نکلے گا اور وہاں کے پل پر لوگوں کو اتنا
قتل کرے گا کہ تین روز تک دریا کا پانی خون اور لاشوں سے اتنا گندہ ہوگا

کہ لوگ اس کا پانی پینا ترک کر دیں گے اور کوفے میں وہ ایسی باکرہ لڑکیوں کو قید کرے گا کہ نہ جن کے کبھی ہاتھ کھلے ہوں گے اور سر سے نہ کبھی مغن اٹھا ہوگا، انھیں محلوں میں بٹھا کر تویہ یعنی غریب (دخف) کی طرف بھیج دے گا۔ اس کے بعد ایک لاکھ کا لشکر جن میں بعض مشرک اور بعض منافق ہوں گے، کوفے سے باہر آئے گا اور دمشق پہنچ کر خمیزن ہوگا، انھیں کوئی روک نہ سکے گا وہیں باغ شداد ہے۔ پھر مشرق سے چند جھڈے آئیں گے جن کے پھر سے نہ موت کے ہوں گے نہ کشتان کے اور نہ ریشم کے اور ان کے چوبوں کے سروں پر سید اکبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مہر لگی ہوگی، جن کا قائد آل محمد میں سے ایک شخص ہوگا۔ ان ملکوں کے پھر سے ایسے ہوں گے کہ اگر انھیں مشرق میں کھولا جائے تو ان کی خوشبو مغرب تک پہنچے گی، جیسے مشک ازفر کی خوشبو ہو۔ اور اس کا رعب و خوف ایک ماہ کی راہ کے فاصلے تک دشمنوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہوگا۔

اور کوفے میں سعد السقام کے بیٹے اپنے آباء و اجداد کے خون کے طالب ہوں گے، مگر یہ فاسقوں کی اولاد ہوگی، کہ اتنے میں لشکر حسین علیہ السلام ان کی طرف بڑھے گا۔ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنا چاہیں گے۔ یہ سب بال پریشان خستہ حال ہوں گے۔ ان میں سے ایک شخص اپنا پاؤں زمین پر مار کر روتے ہوئے کہے گا: آج کے بعد کسی مجلس میں خیر و خوبی نہیں ملے خدا ہم تو بہ اور خضوع و خشوع سے رکوع و سجود کرنے والے ہیں۔ یہی وہ ابدال ہیں کہ جن کے اوصاف اللہ عزوجل نے ان الفاظ میں بیان فرمائے ہیں:

(الآیت) "إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الشَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُسْتَطَرِّينَ" (بقہ: ۲۲۲)
(بیشک اللہ دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاکیزہ لوگوں کو۔)

اور ایسے پاک و پاکیزہ لوگوں کی فطرت آل محمد میں ہی مل سکتی ہے۔

پھر اہل نجسراں میں سے ایک شخص خروج کرے گا۔ جو راہب ہوگا اور امام کی دعوت کو قبول کرے گا اور گروہ نصاریٰ سے یہ پہلا شخص ہوگا جو امام کی دعوت کو قبول کرے گا۔ اور اپنے صومعہ کو منہدم کر دے گا، صلیب نکال کر پھینکے گا اور غلاموں، غریبوں کے شکر کے ساتھ باہر نکلے گا، علم ہدایت لیے ہوتے ہوگا

اور غیہ کی طرف بڑھے گا۔ اور زمین کے ہر خطے کے لوگ مقام فاروق میں جمع ہوں گے۔ یہی امیر المؤمنین کی حجت ہوگا جو برس و فرات کے دریا واقع ہوگا۔ اس روز مشرق و مغرب کے یہود و نصاریٰ میں سے تین ہزار آدمی مارے جائیں گے۔ اور اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:

(الآیت): "فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوَاهُمْ حَتَّى جَعَلْنَاهُمْ حَصِيدًا" (سورہ انبیاء: ۱۵)

ترجمہ: "پس ان کی یہ پکار جاری رہی یہاں تک کہ ہم نے انھیں کٹی ہوئی کھیت (اور) بھیجی ہوئی راکھ بنا دیا۔"

ہمیشہ سے ان کا یہ دعویٰ ہوگا یہاں تک کہ تلواروں سے ان کے سر قلم کر دیے جائیں گے اور وہ تلواروں کے نیچے خاموش ہو کر رہ جائیں گے۔ اور صرف بنی اشہب کا ایک فسطہ در اور ہر نظر شخص چند لوگوں کے ساتھ باقی رہ جائے گا جو بھاگ کر ان لوگوں کے ہمراہ مقام سبطری (دمشق کے قریب ایک مقام) پر پہنچنے کا اور یہ سب ایک درخت کے نیچے آرام کریں گے تو اس روز اس آیت کی تاویل ظاہر ہوگی:-

(الآیت) "فَلَمَّا أَحَسُّوا بَأْسَنَا إِذْ هُمْ مِنْهَا يَرْكُضُونَ فَلَا تَرَى كُفْرًا وَارْجِعُوا إِلَىٰ مِمَّا أَتَرْتُمْ فِيهِ وَاسْلُكْكُمْ نَعْتَكُمْ تَسْتَوُونَ" (سورہ انبیاء: ۱۲)

"پس جب انھیں ہمارے عذاب کا احساس ہوا تو وہ وہاں سے بھاگنے لگے مت بھاگو اور لوٹ آؤ اپنے مساکن اور اس عیش و آسائش کی طرف جو تمہیں دیے گئے تھے تاکہ تمہاری جواب طلبی کی جائے"

ان کے مساکن وہ خزانے ہوں گے جن میں مسلمانوں کا مال ہوگا جسے انھوں نے زیر دستی حاصل کر کے جمع کیا ہوگا، اور اسی دن وہ سب زمین میں دھنسن جائیں گے اور ان پر سنگباری ہوگی اور وہ مسخ ہو جائیں گے۔ پھر اس آیت کی تاویل ظاہر ہوجائے گی:

(الآیت) "وَمَا هِيَ مِنَ الظَّالِمِينَ بِبَعِيدٍ" (ہود آیت ۸۲)

(اور یہ بات ظالموں سے بعید نہیں)

اور ماہ رمضان میں طلوع آفتاب کے وقت مشرق کی جانب سے ایک منادی نرا دیگا۔

”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

پھر بعد غروب آفتاب مغرب کی جانب سے ندا ہوگی کہ: ”اے اہل ہدایت جمع ہو جاؤ۔“

اس کے دوسرے روز ظہر کے وقت آفتاب بالکل بے نور اور سیاہ پڑ جائے گا تیسرے دن اہل حق اور اہل باطل کو جدا جدا کیا جائے گا دائرۃ الارض کے خروج کے ذریعے سے۔ اہل حق کا گروہ روم کی طرف ساحل سمندر پر ایک قریے کی طرف بڑھے گا اور اصحاب کعبہ کے غار کی طرف سے گزریں گے تو اللہ اس وقت اصحاب کعبہ کو زندہ کرے گا جن میں سے ایک ”ملینا“ اور دوسرا ”کسلیمنہا“ ہوگا اور یہ دونوں امام قائمؑ کے گواہ ہوں گے اور انھیں تسلیم کریں گے۔

پھر آپ ان دونوں میں سے ایک کو روم کی طرف بھیج دیں گے اور وہ وہاں سے ناکام ہو کر واپس ہوگا۔ تو پھر دوسرے کو بھیجیں گے اور وہ فتح و نصرت کے ساتھ واپس ہوگا۔ اور اس وقت اس آیت کی تائید ظاہر ہوگی:

(الآیت) ”وَلَهُ أَسْكَدَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا“ (الزمر: ۱۷)

ترجمہ: ”اور زمین و آسمانوں میں جو کوئی بھی ہے (سب) اُسی کے سامنے خوشی سے یا جبراً تسلیم خیم کیے ہوئے ہے۔“

پھر اللہ تعالیٰ ہر امت سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے بھیجے گا تاکہ انھیں دکھا دے جو ان سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اس وقت اس آیت کی تائید ظاہر ہوگی:

(الآیت) ”وَلَنَرَنَّهُمْ فِي كُلِّ اُمَّةٍ قَوْمًا مِّنْ تِلْكَ اُمَّةٍ قَدْ بَايَتْنا فِیْہِمْ یُؤْزِعُوْنَ“ (سورۃ نمل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور اس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو مشورہ کریں گے جو کہ ہماری نشانوں کی تکذیب کرتے تھے پس انھیں صف بستہ کر دیا جائیگا۔“

یہ دیکھ کر ان کے دل لرز اٹھیں گے۔

اور حضرت صدیق اکبرؓ راایت ہدایت و ذوالفقار اور حاضرین کو ساتھ لیکر روانہ ہوں گے، یہاں تک کہ دومرتبہ سرزمین ہجرت پر پہنچیں گے اور یہ مقام کو ذرا ہوگا۔ پس وہاں کی مسجد کو منہدم کریں گے اور اسے پہلی بنیاد پر از سر نو تعمیر کریں گے اور ظالمین (بادشاہوں) کے دور میں جو کچھ تعمیر ہوا تھا، سب کو منہدم کر دیں گے۔ اس کے بعد بصرہ تشریف لے جائیں گے

سمندر کے قریب پہنچیں گے۔ آپ کے ساتھ تابوت سکینہ اور حضرت موسیٰ کا عصا ہوگا۔ بصرے میں سختی و شدت ہوگی۔ وہاں سے واپس آئیں گے تو مقام طوفانی سمندر میں جائے گا۔ وہاں کوئی جگہ باقی نہ رہے گی سوائے مسجد کے جو سینہ شکستی کہ ماتہ سمندر میں ابھری ہوئی ہوگی، ہر طرف پانی ہی پانی ہوگا۔

پھر آپ مقام حرور جائیں گے اور اس مقام کو جلا کر خاک کر دیں گے۔ اور دروازہ بنی سعد سے نکل کر قبیلۃ ثقیف پہنچیں گے جو زارعان فرعون ہیں۔ اس کے بعد مصر جائیں گے اور وہاں منبر سے لوگوں کو خطاب کریں گے۔ اس کے بعد تمام روئے زمین پر عدل قائم ہو جائے گا۔ آسمان اپنی بارش، درخت اپنے میوے زمین اپنے نباتات اگل دے گی اور زمین سارے اہل زمین کے لیے مزین و آراستہ ہو جائے گی جنگلی درندے عام چوپایوں کی طرح زمین پر گھومنے پھرنے لگیں گے۔ مومنین کے دلوں میں اتنا علم بھر دیا جائے گا کہ وہ دوسرے کے محتاج نہ ہوں گے، اُس روز اس آیت کی تائید ظاہر ہوگی۔

(الآیت) ”... یُعْزِی اللّٰہُ کُلَّ اُمَّةٍ سَعَتِہٖ ط...“ (النسار: ۱۳۰)

ترجمہ: (اللہ ہر ایک کو اپنی وسعت سے (دوسرے) بے نیاز کر دیگا)

زمین ان کے لیے اپنے خزانے اگل دے گی اور امام قائمؑ فرمائیں گے کھاؤ مزے سے، گزشتہ زمانے میں جو کچھ تم نے (زحمت، برداشت کی، اُس کے عوض یہ تم کو مبارک ہو۔ پس مسلمان اس روز دین کے لیے راہ ہدایت پر ہوں گے اور انھیں کلام کی اجازت ہوگی۔ پس اُس روز اس آیت کی تائید ظاہر ہوگی۔

(الآیت) ”وَجَاءَ رَبُّکَ وَالْمَلٰئِکَةُ صَفًّا صَافًّا“ (سورۃ الفجر: ۲۲)

ترجمہ: (اور (اس دن) فرشتے بھی اپنے رب کے سامنے صف بستہ ہوں گے) اور اللہ تعالیٰ اُس دن اپنے دین حق کے سوا کسی کو قبول نہ کرے گا۔ آگاہ ہو کہ اللہ کے لیے دین خالص ہے۔ پھر اُس دن اس آیت کی تائید ظاہر ہوگی:

(الآیت) ”اَوَلَمْ یَکُ وَا اَنَا سَوِّی الْمَآءِ اِلٰی الْاَرْضِی الْحُجُرُ فُتُحُجُ بِہِ زُرْعًا تَاکُلُ مِنْہُ اَنْعَامُہُمْ وَاَنْفُسُہُمْ ط اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ وَیُقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ قُلْ یَوْمَ الْفَتْحِ لَا یَنْفَعُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اِیْمَانُہُمْ وَاْلَاہُمُ یَنْظُرُوْنَ۔“

فَاعْرِضْ عَنْهُمْ وَاَنْتَظِرُ اِنَّهُمْ مُنْتَظَرُونَ۔ (السجۃ: ۲۷)
ترجمہ آیت: (اور کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے بنجر زمین کی طرف پانی جاری کیا یا پس
ہم نے اُن سے سبزہ اُگایا جس میں سے اُن کے مویشی کھاتے ہیں اور وہ
خود بھی پس کیا وہ دیکھتے نہیں (غور نہیں کرتے)؟ اور وہ کہتے ہیں
کہ اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ) کہ یہ فوج کب ہوگی؟ کہہ دیجیے کہ فوج کے دن
انکار کرنے والوں کا ایمان کسی کام نہ آئے گا۔ اور نہ ہی اُن کو بہت
وی جانے گی پس اُن سے منہ پھیر لو۔ اور انتظار کرو اور وہ بھی منتظر ہیں۔“

پس امام قائم علیہ السلام کے خروج اور ان کے روزِ رحلت و وفات کے درمیان
تین سو سال سے زیادہ کا عرصہ ہوگا اور اُن کے اصحاب کی تعداد تین سو تیرہ ہوگی
جن میں نو افراد بنی اسرائیل سے ہوں گے، اور بیشتر افراد جنات میں سے اور
دوسو چونتیس دوسرے لوگ ہوں گے۔ اُن میں بیشتر وہ بھی ہوں گے، جو
اُس وقت غضبِ ناک ہو گئے تھے جب مشرکین نے آنحضرتؐ پر هجوم کیا تھا اور
اُنھوں نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خواہش کی تھی کہ وہ ان لوگوں
سے جہاد کرنے کی اجازت دیں، مگر آنحضرتؐ نے اجازت نہیں دی تھی اور اُس وقت
یہ آیت نازل ہوئی تھی:

”... اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا وَ
اَنْتَصَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا ظَلَمُوْا وَ سَيَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اٰیَّ
مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ۔ (سورۃ الشعراء: ۲۲۷)

ترجمہ: ”مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اُنھوں نے اعمالِ صالح انجام دیے اور ذکرِ خدا
کثرت سے کیا اور اُن پر ظلم کیے جانے کے بعد اُن کی نصرت کی گئی، اور وہ
لوگ جنھوں نے ظلم کیا، جلد ہی جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں (انکا
انجام کیا ہوگا)۔“

اور بیش آدمی اہلِ یمن میں سے ہوں گے جن میں مقداد بن اسود بھی ہوں گے اور دوسرے
چودہ افراد ساحلِ سمندر کے قریب عدن کے رہنے والے ہوں گے جن کے پاس
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیغام بھیجا تھا کہ اسلام قبول کرو اور اُنھوں نے
اسلام قبول کر لیا تھا اور

اور گنہگار لوگوں میں سے ایک ہزار آٹھ سو ستتر افراد ہوں گے اور چالیس ہزار ملائکہ ہوں گے

جن میں تین ہزار مستوین (نشانِ جنگ سے آراستہ) اور پانچ ہزار مرد فین
(اسی مقدمہ کیلئے قطار اندر قطار یعنی صف بستہ) فرشتے ہوں گے۔ اس طرح
حضرت امام قائم علیہ السلام کے کل اصحاب کی تعداد سینتالیس ہزار ایک سو تیس
(۱۲۰۴۷) ہوگی۔ اور ان میں سرداروں میں نو سردار ملائکہ میں سے ہوں گے،
انسانوں اور جنوں میں سے چار ہزار ہوں گے جو یومِ بدر کی تعداد کے برابر ہوں گے
یہ سب اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کریں گے اور اللہ ان کی مدد کرے گا فتح و
نصرت ان کے ساتھ ہوگی اور ان کا استقبال کرے گی۔ ان میں سے بعض زمین کی
زینت ہوں گے، اُن کے چہروں پر تازگی ہوگی۔

(نوٹ:) میں نے جیسا لکھا ہوا یا یا ویسا ہی نقل کر دیا، مگر عبارت میں بہت نقص ہے
بہت سی تحریف معلوم ہوتی ہے۔ صاحبِ کتاب نے بھی اس سقم کا اعتراف
کیا ہے۔ اس کے باوجود چونکہ اس میں بہت سی مفید باتیں ہیں اس لیے
اس کو یہاں درج کر دیا ہے۔ (منتخب البصائر)

(۸۷) ”صبر کرو زمانہ رجعت میں ظالم افسوس کریں گے“

حسین بن محمد اور محمد بن یحییٰ نے محمد بن سالم بن ابوسلمہ سے، اُنھوں نے
حسن بن شاذان واسطی سے روایت کی ہے، حسن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت
امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں ایک عریفہ لکھا جس میں شکایت لکھی کہ اہلِ واسط مجھے بہت
ستاتے ہیں اور ہر طرح سے حملے کرتے ہیں خصوصاً عثمانیوں کا ایک گروہ تو مجھے بیدادیت پہنچاتا
”فوق بخطہ: اِنَّ اللّٰهَ جَلَّ ذَکْرُهٗ اَخَذَ مِیثَاقَ اُولِیِّا سُنَا
عَلِی الصَّبْرِ فِیْ دَوْلَةِ الْبَاطِلِ، فَاصْبِرْ بِحُکْمِ رَبِّکَ، فَلَوقَدَ
قَامَ سَیِّدُ الْخَلْقِ لِقَالِہَا:

”وَالْآیٰتِ: ۱“ یٰۤاُولِیِّا مَنْ بَعَثْنَا مِنْۢ مَّرْقَدِنَا هٰذَا مَا وَعَدَ
الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ۔ (سورۃ یس: ۵۲)
(ترجمہ روایت)

تو آپ نے اپنے خط میں جواب میں فرمایا کہ: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دوستوں سے حکومت
باطل میں صبر کا عہد دیا ہے لہذا اللہ کے حکم کی بناء پر صبر کرو جب سید الملوک (امام قائم) کا ظہور ہوگا تو یہی لوگ ہمیں
(ترجمہ آیت) ہائے افسوس ہم پر ہمارے سردار سے ہیں کس اٹھا دیا یہی وہ ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور سچ کا تھا۔“

۸۸ وعدہ آخرت سے مراد

تفسیر علی بن ابراہیم میں "سورہ اُسرٰی آیت ۷" "فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ" (سورہ اُسرٰی آیت ۷) (پس جب دوسرے وعدے کا وقت آ پہنچا)

کے متعلق ہے کہ اس وعدے سے مراد امام قائم علیہ السلام اور ان کے اصحاب ہیں "لَيَسُوذُنَّ وُجُوهُكُمْ" یعنی تسود و جہم : ان کے چہرے سیاہ پڑ جائیں گے۔ وَلَيَسُدَّ خُلُوهُ الْمَسْجِدِ مَكَاءَ دَخْلُوهُ أَوَّلَ مَرَّةٍ " اور مسجد میں داخل ہو جائیں گے جس طرح پہلی مرتبہ اس میں داخل ہوئے تھے۔"

یعنی : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ و امیر المومنین و اصحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ اور امیر المومنین اور آپ کے اصحاب مراد ہیں۔

آیت : حَتَّىٰ إِذَا اسْرَأَوْا مَا يَوْعِدُونَ " (سورہ مہم آیت ۷۵) (یہاں تک کہ جب وہ دیکھ لیں گے جس کا وعدہ ان سے کیا گیا ہے)

اس سے مراد : قال ۶ : القائم و امیر المومنین صلوات اللہ علیہما فرمایا : امام قائم اور امیر المومنین صلوات اللہ علیہما مراد ہیں۔

۹۰ امام حسینؑ کے اصحاب کی شانِ رجعت

صالح بن سہل نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آیت : "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَوَّةَ عَلَيْهِمْ" (اُسرٰی : ۶) (پھر ہم نے ان پر تمہیں غلبہ دے کر تمہارے دن پھر دیے)

قال ۷ : "خروج الحسين عليه السلام في الكوفة في سبعين رجلاً من اصحابه الذين قتلوا معه عليهم البَيْضُ المذهبة بكلِّ بيضة و جمان الى آخر ما مر في باب الايات المأولة بالقائم عليه السلام"

آپ نے فرمایا : اس کا مطلب یہ ہے کہ کرہ (رجعت) میں امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ دوبارہ آئیں گے اور ان کے سروں پر سونے کے خود ہونگے ان کے دو رخ ہوں گے (تفسیر عباسی)

۹۱ رجعت میں میرا اہل بیت کا اجتماع

مسعد بن صدقہ نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ :

"أَنَا سَيِّدُ الشَّيْبِ وَفِيَّ سَنَةٌ مِنْ أَيُّوبَ وَسَيَجْمَعُ اللَّهُ لِي أَهْلِي كَمَا جَمَعَ لِيَعْقُوبَ شَمْلَهُ وَذَلِكَ إِذَا اسْتَدَارَ الْفَلَكَ ، وَقَلَّتْ مَاتِ أَوْ هَلَكَ (الى آخر ما مر في باب اخبار امير المومنين ع بالقائم ع)

امیر المومنین نے فرمایا کہ : میں سید الشیب (بڑھوں کا سردار) ہوں اور میرے اندر حضرت ایوب کی ایک سنت ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب کے منشر گروہ کو جمع کیا تھا اسی طرح میرے اہل بیت کو بھی میرے لیے جمع کر دے گا۔ اور یہ اُس وقت ہو گا جب آسمان کی گردش اس منبر پر پہنچے گی کہ تم لوگ امام قائم ع کے لیے یہ کہنے لگو گے کہ وہ مر گئے یا ہلاک ہو گئے۔" (الارشاد)

۹۲ دجال کے دوستوں سے جنگ کی مثال

سعد بن احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر بن سعد سے ، انھوں نے محمد بن خالد سے ، انھوں نے شمال سے ، شمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ :

"من اراد ان يقاتل شيعة الدجال فليقاتل الباكي على دم عثمان و الباكي على اهل النهروان (ان من لقي الله مؤمناً بان عثمان قتل مظلوماً لقي الله عز وجل ساخطاً عليه ولا يدرك الدجال

فقال رجل : يا امير المؤمنين ! فان مات قبل ذلك ؟

فقال ۸ : فيبعث من قيبره حتى يؤمن به وإن رغب أنفه

ترجمہ : " جو چاہتا ہو کہ وہ دجال کے دوستداروں سے مقاتلہ و جنگ کرے تو وہ عثمان کے قتل پر رونے والوں اور اہل نہروان پر رونے والوں سے

مقاتلہ و جنگ کرے۔ جو شخص اس امر کا اعتقاد رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا کہ عثمان مظلوم قتل ہوا تو اس کی ملاقات اللہ سے اس حال میں ہوگی کہ اللہ اس پر غضبناک ہوگا خواہ وہ دجال کے زمانے کو نہ پائے ایک شخص نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! خواہ وہ دجال کے زمانے سے پہلے ہی مر جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاں وہ دجال کے زمانے میں دوبارہ زندہ کیا جائے گا اور قبر سے اٹھایا جائے گا اور وہ دجال پر ایمان لائے گا تو اس کو ذلیل کیا جائے گا۔“

(منتخب السعید)

۹۳) جناب فاطمہؑ کا انتقام لیا جائیگا؟

اجیلویہ نے اپنے چچا سے، انھوں نے برقی سے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے محمد بن سیدمان سے، انھوں نے داود بن نعان سے، انھوں نے عبدالرحمن قیس سے روایت کی ہے کہ انھوں نے کہا کہ محمد سے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ”اما لو قد قام قائمنا لقد ردت الیہ الحمیر احق یجلدھا الحد و حتی ینتقم لابنہ محمد فاطمةؑ منها“

ترجمہ: ”جب ہمارے امام قائم علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو حمیر ان کے پاس لائی جائے گی، وہ اس پر حد جاری کریں گے اور فاطمہ بنت محمدؑ کا اس سے انتقام لیں گے۔۔۔ وغیرہ وغیرہ۔“

(علل الشرائع)

۹۴) جمادی و رجب میں بارش

عبدالکریم ختمی نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی قال ۴: اذا آن قیام التمام مطر الثامن جمادی الآخرة وعشرة أيام من رجب مطرا لم تر الخلدون مثله فینبت الله ب لرحوم المؤمنین و اید انهم فی قبورهم ، و کافق انظر الیہم مقبلین من قبیل جہینہ ، ینقضون شعورهم بالذ من التراب۔“

آپ نے فرمایا: ”جب امام قائم علیہ السلام کے ظہور کا وقت آئے گا تو جمادی الاخریٰ اور ماہ رجب کی دس تاریخ تک ایسی بارش ہوگی کہ ایسی بارش دنیا نے کبھی

نہ دیکھی ہوگی جس سے قبروں کے اندر زمین کے جسموں پر گوشت اگل آئے گے۔ اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہنم کی طرف سے اپنے سروں تک خاک جھاڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔“

(الارشاد)

۹۵) امام قائمؑ کے ساتھ مالک اشترؑ بھی ہوں گے

مفضل بن عمر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے قال ۲: ”یخرج مع القائم علیہ السلام من ظہر الکوفة سبع وعشرون رجلاً خمسة عشر من قوم موسیٰ علیہ السلام الذین کانوا یمسکون بالحق و بہ یعبدون“ (الاعتراف: ۱۵۹) وسبعة من اهل الکف ، و یوشع بن نون و سلمان و ابو دجانہ الانصاری و المقداد و مالک الاشتر ، فیکون بین یدیه انصاراً و حکماً۔“

ترجمہ: ”فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے ساتھ پشت کوفہ سے ستائیس اشخاص ظہور کریں گے جن میں سے پندرہ اشخاص قوم موسیٰ کے ہوں گے جن کے لیے قرآن میں ارشاد ہے: ”و میں قوم موسیٰ امۃ یمسکون بالحق و بہ یعبدون“

یعنی (اور موسیٰ کی قوم میں سے ایک گروہ ہے جو حق کے مطابق ہدایت کرتا ہے اور اسی حق کے مطابق انصاف کرتا ہے۔) (امرائک: ۱۵۹) اور سات اشخاص اصحاب کف کے اور حضرت یوشع بن نون و حضرت سلمان و حضرت ابو دجانہ انصاری و حضرت مقداد اور حضرت مالک اشتر علیہم السلام ہوں گے۔ (اعلام الوری - الارشاد)

احمد بن (محمد بن سعید) نے یحییٰ بن زکریا سے، انھوں نے یوسف بن کلیب سے، انھوں نے ابن بطائنی سے، انھوں نے ابن حمید سے، اور انھوں نے ثمالی سے اور ثمالی نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ

قال ۴: لو قد خرج قائم آل محمد لنصرة الله بالملائكة و اول من یتبعه محمد و علیؑ الثانی الی آخر ما مر۔“ (غنیۃ نعمانی) آپ نے فرمایا: ”جب قائم آل محمد ظہور کریں گے تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو ان کی نصرت کے لیے بھیجے گا۔ اور سب سے پہلے حضرت محمدؐ اور دوسرے حضرت علیؑ ان کے ساتھ ہوں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔“

۹۷ کمرہ آفتاب میں انسانی جسم

سعد نے حسن بن علی زیتونی اور حمیری دونوں سے ایک ساتھ، انھوں نے امیر بن ہلال سے، انھوں نے ابن محبوب سے اور ابن محبوب نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے علاماتِ ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق ایک طویل حدیث بیان کی ہے جس میں آپ نے فرمایا: وَالصَّوْتُ الثَّلَاثُ يَرُونَ بَدَنًا بَارِزًا نَجْوَعِينَ الشَّمْسُ: "هَذَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَثُرَ فِي هَلَاكِ الظَّالِمِينَ۔ (لوگوں کو کمرہ آفتاب میں ایک مجسم انسانی نظر آئے گا۔ انسانی جسم نظر آئے گا جو آواز دیتا ہو گا کہ یہ امیر المؤمنین ہیں یہ دشمنوں و ظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے دوبارہ دنیا میں آئے ہیں۔" (غنیۃ شیخ)

۹۸ ہر مومن کی قبر میں کوئی جا کر کہے گا کہ...

فصل نے محمد بن علی سے، انھوں نے جعفر بن بشیر سے، انھوں نے خالد بن ابی عمار سے، انھوں نے مفضل بن عمر سے روایت کی ہے اور مفضل بن عمر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم آپس میں امام قائم اور ان کے ظہور کا انتظار کرنے والے اپنے ان ساتھیوں کا تذکرہ کر رہے تھے جو مر چکے تھے تو اُس وقت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

"اِذَا قَامَ أَمِي الْمُؤْمِنِينَ فِي قَبْرِهِ فَيَقَالُ لَهُ: يَا هَذَا إِنَّهُ قَدْ ظَهَرَ صَاحِبُكَ! فَإِنْ تَشَاءُ أَنْ تَلْحَقَ بِهِ فَالْحَقْ بِهِ وَإِنْ تَشَاءُ أَنْ تَقِيمَ فِي كِرَامَةِ رَبِّكَ فَاقِمْ"

یعنی: جب امام قائم ظہور فرمائیں گے تو ہر مومن کی قبر میں کوئی آکر کہے گا: اے شخص! تیرے امام نے ظہور فرمایا، اگر تو ان کے ساتھ ملحق ہونا چاہے تو ملحق ہو جا، اور اگر چاہے تو یہیں اللہ کے فضل و کرامت کے ساتھ قیام کر۔ (غنیۃ طوسی)

۹۹ زیارت جامعہ و زیارتِ دواعینِ رجعت کا ذکر

علی بن احمد بن موسیٰ اور حسین بن ابراہیم بن احمد کاتب نے محمد بن ابی عبد اللہ کوئی سے اور انھوں نے محمد بن اسماعیل برکی سے، انھوں نے موسیٰ بن عبد اللہ نخعی سے انھوں نے

حضرت ابوالحسن ثالث امام علی نقی علیہ السلام سے زیارت جامعہ روایت کی ہے جس میں یہ فقرے بھی مذکور ہیں:

قال: "وَجَعَلَنِي مَنَّانٍ يَقْتَضِ آثَارَكُمْ، وَيَسْلُكُ سَبِيلَكُمْ وَيَسْتَدِي بِهَدَاكُمْ، وَيَحْشُرُنِي زِمْرَتَكُمْ وَيَكْرِي فِي رَجْعَتَكُمْ، وَيَمْلِكُ فِي دَوْلَتَكُمْ وَيَشْرَفُ فِي عَافِيَتَكُمْ وَيَمْكُنُ فِي آيَاتِكُمْ وَتَقَرُّ عَيْنُهُ غَدًا بِرَوْيَتِكُمْ" "وَفِي زِيَارَةِ الْوَدَاعِ: "وَمَكْنَتِي فِي دَوْلَتَكُمْ وَاحْيَا فِي رَجْعَتَكُمْ" (ترجمہ روایت زیارت جامعہ:)

آپ نے فرمایا: اور (اللہ تعالیٰ) مجھے ان لوگوں کے گروہ میں قرار دے جو آپ حضرات کے آثار کو سامنے رکھیں، اور آپ حضرات کے راستے پر چلیں، اور آپ حضرات کی رہنمائی سے ہدایت حاصل کریں، اور آپ لوگوں کے گروہ میں محشور ہوں اور آپ لوگوں کے ساتھ وہ لوگ بھی دنیا میں دوبارہ رجعت کریں اور آپ لوگوں کی حکومت میں حکومت کریں، آپ لوگوں کے فیض سے مشرف ہوں، اور آپ لوگوں کے دور میں ممکن حاصل کریں اور کل آپ حضرات کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اور زیارتِ وداع میں ہے کہ: اللہ آپ حضرات کے دورِ رجعت میں ہمیں بھی زندہ کرے۔ (من لایحضرہ الفقیہ ص ۳۰ - تہذیب جلد ۲ ص ۲۴)

۱۰۰ زیارتِ اربعین میں رجعت کا ذکر

ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت نے ہارون بن موسیٰ تلکبری سے، انھوں نے محمد بن علی بن معمر سے، انھوں نے علی بن محمد بن مسعود اور حسن بن علی بن فضال سے انھوں نے سعدان بن مسلم سے، انھوں نے صفوان بن مہران جمال سے اور صفوان بن مہران جمال نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارتِ اربعین میں یہ فقرہ نقل کیا ہے: "وَأُشْهِدُ أَلِيَّ يَكُنُّ مُؤْمِنًا وَبَابَا يَكُنُّ مُؤْمِنًا بِتَالِغِ دِينِي وَخَاتِمِ عَلِيٍّ" (یعنی: اور میں گواہ کرتا ہوں کہ میں آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں اور آپ حضرات کے دوبارہ دنیا میں آنے کا یقین رکھتا ہوں۔) (تہذیب)

رجعت کا منکر ہم میں نہیں ہے

(۱۰۱)

قال الصادق عليه السلام: "ليس منا من لم يؤمن بكرةتنا
(و) (لم) يستحل متعتنا"

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو ہماری رجعت
پر ایمان نہ رکھتا ہو اور متعہ کو حلال و جائز نہ جانتا ہو۔"

(من لا یحضرہ الفقیہ ص ۲۶۹)

ایک گروہ شیعہ کی رجعت

(۱۰۲)

رواۃ کی ایک جماعت نے سہیل بن زیاد سے، انھوں نے محمد بن سلیمان دلیلی سے
انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے ابوبصیر سے اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے
حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق دریافت کیا:
(الآیت) "وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَيْمَانَهُمْ لَّا يَبْعَثُ اللَّهُ
مَنْ يَمُوتُ بَلَىٰ وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ
لَا يَعْلَمُونَ" (سورۃ النحل: ۳۸)

ترجمہ: اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے کہ جو مر گیا اللہ اسے نہیں اٹھائے گا
یقیناً اس کے وعدے کی وفاق اس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ یہ نہیں جانتے۔
فقال لی یا ابابصیر! ما تقول فی هذه الآية؟ قال قلت: ان المشرکین
یرغمون ویحلفون لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ لا یبعث
الموتی، قال: فقال: تبنا لمن قال هذا سلام هل کانت
المشرکون یحلفون بالله ام باللات والعزى. قال قلت:
جعلت فداک فآ وصدنیہ، قال: فقال: یا ابابصیر لو قد
قام قائمنا بعث الله الیه قوما من شیعتنا فباع سیوفهم
على عواققهم. فیبلغ ذلک قوما من شیعتنا لم یؤمنوا
فیقولون: بعث فلان وفلان وفلان من قبورهم وهم مع القائم
فیبلغ ذلک قوما من عدونا۔

فَبَقُولُوا: یا معشر الشیعة ما اكد بکم؟ هذه دولتکم فانتم تقولون
فیها الکذب لا والله ما عاش هؤلاء ولا یبعثون الی یوم

القیامة، قال: فحکی الله قولهم فقال: "وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَمْدًا أَيْمَانَهُمْ لَّا يَبْعَثُ اللَّهُ
مَنْ يَمُوتُ" (نحل: ۳۸)

(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر تمہارا اس آیت کے متعلق کیا خیال ہے؟
میں نے عرض کیا: کہ مشرکین کا خیال تھا اور رسول اللہ سے حلف سے کہتے تھے کہ: اللہ
تعالیٰ مردوں کو ہرگز زندہ نہیں کرے گا۔

آپ نے فرمایا: افسوس ہے جو اس کا قائل ہو۔ اس سے پوچھو تو کہ مشرکین اللہ کی قسم کھاتے
تھے یا لات و عزی کی قسم کھاتے تھے؟

میں نے عرض کیا: اب آپ ہی بتائیے؟

آپ نے فرمایا: اے ابوبصیر! جب ہمارا امام قائم م ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس
ہمارے شیعوں میں سے ایک گروہ کو زندہ کر کے بھیجے گا جو اپنی تلواروں کا
قبضہ اپنے اپنے کانڈھوں پر رکھے ہوئے ہوں گے یہ خبر ان شیعوں کو پہنچے
گی جو اس وقت ابھی زندہ ہوں گے مرے نہ ہوں گے فلان فلان وفلان اپنی
قبروں سے زندہ ہو کر نکل آئے اور اب امام قائم م کے ساتھ ہیں اور یہی خیر
ہمارے دشمنوں تک پہنچے گی تو کہیں گے کہ اے گروہ شیعہ! تم لوگ
کس قدر جھوٹ بولتے ہو؟ یہ تو تم ہی لوگوں کی حکومت ہے اور اس میں بھی
یہ جھوٹ نہیں خدا کی قسم نہیں یہ لوگ قیامت تک دوبارہ زندہ نہ ہوں گے
تو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان ہی لوگوں کے قول کو بیان کیا ہے اور فرمایا:
"وَأَقْسَمُوا لَّا يَبْعَثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ" (نحل: ۳۸)

(اور وہ اللہ کی پکی قسمیں کھاتے تھے (یہ کہتے ہوئے) کہ جو مر گیا اللہ اسے
نہیں اٹھائے گا۔) (کافی، تفسیر عیاشی ص ۱۵۰)

تفسیر عیاشی میں بھی ابوبصیر سے اسی کے مثل روایت ہے۔

تفسیر قرآن فی اہل بیت میں شیخ مفید نے ابن ابی ہریرہ سے، انھوں نے
ابراہیم بن اسماعیل سے، انھوں نے عبد اللہ بن حنظلہ سے، انھوں نے ابوبصیر سے
اور ابوبصیر نے حضرت ابو جعفر، اور حضرت ابو عبد اللہ سے اس کے مثل روایت کی ہے۔

رجعتِ آئینہ قرآنی میں (۱۰۳)

عدہ نے سہیل سے ، سہیل نے ابن شتمون سے ، انھوں نے اہم سے انھوں نے عبداللہ بن قاسم البطل سے ، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے قول خدا: ”وَقَضَيْنَا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَءِيلَ فِي الْكِتَابِ لَتُفْسِدُنَّ فِي الْأَرْضِ مَرَّةً ثَلَاثِينَ“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: اور بنی اسرائیل کے لیے ہم نے کتاب میں فیصلہ دیا کہ تم لوگ دوسے زمین پر بالظور دو مرتبہ فساد برپا کرو گے۔

قال: یعنی: قتل علی بن ابی طالب علیہ السلام و طعن الحسن علیہ السلام و زندقہ کا لٹل حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو قتل کرو گے اور امام حسنؑ کو نیزہ مارو گے (الآیت) ”وَلَتَعْلُنَّ عُلُوًّا كَبِيرًا“ (سورہ اسرئیل: ۴)

ترجمہ: (اور تم بہت بڑی سرکشی کے مرتکب ہو گے)

یعنی: (قتل الحسین علیہ السلام ، امام حسین علیہ السلام کو قتل کرو گے۔

(الآیت) ”فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ أُولَاهُمَا“

ترجمہ: اور جب ان دونوں (وعدوں) میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا

یعنی: ”قتل الحسینؑ“ جب خون حسینؑ کے انتقام کا وقت آئے گا

(الآیت) ”بَعَثْنَا عَلَيْكُمْ عِبَادًا أُولَىٰ بَأْسٍ شَدِيدٍ فَجَاسُوا خِلَالَ الدِّيَارِ“

ترجمہ: ”ہم نے تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے) گھروں میں گھس گئے۔“

یعنی: ”یہ وہ قوم ہوگی“ قوم یبعثہم اللہ قبل خروج القائم فلا یذعنون و تَرَا لَآلَ مُحَمَّدٍ إِلَّا قَتَلُوهُ“

یعنی: یہ وہ قوم ہوگی جس کو قبل خروج امام قائمؑ اللہ بھیجے گا اور وہ آل محمدؐ کے دشمنوں میں سے کسی ایک کو بھی قتل کیے بغیر نہ چھوڑیں گے سب کو قتل کر دیں گے۔

(الآیت) ”وَكَانَ وَعْدًا مَّفْعُولًا“ (اور وہ وعدہ (غذاب) پورا ہو کر رہا)

یعنی: خروج القائم علیہ السلام: (وہ وعدہ خروج قائم علیہ السلام ہے)

آیت مسلسل ہے:

الآیت: ”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ“ (اسرئیل: ۶)

ترجمہ: پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے (رجعت میں)

یعنی: ”خروج الحسین علیہ السلام فی سبعین من اصحابہ علیہم البیض

الْمَذْهَبَةُ لِكُلِّ بَيْضَةٍ وَجْهَانِ الْمُؤَدُّونَ إِلَى النَّاسِ أَنَّ

هَذَا الْحَسِينُ قَدْ خَرَجَ حَتَّى لَا يَشْلُقَ الْمُؤْمِنُونَ فِيهِ وَآثَةُ

لَيْسَ بَدَجَالٍ وَلَا شَيْطَانٍ“ والحجة القائم بین اظهرہم

فاذا استقرت المعرفة فی قلوب المؤمنین اثم الحسین

علیہ السلام جاء الحجة الموت ، فيكون الذي

يخسبه ويكفنه ويحطه ويلجده في حفرة الحسين

بن علی علیہ السلام ولا یلی الوصی (الوصی)۔“

ترجمہ: یعنی: ”امام حسین علیہ السلام اپنے ستر اصحاب کے ساتھ خروج فرمائیں جن کے

سروں پر سونے کے خود ہوں گے اور وہ لوگوں کو بتائیں گے یہ امام حسینؑ

ہیں جنہوں نے رجعت کی ہے اور مومنین کو اس میں کوئی شک نہ رہے

گا اور یہ کہ نہ یہ دجال ہیں اور نہ (معاذ اللہ) شیطان۔ اور رجعت قائم ان

لوگوں کے سامنے ہوں گے جب تمام مومنین کے دلوں میں یہ پختہ یقین

ہو جائے گا کہ یہ واقعی امام حسینؑ ہیں تو پھر حضرت حجتؑ کو فوت آجائیگی

اور یہی ان کو غسل دیں گے ، کفن پہنائیں گے ، اور حوٹ کریں گے اور یہی

قبر حسینؑ میں انہیں دفن کریں گے۔ اس لیے کہ وصی کی تجہیز و تکفین وغیرہ

وصی ہی کرتا ہے۔“ (کافی)

(۱۰۴) زیارتِ امام حسینؑ میں رجعت کا بیان

ہم سے راویوں کی ایک جماعت نے ، انھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن عبد اللہ

بن قضا عہ بن صفوان بن مہران جلال نے ، انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے اُن کے

جد صفوان سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

سے مولا حسینؑ کی قبر کی زیارت کے لیے اجازت چاہی اور یہ کہ یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ زیارتِ امام

کا طریقہ کیا ہوگا ؟ آپ نے سارے طریقے بتائے اور زیارت کی عبارت میں یہ فقرہ بھی بتایا:

”رَأْسُ مُحَمَّدٍ وَ مَلَائِكَتُهُ“ و انبیاءہ و رسلہ اَنّی بکم مؤمن و بایاکہم مؤمن“ یعنی

”میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو اور اُس کے فرشتوں کو اور اُس کے انبیاء اور رسولوں کو، اس بات پر کہ آپ حضرات پر میرا ایمان ہے اور مجھے آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا یقین ہے۔“ (مصباحین)

۱۰۵ زیارت حضرت عباسؓ میں رجعت کا ذکر

حضرت عباسؓ علیہ السلام کی زیارت میں بھی یہ فقرہ موجود ہے کہ:

”اِنِّیْ بِکُمْ مَوْمِنٌ وَّ بِاِیَّاکُمْ مَوْقِنٌ“

یعنی (میرا آپ حضرات پر ایمان ہے اور آپ حضرات کی دوبارہ واپسی (رجعت) کا مجھے یقین بھی ہے۔)

۱۰۶ حسین بن روح سے منقول زیارت میں رجعت

ایک زیارت ہے جس کی روایت ابن عیاش نے کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ مجھ سے خیر بن عبداللہ نے روایت کی اور انھوں نے حسین بن روح سے روایت کی کہ انھوں نے کہا کہ تم ماہِ رجب میں جس روز جسے قریب ہو اُس کی زیارت کرو اور جب روز جسے داخل ہو تو یہ کہو:

”ویرجعنی من حضرتکم خیر مرجع الی جناب مرجع، موعِد و دَعَا و مَعْلُ الی حَیْن الِاجَل و خیر مصیر و محلّ فی النعیم الازل و العیش المقتبل و دوام الاکل و سرب الرحیق و السلسبیل و غسل و نہل لاسام منہ و لا ملل و رحمۃ اللہ و برکاتہ و تعیّاتہ۔ اس کے بعد کافقرہ رجعت کے بارے میں ہے کہ: ”حتی العود الی حضرّتکم و الفوز فی کدّتکم“ یہاں تک کہ اور آپ کو رجعت میں کامیابی ہو۔“

(مصباحین - مصباح الزائرین)

۱۰۷ تیسری شعبان کی زیارت میں رجعت

ابوالقاسم بن علاء سہرانی وکیل حضرت ابو محمد امام حسن عسکریؓ علیہ السلام کے پاس ایک توفیق لکھی کہ حضرت امام حسینؓ علیہ السلام یومِ نخبینہ ۳ شعبان کو تولد ہوئے لہذا اس روز تم روزہ رکھو اور یہ دعا پڑھو: پھر دعا بتائی: ...

قوله ”وَسَيِّدُ الْأُسْرَةِ الْمَسْدُودِ بِالْأُصْرَةِ الْيَوْمَ الْكُرَّةِ الْمَعْوُضِ“ اس فقرے میں ”یومِ الْکُرَّةِ“ سے مراد رجعت ہے۔ اور اس دعا کا سب سے آخری فقرہ: ”وَنَتَنَظَّرُ أَوْبَتَهُ آمِينَ رَبِّ الْعَالَمِينَ“ یعنی: اور ہم ان کی واپسی کے منتظر رہیں گے۔

۱۰۸ زیارت سرداب میں رجعت کا ذکر

مقامِ سرداب (تہ خانہ) میں حضرت امام قائم علیہ السلام کی جو زیارت مرقوم ہے اس میں یہ فقرے ہیں: ”وَقَفْتَنِي يَا رَبِّ لِلْقِيَامِ بِطَاعَتِهِ وَ لِلْمَشْوَى وَ خِدْمَتِهِ وَ الْمَكْتُ فِي دَوْلَتِهِ وَ اجْتِنَابِ مَعْصِيَتِهِ“ فان توفيتني اللهم قبل ذلك فاجعالي يارب فيمن يكر في رجعتہ“ ”پروردگارا! مجھے توفیق عطا فرمانا امام قائمؑ کے زمانہ میں ان کی اطاعت کی اور ان کی خدمت و مہمانی کی اور ان کی حکومت میں رہنے اور ان کی معصیت و نافرمانی سے بچنے کی۔ پروردگارا! اور اگر ان کے ظہور سے قبل تو مجھے موت دے تو پھر مجھے ان لوگوں میں قرار دے جو ان کے ظہور کے وقت دوبارہ زندہ ہوں۔ اس کے بعد یہ ہے: ”وَيَمْلِكُ فِي دَوْلَتِهِ وَيَتِمُّكَ فِي آيَامِهِ“ وَ يَسْتَظِلُّ تَحْتَ اَعْلَامِهِ وَيَحْشُرُ فِي زَمَرَتِهِ وَ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَايَتِهِ“

(مصباح الزائر)

۱۰۹ ایک دوسری زیارت میں بھی ذکرِ رجعت

اور حضرت صاحب الامر علیہ السلام کی ایک دوسری زیارت میں یہ ہے کہ ”وَ اِنْ اَدْرَكْنِي الْمَوْتُ قَبْلَ ظَهْرِكَ فَاقْبَلْ اَوْ تَسْلُبْكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ يَصْلُحْ عَلَيَّ مَحْمَدٌ وَ آلُ مُحَمَّدٍ وَ اِنْ يَجْعَلَ لِي مَكْرَةً فِي ظَهْرِكَ وَ رَجْعَةً فِي آيَاتِكَ“ یعنی: ”اے مولا! اگر آپ کے ظہور سے پہلے مجھے موت آجائے تو میں آپ میں آپ ہی کا واسطہ دے کر اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ وہ محمدؐ و آلِ محمدؐ پر رحمت نازل فرمائے اور آپ کے ظہور کے زمانے میں مجھے دوبارہ زندہ کر سکے“ اس دنیا میں بھیجے اور آپ کے عہدِ حکومت میں میری رجعت ہو۔ لَا بُعْثَ مِنْ مَّا عَمَلْتُ مَرَادِي وَ اَسْفَلَ مِنْ اَعْدَائِكَ فَوَادِي“ اے آپ کی

اطاعت کر کے دلی مراد حاصل کروں اور آپ کے دشمنوں کو قتل ہوتا دیکھ کر
میرادل ٹھنڈا ہو۔“

ایک اور زیارت میں رجعت کا بیان

(۱۱۰)

ایک اور زیارت میں یہ فقرہ ہے :

”اللهم أرنا وجهك وليتلك الميمون في حياتنا وبعد
المنون . اللهم إني أدين لك بالرجعة بين يدي صاحب
هذه البقعة“

یعنی : ”یا اللہ ! تو مجھے اپنے ولی امر کا مبارک چہرہ دکھا دو خواہ مجھے میری زندگی میں
دکھا دے یا مرنے کے بعد۔ اے اللہ ! میں اس صاحب بقعہ مبارک
کے سامنے اعتقاد رجعت کے ذریعے سے تجھ سے تقرب چاہتا ہوں۔“
(مصباح الزائر)

امام زمانہ کے لشکر میں شرکت کی دعا

(۱۱۱)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو :

”من دعا الى الله اربعين صباحا بهذا العهد كان من انصار
قائما ، فان مات قبله اخرج الله تعالى من قبره واعطاه
بكل كلمة الف حسنة ومحا عنه الف سيئة وهو هذا :
ترجمہ ”جو شخص چالیس صبح تک اس عہد کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا
تو اُس کا شمار ہمارے قائم کے انصار میں ہوگا اور اگر ان کے ظہور سے پہلے
مر گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کی قبر سے اُس وقت اٹھائے گا۔“ اس دعا
کے ہر کلمہ کے بدلے اُس کے نامہ اعمال میں ایک ہزار حسنت لکھ دے گا اور
ایک ہزار گناہ محو فرما دے گا۔ وہ دعا یہ ہے :

دعا ئے عہد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ رَبِّ السَّمَوَاتِ الْعُظْمَى وَرَبِّ الْكَوْكَبِ الرَّفِيعِ
وَرَبِّ الْبَحْرِ الْمُسْجُورِ وَمُنْزِلِ التَّوْرَةِ وَالْإِنْجِيلِ وَ
الزَّبُورِ وَرَبِّ الظِّلِّ وَالْحُورِ وَمُنْزِلِ الْقُرْآنِ الْعَظِيمِ

اے اللہ اور اس کو امام زمانہ کے انصار میں شامل کرے گا۔ (گوہر یگانہ میں یہ جملہ بھی ہے)

وَرَبِّ الْمَسَلِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ .
اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ
وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُنْحِكَ الْقَدِيرِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَكَتَ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ضُوءٌ وَ
بِاسْمِكَ الَّذِي يُصَلِّحُ بِهِ الْوُجُوهَ وَالْأَجْسَادُ يَا حَيُّ قَتْلُ
كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا حَيٍّ يَا حَيُّ
الْمَوْتَى وَمُهَيْتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ
بَلِّغْ مُؤَلَّنَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمُهْدِي الْقَائِمَ بِأَمْرِ
صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا
وَبَرِّيَّهَا وَبَحْرِيَّهَا وَعَنْ يَدَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةً
عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عَلَيْهِ وَأَحَاطَ بِهِ
كِتَابُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحَدٌ دَلَّ فِي صِدْقَةِ يَوْمِي هَذَا
وَمَا عَشْتُ مِنْ آبَائِي عَمْدًا وَعَقْدًا أَوْ بَيْعَةً لَهُ فِي
عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَرْوُلُ أَبَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ
فِي قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَالْمُتَثَلِّينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُعَامِلِينَ مِنْهُ
وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِسْرَادِهِ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيمِ وَبِنُورِ
وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُنْحِكَ الْقَدِيرِ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ أَسْأَلُكَ
بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَكَتَ بِهِ السَّمَوَاتُ وَالْأَرْضُ ضُوءٌ وَ
بِاسْمِكَ الَّذِي يُصَلِّحُ بِهِ الْوُجُوهَ وَالْأَجْسَادُ يَا حَيُّ قَتْلُ
كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيُّ حِينَ لَا حَيٍّ يَا حَيُّ
الْمَوْتَى وَمُهَيْتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ اللَّهُمَّ
بَلِّغْ مُؤَلَّنَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمُهْدِي الْقَائِمَ بِأَمْرِ
صَلَوَاتِ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا
وَبَرِّيَّهَا وَبَحْرِيَّهَا وَعَنْ يَدَيْهِ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةً
عَرْشِ اللَّهِ وَمِدَادَ كَلِمَتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عَلَيْهِ وَأَحَاطَ بِهِ
كِتَابُهُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَحَدٌ دَلَّ فِي صِدْقَةِ يَوْمِي هَذَا
وَمَا عَشْتُ مِنْ آبَائِي عَمْدًا وَعَقْدًا أَوْ بَيْعَةً لَهُ فِي
عُنُقِي لَا أَحُولُ عَنْهَا وَلَا أَرْوُلُ أَبَدًا اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ
أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّائِبِينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ
فِي قَضَائِ حَوَائِجِهِ وَالْمُتَثَلِّينَ لِأَوَامِرِهِ وَالْمُعَامِلِينَ مِنْهُ
وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِسْرَادِهِ وَالْمُسْتَشْهِدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ .

فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ فَإِظْهِرْ اللَّهُمَّ
لَنَا وَلِذَلِكَ وَابْنِ بَنَتِ نَبِيِّكَ الْمُسْتَقْبَلِ بِاسْمِكَ سُبُوحًا
حَتَّى لَا يَنْفَضَّ شَيْءٌ مِنْ أَلْبَابِ إِلَّا مَرَقَهُ وَيُعَقِّقَ الْحَقُّ
وَيُحَقِّقَهُ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَقَرًّا لِمَنْ تَقْلُومَ عِبَادِكَ وَنَاصِرًا
لِمَنْ لَا يَجِدُ لَهُ نَاصِرًا غَيْرَكَ وَجِدِّدْ أَلْمَاعِطِلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُسَدِّدًا لِمَا
وَرَدَّ مِنْ أَعْلَامِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ
وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَثْنً حَصْنَتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُخْتَلِدِينَ
اللَّهُمَّ وَسُورَةَ نَبِيِّكَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤُوسِهِمْ
وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَآمَرَهُمْ اسْتِكَاثَنَا بَعْدَهُ
اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْعُتَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ
وَعَجَلِ لَنَا طُغُورَهُ إِنَّهُمْ يَرُونَهُ بَعِيدًا وَنَرَاهُ قَرِيبًا
الْعَجَلِ الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ بِرَحْمَتِكَ يَا
كَرِيمَ السَّمَانِ
اس کے بعد تین بار اپنی دائیں ران پر ہاتھ مارے اور
ہر مرتبہ ہاتھ مارتے وقت یہ کہے: الْعَجَلِ الْعَجَلِ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ السَّمَانِ
(ترجمہ دعائے عہد)

اللہ کے نام سے جو رحمن ہے نہایت رحم والا ہے
”اے اللہ اے نور عظیم کے پروردگار۔ اے بلند کرسی کے پروردگار، اے مومنین
مارتے ہوئے سمندر کے پروردگار۔ اے توحید و زبور و انجیل کے نازل کرنے
والے، اے سائے اور دھوپ کے پروردگار، اور قرآن عظیم کے نازل کرنے
والے۔ اور اے ملائکہ مقربین اہل انبیاء و مرسلین کے پروردگار!
اے اللہ! بیشک میں تجھ سے تیرے چہرہ (وجہ) کریم کے واسطے سے اور
تیرے روشن چہرے کے نور کے واسطے سے، تیرے مُملکِ قدیم کے واسطے سے
سوال کرتا ہوں، اے ہمیشہ زندہ رہنے والے، اے ہمیشہ قائم رہنے والے، میں
مجھ سے تیرے اُس اسم کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جس کے ذریعے سے تمام
آسمان اور زمین چمک اٹھی، اور تیرے اُس اسم کے واسطے سے جس کے ذریعے
سے اولین و آخرین نے اصلاح حاصل کی۔ اے ہر زندہ سے قبل اور اے ہر
زندہ کے بعد زندہ رہنے والے۔ اے وہ زندہ کہ جب کوئی زندہ نہ تھا اور اے مُردوں

کو زندہ کرنے والے اور اے زندوں کو موت دینے والے، اے زندہ! نہیں ہے
کوئی معبود سوائے تیرے۔

یا اللہ! تو میرے مولا و آقا امام ہادی و مہدی قائم ہیں تیرے حکم سے رحمتیں
نازل ہوں اللہ کی اُن حضرت پر اور اُن کے آبائے پاکیزہ پر بھی، کی خدمت
میں تمام مومنین و مومنات کی طرف سے خواہ وہ شائقین ہوں یا زمین کے
مغارب میں، پہاڑوں کے باشندے ہوں یا سہوار میدانوں کے۔ خشکی میں
رہنے والے ہوں یا تری کے، ان سب کی طرف سے نیز میری طرف سے
اور میرے والدین کی طرف سے اتنے درود پہنچا دے جو دوزخ میں اللہ
کے عرش اور اس کے کلمات کی روشنائی کے برابر درود پہنچا دے اتنے
(بیشمار) تعداد میں جس کا شمار صرف اُس کا علم اور اُس کی کتاب اس کا احاطہ کیے ہو
پروردگار، میں آج صبح، بلکہ جب تک میں زندہ رہوں گا ہر صبح کو آنجناب سے
اپنے عہد کی تجدید کرتا ہوں کہ ان کی بیعت کا قلاوہ (یا پھندا) میری گردن
میں ہمیشہ پڑا رہے گا، میں اس سے کبھی نہ پھروں گا اور نہ میں اس عہد کو
کبھی توڑوں گا۔

اے اللہ! تو مجھے ان کے انصار و اعوان اور ان کی حفاظت کرنے والوں میں قرار
دے، اور ان لوگوں میں قرار دے کہ مولا و آقا کو ضرورت ہو تو فوراً دوڑنا ہوا
اُن جناب کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔ اور اُن جناب کی ہر خواہش کو پورا
کرنے کے لیے اُن کے حکم کی تعمیل کرنے والوں، اُن کے دشمنوں کو ان سے
وقع کرنے والوں، اُن کی منشاء پر چلنے والوں اور اُن کے سامنے مرتبہ
شہادت پر فائز ہونے والوں میں میرا شمار ہو جائے۔

اے اللہ! اگر میرے اور میرے آقا کے درمیان وہ موت حاصل ہو جائے جسے تو نے
اپنے ہر بندے کے لیے حتمی قرار دیا ہے تو پھر ایسا کر کہ میں کفن پہنے ہوئے
تلاوار کھینچے ہوئے، نیزہ بلند کیے ہوئے پکارنے والے کی آواز پر لبیک کہتا
ہوا اپنی قبر سے نکل کھڑا ہوں۔

اے اللہ! تو مجھے اُن جناب کی زیارت کا پُر نور جلوہ اور اُن کی قابلِ تعریف جھلک
کا شرف حاصل کرا دے اور اُن کے نظارت کا سرمہ میری آنکھوں میں لگا دے
اور اُن کی کشادگی میں تعمیل فرما، اُن کے ظہور کو آسان فرما، اُن کے راستے کو کشادہ فرما

اور سمجھ ان کے راستے پر چلا اور ان امر حکومت کو نافذ فرما اور اے اللہ! ان کے ذریعے سے اپنے شہروں کو زندہ کر، ان کی کمر بٹا کر، کھیندوں میں حیات و ڈال دے۔ اس لیے کہ تو نے ارشاد فرمایا ہے اور تیرا قول حق ہے کہ:

”ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبُؤْرِ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ“ (روم ۴۱)

(فساد پھیلا ہوا ہے تمام خشکی و تری میں جو لوگوں نے خود ہی برپا کیا ہے پس اے اللہ! تو اپنے ولی امر اپنے نبی کی بیٹی کے فرزند جس کا نام تیرے رسول کا نام ہے، کو بھیجے لیے ظاہر فرما دے تاکہ وہ جس چیز کو بھی باطل پائیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں اور حق کو حق ثابت کر دیں اور اُس کا بول بالا کر دیں۔

اے اللہ! تو انہیں اپنے مظلوم بندوں کا فریاد رس قرار دے اور جس کا کوئی ناہر نہ ہو اُس کا ناصر و مددگار بنا دے، اور تیری کتاب کے جو احکام معطل کر دیے گئے ہیں ان کا مجدد اور تیرے نبی کی سنت اور تیرے اعلام دین کو مستحکم کرنے والا قرار دے۔

اے اللہ! تو ان کی حفاظت فرما ظالموں کے ظلم سے اور ان کی زیارت و رویت سے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ان کی دعوت کی پیروی کرنے والے کو مسرور و شادان فرما اور ہم لوگوں پر رحم فرما آنحضرت کے بعد ہماری عاجزی اور فروتنی پر۔

اے اللہ! امام قائم علیہ السلام کے ظہور سے تو اس اُمت کے سارے غم و رنج کو دور فرما، ان کے ظہور میں تعمیل فرما۔ لوگ تو ان کے ظہور کو بہت دور سمجھتے ہیں مگر ہم اس کو قریب ہی سمجھتے ہیں۔

اے مولا! اے صاحب الزمان تعیل فرمائیے تعیل فرمائیے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے نیچے اپنی رحمت کا واسطہ۔

پھر تین مرتبہ اپنے دل سے زانو پر اپنا ہاتھ مارے اور کہے اور ہر مرتبہ العجل یا عجل یا صاحب الزمان کہے:

آنحضرت اور قورائمتہ کی زیارتیں کر رجعت

(۱۱۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبور کی زیارت دور سے کرنا چاہتا ہے تو یہ کہے۔ پھر آپ نے پوری زیارت

بتائی جس کا ایک جملہ یہ ہے کہ:

”إِنِّي مِنَ الْقَائِلِينَ بِفَضْلِكَ مُقَرَّرٌ بِرَجْعَتِكَ لَأُثْكَرَ اللَّهُ قُدْرَةً وَلَا أَرْعَمَ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ“

ترجمہ (بیشک میں آپ حضرات کے فضل و شرف کا قائل ہوں، مجھے آپ حضرات کی رجعت کا اقرار ہے مجھے اللہ کی قدرت سے انکار نہیں، میرا تو وہی خیال ہے جو اللہ چاہے۔)

قبض روح مومن اور رجعت

(۱۱۳)

محمد بن یحییٰ نے احمد بن محمد سے، انہوں نے محمد بن سنان سے، انہوں نے عمار بن مروان سے اور عمار بن مروان نے ایک ایسے شخص سے روایت کی ہے جس نے خود ہی حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث میں قبض روح مومن کے متعلق سنا: قال: ”ثم يزور آل محمد في جنان رضوى فيأكل معهم من طعامهم ويشرب معهم من شرابهم ويتحدث معهم في مجالسهم حتى يقيم قائمتنا أهل البيت، فإذا قام قائمتنا بعثهم الله فاقبلوا معه يلبثون زمرا ثم افرأ فعد ذلك يرتاب المبطون، و يضمحل المحلون، و قليل ما يكونون، هلك المعاضيد و نجا المقربون۔

من اجل ذلك، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لعلي علي السلام: أنت أخى و ميعاد ما بينى و بينك وادى السلام“

ترجمہ روایت (امام نے فرمایا: پھر وہ مومن جنت رضوی میں آل محمد کی زیارت کرتا، کھاتا پیتا ہے اور ان کے ساتھ ان کی مجالس میں بیٹھ کر ان حضرات سے گفتگو کرتا رہے گا یہاں تک کہ ہم اہل بیت کا قائم ظہور کرے گا اور جب وہ ظہور کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان مومنین کو دوبارہ زندہ کرے دنیا میں بھیجے گا پس وہ گروہ درگروہ بتیک کہتے ہوئے ان کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔ اُس وقت اہل باطل ریب و شک میں مبتلا ہو جائیں گے اور مقررین کو نجات حاصل ہوگی اسی بناء پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم میرے بھائی ہو اور ہماری اور تمہاری ملاقات کی جگہ اور وعدہ گاہ وادى السلام ہے۔ (کافی کتاب المنہج)

۱۱۳) امیر المومنینؑ نے ارشاد فرمایا: ؟

کتاب مذکور میں فضل سے، انھوں نے صالح بن حمزہ سے، انھوں نے حسن بن عبد اللہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

” انا الفاروق الکبیر وصاحب المیسم، وانا صاحب النشر الاول، والنشر الآخر وصاحب الکثرات ودولة الدول وعلی یدی یتیم موعدا للہ وتکمل کلمتہ وبی یکمل الدین۔“

ترجمہ: ” میں فاروق اکبر اور صاحب میسم ہوں، میں صاحب نشر اول و نشر آخر ہوں، میں صاحب کثرات (بار بار رجعت کرنے والا) ہوں، اور دولت الاول ہوں، میرے ہی ہاتھوں اللہ کا وعدہ پورا ہوگا اور اس کا کلمہ تکمیل پر پہنچے گا، میرے ہی ذریعہ دین کامل ہوگا۔ (کتاب المختصر)

۱۱۵) زیارت امام حسینؑ میں رجعت کے فقرے

حسین بن محمد بن عامر نے احمد بن اسماعیل بن سعد سے، انھوں نے سعدان بن مسلم قائد البصر سے، انھوں نے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے زیارت امام حسین علیہ السلام کے متعلق یہ فقرہ بھی فرمایا ہے: ” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعْدَةٌ حَتَّى يُحْكُمَ اللَّهُ وَيَبْعَثَكُمْ مُنْعَكَمٌ مُعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوْكُمْ اِنِّي مِنَ الْمُؤْمِنِينَ بِرَجْعَتِكُمْ لَا اَنْكُرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ لَهُ مَشِيئَةً وَلَا اَزْعَمُ اَنْ مَا شَاءَ لَا يَكُوْنُ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے بالکل تیار اور آمادہ رہے گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہو اور آپ لوگوں کو دوبارہ اس دنیا میں بارہ اللہ بھیجے۔ میں آپ لوگوں کے ساتھ اور صرف آپ حضرات کے ساتھ ہوں اور آپ کے دشمنوں کے ساتھ نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھنے والا ہوں مومنین میں ہوں میں اللہ کی قدرت سے منکر نہیں ہوں اور نہ مشیت الہی کی تکذیب کرنے والا ہوں۔“

لے مجھ اس کا وہم تک نہیں کہ جو اللہ چاہے وہ نہ ہو۔ (کامل زیارات)

۱۱۶) ابو حمزہ ثمالی کی روایت ؟

ابو عبد الرحمن محمد بن احمد بن الحسن العسكري اور محمد بن حسن بن حسن بن علی بن مہزیار سے، انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے ابن ابی عمیر سے، انھوں نے محمد بن مروان سے، انھوں نے ابو حمزہ ثمالی سے اور ابو حمزہ ثمالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے زیارت امام حسین علیہ السلام میں یہ فقرے منقول ہیں:

” وَنُصْرَتِي لَكُمْ مَعْدَةٌ حَتَّى يُحْكُمَ اللَّهُ لِدِينِهِ وَيَبْعَثَكُمْ وَأَشْهَدُ اَنَّكُمْ الْحُجَّةَ وَبِكُمْ تَرْجَى الرَّحْمَةُ، فَسَعَكُمْ مَعَكُمْ لَا مَعَ عَدُوْكُمْ اِنِّي (بایا) بِكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا اَنْكُرُ لِلّٰهِ قُدْرَةً وَلَا اُكْذِبُ مِنْهُ مَشِيئَةً۔“

ثُمَّ قَالَ ۴: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدِكَ وَاخِي رَسُولِكَ اِلَى اَنْ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اَنْتُمْ بِهٖ كَلِمَاتِكَ وَ اَنْجُوْا بِهٖ وَحَدِّكَ وَ اَهْلَكَ بِهٖ عَذْرُكَ وَ اَكْتَلَبْنَا فِيْ اَوَّلِيَانِهٖ وَ اَحْبَبْنَا اِلَيْهِمُ اجْعَلْنَا شِيعَةً وَاَنْصَارًا وَاَعُوْا اَنَا عَلٰى طَاعَتِكَ وَاَطَاعَةِ رَسُوْلِكَ وَمَا وَكَلْتُ بِهٖ وَاَسْتَخْلَفْتُهُ عَلَيْهِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔“

ترجمہ: ” مولا! میری نصرت آپ حضرات کے لیے فراہم ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو اپنے دین کے لیے پھر سے زندہ کرے اور دوبارہ دنیا میں بھیجے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ لوگ اللہ کی حجت ہیں۔ آپ حضرات کی وجہ سے رحمت خدا کی امید کی جاتی ہے پس میں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ لوگوں کے ساتھ ہوں آپ کے دشمنوں کے ساتھ ہرگز نہیں ہوں میں آپ حضرات کی رجعت پر ایمان رکھتا ہوں، میں اللہ کی قدرت سے انکار نہیں کرتا اور نہ اس کی مشیت کی تکذیب کرتا ہوں۔“

پھر فرمایا: اے اللہ! تو رحمت نازل فرما امیر المومنینؑ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔ یہ کہتے ہوئے کہا: اے اللہ! تو اپنے کلمات ان کے ذریعے سے تمام کر اور اپنا وعدہ ان کے ذریعے سے پورا فرما، اُن کے ذریعے سے اپنے دشمنوں کو ہلاک کر اور ہم ان کے دوستوں اور محبتوں میں شامل فرما، اور ہم ان کے

شیعوں اور انصار و اعوان و مددگاروں میں اپنی اطاعت اور تیرے
رسول کی اطاعت پر قرار دے لے رب العالمین۔

عروۃ عقرقونی کی روایت

(۱۱۷)

ابی اور شیوخ کی ایک جماعت نے محمد بن یحییٰ عطار سے اور مجھ سے محمد بن مت
جوہری سب نے بیان کیا ہے اور انھوں نے محمد بن احمد بن یحییٰ سے، انھوں نے علی بن حسان
سے، انھوں نے عروۃ بن اخی شعیب عقرقونی سے، عقرقونی نے کسی شخص سے روایت بیان کی ہے
اُس کا بیان ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ تو امام حسینؑ کی قبر کے
نزدیک پہنچے تو دیکھ:

”اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْهُ آخِرَ الْعُمَدِ مِنْ زِيَارَةِ قَبْرِ ابْنِ نَبِيِّكَ
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مُخْتَصِمًا تَنْتَصِرُ بِهِ لِإِبْنِكَ وَتَقْتُلُ بِهِ
عَدُوَّكَ فَإِنَّكَ وَعْدُكَ وَأَنْتَ الرَّبُّ الَّذِي لَا تُخْلِفُ
الْمِيعَادَ -“ كَذَلِكَ تَقُولُ عِنْدَ قَبْرِ كُلِّ الْأُمَّةِ -

ترجمہ: اے اللہ! میری اس زیارت کو اپنے نبیؐ کے فرزند کی قبر کی آخری زیارت نہ
قرار دینا۔ پروردگار! ان جناب کو مقام محمود پر فائز کر اور اُن سے اپنے دین
کی مدد لے ان کے ہاتھوں اپنے دشمنوں کو قتل کرا۔ اس لیے کہ یہ تیرا
وعدہ ہے اور تو وہ پروردگار ہے جو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرنا۔
”اسی طرح تم ہر امام کی قبر پر یہ کہہ سکتے ہو۔“

دعا و یوم دحو الارض میں رجعت کا ذکر

(۱۱۸)

اقبال الامالی میں مرقوم ہے کہ روزِ دحو الارض یہ دعا پڑھنا مستحب ہے۔ پھر

اس دعا میں یہ بھی ہے کہ:

”وَابْعَثْنَا فِيْ كُلِّ قَوْمٍ رَّسُوْلًا مِنْ اَعْوَانِهِ“

اور (پروردگار!) تو اُن جناب کی رجعت کے زمانہ میں بھی دوبارہ

دنیا میں بھیج تاکہ ہم آنجناب کے اعوان و انصار میں قرار پائیں۔

(کتاب اقبال الاعمال)

قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ کی تاویل

(۱۱۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں مرقوم ہے کہ قرآن کی اس آیت کی تفسیر میں امامؑ نے فرمایا:
الآیت: ”قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ“ (سُورَةُ عَبَسَ: ۱۷)

(انسان کو کس خطا پر قتل کیا گیا ہے)

اس سے مراد امیر المومنین ہیں۔ ما اکفرہ کا مطلب یہ ہے کہ آخر امیر المومنینؑ
نے کیا خطا کی تھی جس پر انھیں قتل کر دیا گیا ہے۔

اس کے بعد: مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ کس چیز سے اُس نے اُسے
خلق کیا ہے؟ - مِنْ لُطْفَةٍ خَلَقَهُ فَقَدَرَهُ شَعْرَ
السَّيْلِ يَسْرًا یعنی اُس نے اُسے لطف سے خلق کیا پھر

اُسے نہایت ہی مناسب بنا دیا۔۔۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔

یعنی: ان کے لیے راہ خیر آسان کر دی۔۔۔ پھر ہے کہ۔۔۔۔۔

ثُمَّ اَمَاتَهُ فَاَنْبَرَا شَرًّا اِذَا شَاءَ اَنْشَرَهُ

(پھر اُسے موت دی اور قبر میں اتار دیا۔ پھر جب وہ چاہے گا اُسے اٹھائے گا)

فرمایا: اس سے مراد، دو رجعت ہے۔

”كَذَلِكَ نَقُضُّ مَا اَمَرْنَا“

(جو حکم اُسے دیا گیا تھا وہ اُسے بجا نہ لاسکا۔

یعنی: امیر المومنین ابھی تک اپنے امر کو پورا نہ کر سکے تو وہ رجعت میں پھر کر اپنے

امر کو پورا کریں گے

* ابوسلمہ سے روایت ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت

امام ابو جعفرؑ محمد باقر علیہ السلام سے قول خدا قَتَلَ الْإِنْسَانَ مَا أَكْفَرَهُ

کی شان نزول کے بارے میں سوال کیا۔ تو آپؑ نے فرمایا:

نَعَمْ، نَزَلَتْ فِي امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(ہاں یہ امیر المومنین علیہ السلام کے لیے نازل ہوئی ہے۔

”مَا أَكْفَرَهُ“ یعنی بقتلکم آیا۔۔۔۔۔ ثُمَّ نَسَبَ امِيرِ الْمُؤْمِنِينَ

تَعَالَى، ”مِنْ اَمْرِ شَيْءٍ خَلَقَهُ“ يَقُولُ مِنْ طَبِئَةِ الْأَنْبِيَاءِ خَلَقَهُ

یعنی: ان کی خلقت نیست انبیاء سے ہے۔ فَقَدَرَهُ لِلْخَيْرِ: یہ خیر کے لیے مقدر ہوئے۔ "ثُمَّ السَّبِيلَ يَسْرُهُ" ہدایت کا راستہ آسان ہوا یعنی سبیل الہدی (ہدایت کا راستہ) "ثُمَّ أَمَّا قَتْلُهُ" میتۃ الانبیاء۔ انبیاء کی طرح ان کی بھی موت ہوئی۔ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشُرُهُ" میں نے عرض کیا کہ اس کا کیا مطلب ہے؟ "ثُمَّ إِذَا شَاءَ أَنْشُرُهُ"؟
فرمایا: یسکت بعد قتله فی الرجعة یتقاضی ما أمره مطلب یہ ہے کہ: وہ اپنے قتل کے بعد زمانہ رجعت میں دوبارہ آئیں گے اور اپنے امر کو پورا کریں گے۔ (مستخرج الفوائد)

(۱۲۰) دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن احسین سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے محمد بن عبد الحمید سے، انھوں نے مفصل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، جابر نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے جدلی نے کہا کہ ایک دن میں حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا "وَأَنَا ذَابَّةُ الْأَرْضِ" میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔
تیز: ظہورِ امام قائم علیہ السلام کے متعلق جو علامات امیر المومنینؑ نے بیان فرمائی ہیں ان میں قتل و قبال کا تذکرہ کرنے کے بعد فرمایا:
"أَزِلَّاتٍ بَعْدَ ذَلِكَ الطَّامَةُ الْكُبْرَى"
آگاہ ہو جاؤ اس کے بعد طامة الکبریٰ ہے (

ہم نے عرض کیا کہ یہ (طامة الکبریٰ) کیا ہے؟ اے امیر المومنینؑ!

آپ نے فرمایا: "خروج دَابَّةٍ (من) الْأَرْضِ مِنْ عِنْدِ الصَّفَا، مَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ وَعَصَا مُوسَى، تَضَعُ الْخَاتَمَ عَلَى وَجْهِ كُلِّ مُؤْمِنٍ فَيَنْطَبِعُ فِيهِ: "هَذَا مُؤْمِنٌ حَقًّا" وَيَضَعُهُ عَلَى وَجْهِ كُلِّ كَافِرٍ فَيَكْتَبُ فِيهِ: "هَذَا كَافِرٌ حَقًّا"۔۔۔ الی آخرہ یعنی: (دَابَّةُ الْأَرْضِ کا خروج کہ صفا کے پاس ہوگا اس کے پاس سلیمان کی پر لگائیں گے تو اس اور عصا موسیٰ ہوگا وہ اس انگلی کو ہر مومن کی پیشانی پر لگائیں گے تو اس پر نقشِ امیرِ گاہک (حقیقتاً مومن) اور کافر کی پیشانی پر لگائیں گے تو نقشِ امیرِ گاہک لے

لے (حقیقتاً کافر ہے۔) وغیرہ وغیرہ (مستخرج الفوائد)

(۱۲۱) امام قائم کے بعد حسین کی رجعت

فضل بن شاذان نے حسن بن محبوب سے، انھوں نے عمرو بن ابی المقدام سے انھوں نے جابر جعفی سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقرؑ کو فرماتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا:

"وَاللَّهِ يَسْمَلِكُنَّ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ بَعْدَ مَوْتِهِ ثَلَاثُمِائَةٍ

سَنَةً يَزِيدُادُ تَسْعًا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسعة عشر سنة۔ ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم الحسين

وهدم ما أصاباه فيقتل ويسبي حتى يخرج السفاح۔

فرمایا: یعنی (خدا کی قسم، امام قائمؑ کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص تین سو نو سال حکومت کرے گا۔

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ آپ نے فرمایا: امام قائمؑ کے بعد۔

میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے دن حکومت فرمائیں گے؟

آپ نے فرمایا: انیس سال۔ پھر منتصر (امام حسینؑ) رجعت فرمائیں گے اور وہ امام

حسین علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے خون کے انتقام میں دشمنوں کو قتل کریں گے

اور قید کریں گے۔ یہاں تک کہ سفاح (امیر المومنین علیہ السلام) رجعت فرمائیں گے۔

(غیبت طوسی)

(۱۲۲) منتصر اور سفاح سے مراد؟

عمرو بن ثابت نے جابر سے روایت کی ہے اور جابر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت

ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا، آپ فرما رہے تھے کہ:

"خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص

تین سو نو سال تک حکومت کرے گا۔"

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟ فرمایا: امام قائمؑ کی موت کے بعد ہوگا۔

میں نے عرض کیا: امام قائم ظہور کے بعد اس دنیا میں کتنے عرصے تک زندہ رہیں گے؟

آپ نے فرمایا: اپنے ظہور سے لیکر موت تک انیس سال۔

میں نے عرض کیا: پھر اُن کی موت کے بعد تو بڑا ہرج و مرج ہوگا؟

آپ نے فرمایا: ہاں، پچاس سال تک۔ پھر منتصر دنیا میں رجعت فرمائیں گے (امام حسینؑ) اور اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے اور قید کریں گے، یہاں تک کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتے تو ہرگز اس قدر قتل نہ کرتے۔ اور ان کے خلاف کالے اور گورے متحد ہو جاتیں گے اور ان پر یلغار کر دیں گے اور وہ خانہ کعبہ میں پناہ لیں گے۔ سخت مصائب کا سامنا ہوگا۔ اسی میں منتصر قتل ہو جائیں گے۔ تو ان کے قتل کے بعد سفاح (امیر المومنینؑ) غضبناک ہو کر خروج فرمائیں گے اور ہمارے تمام دشمنوں کو قتل کر ڈالیں گے۔

اور اے جابر! کیا تمہیں معلوم ہے کہ وہ منتصر اور سفاح کون ہیں؟ منتصر (حسین بن علیؑ) اور سفاح سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔“

(کتاب الاختصاص)

حضرت امیر المومنینؑ کا ارشاد: کہ میں...

محمد بن یحییٰ اور احمد بن محمد نے محمد بن حسن سے، انھوں نے علی بن حسان سے، انھوں نے ابو عبد اللہ ریاحی سے، انھوں نے ابو صامت حلوانی سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے: ”لقد أعطيت السَّيِّئَاتِ: علم المنايا والبلايا (و الوصايا) وفصل الخطاب، وإني لصاحب الكثرات ودولة الدول وإني لصاحب العصا والميسم (والدابة التي تكلم الناس) ترجمہ: ”مجھے چھ چیزیں عطا کی گئی ہیں۔ علم منایا و بلایا و وصایا، اور فصل الخطاب، اور میں صاحب کثرت ہوں اور میں دولت الدول ہوں، میں صاحب عصا و میسم ہوں اور میں وہ دابة الارض ہوں جو لوگوں سے گفتگو کرے گا۔“ (کافی۔ بصائر الدرجات)

میں تقسیم الجنة والنار ہوں

محمد بن مہران نے محمد بن علی اور محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے احمد بن محمد سے، انھوں نے محمد بن سنان سے، انھوں نے مفضل سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ حضرت امیر المومنین صلوات اللہ علیہ اکثر فرمایا کرتے تھے:

”أنا قسم الله بين الجنة والنار وأنا الفاروق الأكبر“
و أنا صاحب العصا والميسم (کافی)

ترجمہ: میں تقسیم الجنة والنار ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں، میں

صاحب عصا اور میسم ہوں۔ ”کُنتَ شَانِئًا لِلنَّاسِ وَاللَّهُ لَاحِقٌ بِهِ“ (کافی)

* محمد بن سنان سے بھی اسی کے مثل روایت ہے۔ (کافی)

* عسلی بن محمد اور محمد بن حسن نے سہل بن زیاد سے، انھوں نے محمد

بن ولید شباب حیرفی سے، انھوں نے سعید الاعرج سے اور انھوں

نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (کافی)

اسد حق کو اہل حق کی طرف پلٹائے گا

(۱۲۵)

علی نے اپنے والد سے، انھوں نے حماد سے، انھوں نے حریز سے، انھوں نے برید بن معاویہ سے، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

”وَاللَّهِ لَا تَذْهَبُ الْأَيَّامُ وَاللَّيَالِي حَتَّى يَحْيِيَ اللَّهُ الْمَوْتَى

وَيُمِيتَ الْأَحْيَاءَ وَيُرْدِيَ الْحَقَّ إِلَى أَهْلِهِ وَيُقِيمَ دِينَهُ

الَّذِي ارْتَضَاهُ لِنَفْسِهِ إِلَى آخِرِ مَا أَوْدَاهُ فِي كِتَابِ الزَّكَاةِ“

ترجمہ: ”خدا کی قسم دن و رات کی آمد و رفت کا سلسلہ ابھی ختم نہ ہوگا یہاں تک

کہ اللہ تعالیٰ مَرُودوں کو زندہ کرے گا اور زندهوں کو مردہ، اور حق کو

اس کے اہل کی طرف پلٹائے گا اور اپنے اس دین کو قائم و غالب

کرے گا جسے اُس نے اپنے لیے پسند فرمایا ہے۔“ (کافی، تہذیب)

رجعت امام حسینؑ کی خبر

(۱۲۶)

(سورة الاحقاف: ۱۵)

تفسیر علی بن ابراہیم میں اس آیت: ”وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا“

کی تفسیر مرقوم ہے کہ انما عني الحسن والحسين ثم عطفت على الحسين

یعنی: اس سے امام حسن و امام حسین کو اللہ تعالیٰ نے، مراد یہاں ہے پھر امام

حسین کا تذکرہ کیا ہے اور فرمایا ہے: حَسَلَتْهُ أُمُّهُ كَوْهًا وَوَضَعَتْهُ

كَوْهًا (اس کی ماں نے تکلیف کے ساتھ اس کا حمل اٹھایا اور تکلیف اُسے جُنا

سے امیر المومنینؑ رجعت میں لوگوں کی ناک پر نشان ڈالیں گے (جیسے مہر کا نشان)

قال : " وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ أَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ وَبَشَّرَهُ بِالْحُسَيْنِ قَبْلَ حَمْلِهِ وَأَنَّ الْإِمَامَةَ يَكُونُ فِي وَلَدِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ " (اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ کو امام حسین کی قبل حمل ولادت کی بشارت دی ہے اور یہ بھی بتایا کہ امامت تا قیامت اُن کی نسل میں رہے گی۔)

ثُمَّ أَخْبَرَهُ بِمَا يَصِيبُهُ مِنَ الْقَتْلِ وَالْمَصِيبَةِ فِي نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ ثُمَّ عَوَّضَهُ بِأَنْ جَعَلَ الْإِمَامَةَ فِي عَقْبِهِ وَأَعْلَمَهُ أَنَّهُ يَقْتُلُ ثُمَّ يَرْدُّهُ إِلَى الدُّنْيَا وَيَنْصُرُهُ حَتَّى يَقْتُلَ أَعْدَاءَهُ وَيَمْلِكَهُ الْأَرْضَ وَهُوَ قَوْلُهُ :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ ... " (سورة القصص آیت ۵) ... وقوله : (الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ " (سورة الانبياء : ۱۰۵)

فَبَشَّرَ اللَّهُ نَبِيَّهَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ بَيْتِكَ يَمْلِكُونَ الْأَرْضَ وَيَرْجِعُونَ إِلَيْهَا وَيَقْتُلُونَ أَعْدَاءَهُمْ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ بِخَبَرِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَقَتْلِهِ فَحَمَلَتْهُ كَرْهًا .

ترجمہ روایت : " پھر یہ بھی خبر دی کہ اُن پر اور اُن کی اولاد پر کیا کیا مصائب یعنی قتل وغیرہ نازل ہوں گے۔

پھر اس کے عوض کے بارے میں بتایا کہ ان کی نسل میں اُن کے بعد امامت کو قرار دیا ہے اور بتایا کہ وہ قتل ہوں گے۔

پھر وہ دنیا میں واپس آئیں گے اور اُن کی مدد کیا جائے گی تاکہ وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں اور سارے روئے زمین کے مالک بنیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے :

(الآية) " وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي الْأَرْضِ " (ترجمہ : اور ہم نے چاہا ہے کہ جو زمین میں کمزور و بے بس کر دیے گئے تھے اُن کے اوپر احسان کریں۔) (قصص : ۵) اور ارشاد ہوا :

(الآية) " وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ " (انبياء : ۱۰۵) ترجمہ : (اور ہم نے زبور میں (اس کو) لکھ دیا ہے)

ترجمہ روایت : تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو یہ خوشخبری دی کہ تمہارے اہل بیت ساری

زمین کے مالک ہوں گے۔ دنیا میں رجعت کر کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں کو تہ تیغ کریں گے اور پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو امام حسین علیہ السلام کے قتل کی خبر سنائی تو ان کو یہ حمل ناگوار معلوم ہوا۔

اس کے بعد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا : بتاؤ : " فصل رایتہم احدثا ببشر بولد ذکر فی حملہ کرھا . امی ائھا اغتممت وکمرھت لما اخبرت بقتله ووضعتہ کرھا لما علمت من ذلك وكان بين الحسن والحسين عليهما السلام طهر واحد وكان الحسين عليهما السلام في بطن امه ستة اشهر وفصاله اربعة وعشرون شهرا وهو قول الله (الآية) " وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا " (۱۱۱ حقیقت : ۱۵)

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا : (ترجمہ روایت)

پس کیا تم نے کسی عورت کو دیکھا ہے کہ اس کو فرزند کی (اطلا دہنہ کی) خوشخبری دی جائے اور اُسے وہ حمل ناگوار گذرے ؟ مگر جب (فاطمہ زہرا) کو اس فرزند کے قتل کی خبر دی گئی تو آپ علیہا السلام پر یہ حمل آپ کو ناگوار گذرا۔ " وَوَضَعَتْهُ كَرْهًا " یعنی جب آپ کو اُن کے قتل کی خبر ملی تو پھر وضع حمل بھی ناگوار کی ساتھ ہوا۔ اور امام حسن و امام حسین علیہما السلام کی ولادت کے درمیان ایک طہر کا فاصلہ رہا۔ امام حسین بطین مادر میں صرف چھ ماہ رہے اور مدت رضاعت چوبیس ماہ رہی۔ اسی بنا پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ :

" وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا " (۱۱۱ حقیقت : ۱۵)

یعنی : (اور اس کے حمل کی مدت اور اُس کے دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے) (تفسیر علی بن ابیہم)

عذابِ رجعت کی خبر سورۃ طور آیت : میں ہے

(۱۶۷)

تفسیر علی بن ابیہم میں قول خدا : " إِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا " آل محمد

حق قسم " عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ " قال : عذاب الرجعة بالسيوف " یعنی : جن لوگوں نے آل محمد کا حق غصب کیا ان کیلئے عذابِ آخرت کے سوا عذابِ رجعت میں تلواریں ہوں گی

آیت سورہ قلم کی تفسیر

(۱۲۸)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "إِذَا أَتٰنَا عَلَيْهِ الْيَتٰنَا" جب اس پر ہماری آیات تلاوت کی جاتی ہیں۔ یعنی ثانی پر، تو قال آسَاطِيْنُوْهُ الْاَوَّلِيْنَ" (کہتا ہے کہ یہ تو گزرے ہوئے لوگوں کے نقشے کہانیاں ہیں) اَحٰی اَکَاذِيْبَ الْاَوَّلِيْنَ "سَنَسِيْهُ عَنَّا الْخُرْطُوْمُ" (عنقریب ہم اس کی ناک پر داغ لگا دیں گے) (المائدہ: ۶۵-۶۷)

قال ۲: فی الرجعة اذا رجع امير المؤمنين ويرجع اعداؤه فيسبهم بميسم معه، كما توسم البهائم على الخراطيم الالف والشفقان۔

آپ نے فرمایا: یہ زمانہ رجعت میں ہوگا جب حضرت امیر المؤمنین اور ان کے دشمن دونوں اس دنیا میں بھیجے جائیں گے تو امیر المؤمنین کے پاس نشان ڈالنے کی ایک چیز ہوگی اس سے آپ اس کی ناک پر نشان لگائیں گے جس طرح جانوروں کی ناک اور ہونٹوں پر نشان لگایا جاتا ہے۔

(تفسیر علی بن ابراہیم)

آیت سورہ مدثر کی تفسیر

(۱۲۹)

تفسیر علی بن ابراہیم میں قول خدا: "قَسَمٌ فَاَنْذِرْهُ" (مدثر: ۲) (اٹھو اور لوگوں کو ڈراؤ)

قال ۴: هو قیامہ فی الرجعة ینذر رفسہا

یعنی: (رسول اللہ رجعت میں لوگوں کو عذاب سے ڈرائیں گے) (تفسیر علی بن ابراہیم)

رجعت رسول اللہ و امیر المؤمنین و مدت حکومت

(۱۳۰)

مجھ سے سید الجلیل بہاء الدین علی بن عبد الحمید حسینی نے انھوں نے امیر محمد ایادی سے مرفوعاً احمد بن عقبہ نے انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے رجعت کے متعلق سوال کیا کیا کہ کیا رجعت حق ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ پھر دریافت کیا کیا کہ وہ شخص کون ہوگا جو سب سے پہلے رجعت کریگا؟

آپ نے فرمایا: "وہ امام حسین علیہ السلام ہیں جو امام قائمؑ کے ظہور کے بعد سب سے پہلے رجعت کریں گے۔"

میں نے عرض کیا: اور ان ہی کے ساتھ سب حضرات رجعت کریں گے؟

قال: لا بل كما ذكر الله تعالى في كتابه:

"يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا" (النبا: ۱۸)

(جس دن صور پھونکا جائے گا اور تم گروہ درگروہ آؤ گے)

یعنی: قوم بعد قوم = (ایک قوم کے بعد دوسری قوم رجعت کرے گی۔)

۶

* وعنه عليه السلام ويقبل الحسين عليه السلام في اصحابه الذين قتلوا معه، ومعه سبعون نبياً كما بعثوا مع موسى بن عمران۔ فيدفع اليه القائم عليه السلام الخاتم فيكون الحسين عليه السلام هو الذي يلي غسله وكفنه وحنوطه ويواريه في حفرة۔

یعنی: اور ان ہی جناب سے مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام اپنے ان اصحاب کے ساتھ رجعت میں دوبارہ تشریف لائیں گے جو اصحاب آپ کے ساتھ قتل کیے گئے تھے اور آپ کے ساتھ ستر نبی بھی اسی طرح مبعوث ہوں گے جس طرح حضرت موسیٰ بن عمران کے ساتھ بھیجے گئے تھے تو اس وقت حضرت امام قائم علیہ السلام انگوٹھی آپ کے حوالے کر دیں گے۔ پھر امام حسین علیہ السلام ہی امام قائم علیہ السلام کو غسل دیں گے، کفن پہنائیں گے اور حنوط کر کے حفرۂ قبر میں سپرد خاک کر دیں گے۔

۶

* نیز جابر بن جعفر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر

امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ:

"والله ليملكن من اهل البيت رجل بعد موته ثلاثمائة

سنة ويزداد تسعا" قلت: متى يكون ذلك؟

قال: بعد القائم عليه السلام: قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟

قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر الى الدنيا وهو

الحسین علیہ السلام، فی طلب بدامہ ودم اصحابہ،
فی قتل ویسبى حتى یخرج السفاح وهو امیر المؤمنینؑ
ترجمہ: ”خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی موت کے بعد ہم اہل بیت میں سے
ایک شخص تین سو نو سال تک اور زیادہ، دنیا پر حکومت کرے گا۔
میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟“

آپ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد۔
میں نے عرض کیا: امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد دنیا میں کتنے عرصے رہیں گے؟
آپ نے فرمایا: انیس سال تک۔ اس کے بعد منتظر یعنی امام حسین علیہ السلام
رجعت فرمائیں گے اور وہ اپنے اور اپنے اصحاب کے خون کا انتقام
لیں گے، دشمنوں کو قتل کریں گے، انھیں قید کریں گے، اس کے بعد
سفاح یعنی حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام رجعت فرمائیں گے۔

اور اسد بن اسماعیل کے طریق سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
ہے کہ آپ نے فرمایا: کہ جس وقت آپ سے اس دن کے متعلق سوال کیا گیا
جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ: ”مَعْدَةُ“
”فِي يَوْمٍ كَانَ مَقْدُ اسْرَةٍ خَمْسِينَ اَلْفَ سَنَةٍ“
(جس کا ایک دن مقدار میں پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا)
آپ نے فرمایا: ”وہی کثرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیکون ملکہ فی کثرۃ
خمسین الف سنة ویملک امیر المؤمنینؑ فی کثرۃ
اربعة واربعین الف سنة۔“

یعنی: یہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رجعت کا دور ہوگا جس میں آپ پچاس
ہزار سال حکومت فرمائیں گے اور امیر المؤمنین علیہ السلام اپنے دور رجعت میں
چوالیس ہزار سال حکومت فرمائیں گے۔ (منتخب ابعاد)

میں ظہور کے بعد کیا کروں گا: امام قائم کا ارشاد

(۱۳۱)

کتاب استلطان الفرّج عن الایمان، مصنف سید جلیل بہار الدین علی بن
عبدالکریم حسنی میں علی بن مہزیار سے مرفوعاً روایت ہے کہ ایک مرتبہ میں سورہ احکام عالم خواتین

کہا کہ ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ اس سال حج پر جاؤ حضرت صاحب الزمانؑ سے تمہیں ملاقات
کا شرف حاصل ہوگا۔ اور اس سلسلے میں ایک طویل حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ:

ثم قال: یا مہزیار انا اذا فقد الصین وتحوّل المغربی وسان
العباسی وروج السفیانی یؤذن یولی اللہ فأخرج بنین
الصفا والمروة فی ثلاثمائة وثلاثه عشر فاجی الی
الکوفة فأهدم مسجدها وابنیہ علی بنائہ الاول و
اهدم ما حوله من بناء الجبابة۔

وأجج بالناس حجة الاسلام وأجی الی یثرب، فأهدم
الحجرة، وأخرج من بہا وھا طریان، فأمر بھما
تجاء البقیع وأمر بخشبین یصلبان علیھما فتورقان
من تحتھما، فیفتن الناس بہما أشد من الاولی
فینادی مناد الفتنۃ من السماء یا سماء انبذی
دی الارض خذی! فیمسح علی بقیع الارض
الا مؤمن قد اخلص قلبہ للایمان۔

قلت: یا سیدی! ما یكون بعد ذلك؟
قال: ”الکثرة الکثرة الرجعة، ثم تلا هذه الآية:
”ثم ردّدناکم الکثرة علیھم وآمدّدناکم
بأموال وبنین وجعلناکم اکثر نفیذا“ (اسری: ۶)

پھر فرمایا: اے مہزیار! جب چین منقود (ختم) ہو جائے گا، مغربی حرکت میں آجائے
گا، عباسی کوچ کرے گا، بڑھے گا اور سفیانی کی بیعت کی جائے گی
تو ولی خدا کو اذن ظہور ملے گا، اور میں صفا و مروہ کے درمیان
سے تین سو تیرہ اصحاب کے ساتھ خروج کروں گا۔ پھر کوفہ آؤں گا اور
وہاں کی مسجد کو منہدم کروں گا، اور اسے از سر نو پہلی بنیاد پر تعمیر کروں گا
اور ظالموں و جاہلوں نے اس کے اطراف جو تعمیرات کی ہوں گی انھیں
مسمار کروں گا۔

اور لوگوں کو اپنے ساتھ لیکر حجۃ الاسلام کی مناسک ادا کروں گا، پھر وہاں سے

یثرب (مدینہ) آؤں گا، وہاں کے حجرے کو منہدم کروں گا اور اس میں سے ان دونوں کو لٹکاؤں گا جن کی لاشیں تروتازہ ہوں گی اور حکم بدل گا کہ ان دونوں کو بقیع کے سامنے درخت کے دو تنوں پر سولی پر لٹکا دیا جائے۔ جیسے ہی وہ اس پر لٹکائے جائیں گے اُن خشک درخت کے تنوں میں شاخیں اور پتے نکل آئیں گے۔ یہ دیکھ کر لوگ پہلے سے بھی زیادہ اُن کے معتقد ہو جائیں گے تو اتنے میں ایک منادی نرا دے گا کہ اے آسمان! انھیں چھوڑ اور اے زمین انھیں نکلے۔ پھر سوائے موسیٰ خالص کے اُن لوگوں میں سے کوئی نہ بچے گا سبھی کو زمین نکل لے گی۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! یہ سب کچھ کب ہوگا؟
آپ نے فرمایا: رجعت میں رجعت میں۔

پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

﴿الآیۃ﴾ "ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكَرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلْنَا كُمُ أَكْثَرًا نَفِيرًا" (سورہ اسراء: ۷)

ترجمہ آیت: "پھر ہم نے تم کو اُن کے اوپر غلبہ عطا کر کے تمھارے دن پھیر دیے اور ہم نے اموال اور بیٹوں سے تمھاری مدد کی اور تمھیں کثرت افراد عطا کی۔"

(منتخب البصائر)

حضرت اسماعیل بن حزقیل کی آرزو رجعت

(۱۳۷)

محمد بن جعفر رزاق نے ابن ابی الخطاب اور احمد بن حسن ابن علی بن فضال سے انھوں نے مروان بن مسلم سے، انھوں نے برید بن عبدی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فرزند رسول! یہ ارشاد فرمائیے کہ وہ اسماعیل جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس طرح فرمایا ہے:

"وَإِذْ كُنَّا فِي الْكُتُبِ إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُولًا نَّبِيًّا" (سورہ مریم: ۵۲)

ترجمہ آیت: "اور یاد کرو کتاب میں اسماعیل کو، بیشک وہ وعدے کا سچا اور بھیجا ہوا ایک نبی تھا۔"

کیا یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے؟ لوگ تو یہی سمجھتے ہیں کہ یہ اسماعیل بن ابراہیم تھے آپ نے فرمایا: اسماعیل نے تو حضرت ابراہیمؑ سے پہلے ہی وفات پائی۔ اور حضرت ابراہیمؑ

حجت خدا قائم اور صاحب شریعت تھے پھر اُن کے فرزند اسماعیلؑ کس قوم کی طرف بھیجے گئے تھے۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، پھر وہ کون سے اسماعیل تھے؟

قال: "ذالك اسماعيل بن حزقيل النبطي بعثه الله الى قومه فكذبوه وقتلوه وسلخوا فروة وجهه، فغضب الله له عيسم فوجه اليه سطا طائيل ملك العذاب -

فقال له: يا اسماعيل! انا سطا طائيل ملك العذاب وجمني

رب العزة اليك لا عذاب قومك بالانواع العذاب كما شئت فقال له اسماعيل: لا حاجة لي في ذلك يا سطا طائيل -

فاوحى الله اليه: فما حاجتك يا اسماعيل؟

فقال اسماعيل: يارب! انك اخذت الميثاق لنفسك بالربوبية

ولمحمد بالنبوة ولا وصياؤه بالولاية واخبرت

خلقك بما تفعل امتك بالحسين بن علي عليه السلام

من بعد نبينا وانك وعدت الحسين ان تكثره الى

الدنيا حتى انتقم بنفسه من نفسه من فعل ذلك به

فحاجتي اليك يارب! ان تكثرني الى الدنيا حتى انتقم

من فعل ذلك بي ما فعل كما تكثر الحسين -

فوعده الله اسماعيل بن حزقيل ذلك فمروا بكنز مع الحسين بن علي

عليهما السلام

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: وہ اسماعیل بن حزقیل علیہ السلام تھے اللہ تعالیٰ نے اُن کو اُن کی قوم کی طرف مبعوث فرمایا تو قوم نے اُن کی تکذیب کی اور انھیں قتل

کر دیا اور اُن کے چہرے کی کھال مع بالوں کے اتار لی۔ تو اللہ تعالیٰ اس قوم

پر غضبناک ہوا اور اُن کی طرف فرشتہ عذاب سطا طائیل کو بھیجا تاکہ تم ج طرح

کہو یہ فرشتہ تمھاری قوم پر عذاب کرے۔

چنانچہ سطا طائیل نے آکر کہا: اے اسماعیل! میں سطا طائیل فرشتہ عذاب ہوں

اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھارے پاس بھیجا ہے تاکہ جس طرح آپ کہیں میں آپ کی

قوم پر عذاب کروں۔

اسماعیل نے کہا: اے سطاٹیل! مجھے اس کی ضرورت نہیں۔

اس پر، اللہ تعالیٰ نے اُن کی طرف وحی کی کہ اے اسماعیل! پھر تم کیا چاہتے ہو؟ اسماعیل نے عرض کیا: پروردگار! تو نے اپنی ربوبیت کا اور محمدؐ کی نبوت اور اُن کے اوصیاء کی ولایت کا عہد و میثاق لیا ہے اور یہ بتایا ہے کہ امت محمدیہؐ نبی کے بعد حسینؑ ابن علیؑ پر کیا گیا ظلم و ستم کرے گی۔ اور تو نے حسینؑ ابن علیؑ سے وعدہ کیا ہے کہ تو انھیں دوبارہ دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ اپنے دشمنوں سے انتقام لیں۔ میں چاہتا ہوں کہ اے میرے پروردگار مجھے بھی دوبارہ بعد موت کے دنیا میں بھیجے تاکہ میں اپنے دشمنوں اور ظالموں سے انتقام لوں جس طرح تو حسینؑ کو دوبارہ بھیجے گا۔

تو اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیلؑ سے اس کا وعدہ کیا۔ لہذا وہ بھی امام حسینؑ کے ساتھ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے۔ (کامل الزیارات)

۱۳۲) قبرِ امام حسینؑ پر ملائکہ رجعت کے منتظر ہیں

حیرتی نے اپنے والد سے، انھوں نے علی بن محمد بن سالم سے، انھوں نے محمد بن خالد سے، انھوں نے عبد اللہ بن حماد بصری سے، انھوں نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے، انھوں نے ابو عبیدہ بزاز سے، ابو عبیدہ نے حریر سے روایت کی ہے اور حریر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ مولا! میں آپ پر قرآن، آپ اہل بیت کرام دنیا میں کس قدر کم عرصہ رہتے ہیں اور آپ حضرات سے ایک دوسرے کی موت قریب قریب کیوں ہوتی ہے حالانکہ دنیا کو آپ حقارت کی بڑی ضرورت ہے فقال: "إِنَّ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنَا صَحِيفَةً فِيهَا مَا يَحْتَاج إِلَيْهِ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ فِي مَدَّتِهِ، فَإِذَا انْقَضَى مَا فِيهَا مَتَا مَرِّ بِهِ، عُرِفَ أَنَّ أَجَلَهُ قَدْ حَضَرَ وَأَتَاهُ النَّبِيُّ يَنْعِي إِلَيْهِ نَفْسَهُ وَأَخْبَرَهُ بِمَا لَهُ عِنْدَ اللَّهِ

وَأَنَّ الْحُسَيْنَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَرَأَ صَحِيفَتَهُ الَّتِي أُعْطِيَهَا وَفُتِرَ لَهُ مَا يَأْتِي وَمَا يَنْتَقِي وَبَقِيَ مِنْهَا أَشْيَاءٌ لَمْ تَنْقُصْ فَخَرَجَ إِلَى الْقِتَالِ وَكَانَتْ تِلْكَ الْأُمُورُ الَّتِي بَقِيَتْ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ سَأَلَتْ اللَّهَ فِي نَصْرَتِهِ فَأُذِنَ لَهُمْ فَمَكَّتْ تَسْتَعِدُّ لِلْقِتَالِ

وَتَسَاقَبَ لِمَ ذَلِكَ حَتَّى قُتِلَ، فَنَزَلَتْ وَقَدْ انْقَطَعَتْ مَدَّتُهُ وَقُتِلَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ۔

فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبِّ أَذْنَتُنَا فِي الْإِنْجَادِ وَأَذْنَتُنَا فِي نَصْرَتِهِ فَأَنْحَدِرْنَا وَقَدْ قَبِضْتَهُ؟

فَأَوْحَى اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِلَيْهِمْ أَنْ الزَّمَوُا قَبْضَتَهُ حَتَّى تَرَوْهُ قَدْ خَرَجَ فَاِنْصُرُوهُ وَابْكُوا عَلَيْهِ وَعَلَى مَا قَاتَلَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ وَأَنْكُمْ خُصِمْتُمْ بِنَصْرَتِهِ وَابْكَاءُ عَلَيْهِ، فَبَكَتِ الْمَلَائِكَةُ تَقَرُّبًا وَجَزَعًا عَلَى مَا قَاتَلَكُمْ مِنْ نَصْرَتِهِ، فَاذْخَرُوا صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ يَكُونُونَ أَنْصَارَهُ

ترجمہ روایت: آپ نے فرمایا: ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک صحیفہ ہوتا ہے جس میں یہ تحریر ہوتا ہے کہ اس کو اپنی مدتِ حیات میں یہ کام کرنا ہے۔

چنانچہ جب اُس صحیفہ میں جتنے کام اس سے متعلق ہیں ختم ہو جاتے ہیں، تو صاحبِ صحیفہ سمجھ لیتا ہے کہ اب اس کی موت آنے والی ہے اور اس کے پاس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاکر اس کی موت کی اطلاع دیدیتے ہیں۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اُس کے لیے کیا ہے۔

مگر جب امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ نے وہ صحیفہ جو انھیں ملا تھا پڑھا تو دیکھا کہ اس میں جو امور تحریر ہیں، ان میں سے کچھ انجام پا چکے ہیں اور کچھ ابھی باقی ہیں۔ اس لیے قتال کے لیے نکلے۔ اور جو امور باقی ہیں اُن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ملائکہ نے اللہ تعالیٰ سے درخواست کی، کہ وہ اُن سب کو امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ کی نصرت کی اجازت دے اور اللہ تعالیٰ نے اجازت بھی دے دی لیکن ملائکہ نے اس کے لیے توقف کیا اور قتال کے لیے تیار ہونے لگے اور ادھر امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ قتل کر دیے گئے اب ملائکہ آئے تو دیکھا کہ امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ قتل ہو چکے ہیں اس لیے کہ اُن کی مدتِ حیات ختم ہو چکی تھی۔

ملائکہ نے یہ دیکھ کر عرض کیا: پروردگار! تو نے ہمیں نازل ہونے اور قتال کی اجازت عطا فرمائی تھی مگر جب ہم دُشمنین کر بلا پر اُترے تو اُس وقت تو اُن کی روح قبض کر چکا تھا۔ (اب ہمارے لیے کیا حکم ہے؟)

اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ "اچھا اب تم ان کی قبر کے پاس رہو یہاں تک کہ وہ دوبارہ دنیا میں واپس آئیں، اور تم اُس وقت، اُن کی نصرت کرنا، اور نصرت کے نہ کرنے پر اُس وقت تک اُن پر بکا و گریہ و زاری کرتے رہو۔ پس ہم نے تمہیں اُن کی نصرت کے لیے اور اُن کی مظلومیت پر گریہ و زاری کے لیے مخصوص فرما دیا۔

چنانچہ اُس وقت نصرتِ حسینؑ کے فوت ہو جانے کی وجہ سے ملائکہ مسلسل بکا اور جزع فزع کر رہے ہیں۔ پس جب امام حسینؑ صلوات اللہ علیہ دوبارہ رجعت و خروج کریں گے تو یہ ملائکہ اُن کے انصاروں میں ہوں گے۔ (کامل الزیارات)

۱۳۳ "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" کی تاویل

محمد بن عباس نے جعفر بن محمد بن مالک سے، انھوں نے قاسم بن اسماعیل سے، انھوں نے علی بن خالد عاقلی سے، انھوں نے عبدالکریم خثعمی سے، انھوں نے سلیمان بن خالد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے قولِ خدا: آیت: "یَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاحِفَةُ" تَبْتَعُهَا السَّارِقَةُ (النَّازِعَات: ۶) ترجمہ: جس دن زلزلہ کا جھٹکا بڑی طرح ہلا ڈلے گا، اس کے فوراً بعد ویسا ہی ایک اور (جھٹکا لگے گا)۔

قال: "الرَّاحِفَةُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ وَالرَّادِفَةُ" عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

وَأَوَّلُ مَنْ يَنْفَسُ عَنْ رَأْسِهِ التُّرَابُ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ

فِي خَمْسَةِ وَسَبْعِينَ أَلْفًا وَهُوَ قَوْلُهُ تَعَالَى:

آیت "إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظَّالِمِينَ مَعُونَتُهُمْ وَلَا تُغْنِيهِمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ" (مُؤْمِن: ۵۱)

ترجمہ: بیشک ہم اپنے رسولوں کی اور اُن لوگوں کی جو ایمان لائے ہیں حیاتِ دنیا میں اور اُس دن بھی، جس دن گواہ کھڑے ہوں گے ضرور مدد کریں گے۔

اُس دن ظالموں کی معذرت انھیں کوئی نفع نہ دے گی اور اُن کے لیے لعنت ہوگی اور

اُن کیلئے بُرا ٹھکانہ ہوگا۔

فرمایا: الرَّاحِفَةُ سے مراد امام حسینؑ اور الرَّادِفَةُ سے مراد حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ اور سب پہلے

امام حسینؑ اپنے سر سے خاک جھاڑتے ہوئے اپنی قبر سے اٹھیں گے اور آپ کے ساتھ پچتر ہزار انصار ہوں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد "إِنَّا لَنَنْصُرُ وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ" (مُؤْمِن: ۵۱-۵۲)

یعنی: (امام حسینؑ کی مدد کی جائے گی اور ظالموں کی معذرت فائدہ نہ دے گی) (کنز جامع الفوائد)

۱۳۵ کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ... کی تفسیر

کتاب التفریل والتحریف سے، احمد بن محمد سیاری نے محمد بن خالد سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح یامی سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ:

(آیت: "ثُمَّ لَنَسْأَلَنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ" (سُورَةُ النَّكَارَةِ: ۸)

ترجمہ: (پھر اُس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں بھی ضرور باز پرس ہوگی)

مولا: اس آیت میں "نعم" سے کیا مراد ہے؟

آپؑ نے فرمایا: "نعم" سے مراد: "النَّعِيمُ الَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ بِهِ مُحَمَّدٌ وَآلُ مُحَمَّدٍ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" یعنی وہ نعمتیں جو اللہ تعالیٰ نے تم پر نازل کیں محمدؑ و آل محمدؑ صَلَّيَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے ذریعے اور وسیلے سے۔

میں نے پھر دریافت کیا: (کَلَّا لَتَوْعْلَمُونَ عَذَابَ الْبَاقِينَ) سے کیا مراد ہے؟

دیکھو! اگر تم یقینی طور پر جانتے

آپؑ نے فرمایا: المعاینۃ یعنی معانی

میں نے عرض کیا: اور کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ سے کیا مراد ہے؟

(آگاہ ہو جاؤ کہ تم عنقریب جان لو گے)

آپؑ نے فرمایا: مَرَّةً بِالْكَذِّبَةِ وَ أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

یعنی: ایک مرتبہ زمانہ رجعت میں پھر دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔

(منتخب البصائر)

۱۳۶ مؤمن طاق اور البوحنیفہ کی حکایت

مؤمن طاق اور البوحنیفہ کے درمیان ہونے والے بہت سے قصے مشہور ہیں اُن میں سے ایک قصہ یہ ہے کہ ایک دن البوحنیفہ نے مؤمن طاق سے کہا: اے ابو جعفر! تم رجعت کے قائل ہو؟ انھوں نے کہا: ہاں۔ البوحنیفہ نے کہا: اچھا تم اپنے کیسے (بقی)

سے پانچ سو رینا قرض سے دو۔ پھر جب ہم اور تم دونوں رجعت میں دوبارہ اس دنیا میں آئیں گے تو میں اُس وقت تمہاری رقم واپس کروں گا۔

مومن طاق نے جبرستہ جواب دیا: مگر اس کے لیے ایک ضامن چاہیے ہے جو اس امر کی ضمانت لے کہ تم انسان ہی کی شکل میں دوبارہ اس دنیا میں آؤ گے۔ میرا تو یہ خیال ہے کہ تم بندر کی شکل میں دوبارہ آؤ گے تو پھر میں اپنا قرض کس سے واپس لوں گا۔ (انفہرست نجاشی)

۱۳۷ ذوالقرنین کی تعریف

”کتاب الغارات“ مصنف: ابراہیم بن محمد ثقفی میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ذوالقرنین کے بارے میں فرمائیے؟ آپ نے فرمایا: رجل بعثہ اللہ الی قومہ فکذبوہ وضربوہ علی قرنہ فمات، ثم احیاه اللہ، ثم بعثہ الی قومہ، فکذبوہ علی قرنہ الآخر فمات، ثم احیاه اللہ، فهو ذوالقرنین لانه ضوبت قرنہ۔

یعنی: ”وہ ایک مرد تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اُن کی قوم کی طرف بھیجا تھا مگر اُن کی قوم نے اُن کی تکذیب کی اور اُن کی پیشانی پر ایسی ضرب لگائی کہ وہ مر گئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ کر کے پھر اُن کی قوم کی طرف بھیجا تو اُن کی قوم نے اُن کی پھر تکذیب کی اور اُن کی پیشانی کی دوسری طرف پھر ضرب لگائی، اور وہ پھر مر گئے۔ اللہ تعالیٰ نے پھر انہیں زندہ کیا۔ تو وہ ذوالقرنین اس لیے کہلائے کہ اُن کی پیشانی (جس مقام پر جالور کے سیگ ہونے ہیں اس مقام) پر دونوں طرف ضرب لگائی گئی تھی۔“

★ ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ: ”وفیکم مثله“ یعنی تمہارے درمیان بھی اُن ہی کے مثل ایک (ذوالقرنین) ہے۔ اور اس سے آپ نے خود اپنی ذات کو زلیا۔“

★ اور کتاب مذکور میں یہ بھی ہے کہ عبد اللہ بن اسد کندی جو شرطۃ الخفیس میں سے تھے انہوں نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ اُس وقت

ابن معز اور ابن نعج دونوں آئے اور اُن کے ساتھ عبد اللہ بن وہب تھا اور دونوں عبد اللہ بن وہب کی گردن میں چادر کا پھندا ڈال کر کھینچے ہوئے لارہے تھے۔ ان دونوں نے آکر کہا: یا امیر المومنین! اس شخص کو قتل کریں کیونکہ کاذبوں کے ساتھ ہم کو کوئی نرمی نہ کرے آپ نے فرمایا: اس کو میرے پاس لاؤ۔

وہ دونوں اُسے قریب لائے تو پوچھا کہ یہ شخص کیا کہتا ہے؟ اُن دونوں نے کہا: یہ شخص کہتا ہے کہ آپ ذاتیہ الارض ہیں اور آپ کی پیشانی پر ضرب لگائی جائے گی جس سے آپ کی ریشیں مبارک خون سے تر ہو جائے گی۔ آپ نے اُس شخص سے پوچھا: یہ لوگ تمہارے متعلق کیا کہہ رہے ہیں؟ اُس نے کہا: یا امیر المومنین! میں نے عمار بن یاسر سے ایک حدیث سنی تھی، وہی حدیث میں نے ان دونوں سے بیان کر دی تھی۔

قال: ”اتروکہ، فقد روی عن غیرہ یا ابن اُمّ السوداء انک تبقر الحدیث بقراً، خلوا سبیل الرجل فان ینک کاذباً فعلیہ کذبہ وان ینک صادقاً یصیبنی الذی یقول۔“

آپ نے فرمایا: اسے چھوڑ دو، یہ اپنی طرف سے نہیں کہتا، دوسرے سے روایت کرتا ہے اور لے ابن اُمّ سوداء! تم حدیث کا بڑی اچھی طرح تجزیہ کرتے ہو۔ اسے چھوڑ دو، اگر یہ جھوٹا ہے تو اسے خود اس جھوٹ کی سزا ملے گی اور اگر یہ سچا ہے تو میں اسی طرح مجروح ہوں گا جس طرح یہ کہتا ہے۔

(کتاب الغارات)

★ اسی کتاب میں عبا یہ سے روایت ہے اُن کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علیؑ کو فرماتے ہوئے سنا:

قال: ”انا سید الشیب وفی ستۃ من ایوب۔ ران ایوب ابتلی ثم عافاه اللہ من بلواہ وآتاه اہلہ ومثلہم معہم، کما حکى اللہ سبحانہ فروی انہ احیاء اہلہ الذین قد ماتوا وکشف ضرۃ وقد صم عنہم صلوات اللہ علیہم اِنَّہ:

”کلّ ما کان فی بنی اسرائیل یکون فی عذہ الامۃ مثلہ حذوا النعل بالنعل، والقذۃ بالقذۃ۔“ وقد قال: ان فیہ شبرہ۔“

وقوله: والله ليجمعن الله لي اهل كما جمعوا ليعقوب فان
يعقوب فرق بينه وبين اهل برهة من الزمان
ثم جمعو له

فقد حلفت عليه السلام ان الله سبحانه وتعالى سيجمع له ولده
كما جمعهم ليعقوب وقد كان اجتماع يعقوب بولده
في دار الدنيا فيكون امير المؤمنين عليه السلام كذلك
في الدنيا يجمعون له في رجعت عليه السلام وولده
الائمة عليهم السلام وهم المنصوصون على رجعتهم في
احاديثهم الصحيحة الصريحة: "وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ" (الزمر: 27)
(ترجمہ روایت)

آپ نے فرمایا: "میں پورے لوگوں کا سردار ہوں۔ اور مجھ میں حضرت ابوب کی ایک سنت ہے
اور حضرت ابوب علیہ السلام کے قہقہے میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی مصیبتوں
کو دور کیا، ان کی اولاد جو میری بھی اٹھیں پھر سے زندہ کر کے ان سے ملایا
اور ائمہ علیہم السلام کی روایات صحیحہ میں ہے کہ جو کچھ بنی اسرائیل میں ہوا ہے وہ سب
بے کم و کاست اس امت میں بھی ہوگا۔
اور امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "بخدا، جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت
یعقوب علیہ السلام کے گھروالوں کو جمع فرمایا تھا اسی طرح میرے گھروالوں کو بھی
جمع فرمائے گا۔"

یعنی یہ کہ بیشک اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے حضرت یعقوب کو ان کے فرزند
سے دنیا میں ملایا تھا اسی طرح امیر المؤمنین کو بھی آپ کے فرزندان سے آپ
کے زمانہ رجعت میں ملائے گا اور آپ اولاد ائمہ طاہرین میں جن کی رجعت
پر احادیث صحیحہ میں مہرکتہ نص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے
وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ (انجام کار متقین کے لیے (ہی عہد) ہے
اور متقین ہی حضرات ہیں۔

ت
ان نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابٌ فِيهِ حُجَّتٌ رَوَايَا:

کتاب تاویل ما نزل من القرآن فی السجی و اکثر صلوات اللہ علیہ و علیہم
تالیف ابو عبد اللہ محمد بن العباس بن مروان میں ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول:

(۱۳۸)

(آیت) "ان نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ" (سورة الشعراء: ۴)
ترجمہ "اگر ہم چاہتے تو ہم ان پر آسمان سے کوئی آیت نازل کرتے جس
کے سامنے ان کی گردنیں عاجزی کے ساتھ جھک جاتیں۔"

اس آیت کی تفسیر میں مندرجہ ذیل احادیث وارد ہوئی ہیں:
روایت علی بن موسیٰ بن طاووس ہے، انھوں نے فخر بن معد علوی وغیرہ سے
انھوں نے شاذان بن جبریل سے، انھوں نے اپنے ہی ایک شخص سے قول خدا
عز وجل: "ان نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ
اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ" روایت ہے:

(۱) ہم سے بیان کیا علی بن عبد اللہ بن اسد نے، انھوں نے ابراہیم بن محمد سے،
انھوں نے احمد بن محمد اسدی سے، انھوں نے محمد بن فضل سے، انھوں نے
کلینی سے، انھوں نے ابوصالح سے، انھوں نے عبد اللہ بن عباس سے آیت
"ان نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ" (شعراء: آیت ۴)

کے بارے میں روایت بیان کی تو عبد اللہ بن عباس نے کہا:
هذه نزلت فينا وفي بني امية: يكون لنا عليهم دولة
فتذل اعناقهم لنا بعد سعبوبة و هو ان بعد عن
یعنی: (یہ آیت ہمارے اور بنی امیہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ ان لوگوں پر ہماری
حکومت ہوگی اور صعوبت و پریشانیوں کے بعد ان کی گردنیں ہمارے سامنے
جھک جائیں گی۔)

(۲) ہم سے روایت کی حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے، انھوں نے
یرس سے، انھوں نے ہمارے بعض اصحاب سے، انھوں نے ابوبصیر سے اور انھوں نے
حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے، اور ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے
آنجناب سے آیت: "ان نَشَأَ نُزِّلَ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةٌ فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خُضُعِينَ" کے بارے میں
دریافت کیا تو آپ نے فرمایا:

"تخضع لما رقاب بني امية قال: ذلك بارز عند زوال الشمس
قال: وذلك علي بن ابي طالب صلوات الله عليه يبرز عند زوال
الشمس على رؤس الناس ساعتئذ يستي يبرز وجهه يعترف

ثم قال: اما ابن ابي امية ليخبرني الرجل منهم الى جنب شجرة
فتقول: هذا رجل من بني امية فاقتلوه۔

ترجمہ: آپ نے فرمایا: بنی امیہ کی گردنیں ہمارے سامنے جھک جائیں گی اور زوالِ شمس کے
آیت کے ظاہر ہونے کے ساتھ ہوگا اور وہ آیت امیر المؤمنین ہیں جو زوالِ شمس کے
وقت نمودار ہوں گے اور لوگ انھیں پورے حسب و نسب کے ساتھ پہچانیں گے
پھر فرمایا: "اور بنی امیہ میں سے ایک شخص ایک درخت کی آڑ میں جا چھپے گا تو درخت آواز
دے گا کہ بنی امیہ میں سے ایک شخص میرے پہلو میں چھپا ہوا ہے پس اسے قتل کریں"

(۳) — ہم سے بیان کیا محمد بن (العباس نے) انھوں نے جعفر بن محمد بن حسن سے

انھوں نے عبد اللہ بن محمد زبایات سے، انھوں نے محمد یعنی ابن جنید سے
انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے جابر سے، انھوں نے ابو عبد اللہ
جدلی سے روایت کی ہے اور ابو عبد اللہ جدلی کا بیان ہے کہ ایک دن میں
حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا:
"اَنَا دَابَّةُ الْأَرْضِ" میں دابۃ الارض ہوں۔

(۴) — ہم سے بیان کیا علی بن احمد بن حاتم نے، انھوں نے اسماعیل بن اسحاق راشدی

سے، انھوں نے خالد بن مخلد سے، انھوں نے عبد الکریم بن یعقوب جعفی سے
انھوں نے جابر بن یزید سے، انھوں نے ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے
ان کا بیان ہے کہ میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو
آپ نے فرمایا: کیوں، کیا میں تم کو وہ تین باتیں بتاؤں جو آئندہ پیش آنے والی ہیں؟
میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

فقال: اَنَا عَبْدُ اللَّهِ، اَنَا دَابَّةُ الْأَرْضِ صَدَقَ مَا وَعَدَ اللَّهُ وَخَبَرُهَا
وَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ إِلَّا أَخْبَرْتُكَ بِأَنْتَ الْمَسْدُوحِي وَعَيْنُهُ؟

قال: قلت: نعم۔ فضرب بيده إلى صدره فقال: اَنَا۔
آپ نے فرمایا: میں اللہ کا بندہ ہوں، میں ہی دابۃ الارض ہوں جس نے حق کہا اور عدل
تائیم کیا اور میں ہی نبی کا بھائی ہوں، میں اللہ کا بندہ ہوں۔

پھر فرمایا: کیا میں تم کو مہدی کا ناک نقشہ بتاؤں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، فرمائیں۔

آپ نے اپنے سینے پر اپنا ہاتھ مار کر فرمایا: وہ میں ہوں۔

(۵) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انھوں نے روایت کی حسین بن
حسن قاشی سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے
انھوں نے عبد الرحمن بن سیاہ سے، انھوں نے ابو داؤد سے، ابو داؤد نے
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت
میں حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں سات باتیں بتاؤں جو وقوع پذیر ہونے
والی ہیں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں، بیان فرمائیں میں آپ پر قربان

قال: أَعْرِفُ أَنْتَ الْمَسْدُوحِي وَعَيْنُهُ؟

قال: قلت: أنت يا امير المؤمنين

قال: وحاجبا الضلالة تب ومخاضا يسماني آخر الزمان؟

قال: قلت: أنت يا امير المؤمنين أنتما فلان وفلان

فقال: الدابة وما الدابة عدلها وصدقها وموقع بعثها، والله مملك

من ظلمها وذكر الحديث۔

ترجمہ: روایت: آپ نے فرمایا: کیا میں تم مہدی علیہ السلام کا ناک نقشہ جانتے ہو؟

میں نے عرض کیا: وہ آپ ہی کا ناک نقشہ ہوگا یا امیر المؤمنین۔

فرمایا: اور اگر اسی وضاحت کے دونوں دربان جن کی رسوائیاں آخر زمانہ میں ظاہر ہوگی؟

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! میرا خیال ہے کہ وہ فلان فلان ہیں۔

فرمایا: اور دابۃ اور اس کا صدق و عدل اور اس کی جائے بعثت اور جس نے

ان پر ظلم کیا اس کو اللہ تعالیٰ ہلاک کرنے والا ہے۔

اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی۔

(۶) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن سعید نے، انھوں نے روایت کی حسن سلمیٰ سے

انھوں نے ایوب بن نوح سے، انھوں نے صفوان سے، انھوں نے یعقوب

بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے عباہ سے روایت

کی ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور عرض کیا کہ: کچھ

دابۃ الارض کے متعلق فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو؟

اس نے عرض کیا: کچھ اس کے متعلق معلومات چاہتا ہوں۔

آپ نے فرمایا: وہ دابہ مومن ہوگا، قرآن کی تلاوت کرتا ہوگا، اللہ پر ایمان رکھتا ہوگا، کھانا کھاتا ہوگا اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہوگا۔“

(۷) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے روایت کی محمد بن عیسیٰ سے اور انھوں نے صفوان سے بھی اسی کے مثل روایت کی ہے مگر اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ: ”پھر سائل نے پوچھا، وہ کون ہے یا امیر المومنین؟“ آپ نے فرمایا: تیری ماں تیرے غم میں بیٹھے، وہ عسلی ہے۔“

(۸) — ہم سے بیان کیا اسحاق بن محمد بن مروان نے، انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے عبد اللہ بن زبیر قرشی سے، انھوں نے یعقوب بن شعیب سے، انھوں نے عمران بن میثم سے، انھوں نے کہا کہ مجھ سے عباہ نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے بھائی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

”اِنَّهُ خَتَمَ الْاَلْفَ نَبِيٍّ وَاِنَّيْ خَتَمْتُ الْاَلْفَ وَصِيٍّ وَاِنَّيْ كَلَّفْتُ مَالِي يَكْفُوْا وَاِنَّيْ لَا اَعْلَمُ الْاَلْفَ كَلِمَةً مَا يَعْلَمُهَا غَيْرِيْ وَغَيْرِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا كَلِمَةٌ اِلَّا مِفْتَاحُ الْاَلْفِ بَابٌ بَعْدَ مَا تَعْلَمُوْنَ مِنْهَا كَلِمَةٌ وَاحِدَةٌ غَيْرَ اَنْتُمْ تَقْرُوْنَ مِنْهَا آيَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْقُرْآنِ“

(آیات) ”وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْنَا اَوْ اٰخَرُجْنَا لَوْ فَدَّ اٰيَةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُوْنَ“ (سُورَةُ النحل: ۸۲)

ترجمہ حدیث: ”(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بھائی نے مجھ سے بیان فرمایا کہ:

وہ (آخِزت) ایک ہزار انبیاء کے خاتم ہیں اور یہ کہ میں ایک ہزار اوصیاء کا خاتم ہوں۔ اور مجھ پر وہ ذمہ داریاں عاید کی گئی ہیں کہ اس سے پہلے وہ ذمہ داریاں کسی پر عائد نہیں کی گئیں اور میں ایک ہزار کلمے ایسے جانتا ہوں جسے میرے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں جانتا اور ان میں سے ہر کلمے سے ایک ہزار باب کھلے ہیں اور تم لوگ اس میں سے ایک کلمہ بھی نہیں جانتے مگر اس کے کہ تم لوگ اس میں سے قرآن کی ایک آیت پڑھتے ہو اور وہ یہ ہے:

وَ اِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ لَا يُوقِنُوْنَ“ (نحل: ۸۲) یعنی

ترجمہ آیت: ”اور جب ان لوگوں پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ (ذی حیات) نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا (کیونکہ) لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔“

(پھر فرمایا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ وہ (دابہ) کون ہے؟

(۹) — ہم سے بیان کیا احمد بن ادریس نے اور انھوں نے روایت کی احمد بن محمد بن سعید سے، انھوں نے احمد بن محمد بن اسحاق حضرمی سے، انھوں نے احمد بن مستنیر سے انھوں نے جعفر بن عثمان سے اور وہ اس کا چچا ہے۔ اس نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا صباح مزینی اور محمد بن کثیر بن بشیر بن عمیرہ ازدی نے ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عمران بن میثم نے، انھوں نے عباہ بن ربیع سے روایت کی ہے اور عباہ نے کہا کہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں پانچ آدمی تھے اور ان میں سے پانچواں میں تھا۔ اور اس کے بعد اس نے اسی کے مثل روایت کی جو مذکور ہوئی۔

(۱۰) — ہم سے بیان کیا حسین بن اسماعیل قاضی نے، انھوں نے عبد اللہ بن ابی حمزوی سے روایت کی، انھوں نے یحییٰ بن ابی بکر سے، انھوں نے ابو حریز سے، انھوں نے علی بن زید بن جذعان سے، انھوں نے خالد بن اوس سے، انھوں نے ابو ہریرہ سے اور ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تَخْرُجُ دَابَّةُ الْاَرْضِ وَمَعَهَا عَصَى مُوسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ وَخَاتَمُ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ تَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بَعْضًا مِّنْهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ“

وَتَقْسَمُ وَجْهَ الْكَافِرِ بِخَاتَمِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔“

یعنی ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(دابہ الارض (اس حالت میں) برآمد ہوگا کہ اس کے پاس حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ ہر مومن کے چہرے پر عصائے موسیٰ سے اور ہر کافر کے منہ پر خاتم سلیمان سے نشان لگے گا۔“

(۱۱) — ہم سے بیان کیا احمد بن محمد بن حسن الفقیہ نے، اور انھوں نے احمد بن ناصح سے روایت کی، انھوں نے حسین بن علوان سے، انھوں نے سعد بن طریف سے

انہوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ میں ایک مرتبہ حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ روٹی و سرکہ اور روغن زیتون نوش فرما رہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: یا امیر المؤمنین! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ

الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ“ (غل: ۸۲)

ترجمہ: ”جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔“

اس آیت میں ”دابہ“ سے کیا مراد ہے؟

قال: ”ہی دابۃ تا کل خبزًا وخلقًا و زیتًا“

ترجمہ: امیر المؤمنین نے فرمایا: یہ وہی دابہ ہے جو روٹی و سرکہ و روغن زیتون کھا رہا ہے۔“

(۱۲) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی

اور انہوں نے یونس بن عبدالرحمان سے، انہوں نے سماع بن مہران سے

انہوں نے فضل بن زبیر سے، انہوں نے اصبح بن نباتہ سے روایت کی ہے

اور اصبح بن نباتہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ معاویہ نے مجھ سے کہا: اے گروہ شیعیہ!

”تم لوگوں کا خیال ہے کہ غلّی دابۃ الارض ہیں؟“

میں نے کہا: ہم لوگ تو اس کے قائل ہیں ہی لیکن یہود بھی اس کے قائل ہیں۔

یہ سنکر معاویہ نے راس البجالت کو بلا بھیجا، جب وہ آیا تو اس سے کہا: وہاں

تم لوگوں پر کیا تم لوگوں نے دابۃ الارض کے متعلق اپنی کتابوں میں کچھ لکھا

ہوا دیکھا ہے؟

اُس نے کہا: ہاں۔ پوچھا: وہ کیا؟

راس البجالت نے کہا: وہ ایک مرد ہے۔

معاویہ نے پوچھا: تمہیں اُس مرد کا نام معلوم ہے؟

اُس نے کہا: ہاں، معلوم ہے۔ اُس کا نام ”ایلیا“ ہے۔

یہ سنکر معاویہ میری طرف متوجہ ہوا اور بولا: اے اصبح! وائے ہوتجہ پر ”ایلیا“ اور غلیا“

آپس میں کس قدر قریب تر ہیں (ملتے جلتے ہیں)

(۱۳) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، اور انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی،

انہوں نے یونس سے، اور یونس نے اپنے بعض اصحاب سے، انہوں نے

ابو بصیر سے، اور ابو بصیر نے بیان کیا کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام

نے فرمایا: لوگ اس آیت کی تفسیر کیا کرتے ہیں:

”وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ

الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ“ (سورہ نحل: ۸۲)

ترجمہ: ”اور جب ان پر وعدہ پورا ہو جائے گا تو ہم ان کے لیے زمین میں سے

دابہ نکالیں گے جو ان سے کلام کرے گا۔“

فقال: ”ہو امیر المؤمنین علیہ السلام“

امام نے فرمایا: (حالانکہ) وہ ”دابہ“ تو امیر المؤمنین ہیں۔

(۱۴) — ہم سے بیان کیا محمد بن حسن بن صباح نے، انہوں نے حسین بن حسن سے روایت

کی اور انہوں نے علی بن حکم سے، انہوں نے ابان بن عثمان سے، انہوں نے

عبدالرحمان بن سیابہ اور یعقوب بن شعیب سے، انہوں نے صالح ابن میثم سے

اور صالح بن میثم کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض

کیا کہ مجھ سے کوئی حدیث بیان فرمائیں۔

آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی؟

میں نے عرض کیا: نہیں، میں اُس وقت بہت چھوٹا تھا۔ (شاید صحیح یاد نہ ہو) اچھا میں

بیان کرتا ہوں اگر صحیح بیان کروں تو کہہ دیجیے گا ہاں صحیح ہے، اور اگر میں

غلط بیانی سے کام لوں تو میری غلطی دور فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: ”ما أشدّ شغلک“ (یہ شرط تو بہت سخت ہے)

میں نے پھر عرض کیا: میں بیان کرتا ہوں، اگر صحیح بیان کروں تو (ہاں کہنے کے بدلے)

خاموش رہیے گا اور اگر غلط بیان کروں تو اس کی اصلاح فرما دیجیے گا۔

آپ نے فرمایا: یہ بات میرے لیے آسان ہے۔

میں نے عرض کیا: آپ حضرات کا خیال ہے کہ حضرت علیؑ ہی دابۃ الارض ہیں۔

(امام خاموش رہے کچھ نہ فرمایا) یعنی حدیث صحیح بیان کی گئی۔

(۱۵) — ہم سے بیان کیا حمید بن زیاد نے، انھوں نے عبد اللہ بن احمد بن نمیک سے روایت کی، اور انھوں نے عیسیٰ بن بشام سے، انھوں نے ابان سے، انھوں نے عبد الرحمان بن سیار سے، انھوں نے صالح بن میثم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ صالح بن میثم کا بیان ہے کہ: ایک مرتبہ میں نے اُن جناب سے عرض کیا کہ آپ مجھ سے کوئی حدیث بیان کیجیے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم نے اپنے والد سے کوئی حدیث نہیں سنی ہے؟ میں نے عرض کیا: کہ میں اُس وقت کم سن تھا جب میرے والد کا انتقال ہوا تھا۔ (شاید مجھے صحیح طور پر یاد نہ ہو) اچھا میں بیان کرتا ہوں۔ اگر صحیح بیان کروں تو آپ خاموش رہیں اور اگر غلطی کروں تو آپ میری غلطی پر متنبہ فرمادیں۔

آپ نے فرمایا: ہاں یہ میرے لیے آسان ہے۔
میں نے عرض کیا: ”فَاتِي أَزْعِمُ أَنَّ عَلِيًّا دَابَّةُ الْأَرْضِ“
یعنی: (میرا اعتقاد ہے کہ حضرت علیؑ دابۃ الارض ہیں)

یہ سن کر آپ خاموش رہے۔
قال: فقال ابو جعفر عليه السلام: وَأَرَأَيْكَ وَاللَّهِ سَتَقُولُ إِنَّ عَلِيًّا رَاجِحٌ إِلَيْنَا وَقَرَأَ:
(الآيَةُ) ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأٰذِلُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ (۱۷)
قال: قلت: وَاللَّهِ قَدْ جَعَلْتُمَا فِيمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْمَا فَتَسْتِمَا۔
فقال: ابو جعفر عليه السلام: أَفَلَا أَخْبَرُكَ بِمَا هُوَ أَعْظَمُ مِنْ هَذَا؟
(الآيَةُ) ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (۱۸)
لَا تَبْقَىٰ أَرْضٌ إِلَّا نُوَدِّعَ فِيهَا بِشْرًا دَةً أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَأَنْ مُحَمَّدًا أَرْسَلُوا اللَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارِيْدُهُ إِلَىٰ أَفَاقِ الْأَرْضِ۔

(ترجمہ:)

اس کے بعد: حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ تم اس بات کے قائل ہو کہ حضرت علیؑ سلام دو بارہ اس دنیا میں ہمارے پاس آئیں گے۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:
ترجمہ آیت: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (قصص: ۸۵)

میں نے عرض کیا: واللہ میں چاہتا تھا کہ آپ سے یہی بات پوچھوں۔ مگر میں بھول گیا تھا امام نے فرمایا: اچھا تو میں تمہیں اس سے بھی بڑی بات بتا دوں۔ قرآن میں ارشاد ہے:
(اشارہ آیت: ”وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا“ (سبا: ۲۸)
ترجمہ آیت: اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے کافی وشافی بنا کر بھیجا ہے خوش خبری دیتے والا اور ڈرلنے (یا تنبیہ) کرنے والا۔“
یعنی زمین کا کوئی خطہ ایسا نہ بچے گا جہاں اس کی گواہی و شہادت نہ دی جائے کہ (کلمہ کاترجمہ): ”بیشک کوئی معبود نہیں ہے سوائے اللہ کے اور یہ کہ بیشک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔“
یہ فرما کر آپ نے اپنے ہاتھ سے زمین کے سارے اطراف کی طرف اشارہ فرمایا:

(۱۶) — ہم سے بیان کیا حسین بن احمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی، اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے ابراہیم بن عبد الحمید سے، انھوں نے ابان احمد سے روایت کی اور انھوں نے مرقا حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس قول:
”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأٰذِلُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵)
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“
کے متعلق فرمایا: ”ما احسب نبيكم صلى الله عليه وآله الا سيطلع عليكم اطلاعة“
”میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ پھر تم لوگوں کے سامنے ظہور فرمائیں گے۔“

(۱۷) — ہم سے بیان کیا جعفر بن محمد بن مالک نے، انھوں نے حسن بن علی بن مروان سے روایت کی، انھوں نے سعید ابن عمار سے، انھوں نے ابو مروان سے روایت اور ابو مروان نے کہا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادقؑ سے قول فرمایا: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأٰذِلُكَ إِلَىٰ مَعَادٍ“ (قصص: ۸۵)
یعنی ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا، وہ آپ کو آپ کی منزل کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“ (کے متعلق سوال کیا تو آپ نے فرمایا:

فقال: "لا والله لا تنقضي الدنيا ولا تذهب حتى يجتمع رسول الله
صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی علیہ السلام بالتوبة فيلتقيان و
يبنیان بالتوبة مسجداً الاثنا عشر الف باب -
يعني موضعاً بالكوفة -"

یعنی: "خدا کی قسم جب تک حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام
مقام توبہ (کوفہ میں ایک مقام کا نام ہے) پر جمع نہ ہوں اور وہاں ایک
مسجد نہ بنالیں کہ جس میں بارہ ہزار دروازے ہوں اس وقت تک دنیا
ختم نہ ہوگی۔"

* ہم سے بیان کیا احمد بن ہودہ باہلی نے، انھوں نے ابراہیم بن اسحاق نہاوندی سے
روایت کی، انھوں نے عبد اللہ بن حماد انصاری سے، اور انھوں نے ابو مریم
انصاری سے روایت کی اور ابو مریم انصاری کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام سے یہی سوال کیا اور آپ نے اس کا جواب یہی دیا، اور
اس آیت کی تلاوت فرمائی:

«وَلَنَذِقَنَّهُمْ مِنَ الْعَذَابِ الْأَذَىٰ ذِي دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ»
"اور ہم انہیں یقیناً بڑے عذاب کے علاوہ عذابِ ادنیٰ (دنیادہی عذاب)
کا مزہ اچکھائیں گے۔" (سورہ اسجدہ: ۲۱)

و

(۱۸) — ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی اور
انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام
سے اور زید شحام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الْأَذَىٰ ذِي دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ" کے متعلق فرمایا
کہ "عذابِ ادنیٰ" سے مراد رجعت ہے۔

* ہم سے بیان کیا حسین بن محمد نے، انھوں نے محمد بن عیسیٰ سے روایت کی ہے
اور انھوں نے یونس سے، انھوں نے مفضل بن صالح سے، انھوں نے زید شحام
اور زید شحام نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی
کہ آپ نے "الْعَذَابِ الْأَذَىٰ ذِي دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ" سے دابة الارض مراد لیا ہے۔

(۱۹) — ہم سے بیان کیا ہاشم بن (ابی) خلف نے، انھوں نے ابراہیم بن اسماعیل
بن یحییٰ بن سلمہ ابن کہیل سے روایت کی اور انھوں نے اپنے والد سے اور
انھوں نے سلمہ بن کہیل سے، انھوں نے مجاہد سے، انھوں نے ابن عباس سے
اور ابن عباس نے بیان کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے حجتہ الوداع کے
خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ:

«لَا قَتْلَ الْعَمَلِ فِي كِتَابَةِ» فقال له جبریل: أو علی
قال: أو علی بن ابی طالب علیہ السلام

یعنی: "میں ایک دستہ فوج لے کر عمالہ سے لازماً مقابلہ کروں گا۔"

جبریل نے عرض کیا: (آپ)، یا علی؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (ہاں میں)، یا علی ابن ابی طالب علیہ السلام۔

و

(۲۰) — محمد بن یعقوب نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے کسی اور سے، اس نے حسن بن
موسى خشاب سے، انھوں نے جعفر بن محمد سے، انھوں نے کرام سے، اور کرام نے
بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

«لو كان الناس رجلين لكان احدهما الامام عليہ السلام، و
قال: ان آخر من يموت الامام عليہ السلام لسل لا يحتج احد على الله
انه تركه بغير حجة (الله) عليه -

یعنی آپ نے فرمایا: اگر ساری دنیا کے تمام انسان ختم ہو جائیں اور صرف دو آدمی باقی رہ جائیں
تو ان دونوں میں سے ایک امام علیہ السلام ہوگا، اور ان دونوں میں سے بھی جو
امام علیہ السلام ہوگا وہ بعد میں مرے گا، تاکہ کوئی شخص اللہ کے سامنے یہ
حجت پیش نہ کر سکے کہ اللہ نے اس (ایک آدمی) کو بھی بغیر اپنی حجت کے
چھوڑ دیا۔"

و

(امراد) (سب سے آخر میں حضرت امام حسین علیہ السلام ہی ہوں گے کیونکہ یہ
گزشتہ احادیث میں گزر چکا ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ہی
حضرت امام مہدی علیہ السلام کو غسل و کفن وغیرہ دیں گے۔ اور امام
مفترض الطاعت کا ہوگا لازم و ضروری ہے۔)

محمد بن علی بن حسین بن موسیٰ بن بابویہ نے علی بن احمد بن موسیٰ بن قاتی سے، انھوں نے محمد بن ابی عبد اللہ کوفی سے، انھوں نے موسیٰ بن عمران بنی سے، انھوں نے اپنے چچا حسین بن یزید نو فلی سے، انھوں نے علی بن ابو حمزہ سے، انھوں نے اپنے والد سے، اور انھوں نے ابوبصیر سے روایت کی ہے ابوبصیر کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول اللہ! میں نے آپ کے پدر بزرگوار کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے بعد بارہ امام ہوں گے ؟

فقال: قد قال " اثنا عشر مهدیاً " ولم یقل " اثنا عشر اماماً " ولکنتم قوم من شیعتنا یدعون الناس الی مولاتنا ومعرفۃ حقنا۔

آپ نے فرمایا: میرے پدر بزرگوار نے ارشاد فرمایا ہے کہ بارہ مہدی ہوں گے۔ یہ نہیں فرمایا کہ بارہ امام ہوں گے۔ لیکن وہ (مہدی) ایسے ہوں گے جو لوگوں کو ہم اہل بیت کی مولات اور ہمارے حق کے پہچاننے کی دعوت دیں گے۔

(نوٹ) اعلم ہذاک اللہ بعد اذ ان علم آل محمد لیس فیہ اختلاف بل بعضہ یصدق بعضنا وقد روینا احادیث عنہم صلوات اللہ علیہم جتہ فی رجعة الائمة الاثنی عشر فکانہ علیہ السلام عرف من السائل الضعف عن احتمال هذا العلم الخاص الذی خص اللہ سبحانہ من شاء من خاصتہ وتکرم بہ علی من اراد من بریتہ کما قال سبحانہ وتعالی " ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء " واللہ ذو الفضل العظیم " (سورۃ الجمعۃ ۴) فأولہ بتأویل حسن رجیث لا یصعب علیہ فینکر قلبہ فیکفر۔

فقد روی فی الحدیث عنہم علیہم السلام ما کل ما یعلم یقال ولا کل ما یقال حان وقته ولا کل ما حان وقته حضر اہلہ وروی ایضاً: لا تقوا الجبیت والطاغوت و

تقووا الرجعة، فان قالوا: قد کنتم تقولون؟ قولوا الا ان لا نقول وهذا من باب التفتیۃ التی تعبد اللہ بہا عبادة فی زمن الارصیاء۔

ترجمہ: " واضح ہو کہ آل محمد کے علم میں باہمی کوئی اختلاف نہیں بلکہ وہ آپس میں ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہیں اور ہمارے یہاں اثنا عشر علیہم السلام کی رجعت کے متعلق کثرت سے احادیث موجود ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب امام جعفر صادق علیہ السلام نے سائل کے ضعف و ایمان کو دیکھا اور یہ محسوس کیا کہ یہ شخص ہمارے مخصوص علوم کی تاب نہ لا سکے گا جس کو اللہ سبحانہ نے مخصوص فرمایا جس کو چاہا اور اپنی مخلوق میں جس کو چاہا اس علم سے مکرم فرمایا جیسا کہ خود اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: " ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء " واللہ ذو الفضل العظیم " (سورۃ جمعہ: ۴)

ترجمہ: " یہ اللہ کا فضل و کرم ہے اس کو جسے وہ چاہتا ہے عطا کرتا ہے اور اللہ تو بڑا ہی فضل و کرم کرنے والا ہے۔ "

تو آپ نے اس کی ایک ایسی عمدہ تاویل فرمائی جسے وہ برداشت کرے اور وہ قلب سے انکار کر کے کفر نہ کرے۔

چنانچہ اثنا عشر علیہم السلام کی احادیث میں ہے کہ تمام بات جس کا علم ہے وہ کہی نہیں جاتی اور وہ تمام بات جو کہی گئی ہے ایسا نہیں ہے کہ اس کا وقت آگیا ہے اور اب بھی نہیں ہے کہ جس کا وقت آگیا ہے اس کے اہل بھی موجود ہوں اور یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ امام علیہ السلام نے فرمایا کہ " جبیت و طاغوت کا نام نہ ہو بلکہ صرف رجعت کہو اور اگر لوگ یہ کہیں کہ پہلے تو تم لوگ یہ کہتے تھے؟ تو تم ان کو جواب دو کہ اب ہم اس کے قائل نہیں ہیں۔ تو آپ نے یہ تفتیہ کے پیش نظر کیا جس کا اللہ تعالیٰ نے اوصیاء کے زمانے میں حکم دیا ہے۔

"

(۲۲) کتاب بشارت " مؤلفہ سید رضی الدین علی بن طاووس میں مرقوم ہے کہ: میں نے ایک کتاب میں دیکھا جو جعفر بن محمد بن مالک کوفی کی تالیف ہے

اس میں اپنے اسناد کے ساتھ حمران سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: ”عموالدنیا مائۃ ألف سنة لسا نوالناس عشرون ألف سنة وثمانون ألف سنة لآل محمد علیہ وعلیہم السلام یعنی ”دنیا کی عمر ایک لاکھ سال کی ہے جس میں بیس ہزار سال تمام لوگوں کے لیے ہے اور اسی ہزار سال آل محمد علیہ وعلیہم السلام کے لیے ہیں۔“

سید رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے طہر بن عبد اللہ کی کتاب میں یہ روایت اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ دیکھی ہے۔

(نوٹ) یہ تمام روایات کتاب حسن بن سلیمان سے ماخوذ ہیں اور وہ روایات جو محمد بن عباس سے ان کے اسناد سے مروی ہیں وہ کتاب کنز الفوائد میں مذکور ہیں۔

رجعت کی مخصوص آیت (۱۳۹)

حسن بن محبوب کی کتاب ”الشیخہ“ میں اسناد متصل کے ساتھ محمد بن مسلم سے اور انھوں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ”رَبَّنَا آمَنَّا بِأَنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ وَأَنْتَ الْغَنِيُّ“ (سورہ مؤمن: ۱۱) ترجمہ ”اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمیں دوسرے موت دی اور دوسرے زندہ کیا۔ پس ہمیں اپنے گناہوں کا اعتراف ہے پس کیا اس سے نکلنے کا کوئی راستہ ہے۔“

قال: ”هو خاص لأقوام في الرجعة بعد الموت ويجوز في القیامہ فیعدا للقوم الظالمین“

آپ نے فرمایا: یہ آیت مخصوص ہے ان اقوام کے لیے جو موت کے بعد دوبارہ رجعت کریں گے۔ اور یہ قیامت تک جاری رہے گی۔ اللہ اس ظالم قوم کو دور رکھے۔“

رجعت امام حسین علیہ السلام (۱۴۰)

حسین بن محمد نے معنی سے، انھوں نے ابو الفضل سے، انھوں نے ابن صدوق سے، انھوں نے مفصل بن عمر سے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

روایت نقل کی ہے کہ امام م نے ارشاد فرمایا:

قال: ”كأني بمرير من نور قد وضع وقد ضربت عليه قبة من ياقوتة حمراء مكللة بالجواهر وكأني بالحسين عليه السلام جالساً على ذلك السرير، وحوله تسعون ألف قبة خضراء۔ وكأني بالمؤمنين يزورونه ويسألون عليه۔ فيقول الله عز وجل لهم: أوليائي سلوني! فظالمواؤذيتهم واضطهدتم فلهذا يوم لا تسألوني حاجة من حوائج الدنيا والآخرة إلا قضيتها لكم، فيكون أكلهم وشربهم من الجنة، فلهذا والله الكرامة۔ بیان: ”سوال حوائج الدنيا يدل على أن هذا في الرجعة إذ هي لا تسأل في الآخرة۔“ (کامل الزیارة)

(ترجمہ)

امام نے فرمایا: گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک نور کا تخت رکھا گیا ہے اور اس پر باقر فرما کا ایک قبة نصب ہے جس میں جواہرات جڑے ہوئے ہیں اور یہ دیکھ رہا ہوں کہ اُس تخت پر حضرت امام حسین علیہ السلام تشریف فرما ہیں، اور آپ کے گرد ساٹھ ہزار سبز رنگ کے قبة نصب ہیں۔ اور یہ بھی دیکھ رہا ہوں کہ مومنین اگر آپ کی زیارت سے مشرف ہو رہے ہیں اور آپ کو سلام کر رہے ہیں۔

پس اللہ عز وجل ان سے ارشاد فرماتا ہے کہ: میرے دوستو! تمہیں جو کچھ مانگنا ہو مانگ لو واقعاً تم لوگوں نے ایک عرصہ دراز تک بڑی اذیتیں برداشت کیں اور بہت ظلم سے مشقتیں برداشت کیں، آج تم دنیا و آخرت میں سے حاجت طلب کرو میں تمہیں عطا کروں۔

پھر ان لوگوں کے کمانے پینے کا سارا انتظام جنت سے ہوگا۔ خدا کی قسم، یہ ان پر اللہ تعالیٰ کا بڑا کرم ہوگا۔

(نوٹ): اس حدیث میں حوائج دنیا کی لفظ باقی ہے کہ یہ رجعت کے متعلق ہے اس لیے کہ آخرت میں تو طلب حاجت کا سوال ہی کیا ہے۔ (کامل الزیارت)

(۱۴۱)

حیرى نے جو رضیہ امام قائم علیہ السلام کی خدمت میں روانہ کیا اس میں ایک ایسے شخص کے متعلق سوال کیا کہ جو حق کا قائل ہے متعہ کو حلال جانتا ہے اور رجعت پر یقین رکھتا ہے وغیرہ وغیرہ

رجعت پر گواہی

(۱۴۲)

ناجیہ مقدسہ سے جو توفیق محمد حیرى کے پاس آئی جس کا ذکر آئندہ تفصیل سے آئے گا۔ اس میں یہ بھی ہے :

”اشهد انك حجة الله انتم الاول والاخر وان رجعتكم حق لا ريب فيها يوم :

(آیت) ”لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ اِيْمَانِهَا خَيْرًا“ (النعام : ۱۵۸)

ترجمہ روایت : ”میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ حجت خدا ہیں، آپ حضرات اول ہیں اور آپ حضرات ہی آخر ہیں۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے اس میں کوئی شک نہیں اس دن

ترجمہ آیت : ”اُس شخص کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان کے ساتھ کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔“

رجعت کیلئے اللہ کا وعدہ

(۱۴۳)

کتاب ”ملل الشرائع“ کے ایک مقدمے میں ہے کہ :

قال : اخبر الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم في كتابه ما يصيب اهل بيته بعده : من القتل والغصب والبلاء ثم يردّهم الى الدنيا ويقتلون اعداءهم ويملكهم الارض وهو قوله تعالى :

(الآية) ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ

الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)
وقوله : ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ“ (سورة النور : ۵۵)

ترجمہ روایت : ”اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی ہے کہ اُن کے بعد اُن کے اہل بیت پر کیا کیا مصائب وارد ہوں گے یعنی وہ قتل کیے جائیں گے، اُن کے حقوق غصب کیے جائیں گے اور طرح طرح کی بلاؤں میں مبتلا ہوں گے مگر اس کے بعد وہ دوبارہ دنیا میں بھیجے جائیں گے اور وہ اپنے دشمنوں کو قتل کریں گے اور ساری روئے زمین کے مالک بنائے جائیں گے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

آیت : ”وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزُّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصّٰلِحُونَ“ (سورة انبياء : ۱۰۵)

ترجمہ آیت : اور بیشک ہم نے زبور میں پیغام (ذکر) کے بعد لکھ دیا تھا کہ زمین کے وارث میرے صالح بندے ہوں گے۔“

اور اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ارشاد ہے :

آیت : ”وَعَدَ اللهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ (سورة النور : ۵۵)
ترجمہ آیت : ”اللہ نے تم میں سے اُن سے وعدہ کیا ہے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجالائے کہ وہ بالفرد اُن کو زمین میں نائب بنائے گا جس طرح اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب بنایا تھا اور یقیناً اُن کے لیے دین کو مستحکم بنائے گا۔۔۔“

قرآن میں رجعت کا ذکر عذاب کے ساتھ

(۱۴۴)

سعد بن عبد اللہ کے رسالہ ”فی انواع الآيات“ میں بروایت ابن قولویہ مرقوم ہے کہ حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ : قول خدا
الآیت ”وَإِنَّ لِلَّذِينَ ظَلَمُوا عَذَابًا دُونَ ذَلِكَ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورة النور آیت ۲۴)

ترجمہ : ”اور بیشک جنہوں نے ظلم کیا اُن لوگوں کیلئے اس کے سوا بھی عذاب ہو گا لیکن اُن کی اکثریت نہیں جانتی“ درحقیقت جبریل اس کو اس طرح لیکر نازل ہوا تھا
”وَإِنَّ لِلظّٰلِمِيْنَ اٰلَ مُحَمَّدٍ عَذَابًا دُوْنَ ذَلِكَ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ“ یعنی زمانہ

سے رجعت کے عذاب کو اکثر لوگ نہیں جانتے۔

دَابَّةُ الْأَرْضِ سے مراد

(۱۳۵)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے قول خدا:
آیت ”وَاٰخِرُ جَاۤلِیْہُمْ دَابَّةٌ مِّنَ الْاَرْضِ تَكَلِّمُہُمْ“ (النمل: ۲۷)
ترجمہ ”ہم ان کے لیے زمین میں سے ایک دابہ نکالیں گے جو ان سے
کلام کرے گا۔“

کے متعلق فرمایا اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ (مناقب ابن شہر آشوب)
ابو عبد اللہ جدلی سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے
ارشاد فرمایا کہ: ”میں دَابَّةُ الْأَرْضِ ہوں۔“

(مناقب ابن شہر آشوب)

رجعت پر ایمان نہ رکھنے والے

(۱۳۶)

جابر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے
قول خدا: ”اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ“

(وہ تو مردے ہی بغیر زندگی کے) (نمل: ۲۱)

آپ نے فرمایا: اس سے مراد: کفار غیر مومنین۔

آیت: اور: ”وَمَا یُشْعُرُونَ اٰیَانَ یُبْعَثُونَ“ (نمل: ۲۱)

(اور وہ نہیں جانتے کہ کس وقت وہ اٹھائے جائیں گے۔)

اس سے مراد: اَنْہُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ وَاَنْہُمْ یُشْرِکُوْنَ: (وہ ایمان نہیں لائیں گے مشرک رہیں گے)

آیت: اور اِلٰہُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

(تمہارا معبود، معبود واحد ہے)

مراد: یعنی: فَاتَّهَ کَمَا قَالَ اللّٰہُ: تُوہ ایسا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے

آیت: اور ”قَالِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ“

(پس وہ ایمان نہیں رکھتے)

اس کا مطلب یہ ہے کہ: لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالرَّجْعَةِ اَنْہَا حَقٌّ

یعنی: وہ لوگ رجعت پر ایمان نہیں رکھتے حالانکہ وہ حق ہے۔

(تفسیر عیاشی)

☆ ابو حمزہ نے بھی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔ (تفسیر عیاشی)

وَالنَّصَارَ اِذَا جَلَّہَا کی تفسیر

(۱۳۸)

عبد الرحمن بن محمد علوی نے معننا ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انھوں
نے قول خدا: ”وَالنَّصَارَ اِذَا جَلَّہَا“ (سورة الشمس: ۲)
(قسم ہے دن کی جب وہ روشن ہوتا ہے)

کے متعلق فرمایا: ”الْاِثْمَةُ مَنَا اٰہِلَ الْبَیْتِ یَمْلُکُوْنَ الْاَرْضَ فِیْ اٰخِرِ
الْزَّمَانِ فِیْمَلُکُوْنَا عَدْلًا وَقِسْطًا“

اس سے مراد: ”ہم اہل بیت کے اِثْمَةُ ہیں جو آخر زمانہ میں زمین کے مالک ہوں گے اور
اسے عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔“

منکرین رجعت کیلئے قرآنی آیات رد

(۱۳۹)

تفسیر لغائی میں ان روایات کے ذیل میں جو حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے
وارد ہوتی ہیں کہ: اَنْ وُلُوْکِیْ رَدِّ رَجْعَتِیْ مَنکَرٌ مِّنْ اللّٰہِ تَعَالٰی کے یہ قول ہیں:

آیت ”وَلَوْ مِّنْ حَشْرٍ مِّنْ کُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یَّکَذِّبُ

بِاٰیٰتِنَا فَعِمُّ یُوزَعُوْنَ“ (سورة نمل: ۸۳)

”اور ہم ہر قوم کے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی

تکذیب کرتا تھا پس انھیں صفت آرا کیا جائے گا۔“

یعنی: اسی دنیا میں محشور کریں گے۔ اور آخرت کے لیے محشور کرنے کے متعلق قرآن کی
دوسری آیت ہے:

اور قول خدا ”وَحَشْرٌ نِّفْمٌ فَلَمْ نُنْعَا وَرَمْنٌ مِّنْہُمْ اَحَدًا“ (سورة الکہف: ۴۷)

ترجمہ (اور ہم ان سب کو محشور کریں گے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے)

یعنی: ہم آخرت کے لیے محشور کریں گے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔

منکرین رجعت کی رد کے لیے دوسری آیت:

(آیت) ”وَحَرَامٌ عَلٰی قَرِیْبَةٍ اَہْلَکُمْ اَنْہُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ“

(اور وہ آبادیاں جن کو ہم نے عذاب نازل کر کے ہلاک کیا ہے (الانبیاء: ۱۰۵))

وہ زمانہ رجعت میں دوبارہ پلٹائے نہیں جائیں گے۔

لیکن قیامت میں تو سب ہی پلٹائے جائیں گے کسی کو نہ چھوڑا جائے گا۔

اور ان لوگوں کی رو کے لیے مثال کے طور پر یہ آیت (سورہ آل عمران آیت ۸۱)

”وَرَاٰ اَخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتَقُولُنَّ يَٰهٗ وَ لَتَنْصُرُنَّهُ“

ترجمہ: ”اور جب اللہ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جس کتاب و حکمت سے میں نے تمہیں نوازا ہے۔ پھر جو کچھ تمہارے پاس ہے اُس کی تصدیق کرنے والا ایک رسول بھی تمہارے پاس آیا ہوا ہے تو تمہیں ضرور اُس رسول پر ایمان لانا ہوگا اور ضرور اس کی مدد کرنی ہوگی۔“

ظاہر ہے کہ انبیاء کا یہ وعدہ نفرت زمانہ رجعت ہی میں پورا ہوگا۔
نیز یہ آیت جس میں اللہ تعالیٰ نے اُمّت سے نفرت اور دشمنوں سے انتقام کا وعدہ کیا: ”وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِى الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْنَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ“ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنََهُمُ الَّذِى ارْتَضٰ لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اٰمِنًا“ يَعْبُدُوْا نَعْبٰى لَا يَشْرِكُوْنَ بِنِىْ شَيْئًا ط...“ (سورہ النور ۵۵)

ترجمہ: ”اللہ نے تم میں سے اُن لوگوں سے جو کہ ایمان والے اور اعمال صالح بجالائے والے ہیں وعدہ کیا ہے کہ وہ بالضرورت اُن کو زمین میں نائب و خلیفہ بنائے گا جس طرح کہ اُن سے پہلوں کو اُس نے نائب و خلیفہ بنایا تھا اور اُن کے دین کو جو کہ اُس نے اُن کے لیے پسند کیا ہے یقیناً اُن کے لیے مستحکم کر لیا تاکہ اُن کے خوف کو اس سے بدل دے پس وہ میری ہی عبادت کریں گے اور میرے ساتھ کسی شے کو شریک نہ قرار دیں گے۔“

وهذا لا يكون الا فى الرجعة۔

(اور یہ وعدہ بھی اُسی وقت پورا ہوگا جب وہ دنیا میں دوبارہ آئیں گے۔ یعنی رجعت میں۔)

علاوہ بری یہ آیت بھی رجعت کے لیے ہے:

(آیت) ”وَنُرِيدُ اَنْ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيْنَ اسْتَضَعِفُوْا فِى الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اٰيَةً“ وَنَجْعَلَهُمُ الْاَوْثَارِیْنَ“ (سورہ قصص: ۵)

ترجمہ: اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس کیے گئے تھے اُن پر احسان کریں اور انہیں امام بنادیں اور اُن کے اثار

اور یہ آیت بھی رجعت کیلئے ہے:

(آیت) : ”اِنَّ الَّذِى فَرَضَ عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ لَرَاٰكَ اِلٰى مَعَادٍ“ (قصص: ۲۵)

ترجمہ: ”بیشک وہ جس نے آپ پر قرآن فرض کیا۔ وہ آپ کو آپ کی منزل (معاد) کی طرف ضرور لوٹا دے گا۔“

ای رجعة الدنیا : یعنی اس دنیا میں دوبارہ واپس آئیں گے۔

ایک مثال اور ہے قول خدا ہے:

(آیت) ”اَلَمْ تَرَ اِلٰى الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُنُوفٌ حَذَّاءَ الْمَوْتِ“ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُوْتُوْا ثُمَّ اَحْيَا هُمْ ط۔“ (سورہ البقرة: ۲۴۳)

ترجمہ: کیا تو نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت سے ڈر کر نکل کھڑے ہوئے اور وہ ہزاروں تھے پس اللہ نے اُن سے کہا: مر جاؤ (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے) اُن کو زندہ کر دیا۔“

ایک اور قول خدا رجعت کے لیے:

(آیت) ”وَاحْتَارَ مُوسٰى قَوْمَهُ سَبْعِیْنَ رَجُلًا لِّمِیْقَاتِنَا“ ترجمہ: ”اور موسیٰ نے اپنی قوم کے ستر آدمیوں کو ہماری میقات (ملاقات) کے لیے منتخب کیا۔۔۔“ (سورہ الاعراف: ۱۵۵)

(فَوَدَّ هُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی بَعْدَ الْمَوْتِ اِلٰى الدُّنْیَا وَشَرِبُوا وَ اَلْكُحُوْا وَمِثْلَهُ خَبَرُ الْعُقُوْبِ۔)

(پس اللہ تعالیٰ نے انہیں (ستر آدمیوں کو) موت کے بعد (زندہ کر کے) دنیا میں بھیجا اور وہ دنیا میں رہے۔ انہوں نے کھایا پیا اور نکاح وغیرہ کیے۔) اسی طرح حضرت عزیر کا قصہ ہے جو قرآن میں موجود ہے۔

(۱۵۰) امیر المؤمنین نے فرمایا کہ میں صاحب عصا و میسم ہوں

عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن محمد ثقفی سے انہوں نے بعض سے مرفوعاً اور اُس نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال امیر المؤمنین: اِنِّیْ لَصَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِیْسَمِ۔ الخبر

امیر المؤمنین نے فرمایا: میں صاحب عصا و میسم ہوں۔ (بعض روایات)

لہ میسم کے معنی ناک پر نشان لگانے والا۔ رجعت میں آیت کفار کی ناک پر نشان

(۱۵۱)

احمد بن محمد و عبد اللہ بن عامر نے ابن سنان سے، انھوں نے مفصل سے
مفصل نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے
فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ:

” اَنَا صَاحِبُ الْعَصَا وَالْمِيسَمِ ”

میں صاحب عصا اور صاحب میسم ہوں۔ (یعنی ناک پر نشان ڈالنے والا ہوں)
(بعض الدرجات)

(۱۵۲)

میں بار بار رجعت کرنے والا ہوں

ابو الفضل علوی نے سعد بن عسائی سے، انھوں نے ابراہیم بن حکم ابن ظہیر سے
انھوں نے اپنے والد سے، انھوں نے شریک بن عبد اللہ سے، انھوں نے عبد اللہ بن علی سے
انھوں نے ابی وقاص سے، انھوں نے سلمان فارسی سے، اور سلمان فارسی نے حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قال: ” اَنَا صَاحِبُ الْمِيسَمِ وَ اَنَا الْفَارُوقُ الْاَكْبَرُ وَ اَنَا صَاحِبُ الْكِرَاتِ
وَ دَوْلَةِ الدُّوَلِ ”

آپ نے فرمایا: ” میں صاحب میسم ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں اور میں صاحب کرات
(یعنی بار بار رجعت کرنے والا ہوں) اور دولت الدول (حاکموں کا بادشاہ) ہوں

(بعض الدرجات)

(۱۵۳)

میری ذریت کے ذریعہ نصرت مومنین

حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے قول: ” عَلِيٌّ يَدِي تَقُومُ السَّاعَةِ ”
کا شرح میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا:
یعنی: ” الرَّجْعَةُ قَبْلَ الْقِيَامَةِ، يَنْصُرُ اللَّهُ فِي وَبْدَتِيَّتِي
الْمُؤْمِنِينَ ”

یعنی: (رجعت میں قیامت سے پہلے اللہ تعالیٰ میرے اور میری ذریت
کے ذریعے مومنین کی نصرت فرمائے گا۔)

” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ ” کی تفسیر

(۱۵۴)

جعفر بن احمد نے عبید اللہ بن موسیٰ سے، انھوں نے بلغانی سے، بلغانی نے

اپنے والد سے، انھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق
علیہ السلام سے قول خدا: ” اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ” (طارق: ۱۵)

” تحقیق وہ ایک چال چلتے ہیں۔ ”

قال: ” كَادُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَادُوا عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَادُوا
خَاطِمَةَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ” فقال الله يا حَمْدُ! ” اِنَّهُمْ

يَكِيدُونَ كَيْدًا وَ اَكِيدُ كَيْدًا ” فَهَلِ الْكُفْرَيْنَ
يا حَمْدُ! ” اَمْ هَلَهُمْ رُؤْيَا ”

لَوْ دَبَعْتَ الْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَسْتَقِمَّ لِي مِنَ الْجَبَّارِينَ وَ

الطَّوَاعِيتِ مِنْ قُرَيْشٍ وَبَنِي أُمَيَّةٍ وَ سَائِرِ النَّاسِ - ”

آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کید و مکر کیا، حضرت
علی علیہ السلام سے کید و مکر کیا اور حضرت خاتمہ زہرا علیہا السلام سے
کید و مکر کیا تو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ آیت: ” ان لوگوں نے کید و مکر کیا اور بڑے سے بڑا کید و مکر کیا مگر تم ان
کافروں کو چھوڑو۔ ” اے محمد! تم انھیں تھوڑی مدت اور دیدو۔ ”

اور جب امام قائم آئیں گے تو وہ میری طرف سے بنی اُمیہ، قریش اور دیگر
لوگوں کے جابروں اور طاغوتوں سے انتقام لیں گے۔ ” (تفسیر فرات)

فَدَامَ مَعَهُمُ عَلَيْهِمُ رَحْمَتُ اللَّهِ

(۱۵۵)

محمد بن عباس نے علی بن محمد سے، انھوں نے ابی جمیل سے، انھوں نے حلبی
سے اور ایسے ہی رواۃ سے، انھوں نے علی بن حکم سے، انھوں نے ابان بن عثمان سے، انھوں نے
فضل بن عباس سے، انھوں نے ابو عبد اللہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے قول خدا: ” فَدَامَ مَعَهُمُ عَلَيْهِمُ رَحْمَتُ اللَّهِ ”
یعنی ” پس ان کے گناہ کے سبب ان کا رب ان پر غضبناک اور انھیں پیوند خاک کر دیا۔ ”
آپ نے فرمایا: یہ رجعت کے وقت ہوگا۔ ” وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهُمْ ” (اور اُسے اپنے
انجام کا کوئی خوف نہیں۔)

قال: ” لَا يَخَافُ مِنْ مِثْلِهِمَا إِذَا رَجَعَ - ” یعنی رجعت سے بخوف ہے۔ ”

(کنز جامع الفوائد)

کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ کی تفسیر

(۱۵۷)

تفسیر اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ ہمارے بعض اصحاب نے محمد بن علی سے انھوں نے عمر بن عبدالعزیز سے، انھوں نے عبداللہ بن نجیح سے روایت کی ہے اور عبداللہ بن نجیح کا بیان ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے آیت: ”کَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُونَ“ (انکار کیا کرتے ہو گا کہ تم جلد جان لو گے) اس آیت کے متعلق امام نے فرمایا:

”مَرَّةً فِي السَّكَّةِ وَمَرَّةً أُخْرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ“

(ایک مرتبہ تو زمانہ رجعت میں جان لیں گے اور دوسری مرتبہ قیامت کے دن۔)
(کنز جامع الفوائد)

وعدہ کے دن سے مراد رجعت

(۱۵۸)

مرفوعاً محمد بن خالد سے روایت ہے کہ انھوں نے ابن سہام سے، انھوں نے عبداللہ قاسم سے، انھوں نے محمد بن یحییٰ سے، انھوں نے میسر سے اور میسر نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے قول خدا (آیت) ”خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ“ (سورۃ المعارج: ۲۴) ”الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ“ ترجمہ: ”اُن کی آنکھیں (شرم سے) جھکی ہوں گی۔ اور ذلت اُن پر چھائی ہوگی، وہی وہ دن ہوگا جس کا اُن سے وعدہ کیا گیا تھا۔“

قال ۲: يوم اخروج القائم عليه السلام:

یعنی: وہ دن جس کا وعدہ کیا گیا ہے وہ ظہور و خروج امام قائم علیہ السلام کا دن ہوگا۔

(کنز جامع الفوائد)

رجعت کا مکذب

(۱۵۹)

احمد بن علی بن کاظم کا بیان ہے کہ حکم بن بشام کے سامنے جب رجعت کا ذکر ہوتا تو وہ اس سے انکار کرتا اس لیے ہم لوگ اُس کو مکذبین میں شمار کرتے تھے۔
(رجال کشی)

اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے

(۱۶۰)

احمد بن علی قمی نے ادريس بن ايوب سے، انھوں نے حسين بن سعيد سے، انھوں نے ابن محبوب سے، انھوں نے عبدالعزیز عذری، انھوں نے زرارہ سے، انھوں نے حضرت ابو جعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید آیت: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ“ (سورہ قصص: ۱۵) بیشک وہ جس نے تم پر قرآن کو فرض کیا ہے، وہ تم کو معاد کی طرف پلٹا دیگا۔
اس آیت کا مطلب جابر کو معلوم ہے۔
(رجال کشی)

جابر سدا اس آیت کی تلاوت کرتا ہے

(۱۶۱)

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے بشام بن سالم سے، انھوں نے محمد بن مسلم اور زرارہ سے روایت کی ہے کہ ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر سے ان احادیث کے متعلق سوال کیا جو ہم جابر سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ہمیں جابر سے کیا مطلب؟ آپ نے فرمایا: بلغ من ایمان جابر أشدَّ كان يقرأ هذه الآية ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَأْدُكَ إِلَى مَعَادٍ“ (قصص: ۱۵) یعنی: جابر کا ایمان اس باندی پر جا پہنچا ہے کہ وہ اس آیت: ”إِنَّ الَّذِي فَرَضَ... معاد کی سدا تلاوت کرتا رہتا ہے۔

ان ہی اسناد کے ساتھ حسین نے محمد بن اسماعیل سے، انھوں نے ابن اُذینہ سے اور ابن اُذینہ نے زرارہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔
(رجال کشی)

مومن کی سدا رجعت پر ایمان ہے

(۱۶۲)

شیخ صدوق علیہ الرحمہ کی کتاب ”صفات الشیعة“ میں مرقوم ہے کہ علی بن احمد بن عبداللہ بن ابی عبداللہ برفی نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”قال ۲: مَنْ أَقَرَّ بِسَبْعَةِ أَشْيَاءَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرْنَا الْإِيمَانَ بِالرَّجْعَةِ“ آپ نے فرمایا: ”جو شخص سات باتوں کا اقرار کرتا ہے وہ مومن ہے۔ اور منجملہ ان سات کے رجعت پر ایمان کا بھی ذکر فرمایا۔“

اور اسی کتاب میں ہے کہ ابن عبدوس نے ابن قتیبہ سے، انھوں نے فضل بن شاذان سے اور انھوں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

قَالَ الرَّضَاءُ: مَنْ أَقَرَّ بِتَوْحِيدِ اللَّهِ - وَسَاقِ الْكَلَامِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَأَقَرَّ بِالزَّجَعَةِ وَالْمُتَعَتِينَ وَآمَنَ بِالْعَوَاجِ وَالْمَسَاءِلَةِ فِي الْقَبْرِ وَالْجَوْضِ وَالشَّفَاعَةِ وَخُلُقِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَالصَّلَاحِ وَالْمِيزَانِ، وَالْبَعْثِ وَالنَّشُورِ وَالْجِزَاءِ وَالْحِسَابِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ حَقًّا وَهُوَ مِنْ شِيعَتِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ

ترجمہ: امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص توحید الہی کا اقرار کرے اور اپنے کلام کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: اور رجعت و متعین کا اقرار کرے، نیز معراج و سوال قبر و جوض، و شفاعت و خلقت جنت و دوزخ و صراط و میزان و بعث و نشور، و جزاء اور حساب پر ایمان رکھتا ہے وہ حقیقتاً مومن ہے اور وہ ہم اہل بیت کے شیعوں میں سے ہے۔

”تذیل پ: (نوٹ)

اعلم یا اخی اَنِّي لَا أَفْهَمُكَ تَرْتَابَ بَعْدَ مَا مَهَّدْتَ وَاضْطَحْتَ لَكَ فِي الْقَوْلِ بِالزَّجَعَةِ الَّتِي أَجْمَعَتِ الشَّيْعَةُ عَلَيْهَا فِي جَمِيعِ الْأَعْصَانِ وَاشْتَهَرَتْ بَيْنَهُمْ كَالنَّشْمِ فِي رَابِعَةِ النَّهَارِ حَتَّى نَظَمُوهَا فِي أَشْعَارِهِمْ وَاحْتَجَّوْا بِهَا عَلَى الْمَخَالِفِينَ فِي جَمِيعِ الْأَمْصَارِ وَشَنَعَ الْمَخَالِفُونَ عَلَيْهِمْ فِي ذَلِكَ وَابْتَدَوْهُ فِي كِتَابِهِمْ دَأْسًا فَارِهِمْ -

منہم الرازی والنیسابوری وغیرہما وقد مرَّ کلام ابن ابی الحدید حیث أوضح مذهب الامامیۃ فی ذلك ولولا مخافة التطویل من غیر طائل لأوردت کثیراً من کلماتہم فی ذلك -

وکیف یشک مؤمن بحقیقۃ الاسماء الاطہار علیہ السلام فیما تواتر عنہم فی قریب من مائتی حدیث صریح، رواہا نیف واربعون من الثقات العظام والعلماء الاعلام، فی آئید من خمین مین مؤلفا قسم کشفۃ الاسلام :-

ترجمہ: ہم رجعت کے متعلق جو تہہ پیدیں اور وضاحتیں پیش کی ہیں اس سے میرا تو خیال ہے

کہ اس کو دیکھتے ہوئے برادران اسلام میں سے کسی کو اس رجعت میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہے گا جس پر ہم دوسری شیعوں کا اجماع رہا اور ان کا یہ اعتقاد ان کے درمیان آفتاب کی طرح روشن و مشہور رہا یہاں تک کہ ان لوگوں نے اپنے اشعار میں اس کو نظم بھی کیا اور مختلف دیار و امصار میں اس پر مخالفین سے بحث کرتے رہے اور مخالفین اس اعتقاد پر طعن زن ہوتے رہے اور یہ لوگ اپنی کتابوں اور تصانیف میں رجعت کو ثابت کرتے رہے اور طعن زن ہونے والوں میں فخر الدین رازی اور نیشاپوری جیسے لوگ ہیں اور ان دونوں کے علاوہ بھی مثلاً ابن ابی الحدید معتزلی ہیں جنہوں نے اپنی کتاب میں مذہب امامیہ کی مدح کی ہے۔ اگر تطویل کا خوف نہ ہوتا تو میں ان میں سے اکثر کے اقوال پیش کرتا۔

رجعت متواتر احادیث سے ثابت

وہ مومن جو اسے اہل بیت کے حق ہونے کا قائل ہے وہ اس رجعت میں کیسے شک کر سکتا ہے جس کے متعلق ائمہ طہرین علیہم السلام کی تقریباً دو سو صریح احادیث موجود ہیں جن میں سے چالیس سے زائد کی بڑے بڑے ثقات اور علماء اعلام نے روایت کی اور اپنی پچاس سے زیادہ کتابوں میں تصدیق کی ہے۔

وہ علماء و ثقات شیعوں کی رجعت کے متعلق احادیث درج کی ہیں مثلاً:

- ۱- ثقة الاسلام محمد یعقوب کلینی
- ۲- شیخ صدوق محمد ابن بابویہ
- ۳- شیخ ابو جعفر طوسی
- ۴- سید مرتضیٰ علم الحدی
- ۵- نجاشی
- ۶- کشی
- ۷- عیاشی
- ۸- علی بن ابراہیم قمی
- ۹- سلیم بلالی
- ۱۰- شیخ مفید علیہ الرحمہ
- ۱۱- کراچکی
- ۱۲- نعمانی
- ۱۳- صفار
- ۱۴- سعد بن عبد اللہ
- ۱۵- ابن قولویہ
- ۱۶- علی بن عبد الحمید
- ۱۷- اور ان کے جازز نے صاحب کتاب ”روائد الفوائد“
- ۱۸- محمد بن علی بن ابراہیم

۲۰۔ فرات بن ابراہیم مؤلف کتاب "التزلی والتحرلی"

۲۱۔ ابوالفضل طبرسی ۳۲۔ فضل بن شاذان

۲۲۔ ابراہیم بن محمد ثقفی ۳۳۔ شیخ شہید محمد مکی

۲۳۔ محمد بن عباس بن مروان ۳۴۔ حسین بن حمدان

۲۴۔ برقی ۳۵۔ حسن بن محمد بن جہود العمی مؤلف کتاب الواحد

۲۵۔ ابن شہر آشوب ۳۶۔ حسن ابن محبوب

۲۶۔ حسن بن سلیمان ۳۷۔ جعفر بن محمد بن مالک کوفی

۲۷۔ قطب راوندی ۳۸۔ طہر بن عبد اللہ

۲۸۔ علامہ حلی علیہ الرحمہ ۳۹۔ شاذان بن جبریل

۲۹۔ سید بہاء الدین علی بن عبد اللہ عالمی ۴۰۔ صاحب کتاب "الفضائل"

۳۰۔ احمد بن داؤد بن سعید ۴۱۔ صاحب کتاب "العتیق"

۳۱۔ حسن بن علی ابن حمزہ ۴۲۔ صاحب کتاب "الخطب"

ان کے علاوہ اور مؤلفین جن کی کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں جن کے مؤلفین کا تعین کے ساتھ نام معلوم نہ ہو سکا، اس لیے رجعت کی احادیث کو ان کی طرف منسوب نہ کر سکا۔ اب اگر اس کے باوجود بھی حدیث رجعت کو متواتر نہ کہا جائے گا تو پھر کس حدیث کے لیے متواتر ہونے کا دعویٰ ممکن ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ تمام قوم شیعہ اس کی ابا سن جہ (آباء واجداد سے) روایت کرتی چلی آتی ہے۔

اور میرا تو خیال ہے کہ جو شخص اس طرح کی حدیث میں شک کرتا ہے وہ درحقیقت امتہ دین کی امامت ہی میں شک رکھتا ہے مگر مومنین کے خوف سے اس کا اظہار نہیں کرتا۔ اور مختلف جیلوں سے ملت حقہ کی تخریب میں اور متضعفین مومنین کو بہکانے میں کوشاں ہے۔

رَبِّیْذُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَنْوَاہِیْمُ وَاللّٰهُ مُتِمِّمُ نُوْرِهِ وَکُوْ
کَرۃُ الْکٰفِرِیْنَ ۝ (سورہ الصف آیت ۱۷)

ترجمہ: لوگ تو چاہتے ہیں کہ نور خدا کو بجھو لوگوں سے بجا دیں، مگر اللہ اپنے نور کو تمام کر کے رہے گا خواہ یہ کافروں کو کتنا ہی ناپسند ہو۔

وہ علماء جنہوں نے رجعت پر کتابیں لکھیں

اب ہم تشدید و تاکید کے لیے ان علماء کے اسمائے گرامی تحریر کرتے ہیں جنہوں نے

رجعت پر مستقل کتابیں تحریر کیا ہیں:

۱۔ احمد بن داؤد بن سعید جانی۔ جن کے متعلق شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں تحریر کیا کہ ایک کتاب متعہ پر اور ایک کتاب رجعت پر ہے۔

۲۔ حسن بن علی بن ابی حمزہ البطائنی، نجاشی نے ان کو ان لوگوں میں شمار کیا ہے جن کی رجعت پر کوئی مستقل تصنیف ہے۔

۳۔ فضل بن شاذان نیشاپوری۔ شیخ طوسی نے اپنی کتاب "الفہرست" میں ابی نجاشی نے تحریر کیا ہے کہ ان کی اثبات رجعت پر ایک کتاب ہے۔

۴۔ شیخ صدوق محمد بن علی ابن بابویہ۔ ان کو بھی نجاشی نے ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے رجعت پر کوئی کتاب لکھی ہے۔

۵۔ محمد بن مسعود عیاشی۔ شیخ طوسی اور نجاشی نے لکھا ہے کہ رجعت پر ان کی ایک کتاب ہے۔ ۶۔ حسن بن سلیمان۔ جیسا کہ ہم نے ان سے احادیث روایت کی ہیں۔

۷۔ شیخ محمد بن حسن مرعاشی نے بحث رجعت پر ایک ضخیم کتاب تحریر کی ہے جس کا نام: "الایقاع من الہجۃ بالبرہان علی الرجعت"

اس کے علاوہ دیگر ان تمام علماء جنہوں نے غیبت امام قائم کے ثبوت میں کوئی کتاب تصنیف کی ہے اس میں رجعت کا ذکر کیا ہے۔ اگرچہ اس بحث پر کوئی مستقل کتاب نہیں تصنیف کی ہے۔ اور یہی یاد رہے کہ ہمارے اکثر علماء نے ثبوت غیبت پر مستقل کتاب تصنیف کی ہے اور اس سے پہلے آپ دیکھ چکے ہیں کہ کیسے کیسے جدید علماء و اکابر محدثین نے رجعت کیلئے احادیث روایت کی ہیں جن کی جلالت قدر میں کسی قسم کا کوئی شک درپ نہیں کیا جاسکتا۔

علامہ رحمۃ اللہ اپنی کتاب "خلاصۃ الرجال" کے اندر میسر بن عبد العزیز کے حالات میں تحریر کیا ہے کہ عقیقی کا بیان ہے کہ آل محمد نے ان کی تعریف کی ہے اور یہ وہ ہیں جو بحث رجعت پر مناظرہ و مجاہدہ کیا کرتے تھے۔

۱۔ تفسیر مجمع البیان "میں شیخ امین الدین طبرسی علیہ الرحمہ قول خدا:

وَرَاٰذَاقُوعِ اَنْقُولُ عَلَیْہِمْ" کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

یعنی: جب عذاب اور وعید ان پر لازم ہو گیا۔ اور اس کے معنی یہ بھی کہے گئے ہیں:

"جب وہ ایسے ہو گئے کہ ان میں سے کوئی فلاح پاسکتا ہے اور نہ ان کے ذلیعہ

کسی کو فلاح مل سکتی۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ:

"جب اللہ تعالیٰ ان پر غضبناک ہوا۔" اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ:

گے "لے مومن" اور "لے کافر"۔

اور نبی ﷺ سے یہ بھی روایت کی گئی ہے کہ:

"دَابَّةُ الارضِ تین مرتبہ خروج کریگا۔ پہلی مرتبہ وہ اقصائے مدینہ (مدینہ منورہ) سے

سے ظاہر ہوگا اور اس کی خبر تمام صحرائیں پھیل جائے گی۔ مگر ابھی اس کی

خبر قریہ یعنی مکہ میں نہیں پہنچے گی، پھر وہ طویل عرصے تک ٹھہرے گا

اور اس کے بعد دوسری مرتبہ وہ مکہ کے قریب ظاہر ہوگا، اُس وقت

اس کی خبر سارے صحرائیں اور مکہ میں بھی پھیل جائے گی۔

پھر ایک دن لوگ مسجد اعظمؐ کو مسجد حرام میں آئیں گے تو یہ ان لوگوں کو خوف زدہ

نہیں کرے گا، بلکہ مسجد کے ایک گوشے میں رہے گا اور قریب بھی آئے گا

تو دائیں جانب باہر سے حجر اسود اور باب بنی محزون کے درمیان سے دھیکر

لوگ بھاگیں گے اور وہ اپنے سر سے خاک جھاڑتا ہوا لوگوں کے درمیان

سے گزرے گا اور اُس کا چہرہ کوکب دُوری کے مانند چمکتا ہوگا، پھر وہ زمین

کے اندر چلا جائے گا اور اُسے کوئی نہ پاسکے گا اور لوگ اس سے پناہ چاہنے

کے لیے نماز ادا کرنے کے لیے کھڑے ہوں گے تو وہ اُن کے پیچھے سے آئے

گا اور کہے گا: اے فلان! تم اب نماز پڑھ رہے ہو۔ ذرا آگے بڑھ کر لوگوں

کے چہروں پر نشان لگا دے گا اور اس نشان سے مومن اور کافر میں امتیاز

ہو جائے گا۔ اسے دیکھ کر لوگ ایک دوسرے کو پکاریں گے کہ لے مومن! یا

اے کافر!"

اور وہ سب کا بیان ہے کہ دَابَّةُ الارضِ کا چہرہ انسان کا اور سارا جسم طاہر کے مانند ہوگا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ: "تَكَلَّمَ مُنْقَضٌ" یعنی وہ لوگوں سے کلام کرے گا

جو لوگوں کو پسند نہ آئے گا، وہ اُن لوگوں سے ایسی زبان میں گفتگو کرے گا جسے وہ

سمجھ سکیں گے وہ کہے گا کہ سب لوگ جہنم میں جانے والے ہیں،

نیز کہا گیا ہے کہ وہ کہے گا کہ یہ مومن ہے اور یہ کافر ہے۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ وہ

لوگوں سے کہے گا:

آیت: "إِنَّ آتَانَ كُنُوزَ بَابِئِنَّ لَا يُؤْقِنُونَ" (سورۃ النمل آیت ۲۴)

یعنی (بلاشبہ لوگ ہماری نشانوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔)

"جب قُربِ ساعت اُن پر عذاب نازل ہوگا تو" أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ

(ہم اُن کے لیے دَابَّةُ الارض نکالیں گے) اور یہ صفادہ مردہ کے درمیان سے

برآمد ہوگا اور مومن کے لیے بتائے گا کہ یہ مومن ہے اور کافر کے لیے بتائے گا کہ یہ کافر ہے

اُس وقت تکلیف اُٹھ جائے گی، تو یہ کا وقت ختم ہو جائے گا کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی

اور یہ قیامت کی نشانیں میں سے ایک نشانی ہوگی۔

* وقيل: لا يبقی مؤمن إلا مسحته ولا يبقی منافق إلا خطمته

تخرج ليلة جمع والناس يسرون إلى منى، (عن ابن عمر)

اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہ ہوگا جس کو وہ مسح نہ کرے اور کوئی منافق

ایسا نہ بچے گا جس کی ناک پر وہ نشان نہ لگا دے اور وہ شب جمعہ میں

برآمد ہوگا جبکہ لوگ منیٰ کی جانب جا رہے ہوں گے۔ (ابن عمر کی روایت ہے)

* وروى محمد بن كعب القُرظي: قال: سئل على صلوات

الرحمن عليه من الدابة: فقال: أما والله ما لها

ذنب وإن لها للغة وفي هذا إشارة إلى أنها من الأرض

اور محمد بن کعب قرظی نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم سے دَابَّةُ الارضِ

کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: اُس دَابَّةِ کے دم نہیں ہوگی بلکہ دائرہ

ہوگی اور یہ جواب اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ انسانوں میں سے ہوگا۔

* وروى ابن عباس: أنها دابة من دواب الأرض لما رغب ورش و

لها أربع قوائم۔

اور ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ زمین کے چوپایوں میں سے ایک چوپایہ ہوگا۔

اس کے جسم پر رواں اور بال ہوں گے اور اس کے چار پیر ہوں گے۔

* اور حذیفہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا

"دَابَّةُ الارضِ ستر لم تحط طول ہوگا اتنا تیز رفتار ہوگا کہ اس کو کوئی پکڑ

نہ سکے گا اور اُس سے تیز کوئی بھاگ نہ سکے گا۔ وہ مومن کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اور کافر کی پیشانی پر مہر

لگائے گا تو اُس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ کافر ہے۔ اُس کے پاس حضرت موسیٰ

کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ وہ مومن کے چہرے پر عصا سے

اور کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگا دے گا (جسے دیکھ کر) لوگ پکاریں

”وَلَوْ كُنَّا فَتَنًا يُوزَعُونَ“ (نمل: ۸۲)
ترجمہ: اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری نشانیوں کی تکذیب کرتا تھا۔ تو ان کو صف بستہ کیا جائے گا۔“

اسی یدفعون، وقیل یحبس اولہم علیٰ اخرہم جن لوگوں کا مذہب امامیہ ہے وہ اس آیت سے رجعت کے حق ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ”مستن“ میں ”من“ تبعیض کے لیے ہے۔ یعنی: ایک دن ہم ہر قوم میں سے ایک گروہ کو جو ہماری آیات کی تکذیب کرنے والے ہیں ان میں سے بعض ”کو محصور کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ دن قیامت کے دن کے علاوہ جس میں بعض محصور ہوں گے جبکہ قیامت میں تو اللہ تعالیٰ سب کو محصور کرے گا جیسا کہ ارشاد فرمایا:

”وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ أَحَدًا“ (زمر: ۲۷)
اور جس دن ہم ان سب کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے۔“

اور آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی احادیث واضح کرتی ہیں کہ ظہور امام قائم علیہ السلام کے وقت اللہ تعالیٰ آلِ محمدؐ کے دوستداروں اور شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مر چکے ہیں، ان کو پھر دنیا میں واپس کرے گا تاکہ وہ امام قائمؑ کی مدد و نصرت کرنے کا ثواب حاصل کریں، اور آپ کی حکومت کو دیکھ کر خوش و مسرور ہوں۔

نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دنیا میں دوبارہ بھیجے گا، تاکہ ان سے انتقام لیا جاسکے اور وہ عذاب جس کے وہ تھے ہیں اس میں مبتلا ہوں۔ آپ کے شیعوں کے ہاتھوں قتل ہوں۔ امام قائمؑ کے کلمے کو بلند دیکھ کر ذلت اور مایوسی میں مبتلا ہوں۔

یہ بات بعید از عقل بھی نہیں ہے، اس لیے کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے اور فی نفسہ یہ امر محال بھی نہیں ہے کیونکہ گذشتہ امتوں میں اللہ تعالیٰ ایسا کر چکا ہے۔ اور قرآن مجید میں مختلف مقامات پر اس کا ذکر بھی موجود ہے۔ جیسے حضرت عزیر کا قصہ وغیرہ جس کو ہم اپنے موقع پر بیان کر چکے ہیں۔

اور نبی اکرم ﷺ کی ایک حدیث صحیح میں ہے
قولہ: ”سیکون فی امتی کل ما کان فی بنی اسرائیل حدو
النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ حتی لو ان احبہم دخل
حجر ضرب لدخلتموہ“

یعنی: آپؐ نے فرمایا: عتق رب میری امت میں بھی ہو یہو وہی کچھ ہونے والا ہے جو کہ بنی اسرائیل میں ہو چکا ہے۔ یعنی اگر بنی اسرائیل میں سے کوئی شخص کسی سوسار کے سوراخ میں داخل ہوا ہے تو تم لوگ بھی اس میں داخل ہو گے۔“
علاوہ بریں ایک بات دیکھنے کی ہے کہ ”دآبۃ“ کے متعلق مخالفین کے اقوال کیا ہیں تو ان کے دہاں کی احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ دآبۃ صاحب عصا اور صاحب میم ہوگا جس کی روایت ان لوگوں نے اپنی اکثر کتابوں میں کی ہے۔ پھر یہ دیکھنا ہے کہ حضرت علیؑ اس کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپؑ نے اکثر مواقع پر فرمایا ہے کہ میں صاحب عصا اور صاحب میم ہوں۔

زمخشری اور حدیث دآبۃ

چنانچہ علامہ زمخشری اپنی تفسیر کشاف میں تحریر فرماتے ہیں کہ:
”انما تخرج من الصفا ومعصا موسى وخاتم سليمان
فتضرب المؤمن في مسجده او فيما بين عينيه بعصا
موسى فتنتك نكتة بيضاء فتفشت تلك النكتة في وجهه
حتى يضئ لها وجهه كأنه كوكب دري
مؤمن وتنت الكافر بالتمام في أنه تفشت النكتة
حتى يسود لها وجهه وتكتب بين عينيه كافر“
ترجمہ: ”وہ (دآبۃ) کو وہ صفا سے فروج کرے گا اور اس کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کا عصا اور حضرت سلیمان کی انگوٹھی ہوگی۔ اور وہ مومن کی پیشانی یا دونوں آنکھوں کے درمیان حضرت موسیٰؑ کے عصا سے نشان لگائے گا تو اس کی پیشانی پر ایک سفید نشان ظاہر ہوگا جیسے چمکتا ہوا ستارہ اور اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا کہ یہ مومن ہے۔ اسی طرح کافر کی ناک پر انگوٹھی سے نشان لگائے تو ایک سیاہ نشان ابھرے گا جو اس کو پورے کوسیاہ کر دے گا اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا جائے گا کہ یہ کافر ہے۔“

ثم قال: وقرئ "تكلّمهم" من الكلم وهو الجرح والمراد به
الوسم بالعصا والخاتم ويجوز أن يستدلّ بالتخفيف
على أن المراد بالتكليم التجريح انتهى۔

اس کے بعد لکھتے ہیں کہ تکلّمہم کو کلام سے بھی پڑھا گیا ہے جس کے معنی جرات
اور زخم کے ہیں یعنی وہ ان لوگوں کے زخم لگائے گا مگر اس سے بھی مراد
عصا اور انگوٹھی سے نشان لگانا ہی ہے۔

شیخ صدوقؒ اور رجعت پر قرآن سے دلائل

شیخ صدوق علیہ الرحمہ نے رسالہ "عقائد" میں تحریر فرمایا ہے کہ رجعت کے متعلق
ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ رجعت حق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: (سورہ بقرہ: ۲۲۳)
(آیت) "أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ خَرَجُوا مِن دِيَارِهِمْ وَهُمْ أُلُوفٌ
حَذَّاءَ الْمَوْتِ" فَقَالَ لَهُمُ اللَّهُ مُوتُوا فَقَتْلُوا أَمْيَاضًا"۔
ترجمہ: "کیا تم نے ان کو نہیں دیکھا کہ جو ہزاروں کی تعداد میں تھے اور موت کے خون
سے اپنے گھروں سے نکلے، پس اللہ تعالیٰ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ (وہ مر گئے)
پھر اللہ نے ان کو زندہ کر دیا۔"

یہ لوگ ستر ہزار خاندان پر مشتمل تھے۔ ان کی آبادی میں ہر سال طاعون کی وبا آیا
کرتی تھی۔ چنانچہ دولت مند لوگ تو گھر چھوڑ کر نکل جاتے تھے اور غریب و فقراء وہیں
رہ جاتے تھے۔ جو لوگ واپس نکل جاتے، ان پر طاعون کا اثر کم ہوتا، لیکن جو فقراء
دیگر رہ جاتے ان پر طاعون کا اثر زیادہ ہوتا تھا، تو فقراء یہ کہتے کہ کاش ہم میں بھی
استطاعت ہوتی اور یہاں سے نکل جاتے تو طاعون کی وبا سے اتنا متاثر نہ ہوتے
اور جو لوگ نکل جایا کرتے وہ کہتے کہ اگر ہم لوگ بھی یہاں رہتے تو ہمیں بھی طاعون سے
اتنا ہی نقصان پہنچتا جتنا ان لوگوں کو پہنچا ہے۔

چنانچہ (اُس مرتبہ بھی) سب نے ملکر یہ طے کیا کہ اب طاعون کے موقع پر
ہم سب آبادی کو چھوڑ کر نکلیں گے۔ چنانچہ جب وہ وقت آیا تو سب کے سب نکلے
اور بحری ساحل پر جا کر اترے اور ابھی ان لوگوں نے اپنا سامان سوارائیوں اتار کر رکھا
ہی تھا کہ اللہ کا حکم ہوا کہ سب کے سب مر جاؤ۔ چنانچہ وہ سب مر گئے۔ اور اس
راستے سے گزرنے والوں نے ان کے مردہ جسموں کو راستے سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا۔

اور جب تک اللہ تعالیٰ نے چاہا وہ یوں ہی مردہ پڑے رہے۔
پھر ایک دن بنی اسرائیل کے ایک نبی جن کا نام ارمیا تھا اُدھر سے گزرے
اور ان مردوں کو دیکھ کر بوسے: پروردگار! اگر تیری مرضی ہو تو ان مردوں کو
زندہ کر دے تاکہ یہ جاگ تیری بستیوں کو آباد کریں، ان سے اولادیں پیدا ہوں جو
تیری عبادت کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی آئی: کیا تم چاہتے ہو کہ میں
ان کو تمہاری خاطر زندہ کر دوں؟

"ارمیا" نے عرض کیا: ہاں (میرے پروردگار) زندہ کر دے۔
تو اللہ تعالیٰ نے ان سب کو زندہ کر دیا اور وہ سب ارمیا نبی کے ساتھ واپس
چلے گئے اور اپنی بستیوں کو آباد کیا۔

تو یہ وہ قوم تھی جو مر گئی تھی اور زندہ ہونے کے بعد دنیا میں واپس آئی اور
پھر جب ان کی اجل (وقت موت) آئی تو اُس وقت وہ لوگ پھر مر گئے۔

* (نیز حضرت عزیرؑ کے قصے میں) اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
(آیت) "وَأَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْبَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا
قَالَ آتِي يُصْحِبِي هَذِهِ إِلَهُكَ بَعْدَ مَوْتِكَ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ
مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ
إِلَى طَعَامِكَ وَشَرِبِكَ لَمْ يَتَنَسَّهُ" وَالنَّظَرَ إِلَى جَارِكَ
وَلَبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ لَمْ يَتَنَسَّهُ" وَالنَّظَرَ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرِبِكَ
لَمْ يَتَنَسَّهُ" قَالَ "أَعْلَمْتُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ" (سورہ بقرہ: ۲۵۹)

ترجمہ: "یا اُس شخص کی طرح جو ایک قصبہ کے پاس سے گذرا، جو بالکل تباہ پڑا
ہوا تھا۔ اُس نے کہا: اللہ کیونکر (ان لوگوں کو) زندہ کرے گا ان کی موت
کے بعد؟ پس اللہ نے اُس شخص کو سو برس کے لیے موت دے دی۔
پھر اُس کو زندہ کیا۔ اور فرمایا: تم کتنا عرصہ (اس حالت میں پڑے) رہے؟
اُس شخص نے عرض کیا: ایک دن یا ایک کا کچھ حصہ (میں یہاں رہا)۔
فرمایا: (نہیں) بلکہ تم یہاں سو برس تک پڑے رہے۔ ذرا اپنے کھانے
پینے کی چیزوں کی طرف دیکھو، وہ خراب نہیں ہوئیں اور اپنے گھر کی طرف بھی

دیکھ، اور یہ اس لیے ہے کہ ہم نے تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی قرار دیا ہے اور
بڑیوں کی طرف دیکھ کہ ہم اب ان کو کیسے زندہ کرتے ہیں، پھر ہم ان کو گوشت کا لباس
پہناتے ہیں پس جب اس (نبی عزیز) پر یہ سب کچھ واضح کر دیا گیا تو اس نے کہا
(اعتراف کیا) کہ بیشک میں نے جان لیا کہ اللہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے۔

وَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي قِصَّةِ الْخَتَّارِينَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى لَمِيقَاتِ رَبِّهِ
(آیت) ”ثُمَّ نَبْعَثُكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ“ (بقیہ آیت)

(۵۵) ذَٰلِكَ لِمَا سَمِعُوا كَلَامَ اللَّهِ قَالُوا لَا نَصَدِّقُ (حَتَّى تَرَى اللَّهَ جَهَنَّمَ) آتِ
(آیت) ”فَاخَذْنَاهُمُ الصَّاعِقَةَ يُظْلِمُهُمْ“ (سورہ نساء ۱۵۳) فَمَا قَالُوا

فَقَالَ مُوسَى: يَا رَبِّ مَا أَقُولُ بَنِي إِسْرَائِيلَ إِذَا رَجَعْتَ
إِلَيْهِمْ؟ فَاحْيَاهُمْ اللَّهُ لَهُ، فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا فَأَكَلُوا
وَشَرَبُوا وَنَكَحُوا النِّسَاءَ، وَوَلَدَ لَهُمُ الْوِلَادَ ثُمَّ مَاتُوا
بِأَجَالِهِمْ۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (آیت)
وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا
إِلَى الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ مَاتُوا بِأَجَالِهِمْ
(ترجمہ)

نیز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا قصہ بیان کیا ہے جو قوم موسیٰ میں سے میقات
کے لیے منتخب ہوئے تھے۔

(ترجمہ آیت ۵۶) ”پھر ہم نے تمہاری موت کے بعد تم لوگوں کو دنیا میں بھیجا کہ ممکن ہے کہ تم
شکر گزار بندے بن جاؤ۔“

اور صورت یہ ہوئی کہ جب کوہ طور پر ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ سے
کلام کرتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا جب تک ہم اللہ کو ظاہر نظر نہ دیکھ لیں گے،
(ترجمہ آیت ۵۵) اس کی تصدیق نہ کریں گے۔

(ترجمہ آیت ۱۵۳) ”اِس سُرُشِی کے سبب، اُن پر عجبی گری۔ اور وہ سب مر گئے۔“

۱۰ تو یہ حضرت عزیر تھے جو سو سال تک مرے پڑے رہے پھر دنیا میں زندہ ہو کر واپس آئے اس کے بعد جب
اُن کی اجل آئی تب مرے۔

حضرت موسیٰ نے عرض کیا کہ پروردگار، جب بنی اسرائیل کے پاس واپس جاؤں تو انہیں کیا
جواب دوں گا؟ حضرت موسیٰ کی درخواست پر اللہ تعالیٰ نے اُن سب کو دوبارہ زندہ کر دیا
اور انہوں نے دنیا میں رجعت کی، دنیا میں کھاتے پیتے رہے، شادی بیاہ کرتے رہے
اولاد پیدا کرتے رہے اور جب اُن کی اجل آئی تو وہ مر گئے۔

وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِعِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ: ”

وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سورہ مائدہ آیت)

وَجَمِيعُ الْمَوْتَى الَّذِينَ أَحْيَاهُمْ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِإِذْنِ اللَّهِ، رَجَعُوا إِلَى
الدُّنْيَا وَبَقُوا فِيهَا ثُمَّ مَاتُوا بِأَجَالِهِمْ۔

(آیت ۲۵) ”وَاصْبِرْ لِكَيْفَ لَيْسَ ثَمْرًا“ (سورہ الکہف آیت ۲۵)
وَإِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتَى بِإِذْنِي“ (سورہ مائدہ آیت ۲۵)

ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ اللَّهُ فَرَجَعُوا إِلَى الدُّنْيَا لِيَسْأَلُوا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهُمْ مَعْرُوفَةً۔
فَإِنْ قَالَ قَائِلٌ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ:

(آیت کہن) ”وَتَحْسِبُهُمْ أَيُّهَا ظَاوًا وَهُمْ مُرْقُودُونَ“ (سورہ کہن آیت)

قِيلَ لَهُ: فَانْتَبِهْ كَالْوَامِقِ وَقَدْ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:

(آیت یس) ”قَالُوا يَوْمَئِذٍ مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا هَذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَنُ
وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ“ (سورہ یس آیت)

وَأِنْ قَالُوا كَذَٰلِكَ فَانْتَبِهْ كَالْوَامِقِ وَمِثْلَ هَٰذَا كَثِيرٌ۔

(ترجمہ)

اور اللہ تعالیٰ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے فرمایا:

(ترجمہ آیت مائدہ) ”اور جب تو مرے کو (زندہ کر کے قبر سے) میری اجازت سے نکالنا تھا۔“

چنانچہ وہ تمام لوگ جن کو حضرت عیسیٰ نے باذن خدا زندہ کیا تھا وہ دنیا میں واپس آئے
ایک عرصے تک زندہ رہے اور پھر جب ان کی اجل آئی تو مرے۔

اور اصحاب کہن کو دیکھئے کہ: (ترجمہ آیت ۲۵) (وہ اپنے غار میں سو سو سال تک پڑے رہے)
پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں بھیجا اور وہ دنیا میں آئے، اُن کا قصہ تو بہت مشہور ہے۔

اصحاب کہن کے متعلق اگر کوئی یہ کہے کہ وہ مردہ (کہاں تھے) اللہ فرماتا ہے کہ:

(آیت کہن) ”وَمَنْ يَحْيِيهِمْ يَوْمَئِذٍ يَكُونُ لَكَ يَوْمَئِذٍ حَٰجًا“ (سورہ کہن آیت ۲۵)
ہوتے تھے۔ چنانچہ اللہ بزرگ و برتر سورہ یس آیت ۵۲۔ میں ارشاد فرماتا ہے کہ

(ترجمہ آیت ۵) ”یہ کہتے ہوئے کہ ہائے افسوس ہیں ہمارے مرقد سے دوبارہ کس نے اٹھا دیا۔“
 ۱۔ سچ ہے یہ رحمن کا وعدہ ہے اور تمام رسولوں نے سچ کہا تھا۔ (سورہ یونس)

* إِنَّ الرَّجْعَةَ كَانَتْ فِي الْأَمَمِ السَّالِفَةِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ مِثْلُ مَا يَكُونُ فِي الْأَمَمِ السَّالِفَةِ حَذْوًا
 النَّعْلُ بِالنَّعْلِ، وَالْقِدَّةُ بِالْقِدَّةِ، فَيَجِبُ عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ
 أَنْ يَكُونَ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ رَجْعَةٌ۔

* الغرض رجعت گذشتہ امتوں میں ہو چکی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو
 کچھ پچھلی امتوں میں ہو چکا ہے وہی اس امت میں بھی ہوگا قدم بہ قدم۔ لہذا لازمی ہے
 کہ رجعت اس امت میں بھی ہو۔

وَقَدْ نَقَلَ مَخَالِفُونَا أَنَّهُ إِذَا خَرَجَ الْمُهَدَّى نَزَلَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ

فَصَلَّى خَلْفَهُ وَنَزَلَهُ إِلَى الْأَرْضِ رَجُوعَهُ إِلَى اللَّهِ نِيَابَعَهُ
 مَوْتَهُ لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ

وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ ”وَحَشَرُنَّهُمْ فَلَمَّا ذُرِفَتْ مِنْهُمْ أَحَدًا اللَّهُ
 وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ ”وَيَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ تَوَجًّا مِثْلَ
 بُكَذِّبُ بِأَيَّتِنَا“

فَالْيَوْمَ الَّذِي يَحْشُرُ فِيهِ الْجَمِيعَ عِنْدَ الْيَوْمِ الَّذِي يَحْشُرُ
 فِيهِ نَدَج۔

آیت ۳۸: ”وَأَقْسَمُوا بِاللَّهِ جَهْدَ آيَاتِهِمْ لَا
 يَنْعُثُ اللَّهُ مَنْ يَمُوتُ بَلَى وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا
 لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ“ (سورہ نمل آیت ۸۰)

یعنی فی الرجعة وذلك انه يقول
 آیت ۱۶: ”لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي يُخْلِقُونَ فِيهِ“ (نمل آیت ۱۶)

وَالْتَبَيِّنَ يَكُونُ فِي الدُّنْيَا لَا فِي الْآخِرَةِ وَسَاجِرْدُ
 فِي الرَّجْعَةِ كِتَابًا أُبَيِّنَ فِيهَا كَيْفِيَّتَهَا، وَالِدَلَالَةُ عَلَى
 صَحَّةِ كَوْنِهَا إِنْ شَاءَ:

لَهُ آلُ عِمْرَانَ: ۵۵۔ (سورہ کہف: ۷۷) سورہ نمل: آیت ۸۲: سورہ آیت ۲۸

وَالْقَوْلُ بِالتَّنَاسُخِ بَاطِلٌ، وَمَنْ دَانَ بِالتَّنَاسُخِ فَهُوَ
 كَافِرٌ، لِأَنَّ فِي التَّنَاسُخِ إِبْطَالَ الْحُجَّةِ وَالنَّارِ۔

وَقَالَ الشَّيْخُ الْمُفِيدُ فِي أَجْوِبَةِ الْمَسْأَلِ الْعُكْبَرِيَّةِ
 آیت ۵۸: ”حِينَ سَأَلَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: ”إِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا

وَالَّذِينَ آمَنُوا فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا“ (سورہ مؤمن آیت ۱۵)
 وَأَجَابَ بِوَجْهِ فَقَالَ: وَقَدْ قَالَتِ الْأَمَامِيَّةُ: أَنَّ
 اللَّهَ تَعَالَى يَنْجِزُ الْوَعْدَ بِالنَّصْرِ لِلْأَوْلِيَاءِ قَبْلَ الْآخِرَةِ
 عِنْدَ قَامِ الْعَامِ وَالْكِرَّةِ الَّتِي وَعَدَ بِهَا الْمُؤْمِنِينَ فِي الْعَاقِبَةِ۔

(ترجمہ صفحہ ۵۳ ج ۳)

۱۳-۵۲: ”ہمارے مخالفین نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ جب امام مہدی علیہ السلام

خروج فرمائیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اور

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے ناز پڑیں گے۔ اور ان کا نزول زمین

پر ہوگا، وہ وفات کے بعد دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل

ارشاد فرماتا ہے: ”إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَىَّ“ میں تم کو وفات دینے

والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ (سورہ آل عمران آیت ۵۵)

نیز اللہ عزوجل ایک اور مقام پر ارشاد فرماتا ہے:

ترجمہ آیت ۱۸: ”اور ہم سب کو محشور کریں گے ان میں سے کسی ایک کو نہ چھوڑیں گے۔“ (کہف: ۱۸)

اور دوسرے مقام اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ترجمہ آیت ۸۲: ”اُس دن ہم ہر امت میں سے ایک گروہ کو محشور کریں گے جو ہماری آیتوں

کی تکذیب کرتا تھا۔“ (سورہ نمل آیت ۸۲)

تو وہ دن جس میں سب کے سب محشور ہوں گے وہ اُس دن کے علاوہ ہوگا

جس میں صرف ایک بڑا گروہ محشور ہوگا۔

نیز اللہ تعالیٰ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: (سورہ نمل آیت ۸۲)

ترجمہ آیت ۱۶: ”وہ لوگ قسم کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر گیا پھر اللہ دوبارہ اُس کو نہیں اٹھائے گا

اور یقیناً اللہ کا وعدہ سچا ہے جو اُس پر واجب ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔“

یعنی: رجعت میں، اور اسی وجہ سے اس کے ساتھ ہی ارشاد فرماتا ہے کہ:

ترجمہ آیت ۱۶: ”تاکہ وہ (اللہ) ان لوگوں پر اس بات کو واضح کر دے جس میں وہ اٹھا کر رہے ہیں۔“

اور یہ وضاحت دنیا میں ہو سکتی ہے آخرت میں نہیں ہوگی اور انشاء اللہ تعالیٰ میں بحثِ رجعت پر ایک مستقل کتاب لکھوں گا جس میں اس کی پوری تفصیلی بحث تحریر کروں گا۔

اور یاد رہے کہ تنازعِ باطل ہے اور تنازعِ کا قائل کا فر ہے کیونکہ تنازع میں جنت و دوزخ کا بطلان لازم آتا ہے۔

اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے مسائلِ عکبرہ کے جوابات میں تحریر فرمایا: ان سے قولِ خدا ترجمہ آیت: ”ہم اپنے رسولوں کی اور اہل ایمان کی نصرت دنیاوی زندگی میں لازماً کریں گے“ آپ نے اس کے جواب کئی طرح سے دیے۔ آپ نے فرمایا کہ امیر اس امر کے قائل ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا یہ وعدہ نصرت اپنے دوستوں سے آخرت سے پہلے ہی ظہورِ امام قائم علیہ السلام اور زمانہ رجعت میں پورا کرے گا جس کا وعدہ اُس نے مومنین سے کیا ہے۔ ”سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

(عبارت) و رُوی قدس اللہ روحہ فی کتاب الفصول عن الحارث بن عبد اللہ الربیع اَنہ قال: کنت جالساً فی مجلس المنصور وهو بالجسر الکبر، و سوار القاضی عنده والسیّد الحمیری ینشده:

”اِنَّ الْاِلٰهَ الَّذِیْ لَا شَیْءٌ یُّشَبِّهُهٗ اَتَاکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ لِلْ دُنْیَا وَالْ اٰخِرٰتِ
اَتَاکُمُ اللّٰهُ مَلٰٓئِکَۃً لَا زَوَالَ لَہٗ حَتّٰی یَقَالَ لَیْکُمْ صَاحِبُ الْعِیْنِ
وَصَاحِبُ الْمِنْدِ مَا خُذْ بِرَمْتِہٖ وَصَاحِبُ التَّرْکِ مَجْبُوسٌ عَلٰی هَوٰی
حَتّٰی اَتٰی عَلٰی الْقَصِیْدَۃِ وَالْمَنْصُورُ مَسْرُورٌ فَقَالَ سَوَّارُ
اِنَّ هٰذَا وَاللّٰہِ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ یُعْطِیْکَ بِلِسَانِہٖ مَا لَیْسَ فِی
قَلْبِہٖ ، وَاللّٰہُ اَنَّ الْقَوْمَ الَّذِیْنَ یَدِیْنِ بِحَبِّہُمْ لَغِیْرِکُمْ وَاِنَّہٗ
لَیَنْطَوِیْ عَلٰی عِدَاؤِکُمْ ۚ فَقَالَ السَّیِّدُ : وَاللّٰہُ اَنّہٗ لَکَاذِبٌ
وَ اَتٰنِیْ فِی مَدْحَتِکَ لَصَادِقٌ ، وَاِنَّہٗ حَمَلُ الْحَسَدِ اِذَا رَاکَ
عَلٰی هٰذِہِ الْحَالِ ، وَاِنَّ انْقِطَاعِیْ اِلَیْکُمْ وَ مَوَدَّتِیْ لَکُمْ
اَهْلَ الْبَیْتِ لَمَعْرِقْ فِیْنَا مِنْ اَبُو سَیِّدٍ ، وَاِنَّ هٰذَا وَقَوْمِہٖ
لَا عِدَاؤُکُمْ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ وَالْاِسْلَامِ وَقَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ
عَلٰی نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہٰذَا :

”اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَکَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَلْاَکْثَرُھُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ“

(ترجمہ عبارت) سید حمیری کے دربارِ منصور میں رجعت پر دلائل

نیز آپ نے اپنی کتاب ”الفصول“ میں حارث بن عبد اللہ ربیع سے روایت کی ہے اُس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ منصور جنرلِ اکبر (بڑے پُل) پر تھا اور میں بھی اُسکے مجلس میں تھا۔ سوار قاضی بھی منصور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اور سید حمیری (شاعر) منصور کی مدح میں یہ قصیدہ پڑھ رہا تھا:

ترجمہ اشعار (۱) بیشک وہ اللہ جس کا کوئی مثل نہیں اُس نے آپ لوگوں کو دین و دنیا دونوں کی حکومت عطا فرمائی ہے۔

(۲) آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے وہ حکومت عطا فرمائی ہے جس کو کبھی زوال نہیں فقہور چین بھی آپ لوگوں کے پاس کھینچ کر لایا جائے گا۔

(۳) ہندوستان کا مہاراجہ بھی پکڑا جائے گا اور بادشاہ ترک بھی مجبوس ہوگا

سید حمیری منصور کی مدح میں اشعار سناتا رہا اور منصور خوش ہو رہا تھا۔ یہ سہماں دیکھ کر سوار قاضی سے رہا نہ گیا اور کہنے لگا: یا امیر المؤمنین! جو کچھ اس کی زبان پر ہے وہ اس کے دل میں نہیں ہے۔ یہ آپ لوگوں کے علاوہ دوسروں سے محبت رکھتا ہے اور آپ لوگوں سے دل میں عداوت رکھتا ہے۔

سید حمیری نے کہا: خدا کی قسم یہ جھوٹا ہے میں تو آپ کی سچی تعریف کر رہا ہوں میرے اشعار پر آپ کو خوش و مسرور دیکھ کر اس کو حسد پیدا ہو گیا ہے۔ میں تو سب کو چھوڑ کر آپ لوگوں سے وابستہ ہوں بلکہ آپ اہل بیت کی محبت تو باپ دادا سے ہم لوگوں کے رگ و پے میں سمائی ہوئی ہے۔ اور یہ سوار اور اس کی قوم تو ایامِ جاہلیت اور اسلام دونوں میں آپ لوگوں سے عداوت رکھتے چلے آ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اس اہل بیت کے لیے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل فرمائی ہے: اِنَّ الَّذِیْنَ لَا یَعْقِلُوْنَ : (سورۃ حجرات آیت ۴)

ترجمہ آیت: ”جو لوگ آپ کو تجروں کے باہر سے پکارتے ہیں بلاشبہ ان کی اکثریت عقل سے عاری ہے۔“

(عبارت) فقال المنصور: صدقت، فقال سوار: یا امیر المؤمنین اِنَّہٗ یَقُولُ

بِالرَّجْعَةِ ، وَ یَتَنَاوَلُ الشَّیْخَیْنِ بِالسَّبِّ وَالْوَقِیْعَةِ فِیْہِمَا

ترجمہ: منصور نے کہا: تم سچ کہتے ہو۔ سوار بولا: اے امیر المؤمنین! یہ رجعت کا قائل ہے اور شیخین کو برا بھلا کہتا ہے اور

(عبارت) فَقَالَ السَّيِّدُ: أَمَّا قَوْلُهُ اِنِّیْ اَقُوْلُ بِالرَّجْعَةِ ، فَاقْبَلْ اَقُوْلُ

بِذَلِكَ عَلٰی مَا قَالِ اللّٰهُ تَعَالٰی :

(آیت ۸۷ نمل) ” وَیَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ یُکَذِّبُ
بِاٰیٰتِنَا فَهُمْ یُوْزَعُوْنَ “ (سورہ نمل آیت ۸۳)

وَقَالَ فِی مَوْضِعٍ اٰخَرَ :

(آیت ۴۴ ممت) ” وَنَحْشُرُ لَهُمْ قُلُودًا نُّخَادِرُ مِنْهُمْ اَحَدًا “ (کف آیت ۴۴)
فَعَلِمْنَا اَنْ هُمْ اِنَّا حَشَرِنْ ، اَحَدُهُمَا عَامِرٌ وَالْاُخْرٰی خَاصِرٌ

وَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی :

(آیت ۱۵۹ بقرہ) ” رَبَّنَا اٰمَنَّا اِثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اِثْنَتَيْنِ
فَاَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلٰی خُرُوجٍ مِنْ سَبِيْلٍ “ (مومن آیت ۱۵۹)

وَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی

(آیت ۱۵۹ بقرہ) ” فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ “

وَقَالَ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی :

(آیت ۲۴ بقرہ) ” اَلَّذِیْنَ اِلَیَّ الذِّیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ
اَبُوْا حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مَوْتُوْا اِنَّ
نُحْیِیْهِمْ “ (سورہ البقرہ آیت ۲۴)

فَمِنْ اٰکِثَابِ اللّٰهِ -

وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ” یَحْشُرُ الْمُتَکَبِّرُوْنَ فِیْ صُوْرَةِ
الذِّیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ - “

وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ : لَدِیْ جَبْرِ فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ شَیْءٌ اِلَّا وَ
یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ مِثْلُہٗ ، حَتّٰی الْخُسْفَیْ وَالْمَسْخَ وَ
الْقَذَفَ - “ وَتَالَ حَذِیْفَةُ : وَاللّٰهُ مَا اَبْعَدَانِ یَمْسُخُ اللّٰهُ
عِزَّوَجَلَّ کَثِیْرًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قِرْدَةً وَخَنَازِیْرَ -

فَالرَّجْعَةُ الَّتِیْ اَذْهَبَ اِلَیْہَا مَا نَطَقَ بِہِ الْقُرْآنُ وَجَارَتْ بِہِ السُّنَّةُ
وَ اِنِّیْ لَا اَعْتَقِدُ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَرْدُّ هٰذَا یَعْنِیْ سَوَّارًا اِلَی الدُّنْیَا کَلْبًا
اَوْ قِرْدًا اَوْ خَنْزِیْرًا اَوْ ذَرَّةً فَاِنَّہٗ وَاللّٰهُ مُتَجَبِّرٌ مُّتَکَبِّرٌ کَافِرٌ

قَالَ : فَضَحَّکَ الْمَنْصُورُ وَاِنشَأَ السَّيِّدُ - - - اِلٰی اَخْرِ الْاَبَیَاتِ :

(ترجمہ روایت) سید حمیری نے کہا : تیرا یہ کہنا کہ میں رجعت کا قائل ہوں تو وہ اس لیے
قائل ہوں کہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے :

ترجمہ آیت ” اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری
آیتوں کی تکذیب کرتا تھا ، تو ان کو صفت آرا کیا جائے گا - “ (نمل آیت ۸۳)

اور دوسرے مقام پر اللہ سبحانہ و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

ترجمہ آیت ” اور ہم ان (سب) کو اکٹھا کریں گے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ چھوڑیں گے - “
ان دونوں آیتوں سے معلوم ہوا کہ حشر دو طرح کا ہوگا - ایک حشر عام اور دوسرا
خاص - اور تیسری جگہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا قول ہے :

ترجمہ آیت ” اے ہمارے پروردگار ! تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ ہم زندہ کیا
پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں ، کیا نکلنے کی کوئی سبیل ہو سکتی ہے - “
چوتھی جگہ ارشاد فرماتا ہے :

ترجمہ آیت ۱۵۹ ” پس اللہ نے اس کو سو برس کے لیے موت دی ، پھر اس کو زندہ کیا - “

پانچویں جگہ ارشاد فرماتا ہے :

ترجمہ آیت ۲۴ ” سمجھا تو نے ان کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے
اور وہ نہ اڑیں تھے ، پس اللہ نے ان سے کہا کہ مر جاؤ ، (وہ مر گئے) پھر (اللہ نے)
ان کو زندہ کیا - - - “

رجعت کے ثبوت میں یہاں تک قرآن کی آیتیں تھیں -

(حدیث رسول ﷺ) اب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں : ” قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی چوٹی
کی شکل میں محشر ہوں گے - “

(حدیث) نیز آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا : ” جو کچھ نبی اسرائیل میں ہو چکا ہے اسی کے مانند میری
امت میں بھی ہوگا یہاں تک کہ زمین کا شق ہونا ، لوگوں کا مسخ ہونا ، لوگوں پر پیچروں
کا برسنا وغیرہ وغیرہ “

اور حذیفہ کہتے ہیں ، خدا کی قسم کوئی بعید نہیں جو اللہ تعالیٰ اس امت کے اکثر لوگوں کو
بندر اور سُودوں کی شکل میں مسخ کر دے - لہذا جس رجعت کا میں قائل ہوں
اُس کے لیے تو قرآن بھی کہتا ہے اور حدیث رسول ﷺ سے بھی ثابت ہے اور میرا تو یقین ہے کہ
اللہ تعالیٰ اس شخص (سوار) کو دنیا میں دوبارہ کہے ، بندر ، سور یا چوٹی کی شکل میں بھیجے گا
اس لیے کہ یہ ظالم و جابر و متکبر اور کافر ہے - سید حمیری کی یہ تقریر منکر منصور نے سنا اور سید نے بعدہ تصدیق فرمائی -

ایک معتزلی کا اعتراض اور شیخ مفید علیہ الرحمۃ کا جواب

شیخ مفید علیہ الرحمۃ اپنی کتاب الفصول
میں تحریر فرماتے ہیں کہ ایک معتزلی نے
ایک اہل علم و فہم کے مجمع میں ہمارے

امامیہ میں سے ایک بزرگ سے پوچھا، اُس وقت میں بھی وہاں موجود تھا۔ اُس نے کہا:
”وہ تم لوگ اس بات کے قائل ہو کہ آخرت سے پہلے زمانہ ظہور قائم میں چند کافروں کو اللہ تعالیٰ
دوبارہ اس دنیا میں بھیجے گا تاکہ اُن سے انتقام لیا جائے جیسا کہ تم لوگوں کے مطابق نبی اکرم
کے ساتھ ہوا تھا، اور اس واقعے کو تم لوگ قرآن کی اس آیت سے متعلق کرتے ہو کہ:
”ثُمَّ رَدَدْنَا لَكُمُ الْكُرَّةَ عَلَيْهِمْ وَأَمْدَدْنَاكُمْ بِأَمْوَالٍ
وَبَنِينَ وَجَعَلْنَاكُمْ أَكْثَرَ نَفِيرًا“ (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲)
ترجمہ: ”پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے اموال

اور بیٹوں سے تمہاری مدد کی، اور تمہیں کثرت افراد عطا کی۔“
تو یہ بتاؤ کہ اگر یزید و شمر و عبدالرحمن ابن ملجم دوبارہ دنیا میں بھیجے گئے اور انہوں نے
اپنے کفر و ضلالت کو چھوڑا تو یہ کر لی اور ایمان قائم کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے تو پھر تم پر
ان سب کی دوستی واجب ہوگی اور وہ ثواب کے مستحق قرار پائیں گے اُس وقت تم کیسے
بچ سکو گے، شیعوں کے مذہب میں سب سے بڑا نقص تو یہی ہے۔“

پہلا جواب: شیخ مفید علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اس اعتراض کے ہمارے پاس دو جواب
ہیں۔ پہلا جواب تو یہ کہ ہمارے ائمہ طاہرین کی روایات میں یہ ہے کہ یہ سب ہمیشہ
مہیشہ کے لیے جہنم میں جاتے گئے ان کا انجام بھی بالکل ویسا ہی ہوگا جو فرعون و ہامان
اور قارون کا ہوگا، جس طرح فرعون و ہامان و قارون تابعدار ایمان نہیں لائے اسی طرح

یہ سب بھی ایمان نہیں لائے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:
”وَكُنُوا أَنْتُمْ تَزْلُجُنَا فِيهِمُ الْمَلَائِكَةُ وَكَانَتْ لَهُمُ الْمَوْتُ
وَحَشَرُنَا عَلَيْهِمْ كُلَّ شَيْءٍ قَبْلًا مَا كَانُوا يَلْقَوْنَ اللَّهَ
أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ...“ (سورۃ الانعام آیت ۱۱۱)

ترجمہ آیت: اور اگر چہ ہم اُن کی طرف فرشتوں کو بھی نازل کر دیتے، اور مردے بھی اُن سے
کلام کرتے اور ہم اُن کے سامنے ہر چیز جمع کر دیتے جب بھی ایمان لانے
والے نہ تھے سوائے اُس کے کہ اللہ کو منظور ہوتا۔“

اور ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:
”إِنَّ شَرَّ الدِّينِ عِنْدَ اللَّهِ الصُّنْمُ الْبُكْمُ الَّذِينَ لَا
يُقِيلُونَ ۚ وَلَوْ عَلِمَ اللَّهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَأَسْمَعَهُمْ
وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوْا وَهُمْ مُعْرِضُونَ ۚ“ (سورۃ انفال آیت ۲۵)

ترجمہ آیت: ”بیشک اللہ کے نزدیک بدترین خلاق وہی ہیں جو بہرے اور گونگے اور
جو عقل سے کام نہیں لیتے۔ اور اگر اُن میں کوئی بھی بھلائی دیکھتا تو اُن کو
ضرور سنا دیتا اور اگر وہ اُنہیں سنا بھی دیتا تو بھی وہ بے رخی سے منہ
پھیر لیتے۔“

پھر اللہ جل جلالہ ان ہی لوگوں کے متعلق ابلیس سے کہتا ہے: (سورۃ ص آیت ۸۵)
”لَا مَلَكٌ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ أَجْمَعِينَ“
ترجمہ آیت: ”کہ میں تجھ سے، اور جو تیری پیروی کریں گے اُن سب سے جہنم کو بھر دوں گا“
پھر اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ:

آیت: ”وَإِنِّي لَعَنَتِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ“ (سورۃ ص آیت ۸۵)
ترجمہ آیت: ”اور بلاشبہ تجھ پر يوم جزا تک کے لیے میری لعنت ہے“
نیز اللہ تعالیٰ کا یہ قول:

سورۃ لب: ”تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ ۚ مَا أَغْنَىٰ عَنْهُ مَالُهُ
وَمَا كَسَبَ ۚ سَيَصْلَىٰ نَارًا إِذَا تَلَهَّبَ ۚ“ (سورۃ لب)
ترجمہ آیت: ”الوہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ خود بھی غارت ہو جائے، نہ اُس کا
مال ہی اُس کے کام آیا اور نہ جو اُس نے کمایا، جلد ہی وہ بھڑکتی ہوئی آگ
میں داخل ہوگا۔“

ان آیات سے معلوم ہوا کہ یہ سب دوزخی ہیں یہ ایسا کام برگزنا انجام دے سکیں گے
کہ ثواب کے مستحق قرار پائیں۔ اس سے معتزلی کا شبہ باطل ہو گیا۔

دوسرا جواب:

معتزل کے اس شبہ کا دوسرا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو دو رجعت میں دوبارہ
دنیا میں بھیجے گا، صحت اس لیے کہ اُن سے انتقام لیا جائے۔ اُن کی توبہ اس وقت قبول نہیں ہوتی
ان کے لیے بھی وہی حکم جاری ہوگا جو فرعون کے لیے جاری ہوا تھا کہ جب وہ غرق ہونے لگا تو بولا کہ:
”أَمَنْتُ إِنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا الَّذِي آمَنْتُ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ وَإِنَّا مِنَ الْمُسْلِمِينَ“ (تو کہتا تھا)

ترجمہ آیت ۹: ” (فرعون نے کہا) میں ایمان لے آیا بیشک کوئی معبود نہیں سوائے اُس معبود جس پر بنی اسرائیل ایمان لائے اس لیے میں بھی اطاعت گزاروں میں سے ہوں۔
تو اللہ نے فرعون کے جواب میں فرمایا:

سورہ یونس آیت ۹: ” اَلْاِنْسَانُ وَكَذَّ عَصِيْبَتٍ قَبْلُ وَكُنْتَ مِنَ الْمُفْسِدِيْنَ ۔“
ترجمہ: ” کیا اب (ایمان لایا ہے) حالانکہ اس سے پہلے تو نافرمانی کرچکا ہے اور تو فساد برپا کرنے والوں میں سے تھا۔“

یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے اس منزل معصیت پر پہنچنے کے بعد خون سے ایمان لانے کو روک دیا اور اُس وقت اُس کی یہ پکار اور توبہ کچھ کام نہ آسکی جس طرح آخرت میں کسی کی نہ توبہ کام آئے گی اور نہ ندامت سے کام چلے گا۔ اور حکمت الہی کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ان کی تابعدار توبہ و ندامت قبول نہ کی جائے۔

اور یہ دوسرا جواب مذہب امامیہ کی بنا پر بالکل صحیح ہے۔ اور اس کے متعلق آل محمد علیہم السلام سے بہت سی حدیثیں وارد ہوئی ہیں چنانچہ قول خدا:

” یَوْمَ یَأْتِیْ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّكَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا حَرًا ۚ اَقْلُ اَنْتُمْ وَاَنَا مُنْتَظِرُوْنَ ۝“ (سورہ انعام آیت ۱۵۸)

ترجمہ آیت ” جس دن تیرے پروردگار کی بعض نشانیاں آئیں اُس دن کسی ایسے شخص کا ایمان لانا اُس کو فائدہ نہ دے گا جو کہ پہلے سے ایمان نہ رکھتا ہو گا یا اُس نے اپنے ایمان میں کوئی نیکی نہ کمائی ہوگی۔ کہئے۔ تم (آئے دے وقت کا) انتظار کرو ہم بھی انتظار کر رہے ہیں۔“

اس آیت کی تفسیر میں ائمہ طاہرین علیہم السلام نے فرمایا کہ اس سے مراد حضرت امام قائم علیہ السلام ہیں۔ اُن کے ظہور کے بعد مخالفین میں سے کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی۔
اس جواب سے معترض معزلی نے اپنے اعتراض کی بنیاد جس پر رکھی تھی وہ ختم ہوگئی۔
اور یہ خیال کہ یہ کافر اگر دنیا میں دوبارہ بھیجے جائیں گے تو شاید توبہ کر لیں اور ایمانوں سے باز آجائیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اس خیال کی رد اس طرح کر دی ہے:-

آیت: ” وَكَوْتَرٰی اِذْ وَقَفُوْا عَلٰی النَّارِ فَقَالُوْا یٰلَیْکُنَا نَارُ دُوْا لَا تُکَذِّبْ بِاٰیٰتِ رَبِّنَا وَنَکُوْنُ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۲۰ بَلْ کَذَّابٌ لَّهُمْ مَا کَانُوْا یُخْفُوْنَ مِنْ قَبْلُ ۚ وَکُوْرِدُّوْا لِعَادُوْا

لِمَا نُهُوْا عَنْهُ ۚ وَاتَّهَمُوْا لَکُنْیُوْنَ ۝“ (سورہ انعام آیت ۲۰)
ترجمہ آیات: ” اور اگر آپ ان کا مشاہدہ اُس وقت کریں جب وہ دوزخ پر کھڑے کر دیے جائیں گے تو کہیں گے (افسوس) کاش ہم واپس لوٹا دیے جاتیں تو اپنے پروردگار کی آیتوں کو نہ جھٹلاتیں گے اور مومنین میں سے ہو جائیں گے۔ بلکہ (اب تو) اُن پر یہ ظاہر ہو گیا ہے جو وہ اس سے پہلے چھپایا کرتے تھے۔ اور اگر وہ واپس لوٹا بھی دیے جائیں، تب بھی وہ اسی کام کو دوبارہ کریں گے جس سے منع کیے گئے تھے اور یقیناً وہ تو جھوٹے ہیں۔“

یعنی: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر ان لوگوں کو جہنم میں سے نکال کر دنیا میں بھیج دیا جائے تو پھر بھی یہ لوگ وہی کریں گے جو اس سے قبل کر چکے ہیں، یعنی کفر سے باز نہ آئیں گے باوجودیکہ یہ لوگ عذاب قبر و محشر کا اور جہنم کے عذاب کا مشاہدہ کر چکے ہوں گے۔

☆ نیز مسائل سروتہ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک روایت نقل کی ہے: آپؑ نے فرمایا:

” لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ یَقْلُبْ یَمِّتَعْنَا وَیُؤْمِنْ بِیْ جَعَلْنَا“

یعنی: وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو متعہ کا قائل نہ ہو اور رجعت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔

جب آپؑ سے رجعت کے بارے میں پوچھا گیا کہ رجعت کے معنی کیا ہیں؟ کیا قیامت سے پہلے دنیا میں صرف مخصوص مومنین بھیجے جائیں گے یا دوسرے ظالم و جاہل لوگ بھی؟

شیخ علیہ الرحمۃ نے مسئلہ متعہ کا جواب دینے کے بعد تحریر کیا: امام کا یہ قول ہے ” مَنْ لَمْ یَقْلُبْ یَرْجِعْنَا فَلَیْسَ مِنَّا“

” جو شخص ہماری رجعت کا قائل نہیں وہ ہم میں سے نہیں ہے۔“
تو اس سے مراد آپ کا وہ مخصوص قول ہے کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ سے چند لوگوں کو مرنے کے بعد قیامت کے دن سے پہلے قبروں سے اٹھائے گا، اور یہ آل محمد علیہم السلام کا مخصوص مذہب ہے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا کلام شاہد ہے

چنانچہ وہ حشر اکبر (قیامت) کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:
آیت: ” وَحَشَرْنَاهُمْ فَلَمْ نُغَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝“ (سورہ کہف آیت ۲۷)
ترجمہ آیت: ” اور ہم ان سب کو محشر کریں گے کسی ایک کو بھی اُن میں سے نہ چھوڑیں گے۔“

اور حشر رجعت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:
آیت "وَيَوْمَ نَحْشُرُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يَكْذِبُ بِلَايَتِنَا
فَهُمْ يُوزَعُونَ" (سورہ نمل آیت ۸۳)

ترجمہ آیت: دو اور جس دن ہم ہر امت میں سے ایک بڑے گروہ کو اکٹھا کریں گے جو کہ ہماری آیتوں کی تکذیب کرتا تھا تو ان کو مصف آرا کیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ حشر دو قسم کے ہیں۔ حشر عام اور حشر خاص اور وہ ظالم لوگ جو حشر خاص (رجعت) اور حشر عام (قیامت) دونوں میں محشور ہوں گے۔ وہ حشر اکبر (قیامت) کے دن کہیں گے۔

آیت "رَبَّنَا آمَنَّا اِثْنَتَيْنِ وَاَحْيَيْتَنَا اِثْنَتَيْنِ فَاَعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ اِلَىٰ خُرُوجٍ مِّنْ سَبِيلٍ" (سورہ مؤمن آیت ۱۷)

ترجمہ آیت: ہمارے پروردگار تو نے ہمیں دو مرتبہ موت دی اور دو مرتبہ تو نے ہمیں زندگی دی، پس ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا اس (عذاب جہنم) سے نکلنے کی کوئی راہ ہے۔؟

سید مرتضیٰ علم الہدی کے رجعت پر دلائل

سید مرتضیٰ علم الہدی کے پاس شہر زے سے چند مسائل جواب کے لیے آئے اس میں حقیقتِ رجعت کے متعلق بھی ایک سوال تھا، اس لیے کہ بعض شاذ و نادر علماء امامیہ کی یہ رائے تھی کہ رجعت سے مراد یہ ہے کہ امام قائم علیہ السلام کے زمانے میں ائمہ طاہرین کی مرثیہ حکومت پلٹ کر آئے گی خود ائمہ طاہرین جسمانی طور پر پلٹ کر نہیں آئیں گے۔ آپ نے اس سوال کے جواب میں تحریر فرمایا کہ:

شیعہ امامیہ کا مذہب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ظہور امام زمانہ مہدی علیہ السلام کے وقت شیعوں میں سے ایک گروہ کو جو پہلے مرچکے ہوں گے ان کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ وہ امام زمانہ علیہ السلام کی مدد اور نصرت کا بھی ثواب حاصل کریں اور ان کی حکومت کو ہمیشہ خود مشاہدہ کر کے مسرور ہوں۔ نیز اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں میں سے بھی ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا تاکہ شیعہ مومنین ان سے اپنا انتقام لیں اس سے لطف اٹھالیں اور حق کے حکم کو بلند ہو جائے۔

اور اس اعتقادِ رجعت کی دلیل جس سے کوئی صاحب عقل انکار نہیں کر سکتا ہے۔ یہ رجعت جو اللہ کی قدرت میں ہے اس کی قدرت سے باہر نہیں ہے۔ یہ عقلاً محال نہیں ہے۔ ہم اپنے مخالفین کو دیکھتے ہیں کہ وہ رجعت سے اس طرح انکار کرتے ہیں جیسے یہ فی نفسہ عقلاً محال ہے ناممکن ہے اور اللہ کی قدرت سے باہر ہے۔ بہر حال جب یہ طے پا گیا کہ رجعت تحت قدرتِ الہی ہے اور ممکن ہے تو اب اس کے وقوع کو ثابت کرنے کے لیے اجماعِ امامیہ کافی ہے، اس لیے کہ مسئلہ رجعت پر امامیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں ہے اور میں اپنے محل پر بتا چکا ہوں کہ ہم امامیہ کا اجماع حجت اس لیے ہے کہ اس میں قولِ معصوم شریک ہے اور وہ بات جس میں کسی معصوم کا قول داخل و شریک ہو وہ لازماً درست اور صحیح ہے۔

اب ہمارے کچھ اصحاب کا یہ خیال کہ رجعت کا مطلب ائمہ طاہرین کی حکومت اور ان کے اولاد و نوامی پلٹ آئیں گے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ ائمہ طاہرین زندہ ہو کر جسمانی طور پر دنیا میں آئیں گے۔ تو یہ وہ اصحاب ہیں جو رجعت کے امکان اور جو ان کے ثبوت سے عاجز ہو گئے اور انہوں نے رجعت کے متعلق جو روایات ہیں ان کی اس طرح تاویل کر دی اور یہ درست نہیں ہے۔ اس لیے کہ مفہومِ رجعت پر پورے فرقہ امامیہ کا اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ امام قائم علیہ السلام کے ظہور کے وقت ان کے دوستوں اور ان کے دشمنوں میں سے ایک گروہ کو دوبارہ زندہ کر کے دنیا میں بھیجے گا۔ پھر اب اس میں تاویل کی کوئی گنجائش ہی نہیں ہے۔

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ اور بحثِ رجعت

سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نور اللہ فرجہ اپنی کتاب "الطرائف" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

روی مسلم فی صحیحہ فی اوائل الجزء الاول باسنادہ الی الجراح بن ملیح قال: سمعت جابرًا یقول عندی سبعون ألف حدیث عن ابی جعفر محمد الباقر علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ترکوا کلمتا ثم ذکر مسلم فی صحیحہ باسنادہ الی

محمّد بن عمرو الرازی قال: سمعت حریزاً یقول: لقیت جابر بن یزید الجعفی فلم اکتب عنه لانه کان یؤمن بالرجعة۔

ثم قال: انظر رحمک اللہ کیف حرموا انفسهم الانتفاع بروایة سبعین الف حدیث عن نبیہم صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم بروایة ابی جعفر علیہ السلام الذی ہون اعیان اهل بیتہ الذین امرهم بالتمسک بہم۔

ثم وان اکثر المسلمین او کلمہم قد رووا حیاء الاموات فی الدنیا وحديث احیاء اللہ تعالیٰ الاموات فی القبور للمساءلة وقد تقدمت روايتہم عن اصحاب الکف و هذا کتابہم (آیت البقرة ۲۳۳) یتضمن " اَلَمْ نَرِ الْاِلٰهَ الَّذِیْنَ خَرَجُوا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اَوْفُ حَذَرَ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُمُ اللّٰهُ مُمُوتُوا ثُمَّ اَحْيَاهُمْ " والسبعون الذین اصابتہم الصاعقة مع موسیٰ علیہ السلام وحديث العزیر علیہ السلام ومن احیاء عیسیٰ بن مریم علیہما السلام وحديث جریج الذی اجمع علی صحته ایضاً وحديث الذین یحییہم اللہ تعالیٰ فی القبور للمساءلة فائی فرق بین هؤلاء و بین ما رواه اهل البیت علیہم السلام و شیعتہم من الرجعة و ائی ذنب کان لجابر فی ذلک حتی یسقط حدیثہ

ترجمہ روایت از سید بن طاووس علیہ الرحمۃ:

"مسلم نے اپنی صحیح کے جزو اول کے اوائل میں اپنے اسناد کے ساتھ روایت کی ہے کہ جراح بن ملیح کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید کو کہتے ہوئے سنا کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی بیان کردہ موجود ہیں مگر گوئی نے ان میں سے ایک بھی نہیں لی سب کو چھوڑ دیا۔

نیز مسلم نے اپنی صحیح میں اپنے اسناد کے ساتھ محمد بن عمر رازی سے روایت کی ہے کہ میں نے حریز کو کہتے ہوئے سنا: اُس کا بیان ہے کہ میں نے جابر بن یزید جعفی سے ملاقات کی، مگر اُن سے ایک حدیث بھی قلمبند نہیں کی اس لیے کہ وہ رجعت پر ایمان رکھتا تھا۔

اس کے بعد سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین، ذرا دیکھو تو کہ ان لوگوں نے خود اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کی ستر ہزار احادیث سے انتفاع کیونکر اپنے اوپر حرام کر لیا، صرف اس بنا پر کہ حدیثیں حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کی ہیں، حالانکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے اہل بیت کے اعیان میں سے ہیں جن سے تمسک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم نے حکم دیا ہے اور مزید لطف یہ کہ اکثر مسلمین بلکہ تمام مسلمین نے دنیا میں مردوں کے زندہ ہونے کی بہت سی روایتیں نقل کی ہیں۔ نیز یہ حدیث بھی روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ قبر میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔

اس سے پہلے ہم نے ان کی ان روایات کو بیان کیا ہے جو ان کی کتابوں میں موجود ہیں اور ان کی کتابوں میں اس آیت کی تفسیر میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر موجود ہے کہ:

آیت: اَلَمْ نَرِ الْاِلٰهَ الَّذِیْنَ - - - - - ثَمَّ اَحْيَاہُمْ (سورہ بقرہ آیت ۲۳۳)

ترجمہ آیت: " کیا تم نے اُن کو نہیں دیکھا جو اپنے گھروں سے موت کے خوف سے نکل بھاگے اور وہ تھے بھی ہزاروں (کا تعداد میں)، تو اللہ نے اُن سے کہا کہ مر جاؤ (تو وہ سب کے سب مر گئے) پھر (اللہ نے) انہیں زندہ کر دیا۔ - - - - -"

• نیز وہ ستر آدمی جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ کوہ طور پر گئے تھے، اُن پر بھی گری اور وہ مر گئے، اس کے بعد اللہ نے ان کو بھی زندگی بخشی۔

• پھر حضرت عزیز علیہ السلام موت کے بعد زندہ ہوئے۔

• اور حضرت عیسیٰ بن مریم نے قہمت سے آدمیوں کو اللہ کے اذن سے زندہ کیا۔

• اور جرج والی حدیث جس کی صحت پر سب متفق ہیں۔

• اور وہ احادیث جن میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قبروں میں مردوں کو سوال و جواب کے لیے زندہ کرتا ہے۔ یہ سب ان کی کتابوں میں مرقوم ہیں اور اسے سب تسلیم کرتے ہیں۔

• ذرا غور تو کیجیے کہ ان مردوں کے زندہ ہونے میں اور حسب روایات اہل بیت رجعت کے اندر دوبارہ زندہ ہونے والوں میں کیا فرق ہے۔ اور بے چارے جابر بن یزید کا کیا قصور تھا جن کی روایات قلمبند نہیں کی گئیں؟

• سید بن طاووس علیہ الرحمۃ اپنی کتاب "سعد السعود" میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

شیخ طوسی نے اپنی تفسیر "تبیان" میں اس آیت کے ذیل میں ثَمَّ اَحْيَاہُمْ

مِنْ بَعْدُو مَوْتِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ (سورہ بقرہ آیت ۲۵۵) میں تفسیر فرمایا ہے کہ

ترجیہ آیت ۷: پھر ہم نے تم کو تمہاری موت کے بعد زندہ کیا تاکہ تم شکر گزار بنو۔
 کہ ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے اس آیت سے جواز رجعت پر استدلال کیا ہے
 تو اگر اس آیت سے صرف جواز و امکان رجعت پر استدلال کیا جائے تو درست ہے
 اور جو اس کو نہ مانے قرآن اس کی تکذیب کرے گا اور اگر اس آیت سے وجوب رجعت
 پر استدلال کیا جائے تو درست نہیں ہے

سید ابن طاووسؒ نے حدیث ثقلین پیش کی

”اس کے بعد سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ واضح ہو کہ وہ حضرات جن کے متعلق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ: ”انّی مخلصت۔۔۔ الخوض“
 (کہ میں تم میں دو گرانقدر چیزیں چھوڑ رہا ہوں کتاب خدا اور میری عمرت اہل بیت
 یہ دونوں ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں)
 ان لوگوں نے اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کیا ہے کہ اس امت میں سے چند لوگوں کو
 اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد زندہ کرے گا اور دنیا میں بھیجے گا۔ اور اس کی تائید ان تمام
 احادیث سے ہوئی جو مخالف و موافق سب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 روایت کی ہے۔

چنانچہ مخالفین میں سے حمید بن عمارؒ نے صحیح بن الصمیمین میں ابوسعید خدری سے روایت کی ہے
 کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم لوگ ان سنتوں کی ضرورتاً اتباع کرو گے
 جو تم سے پہلی امتوں میں گزر چکی ہیں، ایک ایک بالشت اور ایک ایک ہاتھ
 یہاں تک کہ اگر اس میں سے کوئی سو سار کے سوراخ میں داخل ہوا ہوگا تو تم لوگ
 بھی داخل ہو گے۔“

ہم لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر پہلی امتیں کون، یہود و نصاریٰ
 آپ نے فرمایا: وہ نہیں تو پھر کون؟

نرمشہری نے اپنی تفسیر کشاف میں حذیفہ سے روایت کی ہے کہ: آنحضرتؐ نے فرمایا:
 ”تم لوگ عادات و اطوار میں بنی اسرائیل سے بہت مشابہ ہو اور وہی کرو گے جو
 بنی اسرائیل نے کیا، ان کے بالکل قدم بہ قدم چلو گے۔ بس میں یہ نہیں کہہ سکتا
 کہ تم لوگ ان کی طرح گو سالہ پستی بھی کرو گے یا نہیں۔“

اس کے بعد سید ابن طاووسؒ فرماتے ہیں جب پچھلی امتوں یعنی بنی اسرائیل کی اتباع

کے متعلق یہ روایات موجود ہیں تو اب دیکھئے قرآن مجید اور احادیث متواتر یہ کہتی ہیں کہ پچھلی
 امتوں میں سے یہود کے ایک گروہ نے جب یہ کہا کہ:
 آیت: ”لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تَحِبُّوا“ (فَمَا تَهْتَكُمُ اللَّهُ
 ثُمَّ آجِبَاهُمْ)۔۔۔۔۔ (سورہ بقرہ آیت ۱۷۷)

ترجیہ آیت ۸: ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے یہاں تک کہ اللہ کو واضح طور پر نہ دیکھ لیں
 پس اللہ نے ان لوگوں کو موت دے دی، پھر انھیں زندہ کر دیا۔

تو پھر اس کے مطابق اس امت میں بھی تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جنہیں اللہ تعالیٰ اس دنیا
 میں موت دے کر پھر زندہ کرے گا۔

اور شیخ کے احوال کے علاوہ میں نے ان لوگوں کی روایتوں میں بھی اس بات کی طرف اشارہ
 دیکھا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام بھی ابن ملجم کی ضربت اور موت کے بعد اس دنیا میں
 دوبارہ اسی طرح آئیں گے جس طرح ذوالقرنین دوبارہ دنیا میں آئے تھے۔
 چنانچہ نرمشہری نے اپنی تفسیر کشاف میں ذوالقرنین کے متعلق حضرت علی علیہ السلام
 سے یہ حدیث تحریر کی ہے کہ:

”ذوالقرنین کے لیے بادل مسخر تھے۔ ان کے اسباب و ذرائع پھیلے ہوئے تھے، ان کے
 لیے نور بچھا ہوا تھا۔ تو اس کے متعلق پوچھا گیا کہ ایسا کیوں تھا؟ تو فرمایا آپ نے فرمایا
 کہ وہ اللہ سے محبت کرتے تھے اور اللہ ان سے محبت رکھتا تھا۔

اور ابن الکواثر نے پوچھا: ذوالقرنین کون تھے؟ یہ کوئی بادشاہ تھے یا کوئی نبی تھے؟
 آپ نے فرمایا: مذہ بادشاہ تھے اور نہ وہ نبی تھے بلکہ وہ ایک عبد صالح تھے، وہ اطاعت الہی
 میں مصروف تھے کہ ان کی داہنی طرف پیشانی پر ضرب لگائی گئی اور وہ مر گئے تو اللہ تعالیٰ
 نے انھیں زندہ کر کے دوبارہ دنیا میں واپس بھیجا تو ان کی بائیں جانب پیشانی کی طرقت
 پھر کسی نے ضرب لگائی۔ اللہ تعالیٰ نے اس دفعہ بھی موت کے بعد پھر زندہ کر کے دنیا
 میں پھر بھیجا (اور چونکہ پیشانی کے دونوں جانب ضربیں لگائی گئیں) اسی لیے ان کا نام
 ذوالقرنین (دو طرفوں والا) پڑ گیا۔ اور تم لوگوں میں بھی ذوالقرنین کے مانند ایک شخص ہے
 نیز ہم نے مخالفین کی کتب احادیث میں اکثر مسلمانوں کے لیے دیکھا ہے کہ وہ مرنے کے
 بعد قبل از دفن اور بعد از دفن دنیا میں پھر ملپٹ آئے۔ گفتگو اور کلام کیا اور اس کے بعد مر گئے

۱۔ قرون کے معنی۔ سینک کے بھی ہیں۔ انسان کے سر کی وہ جگہ جہاں پر سینک نکلتی ہے۔ نیز نوادر بھی ہیں

مبجلہ ان واقعات کے ایک واقعہ حاکم نیشاپوری نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ:

"حسام بن عبدالرحمن نے اپنے باپ سے اور انھوں نے اس کے دادا سے جو نیشاپور کے قاضی تھے روایت بیان کی ہے کہ ایک شخص میرے پاس آیا لوگوں نے کہا: اس شخص کا ایک عجیب واقعہ ہے۔ میں نے کہا وہ کیا؟ اس شخص نے کہا کہ میں ایک گورکن تھا، قبر کھودا کرتا تھا، ایک دن ایک کا انتقال ہوا تو دفن کے وقت میں اس کی قبر پر پہنچا تاکہ قبر چھ طرح پہچان لوں اور وہاں جا کر میں نے اس کی نماز میت پڑھی۔ پھر جب رات بالکل تاریک ہو گئی تو میں اس کی قبر پر پہنچا، قبر کھودی اور اس کے کفن پر لٹکا ڈالا تاکہ کفن کھینچ لوں۔ تو اس عورت نے آواز دی "سبحان اللہ" ایک جنتی مرد ایک جنتی عورت کا کفن کھینچے؟ اس کے بعد اس نے کہا تم جانتے ہو

کہ تم نے محمد پر نماز پڑھی ہے اور اللہ جل جلالہ نے ان تمام لوگوں کو بخش دیا ہے جنہوں نے محمد پر نماز پڑھی ہے۔

سید رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ ایک نباش قبر کی روایت تو ان لوگوں نے اپنی کتابوں میں درج کر دی اور علمائے اہل بیت کی روایات احیائے اموات کو چھوڑ دیا۔ اور یہ عورت بھی کسی اہم کام کے لیے زندہ نہیں ہوتی تھی۔ مگر وہ رجعت جس کا اعتقاد علماء اہل بیت اور ان کے شیعہ رکھتے ہیں یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آیات و معجزات سے ہے۔ آنحضرت کی منزلت تو حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ و حضرت دانیال سے جہور مسلمین کے سامنے بھی کم نہیں۔ اور ان کے ہاتھوں بھی بہت سے مردے زندہ ہو چکے ہیں۔"

رجعت کے متعلق حضرت سلمان فارسی کی روایت

شیخ حسن بن سلیمان نے اپنی کتاب "المختصر" میں روایت نقل کی ہے، جو سید جلیل حسن بن کبش کی کتاب سے ماخوذ ہے اور انھوں نے کتاب "مقتضب" سے اپنے اسناد کے ساتھ سلمان فارسی سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ:

ترجمہ حدیث: "سلمان فارسی کا بیان ہے،

"ایک دن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جب آپ کی نظر محمد پر پڑی تو ارشاد فرمایا: اے سلمان! اللہ عز وجل نے جس نبی یا رسول کو مبعوث فرمایا اس کے بارہ نقیب قرار پائے۔

میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! یہ بات ہمیں نصاریٰ و یہود دونوں اہل کتاب سے معلوم ہوئی ہے۔ آپ نے فرمایا: اے سلمان! مگر تمہیں معلوم ہے کہ میرے بارہ نقباء کون کون ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے میرے بعد امامت کے لیے منتخب فرمایا ہے؟

میں نے عرض کیا: یہ تو اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے سلمان! سنو! اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے خاص نور سے پیدا فرمایا، پھر مجھے بلایا یعنی آواز دی۔ میں نے اس کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اس نے میرے نور سے علی کو پیدا فرمایا اور ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا، پھر میرے اور علی کے نور سے فاطمہ کو پیدا فرمایا، ان کو بھی آواز دی، انھوں نے بھی اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہا۔ پھر اللہ بزرگ و برتر نے میرے، اور علی اور فاطمہ کے نور سے حسن و حسین کو پیدا فرمایا اور ان دونوں کو بھی آواز دی، اللہ کی آواز پر ان دونوں نے بھی لبیک کہا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پانچ اسماء سے متعلق زمانہ ہمارے نام رکھے۔ یعنی اللہ محمود ہے اور میں محمد ہوں، اللہ علی ہے اور میں علی ہیں، اللہ فاطمہ ہے اور یہ فاطمہ ہیں، اللہ ذوالاحسان ہے اور یہ حسن ہیں، اللہ محسن ہے اور یہ حسین ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے نور سے اور حسین کے نور سے تو اسے کو پیدا فرمایا اور انھیں بھی آواز دی، ان سب نے بھی اس کی آواز پر لبیک کہا۔ اور یہ اس وقت سے بھی پہلے کی بات ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمان کو بنایا، یا زمین کو بچھایا، یا ہوا یا پانی یا فرشتوں یا انسانوں کو پیدا فرمایا، ہم سب اس کے علم میں الوار کی شکل میں تھے اس کی تسبیح کیا کرتے تھے، اس کی بات سنتے اور اس کی اطاعت کرتے تھے۔

سلمان نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! جو لوگ ان کی معرفت رکھتے ہوں ان کے لیے کیا اجر و ثواب ہے؟

آنحضرت ارشاد فرمایا: اے سلمان! جو ان سب کی کما حقہ معرفت رکھتا ہو، ان کی اقتدا کرتا ہو ان کے دوستوں کو دوست اور ان کے دشمنوں سے دشمنی و برأت کا اظہار کرتا ہو

تو خدا کی قسم وہ ہم میں سے ہے، جہاں ہم سب جائیں گے وہیں وہ بھی جائے گا،
جہاں ہماری سکوت ہوگی وہیں وہ بھی ساکن ہوگا۔“

سلمان کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا ان سب کا نام و نسب معلوم ہوئے بغیر
اُن پر ایمان ہو سکتا ہے؟

آپ نے فرمایا: نہیں اے سلمان!

میں نے عرض کیا: پھر میں ان پر کیسے ایمان رکھوں؟

آپ نے فرمایا: تم حسین تک (سب ہی) کو جانتے ہو، تو حسین کے بعد سید العابدین علی
ابن حسین ہوں گے، پھر اُن کے فرزند محمد بن علی باقر علم الاولین والاخرین بن
النبیین والمرسلین، پھر جعفر بن محمد نسان اللہ الصادق، پھر موسیٰ بن جعفر کاظم
جو اللہ کے معائے میں صبر و ضبط سے کام لیں گے، پھر علی بن موسیٰ الرضا، پھر
محمد بن علی المختار پھر علی بن محمد الہادی، پھر حسن بن علی صامت اور دین الہی
کے امین، پھر (م ج م د) ابن حسن المہدی ناطق و قائم ہوں گے۔“

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میں رونے لگا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! افسوس کہ سلمان کو
ان حضرات کا عہد کہاں نصیب ہوگا؟

آنحضرت نے فرمایا: اے سلمان! نگہراؤ، تم اور تم جیسے اور وہ لوگ جو ان سے محبت رکھنے والے
ہوں گے در آنحالیکہ ان کی حقیقی معرفت رکھتے ہوں گے وہ ان حضرات کا عہد
ضرور پائیں گے۔

یہ سن کر میں نے اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کیا۔ پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا میں ان حضرات کے
عہد تک زندہ رہوں گا؟

آنحضرت نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! ذرا قرآن مجید کی یہ آیت تو پڑھو:

”فَإِذَا جَاءَ - - - - - أَكْفَرْتُمْ بِلِقَائِهِ“ (سورہ نبی سہول آیت ۲۷)

ترجمہ آیات: ”اور جب اُن دونوں وعدوں میں سے پہلے وعدے کا وقت آیا تو ہم نے
تم پر اپنے زبردست جنگجو بندوں کو مسلط کر دیا جو (تباہی مچاتے ہوئے)
گھروں میں گھس گئے۔ اور وہ وعدہ پورا ہو کر رہا۔

پھر ہم نے تمہیں اُن پر غلبہ عطا کر کے تمہارے دن پھر دیے اور ہم نے
مال اور اولادوں سے تمہاری مدد کی اور کثرت افراد عطا کی۔“

۱۰ حضرت امام جعفر صادقؑ نے مذکورہ آیات کی تاویل میں فرمایا کہ پہلے خدا سے مراد قتل امیر المومنین اور درودِ سرِ خدا سے مراد امام کا
کے خلاف بغاوت اور بڑی سرکشی سے مراد امام حسینؑ کا قتل۔ اور وعدہ خدا امام قائمؑ کے ہاتھوں

سلمان کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرا گریہ و فورا اشتیاق سے اور شدید ہو گیا، پھر میں نے
عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا یہ آپ کا وعدہ ہے؟

آنحضرت نے فرمایا: ”ای وَالَّذِي أَرْسَلَ مُحَمَّدًا إِنَّهُ لَبَعْدَ مَتَى وَلَعَلَّ
وفاطمة والحسن والحسين وتسعة اثنته وكل من
هو منّا ومظلوم فينا إني والله يا سلمان! ثم ليحضرت
إبليس وجنوده وكل من محض الایمان (محضاً) ومحض
الكفر محضاً حتى يؤخذ بالقصاص والاوتار والشارات
ولا يظلم ربك احداً ونحن تأويل هذه الآية:

(آیت ۲۸) ”وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضِعُوا فِي
الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ
وَنُكَيِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنُرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ
وَجُنُودَهُمْ مِمَّنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ“ (سورہ قصص آیت ۲۷)

قال سلمان: فقلت من بين يدي رسول الله صلى الله عليه وآله وما يبالي
سلمان متى لقى الموت أو لقيه۔

(ترجمہ حدیث)

آنحضرت نے فرمایا: ”ہاں، اس ذات کی قسم جس نے محمدؐ کو رسول بنا کر بھیجا ہے، یہ میرا وعدہ ہے
عقلی کے لیے، فاطمہ کے لیے، حسن و حسین کے لیے اور ان کے بعد
نور ائمتہ کے لیے، بلکہ ہر مومن کے لیے اور مظلوم کے لیے کہ یہ سب رجعت
کریں گے۔ پھر ابلیس اور اس کا لشکر لایا جائے گا اور خالص مومن اور
خالص کافر بھی پٹائے جائیں گے تاکہ ان سے قصاص و انتقام و بدلہ لیا
جائے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی پر بھی ظلم نہیں کرے گا، اور ہم ہی
اس آیت کی تاویل ہیں:

ترجمہ آیت: ”اور ہم نے چاہا کہ جو زمین میں بے بس و کمزور بنا دیے گئے تھے اُن پر احسان کریں
اور انھیں امام بنادیں۔ اور انھیں وارث قرار دیں۔ اور ہم اُن کو زمین میں اقتدار
بخشیں اور فرعون و ہامان اور اُن دونوں کے لشکروں کو وہ دکھائیں جس کا انکو
خوف تھا۔“۔۔۔۔۔ سلمان کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں رسول اللہؐ کے سامنے
سے اٹھا تو مجھے فلحاً پرواہ نہ رہی کہ سلمان سے موت کب ملاقات کرے گی یا میں اُس سے کب ملوں گا۔

☆ ابن عیاش نے اپنی کتاب "المقتضب" میں احمد بن محمد بن جعفر صولی نے
عبدالرحمن بن صالح سے، انھوں نے حسین بن حمید بن ربیع سے، انھوں نے
اعمش سے، اعمش نے محمد بن خلف طاطری سے، انھوں نے شاذان سے
شاذان نے سلمان سے اسی کے مثل روایت بیان کی ہے۔
نیز انھوں نے صالح بن حسین نوہسی سے روایت کی ہے کہ ان کا بیان ہے کہ ابوسہل نیشاپوری
نے اپنے والد مصعب بن وہب کے یہ اشعار پڑھ کر مجھے سنائے :

☆ مصعب بن وہب کے اشعار

- ۱۔ فان تسألانی ما الذی انا دائنٌ ۖ بہ فالذی اُبدیہ مثل الذی اُخفی
اگر تم مجھ سے پوچھو کہ تیرا دین کیا ہے۔ تو جس طرح اب تک میں اس کو چھپائے ہوئے تھا اب آگے
ظاہر کر رہا ہوں۔
- ۲۔ اَدِینَ بَانَ اللّٰہِ لاشیءٍ غَیْرَہُ ۖ قُوِّیْ عَزِیزَ بَارِئٍ الْخَلْقِ مِنْ ضَعْفِ
سنو! میرا ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی قوی و عزیز اور باری الخلق نہیں ہے۔
- ۳۔ وَ اَنْ رَّسُولَ اللّٰہِ اَفْضَلُ مَرْسَلٍ ۖ بِہُ بَشَرِ الْمَاضُوْنَ فِیْ مُحْكَمِ الصَّحْفِ
اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الرسلین ہیں جن کے آنے کی بشارت گذشتہ
انبیاء نے اپنی اپنی کتابوں میں دی ہے۔
- ۴۔ وَ اَنْ عَلَیَّا بَعْدَہُ اَحَدُ عَشْرِ ۖ مِنْ اللّٰہِ وَعَدَ لَیْسَ فِیْ ذَاکَ مِنْ خَلْفِ
اور یہ کہ علی اور ان کے بعد گیارہ یہ اللہ کا وعدہ ہے اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔
- ۵۔ اَسْتَمْتَنَا الْمَاضُوْنَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ۖ لَہُمْ صَفْوُودِیْ مَا حِیْتَ لَہُمْ اَصْفٰی
یہ بارہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہمارے ائمہ اور بادی ہیں جب تک میں زندہ
ریوں گا ان کی خالص محبت کا دم بھرتا رہوں گا۔
- ۶۔ ثَمَانِیۃٌ مِنْہُمْ مَضُوْا السَّیْبِیْمَ ۖ وَ اَرْبَعۃٌ یَّرْجُوْنَ لِلْعَدِّ وَالْمَوْتِ
ان بارہ میں سے آٹھ تو گزر گئے، اب چار اور رہ گئے ہیں جو اس بارہ کے عدد کو
پورا کریں گے۔
- ۷۔ وَ لَیْ ثَقۃٌ بِالرَّجْعۃِ الْحَقِّ مِثْلَ مَا یَزِدُّ وَ ثَقَتِ بِرَجْعِ الطَّرَفِ مَتٰی اِلَى الطَّرَفِ
اور سپ پورے وثوق و یقین سے کہتا ہوں کہ رجعت حق ہے جس طرح میں پورے وثوق
اور یقین کے ساتھ ایک طرف سے دوسری طرف پھرنے کا یقین و وثوق رکھتا ہوں۔

بَحَارُ الْاُخْوَارِ

بَابُ سِیِّ

حضرت امام قائمؑ کے بعد
بارہ مہدی ہوں گے

باب ۳

① حضرت امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

دقاق نے اسدی سے (اُنھوں نے غشی سے اُنھوں نے نوفلی سے) اُنھوں نے
عل ابن ابی حمزہ سے، اُنھوں نے ابوبصیر سے، اور ابوبصیر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے
حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا کہ فرزند رسول! میں نے آپ کے پیرو گرامی
سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ امام قائمؑ کے بعد بارہ مہدی ہوں گے۔
ل: قال الصادق: انما قال: اثني عشر حمديًا وليقل اثنا عشر
امامًا، ولكنهم قوم من شيعتنا يدعون الناس الى
موالاتنا ومعرفة حقنا۔ (کمال الدین و تمام المنته) (ترجمہ)
امام صادقؑ نے فرمایا: ہاں، اُنھوں نے بارہ مہدی کہا تھا، بارہ امام تو
نہیں کہا تھا۔ لیکن یہ وہ گروہ ہمارے شیعوں میں سے ہوگا جو لوگوں کو
ہماری ولایت اور ہمارے حق کی معرفت کی طرف بلائے گا۔

② بعد امام قائمؑ بارہ مہدی امام حسینؑ کی نسل سے ہوں گے

محمد حمیری نے اپنے والد سے، اُنھوں نے محمد بن عبد الحمید، و محمد بن عیسیٰ
ب سے، اُنھوں نے محمد بن فضیل سے، اُنھوں نے ابو حمزہ سے، اُنھوں نے حضرت
ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے جس میں
آپؑ نے فرمایا: يا ابا حمزة ان من بعد القائم احد عشر حمديًا من ذلالتهم

”اے ابو حمزہ! امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام
سے بارہ مہدی ہوں گے۔“
(غیبۃ طوسی)

امام قائمؑ کے بعد ایک شخص تین سو سال حکومت کرے گا

③

فضل نے ابن محبوب سے، اُنھوں نے عمرو بن ابومقدام سے، اُنھوں نے جابر
سے، اور جابر جعفی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے
سنا ہے۔ يقول: والله ليملكنّ منّا اهل البيت رجل بعد موت
ثلاثمائة سنة يزداد تسعاً۔ قلت: متى يكون ذلك؟
قال: بعد القائم۔ قلت: وكم يقوم القائم في عالمه؟
قال: تسع عشرة سنة، ثم يخرج المنتصر فيطلب بدم
الحسين ودماء اصحابه، فيقتل ويسبي حتى يخرج
السفاح۔ (غیبۃ طوسی)

ترجمہ روایت: ”آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک
شخص تین سو سال تک حکومت کرے گا۔“

میں نے عرض کیا: یہ کب ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: امام قائم علیہ السلام کے بعد۔

میں نے عرض کیا: اور خود امام قائم علیہ السلام ظہور کے بعد کتنے عرصے دنیا میں رہیں گے؟
آپؑ نے فرمایا: انیس سال رہیں گے۔ پھر منتصر خروج کرے گا جو امام حسینؑ اور ان کے اصحاب
کے خون کا بدلہ لے گا، لوگوں کو قتل کرے گا، اور قید کرے گا یہاں تک کہ سفاح
خروج کرے گا۔ (غیبۃ طوسی)

④ قیامت چالیس دن قبل امام قائمؑ کی رحلت

(الارشاد) ”ليس بعد دولة القائم لأحد دولة إلا مجاءت به الرواية
من قيام ولده انشاء الله ذلك، ولم يرد على القطع والثبات
واكثر الروايات انه لن يمضي حمديًا الا مئة الا قبل

القيامة بأربعين يوما يكون فيها الهرج وعلامة خروج
الأموات ، وقيام الساعة للحساب والجزاء - والله أعلم -
ترجمہ روایت : ” کتاب الارشاد “ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ میں ہے کہ امام قائم علیہ السلام کی حکومت
کے بعد کسی شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف روایت میں یہ ہے کہ ان کے بعد ان کی
اولاد انشاء اللہ قائم رہے گی ۔ اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ مہدی امت امام قائم
علیہ السلام قیامت سے صرف چالیس دن پہلے دنیا سے رحلت فرمائیں گے ،
جس کے دوران دنیا میں ہرج و مرج واقع ہوگا ، مرنے والے قبروں سے نکلیں گے اور
حساب و کتاب اور جزاء کے لیے قیامت قائم ہوگی ۔ (واللہ اعلم)

(نوٹ)

علامہ طبرسی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب اعلام الوری ” میں تحریر فرماتے ہیں کہ :
” روایات صحیحہ میں یہ وارد ہوا ہے کہ امام قائم مہدی علیہ السلام کی حکومت کے بعد کسی
شخص کی حکومت نہ ہوگی ، صرف ان کے فرزند ان کے قائم مقام ہوں گے ، انشاء اللہ
اور اکثر روایات میں یہ ہے کہ قیامت سے چالیس دن پہلے امام قائم علیہ السلام دنیا
سے اٹھیں گے اور اس میں مردوں کے قبروں سے خروج کی علامتیں ظاہر ہوں گی
اور قیامت برپا ہو جائے گی ۔ اور اللہ بہتر جاننے والا ہے ۔

شیخ صدوق علیہ الرحمۃ اپنی کتاب کمال الدین جلد ۱ ص ۳۳۹ باب اتصال الوصیۃ
میں اپنے اسناد کے ساتھ عبداللہ بن سلیمان عامری سے اور انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ
امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے ۔ آپ نے فرمایا کہ زمین پر ہمیشہ کوئی نہ کوئی خدا
کی حجت ضرور رہے گی تاکہ وہ حرام و حلال بتائے اور سبیل الہی کی طرف لوگوں کو دعوت
دے ۔ اور اس حجت کا سلسلہ (تعلق) زمین سے قیامت کے برپا ہونے سے صرف چالیس
دن پہلے منقطع ہوگا ۔ (ورجہ زمین سے حجت خدا اٹھ جائے گی تو باب تو بہ بھی بند ہو جائے گا ۔
” فَكَذَلِكَ نُنْفِخُ نَفْسًا إِيْمَانًا نَهَا لَمْ تَكُنْ اَمْنًا مِنْ قَبْلِ ” - (سورۃ الانعام ۱۵۸)
” اور اُس وقت کسی کا ایمان لانا نفع نہ پہنچائے گا جبکہ وہ پہلے سے ایمان نہ لائے ہوئے ہو ۔“
اس دوران جو لوگ ہوں گے وہ بدترین خلق ہوں گے اور قیامت ان ہی کے لیے برپا ہوگی ۔

• نیز برقی نے محاسن ” میں کتاب مہاج النظم باب ۲۲ حدیث ۲۳۶ میں قدر
فرق کے ساتھ اسی کے مثل روایت کی ہے ۔ اور اس سے ظاہر ہے کہ صدر اول میں یوں
کا یہی اعتقاد تھا ۔

چنانچہ علامہ کلینی علیہ الرحمۃ نے اصول کافی میں باب ” ان لوگوں کے نام جنہوں
نے آپ کو دیکھا ہے “ جلد ۱ ص ۳۲۹ میں عبداللہ بن جعفر حمیری سے روایت کی ہے کہ ان
بیان ہے کہ ایک مرتبہ ہم اور شیخ ابو عمر رحمۃ اللہ علیہ احمد بن اسحاق کے پاس جمع ہوئے
تو احمد بن اسحاق نے مجھے انکھ کے اشارے سے کہا کہ ان سے حضرت امام خلف قائم کے متعلق کچھ
دریافت کرو ۔ میں نے عرض کیا : اے ابو عمر ! میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں
اگر مجھے اس میں کوئی شک نہیں ہے پھر بھی آپ سے دریافت کرنا بہتر سمجھتا ہوں ۔
سنیے : میرا اعتقاد اور دین یہ ہے کہ زمین حجت خدا سے صرف قیامت برپا ہونے سے
چالیس دن پہلے خالی ہو جائے گی ۔ جب وہ وقت آئے گا تو حجت زمین سے اٹھ جائیگی
اور باب تو بہ بند ہو جائے گا ۔ ” فَكَذَلِكَ نُنْفِخُ نَفْسًا إِيْمَانًا نَهَا لَمْ تَكُنْ
اَمْنًا مِنْ قَبْلِ اَوْ كَسَبَتْ فِي اِيْمَانِهَا خَيْرًا فَاُولَئِكَ شَرَار
مَنْ خَلَقَ اللّٰهُ ” (الحديث)

یعنی : اس وقت کسی کا ایمان لانا مفید نہ ہوگا درحالیکہ وہ پہلے سے ایمان نہ
لے آیا ہو اور اس دوران اُس نے اپنے ایمان کے زمانے میں نیک عمل کیا ہو ۔
اور یہ لوگ (جو ایمان نہیں لائے) بدترین خلق خدا ہوں گے ۔

بہر حال ان روایات سے ثابت ہے کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہ رہے گی
بس صرف چالیس دن قیامت برپا ہونے سے پہلے زمین سے حجت اٹھ جائے گی اور
وہ حجت بدی منتظر ہوں گے جن کی حکومت کے سات سال بعد قیامت برپا ہوگی ۔
لہذا ضروری ہے کہ اس عرصے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم و امت ظاہرین رجعت فرمائیں
گے ۔ (تاکہ زمین حجت خدا سے خالی نہ رہے) تاکہ اسلام کا درخت سرسبز ہو ، دین کے شجر
میں پھل آئیں تقویٰ اور مسلم کی شاخوں میں پتے نکل آئیں اور زمین اپنے رب کے نور سے
چمک اٹھے ، اور اس میں کوئی ہرج نہیں اگر انھیں مہدی کہا جائے جیسا کہ روایات
میں آیا ہے ۔

۵ خروج منتصر و سفاح اور ان سے مراد

عن جابر قال : سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول : والله ليملككن
رجل منا أهل البيت الارض بعد موته ثلاثمائة سنة ويزداد
تسعا قال : فمضى ذلك ؛ قال : بعد موت القائم ؛ قال : قلت :

وكم يقوم القائم في عالمه حتى يموت ؟ قال : تسع عشرة سنة ، من يوم قياهه الى موته قال : قلت فيكون بعد موته هجر ؟ قال : نعم خمسين سنة -

قال : ثم يخرج المنصور الى الدنيا فيطلب دمه ودم اصحابه فيقتل ويسبي حتى يقال لو كان هذا من ذرية الانبياء ، ما قتل الناس كل هذا القتل ، فيجتمع الناس عليه ابيضهم واسودهم ، فيكثرون عليه حتى يلجؤنه الى حرم الله فاذا اشتد البلاء عليه ، مات المنتصر وخرج السفاح الى الدنيا غضبا للمنتصر ، فيقتل كل عدونا جائر ويملك الارض كلها ويصلح الله له امرة وبعيش ثلاثمائة سنة ويزداد تسعا -

ثم قال ابو جعفر عليه السلام : يا جابر وهل تدري من المنتصر والسفاح ؟ يا جابر المنتصر الحسين والسفاح امير المؤمنين صلوات الله عليهم اجمعين (رواه العياشي في تفسيره ج ۲ صف ۳۶۶)

(ترجمہ روایت ۵)

” جابر سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ، آپ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد ہم اہل بیت میں سے ایک شخص اس زمین پر تین سو سال تک حکومت کرے گا بلکہ نو سال اور زیادہ (یعنی ۳۰۹ سال) -

میں نے عرض کیا (فرزند رسول !) یہ کب ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : امام قائم علیہ السلام کی وفات کے بعد -

میں نے عرض کیا : اور امام قائمؑ ظہور کے بعد کتنے عرصے تک دنیا میں رہیں گے اور اس کے بعد کب ، وفات پائیں گے ؟

آپ نے فرمایا : اسی سال ان کے ظہور سے وفات کے درمیان کا عرصہ ہوگا -

میں نے عرض کیا : پھر ان کی وفات کے بعد تو بڑا ہرج (افراتفری کا عالم) ہوگا ؟

آپ نے فرمایا : ہاں ، پچاس سال تک - اس کے بعد منصور دنیا میں آئے گا اور وہ اپنے اور

اپنے اصحاب کے خون کا بدلہ لے گا اور اتنا قتل کرے گا اور لوگوں کو قیدی بنائے گا کہ لوگ کہنے لگیں گے کہ اگر یہ ذریت انبیاء میں سے ہوتا تو اس بنیردی سے لوگوں کو قتل نہ کرتا - پھر تمام کالے اور گورے جمع ہو کر اس پر بیٹھا کر دیں گے اور اسے حرم خدا میں پناہ یعنی پڑے گی - اس پر ہر طرف سے مصیبت ٹوٹ پڑے گی اور منتصر کا انتقال ہو جائے گا تو دنیا میں سفاح غضبناک ہو کر آئے گا اور وہ ہمارے تمام دشمنوں اور ظالموں کو قتل کرے گا اور پوری روئے زمین پر اپنی حکومت قائم کرے گا ، اس کے تمام امور کو درست کر دے گا - پھر وہ تین سو نو سال تک حکومت کرے گا -

اس کے بعد امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا : اے جابر ! تمہیں معلوم ہے وہ منتصر اور وہ سفاح کون ہے ؟ اے جابر منتصر تو حضرت امام حسین علیہ السلام ہیں اور سفاح حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام ہیں -

(اس حدیث کی روایت تفسیر عیاشی جلد ۲ صف ۳۶۶ میں موجود ہے)

⑥ بارہویں امام کے بعد ان کے فرزند پہلے مہدی ہوں گے

خطہ (غیبہ طوسی) راویوں کی ایک جماعت نے بزوری سے ، انھوں نے علی بن منان موصی سے ، انھوں نے علی بن الحسین سے ، انھوں نے احمد بن محمد بن خلیل سے ، انھوں نے جعفر بن احمد مہدی سے ، انھوں نے اپنے چچا حسین ابن علی سے ، اور انھوں نے اپنے والد سے ، انھوں نے حضرت ابو عبد اللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے پدر عالی قدر سے ، اور آنحضرت نے حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام سے اور حضرت امیر المؤمنینؑ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات حسرت آیات کی شب ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن ایک صحیفہ اور دو ات قلم لے آؤ - پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وصیت لکھواتے ہوئے اس منزل پر پہنچے اور فرمایا :

قال رسول الله ص : يا عقی اِنَّه سیکون بعدی اثنا عشر اماما ومن بعدهم اثني عشر مهديا فانتي يا عقی اَوَّلُ الاثني عشر الامام

وساق الحديث الى ان قال : وليسلمها الحسن عليه السلام الى ابنه م ح م المستحفظ من آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعليهم ، فذلك اثني عشر اماما

ثم يكون من بعده اثنا عشر مهدياً فاذا حضرت الوفاة فليسلمها
الح ابنة اول المهديين له ثلاثة اسماى اسم كل سمية واسم الحى
وهو عبدالله واحمد والاسم الثالث المهدى وهو اول المؤمنين.

(ترجمہ حدیث ملا)

پھر حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: عیسیٰ! میرے بعد بارہ امام ہوں گے اور ان کے
بعد بارہ مہدی ہوں گے اور تم اے عیسیٰ! ان بارہ اماموں میں سے پہلے امام ہو۔
پھر یکے بعد دیگرے تمام ائمہ کے نام بتاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اور حسن یہ عہدہ امامت
اپنے فرزند م ح م د کے سپرد کر دیں گے جو آل محمد میں سے محفوظ اور باقی رہیں گے اور
اس طرح یہ بارہ امام پورے ہو جائیں گے اور اس کے بعد بارہ مہدی ہوں گے، جب
بارہویں امام کا وقت وفات قریب ہوگا تو آپ یہ کار بدایت اپنے فرزند کے سپرد کر کے جائیں
گے اور اس طرح وہ پہلے مہدی ہوں گے اور ان کے تین نام ہوں گے ایک میرا نام، ایک
میرے پدر بزرگوار کا نام اور وہ عبداللہ اور احمد ہوگا اور میرا نام مہدی ہوگا، اور وہ اول
المؤمنین ہوں گے۔

④ امام قائم کے بعد بارہ مہدی ہوں گے

سید علی بن عبد الحمید نے اپنے اسناد کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق
علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ: آپ نے فرمایا:
"أَنَّ مَتَّى بَعْدَ الْقَائِمِ عَلِيِّهِ السَّلَامُ اثْنَا عَشَرَ مَهْدِيًّا مِنْ وَلَدِ الْحُسَيْنِ"
امام قائم علیہ السلام کے بعد ہم اہل بیت میں سے اولاد امام حسین علیہ السلام
سے بارہ مہدی ہوں گے۔ (منتخب البصائر)

⑤ مسجد سہل منزل امام قائم ہوگی

ابی نے سعد سے، سعد نے جاورانی سے، جاورانی نے حسین بن سیف سے
حسین نے اپنے والد سیف سے، سیف نے حضری سے، اور حضری نے حضرت ابو جعفر اور
حضرت ابو عبد اللہ علیہما السلام سے روایت کیا ہے کہ دونوں حضرات نے ارشاد فرمایا کہ وہ کہے
بارے میں: فیہا مسجد سہیل الذی لم یبعث اللہ نبیًّا إِلَّا وَقَدْ صَلَّی فِیہِ
وَمِنْہَا یُظْہَرُ عَدْلُ اللّٰہِ، وفیہا یکون قائمہ والقوام من بعدہ

وہی منازل النبیین والاصیاء والصلحین۔

ترجمہ روایت: "وہاں ایک مسجد سہیل ہے ایسی کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جس نبی کو بھی بھیجا اُس نے
وہاں آکر اس مسجد میں نماز پڑھی۔ وہیں سے عدل الہی ظاہر ہوگا اور اسی میں امام قائم
ہوں گے اور ان کے بعد اور بہت سے قائم ہوں گے وہ مسجد انبیاء و اوصیاء اور
صلحین کی منزل ہے۔

بیان: هذه الاخبار مخالفة للمشهور وطولها التاويل احد وجهين
الاول: ان يكون المراد بالاثني عشر مهدياً النبي صلى الله عليه وسلم وسانئ
الائمة سوى القائم عليه السلام بان يكون ملكهم بعد القائم وقد
سبق ان الحسن بن سليمان اولها بجميع الائمة وقال بوجبة
القائم عليه السلام بعد موته وبه ايضا يمكن الجميع بين بعض
الاخبار المختلفة التي وردت في مدة ملكه عليه السلام.
والثاني ان يكون هؤلاء المهديون من اوصياء القائم هادين للخلق
في زمن سائر الائمة الذين رجعوا اليه يخلو الزمان من
حجة، وان كان اوصياء الانبياء والائمة ايضا حججا
والله تعالى يعلم۔

ترجمہ: نوٹ: مذکور بالا تمام روایات مشہور کے خلاف ہیں جن کی تاویل اس طرح ہو سکتی ہے
پہلی صورت: یہ کہ بارہ مہدی سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور سارے ائمہ سوائے
امام مہدی علیہ السلام کے ہیں۔ اس لیے کہ ان لوگوں کی حکومت امام قائم کے
بعد ہوگی۔ چنانچہ اس سے جو روایت ہے اس میں حسن بن سلیمان نے بھی سارے
ائمہ مراد لیے ہیں اور بعد وفات قائم ان کی رجعت کے قائل ہیں۔
دوسری صورت: یہ ہے کہ یہ سارے مہدی امام قائم کے اوصیاء میں سے ہوں گے جو ائمہ
ظاہرین کے دور رجعت میں ہدایت خلق پر مامور ہوں گے تاکہ زمانہ کسبِ حجت سے
خالی نہ رہے۔ اگرچہ اوصیاء انبیاء اور ائمہ ظاہرین بھی بہر حال حجت الہی ہیں۔
واللہ تعالیٰ بہترین جاننے والا ہے۔

❖ ❖ ❖

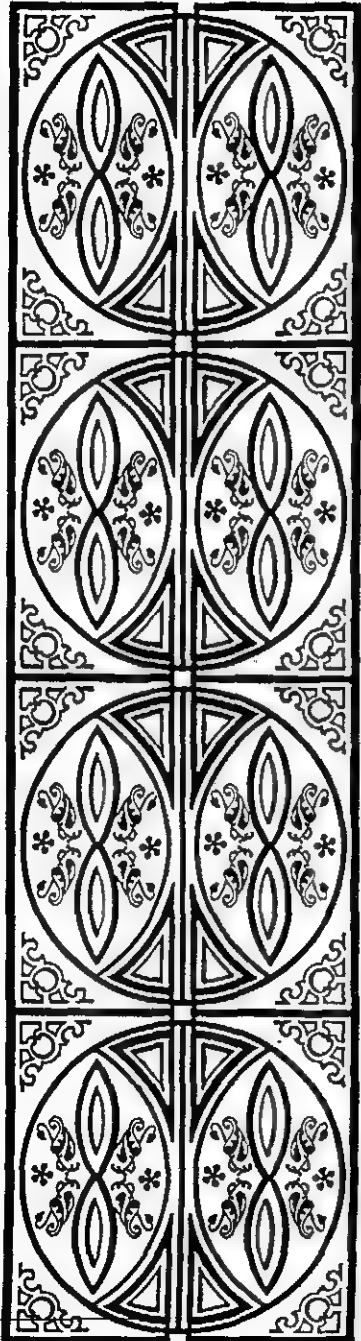
بحار الانوار



باب سی ویک



اہل شہم کا ایک خط
توقع کی تصدیق کے لیے



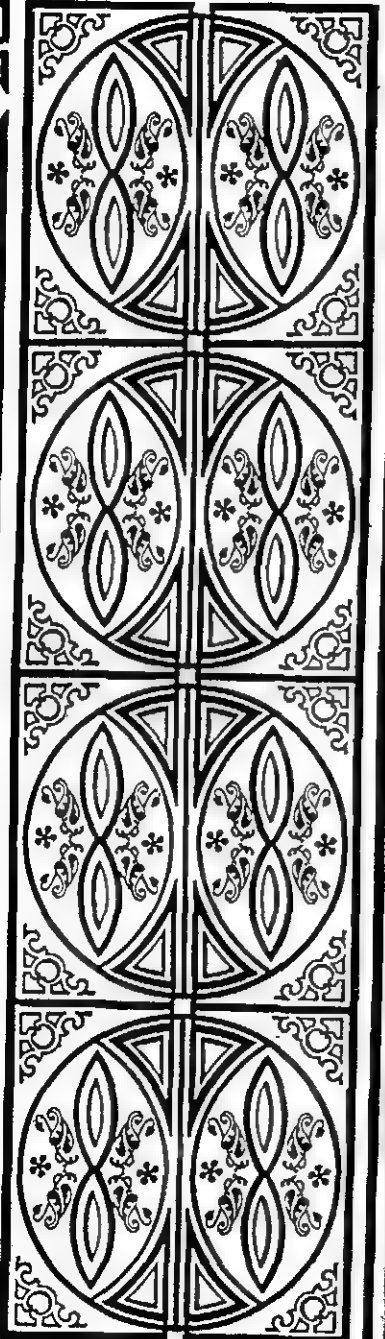
بَحَارُ الْاَنْوَارِ



باب سی ویک



اہلِ شَم کا ایک خط
توقع کی تصدیق کے لیے



باب ۳

۱ اہل قلم کا ایک خط توفیق کی تصدیق کیلئے

ایک جماعت نے ابوالحسن محمد بن احمد بن داؤد قتی سے روایت کی ہے اُنکا بیان ہے کہ میں نے ایک قلمی نسخہ پایا جو احمد بن ابراہیم نو نجی کے ہاتھ کا لکھا ہوا اور ابوالقاسم حسین بن روح کا لکھا یا اور املا کرایا ہوا تھا، اُس کتاب کی پشت پر تحریر تھا کہ اس میں ان مسائل کے جوابات ہیں جو تم سے بھیج گئے تھے اور پوچھا گیا کہ آیا یہ جوابات فقیہ علیہ السلام (امام قاسمؑ) کے تحریر کردہ ہیں یا محمد بن علی شلمغانی کے ہیں۔ اس دریافت کا سبب یہ ہے کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ شلمغانی کہتا ہے کہ ان مسائل کے جوابات میں نے تحریر کیے ہیں۔ تو ان مسائل کے مجموعے کی پشت پر یہ لکھ دیا گیا،

”بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قَدْ وَقَفْنَا عَلٰی هَذِهِ الرَّقْعَةِ وَمَا تَضَمَّنَتْهُ ، فَجَمِيعُهُ جَوَابُنَا وَلَا مَدْخَلَ لِلْمَخْذُولِ الْفَضْلِ الْمَضِلِّ الْمَعْرُوفِ بِالْعِزِّ الْقَوِيِّ لَعْنَةُ اللّٰهِ فِيْ حُرُوفٍ مِنْهُ وَقَدْ كَانَتْ اَشْيَاءُ خَرَجَتْ اِلَيْكُمْ عَلٰی يَدِيْ اَحْمَدَ بْنِ هِلَالٍ وَغَيْرِهِ مِنْ نَظَرِائِهِ وَكَانَ مِنْ ارْتِدَادِهِمْ عَنِ الْاِسْلَامِ مِثْلَ مَا كَانَ مِنْ هَذَا عَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَغَضَبُهُ

ترجمہ و توفیق۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ ہم اس رقعہ اور اس کے مضمون پر مطلع ہوئے، یہ سب ہمارے جواب ہیں اس میں ایک حرف بھی اس مخدول و مضل (رانہ و رگاہ اگر اور گمراہ کن) کا نہیں ہے اور اس سے پہلے چند چیزیں احمد بن ہلال اور اس کے دیگر لوگوں کے ہاتھوں تم لوگوں تک پہنچی تھیں مگر ان سب کا بھی اسلام سے مرتد ہونا ایسا ہی ہے جیسے یہ (شلمغانی) مرتد ہو گیا۔ ان سب پر اللہ لعنت کرے اور اپنا غضب نازل فرما

(سائل نے اس خط کے آخر میں لکھا کہ اس کی تصدیق میں پہلے بھی کراچکا ہوں)
فَخَرَجَ الْجَوَابُ اِلَّا مِنْ اُسْتَثْبَتَ فَاِنَّهُ لَا ضَرَرَ فِيْ خُرُوجِ مَا خَرَجَ عَلٰی اَيْدِيْهِمْ وَاِنَّ ذٰلِكَ صَحِيْحٌ۔

و روى قد يما عن بعض العلماء عليهم السلام والصلوة الله
سئل عن مثل هذا بعينه في بعض من غضب الله عليه
وقال عليه السلام ” العلم علينا ، ولا شيء عليك من كفر من كفر
فما صَحَّ لكم مما خرج على يده برواية غيره من الثقات
رحمهم الله ، فاحمدوا الله واتقوا الله وما شككتكم فيه أو
لم يخرج اليكم في ذلك إلا على يده فردوه إلينا لنصتعه
اونبطله ، والله تقدست أسماؤه وجل ثناؤه ولست
توفيقكم وحسبنا في أمورنا كتبنا ونعم الوكيل۔

(ترجمہ)

پس اس کے جواب میں یہ لکھا ہوا آیا کہ ”جس توفیق کی تمہیں پہلے تصدیق ہو چکی ہے اگر ان لوگوں کے ذریعے سے بھی وہی چیز آتی ہے تو اس میں ضرر نہیں وہ صحیح ہے۔ اور بعض علمائے اہل بیت علیہم السلام کے متعلق قدیم سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ ان سے بھی اسی طرح کا سوال کسی ایسے کے لیے کیا گیا تھا جو مغضوب الہی تھا تو آپ نے اس کے جواب میں فرمایا تھا کہ علم تو ہمارے پاس ہی ہے اس سے جو انکار کرے وہ کرتا رہے تم لوگوں پر اس کا کیا اثر ہے۔ اگر کوئی ایسی روایت اس ذریعے سے تم لوگوں تک پہنچے جس کی تصدیق و توثیق اپنے ثقات سے کر چکے ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور اسے قبول کرلو۔ اور جس میں تم لوگ شک کرتے ہو یا وہ روایت اس کے علاوہ اور کسی مرویہ سے تم تک پہنچی ہو تو اس کے لیے ہماری طرف رجوع کرو تم بتائیں گے کہ وہ صحیح ہے یا غلط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے اسماء بہت ہیں، اُس کی حمد و ثناء بہت جلیل ہے، وہی تمہاری توفیقات کا مالک ہے اور تمام امور میں ہم لوگوں کے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل و کارساز ہے۔“

۶۹

ابن زنج کا بیان ہے کہ سب سے پہلے ابوالحسن محمد بن علی بن تمام نے بیان کی، انھوں نے کہا کہ میں نے یہ توفیق اس قلمی کتاب سے نکل کی جو ابوالحسن بن داؤد کے پاس تھی

اور جب ابوالحسن بن داؤد تشریف لائے تو میں نے وہ نقل انہیں بڑھ کر سنائی۔ اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ اسی نسخہ کو بعینہ اہل قم نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح کو بھیجا تھا اور اس کی پشت پر اس کا جواب احمد بن ابراہیم نوخستی کے ہاتھ کا لکھا ہوا آیا، اور یہ نسخہ ابوالحسن بن داؤد کے پاس سے حاصل ہوا۔

○ وہ نسخہ کتاب جواب اہل قم نے توثیق کیلئے روانہ کیا تھا

مسائل محمد بن عبد اللہ بن جعفر حمیری :

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت بخشے، آپ کی مدد فرمائے، سعادت و سلامتی نصیب فرماتا رہے، اپنی نعمتوں سے نوازتا رہے آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرماتا رہے، اُس کا بہترین فضل و کرم آپ پر رہے، اگر آپ کو کوئی گزند و غیو پہنچنے والی ہو تو وہ مجھے پہنچ جائے۔ لوگ قرب و منزلت کے لیے ایک دوسرے سے آگے بڑھنا چاہتے ہیں مگر آپ جیسے قبول فرمائیں وہی مقبول ہے اور جسے رد فرمادیں وہ پست ہوگا۔ اور ہم اس بات سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں۔ خدا آپ کا بھلا کرے ہمارے شہر میں بھی ذخیرہ و سربرآوردہ لوگوں کی ایک جماعت ہے جو قرب منزلت کے لیے ایک دوسرے پر متناسف (رغبت رکھنے والے اور سبقت کرنے کے خواہش مند اور متقابل ہیں)۔

نیز اللہ تعالیٰ کی تائید آپ کے شامل حال رہے۔ آپ کا ایک خط ان میں سے کچھ لوگوں کو ملا۔ (جواب) یہ صحیح ہے۔

نیز علی بن محمد بن حسین بن مالک المعروف بہ مالک بادو کہ نے ایک تحریر دکھائی جس سے اس کو مددہ ہوا اور مجھ سے اُس نے درخواست کی ہے کہ میں آپ کو مطلع کروں کہ اُسے کیا دکھ ہوا۔ اگر میرا یہ لکھنا کوئی گناہ ہے تو میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں، اور اگر نہیں، تو پھر میں اُس سے ایسی بات کروں جس سے اُس کی تشفی ہو جائیگی انشاء اللہ تعالیٰ۔ (توقیع) ”لَمْ نَكْتَبِ إِلَّا مِنْ كَاتِبِنَا“

(ترجمہ توقیع) ”ہماری جس سے خط و کتابت ہے بس اُسی سے ہوتی ہے کسی اور سے نہیں ہے۔“

سوال : نیز اللہ تعالیٰ آپ کا بھلا کرے آپ نے مجھے اپنے فضل و کرم کا عادی بنا دیا ہے۔ اس لیے میری جسارت معاف فرمائیں گے۔ آپ کے پیش نظر فقیہ ہیں میں چاہتا ہوں کہ آپ ان سے یہ پوچھ کر بتائیں کہ ہم سے بیان کیا جاتا ہے کہ:

عالم علیہ السلام (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ: سوال : ”ایک پشیمان لوگوں کو نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز اس پر کوئی حادثہ ہو گیا (مرگیا) تو اب جو لوگ اس کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے وہ کیا کریں؟“

جواب : ”آپ نے جواب میں ارشاد فرمایا:“ ”یؤخروا ویقدم بعضہم ویتم صلاتہم ویغتسل من مستہ“

یعنی: اُس کو پیچھے کر دیا جائے گا اور مامومین میں سے ایک آگے بڑھ کر لوگوں کی نماز پوری کر لے گا۔ اور جس جس نے مردہ امام کو مس کیا ہے وہ غسل مس میت کرے گا۔

توقیع : ”لیس علی من نحاہ إلّا غسل الید واذا لم تحدث حادثۃ تقطع الصلاۃ تتم صلاتہ مع القوم :“

ترجمہ : جن لوگوں نے اس کو اٹھا کر پیچھے کیا ہے وہ صرف اپنے ہاتھ دھولیں۔ اور اگر کوئی ایسا حادثہ نہ ہوا جو جس سے نماز قطع ہوگئی ہو تو وہی امام قوم کے ساتھ نماز کو تمام کرے گا۔

سوال : نیز عالم علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو شخص کسی میت کو چھوے درآنحالیکہ ابھی اس میں حرارت باقی ہو، تو وہ اپنے ہاتھ دھو لے۔ اور اگر اس نے میت کے مرد ہونے کے بعد اُسے چھو لیا ہے تو اس پر غسل مس میت واجب ہوگا۔ اور یہ امام جماعت (جو نماز جماعت کے دوران مرگیا ہے ظاہر ہے کہ اس میں ابھی حرارت باقی ہوگی اور اس کو چھونا حرارت باقی رہنے کے دوران ہوگا لہذا عمل وہی ہوگا) (یعنی صرف ہاتھ دھولینا) اور زیادہ قرن قیاس یہ ہے کہ اس کو لوگ کپڑوں سمیت اٹھائیں گے لہذا ان پر غسل مس میت کیسے واجب ہوگا۔

توقیع : ”اِذَا مَسَّ عَلٰی هَذِهِ الْحَالِ لَمْ یَكُنْ عَلَیْهِ اِلَّا غَسْلُ یَدِهِ“

ترجمہ : ”جب میت کو اس حالت میں مس کرے (کہ اس میں حرارت باقی ہو) تو سولے ہاتھ دھولینے کے اور کچھ نہیں ہے۔“

سوال : ”اگر کوئی شخص نماز جعفر طیار پڑھتے ہوئے قیام یا قعود یا رکوع یا سجود میں تسبیح (ذکر) بھول جائے اور اسی نماز میں آگے بڑھ کر یاد آجائے، تو کیا جہاں یاد آئے وہیں وہ بھولی ہوئی تسبیح پڑھ لے یا اسے چھوڑ کر آگے بڑھ جائے (نماز پڑھا رہے)؟“

توقیع : اذا هو سہا فی حالۃ من ذلک ثم ذکر فی حالۃ آخری قضی ما فاتہ فی الحالۃ الّتی ذکر۔“

ترجہ توفیق : ”جب اس سے ان حالتوں میں سے کسی حالت میں سہو ہوا ہے اور اسی نماز میں اُسے آگے بڑھ کر یاد آیا تو جہاں اُس کو یاد آیا ہے وہیں جو چیز فوت ہو گئی ہے اُس کو بجالائے۔

سوال : ایک عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا تو کیا وہ اُس کے جنازے میں شریک ہو سکتی ہے ؟

توفیق : یخرج فی جنازۃ۔

ترجہ : (ہاں) وہ جنازے میں شریک ہو سکتی ہے۔

سوال : کیا وہ زمانہ عدۃ میں اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کے لیے جاسکتی ہے ؟

توفیق : تزور قبر زوجها ، ولا تبیت عن بیتہا۔

ترجہ : اپنے شوہر کی قبر کی زیارت کو جاسکتی ہے ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے۔

سوال : کیا وہ کوئی حق ادا کرنے کے لیے جو اس پر لازم ہے گھر سے نکل سکتی ہے یا وہ گھر سے جب تک عدۃ میں ہے باہر نہیں نکل سکتی ؟

توفیق : ”اذا كان حق خرجت وقضته ، واذا كانت لها حاجة لم يكن لها من ينظر فيها خرجت لها حتى تقضى ، ولا تبیت عن منزلها۔

ترجہ : ”اگر کوئی حق ہے تو اس کو ادا کرے ، بلکہ اگر اُسے کوئی ضرورت ہو اور اس کا کوئی دیکھنے والا نہ ہو تو وہ اپنے گھر سے نکل کر اپنی ضرورت پوری کرے گی ، مگر شب اپنے گھر میں بسر کرے گی کہیں اور نہیں۔

سوال : نماز ہائے فریضہ وغیرہ میں قرآن پڑھنے کے ثواب میں عالم علیہ السلام (حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام) سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا :

”عجباً لمن لم يقرأ في صلاة ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“

کیف تقبل صلاة و روى ما ذكرت صلاة لم يقرأ فيها بقول هو الله أحد“ و روى - أن من قرأ في فرائضه ”الْهُمزة“ أعطى من الدنيا“

فهل يجوز أن يقرأ الهمزة ، ويدع هذه السور التي ذكرناها ؟ مع ما قد روى أنه لا تقبل الصلاة ولا تزكو إلا بها۔

ترجہ سوال : (امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا :) مجھے تعجب ہے ، اس شخص پر جو اپنی نماز میں ”إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ“ نہیں پڑھتا اس کی نماز کیسے قبول ہوگی

اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ : ”اس شخص کی نماز کبھی پاک و پاکیزہ نہ ہوگی جو اُس میں قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ (سورہ اخلاص) نہیں پڑھتا۔ تیسری روایت میں یہ ہے

کہ جو شخص اپنی نماز ہائے فریضہ میں سورۃ الْهُمزة کی تلاوت کرے گا اُس کو دنیا عطا کی جائے گی۔“

اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز میں سورۃ الْهُمزة کی تلاوت کرے اور مذکورہ بالا سوروں کو چھوڑ دے ، جبکہ روایت میں یہ ہے کہ اس کی نماز قبول نہ ہوگی ، یا اُس کی نماز پاک و پاکیزہ نہ ہوگی ؟

توفیق : ”الثواب في السور على ما قد روى واذا ترك سورة مما فيها الثواب وقرأ قل هو الله احد ، و إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ ، لفضلهما أعطى ثواب ما قرأ و ثواب السورة التي ترك ويجوز أن يقرأ غير هاتين السورتين وتكون صلاة تامة ، ولكن يكون قد ترك الفضل۔“

ترجہ توفیق : ”روایت میں سوروں کی قرأت کا جو ثواب بتایا گیا ہے وہ درست ہے لیکن جن سوروں کے پڑھنے میں ثواب ہے اگر انہیں چھوڑ کر قل هو الله احد اور

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ پڑھا جائے جس کی روایت وارد ہوئی ہے تو پڑھنے والے کو اُس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے پڑھا ہے اور اس سورے کا ثواب بھی عطا ہوگا جس کو اُس نے ترک کیا ہے۔ ویسے ان دونوں سوروں کے علاوہ کوئی اور سورہ پڑھنا بھی جائز ہے اور اس کی نماز پوری ہو جائے گی ، مگر یہ ہوگا کہ اُس نے

افضل کو ترک کر دیا۔

سوال : وداع ماہ رمضان کب ہوگا ؟ ہمارے اصحاب کا اس میں اختلاف ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ دعائے وداع ماہ رمضان اس کی آخری شب میں پڑھی جائے ، کوئی کہتا ہے کہ جب شوال کا چاند دیکھ لے اُس وقت پڑھے۔

توفیق : العمل في شهر رمضان في لياليه و الوداع يقع في آخر ليلة منه ، فان خاف ان ينقص جعله في ليلتين۔

ترجہ توفیق : ماہ رمضان کے اعمال اس کی شبوں میں ہوتے ہیں۔ لہذا وداع ماہ رمضان کی دعا ،

سوال : اُس کی آخری رات میں ہوگی ، ہاں اگر دُرسہ کہ کمی نہ واقع ہو تو آخر کی دو راتوں میں پڑھے : **قُلْ خُذُوا " اِنَّهُ لَقَوْلُ رَسُولٍ كَرِيمٍ " (سُورَةُ تَكْوِيْنِ)**
 اِس سے مراد تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ پھر "ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِيْنٍ" یہ قوت کیا ہے۔ **مُطَاعٍ ثَمَرًا مَيْنٍ** (تکبیرتہا)
 یہ اطاعت کیسی ہے اور وہ کہاں ہے۔ ؟

خدا نے عزوجل آپ کی عزت و بزرگی کو بلند فرمائے۔ براہِ کم میرے یہ تمام مسائل آپ کسی موثق فقیہ سے دریافت کر کے مجھے مطلع کریں اور محمد بن حسین مالک کے متعلق بھی وضاحت کے ساتھ تحریر کریں تاکہ اس کو اطمینان ہو اور میرے مہامیوں کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لیے دعا فرمائیں۔
توقيع : "جمع الله لك ولاخوانك خيرا الدنيا والاخرة"
ترجمہ : "اللہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائیوں کے لیے دنیا و آخرت دونوں کی بھلائی جمع کرے۔"

اللہ آپ کی عزت ہمیشہ قائم رکھے ، آپ کی مدد کرے ، کرم کرے ، آپ پر اپنی نعت تمام کرے اور اگر آپ کو کوئی گزند پہنچتا ہو تو آپ کے بدلے مجھے پہنچ جائے۔ **الحمد لله رب العالمين وصلى الله على محمد وآله اجمعين**۔

حضرت امام زمانہ کی خدمت میں ایک اور خط

(۲)

ایک دوسری کتاب میں ایک اور خط ہے جس میں مندرجہ ذیل سوالات ہیں جو تو ہیں میں سے کسی کو لکھا گیا تھا۔

سوال : اللہ تعالیٰ آپ کی قدر عزت دائم و قائم رکھے۔ آپ میرے لیے کسی فقیہ (امام قائم) سے یہ مسائل دریافت فرما کر مطلع کیجیے:

سوال : "جب کوئی مصلیٰ (نماز گزار) پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اُس پر تکبیر کہنا واجب ہے ؟ اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اِس پر تکبیر کہنا واجب نہیں ، بلکہ اُس کے لیے جائز ہے کہ وہ **بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدْ** کہہ لے۔

جواب : (قال :) **اِنَّ فِيْهِ حَدِيثَيْنِ : اَمَّا اَحَدُهُمَا فَانَّهُ اِذَا انْتَقَلَ مِنْ حَالَةٍ اِلَى حَالَةٍ اُخْرَى فَعَلَيْهِ تَكْبِيْرٌ ، وَاَمَّا الْاُخْرُفَانَهُ**

روى انه اذا رفع رأسه من السجدة الثانية فكبر ثم جلس ثم قام ، فليس عليه للقيام بعد القعود تكبير ، وكذلك التشهد الاول ، يجوز هذا المجزئ ، وبأيهما أخذت من جهة التسليم كان صواباً۔

سوال : جب کوئی مصلیٰ پہلے تشہد سے تیسری رکعت کے لیے اُٹھے تو کیا اِس پر تکبیر کہنا واجب ترجمہ : ہے ؟ اِس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ اِس پر تکبیر واجب نہیں ، بلکہ اِس کے لیے جائز ہے کہ وہ **بِحَوْلِ اللّٰهِ وَقُوَّتِهِ اَقُوْمُ وَاَقْعُدْ** کہہ لے۔

جواب : آپ نے اِس کا یہ جواب دیا کہ اِس سلسلے میں دو روایتیں ہیں ، پہلی روایت تو یہ کہ : "جب مصلیٰ نے دوسرے سجدے سے سر اٹھایا تو تکبیر کہے گا ، پھر بیٹھے گا ، پھر کھڑا ہوگا تو قعود کے بعد قیام کے لیے اِس کو تکبیر کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اِسی طرح تشہد اول کا بھی یہی حکم ہے۔ اب ان دونوں میں سے جس کو لے لیا جائے وہ درست ہے۔

سوال : **وَعَنِ الْفَصْلِ الْخَامَةِ هَلْ تَجُوزُ فِيْهِ الصَّلَاةُ اِذَا كَانَ فِيْ اَصْبَعِهِ** ؟

الجواب : **فِيْهِ كِرَاهَةٌ اَنْ يَّصَلِّيَ فِيْهِ ، وَفِيْهِ اِطْلَاقٌ ، وَالْعَمَلُ عَلَى الْكِرَاهِيَةِ۔**

ترجمہ : سوال : نیز یہ بھی دریافت فرمائیں کہ وہ انگوٹھی جس میں حجر الحدید کا ٹکینہ جڑا ہوا ہو کیا اِس کو اپنی انگلی میں پہن کر نماز پڑھ سکتے ہیں ؟

ترجمہ : جواب : ایسی انگوٹھی کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے اور جو ایسا کرتا ہے وہ امر مکروہ کرتا ہے سوال : **وَعَنِ رَجُلٍ اشْتَوَى هَدْيًا لِّرَجُلٍ غَائِبٍ عَنْهُ ، وَسَأَلَهُ اَنْ يَّنْحِرَ عَنْهُ هَدْيًا بِمَنْئَى فَلَمَّا ارَادَ نَحْرَ السَّدَى نَسِيَ الرَّجُلَ وَنَحْرَ السَّدَى ، ثُمَّ ذَكَرَهُ بَعْدَ ذَلِكَ اَيُجْزِئُ عَنْ الرَّجُلِ اَمْ لَا۔** ؟

الجواب : **لَا بَأْسَ بِذَلِكَ وَقَدْ اجْزَأ عَنْ صَاحِبِهِ۔**

ترجمہ : سوال : اور یہ بھی پوچھنا ہے کہ ایک شخص کسی شخص غائب کے لیے قربانی کا جانور خریدا اُس شخص غائب نے اُس سے یہ کہا تھا کہ تم میری جانب سے منیٰ میں قربانی کر دینا۔

لیکن جب اُس شخص نے قربانی کرنے کا ارادہ کیا تو اُس شخص غائب کا نام بھول گیا اور قربانی کے بعد اُسے یاد آیا ، تو کیا یہ اُس شخص غائب کی طرف سے قربانی ہو گئی۔ ؟

ترجمہ جواب : اس میں کوئی ہرج نہیں، اس شخص غائب کی طرف سے قرآنی ہوگئی۔

السؤال : وعندنا حاکمة مجوس یا کلون المیتة ، ولا یغتسلون من الجنابة وینسجون لنا نیا بآ فهل یجوز الصلاة فیها من قبل أن یغسل ؟
الجواب : لا بأس بالصلاة فیها۔

ترجمہ سوال : ہمارے یہاں کچھ مجوسی جلا ہے (کپڑا اپنے والے) ہیں جو مردار کھاتے ہیں اور غسل جنابت نہیں کرتے، تو ان کے بنے ہوئے کپڑوں میں بغیر پاک کیے ہوئے نماز پڑھی جاسکتی ہے ؟
ترجمہ الجواب : ان کپڑوں کے اندر نماز پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔

السؤال : وعن المصلی یكون فی صلاة اللیل فی ظلمة فاذا سجد یغلط بالسجادة ، ویضع جبهته علی مسح او نطح فاذا رفع رأسه وجد السجادة ، هل یعتد بهذا السجدة ام لا یعتد بها۔

ترجمہ سوال : ایک شخص تاریکی (اندھیرے) میں نماز شب پڑھ رہا ہے جب سجدے میں جاتا ہے تو غلطی سے اس کی پیشانی سجدہ گاہ کے علاوہ کسی اور چیز جیسے فرش وغیرہ پر پڑ جاتی ہے اب جب سر اٹھاتا ہے تو اسے سجدہ گاہ مل جاتی ہے۔ دریافت طلب امر یہ ہے کہ وہ اس سجدے کو شمار کرے یا نہیں ؟

الجواب : ما لم یستو جالساً فلا شیء علیہ فی رفع رأسه لطلب الخسرة ترجمہ : جب تک بالکل سیدھا ہو کر نہیں بیٹھ جاتا ہے تو سجدہ گاہ تلاش کرنے کے لیے سر اٹھا سکتا ہے۔

السؤال : وسأله عن القنوت فی الفریضة اذا فرغ من دعائه أن یرد یدیه علی وجیه صدره للحديث الذی روی ان الله عز وجل أجّل من أن یرد عبده صفراً بل یملأها من رحمة ام لا یجوز ؟ فان بعض اصحابنا ذکر انه عمل فی الصلاة۔

ترجمہ سوال : جب کوئی شخص نماز فریضہ میں دعائے قنوت پڑھ کر فارغ ہو تو کیا وہ اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے اور اپنے سینے پر پھیرے ؟ اس لیے کہ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ عزت وجلال والا اس سے کہیں بلند و برتر ہے کہ وہ اپنے بندے کو خالی ہاتھ واپس کر دے، بلکہ جو دعا کرتا ہے وہ اس کے ہاتھ کو رحمت سے بھر دیتا ہے۔ یا یہ ہاتھ پھیرنا جائز نہیں ہے اس لیے کہ ہمارے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ سر اور سینے پر ہاتھ پھیرنا نماز میں ایک زائد عمل ہے۔

الجواب : (فأجاب علیہ السلام) ردّ الیدین من القنوت علی الرأس والوجه غیر جائز فی الفرائض والذی علیہ العمل فیہ اذا رفع یدیه فی قنوت الفریضة ، وفرغ من الدعاء أن یرد بطن راحتیہ مع صدره تلقاء رکبتيہ علی تمسّل ویکترو یرکع والخیر صحیح وهو فی نوافل النہار واللیل ، دون الفرائض والعمل بہ فیہا افضل۔

ترجمہ جواب : پس امام علیہ السلام نے جواب میں ارشاد فرمایا : نماز فریضہ کے قنوت کی دعا سے فارغ ہو کر چہرے اور سر پر ہاتھ پھیرنا ناجائز ہے۔ وہ چیز جس پر عمل ہے وہ یہ کہ جب نماز فریضہ میں انسان دعائے قنوت سے فارغ ہو تو اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے سینے سے ملاتا ہوا گھٹنوں پر رکھے جائے۔ تکبیر کہے اور رکوع کرے۔ اور حدیث مذکور صحیح ہے اور وہ نوافل شب و روز کے لیے ہے فرائض کے لیے نہیں اور اس میں اس پر عمل افضل ہے۔

السؤال : وسأل من سجدة الشکر بعد الفریضة ، فان بعض اصحابنا ذکر انہا بدعة فہل یجوز أن یسجدھا الرجل بعد الفریضة وإن جاز فی صلاة المغرب ہی بعد الفریضة أو بعد الاربع رکعات النافلة۔

(وہ عریضہ ہے) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ - اِطْلُ اللّٰهُ بِقَاءُكَ وَاَدَامَ عَزْلَكَ وَ
كَوَامَلَتَكَ وَسَعَادَتَكَ وَسَلَامَتَكَ وَاتَمَّ نِعْمَتَهُ عَلَیْكَ وَزَادَ فِی
اِحْسَانِهِ اِلَیْكَ - وَجَمِیْلَ مَوَاهِبِهِ لَدَیْكَ وَفَضْلَهُ عَلَیْكَ وَجَزَلَ
قِسْمَهُ لَكَ وَجَعَلَنی مِنَ السَّوْءِ كُلِّهِ فِدَاكَ وَقَدْ مَنی قَبْلَكَ اِنْ
قَبْلُنَا مَشَایِخَ وَعَجَایِزَ یَصُومُونَ رَجَبَ مِنْ ثَلَاثِیْنَ سَنَةً وَاکْثَرَ
وِیَصْلُونَ شَعْبَانَ بِشَهْرِ رَمَضَانَ، وَرَوَى لِمَنْ بَعْضُ اصْحَابِنَا
اَنَّ صَوْمَهُ مَعْصِیَةٌ -

ترجمہ عریضہ : اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عزت و
بزرگی و سعادت و سلامت کے ساتھ طول عمر عطا فرمائے، اور آپ پر اپنی نعمتیں عام
فرمائے، آپ پر اپنا فضل و احسان رکھے، ہرگز نہ و آسیب سے آپ کو محفوظ رکھے اور
مجھے آپ پر فخر کرے۔

سوال : دریافت یہ کرنا ہے کہ یہاں کچھ لوگ سے مراد اور کون سی عورتیں تیس سال بلکہ اس سے بھی زیادہ
عرصے سے ماہِ رجب میں روزے رکھتی ہیں اور شعبان میں روزے رکھ کر اسے ماہِ رمضان سے
ملا دیتی ہیں مگر ان سے بعض ہماری اصحاب نے کہا ہے کہ یہ روزے معصیت ہے۔

الجواب : قال الفقیہ علیہ السلام : یصوم منه ایاماً الی خمسة عشر یوماً
ثم یقطعه الا ان یصومه عن الثلاثة الایام الفاتئة للحديث
ان " نعم شهر القضاء رجب "

ترجمہ : فقیہ علیہ السلام (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) نے جواب دیا کہ وہ ماہِ رجب میں
زیادہ سے زیادہ پندرہ دن روزے رکھیں پھر چھ روزے الایام کہ وہ اپنے تین دن کے
قضا روزے رکھیں، اس لیے کہ حدیث میں ہے کہ ماہِ رجب قضا روزوں کے لیے بہترین ہے۔

السؤال : وسأل عن رجل یكون فی محملہ والشلیح کشیر بجماعة رجل یتعوی
ان نزل الغوص فیہ، وربما یسقط الشلیح وهو علی تلك الحال، هل
لا یستوی له ان یلبس شیاً منه لکثرتہ وترافته، هل
یحوز له ان یمسک فی المحمل الفریضة؟ فقد فعلنا ذلك
ایاماً فسل علینا فی ذلک إعادة أم لا؟

الجواب : لا بأس به عند الضرورة والشدة - اگر برنجاری اتنی ہی شدید ہے اور ضروری ہو تو کوئی حرج نہیں ہے۔

السؤال : وسأل عن الرجل یلحق الامام وهو راكع، فیركع معه ویحتسب
تلك الركعة، فان بعض اصحابنا قال: ان لم یسمع تكبیرة
الركوع فلیس له ان یعتد بتلك الركعة -

ترجمہ : آپ سے دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نماز جماعت میں اُس وقت شریک ہو جاتا ہے کہ رکوع
میں تھا، اُس نے بھی امام کے ساتھ رکوع کیا اور وہ اس کی اپنی رکعت شمار کرتا ہے مگر
بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر اُس نے رکوع کی تکبیر نہیں سنی تو وہ اس کو اپنی رکعت
شمار نہیں کر سکتا؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام اذ الحق مع الامام من تسبیح الركوع تسبیحة
واحدة اعتد بتلك الركعة، وان لم یسمع تكبیرة الركوع
ترجمہ : اگر وہ جماعت کے اندر امام کے رکوع کی تسبیح میں ایک تسبیح میں بھی شریک ہو گیا تو
وہ اس کی رکعت شمار ہوگی خواہ اُس نے تکبیر رکوع نہ سنی ہو یا نہ سنی ہو۔

السؤال : وسأل عن رجل صلی الظهر ودخل فی صلاة العصر، فلما
ان صلی من صلاة العصر رکعتین استیقن انه صلی الظهر
رکعتین، کیسے یصنع؟

ترجمہ : ایک شخص ظہر کی نماز پڑھ کر عصر کی نماز پڑھنے لگا، ابھی وہ ہی رکعت پڑھی تھیں
کہ اس کو یقین آگیا کہ اس نے ظہر کی دوسری رکعت پڑھی تھیں ایسی صورت میں کیا کرے؟

الجواب : فأجاب علیہ السلام ان كان أحدث حادثه جعل الركعتین
الأخیرتین تتمد لصلاة الظهر وصلى العصر بعد ذلك -

ترجمہ : آپ نے جواب میں فرمایا: اگر دونوں نمازوں کے درمیان کوئی ایسی بات ہوگئی تھی کہ
جس سے نماز قطع کرنی پڑھی تھی تو نماز ظہر کا اعادہ کرے گا اور اگر ایسا نہیں ہوا تھا تو
اس آخری دو رکعتوں کو وہ نماز ظہر کا متمم قرار دے دے اس کے بعد نماز عصر پھر
سے پڑھے۔

السؤال : وسأل عن اهل الجنة، هل یتوالدون اذا دخلوها ام لا؟
ترجمہ : اور اہل جنت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو
وہ ان میں تولد و تناسل ہوں گے؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ الْجَنَّةَ لَأَحْمَلُ فِيهَا لِلنِّسَاءِ وَلَا وَلَادَةَ وَلَا طَمَعًا ، وَلَا نَفَاسَ ، وَلَا شَقَاءَ بِالطَّفُولِيَّةِ ، وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْأَنْفُسُ ، وَتَلْذُّهُ الْأَعْيُنُ ، كَمَا قَالَ سُبْحَانَهُ فَإِذَا اسْتَشَى الْمُؤْمِنُ وَلَدًا أَخْلَقَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ حَمَلٍ وَلَا وَلَادَةٍ عَلَى الصُّورَةِ الَّتِي يَدِيدُ كَمَا خَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَبْدًا .

الجواب ترجمہ : جب میں نے کوئی عورت حاملہ ہوگی اور نہ اس کے بطن سے ولادت ہوگی نہ انھیں حیض آئے گا ، نہ نفاس ، نہ بچوں کی پرورش کی شقت ۔ وہاں وہی ہوگا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا : ”اور اس میں وہی ہوگا جس کی ان کے نفس خواہش کریں اور جس سے ان کی آنکھوں کو لطف آئے گا“ ، لہذا اگر کوئی بندہ مومن (اپنے لیے) اولاد کی خواہش ظاہر کرے گا تو اللہ عز و جل والا اس کے لیے بغیر حمل اور بغیر وضع حمل کے لڑکا پیدا کر دے گا جس طرح اس نے آدم کو پیدا کیا ہے ۔

۶

السؤال : وسأل عن الأبوص والمجذوم وصاحب الفالج ، هل يجوز شهادتهم ؟ فقد روي لنا أنهم لا يؤمنون الأصحاء ؟

ترجمہ : ۔ کیا مبروس و مجذوم و مغلوب کی گواہی جائز ہے اس لیے کہ روایت میں ہے کہ یہ شہرست لوگوں کی امامت نہیں کر سکتے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّ كَانَ مَا بَرَزَ مِنْ حَادِثٍ ، جازت شهادتهم أو ان كانت ولادة لم تجز ۔

ترجمہ : اگر یہ مرض ان لوگوں کو کسی حادثے کی بنا پر ہو گیا ہے تو ان کی شہادت جائز ہے اور اگر پیدائشی ہے تو ان کی شہادت جائز نہیں ہے ۔

۷

السؤال : وسأل عن رجل ادعى على رجل ألف درهم ، أقام بها البينة العادلة ، وادعى عليه أيضاً خمسمائة درهم في صلح آخر وله بذلك كآلة بينة عادلة وادعى عليه أيضاً ثلاث مائة درهم في صلح آخر ، وما تبيح درهم في صلح آخر ، وله بذلك كآلة بينة عادلة ويزعم المدعى عليه أن هذه

الصلح كآلة قد دخلت في الصلح الذي بألف درهم والمدعى ينكر أن يكون كما زعم ، فهل تجب عليه الألف الدرهم مرة واحدة أو يجب عليه كما يقيم البينة به ؟ وليس في الصلح استثناء وإنما هي صلح على وجهها ؟

ترجمہ : ایک شخص نے کسی شخص پر ایک ہزار درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے ثبوت پیش کیا پھر اس پر پانچ سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا پھر تین سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز ثبوت پیش کیا ۔ پھر دو سو درہم کا دعویٰ کیا اور اس کے لیے بھی دستاویز اور ثبوت پیش کیا مگر مدعا علیہ کہتا ہے کہ یہ سب رقم مل کر ایک ہزار درہم کی دستاویزیں داخل ہیں اور مدعی اس سے انکار کرتا ہے ۔ تو اب وہی ایک ہزار درہم مدعا علیہ پر واجب ہے یا ان دیگر دستاویزات کی مندرجہ رقم بھی اس پر واجب الادا ہے ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يُوْخَذُ مِنَ الْمَدْعَى عَلَيْهِ أَلْفُ دَرَاهِمٍ ، وَهُوَ الْقِيَامُ بِهَا ، وَتَرُدُّ الْيَمِينُ فِي الْأَلْفِ الْبَاقِي عَلَى الْمَدْعَى فَإِنْ نَكَلَ فَلَا حَقَّ لَهُ ۔

ترجمہ : مدعا علیہ سے ایک ہزار کی رقم تو مدعی وصول کرے گا جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ۔ باقی رہ گئی ایک ہزار کی متفرق رقمیں تو اس کے لیے مدعی سے حلف لیا جائے اگر وہ حلف سے انکار کرتا ہے تو اس کا کوئی حق نہیں ۔

۸

السؤال : وسأل عن طين القبر ، يوضع مع الميت في قبره ، هل يجوز ذلك أم لا ؟

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جاتی ہے یہ جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فَأَجَابَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : يَوْضَعُ مَعَ الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ وَيُخْلَطُ بِحَنُوطِ

انشاء اللہ ۔

ترجمہ : میت کے ساتھ قبر میں خاک شفاء (کر بلا کی خاک) رکھی جائے اور اس خاک کو حنوط میت میں بھی شامل کر لیا جائے ۔

۹

السؤال : وسأل فقال روي لنا عن الصادق عليه السلام أنه كتب على أزار

(اسماعیل ابنہ) (اسماعیل بیشہد ان لا إله الا الله)۔

فہل يجوز لنا أن نكتب مثل ذلك بطين القبر أم غيره ؟
ترجمہ : حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے متعلق روایت ہے کہ آپ نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل کے کفن پر لکھ دیا تھا کہ (اسماعیل گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے) کیا ہم لوگوں کے لیے بھی یہ جائز ہے کہ خاک شفا یا کسی دوسری چیز سے کفن پر لکھ دیا کریں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك۔

ترجمہ : آپ نے جواب میں لکھا : یہ جائز ہے۔

السؤال : وسأل هل يجوز أن يسبح الرجل بطين القبر وهل فيه فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی تسبیح پر سبھ پڑھنا جائز ہے اور کیا اس میں فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : يستحب به ، فما من شيء من التسبيح افضل منه ومن فضله أن الرجل ينسى التسبيح ويبدي السبحة فيكتب له التسبيح ۔

ترجمہ : خاک شفا کی تسبیح سے افضل کوئی تسبیح نہیں، اور اس کی ایک فضیلت یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تسبیح پڑھنا بھول جائے مگر خاک شفا کی تسبیح (کے دانوں کو) اپنے ہاتھ میں گھماتا رہے تو تسبیح پڑھنے کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھ دیا جائے گا۔

السؤال : وسأل عن السجدة على نوح من طين القبر وهل فيه فضل ؟

ترجمہ : کیا خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی فضیلت ہے ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك وفيه الفضل ۔

ترجمہ : آپ نے جواب دیا کہ "ہاں خاک شفا کی سجدہ گاہ پر سجدہ جائز ہے اور اس میں فضیلت بھی ہے۔"

السؤال : وسأل من الرجل يزور قبور الأئمة عليهم السلام هل يجوز أن يسجد

على القبر أم لا ؟

ترجمہ : ایک شخص ائمہ علیہم السلام کی قبور کی زیارت کرتا ہے اس کے لیے قبر پر سجدہ کرنا جائز ہے

یا نہیں ؟

وهل يجوز لمن صلى عند بعض قبورهم عليهم السلام أن يقوم ورأى القبر ويجعل القبر قبلة أم يقوم عند رأسه أو جليبه وهل يجوز أن يتقدم القبر ويصلي ويجعل القبر خلفه أم لا ؟

ترجمہ : نیز جو شخص قبور ائمہ علیہم السلام کے پاس نماز پڑھتا ہے کیا اس کے لیے جائز ہے کہ وہ قبر کے پیچھے کھڑا ہو اور قبر کو آگے رکھے یا قبر کے سر بالین یا قبر کے بائیں کھڑا ہو ؟ اور کیا اس کے لیے جائز ہے کہ قبر کے آگے کھڑا ہو اور قبر کو پیچھے کر دے اور نماز پڑھے ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : أما السجود على القبر فلا يجوز في نافلة ولا فريضة ولا زيارة والذي عليه العمل أن يوضع خداه الأيمن على القبر وأما الصلاة فأنها خلفه ويجعل القبر امامه ولا يجوز أن يصلي بين يديه ولا عن يمينه ، ولا عن يساره لأن الإمام عليه السلام لا يتقدم عليه ولا يساوي۔

ترجمہ : قبر کے اوپر سجدہ جائز نہیں ہے، نہ نافلہ میں اور نہ فریضہ میں اور نہ زیارت میں جو معمول ہے وہ یہ ہے کہ اپنا داہنا چہرہ (رخسار) قبر پر رکھے۔

اب رہ گئی نماز تو اس کے لیے یہ کرے کہ قبر کو سامنے رکھے اور خود قبر کے پیچھے کھڑا ہو قبر کو پیچھے رکھنا یا اس کے داہنے یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھنا جائز نہیں، اس لیے کہ امام علیہ السلام کے نہ کوئی آگے کھڑا ہو سکتا ہے اور نہ اس کے برابر۔

السؤال : وسأل فقال : هل يجوز للرجل إذا صلى الفريضة أو النافلة

وبسبب السبحة أن يديرها وهو في الصلاة ؟

ترجمہ : کیا کسی شخص کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ نماز فریضہ یا نماز نافلہ پڑھ رہا ہو اور اس کے ہاتھ میں تسبیح ہو اور حالت نماز میں اسے گھما رہا ہو ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك إذا خاف السهو والغلط

ترجمہ : اگر اس سے بھولنے یا غلطی کرنے کا خوف ہو تو اس کے لیے جائز ہے۔

السؤال : وسأل هل يجوز أن يدير السبحة بيده اليسار إذا سبَّح
أولاً يحوز ؟

ترجمہ : کیا بائیں ہاتھ سے تسبیح (کے دانے گھمانا) پڑھنا جائز ہے یا ناجائز ؟
الجواب : فأجاب عليه السلام : يجوز ذلك والحمد لله
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : یہ جائز ہے ۔ اور حمد اللہ کے لیے ہے ۔

۶

السؤال : وسأل فقال : روى عن الفقيه في بيع الوقوف خبراً مؤثراً
إذا كان الوقف على قوم بأعيانهم وأعتابهم فاجتمع أهل

الوقف على بيعه وكان ذلك أصلاً ، لهم أن يبيعوه
فهل يجوز أن يشتري من بعضهم أن لم يجتمعوا كلهم
على البيع ؟ أم لا يجوز إلا أن يجتمعوا كلهم على ذلك
وعن الوقف الذي لا يجوز بيعه ۔

ترجمہ : مال وقف کے فروخت کرنے کے متعلق سوال کیا گیا کہ جب وقف چند لوگوں کی
ذات اور ان کی اولاد پر ہوا اور تمام اہل وقف اس کے فروخت کرنے پر متفق و مجتمع ہو
جائیں کہ اس مال وقف کا فروخت کرنا ہی مناسب و بہتر ہے تو اگر سب اہل وقف
راضی نہ ہوں اور بعض اہل وقف فروخت کرنا چاہیں تو کیا ان سے خریدنا جائز ہے
یا جائز نہیں ہے تا وقتیکہ سب اہل وقف راضی نہ ہو جائیں ۔ اور وہ مال وقف کونسا
ہے جس کا فروخت کرنا جائز نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام إذا كان الوقف على إمام المسلمين فلا يجوز

بيعه ، وإن كان على قوم من المسلمين ، فليبيع كل قوم ما
ما يقدر على بيعه مجتمعين ومتفرقين إن شاء الله
ترجمہ : اگر وقف امام المسلمین کے لیے ہے تو اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے اور اگر
وقف مسلمانوں میں سے چند لوگوں کے لیے ہے تو ان میں سے ہر ایک فروخت
کر سکتا ہے خواہ اجتماعی طور پر یا انفرادی طور پر ۔

۷

السؤال : وسأل هل يجوز للمحرم أن يصير على رباطه المرتك أو التوتيا
لريح العرق - أم لا يجوز ؟

ترجمہ سوال : کیا محرم کے لیے یہ جائز ہے کہ وہ اپنے زیر بغل پسینہ کی بدبو سے بچنے کے لیے
مردار سنگ یا توتیا رکھے یا جائز نہیں ہے ؟

الجواب : فأجابہ يجوز ذلك ۔
ترجمہ : یہ جائز ہے ۔

۸

السؤال : وسأل عن الضرير إذا أشهد في حال صحته على شهادة
ثم كُفَّ ببصره ولا يرى خطه فيعرفه ، هل تجوز شهادته
(وبالله التوفيق) أم لا وإن ذكر هذا الضرير الشهادة هل
يجوز أن يشهد على شهادته أم لا يجوز ؟

ترجمہ : دریافت کیا : ایک شخص ہے کہ جب اس کی آنکھوں میں بصارت تھی کسی دستاویز پر
گواہ بنا یا گیا ، اس کے بعد اس کی آنکھیں جاتی رہیں اب دیکھ ہی نہیں سکتا ، تاکہ
تحریر کو دیکھ کر اپنے دستخط پہچانے اب اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ، اور
اگر اس نابینا کو وہ شہادت یاد ہو تو اس کی شہادت جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب : فأجاب عليه السلام : إذا حفظ الشهادة وحفظ الوقت جازت شهادته
ترجمہ : آپ نے جواب دیا : اگر اس کو اپنی شہادت اور شہادت کا وقت یاد ہے تو اس کی
گواہی جائز ہے ۔

۹

السؤال : وسأل فقال : يتخذ عندنا ربت الجوز يوجع الحلق والبحة
يؤخذ الجوز الرطب من قيل أن ينقع ويدق دقاً ناعماً
ويعصر ماؤه ، ويصفى ويطبخ على النصف ، ويترك يوماً
ليلاً ، ثم ينصب على النار ، ويلقى على كل ستة أربال
منه رطل عسل ، ويغلى وينزع رغوته ، ويسحق من الثوم
والشيت اليماني من كل واحد نصف مثقال ، ويداف بذلك
إلى الماء ، ويلقى فيه درهم زعفران مسحوق ويغلى ويؤخذ
رغوته ، ويطبخ حتى يصير مثل العسل ثخيناً ثم ينزل
عن النار ، ويبرد ويشرب منه قبل أن يشرب
أم لا ۔

ترجمہ سوال: ہمارے یہاں حلق کے درد اور آواز کی گرفتگی (آواز بیٹھ جانے) کے علاج کیلئے
اغروٹ کا ایک رُب (شیرہ) تیار کیا جاتا ہے وہ اس طرح کہ بالکل کچے کچھ اغروٹ
جس میں ابھی مغز نہ بیٹھ ہوئے لیے جاتے ہیں اسے نرم نرم کوٹتے ہیں پھر اسے چوڑ کر
اس کا عرق نکال لیتے ہیں اور حچان کر صاف کر لیتے ہیں پھر اسے نیم سخت کر کے ایک
شب و روز تھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد اسے آگ پر رکھتے ہیں اور اگر وہ چھوڑ دے
تو اس میں ایک شیر شہرڈ لگاتے ہیں۔ جب اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ وغیرہ
نکال دیتے ہیں۔ پھر نصف مشقال نوشادر اور نصف مشقال شُب پانی لیکر اسے
پانی میں کھل کر لیتے ہیں۔ پھر ایک درہم زعفران کھل کرتے ہیں اور یہ سب اس میں ڈال
دیتے ہیں۔ اب اس کو آگ پر رکھ کر پکاتے ہیں اس میں اُبال آتا ہے تو اس کا جھاگ
وغیرہ دور کرتے رہتے ہیں اور اتنا پکاتے ہیں کہ وہ بالکل شہرڈ کی طرح گاڑھا ہو جائے
پھر اسے آگ پر سے اُتار لیتے ہیں وہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو اس میں سے تھوڑا تھوڑا
پیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اس کا پینا جائز ہے یا نہیں ؟

الجواب: فأجاب عليه السلام إذا كان كشيده يسكر أو يغث فقليله
و كشيده حرام، وان كان لا يسكر فله حلال
ترجمہ: اگر اس کی کثیر مقدار پینے سے نشہ آجائے یا تغیر پیدا ہو تو پھر اس کی کثیر مقدار پر
یا قلیل مقدار سب کا پینا حرام۔ اور اگر نشہ نہ آتا ہو تو حلال ہے۔

السؤال: وسأل عن الرجل تعرض له حاجة مما لا يدرى أن يفعلها
أم لا؟ فيأخذ خاتمين فيكتب في أحدهما "نعم افعل"
وفي الآخر "لا تفعل" فيستخير الله ثم ارأثم يدرى فيها
فيخرج أحدهما فيعمل بما يخرج، فهل يجوز ذلك أم لا؟
والعامل به والتارك له أهو (يجوز) مثل الاستخارة أم
هو سوى ذلك؟

ترجمہ: ایک شخص کو کوئی کام درپیش آئے مگر جب اس کی بھین نہیں آتا کہ وہ اسے کرے
یا نہ کرے تو وہ دو انگوٹھیاں لیتا ہے ایک پر لکھتا ہے "ہاں کرو" دوسری پر لکھتا
ہے "نہ کرو" پھر کوئی بار دعا پر استخارہ پڑھتا ہے اس کے بعد ان انگوٹھوں
میں سے ایک کو اٹھاتا ہے اور اس پر جو لکھا ہوا ہوتا ہے اس پر عمل کرتا ہے۔

الجواب: فأجاب عليه السلام الذي سيته العالم عليه السلام في هذه الاستخارة
بالترقاع والصلوة (اليه بواقع العالم في استخاره ذات الرقاع اور نماز کو سنت قرار دیا ہے۔)
السؤال: وسأل عن صلاة جعفر بن ابی طالب عليه السلام في أوقاتهما
افضل أن تصلى فيه وهل فيها قنوت؟ وان كان نفى
أعت ركعة منها؟

ترجمہ: نماز حضرت جعفر طیار بن ابی طالب علیہ السلام کس وقت پڑھنا افضل ہے اور کیا
اس نماز میں قنوت ہے ؟ اور اگر ہے تو اس کی کس رکعت میں قنوت ہے ؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: أفضل أوقاتهما صدر النهار من يوم الجمعة
ثم في أمت الأيام شئت، وأعت وقت صليتها من ليل أو نهار
فهو جائز، والقنوت مرتان في الثانية قبل الركوع والرابعة۔

ترجمہ: آپ نے جواب میں فرمایا: اس نماز کے پڑھنے کا افضل ترین وقت بروز جمعہ ہے اور
دن کے ابتدائی حصے میں ہے ویسے جس دن چاہے اور صبح یا شام جس وقت چاہے
اس کا پڑھنا جائز ہے۔ اس نماز میں دو مرتبہ قنوت ہے۔ ایک دوسری رکعت میں
قبل از رکوع اور دوسرا قنوت چوتھی رکعت میں۔

السؤال: وسأل عن الرجل ينوي إخراج شيء من ماله، وأن يدفعه
إلى رجل من إخوانه، ثم يجد في أقربائه محتاجاً أيصرف ذلك
عن لواء له إلى قريبه؟

ترجمہ: ایک شخص نے یہ نیت کی کہ وہ اپنے مال میں کچھ رقم نکال کر اپنے فلاں برادر ایمانی کو
دے گا، مگر بعد میں دیکھا کہ خود اس کے اقرباء میں ایک شخص محتاج ہے تو کیا اب وہ
اس برادر ایمانی کو چھوڑ کر اپنے اس قریب دار کو دے سکتا ہے ؟

الجواب: فأجاب عليه السلام: يصرفه إلى أذناهما وأقربهما من مذهبه
فان مذهبه، فان ذهب إلى قول العالم عليه السلام "ولا يقبل
الله الصدقة وذو رحم محتاج فليتقسم بين القرباء وبين
الذي نوى حتى يكون قد أخذ بالفضل كله۔

ترجمہ: ان دونوں میں جو شخص اس کے مذہب سے زیادہ قریب ہے اس کو دے اور اگر
اس کے پیش نظر عالم علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ "اللہ تعالیٰ وہ مذہب قبول نہیں کرے گا
جو اپنے محتاج قریب دار کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو دیا جائے، تو پھر ایسا کرے کہ اس رقم

عباد اللہ الصالحین - "اذا اردتم التوجہ بنا الى الله تعالى والينا فقولوا كما قال الله عز وجل: "اگر تم لوگ ہمیں وسیلہ بنا کر اللہ کی طرف اور ہماری طرف متوجہ ہونے کا ارادہ کرو تو میری وجہ سے جو اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

(١) سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللَّهِ وَرَبَّائِي أَيَاتِهِ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا اللَّهِ وَدَيَاتِ دِينِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا
خَلِيفَةَ اللَّهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ وَدَبِيلَ
إِرَادَتِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَّ كِتَابِ اللَّهِ وَتَرْجُمَانِهِ ، أَسَلِّمُ
عَلَيْكَ فِي أَنَاءِ لَيْلِكَ وَأَطْرَافِ نَهَارِكَ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا
بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا مِيثَاقَ اللَّهِ الَّذِي
أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي ضَمَّنَهُ
أَسَلِّمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ
(٢) وَالنُّعُوتُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعَدُّ غَيْرُ مَكْدُوبٍ ، أَسَلِّمُ
عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ ، أَسَلِّمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ ، أَسَلِّمُ
عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَأُ وَتَسْتَسْقِنُ

(۳) السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَصَلِّي وَتَقُتُّ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ تَزَكُّعُ وَتَسْجُدُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَمَلُّ وَتَكْبُرُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ حِينَ تَصْبَحُ وَتَمَسِي ، السَّلَامُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذَا لَيْعَشَى وَالنَّهَارِ إِذَا أَجَلَى ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْمُتَمُوتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُفَقِّدُ الْمُتَمُوتُ ، السَّلَامُ عَلَيْكَ بِجَوَائِعِ السَّلَامِ -

(٥) أَشْهَدُ مَوَالِيَ الرَّبِّ أَشْهَدُكَ يَا مَوْلَايَ أَنِّي أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، لَا حَبِيبَ إِلَّا هُوَ وَأَهْلُهُ وَأَشْهَدُكَ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ حُجَّتَهُ وَالْحُسَيْنَ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ
حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ
وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتَهُ وَمُحَمَّدَ
بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتَهُ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتَهُ

(٦) وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللَّهِ، أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُونَ
رَجَعَكُمْ حَقٌّ لَأَرْيَبَ فِيهَا، يَوْمَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ
تَكُنْ أَمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا وَأَنَّ الْمَوْتَ
حَقٌّ وَأَنَّ نَاكِرًا وَنَكِيرًا حَقٌّ.

(٤) وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ وَالْبُعْثَ حَقٌّ، وَأَنَّ الْقِيَامَ وَالْمَرْصَادَ حَقٌّ، وَالْمِيزَانَ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ.

(٨) يَا مُؤَلَّي شَقِي مَنْ خَالَفَكَ، وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ نَاشِدُ
عَلَى مَا أَشْهَدُكَ عَلَيْهِ وَأَنَا وَلِيَّكَ بَرِيءٌ مِّنْ
عَدْوِكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِينَاهُ وَالْبَاطِلُ مَا سَخَطْنَاهُ وَ
الْمُخْرُوجُ مَا مَرَّمْنَا بِهِ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ، نَفْسِي
مُؤْمِنَةٌ بِاللَّهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِأَيِّدِ الْمُسْلِمِينَ
وَبِكُلِّ يَأْمُولَئِي أَوْ لَكُمْ وَأَخْرَجْتُكُمْ، وَنَصَرْتِي مَعَكُمْ وَكَلَّمْتُ
وَمَوَدَّتِي خَالِصَةً لَّكُمْ آمِينَ آمِينَ

ترجمہ زیارت:

(۱) سلام ہو آئی بیس پر، سلام ہو آپ پر اے اللہ کے دعوت دینے والے اور اُس کی آیات ربانی، سلام ہو آپ پر اے باب الہی اور اُس کے دین کے محقق، سلام ہو آپ پر اے خلیفہ الہی اور حق کے ناصر، سلام ہو آپ پر شب و روز ہر وقت، سلام ہو آپ پر اے اللہ کی زمین پر اللہ کے باقی رکھے ہوئے، سلام ہو آپ پر اے وہ میثاق الہی جس کا اُس نے عہد لیا ہے اس کی تاکید کی ہے سلام ہو۔ آپ پر اے اللہ کے وہ وعدے جس کے پورا کرنے کا وہ خود مضامین ہے۔

(۲۰) سلام ہو آپ پر لے اللہ کے نصب کردہ پرچم و علم اور اس کے نازل کردہ
 علم اور غوث (دودگاہ) و رحمت و اسعہ اور وہ وعدہ جو کبھی جھوٹا نہ ہو گا۔ سلام
 ہو آپ پر جب آپ کھڑے ہوں، سلام ہو آپ پر جب آپ بیٹھ جائیں، سلام ہو
 آپ پر جب آپ قرآن کی تلاوت فرمائیں اور اس کی تفسیر بیان فرمائیں۔

(۳) سلام ہو آپ پر جب آپ نماز پڑھیں اور ثنوت پڑھیں، سلام ہو آپ پر جب آپ رکوع کریں اور سجدہ کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ اللہ کی حمد کریں، اور

استغفار کریں، سلام ہو آپ پر جب آپ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہیں اور اللہ اکبر کہیں، سلام ہو آپ پر جب آپ صبح کریں اور شام کریں، سلام ہو آپ پر جب رات بھر طرف چمکا جائے، سلام ہو آپ پر جب دن نکل آئے۔

(۴) سلام ہو آپ پر اے امام صاحبِ امان، سلام ہو آپ پر اے مقدم اور منتظر، سلام ہو آپ پر ہر طرح کی سلامتی کے ساتھ۔

(۵) میرے مولیٰ! آپ گواہ رہیں کہ میں اس امر کی گواہی دیتا ہوں کہ "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس اللہ کے جو یکتا ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد اُس کے عبد اور اُس کے رسول ہیں اور اللہ کے حبیب سوائے اُن کے اور اُن کی آل کے کوئی نہیں ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ امیر المومنین اللہ کی حجت ہیں، اور امام حسن حجت ہیں اُس کی اور امام حسین اُس کی حجت ہیں اور علی ابن الحسین اُس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اُس کی حجت ہیں اور جعفر بن محمد اُس کی حجت ہیں اور موسیٰ بن جعفر اُس کی حجت ہیں اور علی بن موسیٰ اُس کی حجت ہیں اور محمد بن علی اُس کی حجت ہیں اور حسن بن علی اُس کی حجت ہیں۔

(۶) اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بھی حجتِ خدا ہیں اور آپ ہی حضراتِ اولیٰ بھی ہیں آخر بھی۔ اور آپ حضرات کی رجعت حق ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں اور جو شخص پہلے ایمان نہ لایا تھا وہ لایا اور دائرۂ ایمان میں رہتے ہوئے کسبِ خیر نہ کر چکا ہو اس رجعت کے بعد اس کا ایمان لانا اس کو کوئی فتنہ نہ دے گا۔ نیز گواہی دیتا ہوں کہ موت حق ہے اور منکر و نیکر حق ہیں۔

(۷) اور گواہی دیتا ہوں کہ نشر و حشر حق ہی، صراط حق ہے، مرصاد حق ہے، میزان حق ہے، حساب حق ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور ان دونوں کا وعدہ اور وعید حق ہے۔

(۸) میرے مولیٰ! جو آپ حضرات کی مخالفت کرے وہ شقی و بد بخت ہے اور جو آپ حضرات کی اطاعت کرے وہ سعید و خوش نصیب ہے۔ جن باتوں پر میں نے آپ کو گواہ بنایا ہے اس پر گواہ رہیں، میں آپ کا دوست رہوں، آپ کے دشمن سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، حق دہی ہے جس میں آپ حضرات کی رضا و خوشنودی ہے اور باطل وہی ہے جس میں آپ حضرات کی ناراضگی ہے، نیک کی دہی ہے جس کا آپ حضرات حکم دیں اور بُرائی وہی ہے جس سے آپ حضرات منع کریں۔ میں دل سے اللہ واحد و یکتا جس کا کوئی شریک نہیں ہے، پر

اور اُس کے رسول پر اور ایسے المؤمنین پر اور آپ حضرات پر ایمان رکھتا ہوں، اور آپ حضرات کے
اول پر بھی اور آپ حضرات کے آخر پر بھی۔ میں آپ حضرات کی نصرت کے لیے بالکل تیار ہوں
اور میں آپ حضرات سے خالص محبت رکھتا ہوں۔ آمین آمین (اللہ ایسا ہی کرے)
اس زیارت کے بعد یہ دعا ہے:

اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ بِرَحْمَتِكَ
 اے اللہ! میں تجھ سے التجا کرتا ہوں کہ تو اپنی رحمت نازل فرما محمد پر جو میرے ہی رحمت ہیں
 وَكَبِمَةِ نُورِكَ وَأَنْ تَمْلَأَ قُلُوبِي نُورَ الْيَقِينِ وَصَدْرِي
 اور تیرے کلمہ نور ہی اور یہ کہ تو میرے قلب کو نور یقین سے بھر دے اور میرے سینے کو
 نُورُ الْإِيمَانِ وَفِكْرِي نُورَ الثَّبَاتِ وَعَزْمي نُورَ الْبَعْدِ وَ
 نور ایمان سے اور میری فکر کو نور ثبات سے اور میرے عزم کو نور علم سے، اور
 قُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ وَلِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ، وَدِينِي نُورَ الْبَصَائِرِ
 میری قوت کو نور عمل سے اور میری زبان کو نور صدق سے اور میرے دین کو نور بصیرت سے
 مِنْ عَيْنِكَ وَبَصِيرِي نُورَ الْبَصِيَّانِ وَسَمْعِي نُورَ الْحِكْمَةِ
 اپنی جانب سے بھر دے۔ اور میری آنکھوں کو نور بصیرت سے اور میرے کانوں کو نور حکمت سے
 وَسَوْدَاتِي نُورَ الْمَوَالِدِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
 اور میری مودت کو محمد و آل محمد کے نور موالدات سے بھر دے اُن سب پر سلام ہو
 حَتَّى الْفَنَاءِ وَقَدْ وَفَيْتَ بِعَهْدِكَ وَمِيثَاقِكَ فَتَغَشَّيْنِي
 یہاں تک کہ میں تیرے عہد اور تیرے میثاق کو پورا کر کے ہو تجھ سے ملاقات کر دوں پس تو مجھ پر چھا
 رَحْمَتَكَ يَا وَلِيَّ يَا حَمِيدُ

اپنے دامنِ رحمت میں اے میرے ولی اے قابلِ تعریف ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ بْنِ الْحَسَنِ حُجَّتِكَ فِي

لے اللہ! تو رحمت نازل فرما محمد بن حسن پر جو تیری حجت ہیں
 أَرْضِنَاكَ وَخَلِّفَتِكَ فِي بِلَادِكَ وَالدَّاعِيَ إِلَى سَبِيلِكَ
 تیری زمین میں اور تیرے خلیفہ ہیں تیرے شہروں میں اور تیری راہ کی طرف سب کو بلانے والے ہیں
 وَالْقَائِمُ بِقِسْطِكَ وَالسَّائِرُ بِأَمْرِكَ وَرِثَةُ الْمُؤْمِنِينَ
 اور تیرے عدل کو قائم کرنے والے اور تیرے حکم پر چلنے والے مومنین کے ولی ہیں

وَبَوَارِ الْكَاذِبِينَ وَمُجَلِّى الظُّلُمَةِ، وَ مُنِيرِ الْحَقِّ
اور کافروں کو تہس نہس کرنے والے اور ظلمت کو دور کرنے والے اور حق کو روشن کرنے والے
وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَامِلَتِكَ الشَّامَةِ فِي
اور سچائی اور حکمت کے ساتھ کلام کرنے والے اور تیرے کلمہ تمام و آخر ہیں
أَرْضِكَ الْمُتَرَقِّبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ
تیری زمین میں، تیرے حکم کے منتظر دشمنوں کی حالت میں اور ولی ناصح ہیں، سفینہ
النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدَى وَنُورِ الْأَبْصَارِ الْوَلِيِّ وَخَيْرِ مَن
نجات اور ہدایت کے علم ہیں اور اہل عالم کی آنکھوں کے نور ہیں اور سب سے بہتر ہیں
تَعَدَّصَ وَارْتَدَى وَ مُجَلِّى الْغَمَاتِ، الَّذِى يَمْلِكُ الْأَرْضَ
قیص پہننے والوں اور ردا اور غصے والوں میں اور سب کے غموں کو دور کرنے والے یہ وہی ہیں جو زمین
عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مِلْتُمْ ظُلُمًا وَ جَوْرًا
کو عدل و انصاف سے اس طرح بھردیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری ہوئی ہوگی۔
إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ۔

بیشک تو ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى وَبَيْتِكَ وَابْنِ أَوْلِيَايَكَ الَّذِينَ
اے اللہ! تو رحمت نازل فرما اپنے ولی پر اور اپنے اُن اولیاء کے فرزند پر جن کی
فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمْ
اطاعت کو تو نے فرض کیا ہے اور اُن کے حق کو تو نے واجب کیا اور اُن کو تو نے دور ہر رکھا
الرَّجْسَ وَطَهَّرْتَ لَهُمْ طَهْرًا
ان کو رجس (پلیدی) سے اس طرح جو دور رکھنے کا حق ہے

اللَّهُمَّ انصُرْهُ وَانصُرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانصُرْ بِهِ
اے اللہ! تو اُن کی مدد فرما اور اپنے دین کے لیے اُن سے مدد لے اور اُن کے
أَوْلِيَايَكَ وَأَوْلِيَايَاؤُهُ وَشِيعَتَهُ وَانصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ
ذریعے سے توبہ کرنے والیاء اور اُن کے اولیاء کی اور اُن کے شیعوں کی اور اُن کے انصار کی مدد فرما
اور اس گروہ میں ہمیں بھی قرار دے۔

اللَّهُمَّ اعْذُءْ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ
اے اللہ! تو اُن کو اپنی پناہ میں رکھ ہر باغی و سرکش کے شر سے اور شرارت سے پناہ دے

جَمِيعِ خَلْقِكَ، وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ
اپنی تمام مخلوق کی۔ اور حفاظت فرما اُن کے سامنے سے، اور اُن کے
خَلْفِهِ وَ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْشِرْهُ وَ
پیچھے سے اور اُن کے داینے سے اور اُن کے بائیں سے اور اُن کی نگہبانی فرما
امْنَعَهُ مِنْ أَنْ يُوْصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ
تا کہ اُنھیں کبھی کوئی گزند نہ پہنچے۔ کیونکہ اس میں حفاظت ہے تیرے رسول کی
وَالرَّسُولِ، وَاطْمِئِنَّ بِهِ الْعَدْلُ۔

اور تیرے رسول کی آل کی حفاظت ہے۔ اور اُن کے ذریعے سے عدل کو ظاہر فرما
وَآيَتُهُ بِالنُّصْرِ وَانصُرْ نَاصِرِيهِ وَاحْذَلْ خَاذِلِيهِ
اور اُن کی تائید فرما نصرت سے اور اُن کے مددگاروں کی مدد فرما اور اُن کو چھوڑنے والوں کو
وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ
تو بھی چھوڑ دے۔ اور قطع قلع کر دے ان کے ذریعے سے ظالموں کا ذوق کا اوقیل کر دے
الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ مُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا

اُن کے ذریعے سے کفار اور منافقوں کو اور تمام ملحدوں کو۔ خواہ وہ ہوں
مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرًّا وَبَحْرًا
زمین کے مشرقوں میں اور یا اس کے مغربوں میں، خشکی میں ہوں یا تری میں ہوں
وَأَمْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلًا وَاطْمِئِنَّ بِهِ دِينُ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
اور اُن کے ذریعے سے زمین کو عدل سے بھر دے اور اپنے نبی محمد کے دین کو غالب کر دے
وَاجْعَلْنِي اللَّهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَشْيَاعِهِ
اور اے اللہ! تو مجھے اُن کے انصار اور مددگاروں اور اتباع کرنے والوں میں

وَشِيعَتِهِ۔ وَارِنِّ فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
اور اُن کے شیعوں میں قرار دے اور مجھے دکھا دے آل محمد (اُن سب پر سلام ہو) میں
مَا يَأْمُرُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ
جس کا وہ انتظار کر رہے ہیں۔ اور اُن کے دشمنوں میں وہ دکھا دے جس سے وہ ڈرتے ہیں
إِلَهُ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ
اے حق معبود! تو میری دعا کو قبول فرما۔ اے بزرگی والے اور کرامت والے اے سب سے
الرَّحِيمِينَ زِيَادَةً رَحْمَ كَرْنِ وَلِے۔ (تو ایسا ہی کرے)

بارہ رکعت نماز زیارت حضرت امام زمانہ

(۶)

کتاب "مزار" میں احمد بن ابراہیم سے روایت ہے ان کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ ابوجعفر محمد بن عثمان سے حضرت امام قائم علیہ السلام کی زیارت کی تمنا کا اظہار کیا تو انھوں نے کہا: کیا تم کو واقعی ان کے دیدار کا اشتیاق ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں۔ فرمایا: اللہ تمہیں تمہارے اس اشتیاق کا اجر دے اور تمہیں بخیر و عافیت ان کے چہرے کی زیارت کرانے، مگر اے بندہ خدا! تم انھیں دیکھنے کی خواہش نہ کرو۔ اس لیے کہ زمانہ غیبت میں صوفیوں نے ان کے دیکھنے کے اشتیاق کا اظہار ہی کیا جاسکتا ہے، ان سے ملاقات کی استدعا نہیں کی جاسکتی۔ یہ اللہ کی مشیت ہے اور اس کے سامنے تسلیم غم کرنا ہے اور یہی بہتر ہے مگر ہاں توجہ بہ زیارت ضرور کرو اور وہ کس طرح کرو۔ یہ میں نے محمد بن علی کو لکھوا دیا ہے اس سے نقل کرو۔ وہی امام صاحب الزمان علیہ السلام کی زیارت ہے جو بارہ رکعت نماز کے بعد پڑھی جائے گی۔ یہ نماز دو دو رکعت کر کے پڑھی جائے گی اور ہر رکعت میں (سورۃ فاتحہ کے بعد) سورۃ اخلاص یعنی قل ہو اللہ احد پڑھو۔ اس کے بعد محمد و آل محمد پر درود پھرو کہ جو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ سَلِّمْ عَلٰی اٰلِ یَسَّیْنِ۔ یہ اللہ کی جانب سے صاف صاف بفضل و شرف ہے جو انھیں ملا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا فضل والا ہے۔ اس کی طرف سے امام وہ ہے جو اس کے سیدھے راستے کی طرف ہدایت کرتا ہے اے آلِ یاسین اللہ تعالیٰ نے آپ حضرات کو اپنی خلافت عطا فرمائی ہے۔

شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا ایک خط

(۷)

کتاب "الاحتجاج" میں مرقوم ہے کہ ماہ صفر ۳۲۰ھ میں ناحیہ مقدسہ سے شیخ ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام ایک تحریر آئی۔ پہونچانے والے نے بتایا کہ وہ تحریر ناحیہ متصل بہ حجاز سے لایا ہے۔ اس عبارت یہ ہے:

لِلْاَخِ السَّيِّدِ وَالْوَلِيِّ الرَّشِيدِ الشَّيْخِ الْمُفِيدِ ابِي عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ اَدَامَ اللَّهُ عِزَّاهُ مِنْ مُسْتَوْدِعِ الْعَمَدِ الْمَخْجُودِ عَلَى الْعِبَادِ

سچے بھائی اور ہدایت یافتہ دوست شیخ مفید ابی عبد اللہ محمد بن محمد بن نعمان کے نام اللہ تعالیٰ ان کے اعزاز کو قائم و دائم رکھے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ اَمَّا بَعْدُ، سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ

المخلص في الدين المخصوص فينا باليقين، فانا نحمده اليك
الله الذي لا اله الا هو، ونسأله الصلاة على سيّدنا
ومولانا نبينا محمّد وآله الطاهرين ونعلمك ادام الله
توفيقك لنصرة الحق واجزل مشوبتك على نطقك عنا
بالصدق، انه قد اذن لنا في تشريفك بالمكاتبة وتكليفك
ما تؤدّيه عنا الى موالينا قبلك اعزهم الله بطامته وكفاهم
المهم برعايته لهم وحراسته۔

(۷)

فقف أمّك الله بعونه على اعدائه المارقين من
دينه على ما نذكرك واعمل في تأديته الي من تسكن
اليه بما نرسمه ان شاء الله، نحن وان كنا ثاوين بمكاننا
النائي عن مساكن الظالمين حسب الذي ارانا الله تعالى لنا
من الصلاح، ولشيعتنا المؤمنين في ذلك مادامت دولة
الدنيا للفاسقين، فانا يحيط علمنا بأبائكم ولا يعزب
عنا شيء من اخباركم ومعرفتنا بالزلل الذي اصابكم
مذجنح كشير منكم الى ما كان السلف الصالح عنه شاسعا
ونبذوا العهد الماخوذ منهم وراعوا ظهورهم كما هم لايعلون

(۸)

انا غير مسلمين لمراعاتكم ولا ناسين لذكركم ولولا
ذلك لنزل بكم اللاواء واصطلمكم الاعداء فاتقوا الله جلّ
جلاله وظاهروا على انتيائكم من فتنة قد انافت
عليكم يهلك فيها من حمّ اجله ويحمر عليه من
أدرك أمله وهي اماراة لأزوت حركتنا ومباثتكم بأمرنا
ونهيها، والله مُمَيِّزُ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ۔

(۹)

اعتمروا بالتقية من شيب نار الجاهلية يحششها
عصب أموية تصول بها فرقة ممدية انا زعيم بنجاة من
لم يروم منها المواطن الخفية وسلك في الطعن منها السبل
الروضية، اذا حلّ جُمادى الأولى من سنتكم هذه
فاعتبروا بما يحدث فيه واستيقظوا من رقدتكم لما

يكون من الذی يليه ، ستظهر لكم من السماء آية جلیة
و من الارض مثلاً بالسویة ویحدث فی ارض المشرق ما
یحزن ویقلق ویغلب من بعد علی العراق طوائف من الاسلام
مراق ، یضیق بسوء فعلهم علی اهلہ الارزاق -

(۵) ثم تنفر الخمة من بعده ، ببوار طاعت من الاشرار
یسر بسلامه المتقون الاختیار ویوفق لمیدی الحج من
الافاق ما یملونه علی توفیر غلبة منهم واتفاق ولنا فی
تیسیر حجهم علی الاختیار منهم والوفاق ، شأن ینظر علی
نظام و اتساق فیعمل کل امری منکم ما یقرب به من
محبتنا ولیتجنب ما یدنیه من کراهیتنا وسخطنا
فان امرأ یتبعه فجأة حین لا تنفعه توبة ولا نجیة
من عقابنا ندع علی حوبة ، والله یدبر کل الرشده ویلطف
لکم بالتوفیق برحمته -

ترجمہ خط :

اللہ کے نام سے جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔ اس کے بعد ، تم پر
سلام ہوئے درست دارائے دین میں مخلص اور ہمارے بارے میں خصوصی یقین
رکھنے والے ہم اُس خدا کی حمد کرتے جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور اسی سے
ملتیجی ہیں کہ وہ اپنی رحمتیں نازل فرمائے ہمارے آقا و مولیٰ اور ہمارے نبی اور ان کی
آل پاک پر ۔ اللہ تعالیٰ حق کی نصرت کے لیے تمہاری توفیق ہمیشہ قائم رکھے اور ہماری
طرف سے ہمارے ماننے والوں کو جو پرچ بابتیں پہنچاتے ہو اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی
بڑی جزا و خیر عنایت فرمائے تمہیں معلوم ہو کہ مجھے اذن دیا گیا ہے کہ میں تمہیں
خط و کتابت کا شرف بخشوں جس طرح تم سے پہلے ہمارے ماننے والوں میں سے کچھ لوگ
اس سے شرفیاب ہوئے ہیں ۔

(۲) تم اللہ کے دشمنوں اور دین سے خارج ہو جانے والوں کے مقابلے پر ثابت
رہو اللہ تمہاری نصرت و مدد کرے گا اور جو کچھ ہم انشاء اللہ لکھیں گے اُسے اُن لوگوں
تک پہنچاؤ جن پر تمہیں اطمینان ہو ۔ ہم ظالموں کی آبادی سے دور اپنے مقام پر مقیم
قیام پذیر ہیں اس لیے کہ اللہ کے پیش نظر اس میں ہماری اور ہمارے شیعوں کی بہتری ہے ۔

کہ جب تک حکومت و دنیا فاسقوں کے پاس ہے ہم اُن کی قلمرو (دسترس) سے دور
رہیں ، مگر اس کے باوجود تم لوگوں کے حالات کا علم ہمیں ہوتا رہتا ہے اور تم لوگوں کی
کوئی بات ہم سے چھپی نہیں رہتی ہے ہمیں تم لوگوں کی لغزشوں کا علم اُس وقت سے ہے
جب سے تم میں سے اکثر اس طرف مائل ہو گئے جس سے اسلام و ہائین ہمیشہ دور رہے
اور جو اُن سے عہد لیا گیا تھا انھوں نے اُس کو چھوڑ دیا ، اور ایسا پس پشت ڈالنا
جیسے ان کو اُس عہد کی خبر ہی نہیں ۔

(۳) پھر بھی ہم نے تم لوگوں کو بھلایا نہیں ہے ، تمہاری رعایت نہیں چھوڑی ہے
اور اگر ایسا نہ کرتے تو دشمن تمہیں ختم ہی کر دیتے ۔ لہذا تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ان
قنوں میں پڑنے سے بچو جو تم پر چھپا جانے والا ہے اور جس میں وہ شخص جس کی اجلی گئی
ہے وہ مر جائے گا ، جو اپنی مراد کو پہنچنے والا ہے وہ نک جائے گا ۔ اور وہی ہمارا اقدام
کی ابتداء کی نشانی ہوگی اور ہمارے امر و نہی کا اجر ہوگا ۔ ” اللہ اپنے نور کو پایہ تکمیل
تک پہنچا کر رہے گا چاہے مشرکوں کو ناگوار ہی گزرے ۔

(۴) تم لوگ جاہلیت کی آگ کے شعلوں سے جسے بنی امیہ کے تعصب نے بھڑکایا ہے
بچنے کے لیے تقیہ سے کام لو ۔ اسالی جب ماہ جمادی الاولیٰ آئے گا تو اس میں جو حادثات
روما ہوں گے اس سے سبق حاصل کرنا اور اس کے فوراً بعد جو کچھ ہوئے دیکھ کر خرافات
سے بیدار ہو جانا ۔ تم لوگوں کے لیے ایک واضح نشانی نمودار ہوگی آسمان سے ، اور اسی
طرح بالکل اس کے برابر زمین سے بھی ۔ سر زمین مشرق میں ایسے حادثات ہوں گے
جنہیں دیکھ کر رنج و قلق ہوگا اور اس کے بعد عراق پر وہ گروہ غالب آجائے گا جو اسلام
سے خارج ہو چکا ہوگا اُن کی بد اعمالیوں سے اہل عراق کی روزی تنگ ہو جائے گی ۔

(۵) اس کے بعد یہ تم کی گھٹا چھٹ جائے گی اور شریر و مشرک تباہ ہو جائیں گے اُن کی ہلاکت
پر متقی اور نیکو کار لوگوں کو خوشی ہوگی اور تمام اطراف ارض سے لوگ حج کے ارادے
پر متفق ہوں گے ۔ تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ ایسا عمل کرے جو ہمارے نزدیک
پسندیدہ ہے ، وہ عمل نہ کرے جو ہمیں ناپسند ہے ۔ اس لیے کہ ہماری حکومت یک بیک
آئے گی اور اُس وقت کسی کی توبہ قبول نہ ہوگی خواہ کوئی کتنی ہی ندامت کا اظہار کرے
سزا سے نہیں بچے گا ۔ اللہ نے تمہاری ہدایت الہام کے ذریعے سے کی ہے اور اپنے
لطف و مہربانی سے تم لوگوں کو ہدایت کی توفیق دی ہے ۔

نسخۃ التوقيع باليد العليا على صاحبها السلام
 یہ نسخہ توفیق خود صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک سے لکھی ہوئی ہے۔
 ”ہذا کتابنا الیک ایہما الآخر الولی والمخلص فی وقینا
 الصفی والناس ولنا الوفی حرسک اللہ بعینہ الی لا تنام فاحفظ
 بہ ولا تنظر علی خطنا الذی سطرناہ بمالہ صمناہ أحدًا و
 اذ ما فیہ الی من تسکت الیہ وأوص جماعتہم بالعمل علیہ
 انشاء اللہ، وصلى الله على محمد وآله الطاهرين۔

ترجمہ: ”اے میرے برادر دوست، ہماری محنت میں باصفاء، باخلاص، مددگار
 وفادار! اللہ اپنی ان آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں۔ یہ میرا خط
 ہے تمہارے نام۔ اس تحریر کو کسی پر ظاہر نہ کرنا۔ اور اس کے مضمون پر صرف ان لوگوں
 کو مطلع کرنا جن پر تمہیں اطمینان ہو۔ اور انھیں عمل کی ہدایت کرنا۔ اللہ کی رحمت نازل
 ہو محمدؐ اور ان کی آل اطہار پر۔

۸۔ شیخ مفید کے نام امام زمانہ کا دوسرا خط

امام صاحب الزمان علیہ السلام کی جانب سے ایک دوسرا خط بھی نیچے ۲۳ ص ۲۱۲
 میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کے پاس وارد ہوا جو یہ ہے۔

من عبد الله السرايطي سبيله الى ملائمت الحق ودليله
 ایک مسافر راہِ خدا بندہ خدا کی طرف سے اُس شخص کے نام جس کو اللہ نے حق کا علم
 دیا ہے اور وہ حق کی دلیل ہے۔

”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ - سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا
 الناصر للحق الداعي إلى كلمة الصدق - فَإِنَّا نَحْمَدُ اللَّهَ
 إِلَيْكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ إِلَهُنَا وَإِلَهُ آبَائِنَا الْأَوَّلِينَ وَ
 نَسْأَلُهُ الصَّلَاةَ عَلَى نَبِيِّنَا وَسَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ
 النَّبِيِّينَ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ۔

وبعد: فقد كنّا نظرنّا منّا جانك عصمك الله
 بالسبب الذي وهب لك من أوليائه وحرسك من
 كيد أعدائه وشفعنا ذلك الزمان من مستقر لنا ينصب

الشمر أخ بهما، صرنا إليه أنفاً من غمائل الجبال إليه السبيل
 من الأيمان، ويوشك أن يكون هبوطنا منه إلى صحصح
 من غير بعد من الدهر ولا تطاول من الزمان وإيتيت
 نبأً مثابماً يتجدد لنا من حال، فتعرف بذلك ما تعتمد
 من الزلفة إلينا بالأعمال والله موفّقك لذلك برحمته
 (۳) فلتكن حرسك الله بعينه التي لا تنام أن تقابل
 بذلك، ففيه تبسل نفوس قوم حرثت باطلاً لاسترهاب
 المبطلين وتستهيج لدمارها المؤمنون، ويحزن لذلك
 المعزّمون۔

(۴) وأية حركتنا من هذه اللوثة حادثة بالحرم المحظّم
 من وجس منافق مذمّم، مستحلّ للدم المحرّم يعمد
 بكيدة أهل الأيمان ولا يبلغ بذلك غرضه من الظلم
 لهم والعدوان، لأننا من وراء حفظهم بالدعاء الذي
 لا يحجب عن ملك الأرض والسماء، فليطمئن بذلك
 من أوليائنا القلوب وليثقوا بالكفاية منه، وإن راعيتهم
 برسم الخطوب، والعاقبة لجليل صنع الله سبحانه تكون
 حميدة لهم ما اجتنبوا المنزى منه من الذنوب۔

(۵) ونحن نعهد الیک ایہما الولی والمخلص المجاهد
 فیما الظالمین، ایتدک اللہ بنصرہ الذی ایتد بہ السلف
 من اولیائنا الصالحین، ائتہ من اتقى ربہ من إخوانک
 الذین وخرج علیہ بما هو مستحقّہ کان أمّا من
 الفتنة المظلمة ومحنها المظلمة المضلة ومن بخل
 منهم بما أعاده الله من نعمته على من أمره بصلته
 فإنه يكون خاسراً بذلك لأولاه وأخوته ولو است
 اشیائنا وقسم الله لطاعته على اجتماع من القلوب
 في الوفاء بالعهد عليهم لما تأخر عنهم الیمن ببقائنا
 ولتعجلت لهم السعادة بمشاهدتنا، على حق المعرفة

و صدقہا منہم بنا ، فما یحبسنا عنہم الا ما یتصل بنا
مما نکرہہ ولا نؤثرہ منہم ، واللہ المستعان وهو
حسبنا ونعم الوکیل و صلواتہ علی سیدنا البشیر
التذیر محمد وآلہ الطاہرین وسلم ، و کتب فی غرۃ
شوال من سنۃ اثنتی عشرة واربعمائة

ترجمہ خط :

اللہ کے نام کے ساتھ جو مہربان ہے نہایت رحم والا ہے ۔
سلام ہو تم پر اے حق کے مددگار ، کلمہ صدق کی طرف لوگوں کو دعوت
دینے والے ۔ میں حمد کرتا ہوں اُس اللہ کی جس کے سوا کوئی اللہ نہیں وہی
ہمارا اللہ ہے اور ہمارے آباؤے اولین کا اللہ ہے اور اُسی سے التجار کرتا ہوں کہ
وہ رحمت نازل فرماتے ہمارے نبی ، ہمارے سید و سرور حضرت محمد خاتم الانبیاء پر
اور اُن کی پاک و پاکیزہ آل پر ۔

(۲) اس کے بعد ۔ اللہ تمہیں ہر بلا سے بچائے اور دشمنوں کے کید و مکر سے
محفوظ رکھے ۔ تمہاری مناجات پر ہماری نظر تھی اور تمہاری دعا کی قبولیت کے لیے
ہم نے شفاعت بھی کی ۔ اس وقت میں تمہیں اپنے خیمہ گاہ سے خط لکھ رہا ہوں
جو ایک غیر معروف پہاڑی پر نصب ہے ۔ میں ابھی یہاں پر وادی سے چل کر آیا ہوں
ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے بعد میں اس ویران پہاڑی سے اُتر کر آبادی میں پہنچوں ۔ میرے
حالات نئی کرٹ لیں اور ہماری خیر تم تک پہنچے اور اعمال کے ذریعے سے جو ہمارا
قرب چاہتے ہو وہ نصیب ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی توفیق دے ۔

(۳) اللہ اپنی اُن آنکھوں سے تمہاری نگرانی کرے جو کبھی نہیں سوتیں ۔ تمہیں چاہیے
کہ تم ان حالات کا مقابلہ کرو ، اسی اثناء میں باطل کی کاشت کرنے والی قوم کو پائال
کر دیا جائے گا جس سے مومنین کو مسرت اور مجربین کو حزن و غم ہوگا ۔

(۴) اور ہمارے اقدام کی نشانی وہ حادثہ ہوگا جو مرحوم معظم میں ایک اور قابلِ فہم
منافق کے ہاتھوں رونما ہوگا ۔ وہ محرم خون کو حلال کرے گا ۔ پھر بھی اہل ایمان پر
ظلم کر کے اپنے مقصد کو حاصل نہ کر سکے گا اس لیے کہ اُن مومنین کی پشت پناہی میں
ہماری دعا ہوگی جسے نہ کوئی آسمانی فرشتہ روک سکتا ہے اور نہ زمین کا فرشتہ ۔ لہذا
اس سے ہمارے دوستوں کے دل مطمئن رہیں ۔ اور جو اللہ کرتا ہے اس کا انجام بہتر

(۵) ہوتا ہے جب تک کہ لوگ منہیات اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہیں گے ۔
اے میرے مخلص دوستدار اور ہمارے لیے ظالموں سے جہاد کرنے والے !
اللہ اپنی مدد و نصرت سے تمہاری اس طرح تائید کرے جس طرح اُس نے ہمارے گذشتہ
ادبیارِ صالحین کی تائید فرمائی ہے ۔ سو ! میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ تمہارے برادرانِ
ایمانی میں سے جو شخص اپنے رب سے ڈرتا رہے گا اور اپنے مال میں سے جس قدر نکالنا
چاہے نکالتا رہے گا وہ مار یک قتنوں اور اس کے گزند سے محفوظ رہے گا ۔ اور وہ شخص
جس کو اللہ تعالیٰ نے چند روزہ مال دیا ہے اگر اس کے نکالنے میں بخل کرے گا اور جس کے
ساتھ صلہ رحم کرنے کا حکم ہے نہ کرے گا تو وہ دنیا و آخرت دونوں میں محروم اور
نا کامیاب رہے گا ۔ اور اگر ہمارے متبعین (اللہ ان کو اطاعت کی توفیق دے) سب
یک دل ہو جائیں کہ جو اُن سے عہد ہے وہ اسے پورا کریں گے تو ہماری طرف سے ہماری
طرف سے شرفِ ملاقات بخشے میں کوئی تاخیر نہ ہوگی اور جلد از جلد وہ ہماری زیارت
سے شرف یاب ہوں گے اس لیے کہ وہ ہماری سچی معرفت رکھتے ہوں گے ۔ ہم ان لوگوں
سے ملنے میں اس لیے پرہیز کرتے ہیں کہ ہم تک اُن کی ایسی باتیں پہنچتی رہتی ہیں جو ہمیں
نا پسند ہیں اور اللہ ہی مددگار ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے ۔ اُس کی رحمت ہو
ہمارے سید و سرور ، بشیر و نذیر محمدؐ اور اُن کی آلِ اطہار پر اور سلام ہو ۔

کتبہ یکم شوال ۱۲۱۲ھ

یہ توفیق امام زمانہ صلوات اللہ علیہ کے دستِ مبارک سے تحریر کی ہوئی ہے ۔
ہذا اکتابنا الیک ایہما الولیٰ المسلم للحق الصلیٰ باملائنا
و خط ثقتنا فأخفہ عن کل احد و اطوہ و اجعل لد نسخۃ یطلع
علیہا من تسکن الی امانتہ من اولیائنا ، سلمہم اللہ بیدرکتنا
(ودعائنا) اِنْ شَاءَ اللہ و الحمد للہ و الصلوٰۃ علی سیدنا محمدؐ
وآلہ الطاہرین ۔

اے میرے دوستدار جس کو اللہ نے اپنی طرف سے حق کا علم عطا کیا ہے تمہارے نام یہ میرا
ہے جسے میں بولتا گیا ہوں اور ہمارا ایک باہر و شخص لکھا گیا ہے ۔ اس خط کو سب چھپانا اور
کر کے رکھ دینا اس کی نقل کر لینا اور ہمارے دوستداروں میں سے جس کی امانت و دیات پر تمہیں
اعتماد ہو اس کو دکھا دینا ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ذریعے سے تمہارے گروہوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرے گا انشاء اللہ
اور ہر طرح کی حمد اللہ کھینچے ہے اور رحمت نازل ہو ہمارے سید و سرور حضرت محمدؐ اور اُن کی آلِ پاک پر ۔

یہ تو قیغ اُن لوگوں کیلئے برآمد ہوئی جو
امام زمانہ کے وجود میں شک کرتے تھے

۹

شیخ موشق ابو عمر عامری کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ابن ابی غاتم قرظی اور شیعوں کے ایک گروہ کے درمیان امام زمانہ علیہ السلام کے متعلق بحث ہوئی۔ ابن ابی غاتم قرظی نے کہا کہ حضرت ابو محمد امام حسن عسکری علیہ السلام نے وفات پائی اور انھوں نے کوئی اولاد نہیں چھوڑی۔ تو گروہ شیعی نے ایک خط اس کے متعلق لکھ کر ناجیہ مقدسہ کی طرف روانہ کیا اور اس خط میں بتایا کہ آپ کے وجود کے متعلق یہاں یہ بحث ہے۔ اس خط کے جواب میں خود امام زمانہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ تحریر (توقیع) برآمد ہوئی:-

(۱) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

عَاثَانَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْفِتَنِ، وَوَهَبْ لَنَا وَلَكُمْ رُوحَ الْيَقِينِ وَاجَارْنَا وَإِيَّاكُمْ مِنْ سُوءِ الْمَنْقَلَبِ، إِنَّهُ أَنْهَى الْحَرِّ ارْتِيَابَ جَمَاعَةِ مَنْكَرٍ فِي الدِّينِ وَمَا دَخَلَهُمْ مِنَ الشُّكِّ وَالْحَيْرَةِ فِي وِلَاةِ أَمْرِهِمْ، فَغَمْنَا ذَلِكَ لَكُمْ لَنَا وَسَاوْنَا فِيكُمْ لَا فِينَا لِأَنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَلَا فَاقَةَ بِنَا إِلَى غَيْرِهِ، وَالْحَقُّ مَعَنَا فَلَنْ يُوحِشَنَا مَنْ تَعَدَّ عَلَيْنَا وَنَحْنُ صَانِعُ رَبِّنَا وَالْخَلْقُ بَعْدَ صِنَانِعُنَا۔

(۲) يَا هَؤُلَاءِ مَا لَكُمْ فِي الرَّيْبِ تَتَرَدَّدُونَ فِي الْحَيْرَةِ تَنْعَكِسُونَ أَوْ مَا سَمِعْتُمْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (نساء: ۵۹) أَوْ مَا عَلِمْتُمْ مَا جَاءَتْ بِهِ الْأَشَارَةُ مَا يَكُونُ وَيُحْدِثُ فِي أُنْتُمْكَرٍ عَلَى الْمَاضِينَ وَالْبَاقِينَ مِنْهُمْ عَلَيْهِ السَّلَامُ؛ أَوْ مَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَعَاقِلَ تَأْوُونَ إِلَيْهَا وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ آدَمَ إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّمَا غَابَ عِلْمُ بَدَا عِلْمٌ وَإِذَا أَفْلَسَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، فَلَمَّا قَبِضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ أَبْطَلَ دِينَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْقِهِ، كَلَّا مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ

وَيُظْهِرُ أَمْرَ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ۔

(۳) وَإِنَّ الْمَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مَضَى سَعِيدًا أَفْقِيدًا أَعْلَى مِنْهَا جِزْ أَابَاهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حَذْوًا لِلْعَلِّ بِالتَّعَلُّ وَفِينَا وَصِيَّتَهُ وَعَلَيْهِ وَمَنْ هُوَ خَلْفُهُ وَمَنْ يَسُدُّ مَسَدَهُ وَلَا يَنْزِعُنَا مِنْ مَوْضِعِهِ إِلَّا ظُلَامَ آثَمٍ، وَلَا يَدْعِيهِ دُونَنَا إِلَّا جَاهِدَ كَافِرًا وَلَوْ لَا أَنَّ أَمْرَ اللَّهِ لَا يَغْلِبُ، وَسِرَّةُ لَا يُظْهِرُ وَلَا يُخْفِي لَنُظْهِرُ لَكُمْ مِنْ حَقِّنَا مَا تَبْهَرُ مِنْهُ عَقُولُكُمْ، وَيُزِيلُ شُكُوكَكُمْ، لَكِنَّهُ مَا شَاءَ اللَّهُ كَانَ، وَكُلُّ أَجَلٍ كِتَابٌ۔

(۴) فَاتَّقُوا اللَّهَ وَسَلِّمُوا لَنَا، وَرَدُّوا الْأَمْرَ إِلَيْنَا، فَعَلَيْنَا الْأَصْدَارَ كَمَا كَانَ مَتَا الْإِيرَادِ وَلَا تَحَادُوا كَشَفَ مَا عَطَى عَنْكُمْ وَلَا تَمِيلُوا عَنِ الْيَمِينِ، وَتَعَدُّوا إِلَى الْبِيسَارِ، وَاجْعَلُوا قَصْدَكُمْ إِلَيْنَا بِالْمُؤَدَّةِ عَلَى السَّتَةِ الْوَاضِحَةِ، فَقَدْ نَصَحْتُكُمْ وَاللَّهُ شَاهِدٌ عَلَيَّ وَعَلَيْكُمْ، وَلَوْ لَا مَا عَشَدْنَا مِنْ مَحَبَّةٍ صَلَاحَكُمْ وَرَحْمَتَكُمْ وَالْإِشْفَاقَ عَلَيْكُمْ لَكُنَّا عَنْ مَخَاطِبَتِكُمْ فِي شُغْلٍ مِمَّا قَدْ امْتَحَنَّا مِنْ مَنَازِعَةِ الْقَالِمِ الْعَتَلِ الْقِتَالِ الْمَتَابِعِ فِي غَيْبِهِ الْمَضَادِّ لِرَبِّهِ، الْمُدَّعَى مَا لَيْسَ لَهُ، الْجَاهِدَ حَقٌّ مِنْ افْتِرَاضِ اللَّهِ طَاعَتِهِ، الْقَالِمِ الْغَاصِبِ۔

(۵) وَفِي ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لِي أُسُوةٍ حَسَنَةٍ وَسِيرَةٍ الْجَاهِلِ رِدَارَةٍ عَمِلَةٍ وَسَيَعْلَمُ الْكَافِرُ لِمَنْ عَقِبَى الدَّارِ، عَصَمَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكُمْ مِنَ الْمِهَالِكِ وَالْأَسْوَارِ وَالْأَفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا بِرَحْمَتِهِ فَإِنَّهُ وَلَّى ذَلِكَ وَالتَّوَادُّعَ عَلَى مَا يَشَاءُ وَكَانَ لَنَا وَلَكُمْ وَلِيًّا وَحَافِظًا وَالسَّلَامَ عَلَى جَمِيعِ الْأَوْصِيَاءِ وَالْأَوْلِيَاءِ وَالْمُؤْمِنِينَ، وَرَحْمَةً اللَّهُ وَبَرَكَاتِهِ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا۔

ترجمہ توقیع :-

اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دونوں کو قتلوں سے محفوظ رکھے اور ہمیں اور تمہیں دونوں کو روح یقین عطا فرمائے۔ تم لوگوں کے دلوں

میں جو اپنے والیان امر کے متعلق شک ہے تو یہ خود تمہارے لیے مضر ہے ہمارے لیے نہیں۔ اس کا گزند تمہیں پہنچے گا ہمیں نہیں۔ کیونکہ اللہ ہمارے ساتھ ہے اور ہمیں کسی کی ضرورت نہیں، حق ہمارے ساتھ ہے۔ اب جو بھی ہمیں چھوڑ کر بیٹھ رہے ہیں اس کی پرواہ نہیں۔ ہم لوگوں کو ہمارے پروردگار نے (پہلے) بنایا ہے اور ساری مخلوق ہمارے بعد بنائی گئی ہے۔ (نحت صنائع ربنا والخلق بعد صنائعتنا)۔
(۲) اے لوگو! تمہیں کیا ہو گیا ہے تم کیوں شک و حیرت میں مبتلا ہو۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا ہے، وہ ارشاد فرماتا ہے کہ:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُولَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ" (سورۃ النساء آیت ۵۹)

(اے اہل ایمان! اللہ کی اطاعت کرو اور اطاعت کرو رسول کی اور جو تم سے اہل الامر ہیں ان کی اطاعت کرو)۔

کیا تم یہ نہیں جانتے کہ اس کے لیے احادیث صحیحہ وارد ہوتی ہیں جن میں تمہارے گذشتہ اور آئندہ امت کے لیے بتا دیا گیا ہے۔

کیا تم یہ نہیں دیکھتے کہ از حضرت آدم تا امام حسن عسکری جن کی وفات ہوئی ہے اللہ نے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم لوگ اگر پناہ لو اور علم نصب کر دیے ہیں جس سے تم لوگ ہدایت حاصل کرو۔ جب ایک مسلم ٹھنڈا ہوتا ہے تو دوسرا علم نمودار ہو جاتا ہے جب ایک ستارہ ڈوبتا ہے تو دوسرا ستارہ اُس کی جگہ نمودار ہوتا ہے مگر جب حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی وفات ہوئی تو تم لوگوں نے سمجھا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اللہ اور اُس کی مخلوق کے درمیان جو رشتہ و تعلق تھا وہ منقطع ہو گیا۔ مگر ایسا نہیں ہے اور نہ ہوگا جب تک قیامت برپا نہ ہو جائے امر الہی کا ظہور ہو کر رہے گا خواہ لوگ اُسے ناپسند کریں

(۳) اور بلاشبہ وہ (امام حسن عسکری علیہ السلام) گذرنے والے اپنے آباء و اہل کے دستور کے مطابق بالکل قدم بہ قدم کامزن رہے اور گذر گئے، مگر اُن کی وصیت میرے لیے ہے، اُن کا علم میرے پاس ہے، میں اُن کا فرزند ہوں، اُن کا قائم مقام ہوں۔ اُن کی قائم مقامی کے متعلق ہم سے وہی اُلجھے گا جو ظالم اور گنہگار ہوگا اور میرے سوا دعوئے امامت وہی کرے گا جو کافر و جاحد ہوگا۔ اگر اللہ کا حکم نہ ہو جاتا کہ اللہ کا راز ظاہر نہ ہوا ورنہ اُس کا اعلان ہو تو میری امامت اس طرح ظاہر ہوتی جس کو دیکھ کر

تمہاری عقلیں دنگ رہ جائیں اور تمہارا یہ سارا شک و شبہ دور ہو جاتا، مگر جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور ہر کام کے لیے ایک وقت مقرر ہے۔

(۴) تم لوگ اللہ سے ڈرو اور ہمیں تسلیم کرو اور یہ امر امامت ہماری طرف پلٹاؤ۔

کیونکہ صدور اور ورود سب ہمارے لیے ہے اور وہ بات جو تم سب سے پوشیدہ رکھی گئی ہے اس کے انکشاف کی کوشش نہ کرو۔ نہ تم لوگ داپنے کی طرف مڑو نہ بائیں طرف مڑو بلکہ مودت کے ساتھ سنت و اضح اختیار کرو اور سیدھے ہماری طرف آؤ۔ یہ نصیحت ہم نے تمہیں کی اور اللہ ہم پر بھی گواہ ہے اور اگر ہمیں تمہاری اصلاح کی خواہش نہ ہوتی، ہمیں تم سے ہمدردی نہ، ہمیں تم پر ترس نہ آتا تو ہم تم لوگوں سے (اس وقت) مخاطب نہ ہوتے اور خاموش ہی رہتے جس طرح ہم نے اس ظالم و مرکس سے کوئی جھگڑا نہیں کیا جو اپنی کج روی میں بہا جا رہا ہے اپنے رب کا مخالف ہے، اُس نے کاد و عیدار ہے جو اُس کے لیے نہیں ہے اور جن کی اللہ نے اطاعت فرض کی ہے اُن کے حق کا منکر ہے وہ ظالم ہے غاصب ہے۔

(۵) اور اسی سلسلے میں میرے لیے بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

سیرت بہترین نمونہ عمل ہے۔ وہ جاہل اپنی بد اعمالی سے تباہ ہوگا اور کافر عنقریب جان لے گا کہ آخرت کا گھر کس کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم لوگوں کو مہلکوں اور بُرائیوں اور ہر طرح کے آفات و بلیات سے محفوظ رکھے کیونکہ وہی مالک و مختار ہے اور ہر شے پر مکمل قدرت رکھنے والا ہے، وہ ہمارا اور تمہارا سب کا والی و حافظ اور نگہبان ہے اور جمیع اوصیاء و اولیاء اور مومنین پر سلام ہوا واللہ کی رحمتیں و برکتیں ہوں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ پر درود و سلام ہو۔

* غیبی طوسی میں بھی ابن ابی غانم کا اس سلسلے میں بحث و مباحثہ مذکور ہے۔

۱۰) اسحق بن یعقوب کے مسائل کے جوابات

کتاب "الاحتجاج" میں محمد بن یعقوب کلینی سے اور انھوں نے اسحاق بن یعقوب سے روایت ہے، اُن کا بیان ہے کہ میں نے ایک مرتبہ محمد بن عثمان عمری رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست کی کہ وہ میرا ایک خط جس میں بہت سے مشکل مسائل درج ہیں مولیٰ تک پہنچا دیں تو مولیٰ و آقا صاحب الزمان علیہ السلام کے دست مبارک کی لکھی ہوئی یہ تحریر و توفیق میرے پاس آگئے۔ وہ توفیق یہ ہے:

”اُمّا ما سألت عنه أرشدك الله وثبتك من امر المنكرين لي من اهل بيتنا وبنی عمتنا ، فاعلم انه ليس بين الله عز وجل وبين احد قرابة ، من انكرني فليس مني وسبيله سبيل ابن نوح ، وَاُمّا سبيل عتي جعفر وولده فسبيل اخوة يوسف عليهما السلام وَاُمّا الفُقع فشربه حرام ولا بأس بالشلماب وَاُمّا اموالكم فما نقبلها الا لتطهر وامن شاء فليصل ، ومن شاء فليقطع فما انا الله خير مما اناكم .

اللہ تمہیں ہدایت پر قائم رکھے تم نے ان لوگوں کے متعلق دریافت کیا ہے جو ہمارے اہل خاندان میں سے ہیں اور میرے بنی اعمام (چچیرے بھائی) ہیں۔ تو واضح ہو کہ : اللہ تعالیٰ کی کسی شخص سے کوئی قرابت نہیں ہے۔ جو بھی ہم سے انکار کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اس کا حشر بھی وہی ہوگا جو پسر نوح کا ہوا تھا۔ اب رہ گیا میرے چچا جعفر اور ان کی اولاد کا معاملہ تو ان کا معاملہ بالکل ایسا ہی ہے ، جیسے برادرانِ یوسف کا معاملہ۔ جو کہ شراب حرام ہے۔ آپ بچہ میں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم تم لوگوں کے پیچھے ہوتے اموال صرف اس لیے قبول کر لیتے ہیں تاکہ تم لوگ پاک و طاهر ہو جاؤ۔ اب جس کے جی میں آئے پیچھے اور جس کے جی میں آئے نہ پیچھے۔ جو کچھ بھی تم لوگ بھیجتے ہو اس سے کہیں بہتر و زائد وہ ہے جو اللہ نے ہمیں عطا فرمایا ہے۔

وَاُمّا ظہور الفرج فانته الى الله وكذب الوثقاؤن۔ اور ظہورِ فرج کا سوال تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔

وَاُمّا قول من دعى الحسن لم يقتل ، فكفر وتكذب وضلال اور کسی شخص کا یہ کہنا کہ امام حسین علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ یہ کفر و تکذیب اور گمراہی ہے۔

وَاُمّا الحوات الواقعة فارجعوا فيها الى رواية حديثنا فانهم حجتى عليكم وَاَنَا حجة الله عليهم۔ اور حوات واقعات کے بارے میں یہ کہہ ہماری احادیث کے راویوں سے رجوع کیا کرو وہ لوگ تم پر ہماری طرف سے حجت ہیں اور ہم ان لوگوں پر راویوں پر حجت ہیں

وَاُمّا محمد بن عثمان العمري رضي الله عنه وعن أبيه من قبل فامته ثقتي وكتابه كتابي۔

اور محمد بن عثمان عمری رضی اللہ عنہ اور ان سے پہلے ان کے والد ہمارے ثقہ (باجھروس) ہیں اور ان کی تحریر ہماری تحریر ہے۔

وَاُمّا محمد بن علي بن هزياد الهوازي فسيصلح الله قلبه ويزيل عنه شكه۔

اور محمد بن علی بن ہزیاذ ہوازی، تو اللہ تعالیٰ عنقریب اس کے قلب کی اصلاح کر دے گا۔ اور اس کا شک بھی دور ہو جائے گا۔

وَاُمّا ما وصلتنا به فلا قبول عندنا الا لما طاب وطهر وثمن المغنبة حرام۔

اور جو چیز ہمارے پاس بھیجی گئی ہے تو ہمارے یہاں وہی چیز قبول ہے جو طیب و ظاہر ہو۔ اور گانا گانے والی کی اجرت حرام ہے۔

وَاُمّا محمد بن شاذان بن نعيم فانه رجل من شيعتنا اهل البيت۔

اور محمد بن شاذان بن نعیم یہ ہم اہلبیت کے شیعوں کی ایک فوج ہے۔

وَاُمّا ابو الخطاب محمد بن ابی زینب الاجدي فانه ملعون واصحابه ملعونون فلا تجالس اهل مقاتلتهم فاني منهم بريد وَاَبائي عليهما السلام منهم بلاء۔

اور ابو الخطاب محمد بن ابی زینب اجدی، تو وہ ملعون اور اس کے اصحاب ملعون ہیں ان لوگوں کی صحبت میں نہ بیٹھو ہم بھی ان لوگوں سے برأت و بیزاری کرتے ہیں اور ہمارے آباء کرام بھی ان لوگوں سے برأت کرتے تھے۔

وَاُمّا المتلبسون بأموالنا فمن استحل شيئا منها فاكله فانما ياكل التيران۔

اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

وَاُمّا الخمس فقد ابيع لشيعتنا وجعلوا منه في حل الى وقت ظهور امزنا ليطيب ولا تخبث۔

اور جو لوگ ہمارے اموال سے متعلق ہیں تو جو شخص اس میں سے ذرا سی چیز بھی اپنے لیے حلال کر لے ، اور اسے کھائے تو سمجھ لو کہ اس نے آگ کھائی۔

اور جس، تو میں اپنے شیعوں کے لیے مباح کرتا ہوں اور ہمارے ظہور امر تک ان کے لیے حلال ہے تاکہ ان کی ولادت پاک و پاکیزہ رہے اور گندی نہ ہو۔
 * — وَأَمَّا نِدَامَةُ قَوْمٍ شَكُّوا فِي دِينِ اللَّهِ عَلَى مَا وَصَلُونَا بِهِ، فَهَقْدَ أَقْلُنَا مِنْ اسْتِقَالٍ وَلَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى صَلَةِ الشَّاكِّينَ۔
 اور وہ گروہ جسے دین خدا میں شک ہے اور وہ اپنے بھیجے ہوئے مال پر نادم ہیں تو جو واپس لینا چاہے واپس لے لے ہیں شک کرنے والے گروہ کے مال کی ضرورت نہیں ہے۔

* — وَأَمَّا عِلَّةُ مَا وَقَعَ مِنَ الْغَيْبَةِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسْأَلُكُمْ" (سُورَةُ الْمَائِدَةِ آيَةُ ۱۰)

اور یہ سوال کہ غیبت کیوں واقع ہوئی، تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:
 "اے اہل ایمان! ایسی باتیں نہ پوچھا کرو کہ اگر وہ تمہیں بتادی جائیں تو تم کو بُرا معلوم ہو۔" (مائدہ آیت ۱۰)

* — إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْ آبَائِي إِلَّا وَقَدْ وَقَعَتْ فِي عُنُقِهِ بَيْعَةٌ بِطَائِفِهِ زَمَانُهُ وَإِنِّي أَخْرَجْتُ وَلَا بَيْعَةَ لِأَحَدٍ مِنَ الطَّوْغَاتِ فِي عُنُقِي۔

سنو! بلاشبہ ہمارے آباؤ ارام میں سے کوئی ایسا نہیں جس پر ان کے زمانے کے ظالم کی بادشاہت نہ رہی ہو۔ لہذا یہ غیبت اس لیے ہے کہ جب میں ظہور کروں گا تو مجھ پر کسی طاغوت و ظالم کی بادشاہت نہ رہے۔

* — وَأَمَّا وَجْهُ الِاسْتِفَاعِ بِي فِي غَيْبَتِي فَيَاكَ الِاسْتِفَاعُ بِالشَّمْسِ إِذَا غَيَّبَهَا عَنْ الْإِبْصَارِ السَّحَابُ، وَإِنِّي لَا أَمَانُ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النُّجُومَ أَمَانُ لِأَهْلِ السَّمَاءِ فَاعْلَمُوا ابوابَ السُّؤَالِ عَمَّا لَا يَنْبَغِيكُمْ وَلَا تَتَكَلَّفُوا عِلْمَ مَا قَدْ كَفَيْتُمْ وَأَكْثَرُوا الدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ الْفُرُجِ، فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِسْحَاقَ بْنَ يَعْقُوبَ وَعَلَى مَنْ تَبَعَ الْهَدْيَ۔

اور یہ سوال کہ زمانے غیبت میں مجھ سے استفتاح (نفع و فائدہ) کی صورت کیلئے

تو یہ استفتاح و نفع ویسا ہی ہے جیسے آفتاب بادلوں میں چھپا ہوتا ہے اور لوگ اس سے منتفع ہوتے ہیں۔ میں اہل زمین کے لیے اسی طرح امان ہوں جس طرح ستارے اہل آسمان کے لیے امان ہیں۔ لہذا ایسے سوالات کے دروازے بند کرو جس سے تمہیں کوئی مطلب نہیں۔ اور وہ بات معلوم کرنے کی کوشش نہ کرو جس کی تمہیں ضرورت نہیں۔ اور تعجیل فرج (کشادگی میں عجالت) کے لیے زیادہ سے زیادہ دعا کیا کرو کیونکہ اسی میں تمہاری کشادگی ہے۔ اے اسحاق بن یعقوب تم پر سلام ہو اور ان لوگوں پر بھی سلام جو جو ہدایت پر گامزن ہوں۔

* — "غیبتہ طوسی" میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔
 * — "اکمال الدین" میں بھی اسحاق بن یعقوب سے اسی کے مثل روایت مرقوم ہے۔

① ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کے چند مسائل

ابوالحسن محمد بن جعفر اسدی کا بیان ہے کہ ہم نے چند مسائل حضرت صاحب الزمان سے دریافت کیے تھے تو شیخ ابوجعفر محمد بن عثمان عمری قدس اللہ روحہ کی طرف سے میرے پاس یہ جواب تحریر موصول ہوا۔

* — أَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الصَّلَاةِ عِنْدَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَعِنْدَ غُرُوبِهَا، فَلَمْ تَنْوَكَانَ كَمَا يَقُولُونَ إِنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ مِنْ بَيْنِ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَتَغْرِبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ فَمَا أَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ بَشَى مِنْ مِثْلِ الصَّلَاةِ، فَصَلِّهَا وَأَرْغَمَ أَنْفَ الشَّيْطَانِ۔

ترجمہ: تم نے طلوع و غروب آفتاب کے وقت نماز پڑھنے کے لیے جو سوال کیا ہے، تو اگر ویسا ہی ہے جیسا کہ لوگ کہتے ہیں کہ آفتاب شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے اور اس کے دونوں سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے تو پھر نماز سے بہتر اور کونسی شے ہے جس سے شیطان کی ناک زمین پر رگڑا دی جائے۔ لہذا ان اوقات میں نماز پڑھو اور شیطان کی ناک رگڑ دو۔

* — وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنْ أَمْرِ الْوَقْفِ عَلَيَّ نَاحِيَتَنَا وَمَا يَجْعَلُ لَنَا شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ صَاحِبُهُ، فَكُلُّ مَا لَمْ يَسْلَمْ فَصَاحِبُهُ فِيهِ بِالْخِيَارِ وَكُلُّ مَا سَلَّمَ فَلَا خِيَارَ لِرَاصِحِهِ فِيهِ

ترجمہ: احتاج اولم بیحتج ، افتقر الیہ او استغنی عنہ۔
اور تم نے اُس وقت کے متعلق دریافت کیا ہے جو کسی نے ہمارے پرکھا اور
کوئی چیز ہمارے لیے قرار دی۔ پھر اُس کے مالک کو اُس چیز کی ضرورت ہوئی
تو اُس کا جواب یہ ہے کہ اگر کسی کے مالک نے وہ چیز ابھی سپرد نہیں کی ہے
تو پھر اُسے اختیار ہے اور اگر سپرد کر دی ہے تو پھر اُسے کوئی اختیار نہیں، خواہ
اُس کو اُس چیز کی احتیاج ہو یا نہ ہو، خواہ وہ اُس شے کا ضرورت مند ہو یا اُس
سے مستغنی ہو۔

— * — وَاَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ اَمْرٍ مِنْ يَسْتَحِلُّ مَا فِي يَدِهِ
مِنْ اَمْوَالِنَا اَوْ يَتَصَرَّفُ فِيهِ تَصَرُّفَهُ فِي مَالِهِ مِنْ غَيْرِ
اَمْرِنَا، فَمِنْ فَعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ مَلْعُونٌ وَنَحْنُ خَصَمَاؤُهُ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:
"الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عَتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللَّهُ مَلْعُونٌ عَلَى لِسَانِي وَ
لِسَانِ كُلِّ نَبِيٍّ مُجَابٍ، فَمَنْ ظَلَمْنَا كَانَ فِي جِلْمَةِ الظَّالِمِينَ
لَنَا وَكَانَتْ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ" لِقَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ
عَلَى الظَّالِمِينَ (سورہ ہود ۷۸)

ترجمہ: اور اُس شخص کے متعلق سوال جس کے قبضے میں ہمارے اموال ہیں وہ اُسے
اپنے لیے حلال کیے ہوئے ہے یا بغیر ہماری اجازت کے وہ اُسے اس طرح صرف
کر رہا ہے جیسے اپنا مال صرف کیا جاتا ہے تو اُس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص ایسا
کرتا ہے وہ ملعون ہے اور ہم قیامت کے دن اُس کے خلاف دعویٰ ہوں گے۔ چنانچہ
نoble صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں کہ جو شخص میری عترت کے اُس مال کو اپنے
لیے حلال کرے جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے وہ میری زبان پر اور ہر نبیٰ مستجاب
کی زبان پر ملعون ہے۔ جو شخص ہم پر ظلم کرے گا اُس کا شمار بھی اُن ظالمین میں
ہوگا جو ہم پر ظلم کر چکے ہیں اور جن پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے لعنت کی ہے چنانچہ اللہ
تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ۔ (سورہ ہود ۱۸)
آگاہ ہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

— * — وَاَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ اَمْرِ الْمَوْلُودِ الَّذِي نَبَتَتْ قَلْبَتُهُ
بَعْدَ مَا يَخْتَنُ هَلْ يَخْتَنُ مَرَّةً اُخْرٰی ؟ فَانْتَهَ يَجِبُ

اَنْ تَقَطَّعَ قَلْبَتُهُ (مَرَّةً اُخْرٰی) فَانَّ الْاَرْضَ تَضْجِعُ اِلَى اللَّهِ
عَزَّ وَجَلَّ مِنْ بَوْلِ الْاَغْلَفِ اَرْبَعِينَ صَبَاحًا۔

ترجمہ: تم نے ایک ایسے مولود کے متعلق دریافت کیا ہے جس کی ختنہ کے بعد کھال
پھر سے اُگ آئی (بڑھ گئی) کیا دوبارہ اس کا ختنہ کیا جائے گا؟
اُس کا جواب یہ ہے کہ اُس کا دوبارہ ختنہ کیا جائے گا کیونکہ زمین اُس شخص کے
پیشاب کرنے سے جس کا ختنہ نہ ہوا ہوا اللہ کی بارگاہ میں چالیس دن تک فریاد
کرتی رہتی ہے۔

— * — وَاَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ اَمْرِ الْمَصْلٰی، وَالنَّارِ وَالصُّورَةِ وَ
السَّرَاجِ بَيْنَ يَدَيْهِ هَلْ تَجُوزُ صَلَاتُهُ ؟ فَانَّ النَّاسَ
اِخْتَلَفُوا فِي ذَلِكَ قَبْلَكَ ؟ فَانْتَ جَائِزٌ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْ
اَوْلَادِ عِبَادَةِ الْاَوْثَانِ وَالنِّيرَانِ، يَصَلِّي وَالصُّورَةَ وَالسَّرَاجِ
بَيْنَ يَدَيْهِ، وَلَا يَجُوزُ ذَلِكَ لِمَنْ كَانَ مِنْ اَوْلَادِ عِبَادَةِ
الْاَوْثَانِ وَالنِّيرَانِ۔

ترجمہ: تم نے سوال کیا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھ رہا ہے اور اُس کے سامنے آگ یا
تصویر یا چبڑاغ ہے، کیا اُس کی نماز جائز ہے؟ اس لیے کہ اس میں لوگوں
کو اختلاف ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اُس شخص کے لیے جائز ہے جو بت پرست یا آتش پرست
کی اولاد نہ ہو۔ اگر اُس کے سامنے تصویر یا چبڑاغ ہے تو وہ نماز پڑھ سکتا ہے
مگر وہ شخص جو بت پرست یا آتش پرست کی اولاد ہے اُس کے لیے یہ جائز نہیں ہے۔

— * — وَاَمَّا مَا سَأَلْت عَنْهُ مِنْ اَمْرِ الصَّبِيحِ الَّذِي لَنَا حَيْثُنَا
هَلْ يَجُوزُ الْقِيَامُ بَعْدَ رَشَا وَاَدَاءِ الْخُرَاجِ مِنْهَا وَصَوْنِ
مَا يَفْضُلُ مِنْ دَخْلِهَا اِلَى النَّاحِيَةِ احْتِسَابًا لِلْاَجْرِ وَ
تَقَرُّبًا اِلَيْكَ فَلَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَتَصَرَّفَ فِي مَالٍ غَيْرِهِ
بَغَيْرِ اِذْنِهِ، فَكَيْفَ يَحِلُّ ذَلِكَ فِي مَالِنَا، مِنْ فَعَلْ شَيْئًا
فَانْتَهَا يَكُلُ فِي بَطْنِهِ نَارًا وَسَيَصْلٰی سَعِيرًا۔

ترجمہ: تم نے ہمارے ناحیہ کی زمینوں کے لیے دریافت کیا ہے کہ کیا یہ جائز ہے کہ
کوئی ناحیہ کی کسی غیر آباد زمین کو آباد کرے، اُس کی مالگداری ادا کرے اور

اُس کی فاضل پیداوار اپنے صوف میں لائے یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ میری حق العنت اور مزدوری ہے اور تم لوگوں سے تقرب حاصل کرے ؟
اس کا جواب یہ ہے کہ جب ایک شخص کو کسی کے مال پر بغیر اُس کی اجازت کے تصرف ہی جائز نہیں تو پھر ہمارے اموال کے لیے یہ کیسے جائز ہو جائے گا ؟
لہذا جو شخص بغیر ہماری اجازت ایسا کرے گا ، اُس نے گویا اُس چیز کو حلال کر لیا جو اس کے لیے حرام ہے اور جو ہمارے اموال میں سے ذرا سا بھی کھا گا ، گویا وہ آگ سے اپنا پیٹ بھر رہا ہے اور وہ جہنم کی آگ میں جلے گا۔

وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ مِنَ الثَّمَارِ مِنْ أَمْوَالِنَا بِمِثْرٍ أَوْ أَمْنًا، فَيَتَنَاوَلْ مِنْهُ وَمَأْكُلْ هَلْ يَحِلُّ لَهُ ذَلِكَ ؟
فَأَنَّهُ يَحِلُّ أَكْلُهُ وَيَحْرَمُ عَلَيْهِ حَمْلُهُ۔

ترجمہ : تم نے یہ بھی سوال کیا ہے کہ ہمارے (ناجیہ کے) باغات اور درختوں کی طرف سے ایک گزرنے والا گزر رہا ہے وہ اس میں سے پھل توڑتا ہے اور کھاتا ہے کیا اس کے لیے یہ جائز ہے ؟

جواب یہ ہے کہ توڑ کر کھالینا تو جائز ہے مگر توڑ کر لے جانا حرام ہے۔ (اجتہاد) اکال الدین میں بھی محمد بن جعفر اسدی سے اس کے مثل روایت مرقوم ہے۔

مالِ امام جو کسی پر حرام ہو

(۱۲)

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم سے بیان کیا ابو العلی ابن ابی حمزہ اسدی نے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان غفر اللہ عنہ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لعنة الله والملائكة والناس اجمعين على من استحل من اموالنا درهما۔

ترجمہ : اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو اس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

ابو جعفر محمد بن محمد خزاعی کا بیان ہے کہ میں نے یہ توفیق دیکھی اور پڑھی۔ (اکال الدین) کتاب الاجتہاد میں بھی ابوالحسن اسدی کی یہی روایت مرقوم ہے۔

۱۳ مجمع میں میرا نام نہ لیا جائے

مظفر علوی نے ابن عباسی اور حیدر بن محمد سے ، انھوں نے عباسی سے ، انھوں نے آدم بن محمد بنی سے ، انھوں نے علی بن حسین دقاق اور ابراہیم بن محمد سے ، اور انھوں نے علی بن عاصم کوئی سے روایت کی ہے اور علی بن عاصم کوئی کا بیان ہے کہ حضرت صاحب الزمان علی اکبر توفیعات میں یہ جسد نکلا ہے کہ :

"مَلْعُونٌ مَلْعُونٌ مَنْ سَمَانِي فِي مَحْفَلٍ مِنَ النَّاسِ"
"ملعون ، ملعون ، وہ شخص جو لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے"

(اکال الدین - الاجتہاد)

۱۴ میرا نام ظاہر نہ کرو۔

محمد بن ابراہیم بن اسحاق کا بیان ہے کہ میں نے ابو علی محمد بن ہمام کو کہتے ہوئے سنا ، اور ابو علی محمد بن ہمام کا بیان ہے کہ میں نے محمد بن عثمان غفر اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی دست مبارک سے لکھی ہوئی تحریریں جس کو میں پہچانتا ہوں یہ ہے کہ :

"مَنْ سَمَانِي فِي مَجْمَعٍ مِنَ النَّاسِ بِاسْمِي فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ"
جو شخص لوگوں کے مجمع میں میرا نام لے اُس پر اللہ کی لعنت ۔
نیز میں نے ایک عریفہ لکھ کر ظہور فرج کے متعلق پوچھا تو جواب آیا :

"كَذِبَ الْوَقَاتُونُ"

اس کا وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ (اکال الدین)

۱۵ سورۃ سبا کی آیت کی وضاحت

ابن ابی حمزہ اسدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے اُن کا بیان ہے کہ شیخ ابو جعفر محمد بن عثمان غفر اللہ عنہ کے ذریعے بغیر میرے کچھ پوچھے ہوئے یہ تحریر موصول ہوئی
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لعنة الله والملائكة والناس اجمعين على من استحل من اموالنا درهما۔
ترجمہ : اللہ کے نام سے جو رحمن ہے رحیم ہے۔ جو شخص ہمارے اموال میں سے ایک درہم جو اس کے لیے حرام ہے اپنے لیے حلال کرے اُس پر اللہ اور اُس کے ملائکہ اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔

قَوَّامًا وَخَدَّامًا شَاخِصًا خَلْقًا

ترجمہ تم پر انسوس ہے۔ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں پڑھا :
ترجمہ آیت : " اور ہم نے اُن لوگوں کے اور اس قریہ کے درمیان جس میں ہم نے برکتیں نازل کی
ہیں ایک ظاہری قریہ بھی قرار دیا ہے۔ "

تو بخدا ہم لوگ وہ قریہ ہیں جس میں برکتیں ہیں اور تم لوگ "قریہ ظاہرہ" ہو۔
☆ عبداللہ بن جعفر کا بیان ہے کہ مجھ سے یہ حدیث علی بن محمد کلینی نے بیان کی ہے
اور انھوں نے محمد بن صالح سے اور انھوں نے حضرت امام صاحب الزمان سے
روایت کی ہے۔

(۱۶) محمد بن ابراہیم مہزیار کو تنبیہ

ابن ولید نے سعد سے، سعد نے علان سے، علان نے محمد بن جبریل سے، محمد
بن جبریل نے ابراہیم اور محمد پسران فرج سے، انھوں نے محمد بن ابراہیم مہزیار سے روایت کی
ہے کہ وہ مرقہ سوکر اور شک میں مبتلا ہو کر وارد عراق ہوا تو وہاں ایک توفیق برآمد ہوئی جس میں یہ
تفسیر تھا کہ : قل للمہزیار قد فرمنا ما حکیتہ عن موالینا بنا حیتکم
فقل لہم اما سمعتم اللہ عز وجل یقول :

مہزیار سے کہہ دو کہ تم نے اپنے اطراف میں بسنے والے ہمارے شیعوں کے متعلق جو کچھ بیان کیا ہے
وہ میں مجھ گیا مگر تم اُن لوگوں سے پوچھو کہ کیا تم نے یہ قرآن کی آیت نہیں سنی ہے میں اللہ فرماتا ہے :
وَبَايَعْتُمَا الَّذِیْنِ اٰمَنُوْا اَطِيعُوا اللّٰهَ وَاَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولٰٓئِکَ اَمْرٌ مُّبِیْنٌ (نساء ۵۹)
اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت کرو۔

ہل امر الالبما هو کائن الی یوم القیامۃ اولم تروا ان
اللہ عز وجل جعل لہم معاقل یا دون الیہا واعلاما یستندون
بہا من لدن آدم الی ان ظہر الماضی صلوات اللہ علیہ کلما
غاب علمہ بدا علمہ ، وَاِذَا اَفْلَحَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ فَلَمَّا قَبَضَهُ اللّٰهُ
عَزَّوَجَلَّ اِلَیْہِ ، ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ قَطَعَ السَّبَبَ بَیْنَہُ وَبَیْنَ
خَلْقِہٖ ، کَلَّا مَا کَانَ ذَٰلَکَ ، وَلَا یَکُوْنُ حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَۃُ
وِیَظْہَرُ امْرَا اللّٰہِ وَہُم عَاہِدُوْنَ ۔

(۲) یا محمد بن ابراہیم لا یدخلک الشک فیما قد مت لہ
فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُخْلِی الْاَرْضَ مِنْ حِجَّةٍ اَلِیْسَ قَالَ لَکَ الْبَوْلُ قَبْلَ

وفاتہ احضر الساعۃ من یدہ الذنائب الذی عندی
فلَمَّا اَبْہَا ذَٰلَکَ عَلَیْہِ ، وَخَاتُ الشَّیْخِ عَلٰی نَفْسِہِ الْوَحَا
قَالَ لَکَ : عَیْرَہَا عَلٰی نَفْسِکَ وَاَخْرَجَ اِلَیْکَ کَیْسًا کَبِیْرًا
وَعِنْدَکَ بِالْحَضْرَةِ ثَلَاثَةُ اَکِیَاسٍ وَصِرَکَۃٌ فِیہَا دَانِیْرٌ
مُخْتَلِفَۃُ النِّقَدِ ، فَعَیْرَہَا وَخَتَمَ الشَّیْخِ عَلَیْہَا بِخَاتَمَۃٍ
وَقَالَ لَکَ اَخْتَمَ مَعَ خَاتَمِی فَاِنْ اَمْسَحَ فَاَنَا اَحَقُّ بِہَا ، وَاِنْ
اَمَّتْ فَاتَّقِ اللّٰهَ فِی نَفْسِکَ اَوْ لَا تَمُتْ فِیَّ فَخَلَصْنِی ، وَکُنْ
عِنْدَ ظَنِّی بَلَّ ۔

(۳) اخرج رحمک اللہ الذنائب الذی استفضلتہا من
بَیْنِ النِّقَدِیْنِ مِنْ حَسَابِنَا وَہِی بَضْعَةُ عَشْرِ دِیْنَارًا وَ
اَسْتَوَدَّ مِنْ قَبْلِکَ فَاِنَّ الزَّمَانَ اَصْعَبُ مَا کَانَ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْلُ ۔
ترجمہ :

یہ اولی الامر بیت وہی تو ہے جو قیامت چلتی رہے گی۔ اور کیا تم نہیں دیکھتے
کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے پناہ گاہیں بنادی ہیں جہاں تم پناہ لے سکو علم نصب
کرو یہ ہیں جن سے تم ہدایت حاصل کرو اور یہ سلسلہ حضرت آدم سے لیکر (میرے والد)
جو گذر گئے، اُن تک مسلسل جاری رہا جب ایک علم ٹھنڈا ہوا تو دوسرا علم اُس کی جگہ
نصب ہو گیا، ایک ستارہ ڈوبا تو دوسرا اُس کی جگہ نمودار ہو گیا مگر جب میرے والد گذر
گئے تو تم لوگ سمجھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان کا واسطہ منقطع
کر دیا حالانکہ ہرگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو گا جب تک کہ قیامت برپا نہ ہو جائے امراہی
ظہور کر کے رہے گا خواہ اس سے لوگ کتنی ہی کراہت کریں۔

(۲) نے محمد بن ابراہیم ! جس مقصد کے لیے تم یہاں آئے ہو اس میں شک نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ
زمین کو حجت سے خالی نہیں چھوڑے گا۔ یہ بتاؤ کیا تمہارے والد نے اپنی وفات سے
پہلے تم سے یہ نہیں کہا تھا کہ ابھی ابھی کسی ایسے شخص کو بلاؤ جو ہمارے پاس رکھے ہوئے
دیناروں کو شمار کر سکے، مگر جب ایسے کسی شخص کے آنے میں تاخیر ہوئی اور اس
بزرگ کو خطرہ محسوس ہوا کہ کہیں اسی آشنا میں اپنا دم نہ نکل جائے تو تم سے کہا کہ اب تم
خود ہی ان دیناروں کو گن لو اور یہ کہہ کر انھوں نے ایک بڑا سا کیسہ (تھیلہ) نکالا
اور اُس وقت تمہارے سامنے تین کیسے (تھیلے) اور ایک تھیلی تھی جس میں مختلف

اوزان کے دینار تھے تم نے اُن کو گنا اور اُن بزرگ نے اُن تھیلوں پر اپنی ہر لگائی اور تم سے کہا کہ تم بھی اس پر اپنی ہر لگاؤ اگر میں زندہ رہ گیا تو مجھے اس کا زیادہ حق ہے اور اگر مر گیا تو سب سے پہلے تم اپنے لیے اللہ سے ڈرنا اور پھر میرے لیے اور مجھے اس کی ذمہ داری سے نجات دلانا اور وہ کرنا جو میں تم سے اُمید رکھتا ہوں۔

لَبِذَ اللّٰہِ تَمَّ بِرَحْمِہٖمُ کرے وہ دینار جو تم نے اُن نقدیات میں سے ہمارے حساب سے فاضل سمجھا تھا اسے نکالو اور وہ دس سے زیادہ دینار تھے اور اُسے واپس کرو اس لیے کہ زمانہ پہلے سے زیادہ صعب و سخت ہے اور ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین وکیل و کار ساز ہے۔ (اکمال الدین)

۱۷ جعفر بن حمدان کے مسائل

حسین بن اسماعیل کندی کا بیان ہے کہ جعفر بن حمدان نے امام زمانہ کو علیحدہ لکھ کر یہ مسئلہ دریافت کیا کہ میں نے ایک کینز کو اپنے لیے حلال کیا مگر اُس کینز سے یہ شرط لی کہ اُس کے کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا۔ جب اُس کو ایک مدت گزر گئی تو ایک دن اُس کینز نے کہا مجھے تو حمل قرار پا گیا ہے میں نے کہا، یہ کیسے؟ مجھے تو یاد نہیں کہ میں نے تجھ سے اولاد چاہی ہو۔ غرض اس کے بعد میں کچھ دنوں کے لیے باہر چلا گیا۔ جب واپس آیا تو وہ کینز گود میں ایک فرزند کو لیے ہوئے آئی۔ اور اس سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد اپنی دوسری اولادوں پر وقف کر چکا تھا۔ جب وہ فرزند لیس کر آئی تو اُس کے لیے میں نے وصیت کر دی کہ اگر میں مر جاؤں تو جب تک یہ چھوٹا ہے اس کے اخراجات پورے کیے جائیں لیکن جب بڑا ہو جائے تو ہماری جائیداد سے اس کو یکمشت دوسو دینار دے دیے جائیں اور اس رقم کے ادا کر دینے کے بعد اس کا اس وقت سے کوئی مطلب نہیں۔

اب دریافت طلب مسئلہ یہ ہے کہ اُس فرزند کے لیے جو حکم ہوا اُس پر عمل کیا جائے؟ جواب آیا کہ:

”أَمَّا الرَّجُلُ الَّذِي اسْتَحَلَّ بِالْجَارِيَةِ وَشَرَطَ عَلَيْهَا أَنْ لَا يَطْلُبَ وَلَدَهَا فَسَبْحَانَ مَنْ لَا شَرِيكَ لَهُ فِي قُدْرَتِهِ شَرْطَ عَلَى الْجَارِيَةِ شَرْطَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ؟ هَذَا مَا لَا يُؤْمِنُ أَنْ يَكُونَ وَجِثَ عَرْضَ فِي هَذَا الشَّكِّ وَلَيْسَ يَعْرِفُ الْوَقْتُ الَّذِي آتَاهَا فِيهِ فَلَيْسَ ذَلِكَ بِمُوجِبٍ لِبَرَاءَةِ فِي وَلَدِهِ وَأَمَّا إِعْطَاءُ الْمَأْتِي دِينَارٍ وَخَرَجِهِ مِنَ الْوَقْفِ فَالْمَالُ مَالُهُ فَعَلَّ فِيهِ مَا أَرَادَ۔“

ترجمہ جواب: ”وہ شخص جس نے کینز کو اس شرط پر اپنے لیے حلال کیا کہ اُس کے اولاد نہ ہو تو پاک ہے وہ ذات کہ جس کی قدرت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ یہ شرط تو کینز سے نہ ہوئی بلکہ اللہ تعالیٰ سے ہو گئی۔ اب رہ گیا اس (فرزند) کو دو سو دینار دینا اور اسے وقف میں شریک نہ کرنا اور وقف سے خارج کر دینا، تو جائیداد تو اُس کی ہے وہ جو چاہے کرے۔“

۱۸ دُعَاءُ بَرَزَانِہٖ غَیْبِہٖ اِمَامِ زَمَانِہٖ عَلَیْہِ السَّلَام

ابو محمد حسن بن محمد مکتب کا بیان ہے کہ مجھ سے ابوعلی ہمام نے اس دُعَا کی روایت کی اور کہا کہ شیخ قدس اللہ روحہ نے اس دُعَا کو امل کر لیا اور فرمایا کہ یہ دُعَا پڑھا کر بڑے

—: دُعَاء —:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي لَمْ أَعْرِفْ رَسُوْلَكَ۔
اے اللہ (پروردگار) تو مجھے اپنی ذات کی معرفت عطا فرما کیونکہ اگر تو نے مجھے معرفت نہ دی

اپنی ذات کی تو میں تیرے رسول کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔
اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُوْلَكَ دِرْوَدِی (پروردگار) اے اللہ! مجھے اپنے رسول کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنے رسول کی معرفت نہ دی تو میں اپنی حجت کی معرفت حاصل نہ کر سکوں گا۔

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ دِرْوَدِی (پروردگار) اے اللہ! تو مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما اس لیے کہ اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت نہ دی تو میں اپنے دین سے گمراہ و بے دین ہو جاؤں گا۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُكْمِلْنِي مِیْنَةً جَاهِلِيَّةً، وَلَا تُزِغْ قَلْبِي دِرْوَدِی (پروردگار) اے اللہ! تو مجھے جاہلیت کی موت نہ مارنا۔ اور میرے دل کو منحرف نہ ہونے بعد اِذَا هَكَذَا یَسْنُو۔

دینا جبکہ تو نے مجھے ہدایت دی ہے۔

اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي بِوَلَايَةِ مَنْ قَرَضْتَ طَاعَتَهُ
 پروردگار! اے اللہ! جس طرح تو نے میری ہدایت فرمائی اپنے رسول کے بعد اپنے ان والیان امر کی
 عَلَيَّ مِنْ وِلَاةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ
 طرف جن کی اطاعت مجھ پر فرض ہے چنانچہ میں تیرے والیان امر جناب امیر المؤمنین و
 حُتَّى وَالْيَتَّى وَوَلَاةِ أَمْرِكَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْحَسَنِ وَ
 سے (درود و سلام ہو تیرا ان پر) تو لا رکھتا ہوں اور امام حسن و
 الْحُسَيْنِ وَ عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ جَعْفَرًا وَ مُوسَى وَ
 امام حسین سے اور علیؑ اور محمد باقر سے اور جعفر صادق اور موسی کاظم سے اور
 عَلِيًّا وَ مُحَمَّدًا وَ عَلِيًّا وَ الْحَسَنِ وَ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ
 امام علی رضا اور محمد تقی سے اور علی نقی و حسن عسکری سے اور حجت قائم
 الْمَهْدِيِّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ۔

امام مہدی سے تیری رحمتیں نازل ہوں ان سب حضرات پر۔
 اللَّهُمَّ فَتُبَيِّنْ عَلَيَّ دِينَكَ وَ اسْتَعْمَلْنِي
 پروردگار! اے اللہ! پس تو مجھے اپنے دین پر ثابت قدم رکھ اور مجھے عمل کی توفیق بخش
 بِطَاعَتِكَ وَ كَيْفَ قُلِّي يُولِي أَمْرَكَ وَ
 رکھ اپنی اطاعت کے ساتھ اور میرے دل کو نرم رکھ اپنے ولی امر کے لیے اور
 عَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتُ بِهِ خَلْقَكَ وَ تَبَيَّنْ
 مجھے اپنی مخلوق کی طرف سے آزمائشوں سے محفوظ رکھ۔ اور مجھے ثابت قدم رکھ
 عَلَيَّ طَاعَتِهِ وَ لِي أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنِ خَلْقِكَ
 اپنے اس ولی امر کی اطاعت پر جس کو تو نے اپنی مخلوق سے پوشیدہ رکھا ہے
 فَيَا ذِيكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَ أَمْرَكَ يَنْتَظِرُ
 پس وہ تیرے حکم و اجازت سے تمام لوگوں سے غائب ہیں اور تیرے حکم کے منتظر ہیں
 وَ أَنْتَ الْعَالِمُ غَيْبُكُمْ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلَاحُ
 اور تجھے کون بتائے والا ہے تو خود ہی عالم ہے کہ تیرے ولی امر کے لیے اذن ظہور
 أَمْرُكَ فِي الْأَذْنِ لَهُ، بِالْظُّهَارِ أَمْرُهُ وَ كَشَفَ سِرَّهُ
 دنیا میں کب مناسب ہے۔ (اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ) امر اور زار کب ظاہر ہونا چاہیے

وَصَيَّرَ فِي عَلَيٍّ ذَلِكَ حَتَّى لَا أَحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ
 اور تجھے صبر عطا فرما تاکہ میں اس امر (کے ظہور) کو جلدی نہ چاہوں جس کو تو نے مؤخر کیا
 وَلَا تَأْخِيزَ مَا عَجَّلْتَ وَلَا اكْشِفْ عَمَّا سَتَرْتَهُ
 اور جس امر کو تو جلدی چاہتا ہے اس میں تاخیر چاہوں۔ اور نہ ظاہر کروں جس کو تو نے چھپایا ہے
 وَلَا أَبْحَثْ عَمَّا كَتَمْتَهُ وَلَا أُنَازِلُكَ فِي تَذْيِيلِكَ
 اور نہ تلاش کروں اس کو جسے تو پوشیدہ رکھا ہے۔ اور تیری تدبیر پر بحث نہ کروں۔
 وَلَا أَقُولُ بِمِ وَ كَيْفَ؟ وَمَا بَالُ وَلِيٍّ أَمْرٍ اللَّهُ لَا يَنْظُرُ؟
 اور یہ نہ کہوں کہ یہ کیوں ہے اور کیسے ہے؟ اور ولی امر الہی کیوں ظہور نہیں فرماتے
 وَقَدْ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْبُحُورِ، وَ أَفْوَضُ أُمُورِي
 حالانکہ زمین تو ظلم و جور سے بھر چکی ہے۔ اور میں سپرد کروں اپنے امور
 كَلَّهَا إِلَيْكَ۔

کلی کے کل تیری طرف۔
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُبَيِّنَ لِي أَمْرَكَ ظَاهِرًا
 پروردگار! اے اللہ! میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو مجھے اپنے ولی امر کی زیارت کا شرف بخش دے
 نَافِذًا لِأَمْرِكَ مَعَ عَلِيِّ بْنِ لَكَ السُّلْطَانَ وَ
 تاکہ میں دیکھوں کہ وہ تیرے حکم کو نافذ فرما رہے ہیں۔ یہ جانتے کیلئے کہ تو ہی سلطان ہے اور
 الْقُدْرَةُ وَ الْبُرْهَانُ وَ الْحُجَّةُ وَ الْمَشِيَّةُ وَ الْإِرَادَةُ
 تو ہی صاحب قدرت و برہان و حجت و مشیت و ارادہ
 وَ الْخَوْلُ وَ الْقُوَّةُ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَ بِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ
 اور طاقت اور قوت ہے۔ لہذا تو میرے لیے اور تمام مومنین کے لیے ایسا کر دے
 حَتَّى نَسْفُرَ إِلَى وَلِيَّتِكَ ظَاهِرِ الْمَقَالَةِ وَ أَضْحَ الدَّلَالَةِ
 تاکہ ہم لگ تیرے ولی امر کو ظاہر و باہر بولتے ہوئے واضح طور پر پہنچائی کرتے ہوئے
 هَادِيًا مِّنَ الضَّلَالَةِ، شَافِيًا مِّنَ الْجَهَالَةِ،
 لوگوں کو گمراہی سے ہدایت کی طرف لاتے ہوئے، جہالت سے بچا کر نکالتے ہوئے دیکھیں۔
 أَبْرَزُ يَا رَبِّ مَشَاهِدَهُ وَ ثَبَّتْ قَوَاعِدَهُ وَ اجْعَلْنَا مِمَّنْ
 لے میرے پروردگار! تو ان کے مشاہد کو نمایاں کر، اور ان کے قواعد کو استوار کر اور ہمیں ترازو
 لوگوں میں

تَقَرُّ عَيْنُنَا بِرُؤْيَايِهِ ، وَاقْمُنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوْفُنَا
جو ان کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں گے اور مجھے ان کی خدمت پر قائم رکھ اور مجھ کو
عَلَى مِلَّتِهِ ، وَاحْشُ نَافِي دُمُوتِهِ ۔

وہ ان ہی کی ملت پر اور ہیں ان ہی کے زمرے (گروہ) میں مشور فرما۔
اللَّهُمَّ اَعِزَّهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَبَرَأْتَ وَانْشَأْتَ
پروردگار! اے اللہ! تو ان (ملازم) کو محفوظ فرما ان تمام چیزوں کے شر سے جنہیں تو نے پیدا کیا اور
وَصَوَّرْتَ ۔

(جنہیں) جسے تو نے پالا جسے تو نے ایجاد کیا جس کی تو نے صورت بنائی۔

وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ
اور تو ان کی حفاظت فرما ان کے سامنے سے اور ان کے پشت سے اور ان کے دائیں جانب سے
وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ

اور ان کے بائیں جانب سے اور ان کے اوپر سے اور ان کے نیچے سے

بِحَفِظَتِكَ الَّتِي لَا يَفْصِحُ مِنْ حَفِظَتِهِ بِهِ

اور تو اپنی اس حفاظت سے کام لے جس کے بعد کسی کو کوئی اسباب و گزند نہیں پہنچ سکتا

وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّتَ رَسُولِكَ ۔

اور ان کی حفاظت کر کے تو اپنے رسول اور اپنے رسول کے وصی کی حفاظت فرما۔

اللَّهُمَّ وَمَدِّ فِي عُمُرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ

(پروردگار) اے اللہ! تو ان کی حیات کی عمر دراز فرما اور ان کی مدت حیات کو زیادہ فرما

وَاعِزَّهُ عَلَى مَا أَوْلَيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ

اور وہ ذمے داریاں جو آنجناب کو تو نے سپرد کی ہیں ان میں ان کی اعانت فرما

وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمُهْدِي

(پروردگار) اور ان کی بزرگی میں اضافہ فرما کیونکہ وہی ہادی ، ہدی

النَّجَّامُ الْمُهْدِي الطَّاهِرُ الشَّقِيُّ الشَّقِي الرَّكِي

قائم مہدی ، پاک پاکیزہ (طاہر) صاحب تقویٰ ، پاکیزہ اور زکی

الرَّضِيُّ الصَّابِرُ الْمُجْتَهِدُ الشَّكُورُ ۔

راضی بردبار خدا صبر کرنے والے ، دین میں کوشش کرنے والے ، بہت شکر کرنے والے ہیں

اللَّهُمَّ وَلَا تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ
پروردگار! اے اللہ! اگر کوئی غیب کی مدت غیبت طویل ہو چکی ہے اور ان کی کوئی خبر بھی نہیں ہو چکی
وَاقْطَعْ خَبْرَهُ عَنَّا

اس کے باوجود ہمارے یقین کو (جو ان کے بارے میں ہے) ہم سے سلب نہ کر لینا۔

وَلَا تَسْلُبْنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْإِيمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الْيَقِينِ

اور ان کے ذکر ان کے انتظار ان پر ایمان ان کے ظہور پر پختہ یقین

فِي ظُهُورِهِ وَالْدَّعَاءُ لَهُ وَالصَّلَاةَ عَلَيْهِ

اور ان کے لیے دعا اور ان پر درود کو ہم سے نہ بھلا دینا۔

حَتَّى لَا يَقْطُنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ ظُهُورِهِ وَقِيَامِهِ

تاکہ ان کی طویل غیبت کی وجہ سے ان کے ظہور و قیام سے ہم لوگ مایوس نہ ہو جائیں۔

وَيَكُونَ يُقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيْفِيَّتَنَا فِي قِيَامِ رَسُولِ اللَّهِ وَ

اور ان کے ظہور پر ہمارے یقین بالکل ویسا ہی رہے جیسے رسول اللہ کی بعثت اور

وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ تَوْفَاقُونَا

جیسا کہ تیری وحی اور تیری تنزیل پر ہم لوگوں کا یقین ہے اور ہمارے قلوب کو توت

عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدِهِ مِنْهَا جَ

عطا فرما ان پر ایمان رکھنے کے سلسلے میں تاکہ تو ان کے ہاتھوں میں راہ ہدایت

الْمُهْدَى وَالْمَحْجَّةَ الْعُظْمَى وَالطَّرِيقَةَ الْوَسْطَى

اور حجت عظمیٰ اور میانہ روی و طریقہ وسطیٰ پر چلائے۔

وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ ، وَثَبِّتْنَا عَلَى مَشَافِعَتِهِ

پروردگار! تو ہم لوگوں کو آنجناب کی اطاعت کی توت عطا فرما اور ان کی پیروی میں ہمیں ثابت قدم رکھ

وَأَجْعَلْنَا فِي حَرْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالنَّصَارَةِ وَالرَّاضِينَ

اور ہیں آنجناب کے گروہ اور ان کے اعوان و انصار میں شامل فرما اور یہ کہ ہم ان کے ہر اعدا میں

بِفِعْلِهِ وَلَا تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلَا عِنْدَ وَفَاتِنَا

راضی رہیں۔ اور یہ سب نہ تو ہم لوگوں سے ہماری زندگی میں سلب نہ کر نہ وقت وفات

حَتَّى تَسُوْفَانَا وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ شَاكِكِينَ وَلَا نَاكِلِينَ وَلَا

تاکہ جب ہمیں موت آئے تو اس وقت بھی ان کے متعلق نہ کوئی شک رکھیں نہ شبہ رکھیں نہ ان کے

مُؤْتَايِينَ وَلَا مُكْذِبِينَ ۔ عہد کو توڑیں نہ ان کی تکذیب کریں۔

اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَآتِ بِهِ بِالْغَنَى
(پروردگار) یا اللہ! تو آنجناب کے ظہور و فرج و کشادگی میں تعجیل فرما اور اپنی نصرت انکی تائید فرما
وَأَنْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَدَمْدَمْ عَلَى مَنْ
اور ان کی نصرت کرنے والوں کی نصرت فرما ان کو چھوڑنے والوں کو چھوڑ دے اور جو لوگ ان کی
نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ

دشمنی پر کمر بستہ ہوں اور ان کی تکذیب پر آمادہ ہوں ان کو نیست و نابود کر دے
وَأُظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَأُمِتْ بِهِ الْجَوْرَ
اور آنجناب کے ذریعے سے حق کو ظاہر فرما اور ظلم و جور کو ان کے ذریعے سے مٹا دے
وَأَسْتَنْقِذَ بِهِ عِبَادَكَ الْمُتَوَمِّينَ مِنَ الدَّلِيلِ
اور آنجناب کے ذریعے سے مومنین کو ذلت و رسوائی سے رہائی کرا دے۔
وَأَنْعَشَ بِهِ الْفِتْلَةَ وَاقْتُلْ بِهِ الْجَبَابِرَةَ الْكَافِرَةَ
اور ان جناب کے ذریعے سے شہروں کو آباد و شاد کر دے اور جباروں اور کافروں کو ان سے قتل کرا دے
وَأَقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّالِّينَ وَدَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ
اور ان کے ذریعے سے گمراہیوں کے سر کو پل دے اور ان کے ذریعے سے جباروں اور
کافروں کو ذلیل کرا دے

وَأَبْرِ بِهِ الْمُتَافِقِينَ وَالْمُتَاجِرِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ
اور تمہیں نہیں کرا دے ان جناب کے ذریعے سے منافقوں اور سب کو توڑنے والوں اور تمام مخالفین
وَالْمُسْلِحِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَحْرَيْهَا وَبَرِّهَا
اور تمام لمحروں کو برابر کر دے خواہ وہ زمین کے مشرقوں میں ہوں یا مغربوں میں خواہ وہ تریں یا
وَسَهْلَيْهَا وَجَبَلَيْهَا حَتَّى لَا تَدْعَ مِنْهُمْ دِيَارًا وَلَا
خشکی میں، خواہ وہ میدانوں میں ہوں یا وہ پہاڑوں پر حتیٰ کہ ان کا کوئی گھر باقی نہ رہے اور
تَبْقَى لَهُمْ آثَارًا وَتُظْهِرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ
ان کا نام و نشان تک نہ رہے دے اور ان سے اپنے شہروں کو پاک کر
وَأَشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ
اور ان لوگوں کو برابر کر کے اپنے بندوں کے دلوں کو شفا بخش۔

وَجَبِّدْ بِهِ مَا امْتَحَا مِنْ دِينِكَ
اور آنجناب کے ذریعے سے تیرے دین سے جو محو کر دیا گیا ہے اس کی تجدید فرما۔

وَأَصْلَحْ بِهِ مَا بَدَّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغَيَّرَ مِنْ سُنَّتِكَ
اور تیرے احکامات میں جو تبدیل کی گئی ہے اور تیری سنت میں جو تغیر کیا گیا ہے ان جناب کے
ذریعے سے ان سب کی اصلاح فرما۔

حَتَّى يَعُوذَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدِهِ عَضًا جَدِيدًا صَحِيحًا
یہاں تک کہ تیرا دین ان جناب کے ذریعے سے پھر سے پلٹ آئے جدید اور صحیح انداز میں،
لَا عَوَجَ فِيهِ وَلَا بَدْعَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ
اس طرح کہ اس میں نہ کوئی کمی ہو اور نہ اس کے ساتھ کوئی بدعت ہو، یہاں تک بچ جائے ان کے
بُذُرُ الْكَافِرِينَ۔

عدل و انصاف کی وجہ سے کافروں کی بھڑکائی ہوئی آگ۔

فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ
اس لیے کہ بلاشبہ وہ تیرے لیے عبد ہیں کہ جنہیں تو نے اپنے لیے منتخب فرمایا ہے
وَأَرْزَقْتَهُ لِنَصْرَةِ دِينِكَ وَأَصْطَفَيْتَهُ لِعِلْمِكَ
اور تو نے ان جناب کو اپنے دین کی نصرت کے لیے پسند فرمایا ہے اور اپنے علم کیلئے ان کو چنا ہے
وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ
اور تو نے ان جناب کو گناہوں سے پاک اور عیوب سے دور رکھا ہے

وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْعُيُوبِ، وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ

اور تو نے ان جناب کو اپنے غیب کی باتوں پر مطلع فرمایا ہے اور ان پر اپنا انعام کیا ہے
وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرَّجْسِ وَنَقَيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ۔

اور تو نے ان جناب کو ہر جس سے پاک رکھا ہے اور ہر نجاست و پلیدی سے دور ہی رکھا ہے۔
اللَّهُمَّ فَضِّلْ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الْأَيْمَةِ الطَّاهِرِينَ وَ
پروردگار! اے اللہ! اب تو ان جناب پر رحمت نازل فرما اور ان کے آباء و ائمتہ طاہرین اور

عَلَى شَيْعَتِهِمُ الْمُتَّحِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ أَمَالِهِمْ أَفْضَلَ
ان کے منتخب شیعوں پر۔ اور ان کی امیدی اس سے بھی زیادہ پوری کر جتنی انھیں
مَا يَأْمُلُونَ۔ وَاجْعَلْ ذَلِكَ مَثَاقِلًا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ وَ
پوری ہونے کی امید ہے۔ اور ہماری اس دعا کو بالکل خالص شک و شبہ سے پاک

شُبُهَةً وَدِيَارًا وَسَمْعَةً حَتَّى لَا تُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ

اور ریا و شہرت سے میرا قرار دے تاکہ تم تیرے سوا کسی غیر کا ارادہ نہ کریں

وَلَا تَطْلُبْ بِهِ إِلَّا وَجْهَكَ -

اور ہم تیری رضا کے علاوہ اور کچھ نہ چاہیں۔

اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِينَا وَغَيْبَةَ وَلِيِّنَا
(پروردگار! اے اللہ! ہم لوگ اپنے نبی کے جدا ہونے کی تجھ سے شکایت کرتے ہیں اور اپنے ولی (میرے
و شِدَّةَ الْكُرْبَانِ عَلَيْنَا وَوُقُوعَ الْفِتَنِ رِبَا))

کی غیبت کی، اور زمانے کی سختیوں کی، اور بہترین فتنوں کے برپا ہونے کی،

وَتَظَاهَرَ الْأَعْدَاءِ وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا

اور دشمنوں کے غلبے کی، اعداء کی کثرت اور زیادتی کی، اور اپنی تعداد میں کمی کی (شکایت کرتے ہیں)

اللَّهُمَّ فَزَيِّجْ ذَلِكَ بِفَتْحِكَ مِنْكَ تَعَجَّلْهُ وَبَصِّرْ

(پروردگار! اے اللہ! اپنی طرف سے اُن کی کشادگی کو جلد کھول دے اور اپنی طرف سے عطا کردہ

مِنْكَ تَيْسْرَهُ وَامَامَ عَدْلٍ تَظْهَرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ رَبِّ الْعَالَمِينَ

صبر کے ذریعے سے آسانی پیدا کر دے اور امام عادل کو ظاہر فرمائے جو حق عالمین کے پروردگار ہے)

اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِيَوْلِيَّتِكَ فِي إِظْهَارِ

(پروردگار! اے اللہ! ہم تجھ سے التجار کرتے ہیں کہ تو اپنے ولی (عمر) کو اذن دیکر وہ تیرے

عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَفُتْلِ عَدَائِكَ فِي بِلَادِكَ

بندوں پر تیرے عدل کا اظہار کریں۔ اور تیرے شہروں میں تیرے دشمنوں کو قتل کریں۔

حَتَّى لَا تَدْعَ لِلْجَوْرِ دَعَاةً إِلَّا قَضَيْتُهَا وَلَا بَنِيَّةً

یہاں تک کہ ظلم و جور کے کسی ستون کو بغیر گرائے ہوئے، اور اُس کی کسی عمارت کو بغیر

إِلَّا أَقْبَيْتُهَا وَلَا قُوَّةَ إِلَّا أَوْهَنْتُهَا وَلَا رُكْنًا إِلَّا هَدَدْتُهُ

سمارت کیے ہوئے، اور کسی قوت کو بغیر گزور کیے ہوئے، اور نہ کسی رکن کو بغیر ڈھالتے

وَلَا حَدًّا إِلَّا فَلَطْتُهُ، وَلَا سَلَاخًا إِلَّا كَلَلْتُهُ، وَلَا رَايَةً

ہوئے، اور نہ کسی تلوار کی دھار کو بغیر گندھ کیے ہوئے، اور نہ کسی اسلحہ کو بغیر ناکارہ کیے ہوئے

إِلَّا نَكَّسْتُهَا، وَلَا شَجَاعًا إِلَّا أَقْلَلْتُهُ

اور نہ کسی جھنڈے کو بغیر سرنگوں کیے ہوئے، اور نہ کسی بہادر کو بغیر قتل کیے ہوئے

وَلَا حَيًّا إِلَّا حَذَلْتُهُ

اور نہ کسی شکر کو بغیر شکست دیے ہوئے چھوڑیں۔

إِرْمِهِمْ يَا كَيْتَ يَحْجِرَكَ الدَّامِجَ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْفَالِجِ

اے میرے پروردگار! تو اُن (دشمنوں) پر اپنا پتھر برسسا۔ اور اپنی تیز تلوار سے اُن پر ضرب لگا

وَبِأَسَايِكَ الْبَاقِيَ لَا يَرُدُّ عَنْ الْقَوْمِ الْمَجْرُمِينَ

اور اُن پر اپنا ایسا حملہ کر جو مجرم قوم سے کبھی پسپا نہ کیا جاسکے۔

وَعَلَيْكَ أَعْدَاءُكَ وَأَعْدَاءُ دِينِكَ وَأَعْدَاءُ رَسُولِكَ

اور عذاب نازل کر اپنے دشمنوں پر اور اپنے دین کے دشمنوں پر اور اپنے رسول کے دشمنوں پر

بِيَدٍ وَلِيَّتِكَ وَآيِدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ -

اپنے ولی (عمر) کے ہاتھ سے اور اپنے مومن بندوں کے ہاتھوں سے۔

اللَّهُمَّ اكْفِ وَلِيَّتَكَ وَحَاجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ

(پروردگار! اے اللہ! تو اپنے ولی اور اپنی زمین میں اپنی حاجت کی حفاظت کر اُن کے دشمن کے

وَكَدِّ مِنْ كَادِهِ وَامْكُرْ يَمِينَ مَكْرِيهِ

خوف سے۔ اور جو اُس سے کید و مکر کرے تو بھی اُس کید کو اور جو اُس مکر کرے تو بھی

وَاجْعَلْ دَائِرَتَهُ السُّوءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءًا

اُس سے مکر کر۔ اور اُن سے بُرائی کا ارادہ کرے تو اُسے دائرۂ مصائب میں گرفتار کر

وَاقْطَعْ مَا دَتَهُمْ وَأَرْعَبْ بِهِ قُلُوبَهُمْ

اور اُن کی بنیادوں کو قطع کر دے اور اُن کے قلوب پر آنجناب کا رعب بٹھا دے

وَزَلْزَلْ لَهُ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْدَةً وَبَعَثْ

اور اُن کے قدموں کو لرزش پیدا کر دے اور اُنہیں ظاہر اور باطنی طور پر گرفت میں لے

شِدَّةً عَلَيْهِمْ عِقَابِكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ

اُن پر اپنا شدید عذاب کر اور اُنہیں اپنے بندوں میں رُسوا کر

وَالْعَنَّهُمْ فِي بِلَادِكَ وَأَسْلَنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ

اور اُن کے اوپر اپنے شہروں میں لعنت برسوا اور اُنہیں جہنم کے نیچے والے درجے میں ڈال

وَاحْطُ بِهِمْ أَشَدَّ عَذَابِكَ وَأَصْلَهُمْ نَارًا وَاحْشِ

اور اُن کیلئے اپنے عذاب کو بہت سخت کر دے اور اُن کو جہنم میں جلا دے اور اُن کے

قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَارًا وَأَصْلَهُمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ

مردوں کی قبروں کو آتش جہنم سے بھر دے اور اُنہیں جہنم کی میں چوں کہ کیونکہ انہوں نے

أَصَاغُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَذَلُّوا عِبَادَكَ
نماز کو ضائع کیا اور اپنے خواہشات کی پیروی کی اور تیرے بندوں کو ذلیل کیا۔
اللَّهُمَّ وَأَحِبَّ بِوَلِيِّكَ الْفُرَّانَ، وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَدًا
(پروردگار، اے اللہ! تو اپنے ولی (عمر) کے ذریعے سے قرآن میں روح تازہ چمک اور ہمیں اس کا
لاظلمۃ فیہ، وَأَحِبَّ بِهِ الْقُلُوبَ الْمُسَيِّئَةَ
وہ سرمدی نور دکھا جس میں ظلمت نام کو نہ ہو۔ اور ان کے ذریعے سے مردہ دلوں کو زندہ کر
وَأَشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوُغُورَ وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ
اور ان کے ذریعے سے لوگوں کے دلوں کی آگ کو بجھا۔ اور لوگوں کے مختلف خیالات کو حق جمع
عَلَى الْحَقِّ، وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ وَالْمُعْطَلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْلَلَةَ
کرے۔ اور ان کے ذریعے سے معطل حدود اور غیر موثر کیے ہوئے احکام کو پھر سے قائم کر دے
حَتَّى لَا يَبْقَى حَقٌّ إِلَّا ظَهَرَ وَلَا عَدْلٌ إِلَّا نَهَرَ
تاکہ کوئی حق بغیر ظاہر ہوتے باقی نہ رہ جائے اور کوئی عدل بغیر نمایاں ہوتے نہ رہے
وَأَجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمِمَّنْ يَقْوَمُ سُلْطَانُهُ
اور جو پروردگار ہیں انجناب کے ان اعوان میں قرار دے جن سے انجناب کی سلطنت کو تقویت ملے
وَالْمُسْلِمِينَ لَا مُدِيرَ وَلَا مُدِيرِينَ يَفْعَلُهُ
اور جو انجناب کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں اور ان کے ہر فعل پر راضی ہوں گے
وَالْمُسْلِمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لَا حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَةِ
اور ان کے احکامات کو تسلیم کریں گے اور ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما جن کو تقیہ کی ضرورت نہ
مِنْ خَلْقِكَ۔
رہے گی تیری مخلوق میں۔

أَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ السُّورَ وَتَجِيبُ الْمُضْطَرَّ
اے میرے پروردگار! تو مصیبتوں کو مٹاتا ہے اور تو ہی قبول کرتا ہے جب مضطر
إِذَا دَعَاكَ وَتَجِبُ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ
تجہ سے دعا کرتا ہے۔ اور تو ہی اُسے کربِ عظیم (بڑی مصیبت) سے نجات دیتا ہے
فَاكْشِفْ أَمْرًا عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَتَكَ
لہذا تو اپنے ولی (عمر) کی مصیبت کو دور کر۔ اور ان کو قرار دے اپنا خلیفہ اپنی
فِي أَرْضِكَ كَمَا صُنَّتَ لَكَ زَمِينَ بِرَحْمَتِكَ وَتَوَّاهُ

اللَّهُمَّ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ خَصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ
(پروردگار، اے اللہ! اور تو ہمیں آل محمد کے مخالفین میں قرار نہ دینا
وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ

اور (پروردگار!) تو ہمیں آل محمد کے دشمنوں میں شمار نہ کرنا
وَلَا تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَقِّ وَالْغَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
اور (پروردگار!) تو مجھے ان لوگوں میں شامل نہ کر جو آل محمد سے بغض و عداوت رکھنے والے ہیں
فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَاعِذْنِي
پس بلاشبہ میں اس بات سے تیری ہی پناہ چاہتا ہوں اس لیے تو مجھے پناہ دے
وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَاجِزْنِي۔

اور میں تیرا واسطہ دیتا ہوں کہ تو مجھے بچالے اور مجھے اجر عطا فرما۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي
(پروردگار، اے اللہ! تو محمد و آل محمد پر اپنی رحمتیں نازل فرما اور مجھے شامل فرما (قرار دے)
بِهِمْ فَأَيُّدًا عِندَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ
ان کے صدقے سے اپنے نزدیک کامیاب، دنیا اور آخرت میں۔ اور
مِنْ الْمُقَرَّبِينَ۔
مجھے (اپنے) مقرب بندوں میں (شامل کرے۔) قرار دے۔
(اکمال الدین)

۱۹) عمری اور ان کے فرزند کے نام

کتاب "اکمال الدین" میں مرقوم ہے کہ شیخ ابو جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے
سعد بن عبد اللہ کے ہاتھ کی لکھی ہوئی یہ روایت پائی کہ امام زمانہ علیہ السلام کی ایک توفیق عمری
اور ان کے فرزند رضی اللہ عنہما کے پاس آئی جو مندرجہ ذیل ہے:-

"وَقَقَّكُمْ اللَّهُ لِعَاقِبَتِهِ، وَثَبَّتَكُمْ عَلَى دِينِهِ، وَأَسْعَدَكُمْ
بِمَرْضَاتِهِ، أَنْتَهَى إِلَيْنَا مَا ذَكَرْتُمْ أَنَّ الْمِشْمَمَ أَخْبَرَ كَمَا
الْمَخْتَارَ، وَمَنَاظِرَتَهُ مِنْ لَقَى، وَاحْتِجَاجَهُ بِأَنْ لَا يَخْلَفَ غَيْرَ
جَعْفَرِ بْنِ عَلِيٍّ وَتَصَدِيقَهُ إِيَّاهُ وَفَهْمَتُ جَمِيعَ مَا كَتَبْتُمْ بِهِ
هَذَا قَال

فانه عز وجل يقول :

" اَلَمْ أَحْصِبِ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا
اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف یتساقطون فی الفتنۃ و یتتردّدون فی الحیرۃ ، و
یاخذون یمیناً و شمالاً فارقوا دینہم ام ارتابوا ام عاندوا
الحق ام جہلوا ما جاءت بہ الروایات الصادقة والاخبار
الصحيحة ، او عملوا ذلک فتناسوا ، اما تعلمون ان الارض
لا تخلو من حجة اما ظاهراً و اما مغموراً ، اولم يعلموا
انتظام اتّمتهم بعد نبیہم صلی اللہ علیہ وسلم یرسّی الی الحق
والی طریق مستقیم ۔

(۳) کان نوراً ساطعاً وقمراً ذہراً ، اختار اللہ عز وجلّ لہ
ما مشہدہ ، فمضى علی منہاج آباءہ علیہم السلام یاخذوا النعل بالنعل
علی عبد عبدہ ووصیۃ اوصی بہا الی وصی سترہ اللہ عز
وجلّ یا مرء الی غایۃ و اخفی مکانہ بمشیئہ للقضاء السابق
القدر النافذ و فیما موضعہ و لنا فضلہ ولو قد اذن اللہ
عز وجلّ فیما قد منعه و ازال عنہ ما قد جرى بہ من
حکمہ لا راہم الحق ظاہراً یا حسن حلینہ ، و ابین دلالة
و اوضح علامة و لا یان عن نفسہ و قام بحجّہ و لكن
اقدار اللہ عز وجلّ لا تغالب و ارادۃ لا تردّ و توفیقہ لا یسبق ۔

(۴) فلیدعوا عنہم اتباع الرئی ، و لیقیموا علی اصولہم
الذی کانوا علیہ ، و لا یبحثوا عما ستر عنہم فیاثموا و لا
یکشفوا ستر اللہ عز وجلّ فیندما ، و لیعلموا ان الحق
معنا و فینا ، لا یقول ذلک سوانا الا کذاب مفتر و لا یدعیہ
غیرنا الا ضالّ غوی فلیقتصروا منا علی ہذہ الجملة دون
التفسیر ، و یقنعوا من ذلک بالتعریض دون التصریح انشاء اللہ

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اپنی اطاعت کی توفیق عطا فرماتے اور تمہیں اپنے دین پر

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے ۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی
جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ مثنیٰ نے تم دونوں کو مختار اور اس کے
مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے
سوا کو خلع نہیں ۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور
میں سمجھ گیا ۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جائے اور ہدایت پا جانے
کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عز وجلّ
خود ارشاد فرماتا ہے :

" اَلَمْ أَحْصِبِ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اٰمَنَّا
وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَ " (سورة عنكبوت آیت ۲)

" ان لام یم ۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے
کہ ہم ایمان لائے " اور وہ آزمائے نہ جائیں گے ۔ "

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ادھر ادھر گھوم رہے
ہیں کبھی دلہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب ۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا
اس میں انہیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو سچی روایات
اور احادیث صحیحہ آئی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر فسادیت میں مبتلا ہیں ۔ کیا
ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی تحت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو
یا پوشیدہ ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے ائمہ کا سلسلہ ایک کے
بعد ایک ہے یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک
پہنچا اور وہ اپنے آباؤ کرام کے قائم مقام رہے ۔ حق اور مظلوم مستقیم کی طرف لوگوں کی
ہدایت فرماتے رہے ۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے پہاں
کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباؤ کرام کے دستور کے بالکل مطابق
اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجلّ نے ایک مدت
تک کے لیے چھپایا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے
سابقہ فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے
ہاں اگر اللہ عز وجلّ کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ
حکم کو ختم کر دیتا ، تو میں حق کو سب سے پہلے میں ظاہر کر دیتا اور اس کی علامات و دلائل کو

واضح کر دیتا، لیکن قضا و قدر الہی کسی کا بس نہیں اور اُس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۴) لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جائیں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے اُن سے پوشیدہ رکھا ہے اُس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار نہ ہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پر دے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں نامد ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل میں نہ جاؤ جو کچھ اشارہ کیا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

۲۰ ایمان ابوطالب بحساب جبل

محمد بن مطرف مصری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ اُن کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے اُن سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابوطالب جبل کے حساب سے اسلام لائے تھے اور اپنے ہاتھ کی گریہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۵ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۲

و سے مراد ۶

الف سے مراد ۱ = جس کا مجموعہ ۶۳ ہوتا ہے۔
د سے مراد ۴

۲۱ حضرت امام زمانہ کی طرف سے توثیق جعفر بن علی کا دعویٰ امامت اور

راویوں کی ایک جماعت نے تلخیصی سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسری سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، اُن کا بیان ہے کہ اُن کے پاس ایک مرتبہ اُن کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اُس نے کہا کہ جعفر بن علی نے اُن کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب زمانہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو انجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذت درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنته علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ووقت بدیرتہ توقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمداً لا شریک لہ علی احسانہ الینا وفضلہ علینا، اَبی اللہ عز وجل للحق الا اتماماً وللباطل الا زهوفاً، وهو شاهد علی ما اذکر، ولست علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا رب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لہم یجعل لصاحب الکتاب علی المسکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعاً امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین کذمة تکلفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲) یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثاً ولا اھملھم سُدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل لھم اسماعاً واربصاراً وقلوباً وارباباً، ثم بعث الیھم النبیین علیھم السلام مبشّرين ومنذرين، یا مرونھم بطاعتہ

فانه عز وجل يقول:
 "الْحَسْبُ النَّاسُ أَنْ يَبْتَغُوا أَنْ يَقُولُوا
 آمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

(۲) کیف يتساقطون في الفتنة و يترددون في الحيرة ، و
 يأخذون يميناً و شمالاً فارقوا دينهم أم ارتابوا أم عاندوا
 الحق أم جهلوا ما جاءت به الروايات الصادقة و الاخبار
 الصحيحة ، أو عملوا ذلك فتناسوا ، أما تعلمون أن الأرض
 لا تخلو من حجة إما ظاهراً و إما مغموراً ، أولم يعلموا
 انتظام التمسك بعد نبينهم صلى الله عليه و آله يهدي الى الحق
 و الى طريق مستقيم -

(۳) كان نوراً ساطعاً و قسراً زهراً ، اختار الله عز وجل له
 ما عنده ، فمضى على منهاج آباءه عليهم السلام أخذوا النحل بالنحل
 على عهد عمده و وصية أوصى بها الى وصي ستره الله عز
 وجل بامر الى غاية و أخفى مكانه بمشيئته للقضاء السابق
 القدر النافذ و فينا موضعه و لنا فضله و لو قد اذن الله
 عز وجل فيما قد منعه و ازال عنه ما قد جرى به من
 حكمه لأراهم الحق ظاهراً بأحسن حلية ، و ابين دلالة
 و أوضح علامة و لا بان عن نفسه و قام بحجته و لكن
 اقدار الله عز وجل لا تغالب و إرادته لا ترد و توفيقه لا يسبق -

(۴) فليدعوا عنهم اتباع الرسمى ، وليقيموا على أصلهم
 الذي كانوا عليه ، و لا يبحثوا عما ستر عنهم فياً شمو و لا
 يكشفوا ستر الله عز وجل فيندموا ، وليعلموا أن الحق
 معنا و فينا ، لا يقول ذلك سوانا إلا كذاب مفترو لا يدعيه
 غيرنا الا ضال غوي فليقتصروا منا على هذه الجملة دون
 التفسير ، و يقنعوا من ذلك بالتعريض دون التصريح ان شاء الله

ثابت قدم رکھے اور اپنی مرضی پر چلنے کی سعادت بخشے۔ ہم تک اس کی اطلاع پہنچ چکی
 جیسا کہ تم دونوں نے بھی اس کا تذکرہ کیا ہے کہ پیشی نے تم دونوں کو مختار اور اس کے
 مناظرے کے متعلق بتایا اور یہ کہ اس نے مخالف کے دلائل کو تسلیم کر لیا کہ جعفر بن علی کے
 سوا کو خلف نہیں۔ نیز اس کے متعلق تم دونوں کے اصحاب جو کچھ کہتے ہیں تم نے لکھا اور
 میں سمجھ گیا۔ خدا کی پناہ اگر کوئی بیٹا ہونے کے بعد نابینا ہو جاتے اور ہدایت پا جانے
 کے بعد گمراہ ہو جائے ، برے اعمال اور تباہ کن فتنوں سے اللہ بچائے ، اللہ عز وجل
 خود ارشاد فرماتا ہے:

"الْحَسْبُ النَّاسُ أَنْ يَبْتَغُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا
 وَهُمْ لَا يُفْتَنُونَ" (سورة عنكبوت آیت ۲)

"الٹام ہم۔ کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ صرف اس قول پر چھوڑ دیے جائیں گے
 کہ ہم ایمان لائے" اور وہ آزمائے نہ جائیں گے۔"

(۲) یہ لوگ کیسے فتنے میں پڑے جا رہے ہیں اور حیرانی کے عالم میں ابھر کر گمراہ رہ گئے
 ہیں کبھی دلہنے جانب جاتے ہیں کبھی بائیں جانب۔ کیا ان لوگوں نے دین کو چھوڑ دیا یا
 اس میں انہیں شک لاحق ہے ، یا واقعاً دشمن حق ہیں یا اس کے متعلق جو بھی روایات
 اور احادیث صحیحہ آتی ہیں اس کو نہیں جانتے یا جانتے ہیں مگر نفسانیت میں مبتلا ہیں۔ کیا
 ان لوگوں کو نہیں معلوم کہ زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہے گی ، خواہ وہ ظاہر ہو
 یا پوشیدہ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ ان کے نبی کے بعد ان کے ائمہ کا سلسلہ ایک کے
 بعد ایک یہاں تک وہ (میرے والد بزرگوار) گزرنے والے یعنی حسن بن علی تک
 پہنچا اور وہ اپنے آباء کرام کے قائم مقام رہے۔ حق اور صراط مستقیم کی طرف لوگوں کی
 ہدایت فرماتے رہے۔

(۳) وہ ایک نور ساطع اور روشن چاند تھے ، مگر اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے یہاں
 کے لیے منتخب کر لیا ، وہ بھی چلے گئے اور اپنے آباء کرام کے دستور کے بالکل مطابق
 اپنا عہدہ اور اپنی وصیت ایک ایسے کے حوالے کی جس کو اللہ عز وجل نے ایک مدت
 تک کے لیے چھپا لیا اور اپنی مشیت سے اس کی جائے قیام کو مخفی رکھا ہے اور اپنے
 سابق فیصلے اور جاری شدہ حکم کے مطابق اب یہ عہدہ اور یہ شرف میرے پاس ہے
 ہاں اگر اللہ عز وجل کا اذن ہوتا جس کے لیے اس نے منع کر دیا ہے اور اپنے جاری کردہ

جعفر بن علی کا دعویٰ امامت اور حضرت امام زائدہ کی طرف سے توثیق

(۲۱)

راویوں کی ایک جماعت نے تلکیری سے، انھوں نے احمد بن علی سے، انھوں نے اسدی سے، انھوں نے احمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے، ان کا بیان ہے کہ ان کے پاس ایک مرتبہ ان کے اصحاب میں سے کوئی شخص آیا اور اس نے کہا کہ جعفر بن علی نے ان کو ایک خط لکھا ہے اور اس میں اپنا تعارف کرایا ہے اور دعویٰ کیا کہ اپنے والد کے بعد وہی قائم ہے اور اس کے پاس حلال حرام بلکہ وہ تمام علوم ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے۔ احمد بن اسحاق کا بیان ہے کہ جب میں نے جعفر بن علی کا خط پڑھا تو حضرت صاحب نامہ علیہ السلام کو خط لکھا اور جعفر کے خط کو اپنے خط کے ساتھ لفافے میں ڈال دیا۔ تو آنجناب کی طرف سے میرے پاس یہ جواب آیا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتانی کتابک ابقاک اللہ، والکتاب الذی انفذتہ درجہ، واحاطت معرفتی بجمیع ما تضمنتہ علی اختلاف الفاظہ وتکرر الخطاء فیہ، ولوت بدرتہ لوقفت علی بعض ما وقفت علیہ منہ، والحمد للہ رب العالمین حمدا لا شریک لہ علی احسانہ اینا و فضلہ علینا، ابی اللہ عز وجل للحق الا اتصاما وللباطل الا زهوتا، وهو شاهد علی بما اذکر، ولی علیکم بما اقولہ، اذا اجتمعنا لیوم لا رب فیہ، ویسألنا عما نحن فیہ مختلفون، انہ لم یجعل لصاحب الکتاب علی المکتوب الیہ، ولا علیک ولا علی احد من الخلق جمیعا امامة مفترضة، ولا طاعة ولا ذمة وسابین بکذمة تکتفون بہا ان شاء اللہ۔

(۲۲)

یا ہذا یرحمک اللہ ان اللہ تعالیٰ لم یخلق الخلق عبثا ولا اھملھم سدی، بل خلقھم بقدرتہ، وجعل

واضح کر دیتا، لیکن قضا و قدر الہی پر کسی کا بس نہیں اور اس کے ارادے کو مسترد بھی نہیں کیا جاسکتا۔

(۲۳)

لہذا یہ لوگ اپنی خواہشات کی پیروی کو چھوڑیں اور اپنے اصل دین پر چلے جاسوں جہاں وہ تھے اور جس چیز کو اللہ نے ان سے پوشیدہ رکھا ہے اس کے لیے بحث نہ کریں گنہگار رہوں گے۔ اللہ کے ڈالے ہوئے پردے کو اٹھانے کی کوشش نہ کریں مادم ہوں گے اور یہ جان لیں کہ حق ہمارے ساتھ ہے اور ہم میں ہے اور اس کا دعویٰ ہمارے سوا جو بھی کرے گا وہ گمراہ اور غاوی ہوگا۔ تم لوگ ہمارے اس جملے کو کافی سمجھو، تفسیر تفصیل میں نہ جاؤ۔ جو کچھ اشارہ کیا گیا ہے اسی پر قناعت کرو۔ انشاء اللہ تشریح کی ضرورت نہ ہوگی۔ (اکمال الدین)

ایمان ابو طالب بحساب جبل

(۲۰)

محمد بن مطق ممری نے محمد بن احمد داؤدی سے، انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں ابو القاسم حسین ابن روح کی خدمت میں موجود تھا کہ ایک شخص نے ان سے سوال کیا کہ حضرت عباس (عم رسول) نے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا تھا کہ آپ کے چچا ابو طالب جبل کے حساب سے اسلام لاتے تھے اور اپنے ہاتھ کی گرہوں سے ۶۳ کی عدد کا اشارہ کیا۔ اس کا کیا مطلب ہے؟ تو انھوں نے فرمایا کہ انھوں نے اس سے مراد لیا تھا کہ:

إِلَهُ أَحَدٌ جَوَادٌ اور اس کی تفسیر یہ ہے:

الف سے مراد ۱

ل سے مراد ۳۰

۴ سے مراد ۵

الف سے مراد ۱

ح سے مراد ۸

د سے مراد ۴

ج سے مراد ۳

و سے مراد ۶

وينهونهم عن معصيته ، ويعترفونهم ما جهلوه من
امر خالقهم ودينهم ، وأنزل عليهم كتاباً وبعث اليهم
ملائكة يأتين بينهم وبين من بعثهم اليهم بالفضل
الذي جعله لهم عليهم وما آتاهم من الدلائل الظاهرة
والبراهين الباهرة ، والآيات الغالبة -

(٣) فمنهم من جعل النار عليه برداً وسلاماً واتخذة
خليلاً ، ومنهم من كلمته تكليماً وجعل عصاه ثعباناً
مبيناً ومنهم من أحيا الموتى بإذن الله وأبرأ الأكمه والابرس
بإذن الله ومنهم من علمه منطق الطير وأوتى من كل
شئ ثم بعث محمداً صلى الله عليه وآله رحمة للعالمين و
تمم به نعمته وختم به انبياءه وارسله الى الناس
كافة ، واظهر من صدقه ما اظهر (وبين) من آياته
وعلاماته ما بين -

(٤) ثم قبضه صلى الله عليه وآله حميداً فقيداً سعيداً و
جعل الامر بعده الى اخيه وابن عمه ووصيه ووارثه
علي بن ابي طالب عليه السلام ثم الى الاوصياء من ولده
واحداً واحداً : أحيا بهم دينه وأتم بهم نوره و
جعل بينهم وبين اخوانهم وبنى عنهم والدينين
قالا دين من ذوى أرحامهم فرقاناً بيننا يعرف به الحجة
من المحجج والامام من المأموم ، بأن عصمهم من
الذنوب وبرأهم من العيوب وطهرهم من الدنس
ونزاههم من اللبس ، جعلهم خزان علمه ومستودع
حكيمته وموضع سره وأيدهم بالدلائل ولولا ذلك
لكان الناس على سواه ولا دعى امر الله عز وجل كل
أحد ولما عرفت الحق من الباطل ولا العالم من الجاهل -
(٥) وقد ادعى هذا المبطل المفتري على الله الكذب
بما ادعاه ، فلا أدري بأية حالة هي له رجاء أن

يتم دعواه ، أبغقه في دين الله ؟ فوالله ما يعرف حلالاً
من حرام ولا يفرق بين خطاء وصواب ، أم يعلم فما
يعلم حقاً من باطل ولا محكماً من متشابه ولا يعرف
حد الصلاة ووقتها ، أم يورع فالله شهيد على تركه
الصلاة الفرض أربعين يوماً يزعم ذلك لطلب الشهادة
ولعل خبره قد نادى اليكم وهاتيك ظروف مسكرة
منصوبة ، وآثار عصيان الله عز وجل مشهورة قائمة
أم بأية نليات بها أم بحجة فليقمها ، أم بدلالة
فليذكرها -

(٦) قال الله عز وجل في كتابه :

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ . حَمْدُهُ تَنْزِيلُ الْكِتَابِ
مِنَ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ . مَا خَلَقْنَا السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
وَمَا بَيْنَهُمَا إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَجَلٍ مُّسَمًّى . وَالَّذِينَ كَفَرُوا
عَمَّا أَنْزَلُوا مُعْرِضُونَ . قُلْ أَرَأَيْتُمْ مَا تَدْعُونَ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَرُونِي مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ أَمْ لَهُمْ
شِرْكٌ فِي السَّمَوَاتِ . إِيْتُونِي بِكِتَابٍ مِّنْ قَبْلِ هَذَا أَوْ
أَثَرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ . وَمَنْ أَضَلُّ
مِمَّن يَدْعُوا مِن دُونِ اللَّهِ مَن لَّا يَسْتَجِيبُ لَهُ إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَن دُعَائِهِمْ غَفِلُونَ . وَإِذَا حُشِرَ
النَّاسُ كَانُوا لَهُمْ أَعْدَاءً وَكَانُوا بِعِبَادَتِهِمْ
كَفَرِينَ . (سورة الاحقاف آيت ٢٠)

(٧) فالتمسى تولى الله توفيقك من هذا الظالم ، ما
ذكرت لك ، وامتنعته وسله عن آية من كتاب
الله يفسرهما أو صلاة فريضة يبين حدودها وما يجب
فيها . لتحلم حاله ومقداره ويظهر لك عواره و
نقصانه ، والله حسيبه -

حفظ الله الحق على أهله وأقره في مستقره

وَقَدْ آتَى اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ سَكُون (الامامة) فِي أَخْوَيْن
بَعْدَ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَإِذَا أَدْنَى اللَّهُ لَنَا
فِي الْقَوْلِ ظَهَرَ الْحَقُّ وَاضْمَحَلَّ الْبَاطِلُ وَانْحَسَرَ عَنْكُمْ
وَالِی اللَّهِ أَدْعَبُ فِي الْكُفَايَةِ ، وَجَمِيلُ الصَّنْعِ وَالْوَلَايَةِ
وَحَسْبُنَا اللَّهُ وَنَعْمَ الْوَكِيلُ وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ

و

ترجمہ : اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمن ہے رحیم ہے۔

اللہ تم کو زندہ و سلامت رکھے تمہارا خط ملا اور وہ خط بھی لا جو تم
نے نفاق میں رکھ دیا تھا میں اس کے مضمون پر مطلع ہوا۔ اس میں جگہ جگہ تضاد اور
جگہ جگہ غلطیاں ہیں۔ اگر تم غور سے پڑھتے تو تمہیں بھی محسوس ہو جاتا۔ اُس اللہ
رب العالمین کی حمد اور ایسی حمد کہ جس میں اُس کا کوئی شریک نہیں کہ اُس نے
ہم لوگوں پر اپنا احسان اور اپنا فضل کیا۔ اللہ عزوجل کو اس کے سوا کچھ منظور
نہیں کہ حق کو اتمام تک پہنچائے اور باطل کو مٹا دے اور جس کا میں ذکر
کر رہا ہوں اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر گواہ رہے گا اُس دن کہ جس کے آنے میں
شک ہی نہیں۔ وہ ہم لوگوں سے پوچھے گا اس امر کے متعلق جس میں ہم لوگ اختلاف
کر رہے ہیں۔ اُس نے اس خط کے لکھنے والے کو مکتوب الیہ (یعنی مجھ) پر اور تم
پر اور تمام مخلوق میں سے کسی شخص پر امام نہیں، نہ اُس کی اطاعت فرض کی نہ کوئی
ذمے داری سونپی ہے۔ اب میں اس کی ذرا وضاحت کروں تاکہ وہ انشاء اللہ تم
لوگوں کے لیے کافی ہو۔

(۲) اے احمد بن اسحاق! اللہ تم پر رحم فرمائے۔ سنو! اللہ نے کسی مخلوق کو بیکار
خلق نہیں کیا، اور نہ خلق کرنے کے بعد اُس نے مہمل چھوڑ دیا، بلکہ ان
سب کو اُس نے اپنی قدرت سے خلق کیا، اُنہیں کان دیے، آنکھیں دیں اور
دل و دماغ عطا فرمائے۔ پھر اُس نے انبیاء علیہم السلام کو خوشخبری دینے والا اور
ڈرنے والا بنا کر اُن کے پاس بھیجا تاکہ وہ لوگوں کو اللہ کی اطاعت کا حکم دیں اور اُسکی
نا فرمانی سے منع کریں، اپنے خالق اور اپنے دین کے متعلق جو کچھ یہ لوگ نہیں جانتے
وہ اُنہیں بتائیں۔ اور اُن انبیاء پر صحیفے نازل فرمائے اور اُن کے پاس فرشتے بھیجے
تاکہ عوام الناس اور اُن کے درمیان فرق رہے اور انبیاء کا عام لوگوں پر فضل و شرف

ثابت ہو۔ پھر انبیاء کو معجزات و کرامات عطا کیے اور بہت سی نشانیاں عنایت فرمائیں۔
(۳) چنانچہ اُن میں سے کسی کے لیے آگ کو ٹھنڈا کر دیا اور اُن کو اپنا خلیل بنا لیا۔
کسی سے کلام کیا اور اُن کے عصا کو اڑا دیا، اُن میں سے کسی نے خدا کے اذن سے
مردوں کو زندہ کیا اور مجنوم اور مبروص کو اچھا کر دکھایا، کسی کو چتر دیں (پرندوں)
کی زبان کا علم عطا فرمایا، ہر شے میں سے تھوڑا بہت اُنہیں دیا، پھر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کو عالمین کے لیے باعث رحمت بنا کر بھیجا اور آنحضرت پر اپنی نعمتوں کو تمام کر دیا، اُن
پر نبوت کو ختم کر دیا۔ اور تمام عالم انسانیت کے رسول بنایا۔ چنانچہ اُن سے جو سچائیاں
ظاہر ہوئیں وہ سب پر بخوبی واضح و روشن ہیں اور جو معجزات و علامات ظہور میں آئے
اُن سے سب ہی واقع ہیں۔

(۴) پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کی روح قبض فرمائی اور اُن کے بعد یہ امر ہدایت اُن
بھائی اُن کے ابن عم، اُن کے وصی اور اُن کے وارث حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کے سپرد کیا، اور پھر اُن جناب کے بعد یہ امر ہدایت اُن کی اولاد میں سے اُن کے اوصیاء
ایک کے بعد ایک کو سونپا گیا تاکہ اُن حضرات کے ذریعے سے وہ اپنے دین کو زندہ رکھے
اور اپنے نور کو دوجہ اتمام تک پہنچاتے۔ اور اُن اوصیاء اور اُن کے بھائیوں و بنی اعمام و
قرابتداروں کے درمیان واضح فرق رکھا تاکہ حجت خدا اور غیر حجت خدا اور امام و ماموم میں
امتیاز کیا جاسکے اور وہ اس طرح کہ اُن اوصیاء و ائمہ کو گناہوں سے پاک اور ہر عیب
سے منتر، ہر پلیدی سے دور رکھا اور اُنہیں اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کا امین اور
اپنا راز دار بنایا اور معجزات و دلائل سے اُن کی تائید بھی فرمائی اور اگر ایسا نہ کرتا تو تمام لوگ
برابر ہو جاتے اور سب لوگ صاحب امر الہی ہونے کا دعویٰ کرتے، پھر حق و باطل میں
کوئی تمیز اور عالم و جاہل کی کوئی شناخت نہ رہ جاتی۔

(۵) اور اُس مبطل اور مغتری نے یہ دعویٰ کر کے اللہ پر افتراء و جھوٹ الزام لگایا
ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ کس طرح اپنے دعوے کی سچائی ثابت کر سکے گا۔ کیا وہ دین الہی
کے علم و فقہ سے اپنی سچائی ثابت کرے گا، تو خدا کی قسم اُس کو تو یہ تک نہیں معلوم کہ
حلال کیا ہے اور حرام کیا ہے، غلط کیا ہے اور صحیح کیا ہے، حق کیا ہے اور باطل کیا ہے
حکم کیا ہے اور متشاہ کیا ہے۔ وہ نماز اور اُس کے حدود و اوقات تک کو تو جانتا نہیں۔
پھر کیا وہ ورع و تقویٰ سے اپنے دعوے امامت کو ثابت کرے گا؟ تو اللہ گواہ ہے کہ
اُس نے تو چالیس دن تک شعبہ بازی سیکھنے کے لیے نماز فریضہ کو ترک کیا اور شاید کہ

اس خبر سے تم لوگوں کو اذیت ہو کہ اس کے گھر میں شراب نوشی کے ظروف اور محصیت الہی کے آثار موجود ہیں۔ پھر کیا وہ کسی معجزے سے اپنا دعویٰ ثابت کرے گا۔ اگر ایسا ہے تو وہ کوئی معجزہ پیش کرے یا اس کے پاس کوئی اور امانت کی دلیل و حجت ہو تو بتائے۔
اللہ تعالیٰ قسبان مجید میں ارشاد فرماتا ہے: (ترجمہ آیت)

(۶)

خا، میم۔ کتاب کا نزول اللہ زبردست صاحب حکمت کی طرف سے ہے اور ہم نے آسمانوں اور زمین کو اور جو ان کے درمیان ہے ایک مقررہ مدت تک کے لیے حق کے ساتھ پیدا کیا اور جنھوں نے کفر اختیار کیا وہ اسی بات سے اعراض کرتے ہیں جس سے کہ ان کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ (لے حبیب!) کہہ دیجیے کہ تم لوگ! اسوچو تو سہی کہ جن کو تم اللہ کے سوا (معبود سمجھ کر) پکارتے (عبادت کرتے) ہو (وہ کیا ہیں) مجھے دکھاؤ تو کہ انھوں نے زمین کس چیز کو پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کی کوئی مشارکت و شرکت ہے۔ اگر تم ہی سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے والی کوئی کتاب یا علمی آثار لا کر دکھاؤ۔ بھلا اُس سے زیادہ بھی کوئی گمراہ ہو سکتا ہے جو اللہ کو کلمے بجاتے ایسوں کو پکارے جو قیامت کے دن تک اُس کا جواب ہی نہ دے سکیں، حالانکہ ان کو تو ان کی پکار کا شعور تک نہیں۔ اور جب لوگوں کو یکجا جمع کیا جائے گا تو وہی ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔ (سورۃ احزاب آیت ۱۶)

(۷)

تو اللہ تمھیں توفیق دے اُس ظالم سے پوچھو جو میں نے تمھیں بتایا ہے اور کا استعان لو اور قرآن مجید کی کسی ایک کی بھی اُس سے تفسیر دریافت تو کرو۔ یا نماز فریضہ کے حدود کیا ہیں یہ دریافت کر کے دیکھ لو کہ اس میں کیا واجب ہے تاکہ تمھیں اس کا حال اور عملی قابلیت کا پتہ چل جائے اور تمھیں اس کے نقص و عیب کا پتہ چل جائے۔ اللہ تعالیٰ نے حق کو اُس کے اہل میں محفوظ کر دیا ہے اور اس کو اُس کے اصل مستقر پر رکھا ہے۔ اور اللہ کو مینظور نہیں کہ امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے بعد امامت کا عہدہ دوجہاتیوں کو ملے۔ اور جب اللہ عزوجل نہیں بولنے کی اجازت دے گا تو حق ظاہر ہوگا اور باطل مٹ جاتا ہے گا، اور میں اللہ تعالیٰ سے کفایت چاہتا ہوں (بس) وہ ہمارے لیے کافی ہے اور بہترین وکیل ہے اور اللہ انہی رحمت نازل فرمائے

محمد وآل محمد

(غیبۃ طوسی)

یہ۔

(۲۲) امام زمانہ کی تلاش میں ہلاکت و شرک ہے

(روایت کی) ایک جماعت نے شیخ صدوق علیہ الرحمۃ سے اور انھوں نے عمار بن حسین بن اسحق سے انھوں نے احمد بن حسن بن ابی صالح جندی سے روایت کی ہے کہ وہ حضرت صاحب الزمان کی تلاش و طلب میں بہت سرگرداں تھا اس کے لیے اُس نے مختلف شہروں کے چکر لگائے بالآخر اُس نے شیخ ابوالقاسم حسین بن روح مدرس اللہ رحمہ کے ذریعے سے حضرت صاحب الزمان کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے اپنے تعلق خاطر کا اظہار کیا اور یہ کہ میں آپ کی تلاش میں سرگرداں اور مارا مارا پھر رہا ہوں تو وہاں سے ایک توفیق برآمد ہوئی جس کا مضمون یہ تھا۔
”مَنْ بَحَثَ فَقَدْ طَلَبَ، وَمَنْ طَلَبَ فَقَدْ دَلَّ، وَمَنْ دَلَّ فَقَدْ أَشْطَا، وَمَنْ أَشْطَا فَقَدْ أَشْرَكَ۔“
”جس نے بحث کی، اُس نے طلب و تلاش کیا، جس نے طلب و تلاش کیا، اُس نے دلیل قائم کی اور جس نے دلیل قائم کی اُس نے خود کو ہلاک کیا، اور جس نے خود کو ہلاک کیا اُس نے شرک کیا۔“

راوی کا بیان ہے کہ اس توفیق کے بعد میں نے آنجناب کی طلب و تلاش ترک کر دی دل کو سکون ہو گیا اور الحمد للہ خوش خوش اپنے وطن واپس آیا۔ (غیبۃ طوسی)

(۲۳) ابوالحسن خضر بن محمد کے چند مسائل

احمد بن ابوروح سے روایت ہے۔ ان کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن بن محمد کی کچھ رقم لیکر بغداد روانہ ہوا اور حکم یہ ہوا تھا کہ یہ رقم ابو جعفر محمد بن عثمان عمری کے حوالے کروں اور یہ کہ میرے لیے دعا کی درخواست کرو میں بیمار ہوں اور یہ بھی پوچھنا کہ کیا پیشینہ پہننا جائز ہے؟
چنانچہ جب میں بغداد پہنچ کر عمری کی خدمت میں حاضر ہوا تو انھوں نے وہ رقم لینے سے انکار کیا اور کہا یہ رقم ابو جعفر محمد بن احمد کے پاس لے جاؤ ان کے حوالے کرو میں نے ان سے کہہ دیا ہے۔ اور تمھارے سوالات کے جوابات آگئے ہیں تم کو وہاں سے مل جائیں گے۔ لہذا میں ابو جعفر کے پاس پہنچا اور وہ رقم انھیں پہنچائی۔ انھوں نے ایک رقعہ لکھا جس میں یہ تحریر تھا۔
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔ سَأَلْتُ الدَّعَارَ عَنِ الْعَلَّةِ
وَلَقِيْتُ تَجِدُهَا، وَهَبَ اللَّهُ لَكَ الْعَافِيَةَ وَدَفَعَ عَنْكَ الْآفَاتِ
وَصَرَفَ عَنْكَ بَعْضَ مَا تَجِدُهُ مِنَ الْحَرَارَةِ، وَعَافَاكَ وَصَحَّ

جسمک وسألت ما يحل أن يصلى فيه من الوبر والسمور
والسحاب والفنك والدلق والحواصل ، فأمّا السمور
والسحاب فحرام عليك وعلى غير الصلاة فيه ويحل لك
حلود المأكول من اللحم إذا لم يكن فيه غيره ، وإن لم
يكن لك ما تصلى فيه ، فالحوصل جائز لك أن تصلى
فيه الفرا متاع الغنم ما لم يذبح بأرمنية يذبحه
النصارى على الصليب ، فجائز لك أن تلبسه إذا ذبحه أخ
لك (أو مخالف تشق به) .

ترجمہ : تم نے اپنے مرض سے شفا کیلئے درخواست کی ہے تو اللہ نے تمہیں صحت دی اور
تمہارا مرض دور ہو گیا ، اور تم اپنے اندر حرارت (جوار) پاتے تھے وہ بھی دور ہو گئی تم اچھے ہو گئے
تمہارا کھجور کو صحت ملی ۔ اور تم نے پوچھا ہے کہ کیا پشیمند سمور و سحاب و لومڑی کی کھال اور بونے کی
کھال اور حواصل میں نماز جائز ہے ؟ تو سنو ! سمور اور لومڑی کی کھال میں تمہارے لیے اور دوسروں
کیلئے نماز میں حرام ہے اور وہ جالورجن کا گوشت کھانا حلال ہے ان کی کھال (ریاں) پہنتا تمہارے لیے
جائز ہے بشرطیکہ اس میں کوئی اور چیز نہ ملی ہو ۔ اور حواصل میں تمہارے لیے نماز جائز ہے ۔ گور خر
گو سفند بشرطیکہ وہ آرمینیہ (جرمنی) میں ذبح نہ ہوا ہو ، اس لیے کہ وہاں نصاری صلیب پر
ذبح کرتے ہیں ۔ اگر تمہارے برادر دینی یا وہ کہ جس پر تمہیں وثوق ہو اُس نے ذبح کیا ہے تو اُس کا
پہنتا تمہارے لیے جائز ہے ۔ (الخراج والخراج)

(نوٹ) کتاب غیبت میں جو کچھ میں نے تحریر کرنے کا ارادہ کیا تھا وہ یہاں ختم ہوا ۔ اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے
کہ وہ مجھے حضرت محمد علیہ السلام کے انصاریں سے فراز دے اور ان کے دین پر قائم رکھے ۔ نیران کے اعوان
میں جو ان کے زیر علم شہید ہوں گے ۔ اور یہ بھی التجا ہے کہ آنجناب کے دیار سے میری اور میری والدہ کی میری بیویوں کی
اور میری ساری کنبہ کی اور تمام مومنین کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور اللہ ان کے اصحاب کے سواروں کے یا ان کی خاک
کو ہم لوگوں کی آنکھوں کا سرمہ بنائے اس لیے کہ اُسی سے ہر خیر و فضل کی دعا کی جاتی ہے ۔

اس کتاب کا مطالعہ کرنے والوں سے التماس ہے کہ وہ میرے لیے اللہ سے رحم کی دعا فرمائیں اور میری حیات میں
اور بعد موت میرے لیے طلب مغفرت فرمائیں ۔ اللہ تعالیٰ کی حمد اول ہی اور آخر ہی اور اللہ رحمت نازل فرمائے محمد اور اُنکے
اہل بیت طاہرین پر گنہگار ہاتھوں سے لکھا گیا ۔ مولف احقر العباد محمد باقر بن محمد تقی اللہ ان دونوں کو نبی اور انبی
مکرم آل کے صدقے میں اپنے دامن غفوس جگہ دے ۔ (الرقوم ماورجی شہنہ)۔